



ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

**DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY**

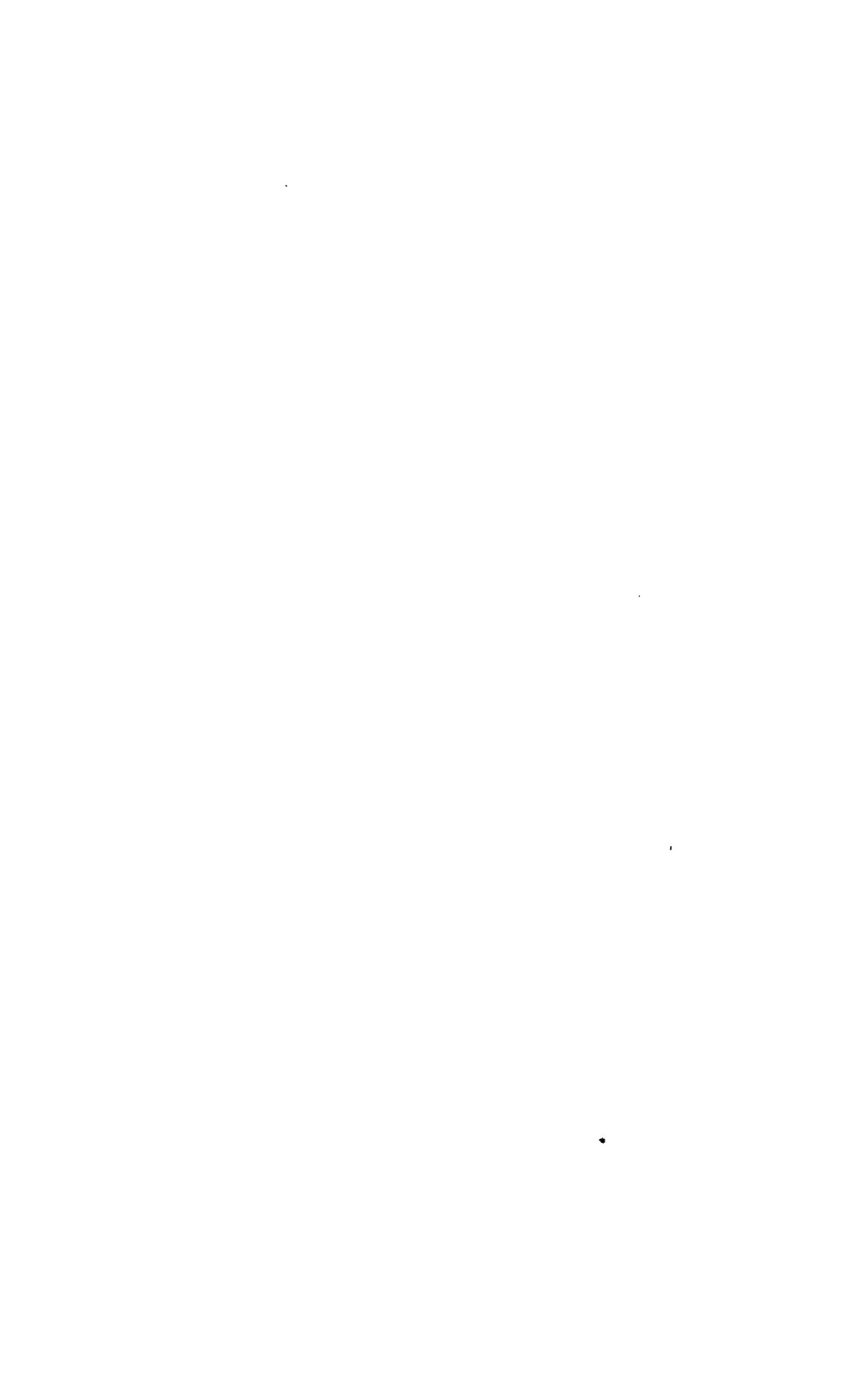
JAMIA MILLIA ISLAMIA  
JAMIA NAGAR

**NEW DELHI**

Please examine the book before taking  
it out. You will be responsible for  
damages to the book discovered while  
returning it







پادری حاج بھصاحب کی نصیحتوں کا

ترجمہ

زبان انگریزی سے اردو میں  
نئے ترجمہ کی  
اجازت مکتبہ صوفیہ کے

سطح سیارہ آر محلہ بیلنگی مقام آگرہ  
۱۸۶۲ء  
بازار نمبر ۱۲۰ پشاور کے چھاپا گیا

1st Edition 250

cops

Price 2 Rs.

متنبہ اول جلد اول

قیمت فی جلد ۲ روپے

SV02

Accession number

78494

Date 15.9.87

## پوشیدہ نرے

کہ پادری جارج برڈر صاحب کی نصیحتوں کو زبان انگریزی سے زبان اردو میں اس عاصی خاکسار خادم دین جان ہیرس نے ترجمہ کیا اس نیت سے کہ جیسا صاحب موصوف کی انگریزی نصیحتوں سے انگلستان کے لوگوں کو فائدہ پہنچا اب بوسیلہ خداوند عیسیٰ مسیح کے جناب باری تعالیٰ سے امید قوی ہے کہ ویسا ہی زبان اردو کی نصیحتوں سے ہندوستان کے رہنے والوں کو بھی فائدہ حاصل ہوگا اور واضح ہو کہ ان نصیحتوں کا ترجمہ ماہ جولائی ۱۹۸۷ء میں تمام ہوا۔

## فہرست کتاب

زندانی بانگامسیحی ہونا پہلی نصیحت اعمال کا ۱۶ باب ۳۰-۳۱ آیت +  
اور انہیں باہر لاکے کہا ایسے صاحبو میں کیا کروں کہ نجات پاؤں دے دے پورے خداوند  
یسوع مسیح پر ایمان لاؤ تو تو اور تیرا گھرانہ نجات پاؤ گیگا +  
کشدہ اور تنگ راہ دوسری نصیحت صفحہ علامتی کا ۷ باب ۱۳- اور ۱۴ آیت  
تم چھوٹے دروازے سے داخل ہو کیونکہ بڑا ہے وہ دروازہ اور کشدہ ہے وہ راستہ  
جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے اور دیے جو اسے پاتی میں کتنے تھوڑے ہیں +  
شریعت کی اصلیت اور اس کی روحانیت اور فائدہ کا بیان تیسری نصیحت صفحہ ۲۲ اور ۲۳  
۹-۱۰ آیت میں بغیر شریعت کے زندہ رہنا بڑے حکم آگاہہ جی ادھارا اور میں مر گیا +

سچی شریعت کا سرا انجام ہے چوتھی نصیحت صفحہ ۴۹ رو میو نکا ۱۰۔ باب ۴۔ آیت

ہر ایک ایمان لانیوالے کے لئے مسیح شریعت کا سرا انجام ہے +

آدھی گائیکار ہونا یا سچوں نصیحت کو ۴۵ سلیمان کے وعظ کا ساتواں باب اور

۲۹۔ آیت خدا نے انسان کو گھرا بنا یا پرویے بہت بناوٹیں نکالتے ہیں +

آزادگی چھٹی نصیحت صفحہ ۸۱ انیو نکا پہلا باب ۶۔ آیت اسکے غوسے نہات پاتھ پرین

تھی پیدائش ساتویں نصیحت صفحہ ۹۴ یوحنا کی انجیل ۲۔ باب اور ۳۔ آیت جیسے نے

جواب میں آئے کہ میں تجھے سچ سچ کہتا ہوں اگر کوئی پریدہ نہ ہو تو وہ خدا کی

باو شہادت کو دیکھ نہیں سکنا + تو بہ آٹھویں نصیحت صفحہ ۱۱۳ مارکس کی انجیل

چھٹواں باب ۱۲۔ آیت۔ انہوں نے جا کر سنا دی کی کہ تم تو بہ کرو +

یوحنا یک کا کام نوں نصیحت صفحہ ۲۹ اور میو کا آٹھواں باب نوں آیت +

نہیں ہے وہ اسکا نہیں ہے +

پیر کی دسویں نصیحت صفحہ ۱۱۱ ابراہیم نکا بارہواں باب چودھویں آیت تقدس کی

بیرونی کر کے خداوند کو نہ دیکھ سکا + موت اور عاقبت

گیا سو ہیں ایسی صفحہ ۱۶۱ ابراہیم نکا ۹۔ باب ۲۷۔ آیت سارے آدمیوں کے لیے کیا

سرت بعد اسکے خداوند مقرر ہوئی ہے + دوزخ اور بہشت کی بابت

بارہویں نصیحت صفحہ ۱۰۷ امیو کا ۲۵۔ باب اور ۴۶۔ آیت اور یہ سب ہمیشہ کے

غدا ہیں اور ہمیکہ ہوگے ہمیشہ کی زندگی میں جائینگے + لڑکوں کا بہتر حصہ ایک نیا

لڑکے تیسریں نصیحت صفحہ ۱۹۱ حرقائل کا ۳۶۔ باب اور ۲۶۔ آیت۔

میں نہیں ایک نیا دل بخشو گا + خداوند کی دعا چودھویں نصیحت صفحہ ۲۰۹

مٹی کا چشمان باب ۹- سے ۱۳- آیت تک تم اس طرح دعا مانگو کہ اے ہمارے  
 جو آسمان پر ہے تیرا نام کرم ہوئے تیری بادشاہت ہو و اور سب کچھ تیری مرضی  
 مطابق جیسا آسمان پر ہوتا ہے زمین پر بھی ہو دیے ہماری روزی کی روشنی ہو  
 اور اس طرح سے ہم اپنے قصدار کو مساف کرتے ہیں تو ہماری تقصیر کو معاف کر  
 ہمارا امتحانیں نہ ڈال بلکہ بدیہے بچا کیونکہ بادشاہی اور توانائی اور غریگی ہمیشہ تیری  
 آئین + خطرہ ظاہر داری اور سکایا چند مہینوں میں ۲۲۵ مٹی کی  
 ۷- باب ۲۱- آیت نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت  
 میں داخل ہو گا مگر وہ جو میرے باپ کی مرضی کے مطابق جو آسمان پر ہے مگر  
 فریسی اور باجگیر مصلوہوں <sup>۱۹</sup> نصیح ۱۲ لوقا کا ۱۱ باب ۱۳- آیت اے خدا  
 مجھے گنہگار پر مہربانی کر + گنہگار نہ مگر نجات کے لئے سرگرمی چاہئے  
 ستر مہینوں نصیح ۱۲ مرقس کے مکتوب کا دسوان باب اور پہلی آیت  
 اے بہاؤ خدا کے حضور میرے دل کی آرزو اور میری دعا اسرائیل کی نجات ہو  
 ہے + صرف بیابان خونی سے قبول کیا گیا اٹھارہ مہینوں نصیح ۱۲  
 لوقا کا ۱۵- باب ۲۲- آیت میرا جو بیٹا مر گیا تھا سوزندہ ہوا اور جو کلمہ  
 تھا سو ملا ت وہ خوشی کرنے لگا + مسیح خدا کی اور بہشت کی راہ ہے  
 ۱۹ نصیح ۲۸۹ یوحنا کا ۱۳- باب ۶- آیت راہ بن ہوں  
 مسیح کے پاس آئیو لا کنہکار قبول کیا جائیگا بیسیویں نصیح ۳۰۵ یوحنا  
 انجیل کا ۶- باب ۳۷- آیت جو میرے پاس آئے ہیں اور میرے گناہ  
 گنہگاروں کے پیاریدہ غنڈوں کے ظاہر کئے جانیکے بائیں اکیسویں نصیح ۳۱

رنگی انجیل ۱۳- باب ۱۵ آیت پر دے سب ملے عذر کرنے لگے +  
 مسیح زندگی کی روشنی ہے بانی مسیح <sup>۱۲</sup> نصیحی <sup>۱۱</sup> مضمون ۲۳۰ جو خا ۶ باب ۲۷- آیت آخری  
 کے لیے جو شرطی ہے محنت کرو پر اس ہمیشہ کی زندگی تک رہنے والی خوراک کے لیے جو ان  
 آدم تمہیں دیکھا کہ خدا نے اُس پر کھڑا کر دی ہے + گنہگار فضل سے تبدیل کیا گیا  
 تیس <sup>۱۲</sup> مضمون ۲۳۰ پہلا پترس کا ۳- باب ۳- ۴- آیت اس واسطے کہ غیر  
 ملکیت کے طور پر چلنے کو ہماری عمر سے جو کچھ گذرا وہی بس ہے کہ اس میں تم حرام کاری  
 اور شہو زن اور شراب کی مستی اور بہت کھانے اور پینے میں اور مکروہ بات پر مستی میں -  
 اوقات بسر کرتے رہے اور دے اس سے تعجب کرتے ہیں کہ تم ساری بدکاری میں ان کے ساتھ  
 نہیں دوڑتے ہو اور تمہاری بدنامی کرتے ہیں + دو تمہارا اور لازم مقدس کتاب نجات  
 کے کام کے لیے کافی ہے چوبیسویں <sup>۲۲</sup> نصیحی <sup>۱۱</sup> مضمون ۲۳۰ رنگی انجیل ۶ باب ۳۱- آیت  
 تب اُس نے اُس سے کہا اگر دے سو سوا کی اور نبی کی نہ سنے تو اگرچہ مردوں میں سے ایک اچھے  
 کہی نہ مانے + دینار کی عشرين یہ نصیحت خاص کر کے نوجوانوں کے لیے کہی گئی +  
 چھ <sup>۱۱</sup> مضمون ۲۳۰ نصیحی <sup>۱۱</sup> مضمون ۲۳۰ امثال کا تیسرا باب اور ۱۷- آیت اس کی راہ میں خوبی کی  
 پامین اس کی ساری روشن سلامتی کی ہیں + انجیل کی تہمت چوبیسویں <sup>۲۲</sup> نصیحی <sup>۱۱</sup> مضمون ۲۳۰  
 کا انجیل کا ۱۶- باب ۲۶- آیت اگر آدمی تمام دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان  
 بچا لے تو اسے کیا نایدہ یا آدمی اپنی جان کے بدلے میں کیا دیوے + گناہ کی قانینیت  
 مائیسویں <sup>۱۱</sup> نصیحی <sup>۱۱</sup> مضمون ۲۳۰ پہلا کرنتیو کا ۱۳- باب ۲۵- آیت اگر سب غلط  
 اور کوئی بے ایمان یا عاصی اور آدمی تو وہ سب ہونے سے وہ منہ پر کر کے خدا کو سجدہ کر گیا  
 یا اور اپنے دل کے راز سب ظاہر ہونے سے وہ منہ پر کر کے خدا کو سجدہ کر گیا

اور کہیگا کہ خدا بیشک تمہارے پیچھن ہے + خدا کا بڑا ایمان ہے دیکھا جاتا ہے  
 اثباتیسویں نصیحت صفحہ ۴۴ کو خدا کا پہلا باب - ۲۹ - آیت دیکھو خدا کے بڑے کو  
 جو دنیا کا گناہ لیجاتا ہے + پولس کی توبہ اور نصیحتیں صفحہ ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲  
 لڑان باب گیارہویں آیت دیکھو وہ دعا مانگتا ہے + خدا کی محبت مستیوں  
 صفحہ ۴۶ پر خدا کا تیسرا باب اور ۱۶ - آیت کہ خدا نے دنیا پر اس مہر کی کہ اس نے  
 اپنے اکلوتے بیٹے کو بخشا تاکہ جو اس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی  
 پاوے + سبت یا خدا کے دینی بابت اکھتیسویں نصیحت صفحہ ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳  
 باب ۱۸ - آیت روز سبت کو مقدس جان کے یاد رکھو +  
 نقطہ سی بنیاد ہے بتیسویں نصیحت صفحہ ۴۹ پہلا کرنتیوں کا ۲ - باب  
 ۱۱ - آیت سوائے اس بنیاد کے جو ڈالی گئی دوسری بنیاد کوئی قابل نہیں کہتا  
 وہ بنیاد عیسے مسیح ہے +

تثلیث کی تعلیم  
 تیسویں نصیحت صفحہ ۵۱، ۵۲

پہلے پو خدا کا ۵ - باب ۷ - آیت

تین بن جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں یعنی باپ اور کلام اور روح قدس  
 اور یہ تینوں ایک ہیں +

انجیل کی قدرت  
 چوتھیں نصیحت صفحہ ۵۲  
 روڈیون کا پہلا باب ۱۶ - آیت

۴  
 مین جیسے مسیح کی انجیل کی بابت شرمناک باتیں کہ وہ ہر ایک کو جو ایمان لاتا ہے خدا کی  
 نجات بخشنے والی قدرت ہے +

گناہ اور موت یا فضل اور زندگی  
 پینتیسویں فصل نمبر ۵۴۵  
 رومیوں کا ۱ - باب ۱۳ - آیت  
 اگر تم جسمانی طور پر گنہگار نہ کرو گے تو مرد گے +  
 منفرت کرنے والی رحمت  
 چھتیسویں فصل نمبر ۵۶۱

یشعیاہ نبی کا پہلا باب - ۱۸ - آیت  
 اب آؤ کہ ہم ایم حجت کریں خداوند کہتا ہے اگرچہ تمہارے گناہ قہر مری ہو رہے  
 پر برکت کی مانند سفید ہو جاؤینگے اور ہر چنڈ ویسے ارغوانی ہووین پر آؤنگی  
 طرح اُجلے ہوؤینگے +

پشیمان چور  
 پینتیسویں فصل نمبر ۵۷۷

لوقا کا تیسواں باب - ۲۲ - ۲۳ - آیت  
 اور اسنے یسوع سے کہا اے خداوند جب تو اپنی بادشاہت مین آوے تو مجھے  
 یاد کیجئے - یسوع نے اُس سے کہا مین تجھسے سچ کہتا ہوں کہ آج تو میرے  
 ساتھ فردوس مین ہوگا +

آنے والی جہان کی بابت



لوقا کا بیوان باب - ۳۰ - ۳۶ - آیت

ارثیسوین نصیحت صفحہ ۵۹

لیکن وہ جو اوس دنیا اور قیامت پانیکے لایق ہوں نہ بیاہ کرتے ہیں نہ بیاہ  
دیئے جاتے ہیں۔ اور وہے پر ہم نہیں سکتے کیونکہ وہے فرشتوں کے برابر ہیں

اور قیامت کے لڑکے ہو کر خدا کے فرزند ہیں +

تباہ گنہگاروں کے لیے کشتی میں پناہ ہے

ارثالیسوین نصیحت صفحہ ۶۰

پیدائش کا شوقان باب اور - ۱ - آیت

قرا اپنے سب خاندان سمیت کشتی میں آ +

مسیح کے پہچاننے کی خوبی

چالیسوین نصیحت صفحہ ۶۲

فلپیوں کا تیسرا باب - ۸ - آیت

بلکہ میں اپنے خداوند یسوع مسیح کو اچھی طرح پہچاننے کے لئے سب کچھ

نقصان سمجھتا ہوں اور اسکے لئے سب کا نقصان اٹھایا اور اُسے

بخس جاتا ہوں تاکہ مسیح کو حاصل کروں +

# پہلی نصیحت

زندانیان کا مسیحی ہونا اعمال کا

۶ باب ۳ - ۳۱ آیت

اور انہیں باہر لاکے کہا ایسے صاحبو میں کیا کروں کہ نجات پاؤں  
 ویسے بویے خداوند مسیح پر ایمان لا تو تو اور تیرا گھر نہ نجات پا سکا  
 جاتا چاہیکہ یہ سوال جو میں نے ابھی تمہارے سامنے پڑایا یہ وہی سوال  
 ہے جو فلیشٹھر میں ایک زندانیان نے پوچھا تھا اور جس کا جواب پولوس اور  
 سیلاہ نے دیا وہ معاملہ یہ تھا کہ پولوس اور سیلاہ انجیل کی منادی کر سکیے  
 سبب پکڑے گئے اور سرداروں کے روبرو حاضر کئے گئے حاکموں نے اُس  
 سبب انہیں کوڑے مار کے قید میں ڈالا اور قید خانہ کے داروغہ کو حکم دیا کہ  
 انکی نہایت چوکسی سے خبر داری کری تب اُسنے ایسا حکم پاکے اُنکے تین اندرونی  
 قید خانہ میں ڈھکیلا اور اُنکے پاؤں کاٹھنہ میں ڈالے لیکن تب بھی یہ اچھے لوگ غمگین تھے  
 کیونکہ انکا مالک اپنے وعدہ کے مطابق اُنکے ساتھ تھا اور اُنکے دل کو خوشی سے معمور کر دیتا  
 اب کہ ویسے اُدھی رات کو یہی خدا کی شکر گزاری گانے سے باز رہے اور اُنکے ساتھی  
 قیدیوں نے دوسری کوٹھیر میں سنکر حریت کی + اور اُسی وقت خدا اپنی مہربانی اپنے

لوگوں کو دیکھا نیکی لے اور اپنا غصہ اُنکے دشمنوں پر ظاہر کرنے کے لئے یکا یک ایک دھشت  
 ناک ہو چکا کہ لایا۔ جس قید خانہ کی بنیاد پل گئی اور فی الغور سب دروازے کھل گئے اور  
 اُنکی اور سب قیدیوں کی زنجیریں گر کر زمین پر زردان بان نے جاگ کر قید خانہ کے دروازے  
 کھلے دیکھ کر گمان کیا کہ قیدی بہاگ گئے اس خوف سے تانہوں نے کہ حاکم خیال کرے کہ اُسے  
 امانت میں خیانت کر کے اُنہیں چھوڑ دیا تو اُن کو پہنچ کر چاہا کہ اپنے تین جان سے ماریے  
 لیکن پولیس اُنکی باراد کو جانے اگرچہ اُسے اُنکے ساتھ بدی کی تھی اپنے دلیمن رحم کہا کہ  
 چلا آؤ اور کھا کہ اپنے تین ہلاک کر کہ ہم سب یہیں ہیں زردان بان چوان مشکو اجلہ  
 اندرون قید خانہ میں گیا اور اُس واقع کو کہ جو خدا نے اپنے لوگوں پر مقرر کر کے اُسکو  
 دکھایا وہ دیکھ کے دھشت ناک ہوا اور اسبوقت رُوح قدس نے بھی اُسکے دل پر ایسا  
 گھر نقش اُنکے خطاؤں اور گناہوں کے لئے کیا کہ وہ غم اور افسوس سے بہرے اور ملزم ہو کر  
 اُنکے سامنے زمین پر گر کے پوچھنے لگا کہ ایسے صاحبو میں کیا کروں کہ نجات پاؤں غور کرنا چاہئے  
 کہ اس سے زیادہ ضرورت کا سوال اور کونسا ہو سکتا ہے اب ہم میں سے ہر ایک کو مناسب  
 ہے کہ اُنکی تلاش کریں اور جو تم میں سے کہیں اُنکی تلاش ابھی تک نہیں کی تو اب خدا اپنا  
 فضل کرے کہ تم اسبوقت اُنکی تلاش کرو اور جو جواب کہ اُدھے ملا تھا یہ ہے یعنی خداوند  
 عیسیٰ مسیح پر ایمان لاؤ تو اور تیرا گھرانہ بچکا اور یہ مناسب اور درست جواب تھا کہ  
 جو آئے دیا گیا اب خداوند ہماری مدد کرے کہ ہم اس آیت کے معنی کو غور سے سنیں اور سمجھیں  
 پھل اُبڑی ضرورت کا سوال **دوسرا** انجیل سے اُسکا جواب +  
**پہلا سوال** اگرچہ وہ تھوڑی سی باتوں میں ہے لیکن اوسمیں بہت معنی ہے  
 میں جب تک سمجھتا ہوں سب کو چاہیے تو پہلے میں لفظ قابلیت کو مدیافت کرنا چاہیے۔

جاتا چاہیے کہ یہ تائیدیت روح پاک کا کام ہے کہ جس سے وہ گنہگار قایل ہوا اور جانا کہ وہ گنہگار ہے کیونکہ بغیر روح پاک کا اثر دل پر ہونے سے لوگ اپنے گناہوں کا الزام دوسروں پر رکھتے ہیں جیسا کہ آدم نے حوا پر رکھا اور حوا نے سانپ پر جاننا چاہیے کہ بہت لوگ اپنے گناہوں کو تھوڑا اور ہلکا سمجھتے ہیں اور بعضے گناہوں سے ہتھ کڑتے ہیں اور دوسروں کو اپنی بزرگی سمجھتے ہیں یقیناً یہ بہت افسوس کا حال ہے۔

ایسے لوگ خدا سے بہت دُور ہیں اور انہیں کچھ دینداری نہیں ہے اگرچہ ویسے کیسا ہی دعوے دیندار کیا کریں لیکن سب غٹ ہے ایسے ہی فریسی لوگ تھے جنکو لوگ بہت دیندار سمجھتے تھے لیکن ویسے اکثر خداوند مسیح کو حقیر کرتے اور اسکا سامنا کرتے تھے کیونکہ وہ انہیں کہتا تھا کہ سب طبیب کے محتاج نہیں بلکہ دے جو بیمار ہیں ہمارے واسطے یہ بہتر ہے کہ ہم اپنے گناہ سے واقف ہوویں اور خدا کا

یہی پہلا کام ہے جو خدا انسان کے دل پر کرتا ہے اس واسطے ہم لوگوں کو چاہیے کہ خدا کے دس حکم کو جو اسکی پاک شریعت ہے غور کریں کیونکہ گناہ کے سمجھ شریعت سے ہے اور شریعت کا عدول گناہ ہے اور پولوس نے بھی جب شریعت کو سمجھا تب اسنے معلوم کیا کہ وہ گنہگار ہے جیسا کہ وہ کہتا ہے رومیونکے ساؤن باب اور نون آیت میں کہ میں آگے بغیر شریعت کے زندہ تھا پر جب حکم آیا گناہ جی اٹھا اور میں مر گیا اگرچہ مجھے زندگی میر میں فقط ایک ہی دفع گناہ کیا ہے تو یہی گنہگار ہیں کیونکہ لکھا ہے غلتیوں کے تیسریے باب دسویں آیت میں +

کہ ہر ایک شخص جو ان سب باتوں پر جو شریعت میں لکھیں ہیں عمل کرنے میں باپدار نہیں رہتا انھوں نے سوا ب وہ کون ہے جو دعویٰ کر سکتا ہے کہ میں نے

اپنی زندگی بہر کبھی گناہ نہیں کیا ہے کیا تم اکثر اپنی دُعا میں یوں نہیں کہتے ہو کہ ہم پریشان گنہگار ہیں لیکن بعضے نقطہ ایک دستور کے موافق اور بعضے دلی قابلیت اور درو سے ایسا کہتے ہیں جانتا چاہیے کہ روحِ قدس فقط اتنا ہی نہیں دیکھاتی ہے کہ ہم گنہگار ہیں بلکہ وہ یہ بھی دیکھاتی ہے کہ ہم نے بہت اور کتنے گناہ کیا ہے یعنی ہم نے اپنے دلوں میں ہزارا دفع گناہ کیا ہے اگرچہ اور لوگوں نے اُسے نہ جانتا تو کیا ہوا +

اور پھر روحِ قدس دیکھاتی ہے کہ گناہ میں بڑی خرابی ہے اور وہ پھر دیکھاتی ہے کہ گناہ میں کیسی نفرتی تک حرامی بستی ہے کیونکہ خدا نے ہم سب کو رکھنے کے مانند پیدا اور پرورش کیا ہے اور ہم سب نے اُس سے سرکشی کی ہے اور پھر روحِ قدس دیکھاتی ہے کہ گناہ کیسا نیچا اور خس چیز ہے کہ جو خدا کی نظر میں ہمیں نفرتی اور ناپاک اور جانوروں سے بھی جو خانی ہیں بدتر بناتی ہے اور پھر روحِ قدس دیکھاتی ہے کہ گناہ میں کیسا خطرہ ہے یعنی گناہ کی مزدوری موت ہے گناہ ہماری ساری خرابیاں دنیا میں لایا اور یہ بھی گناہ کا سبب ہے کہ جس سے ہم مرتے ہیں اور خاک میں جاتے ہیں اور اتنا ہی نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ خراب کرتا ہے کہ وہ خدا کے غضب کو ہم سب پر لاکے ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ہمیں لیجاتا ہے +

اب زندانِ بان نے ان سب چیزوں کو دیکھا اسلئے وہ چلا اُٹھا کہ میں کیا کروں کہ بچوں اور اب میں دوسری چیز کو جو بیان کرونگا یہ ہے کہ اس سوال میں دہشتِ بظاہر ہوتی ہے اِن ایسے میرے بہانوں یہ بات دہشت اور دُور اور حیرت کی ہے کیونکہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی خرابی ترویک چلی آتی ہے تو اس کے دُور سے اکثر کہتے

ہیں کہ ہم کیا کریں اور کیا گنہگاروں کے لئے بڑی دہشت نہیں ہے کیا یہ دہشت  
 ناک بات نہیں ہے کہ زندہ خدا کے ماتھے میں گرفتار ہونگے اور ہم لوگوں کو یہ خیال  
 کرنا چاہیئے کہ ہم نے اپنے گناہوں سے خدا کو کیسے خفا کیا ہے ہاں اوس تجربے  
 باری تعالیٰ کو کہ جسے جہان کو فقط ایک کُن سے بنایا اور وہ اسے ایک لمحہ  
 میں غارت کر سکتا ہے واضح ہو کہ خداوند کی راہ آندہی اور طوفان میں ہے  
 اور سارے ابراہیم کے پاؤں کی دہول ہیں اور وہی دریا کو ڈالتا ہے اور  
 خشک کرتا ہے اور ساری صفوں کو سکھاتا ہے بشن اور کل کھاتے ہیں  
 اور کبناں کے پہول مر جاتے ہیں اور اس سے پہاڑ کا پتے ہیں اور ٹیلے  
 پکھلتی ہیں اور زمین اپنی سمیٹ اس کے ظہور سے اُٹھتی ہے ہاں  
 اس کی تھر کے آگے کون کھڑا ہو سکتا ہے اور اس کے غصہ کے گرمی کے روبرو  
 کون ٹھہر سکتا ہے عوالم نبی کا باب ۳ سے ۶ آیت تک

یہ ہے کہ وہ خدائے خدا جس نے کہا ہے کہ گنہگار اور وے ساری  
 قومیں جو خدا کو فراموش کرتی ہیں پاتال میں ڈالی جائیگی کیا ہم اس سے  
 ڈریں گے کیا ہم اس کے روبرو نہ کانپیں گے اور تھر تھرا دیں گے کیونکہ خداوند  
 مسیح نے کہا کہ تم ان سے مت ڈرو جو فقط تمہارے بدن کو مار سکتا ہے  
 لیکن مخصوص اس سے ڈرو جو تمہاری جان اور بدن دونوں کو جہنم میں ڈال  
 سکتا ہے ہائے شاید جو تم دیکھو کسی انسان کو کہ وہ بندھا ہوا آگ میں  
 جل رہا ہے کیا تم اس کو دیکھ کے نہ کانپ جاؤ گے اور یہ چاہو گے کہ موت  
 جلد اس کے درد کو تمام کر دے لیکن جو تم اسے دن بھر جلتے دیکھو یا ایک ہفتہ تک  
 اسے چلاتے اور چیخیں مارتے دیکھو اور یہ نبی جانو کہ اسمین اس کو پھرت  
 کا آرام اور نہ دہائیشہ رانی کی امید ہے تو پھر تم کیا کہو گے اگرچہ یہ باتیں بڑی

دہشت ناک دیکھائی دیتے ہیں لیکن تپسہ ہی یہ دہشت کی باتیں اس مفرغ اور اس تقدیر کی نسبت میں فقط ایک پرچہ جہان کے مانند ہے کہ جہان کا کثیر نہیں مرنے اور جہان کی آگ نہیں بجھتی ان باتوں کی دہشت سے وہ زندان بان چلا اٹھا کہ میں کیا کروں کہ نجات پاؤں اور یہ اس کے لئے اچھی بات ہوئی کہ اس نے بیشتر سے اپنی خرابی کو دیکھا اور اس سے بچنے کے لئے پناہ پائی خدا ایسے کرے کہ ہم سب بھی ایسے ہی کریں لیکن ابھی اس سوال میں اور کچھ باتیں باقی ہیں +

یعنی اس سوال میں ایک خواہش اور بڑی آرزو بھی معلوم دیتی ہے کیونکہ جسمانی آدمی فقط جسمانی چیزوں کے تلاش میں ہے کہ میں کیا کہاؤں اور کیا پیوں اور کیا پہنوں اور کیسے میں دولت مند اور خوش اور خورم اور عزت دار ہوں اور زبور میں داؤد نبی بھی اس حال کو یوں بیان کرتا ہے کون ہمیں اچھی چیز دیکھا ہوگا یعنی اس جہان کے اچھی چیزیں جو چند روز کے لئے ہیں لیکن وہ جو روح سے پیدا ہوا روح ہے +

جاننا چاہئے کہ روح جو نیند سے جاگی ہے اس کی خواہش یہ ہے اپنے اسکی ساری خواہش ایک چیز کے لئے ہے اور وہ شہی نجات ہے اور وہ پہر کہتی ہے کہ میں کیا کروں کہ جس سے نجات پاؤں یعنی کس طرح آنے والے غضب سے بچوں اور کس طرح میرے گناہ معاف ہو دیں اور کس طرح پھر خدا کی مہربانی کو حاصل کروں اور یہی ایک چیز ہے جو ضرور ہے بغیر اس کے اور ساری دوسری چیزیں جب نجات سے مقابلہ کی جاویں تو بے فائدہ بلکہ نیکمی اور ناچیز ٹھہریں اور یہ سہ گرم خواہش جلد خدا سے دعا مانگتی ہے کیونکہ گنہگار جانتا ہے کہ نجات فقط خدا سے مل سکتی ہے اور خداوند عیسیٰ مسیح نے آپ بھی پولس

کے بابت کہ جب اُس نے توبہ کی تھی کہا ہے کہ دیکھ وہ دُعا مانگتا ہے پس  
 ایسا ہی ہمیشہ ہوگا کہ سر نو پیدا اپنی خواہش کو دُعا میں ظاہر کریگا جو بغیر دُعا  
 کے اپنی زندگی بسر کرتے ہیں وے اس خواہش سے بالکل ناواقف ہیں اور  
 دین کی طرف سے نہایت محتاج ہیں اور متن میں جو سوال ہے اس میں امید کا  
 لفظ ہی پایا جاتا ہے لیکن میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ وہ زندہ امید جو ایمان  
 کے ساتھ اور جو انجیل کے مطابق ہے لیکن وہ ایک کمزور اور بلٹی والی امید  
 جو اس خیال سے اُٹھتی ہے کہ خدا رحیم ہے اس میں پایا جاتا ہے ۔  
 پوشیدہ نہ ہے کہ سب لوگوں کے دل میں یہی سوچ بستا ہے کہ خدا رحیم ہے  
 اور وہ ہمارے گناہ بخشیکا اور دیے اس باعث سے اور زیادہ گناہ میں  
 ترقی کئے جاتے ہیں لیکن جاننا چاہیے کہ تسبیح ہی اس خیال سے کہ خدا رحیم  
 ہے اُس گنہگار کو بُرا فائدہ ہے جس نے توبہ کی ہے کیونکہ یہ امید کہ خدا رحیم ہے  
 اُس وقت تک اُسے سنبھالتے رہتی ہے اور نا امید نہیں ہونے دیتی ہے جب  
 تک کہ خدا کی رُوح اس کو انجیل کے نزدیک نہ پہنچا دے تب وہ انجیل میں  
 دیکھتا ہے کہ ان حقیقت میں خدا گناہوں کا معاف کرنے والا ہے یعنی  
 مسیح کا ہوسارے گناہوں سے پاک کرنے والا ہے اسی سبب سے  
 اس لاچار زندان بان نے اگرچہ وہ غیر قوم تھا یہ نہ کہا کہ میرے لیے  
 کوئی رحمت نہیں ہے کیونکہ میں ایسا بُرا گنہگار ہوں اور ہرگز نجات نہ پاؤں گا  
 اُسکا یہ کہنا اسطور کا تھا کہ جیسا نینوی کے لوگوں نے یونس نبی کی مِصاوی  
 کرنے سے توبہ کر کے کہا کیا جانے خدا پھر یہ اور ٹھہر جائے اور اپنی  
 بڑی قہر سے باز رہے تاکہ ہم لوگ ہلاک نہ ہوں یونس کا تیسرا باب نوین



پوشیدہ نہ ہے کہ ایک اور بات ہے جو اسکی توبہ میں سمجھی جاتی ہے  
یعنی وہ اقرار کرتا ہے کہ وہ نادان ہے اور وہ بچنا چاہتا ہے لیکن نہ جانا  
کہ کس طرح بچے اور نہ کوئی انسان یہ ہرگز جان سکتا ہے جب تک کہ وہ خدا  
سے نہ تعلیم پاوے کیونکہ جسمانی آدمی آرام کے راہ آپسے نہیں پہچان سکتے  
ہیں کیونکہ جب سے آدم کے گناہ کے باعث انسان گنہگار ہوئے بت سے  
ساری زمین پر اندیرا چھا گیا اور لوگوں کے دل بڑی تاریکی سے بھر گئے اور  
یہ حالت نہ فقط ان غیر قوموں کے ہے جنہوں نے خدا کا کلام نہیں پایا  
بلکہ ان میں سے بھی بہتیروں کی ہے جو اپنے تئیں عیسائی کہلاتے ہیں افسوس  
کتنے لوگ ہمارے مسیح میں ہیں جو اس راہ سے یعنی خداوند عیسے مسیح  
یکہ وسیلہ سے جس سے لاچار گنہگار بچ سکتے ہیں بالکل ناواقف ہیں۔

جاننا چاہیے کہ اس ہلاک کرنے والی تاریکی کو دور کرنے کے لئے مسیح جو  
راسخنی کا سورج ہے اس زمین پر طلوع ہوا وہ دنیا کے روشنی ہے اور  
اسی نے اپنے خادموں کو حکم دیا ہے کہ انجیل کی منادی سب لوگوں کو کرو۔  
پولس اور سیلا ہمیشہ اس سے کہنید ہوئے دیے اسی کام  
میں مشغول تھے اور شہر میں لوگ انکی بات کہتے تھے کہ یہ مرد خدا تعالیٰ کے بندہ  
ہیں اور ہکو نجات کی راہ دیکھلاتے ہیں اور جبکہ زندان بان اس بات سے واقف  
ہوا کہ وہ نجات کا محتاج ہے لیکن نہ جانا کہ اسے کس طرح سے حاصل کرے اسلئے  
اسنے سرگرمی سے خواہش کی کہ ان سے سیکھی اُسنے اب آگے مسیح کے ان  
نوکروں کو گالی دینے اور حقیر کرنے کا ارادہ نہ کر کے ان سے سیکھنے کی عرض کی  
اور ایسے ہی ان سب کا حال ہوگا یعنی جنہوں نے سچے دل سے توبہ کی ہے دیے  
انجیل کی منادی کرنے والوں کو برا بھلا نہ کہیں گے بلکہ دیے پوچھیں گے کہ وہ اچھی راہ کو

مسیحی ہے کہ جبین دے چلکے اپنی جانوں میں آرام پائیں اب ای میرے  
دوستو کہو کہ تمہیں بھی کبھی ایسی سرگرمی کی خواہش اپنے دلوعین معلوم کی ہے  
کہ میں خدا کی راہ کو اچھی طرح سے جانوں کیا اسکے لئے تم خدا کے سامنے  
دعا میں اپنے گھٹنے کو جھکا تے ہو کیا خدا کے کلام کو پڑھتے ہو اور اسکی راہ  
پر چلنے کے لئے ہن کیا اسی ارادہ سے تم خدا کی لوگوں سے نصیحت سنا چا  
ہو یقین جانو کہ یہ ہے ان سارے لوگوں کی کوشش ہے کہ جو خدا کے فضل  
پیشے ہیں زغان بان کے سوال میں یہ بات ہی پائی جاتی ہے کہ میں  
کوئی اچھا کام کروں اور میں کس طرح سے شریعت کو کامل طرح سے مانوں کنونکہ  
جب خدا نے پہلا آدمی بنایا تو اسکے ساتھ کلم کا عہد باندھا کہ اگر وہ کامل طرح  
خدا کی مرضی پر چلیگا تو وہ جینگا اگر وہ اسکے عمل کرنے میں تہور ای قصود کریگا  
تو وہ مر گیا اور اسنے اسکے ماننے میں تصور کیا سو وہ اب اپنی راستبازی سے  
ہنین بچ سکتا ہے پس خدا کو یہ پسند آیا کہ اسے اپنے فضل سے بجا وے نکر  
اسکے اعمال سے کیونکہ خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم فقط فضل سے  
جوایمان کے وسیلہ سے ہے بچ سکتے ہیں اور نہ ہم اپنے کسی اچھے کاموں سے  
جو ہمنے کئے ہیں لیکن پوشیدہ نہ ہے جب تک ہم خدا سے تعلیم نہ پاویں ہم سب اکثر  
یہہ بانمتے ہیں کہ ہم اپنے تئیں اچھے کاموں سے بچا سکتے ہیں اور وہ زندان بان  
ہی یہہ ہے جاتا تھا اور اسواسطے اسنے پوچھا کہ میں کیا کروں تاکہ نجات پاؤں اسنے  
جانا ہو گا کہ میں کسی ایک کام کرنے سے گناہ کی معافی اور حیات ابدی حاصل کروں گا لیکن  
اسنے خدا کے لوگوں سے نجات کی بابت درست خبر پائی +

اوداس زندان بان کے سوال میں فروتنی کا لفظ بھی پایا جاتا ہے مان یہہ  
 لاچار گناہ کے ڈراور گہرا ہٹ سے بہت فروتن ہوا اسنے اپنے روبرو سوا ابدی کث  
 کے اور کچھ نہ کیا اور چاہا کہ اُس سے بچنے کو سارا جہان دے ڈالے اس واسطے وہ چلا  
 اٹھا کہ میں کیا کروں یعنی جیسا کہ اسنے یہہ کہا کہ مجھے تباؤ کہ کو نسا کام مجھے کرنا چاہیے  
 اگرچہ وہ کیسا ہی سخت اور مشکل ہو لیکن میں اُسے کر نیکیو تیار ہوں مان اپنی بیش قیمت  
 جان بچانیکے لیے میں پانی اور آگ کے درمیان بھی جا نیکیو راہنی ہوں اسی میرے دوستو  
 کیا تم بھی ایسا کرنا چاہتے ہو کیا تم بھی گناہ چھوڑ نیکیے لیے راضی ہو یقین جانو کہ جب تک  
 تم مسیح کی خاطر سب چیز کو چھوڑنے کے لیے راضی نہ ہو تب تک تم نجات کی راہ پر نہیں ہو اور  
 اگر راضی ہو تو پھر تم نجات کی سچی راہ کا بیان سننے کیسے کچھ خوش ہنو گے یعنی جس نجات  
 کا بیان اُن لوگوں نے کیا ہے اُسکا بیان اس نصیحت کے دوسرے حصہ میں ہے

دوسرا حصہ وہ جواب جو انجیل کے مطابق زندان بان کو دیا گیا وہ مختصر اور صاف  
 جواب تھا کہ جو ایسے بہاری سوال کا جواب ہو سکتا تھا اور یہہ بڑی ضرورت کی بات  
 کہ جو توبہ کرتے ہیں انکو راہ راست دکھاوین مجھ کو خوف ہے کہ بعضے لوگ اور بعضی اہم  
 یہہ نہیں کہنیگے کہ خداوند عیسیٰ مسیح پر ایمان لا بلکہ میں دہشت کہتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا  
 شخص جو گناہ کے بوجہ کے نیچے دبا ہے جسکا میں ذکر کر چکا ہوں اگر وہ کسی جھوٹی  
 نصیحت کرنے والے کے پاس جائے اور کہے کہ اسی صاحبو میں کیا کروں تاکہ نجات پاؤ  
 تو وہ دوسرے طور کے صلاح دیا وہ کہیگا کہ مجھ کو یقین ہے کہ تم نے ایسا کوئی بد کام  
 نہیں کیا ہے تم نے خون نہیں کیا ہے تم نے کسی کی چوری نہیں کی ہے تم اپنے پڑوسی سے  
 زیادہ خراب نہیں ہو میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے دل سے ایسا خیال نکال ڈالو اور محض نجات

اور اپنے دیکھو ہلاؤ اور اپنے کام کج کروادیکھو دہشت نکرو تم وینداروں کی درمیان ممت جاؤ  
یقین جانو کہ دسے تمکو دیوانہ کر دینگے تم نصیحت کی آیت سے سیکھو کہ یہ دیوانہ  
ہیں نہیں ہے کہ ہم اپنی نجات کے لئے اندیشہ مند ہوں اور سرگرمی سے نجات کی  
تعلیم سیکھیں کہ ہم کس طرح سے ہمیں گے زندان بان نے کہی اس سے آگے ایسا  
نیک کام اور نہ ایسی دانائی کا سوال کیا تھا جب کہ اسنے اب کیا ہے واضح ہو کہ  
وہ ہے دیوانہ لوگ ہیں کہ جو اس چند روز کے گناہ والی عشرت کے لئے اپنی جان کو  
بیچتے ہیں اور اتنے تم یہ بھی سیکھو کہ کون سی نصیحت کرنے والے ہیں یعنی وہ ہیں  
کہ جو مسیح کے نام کی منادی کرتے ہیں اور تمہیں بتاتے ہیں کہ نجات کے واسطے  
اُسکے پاس جاؤ کیونکہ سب ملکوں کے کلیسیاؤں میں جتنی مسیحی ناصح ہیں وہ  
ملکی ایک ہی بات کہینگے کہ تم خداوند عیسیٰ مسیح پر ایمان لاؤ اور اب تم دیکھو کہ لوگ سرگرم  
ناصح کے حق میں کیسی غلطی کرتے ہیں یعنی یہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ سوا غضب الہی کے  
اور کسی دوسری چیز کی منادی نہیں کرتے ہیں اور جانتا چاہیئے کہ ناصح کا مطلب  
غضب الہی کی منادی کرنے سے نجات ہے کیونکہ جب وہ خدا کی لعنت کا ذکر کرتا  
ہے تو وہ بتاتا ہے کہ تم اُسے بچو اور مسیح کے پاس جاؤ جو تمکو اُس سے چھوڑا  
والا ہے بڑیے سے بڑے گنہگار کو بچا ہیئے کہ انا امید ہو پلوں حواری زندان بان  
سے کہتا ہے اگرچہ تو بڑا گنہگار ہے لیکن خداوند عیسیٰ مسیح پر ایمان لا اور تو نجات  
پاؤ گا ۔  
انجیل جو ایک اچھی خبر ہے وہ گنہگاروں کو پوری آزادگی اور  
ہمیشہ کی زندگی کی خبر دیتی ہے ایسے عزیز و غور کرو کہ پلوں حواری اوس لاچار کی  
خیال کو جسکی طرف متوجہ کرتا ہے وہ کون ہے یعنی وہ خداوند عیسیٰ مسیح ہے ۔

وہ خداوند آسمان اور زمین کا بنائے والا ہے اور وہ سب کا خداوند ہے جو  
 آسمان سے نیچے اترتا اور وہ خدا کا بیٹا ہو کے ادم کا بیٹا کہلاتا تاکہ ہم جو آدم کے  
 فرزند ہیں خدا کے لڑکے ہو دین اور اس کا نام عیسیٰ رکھا گیا جس کے معنی بچائے والا  
 ہے اور اس کا یہ نام اسلئے رکھا گیا کہ وہ ہم سبہوں کو گناہ سے نجات دینے  
 کے لئے آیا ان تحقیق یہ بات سچ ہے اور ہر طرح پسند کے لائق ہے کہ مسیح  
 گنہگاروں کے بچانے کو دنیا میں آیا اور وہ مسیح ہی کہلاتا ہے یعنی مسیحا  
 جس کا وعدہ بہت دلوں سے کیا گیا تھا اور جسکی پیروی بڑی راہ دیکھتے تھے اُسکے  
 معنی یہ ہے یعنی ملا ہوا جس سے سمجھا جاتا ہے کہ وہ ہر صورت سے اُس  
 کام کے لائق تھا اور اُسکے واسطے مقرر کیا گیا تھا چہ وہ جلالہ اشخاص  
 ہے جسکی طرف گنہگاروں کو نجات کے لئے رجوع کروایا جاتا ہے اور اسی پر  
 لانے کو چلوں کہتا ہے لیکن اب یہ جانتا چاہیئے ۔

کہ اُس پر ایمان لانا کیا ہے میں اسکا جواب دیتا ہوں کہ اُن سب باتوں پر جو  
 خدا نے اُسکی بابت انجیل میں کہیں ہیں ایمان لانا چاہیئے یعنی اُس پر ایسی نجات  
 کیواسطے ایمان رکھنا چاہیئے اور پھر ایمان کے یہ معنی ہیں کہ مسیح کے پاس  
 آنا یعنی دلوں اپنی ناہیت کے لئے دُعا میں اُسکی طرف متوجہ کرنا اور انجیل کے مطابق  
 رُوح کو چاہیئے کہ اُسکے سب عہد و کو قبول کرے کہ وہ بنی ہے اور کاہن ہے  
 اور بادشاہ بھی ہے اور اپنی رُوح کو اُسے سوچ دینا یہ جان کے کہ نجات اُسی  
 میں ہے اور کسی دوسرے میں نہیں اور فروتنی سے اسکی محبت اور صداقت پر چڑھنا  
 رکھنا کہ وہ رُوح کو آخر تک ابدی نجات کے لئے محفوظ رکھ سکتا ہے بلکہ کو قبول کرنا

اور میں فروتنی سے دوسری نصیحت میں پورا بیان کر دینگا کہ ایمان کیا ہے خدا  
اب اور زیادہ خیال کرو کہ کیسی مضبوط اور خوشی کی پہری ہوئی متلی اُس پر  
نزدان بان کو دیے گئے کہ تو ضرور بچیکا اور اسی نجات کی اسکو خواہش تھی  
اور وہ چاہتا تھا کہ اُسکی راہ کو جانے اور وہی راہ اسکو بتلائی گئی کہ عیسی  
تیرا بچانے والا ہے اور تو اُسپر ایمان لا کیونکہ یہی نجات کی راہ ہے اور جو تو  
ایک کریگا تو یقین جان کہ نجات تیری ہی ہے کیونکہ مبارک ہے وہ خدا کہ  
جس نے ایسے بیش قیمت وعدہ اپنے کلام میں نجات کی بابت کئے ہیں پس یہ  
عزیز و ستم خداوند عیسیٰ مسیح نے آپ یوحنا کی قیصریے باب اور  
چوتھیں آیت میں کیا کہا ہے یعنی یہ کہ جو کوئی مجھے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ  
کی زندگی اُسکی ہے اور پھر یوحنا کے چہٹے باب اور چالیسویں آیت میں کہا  
ہے کہ جس نے مجھے پہچا ہے اُسکی مرضی یہ ہے کہ ہر ایک جو مجھے کو دیکھے اور  
اُسپر ایمان لاویے ہمیشہ کی زندگی پاوے ۔

### ناید

اب ایسے دوستوں میں تم سے پوچھا ہوں کہ تمہیں اپنی جان کی بابت  
کچھ نہ کہہ سکتے تھے ہی خدا اور بڑی خواہش کے ساتھ نزدان بان کے موافق  
پوچھا کہ میں کیا کروں کہ نجات پاؤں کیا ہم سب ہی گنہگار نہیں ہیں کیا ہم سب نہ  
مریں گے اور کیا ہم سب کو تہڑیے دنوں میں اپنے حاکم کے و درو حاضر ہونا  
نہ ہو گا تب تم کیا عذر کرو گے کیا تم اُس عظیم تجویز کے لئے تیار ہو ان ان  
چیزوں کو عذر کرو اور اب آگے کو اپنی روح کی طرف سے نیلے فکر نہ کرنا کہ

روزِ ابد نزدیک ہے اور اس وقت بہشت یا دوزخ تمہارا حصہ ہو گا کیا  
 تسپر ہی تم نے فکر ہو گئے یقین جانو کہ اسکی لئے بڑا سوچ اور فکر و کار  
 ہے بغیر اسکے سچی دینداری نہیں ہو سکتی ہے اگر تم کبھی اپنی جان کی نجات  
 کی خاطر فکر مند نہیں ہوئے ہو اگر تم میں یہ خواہش ابھی تک نہیں آئی  
 ہے کہ میں کس طرح پوچھا تو تم جانو کہ تم سچی دینداری کی طرف سے ہنوز ناواقف  
 ہو تو تم فقط نام کے عیسائی ہو اور تم خدا سے دور ہو اور بڑی خوفناک حالت  
 میں ہو تو ایسے میرے بہائیو خداوند کی طرف رُوح پاک کے تعلیم کے لئے  
 نظر کرو اور التماس کرو کہ وہ تمہاریے سمجھتی دلوں کو دور کر دے تاکہ  
 تم اپنی نجات کے لئے آرزو مند ہو اگر تم اپنی نجات کے لئے اندیشہ  
 مند ہو تو اس میں کسے مدد کی امید رکھتے ہو میں نے اگر تمکو اپنی جان بچانے کی  
 خواہش ہے تو کون سی راہ سے اسکو بچایا چاہتے ہو کیا تم کہتے ہو کہ  
 میں اپنے تئیں درست کرونگا اور توبہ کرونگا مان یہ ٹھیک بات ہے اور  
 ایسا ہی تمہیں کرنا چاہیئے لیکن کیا تم خیال کرتے ہو کہ فقط اپنے تئیں درست کرنا  
 اور توبہ کرنا نجات کے لئے کافی ہے یہ نہیں فقط عیسے بچانے والا ہے  
 اور حواری لوگ بھی گنہگاروں کو بتاتے تھے کہ مسیح کے پاس جاؤ اور  
 اُس پر ایمان لاؤ کیونکہ یہ تمہارا پہلا کام ہے اور اس کے واسطے خدا سے  
 دُعا مانگو کیونکہ یہ اسکی بخشش ہے۔

اور خدا ایمان تمہیں عطا کر گیا اگرچہ تم اُس سے دُعا مانگو گے اور  
 جو تم سچائی سے ایمان لاؤ گے تو توبہ اور درستی اور سب اچھے کام اُسکے

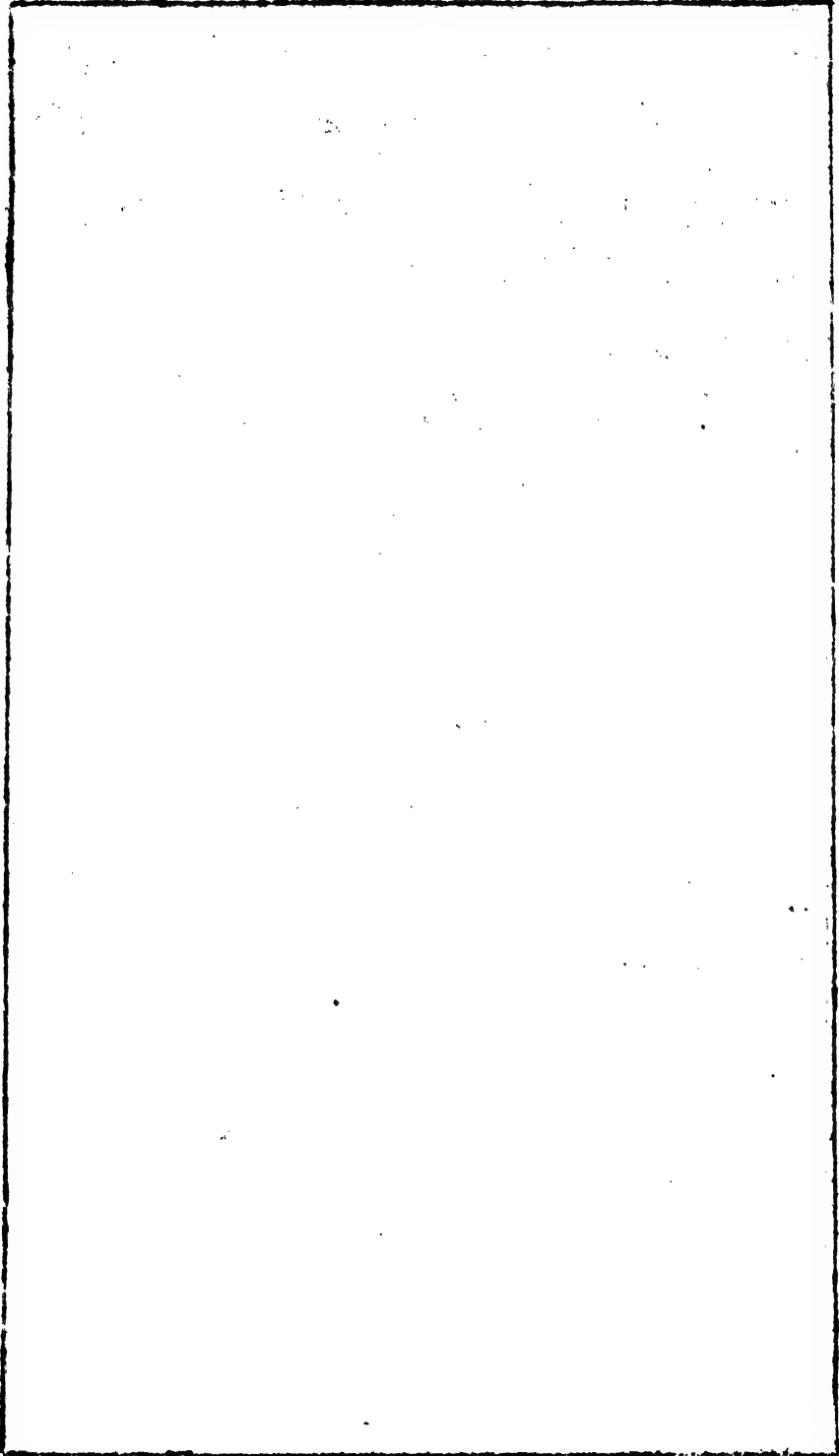
بعد تم میں پیدا ہوں گے اور ان کاموں سے تمہارا سچا ایمان جانا جائیگا جیسا کہ درخت اپنے پہلو سے پہچانا جاتا ہے +

جاتا چاہیے کہ زندانِ بان نے فوراً اپنے ایمان کی سچائی کو ان باتوں سے ثابت کیا کہ وہ اوس وقت خدا کے کلام کو مسیح کے خادموں سے سُننے کو طیار ہوا اور وہ دینداری کے کام میں شامل ہوا یعنی محبت کے کام میں اور وہ پولوس اور سیلاہ کورات ہی میں اپنے گھر لگیں اور اُنکے زخمیوں کو دہویا اور اب احسنے اصطلاح پاکے اُس دین کا اقرار کیا کہ جب کوئی بہت حقیر جانتے تھے اور اب کر کے وہ اپنے پُروردہ سے جدا ہوا جو خدا پرست نہ تھے +

اسی طرح سے مزارِ ہم سب ہی اس بے غایدہ جہان سے اپنے تین علیحدہ کریں اور دلیری سے اقرار کریں کہ ہم کس کے ہیں کیونکہ جب ہم خدا کے لوگوں سے اور اس کے خادموں سے محبت رکھتے ہیں تو ظاہر ہوتا ہے کہ ہم کس کے ہیں کیونکہ جو خدا کے لوگوں سے محبت رکھتے ہیں سو ضرور خدا کے ہیں فقط

+ آمین +





## دوسری نصیحت

کشاوہ اور تنگ راہ مٹی کاے باب  
۱۳۔ اور ۱۴ آیت

تم چھوٹے دروازے سے داخل ہو کیونکہ بڑا ہے وہ دروازہ  
اور کشاوہ ہے وہ راستہ جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے اور بہتر ہے  
ہیں جو اس سے داخل ہوتے ہیں کیا ہے چھوٹا ہے وہ دروازہ اور  
کیا ہی تنگ ہے وہ راستہ جو زندگی کو پہنچاتا ہے اور وے جو اسے  
پاتے ہیں کتنے تھوڑے ہیں ✽  
جانتا چاہیے کہ انسان کی زندگی جو مسافرت سے اور انسان جو  
مسافر سے مشیل دیا گیا ہے یہہ خوب درست مناسبت ہے کیونکہ زندگی  
بہت کوتاہ ہے اور اسلئے اس زندگی کی حالت کامل نہیں ہے فقط اس میں

رہ کے اوس کامل آرام میں داخل ہونے کے لئے تیاری کرنے کا وقت ہے ہر ایک شخص کا ایک خاص مطلب ہے جس کے طرف وہ خیال لگائے ہوئے ہو ہر روز چلا جاتا ہے خواہ وہ بہشت ہو یا دوزخ جاتا چاہیے کہ اُن لوگوں کے نزدیک اُن باتوں کی بڑی قدر ہے جو عیسے مسیح کے نام کو عزت دیتے ہیں کیونکہ وہ سے باتیں اسکی ہیں اور اُن میں ہماری ابدی ضروریات کی باتیں ہیں اور وہ سے اس ایک چھوٹی سی تعلیم میں بیان کئے گئے ہیں کہ تم چھوٹے دروازہ سے داخل ہو اور یہ بڑی عقلمندی کی بات ہے کہ چھوٹے دروازہ کو بڑے دروازہ سے زیادہ پسند کرنا کیونکہ بڑا دروازہ ہلاکت کو پہنچاتا ہے لیکن تنگ راہ زندگی کو پہنچاتی ہے اب ان باتوں کی دریافت کرنے کے لئے آؤ کچھ غور کریں -

پہلا بڑا دروازہ اور کشادہ راستہ اور اسکا انجام کیا ہے -  
 دوسرا چھوٹا دروازہ اور تنگ راستہ اور وہ کہاں کو لیتا ہے  
 تیسرا اس نصیحت کا یہ تقاضا ہے کہ تم تنگ دروازہ میں داخل ہو  
 وعا

اب ایسے خدا توجہ دے اور نیکی کا دیکھنے والا ہے اور سب کے دلوں سے آگاہ ہے اور دیکھتا ہے کہ دونوں راہوں میں سے کس میں ہم چل رہے ہیں ایسا کر کہ ان باتوں سے ہمیں فائدہ حاصل ہوئے اور ہم گنہگاروں کے دلوں کے تین تنگ راہ کی طرف متوجہ نہ کرنا ہم

ہمیشہ کی زندگی پاوین +

پہلے ہم سب بڑے دروازے اور کٹ وہ راہ کو خیال کریں کہ وہ کیا ہے جانتا چاہیے کہ وہ گناہ ہے اگر کوئی راہ ابدی ہلاکت کی ہے تو تحقیق وہ گناہ کے راہ ہے کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے مگر انسان کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ آدمی جو ہوتا ہے وہی کائے گا اگر تم جسمانی طور پر گزران کرو تو مرد گے رو میونکا ۸۔ باب اور ۱۴ آیت

لیکن جو ہم اور زیادہ عزیز کریں تو دریافت ہو گا کہ اُس کٹ وہ راہ میں اور کئی ایک باتیں شامل ہیں یعنی بے فکر کسی ابد جسمانی دل — اور اثرات میں زندگی بسر کرنا۔ پہلے ہم بے فکری کو دریافت کریں اور افسوس کہ بے فکری کیسی عام چیز ہے کیونکہ کتنے لوگ اپنی روح کی بابت ایسے غافل ہیں کہ جیسے اُنکے پاس روح نہیں ہے اور ویسے حیوان کی مانند ہیں جو غافل ہیں نہ خدا کا نہ عیسے مسیح کا اور نہ سجات کا کچھ سوچ رکھتے ہیں اگرچہ ہمارے وجود کا بڑا مقصد یہ ہے کہ ہم خدا کو جانیں اور اسکی بندگی کریں اور اُسکے جلال کو ظاہر کریں لیکن اُسکی نظر نہیں ہے اور بالکل بھول گئے ہیں اگرچہ خدا کا جُود اللہ کا آغاز ہے اور روح کی محافظت سب چیز سے بڑی کار ہے لیکن تیسری ہزارا جو عیسائی کہلاتے ہیں وہ ہرے کے مانند رہتے ہیں اور خدا بالکل اُنکے خیالوں میں نہیں ہے افسوس یہ کیسی بڑی حماقت ہے اسلئے جاگو یعنی سونے والے جاگو اور اپنے خدا کو پکارو تاہنوں نے کہ تم ہلاک ہو تمہارا ہوش کہاں ہے موت کیا کہتی ہے کیا وہ نزدیک نہیں چلی آتی ہے +

اے گناہ من خطرناک بیہوشی سے جاگ اور غور کر کہ تو کیا ہے  
اور تو کہاں کو چلا جاتا ہے بیٹھے ہم میں سے اگرچہ بڑے گناہوں سے  
مبرا ہیں پس اب تم جانو کہ کوئی تم پر حرام کاری اور شراب خواری کا  
دعوے نہیں کر سکتا ہے لیکن تب بھی جانو کہ اگر تم آرام اور بے فکری  
سے اپنی جان اور عاقبت کے لئے بغیر سوچ اور فکر کے اپنی زندگی بسر  
کرتے ہو تو تم بھی انہیں کے برابر ہو جو بڑے سے بڑے گناہگار ہیں اور  
چوڑے راستہ میں چلتے ہیں جو ہلاکت کو پہنچا رہے ہیں۔  
دوسرا کشادہ راہ اوسکو بھی کہتے ہیں جو جسمانی دل رکھتے ہیں  
کیونکہ روح پاک اوسکا بیان کرتی ہے کہ انسان جب سے گناہگار ہوا  
وہ اپنی سرشت سے خراب حالت میں ہے پوشیدہ نہ رہے کہ آدمی کے  
غیر خانی روح پہلی خدا کی صورت پر روحانی کاموں کے لئے بنائے گئے  
تھے لیکن جب سے آدم نے گناہ کیا تب سے انسان کا دل جسمانی  
ہو گیا کیونکہ پولوس حواری رومیوں کی ۸ باب اور ۵ - آیت میں کہتا  
ہے کہ جو جسمانی ہیں جسمانی چیزوں کو مانتے ہیں اور جو روحانی ہیں روحانی  
چیزوں کو مانتے ہیں جسمانی انسان کی خواہش اس جہان کے ہے یعنی اسکی  
ساری فکر اور اسکی ساری امید اور اسکی مشیتیں اور اسکی خواہشیں اور اسکی مشرتیں اور  
اسکی تکلیفات اور اسکی گفتگو فقط اس جہان کے بابت ہے اسکا  
جسمانی دل جسمانی خیالوں سے گھرا ہے اور اس کے دل میں مسیح کے لئے جگہ  
نہیں ہے جیسا کہ بیت اللحم کے سر میں مسیح کے لئے جگہ نہ تھی سو اب جاننا چاہیے

کہ جو اس حالت میں ہے سوکشاوہ راہ پر ہے کیونکہ کتاب مقدس کہتی ہے کہ دیے جو جسمانی ہیں خدا کو راضی نہیں کر سکتے ہیں اور یہہ جسمانی دل خدا کی سامنے دشمنی ہے اور ایسے پریشان اور تباہ حال میں بہترے رہتے ہیں یعنی دیے جو اشرف آدمی اور معتمدی اور اچھے لوگ کہلائے جاتے ہیں باوجود ان سب کے دے خدا سے دور ہیں انکا انجام ہلاکت ہے انکا خدا پیٹ ہے انکا تنگ انکا فخر ہے اور دنیوی چیزوں کی طرف میل کرتے ہیں ✽

**تیسرا گناہ** کی راہ پر زندگی بسر کرنا اسکو یہی کشاوہ راہ کہتے ہیں جو کوئی قصداً خدا کے احکام کے برخلاف چلتا ہے وہ تحقیق ہلاکت کی راہ پر ہے اسلئے کوئی اپنے تئیں بیے فائدہ باتوں اور بہانہ سے فریب نہ دے کیونکہ جو گناہ کیا کرتا ہے سو شیطان کا ہے یوحنا کا ۱ مکتوب کا ۳ باب اور ۸ آیت کیا تم نہیں جانتے ہو کہ حواری کہتا ہے کہ ناراست لوگ خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہوں گے فریب نہ کہاؤ کہ نہ حرامکار نہ بت پرست نہ زناکار نہ مابون نہ لوطی نہ چور نہ لالچی نہ متوالے نہ گالی دینے والے نہ کترے خدا کی بادشاہت کے وارث ہوں گے پہلے فرمیتوں کا ۶ باب ۹ اور ۱۰ آیت خدا اسکو نیے گناہ پھورے گا جو اسکا نام نیے فائدہ لیتے ہیں اور نہ سبت کے توڑنے والے نہ اپانے سے بچنے کے تو پھر کیوں لاجا گنہگار لوگ نجات کی امید رکھتے ہیں کیونکہ ایسی باتوں کے سبب خدا کا

عقوبت نافرمان لوگوں پر ہوتا ہے افسوس کا ۵ باب اور ۶ آیت  
لیکن اُن ہلاک کرنے والے گناہوں سے ایک اور زیادہ ہلاک کرنے  
والا گناہ ہے یعنی نیلے ایمانی اگرچہ ان اُن سب گناہوں سے الگ  
ہوا جنکا ذکر ابھی ہو چکا ہے لیکن تو بھی نیلے ایمانی ایک چکی کے پاٹ  
کی مانند اُسکی گردن کے گرد ہے اور وہ اُسے ابدی ہلاکت کے غار میں  
غرق کر لگی خدا نے اپنی بڑی مہربانی سے لوگوں پر رحیم ہو کے اپنے  
بیٹے کو بھائی والا کر کے بھیجا اور اُس نے اپنی انجیل کو بھیج کے ہمارے کانوں  
میں اُسکی آواز سنائی اور جانتا چاہیے کہ اس سے اور کوئی زیادہ ناپسند  
اُسکی نگاہ میں نہیں ہے کہ ہم اُسکی بڑی نجات سے غافل رہیں یعنی اس  
بات کا انکار کریں جو ہمارا مبارک نجات دہندہ آسمان پر سے نازل رہا ہے  
جیسا کہ وہ اپنی رحمت سے وعدہ کرتا ہے کہ جو کوئی ایمان لاویگا نجات  
پاویگا ویسے ہی وہ صداقت سے کہتا ہے کہ جو کوئی ایمان نہ لاویگا ہلاک  
ہوویگا ۔

واضح ہو کہ نیلے فکری اور جسمانی دل اور شہرت میں زندگی  
سب کرنا یعنی سب گناہ نیلے ایمانی کے ساتھ شامل ہو کے نجات کی راہ کا  
انکار کر کے لوگوں کو ہمیشہ کی خرابی میں لیجاتے ہیں اسیکو بڑا دروازہ  
اور کشادہ راستہ کہتے ہیں لیکن تم پوچھو گے کہ ان چیزوں کا بیان یوں  
کیون کیا گیا ہے کس واسطے گناہ کو بڑا دروازہ اور کشادہ راستہ نسبت  
دی گئی ہے اُسکا سبب صاف ہے جیسا کہ بڑا دروازہ اور کشادہ راستہ میں

چلنا آسان ہے سو ایسے ہی گنہگار کو گناہ کے راہ میں چلنے اور اُسکے  
 پیچھا کرنے میں اُسکو کچھ روک اور مشکل معلوم نہین دیتی ہے چن  
 جانتا چاہئے کہ ہماری بدسرشت ہمکو زور سے گناہ کی طرف رجوع کروا  
 ہے کیونکہ داؤد کہتا ہے کہ دیکھ میں نے بُرائی میں صورت پکڑی اور گناہ  
 کے ساتھ میری ماں نے مجھے پیٹ میں لیا اہ زبور اور ہ آیت  
 گنہگار ماں کی پیٹ ہی سے بیگانہ ہے تم خوب جانتے ہو کہ لڑکوں کو کبھی  
 بدی کی تعلیم دینے والی کی احتیاج نہین ہے کیونکہ گناہ ہم سب کی سرشت میں  
 ہے اور اُس راہ میں ہم آپ سے چلتے ہیں کیونکہ وہ راہ ہمارے لئے  
 سہیج اور خوشی کی ہے اور ویسہی ہمارے لئے چھوٹی دروازہ اور نگ  
 راستہ میں چلنا مشکل اور سرشت کے برخلاف ہے اور جو اس میں چلتے ہیں  
 اُن سے بھی ویسے نفرت رکھتے ہیں اور سوار اسکے دیے جو اُس کشادہ  
 رستہ میں چلتے ہیں اُنکو جہان اور شیطان سے کچھ روک درپیش نہین آتی  
 ہے جو کشادہ راستہ ہے وہ جہان کی راہ ہے کیونکہ یوحنا حواری کہتا ہے  
 سوائے اُن تھوڑے مبارک لوگوں کے جہنوں نے خدا کے فضل سے پا  
 پائی ہے سارا جہان بدی کے نیچے پڑا ہے اور اُس کشادہ راستہ میں سب  
 درجہ کے لوگ یعنی بادشاہوں اور شاہزادوں سے یکسر غلام اور گدا تک  
 دکھائی دیتے ہیں کیونکہ کشادہ رستہ میں جبری بیگز کے ساتھ ہو کے جانا بُرا آسان  
 اگرچہ ویسے ایک ہی سمت کو جاتے ہوں سو جانتا چاہئے کہ سارا جہان ایک ہی سمت کو  
 چلا جاتا ہے اور جہان اپنے لوگوں کو پیار ہی کرتا ہے ۔



اور اُس راہ میں چلنے کو دوسروں کے نمونہ سے بہت مدد ملتی ہے کیونکہ تم جانتے ہو کہ ویسے کیا عذر لاتے ہیں یعنی یہ کہتے ہیں کہ یہی جہان کی راہ ہے اور دے نرا لے ہونی کو خوف کہاتے ہیں اگرچہ اونکا دل بعضے وقت اذکی بد راہوں کے لئے اُنکو ملامت کرتا ہے لیکن باوجود اُن سب آگاہی کے جو اپنے خطرے کی بابت پستے ہیں گناہ کی عشرتیں اُنکو درغلان کے اُسین اور زیادہ چلاتے ہیں اور دنیوی نفع کی امید اور لوگوں کی مہربانی اُنکو درغلانتی ہے کیونکہ یہ ہمہ دہشت کہاتی ہیں کہ اگر دیزار ہونگے تو اُن سب کا نقصان سہنا پڑیگا کیونکہ شیطان اُنکو کہہ اُسین چلتے ہیں کچھ تکلیف نہیں دیتا ہے اس لئے یہ راہ چوڑی اور آسان ہے جانتا چاہیئے کہ جب تک زور آور آدمی تیار لگائے اپنے گھر کی نگہبانی کرتا ہے اوسکا اسباب سلامت رہتا ہے شیطان خدا کے لوگوں سے بڑے زور سے سامنا کرتا ہے یعنی ویسے جو اُسین چلتے وہ اُنسے ہر بات میں تکرار کرتا ہے لیکن اُنکے ساتھ جو دنیا کے ہیں خوب ملا ہوا ہے اور وہ کوشش میں ہے کہ ساری سزا کی دہشت سے اُنکو ناواقف رکھے کیونکہ وہ اُنکے دلوں کو انداکر دیتا ہے تاہہ ہوئے کہ انجیل کی روشنی اُنہیں چمکے اور وہ اُنکے دلوں کو ایمان دارنا صحو کی طرف سے جو اُنکے گناہوں کو اُنہیں دکھاتے ہیں بدگمانی سے پہر دیتا ہے جانتا چاہیئے کہ اس دنیا کے لوگوں کے ساتھ شیطان وی تدبیر کرتا ہے کہ جو اُسے ہماری پہلی مانگے ساتھ کی تہی خدا نے کہا تھا کہ جس تم اُسے کہاؤ گی تم مردگی اور ایسی ہی ہمارا بیانیوالا اُس مقدمہ میں کہتا ہے کہ گناہ کی کشادہ راہ ہلاکت کو پہنچاتی ہے لیکن وہ لاچار گنہگار کو فریب دیتا ہے اور نہ

غالب آ کے یقین کر داتا ہے کہ اگرچہ دیے گناہ اور بے ایمانی کی راہ میں چلین گئے تو وہ بے ہی اوس دہشت کو نہ چکھیں گے جس کا ذکر ابھی ہو چکا ہے، لیکن تم کو یقین کر دو گے اُسکو جو سچائی کا خدا ہے یا اُسکو جو چھوٹا کا باب ہے یعنی ایت کو خیال کرو کہ وہ کشتہ راہ ہلاکت کو پہنچاتی ہے اور اب غور کرو کہ وہ ہلاکت کیسی ہے اور غور کرو کہ یہ کیسی دہشت کی بات ہے کہ زندہ خدا کے ہاتھ میں گرفتار ہونا سوچو اور سوچو اس کیڑے کو کہ جو نہیں مرنے اور وہ آگ جو کہیں نہیں بجھتی اور اب یہ خیال کرو کہ تم اپنے اسباب اور اپنے رشتہ داروں کو آفت سے بچانے کے لئے کیا کیا تدبیر نہ کرو گے اور پھر اپنی جان کو بچانیکے لئے کتنی زیادہ تدبیر نہ کرو گے لیکن یہ سب تمہاری روح یعنی تمہاری غیر فانی روح کے نقصان کے برابر کچھ نہیں ہے اگر آدمی تمام دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کو گنوائے تو اسے کیا فائدہ یا آدمی اپنی جان کے بدلے میں کیا دیویسے اچھا جو تم چاہتے ہو کہ اُس ہلاکت سے بچو اور مجھے یقین ہے کہ تم چاہتے ہو تو تم پھر اوس کشتہ راہ کو چھوڑو اور شکر ہے خدا کو کہ اب بھی اس کے چھوڑنے کا وقت ہے اور اب تمہیں لازم ہے کہ تنگ راہ اور چھوٹے دروازے میں داخل ہو +

اب آؤ ہم سب دوسری بات کو خیال کریں  
**دوسرا چھوٹا دروازہ اور تنگ راستہ** کے کیا معنی ہیں اور  
 وہ کہاں کو پہنچاتا ہے ان باتوں سے مقصد یہ ہے کہ ہم دیکھیں کہ دنیا کی راہ

میں چلنا دیکھ اور مصیبت ہے اور اوسمیں ترقی کرنا ایذا اور تکلیف ہے  
اس راہ میں بھی بچھرتین چیزیں شامل ہیں پھٹا تو بہہ دوسرا ایمان تیسرا  
پاکیزگی اور ان تینوں کو ہم الگ الگ دریافت کرنے سے متن کے معنی کو درست  
سے جانینگے یوحنا اصطباغی اور ہمارا بچا نیوالا اور اسکے حواری سب توبہ کی نشاۃ  
کرتے تھے کیونکہ بغیر توبہ کے لوگ ضرور ہلاک ہوئینگے \*

سواب جانا چاہیے کہ نیلے دیکھ اوٹھائے توبہ بہنیں ہو سکتی ہے کیونکہ خاص چیز  
جو اوسمیں ہے سو گناہ کے سبب غمزدہ ہونا ہے اور اس کے ساتھ مضبوطی اور اس کے  
ترک کر نیکیا بھی رکھنا ہے اگرچہ اس کے لئے ہمارا کتنا ہی نقصان کیوں نہ ہو واضح ہو کہ  
شکستہ دل گنہگار جبکہ وہ قابلِ سزا کہ اس نے گناہ کیا ہے اور خدا کی جلال کے لائق نہوا  
اور اس نے اپنے تئیں گناہ کے باعث تباہ کیا ہے اور خدا کے غضب کے لائق ہوا ہے  
اور بچھ بھی معلوم کرتا ہے کہ اس نے اپنی زندگی بھر حماقت اور نقصان کا کام کیا  
ہے تو اب اسے لازم ہے کہ اب اپنے سب گناہوں کو ترک کرے اگرچہ ویسے اس کو  
ایسے پیارے ہوں جیسے اس کی دینی آنکھ اور ایسے کام کے ہوں جیسا اس کا دنیا تہ  
اب یہ سب چیزیں جسمانی آدمی کو مشکل اور ناگوار معلوم دیتے ہیں اور اسے یہ چاہنیں  
معلوم دیتا ہے کہ اپنے گناہوں کے لئے اور اس کے فانی انجام کے لئے سوچ کرے اور  
بہنیں چاہتا ہے کہ انہیں ترک کرے اور اس سوچ کو اس طرح چھوڑ دیتا ہے  
جیسے کوئی شخص بڑا دروازہ دیکھ کر چوٹے دروازہ میں گدز کرنے سے باز رہتا ہے  
ایمان بھی تنگ راہ سے تمیل دیا گیا ہے کیونکہ فضل سے ایمان لاکھ ہنر نجات پائی اور بغیر  
ایمان کے خدا کو راضی کرنا ممکن نہیں سچا ایمان یہ ہے کہ خداوند عیسے مسیح کی انجیل پر

ایمان لاوین اور اسکو اپنا نجات دہندہ جانیں اور بائبل اپنے اچھے کاموں اور  
 راستبازی پر عہد و سار کہنا ترک کریں اور کہا تو قبول کریں کہ فقط خدا کے فضل اور  
 عیسے مسیح کے وسیلہ سے بچ سکتے ہیں جیسا کہ کنگال شخص کی احتیاج خیرات سے رفع ہوتی  
 ہے جانا چاہیے کہ عیسے مسیح آپ راہ ہے کیونکہ کوئی باپ کے پاس نہیں آسکتا ہے  
 سوا اُسکے اور پوشیدہ نہ ہے کہ ایمان ہی سے ہم اُس راہ میں چلتے ہیں کیونکہ سب عیسائی  
 ایمان ہی سے جیتے ہیں اور ایمان سے خدا کی ساتھ چلتے ہیں +  
 اب اس صورت سے چلنا اپنے کاموں پر عہد و سار نہ کہنا اور انہیں گندگی اور گناہ  
 موافق سمجھنا تاکہ مسیح کو حاصل کریں عہد راہ جاری جسمانی خواہش کے برخلاف ہے  
 اور خود پیر مزاج کے سامنے عہد بڑی نیچی بات ہے اسلئے اسکو تنگ راہ کہتے ہیں کہ نہ راہ  
 لوگ ہیں جنکو اب گھمڑا اپنے اچھے کاموں اور اپنے نیک دل کا ہے کہ وہ مسیح کے  
 وسیلہ راستبازی کو حاصل کرنے کے لئے حقیر جانتے ہیں +

دے جانتے ہیں کہ ہم غنی ہیں اور ہمارے پاس بہت مال اور اسباب ہے  
 اور دے کسی چیز کے محتاج نہیں ہیں اور نہیں جانتے کہ دے لاچار اور عاجز  
 اور غریب اور تنگ ہیں مشاہدہ کا تیسرا باب اور ۷ آیت واضح ہو کہ گھمڑا  
 فریسی جسکا ذکر ہمیشہ انجیل میں پڑھتے ہیں وہ اپنے کاموں کے سبب ایسا  
 پہلا تھا کہ وہ تنگ دروازہ میں داخل نہیں ہو سکتا تھا لیکن وہ غریب باچار  
 کہ جس نے دیکھا اور معلوم کیا کہ وہ گھمڑا نیچے جہاں کے خدا کے سامنے نہیں  
 داخل ہوا یعنی یہ کہلے کہ ایسے خدا مجھ گھمڑا پر رحم کرے کیونکہ کی راہ ہستی تنگ راہ  
 کہلاتی ہے کیونکہ پاکیزگی اسی میں ہے کہ ہماری خواہش خدا کی مرضی کے مطابق ہو

اور یہ روح پاک کی قدرت سے نو پیدا گنہگار کے دل میں پیدا ہوتی ہے اور خدا کی نیت  
 اُس کے دل پر لکھی ہے جس کے سبب سے وہ امتحان سے سامنا کرنے کو اور گناہ چھوڑنے کو  
 اور خدا کے احکام ماننے کو ارادہ رکھتا ہے اور ایسا کرنے میں ہکول لازم ہے کہ ہم اپنے  
 سے انکار کریں اور ہر روز اپنی صلیب اوشہا کے مسیح کی پیروی کریں یعنی ہم اپنی  
 جسمانی خواہشوں اور آرزوؤں کو ماریں اور ہم سب اپنی پرانی افسانیت کو جو  
 گناہ سے بھری ہوئی ماریں اور نہ اس جہان کی رسموں کے موافق یعنی نہ جسم کے  
 طور پر بلکہ روح کی وضع پر چلیں اور ایسا کرنے میں سوا تکلیف کے اور کچھ نہیں  
 اور یہ بھی معلوم کریں کہ دل کی بدی بھی ہر روز ہم سے خدا اور تکرار کر رہی ہے  
 اور میری بد خوئی جو میری عضو میں ہے میری عقل کی نیک خواہش سے لڑ رہی ہے  
 اور ہم سب حقارت اور ملامت بھی دنیا سے پاویں گے کیونکہ دے سب جو عیسے  
 میں رہ سکے وینداری کی راہ پر چلنے کو کہہ رہیں گے اور سوا ان سب کے  
 خدا ہم سب کا آسمانی باپ ہو کہہ کی چٹری سے ہمیں تنبیہ دینے کی ضرورت سمجھتا ہے  
 کہ جس تنبیہ میں اُس کے سب فرزند اپنی روحانی بہتری کے لئے حصہ دار ہیں  
 اب ہم سب نے دریافت کیا کہ توبہ اور ایمان اور پاکیزگی کیا ہے تو ہم سب  
 کو یہ صاف دکھائی دیتا ہے کہ سچے عیسائی کو وینداری کی راہ پر چلنا چھوٹے  
 دروازہ سے داخل ہونا ہے اور تنگ رستہ سے چلنا ہے لیکن شاید کوئی  
 اعتراض کرے کہ کیا خداوند نے ہمیں کہا ہے کہ میرا جوا اپنی اور میرا  
 جوا آسان اور میرا بوجھ ہلکا ہے اور دانش کی راہیں خوبی کی راہیں ہیں اور ساری  
 روشنی سلامتی کی ہیں یہ سلیماں کہتا ہے اور پھر یوحنا حواری کہتا ہے کہ مسیح کے

احکام تو بہاری نہیں تو پھر مجھ کیونکر سچ ہو سکتا ہے کہ دینداری کی راہ میں چھوٹا دروازہ اور تنگ راستہ ہے +

میں اُسکا جواب دیتا ہوں کہ دینداری کی راہ میں اپنی ذات سے ٹھیک آسان اور سلامتی کی ہیں لیکن مشکلین ہماری بنیث اور بری و کلی شرت سے اچھٹی ہیں جانتا چاہیے کہ فرشتے کمال آسانی اور خوشی سے خدا کی مرضی بجالاتے ہیں کیونکہ انکی ذات میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ انہیں روکے لیکن اوس گناہ کے زور کے باعث سے جو ہم سب کے ذمہ ہیں ہے دینداری کی راہ پر چلنا مشکل اور دکھ معلوم تھا اور نو پیدا لوگوں میں جو گناہ باقی رہ گیا ہے اُسکے سبب سے تہوڑی یا بہت مشکلین اپنے تمام مسافرت کے ذمہ ہیں پاتے ہیں لیکن بت بھی دینداری کی راہ کو فضل آسان کو دیتا ہے اور اگر اُس میں خوشی پاتے ہیں ایسا کہ کوئی ایماندار افسوس نہیں کرتا ہے کہ کئی میں دیندار ہوا اور نہ اُسے پھرنا چاہتا ہے اُن دکھوں کے باعث سے جو اُس میں وہ سہتا ہے بلکہ موسے کی مانند کہ اُس نے گناہ کی ناپایدار عشرت پانے سے خدا کے لوگوں کے ساتھ دکھ پانے کو زیادہ پسند کیا کہ اُس نے مسیح کے سبب بدنامی کو مصر کے خزانے سے بڑی دولت جانا کہ اُسکی نگاہ ثواب پر تھی اور اب ہم تیسری چیز کو دریافت کریں تیسرا سچہ کہ تم تنگ دروازہ میں داخل ہو +

ان میں کیسی دانائی اور مصداقی کی واجب صلاح ہے خدا ایسا کرے کہ سے ماننے کو ہم سب کا دل طیار ہو جانتا چاہیے کہ دوراہین ہیں جنہیں ہم چل سکتے ہیں ایک تو ہمیشہ کے دکھ کو پہنچاتی ہے اور دوسری ہمیشہ کی خوشی میں + لیکن جب میں ہم اپنی راہ کو نہ پہنچاں مبارک مسیح نے صاف بتا دیا ہے کہ کلن

دست راہ ہے سواب ہم اسے نہیں بھول سکتے ہیں کیونکہ وہ دروازہ چھوٹا ہے اور راستہ تنگ ہے اور اس میں تھوڑے مسافر ہیں یکہ سچ ہے کہ اس راہ میں مشکلین ہیں لیکن بہشت اس کا سب بدلہ دے گا کیونکہ بہشت سب سے اچھی چیز ہے اور ہمیں تو پھر کسی کام کی نہیں ہے ہم سب کو چاہیے کہ کچھ نہ جو دین کہ تھوڑے سے دیکھ سے ڈر جاوین اس جہان میں ہی بغیر تصدیق کے کچھ حاصل نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ لڑکا بغیر وقت کے پڑنا نہیں سیکھ سکتا اور نہ بغیر محنت کے سوداگری سیکھ سکتا ہے ہم سب ہی کوئی کام بغیر احتیاط اور تصدیق کے نہیں کر سکتے ہیں کیا تصدیق اور محنت حکمور رکھ سکتے ہیں یہ نہیں بلکہ عقلمندی کے ساتھ فائدہ پر نگاہ رکھ کے اسے کرتے ہیں باوجود ان ساری تکلیفوں کے واضح ہو کہ ہم لوگوں کو سچا یہی کہ بہت سے لوگوں کا کہنا مایہ نین ہے ہم بدی کرنے کے لئے بہت سے لوگوں کی پیروی نہ کریں ہم سب کو یہ جانتا سچا یہی ہے کہ ہم درست کام کر رہے ہیں جبکہ ہم وہی کرتے ہیں جو دوسرے کرتے ہیں تو ہم لائق شبہ کے ہیں جانتا چاہیے کہ چوڑا راستہ لوگوں سے سمجھتا ہے لیکن تنگ راہ میں ایکا دو کا مسافر ہیں اس سبب سے جو اچھے کام کے لئے انوکھے ہونے سے شرمندہ نہ ہو دین مسیح اس سے ہم سب کو سکھاتا ہے کہ دین کے تھوڑے مددگار ہونگے خدا ایسا کرے کہ ہم ان تھوڑوں میں سے ہوئیں تو آؤ اب ہم سب خدا کے فضل سے ہر وقت ابدی زندگی کا ارادہ رکھیں اب کیہو ایک طرف کشادہ راہ ہے جو مسافروں سے بھری ہے یہ سچ بات ہے کہ اس میں + سخی اور غالی اور مدہوش کرنا اور شر ترین اور گناہ کے چین جو تھوڑے روز تک کے لئے ہیں پائے جاتے

میں اگرچہ ویسے بھی بہتر سے رنجوشی سے خالی نہیں ہیں اور اس تھوڑے عرصہ  
 کے بعد ہی میری روح تو کاٹ اوس ہلاکت کو یاد کر کے جسکی انتہا نہیں ہے بلکہ  
 جہاں سب خوشی کی تمامی ہمیشہ کے لئے ہے یسے پریشانی اور دکھ اور عذاب بغیر  
 رعایت اور مہلت کے اور ہمیشہ کی جدائی خدا کی حضوری سے جو شہرِ پیمہ زندگی کا ہے اور  
 تاریکی کی زنجیروں میں شیطانی اور ملعونوں کے ساتھ تا ابد قید رہنا ہے +  
 اور دوسرے طرّف خدا نے ہمارے روبرو زندگی کی راہ رکھی ہے جو چھوٹا اور  
 اور تنگ راہ ہے اور اُنہیں تکلیفیں ضرور ہیں لیکن اُنہیں فضلِ تخفیف کرتا ہے اور  
 اُن سب کو شیریں کرتا ہے پس بڑی سی بڑی مسیح کی راہ ہے وہ شیطانی اچھی سے اچھی  
 راہ سے بہتر ہے اور سب سے بہتر کیا ہے یہ کہ اُسکا انجام ہمیشہ کی زندگی ہے کون  
 زبان بول سکتی ہے اور کون دل معلوم کر سکتا ہے کہ خدا نے اُنکے لئے کیا رکھا ہے  
 جو اُسے پیار کرتے ہیں کیا کوئی نجات پائے ہوئی رُوح جو اب جلال میں ہے پچھتاہی  
 ہے کہ میں نے دین کے لئے ناحق اتنا تصدیع اُٹھایا کیا اب وہ افسوس کرتی ہے اپنی  
 توبہ کے لئے کیا وہ غم کرتی ہے کہ وہ خدا کے بیٹے پر ایمان لائے کیا وہ غمگین ہے کہ وہ  
 پاکیزگی کی راہ میں چلی یہ نہیں بلکہ ہر ایک برگزیدہ لوگ جو جلال میں ہیں اب ہر ایک  
 خوشی سے دیکھتے ہیں کہ خدا کے بڑے فضل نے اُنہیں دیکھنے کو کھات دی تھی  
 کہ اوس کشادہ راہ کا خطر جسمیں ویسے ایک دفعہ چلتے تھے کیا یہ  
 اپنا قدم تنگ راہ میں رکھا کہ جو ابدی خوشی کے لئے تھپیک اور سلامتی کی راہ تھی  
 اب تم ہمارے خداوند کی باتیں مانو کہ وہ کہتا ہے تنگ دروازہ میں داخل  
 ہونیکے لئے جان فشاں کرو یعنی اُسکے لئے تصدیع اُٹھاؤ اور اُسکو ہر وقت



کئے جاؤ اُسکو فوراً کرو کوئی لمحہ نہ کہو وُ اور اپنی جان بچانیکے لئے بہاگو پیچھے  
 پھر کے مت دیکھو اور نہ اُسکے سارے میدانِ غنیمتِ شہیر و بلکہ پہاڑ پر بہاگ جاؤ تاہم  
 کہ تم ہلاک ہو آنے والے غضب سے بہاگو کیونکہ بہترے چاہینگے کہ اوس میں  
 داخل ہوں پر نہ ہو سکیں گے لہذا کا ۱۳ باب ۱۴ آیت اگرچہ بہتری خوشی سے  
 بہشت میں جانا چاہتے ہیں لیکن اُسکی تلاش ایسی سست اور شہدے دلسے  
 کرتے ہیں یا کوئی ایسی جھوٹی اور غلط راہ سے اُسے ڈھونڈتے ہیں کہ اُسے ہرگز  
 پانہن سکتے اور افسوس کتنے لوگ جواب بالکل اُسکی طرف سے غافل ہیں اُسوقت  
 جبکہ دروازہ بند ہو جائیگا اُسین داخل ہونے کے لئے کہت کہتا دینگے اسواسطے  
 اُو کہ جب تک یہ کہلایا جاتا ہے کہ آج کا دن ہم اوسکی آواز سنیں یسے سب کے  
 ماننے میں کوشش کریں اور خدا کی بات سُننے کو اکثر حاضر ہوا کریں اور مقدمات  
 کو ہر روز پڑھا کریں تا وہ اپنی روح پاک ہمیں سکھلانے اور جاری مدد کرنے  
 کو عطا کرے اور توبہ کا گہرا نقش ہمارے دل و نپر کو سے تاکہ وہ سچا ایمان  
 اور وہ پاکیزگی جو خاص عادت اُون لوگوں کی ہے جو تنگ راہ سے آسمان  
 کو جاتے ہیں ہمیں بھی حاصل ہو +

+ آمین +

شریعت کی حقیقت اور روحانیت اور اس کے فائدہ کے بیان میں

## تیسری نصیحت

رومیہ خاں سا تو ان باب اور نوین آیت

میں بغیر شریعت کے زندہ تھا پر جب حکم آیا گناہ جی اٹھا اور میں مر گیا  
پوشیدہ نہ رہے کہ مجھ سے مقدم کتاب کی نہایت تھیک اور راست تمثیل ہے  
کہ سب طبیب کے محتاج نہیں مگر جو بیمار ہیں اور جو مسیح کی کلیسا دار الشفا  
نسبت دی گئی ہے یہ بھی خوب درست نسبت ہے کیونکہ دار الشفا میں فقط  
جاتے ہیں جو کہ بیمار ہیں تو یہ کچھ تعجب کی بات نہیں ہے کہ وہ جو خوش آواز  
میں اس سے کنارہ کرتے ہیں جانتا چاہیے کہ ہم لوگوں کی جان ہر دن اک بیمار سے بیمار ہے اگرچہ ہم  
اوس سے ناواقف ہیں اور میری بری نشانی ہے کہ ہم اوس سے واقف نہیں جانتا چاہیے کہ انسان کو  
یہ سننا چاہا نہیں معلوم دیتا ہے کہ اس کے بدن یا اس کے کہانہ میں یا اس کے کاروبار میں کچھ نقصان  
لیکن وہ سچا دوست ہے جو کہ اسے اس کی خبر دیتا ہے اور وہ دانشمند شخص ہے جو اس کو شکر  
گزار کے ساتھ قبول کرتا ہے اور اس کے یوحنا اصطلاحی میں سے پیشتر بھی گیا تھا تاکہ توبہ کی  
نصیحت سے اس کے لئے راہ کو درست کرے اور کیمی کے شاگردوں نے خوشی سے نجات دہندہ  
قبول کیا اور جیتا کہ ہم اپنے تین گنہگار نہ سمجھیں نہ تو ہم انجیل کو سمجھ سکتے ہیں اور نہ عیسے کی

قدرت کو دریافت کر سکتے ہیں اور یہی سچی کنجی ہے کہ جس سے ہم جان سکتے ہیں کہ کیسے لوگ نجات سے غافل ہیں اور نہیں تو اسکا جانا دوسرے سبب سے مشکل ہوتا کیونکہ جب ہمارے خداوند اور اس کے شاگردوں نے جو ملہم تھے بڑی قدرت سے انجیل کی منادی کی لیکن بہت تہوروں نے اُس آسمانی خبر کو مانا یا اُس پر ایمان لائے بلکہ سبہوں نے ایک ساتھ ہو کر بہانہ کرنا شروع کیا ایک اپنے کہیت کو اور دوسرا اپنی سوداگری کو گویا جانا چاہیے کہ لوگ دنیائے عیش اور فائدہ سے غرض ہیں تو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ اپنی سچی حال سے غافل ہیں اور خدا کی شریعت سے کہ جو ہمارے ایک ٹھیک قاعدہ اور نمونہ ہے کہ جس سے ہم اپنے تئیں دریافت کر سکتے ہیں ناواقف ہیں۔ واضح ہو کہ پولوس حارثی کا مطلب اس مکتوب سے یہ ہے کہ بخوبی اُس بڑی باریکی کو جو یہ گناہ ہے کہ بابت یا خدا کے روبرو رستہ باز شہر نہیں ہے بیان کرے لیکن پہلے وہ خوب ہوشیار سے یہ ثابت کرتا ہے کہ سادے لوگ جہانیں گنہگار ہیں غیر قوموں نے شریعتی شریعت اور یہودیوں نے لکھے ہوئی شریعت یعنی دس حکم کے برخلاف کام کیا ہے وہ اس ضروریات کی بانگوا اپنے ہی تجربے سے خوب جانتا تھا کیونکہ وہ نصیحت کی آیت میں کہتا ہے کہ وہ ایک دفعہ بغیر شریعت کے زندہ تھا وغیرہ یعنی جب اُس نے توبہ کی تھی اور مغرور نہ رہا تب وہ اپنے خیال میں بہت پہلا اور جانتا تھا کہ خدا اور اس کے درمیان سب طرح کی خیریت ہے اور اُس نے اپنے تئیں یہ مہم دریافت نہیں کیا کہ وہ شریعت کی طرف سے مردہ تھا کیونکہ شریعت نے اس پر گناہ کے سبب ناکام فتویٰ دیا تھا لیکن وہ اپنی دانست میں زندہ تھا اور اس کی یہ غلطی شریعت کے بنانے کے سبب سے ہوتی کیا وہ بغیر شریعت کے تھا کیا اُس نے اسے پڑا نہ تھا نہیں وہ تو اسے بر زبان جانتا تھا لیکن وہ اس کے روحانی معنی نہیں جانتا تھا۔

لیکن جب حکم یعنی خاص کر دس حکم آیا یعنی جبکہ وہ روح پاک کی روشنی اور قوت کے

ساتھ اسکے دل اور تیز من آیا اور جبکہ اُس نے یہ دیکھا کہ شریعت اُسکے خیال اور ایمان اور ارادہ اور اسکے دیکھے خواہشوں اور اُسکی باتوں اور کاموں تک یہی علاقہ رکھتی ہے اور وہ کامل پاکیزگی چاہتی ہے اور وہ ایک گناہ کے لئے یہی جو خیال ہے ہوتا ہے سزا کا فتویٰ دیتی ہے تب اُس نے کہا کہ گناہ جی اُٹھا اور میں مر گیا تب اُس نے ہزار بار چڑھ کر گناہ سمجھا جنکا اسے پہلے خیال نہ تھا اور اب وہ معلوم کرتا ہے کہ گناہ کا زور اُس میں ہے اور نہ اُسے دلیمن پہنچ گیا ہے اور اُس نے اب گناہ کو اُسکی سبب خطرناک دہشت کے ساتھ دیکھا کہ وہ اسے خدا کے غضب کے خطرہ میں ڈالتا ہے اور وہ اب معلوم کرتا ہے کہ وہ اوس آدمی کی مانند ہے کہ جب پر خدا کی شریعت سے ابدی موت کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ اب ہمیں سستی سے جانا چاہیے تا وہ ہمارا استاد ہو کہ ہمیں مسیح کے پاس پہنچا دے۔

پہلا پاک شریعت پر نظر کرو کہ جس سے گناہ کی پہچان ہے **دوسرا** شریعت کی درست تاثیر پر غور کرو جو کہ دیکھ سکتی ہے **پہلا** اب آؤ خدا کی پاک شریعت پر نظر کریں کہ جس سے گناہ کی پہچان ہے۔ میرے دوست یاد کرو کہ خدا جو جہان کا پیدا کر نوالا ہے وہ اُسکا حاکم بھی ہے خدا نے اپنی شریعت کا دیباچہ ان باتوں سے بنایا ہے کہ میں پہچانوں اور میں آپ ہی سے آپ ہوں اور سب وجود خدا بانی ہوں اور سب شے کی اُمید مجھی پر ہے اور اُس پر یہ افرود کیا کہ میں تیرا خدا ہوں تا یہودیوں کو یاد دلا دیے کہ انکا علاقہ اُس سے ہے کیونکہ وہ اسکی شریعت پر اقرار کر نیا لے تے تھے جیسے کہ اب ہم عیسائی لوگ ہیں اور اُس پر چہ اور زیادہ کر کے کہتا ہے کہ کون حکومت کر زمین سے اور غلامی کے گھر سے باہر لایا اور دیے اُس عجیب ٹائی کے سبب سے خدا کے احسان مند ہیں جیسے کہ گنہگار لوگ مسیح کی رائی لے

سبب اسکے نیلے نہایت احسان مندی کے نیچے ہیں تاکہ اسکے پاک فرمان برداری  
کرنے پر مشیدہ نہ رہے کہ آدمی حیوان نامی ہے اور اُسے اپنے چال اور چلن کا  
خدا کو حساب دینا ہو گا حیوان اپنی حیوانیت پر چلتے ہیں لیکن انسان ان لوگوں کو لائق ہے  
کہ درست وضع سے چلے اور رضا مندی کے ساتھ اپنے خالق کی مرضی بجالاؤ  
خدا نے ابتدائیں ایک شریعت آدمی کو دی وہ لکھی ہوئی نہ تھی اور نہ کچھ اسکی ضرورت  
تھی کیونکہ اسوقت لوگ قریب ہزار برس کے جیتے تھے اور آسانی سے اپنے لڑکوں  
کو دے چیزیں سکھا سکتے تھے جو خدا نے آدم کو شروع میں بتائیں تھیں آخر خدا کو  
پسند آیا کہ اپنے احکام کو کالی بدلی اور کرکٹ کے ساتھ کہ سینا پر دیوے اور  
انہیں پتھر کی دو تختیوں پر لکھ دیا اب تم خیال کرو کہ خدا کا سارا مطلب ایسی  
بات میں شامل ہے اور وہ محبت ہے اور اس میں دو چیزیں ہیں یعنی خدا کو اُسکے درجہ کے  
موافق اور اُسکے ساری برکتوں کے لئے جو اسنے ہمیں دین میں اُسے پیار کرنا۔

اور انسان سے خدا کے لئے محبت کرنا اور وہ محبت جسکے ہم قرعہ دار ہیں چارہ  
سے بیان کی گئی ہے یعنی دس پھلے چار حکموں میں ظاہر کی گئی ہیں پھلہا حکم میرے  
حصہ تیرے لئے دوسرا خدا نہ ہو گا اور یہ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم ساری  
بت پرستی کے برخلاف سچے خدا کا اقرار کریں یعنی باپ بیٹا اور روح پاک  
کا جو فقط زندہ خدا ہے اور وہی ہم سب جو اسکا خدا ہے اور ہمیں لازم ہے کہ اسکی  
پیار کریں اور اسکی پرستش کریں کہ وہ ہمارا بنانے والا اور ساری خوشی کی بنیاد  
اور یہ حکم فقط غیر معبودوں کے بندگی کرنے سے نہیں ٹوٹتا ہے بلکہ اپنے  
دل میں بت کو جگہ دینے سے یعنی زیادہ خود پسندی کو یا مخلوق کو یا رشتہ

دامن کو یار و پیہ کو زیادہ پیار کرنے سے یا جسمانی خواہشوں کو پورا کرنے سے  
 یہی تشہا ہے سوا کے مطابق تو بہت سے دہریہ جہان میں ہیں جو بغیر خدا کے زندگی  
 بسر کرتے ہیں اور بہت سے بت پرست ہیں جو مخلوق کی پرستش کرتے ہیں ۔  
 دوسرا حکم سب طرح کی بت پرستی کو منع کرتا ہے اور جسے یہ چاہتا ہے کہ ہم اس  
 راہ سے خدا کی بندگی کریں کہ جسے اُسے مقرر کیا ہے لیکن افسوس کتنے ہیں جو بالکل  
 اُس سے غافل ہیں اور اُسکی پرستش کو حقیر سمجھتے ہیں اور کتنے لوگ ہیں جو طرح طرح  
 کے ایمان ناقص سے اور لوگوں کی ایجاد کی ہوئی راہوں سے خدا کی بندگی کرتے ہیں اور  
 کتنے لوگ ابھی تک غلطی میں ہیں کہ ویسے یہ نہیں جانتے کہ خدا روح ہے اور اسکی  
 پرستش روح اور راستی سے کرنا چاہیئے اور کتنے لوگوں نے اپنے دعویٰ کی ہوئی  
 عبادت توغین کیسی سبکی اور نادانی شامل کی ہے اور جبکہ ہمارا دل اوس عبادت سے دور  
 تو کچھ فائدہ ہوگا کیونکہ یہ خدا سے تشہا کرنا ہے اور زبا سے اسے نزدیک کرنا ہے  
 اور اس حکم میں جو عیب بات کہی گئی ہے کہ میں خداوند تیرا خدا عینو ہوں اسکا سبب  
 یہ ہے کہ ظاہر ہو کہ خدا کی نوکر میں غفلت کرنا یا نادری سے اسکی پرستش  
 کرنا یہ اسکی نظر میں نہایت ناپسند ہے اور اس گناہ کے سبب نہ فقط اُس آدمی  
 سے جس نے ایسا کیا برا مانیکا بلکہ اسکی نسل سے بھی ۔

اور تیسرا حکم منع کرتا ہے کہ خدا کا نام نیلے ناندہ ستیلے لیکن عیب  
 کیسے افسوس کی بات ہے کہ قسم کہانا اور لعنت کرنا لوگوں کا عام کلام ہو رہا  
 ہے ہم یہ شہید کہہ سکتے ہیں کہ قسم باعث سے زمین غم کر رہی ہے بعض لوگوں  
 کی سانس فقط کفر ہی سے جبر ہی ہے اور انکی گلی گلی ہوئی گور میں بد بو انکی سٹری

ہوئی لاش سے ہی نہایت بدتر ہے اور بہتر ہے مین اگرچہ بری قسم نہیں کہاتے  
 ہیں مگر اکثر شکی سے کہتے ہیں کہ اہی خداوند اہی خدا اہی مسیح ہمیں برکت دے یا  
 خداوند ہم پر رحم کر اگرچہ مجھ کا کسی ہی عام ہے لیکن لوگ جانتے ہیں کہ خدا کہتا ہے  
 کہ وہ انہیں بے گناہ نہ چھوڑے گا جو اسکا نام بے فائدہ لیتے ہیں اور تم بہ  
 سوچو کہ کسی بڑے خدا سے ہمیں سروکار ہے اسکا نام ادب سے اور تامل کے  
 ساتھ لینا چاہیے کیونکہ وہ عظیم خدا ہے اور اُس سے ڈرا جائیے +  
 اور چوتھا حکم اس بات سے علاوہ رکھتا ہے کہ خداوند کے دن یا عیسائیوں کے  
 سبت کو سطح سے پاک رکھنا چاہیے اور خدا نے جو اپنی مہربانی سے اُس کو  
 سرفراز کیا ہے اُسکی تعریف کرنے کے لائق ہم نہیں ہیں +  
 افسانہ چاہیے کہ اُس دن کے لئے ساری چیزیں کو آراستہ کر کے جہان تک  
 کہ ہو سکے طیارے کرے کہ کوئی حصہ اُس دن کا خاص کر کے صبح کا وقت جو سب سے  
 اچھا ہے بے فائدہ نہ گزریے اور سب نے ضرورت کے کام اُس روز ترک  
 کیے جا دیں یعنی اُس روز سفر نہ کیا جاوے اور نہ ملاقات اور نہ حساب کتاب  
 اور نہ خط لکھنا اور نہ تنخواہ کا لینا دینا بلکہ وہ تمام دن صبح سے شام تک بند  
 کے کام میں اور جماعت اور تنہائی کی نماز میں بسر کرنا چاہیے سوائے ان چیزوں  
 کے جو خیر کے جاوین ضرورت اور رحم کے کاموں میں +  
 افسوس کیسی ہیبت ناک وضع سے یعنی کاہلی اور نیلے فائدہ سفر اور  
 ملاقات اور ناحق بیٹھ رہنے جماعت کی نماز سے یا دنیوی کاموں کے لئے اپنے  
 پیروں سے ملاقات کرنے سے یا اپنی پوشاک کو دکھانے کے لئے

گر جے مین جانے سے یا تماشے کی جگہ جانے سے یا جگر کے کاغذ پڑھنے سے یا۔  
 بے فائدہ بات چیت اور کہنے اور دل بھیلنے کی باتوں سے یہ پاک دل ناپاک  
 کیا جاتا ہے اب اس حکم اور مینوں پہلے احکام کے توڑنیکا سبب یہ ہے کہ خدا  
 سے محبت نہیں ہے اگر ہم اسے سب وجود سے بہتر پار کرتے تو اس کے دلوں کو بھی  
 مانتے اور اس کے نام کی عزت کرتے اور اس کی بندگی یا پرستش کو بھی عزیز جانتے اور  
 کیا ہم سب نے ان سب حکموں کو نہیں توڑا ہے اور اس لئے کیا ہمیں لازم نہیں ہے  
 کہ زاری کریں کہ خداوند مجھ پر رحم کر کیونکہ ہم نے تیرے حکموں کو توڑا ہے اور اب  
 ہمارے دلوں کو ان کے ماننے کے لئے رجوع کر۔

اب ہم شریعت کے دوسرے حصہ کو سمجھیں یعنی باقی چھ احکام جو ہمارے  
 پڑوسیوں کی بابت ہیں جنکا سارا مطلب یہ ہے کہ تو اپنے پڑوسیوں کو ایسا  
 پیار کر جیسا کہ اپنے تین پوشیدہ نرسے کہ باپخوان حکم ہمارے نزدیکی  
 پڑوسیوں یعنی ہمارے رشتہ داروں اور باپ کی بابت ہے کیونکہ ان کو گرتے  
 ذمہ ہماری محافظت اور تعلیم کا خرچ ہے ہم ان کی مہربانیوں کا بدلہ نہیں ادا  
 کر سکتے ہیں ہم تابعداری کی راہ سے ان کی عزت کریں اور ان کے ساتھ نہایت ادب  
 سے سلوک کریں اور نہ فقط لڑکائی میں بلکہ جوانی اور بوڑھاپے میں بھی ہلکوجا  
 کہ ان کی عزت بڑھانے میں کوشش کریں اور ان کے دکھ میں کام آویں اور جو ضرورت  
 ہو تو ان کے بڑھاپے میں مدد کریں اس حکم میں ویسے خدمتیں بھی شامل جو برون  
 اور چوٹوں اور برابروں کی بابت ہیں اور اس میں ویسے خدمتیں بھی شامل ہیں  
 جو نوکروں کو اپنے صاحبوں کے لئے اور رعیتوں کو اپنے حاکموں کے لئے کرنا



چاہیئے اور اس میں آگہی و کھپی نوکری اور اپنے خاوند کے مال میں خیانت کرنا یا  
 اس میں بیے ایمانی کرنا جو ہمیں سونا گیا ہے منع ہے +  
 اور چشمانِ حکم بتلاتا ہے کہ ہم اپنے پڑوسی سے کیسی محبت یا کسی زندگی  
 اور سلامتی کے لئے کریں اور اس میں فقط خون ہی کرنا نہیں منع ہے بلکہ غصہ  
 حقارت اور رشک اور خونی خراج رکھنا ہی منع ہے کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی  
 اپنے بہائی کو احمق کہے بڑی عدالت میں سزا کے لائق ہوگا پر جو کوئی کہے کہ تو  
 جاہل ہے جہنم کی آگ میں سزا کے لائق ہوگا متی کا ۵ باب اور ۲۲ آیت  
 اور سب ناروا لڑائیاں اور قرضہ اور سود اور بدسلوکی اور غصہ دلانا  
 اور جو دوسری تندہستی اور زندگی کے لئے مضر ہے منع ہے کتنے ہی کہیں  
 ما باپوں کا اُنکے لڑکوں کے پاجی پن سلوک سے خون ہوا کتنے ہی جو روٹن کا  
 اُنکے خضمین کی شراب خواری اور کالی اور بُرے سلوک سے خون ہوا  
 اور کتنے ہی لڑکوں کا اُنکے ما اور باپ کی بدی سے خون ہوا ہے اور اس حکم میں  
 اپنی جان مارنا ہی منع ہے جیسا کہ کسی آدمی کو دوسرے کی جان پر اختیار  
 نہیں ہے ویسے ہی اپنی جان پر ہی اختیار نہیں لیکن سب سے زیادہ جو شراب  
 چیز ہے سو روح کا خون کرنا ہے اور باپ جو اپنے لڑکوں کی تعلیم سے غفلت  
 کرتے ہیں اور انہیں بُرا نمونہ دکھاتے ہیں جیسا کہ شراب خواری بیٹے متوالہ  
 ہونا اور زندی بازی کرنی اور زنا کاری کرنے سے اور جو دوسروں کو گناہ  
 کی طرف مائل کرتے ہیں ویسے ہی روح کے خونی ہیں +  
 اور ساتھ ان حکم ہمارے پڑوسی کی محبت کرنے کے بابت ہے یعنی انہی

طرف سے دلیمن پاکیزگی اور زبان میں سچائی اور کام میں اچھائی کے باعث  
 ہونا چاہیے یہ نہ فقط زمانا کاری کرنا شادی والی عورت کے ساتھ منع کرتا ہے  
 بلکہ سب حرام کاری اور بدی اور بُری خواہش ہی اُس میں منع ہے ہر ایک  
 بُری خواہش اور بُری بات اور بد نظری ان کو خدا کے روبرو زنا کار۔  
 شہیراتی ہے اور خداوند عیسے مسیح آپ اس حکم کے معنی متی کے ۵ باب اور  
 ۲۸ آیت میں بتاتا ہے کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے اپنے  
 دلیمن اور سکے ساتھ زنا کر چکا اور سب معنی ناپاکی جو فقط خدا کو اور دلوں کو معلوم  
 ہے جو شاید ان لوگوں سے ہوتی ہے جو ظاہر میں پاک اور نیک لوگ کہلاتے  
 ہیں منع ہے بد لفظی اور بے جوابی کی پوشاک بھی اس حکم کو توڑتی ہے اور بُری  
 کتابیں اور عشق کی داستانیں اور نقل ادگیت اور بُری تصویریں بھی منع ہیں  
 حاصل کلام یہ ہے کہ یہ حکم دلیمن اور زبان میں کامل پاکیزگی چاہتا ہے اور یہ  
 بھی چاہتا ہے کہ ہم دوسروں کو ان بدیوں کے سکھانے کی کوشش نہ کریں یعنی  
 جیسا ذکر ہو چکا ہے +

اور آٹھواں حکم بتاتا ہے کہ کس طرح ہم اپنے پیسے کو اُس کے مال اور اسباب کے  
 بابت چار کریں اور اُس میں یہ بھی منع ہے کہ وہ چیز اپنے کام کے لئے نہ لیں جو  
 دوسرے کی ہے +

جاننا چاہیے کہ انسان کو لالچ نے ہزارا طور کی دغا بازی اور فریب کرنا سکھایا ہے  
 جاننا چاہیے کہ جو بیچنے میں کم بات اور پیمانہ سے دغا دیتے ہیں اور جو  
 قرضدار ہوتے ہیں بغیر ادا کرنے کے ادا دیے سے اور غریب کو ستاتے ہیں

اور نوکر جو اپنی نوکری میں غفلت کرتے ہیں یا اپنے خاوند کے مال کو برباد کرتے ہیں یہ سب خدا کی نظر میں چور ہیں +

اس حکم کی حکومت دنیوی شریعتوں کی حکومت سے دُور جاتی ہے اور یہ حکم یہہ چاہتا ہے کہ ہم اپنے پُرسوسے سے ایسا سلوک اُنکے مال کے بابت کریں جیسا ہم چاہتے ہیں کہ ویسے ہمارے ساتھ کریں +

اور نوان حکم بتاتا ہے کہ ہم کیسی محبت اپنے پُرسوسے سے اُنکی حرمت اور نیک نامی کے بابت رکھیں نہ فقط حاکم کے سامنے جھوٹی قسم کھانا اس حکم میں منع ہے بلکہ سب طور کا جھوٹ اور تہمت اور بدگوئی بھی منع ہے لیکن افسوس کہ جہاں ان چیزوں سے بہرا ہے +

اور جانا چاہیئے کہ سب سے بڑی بات چیت دنیا کی کیا ہے وہ یہہ ہے کہ جس سے یہہ حکم ٹوٹتا ہے کیونکہ یہہ حکم چاہتا ہے کہ ہم دوسروں کی چال اور عزت کی بابت ایسی ملامیت کریں کہ جیسے ہم اپنے لئے چاہتے ہیں کہ لوگ ہمارے کریں اور ہم سب کو یہہ بھی چاہیئے کہ ایسے سب خیالوں کو چھوڑیں جیسا کہ کسی کا شہ پہا کرنا اور الزام دینا بلکہ لازم ہے کہ ان سبہوں سے ایسے ناراض ہوں کہ جیسا کہ ہم اُن سے ناراض ہوتے ہیں جو کہ ہمارے ساتھ ایسا کرتے ہیں + اور پچھلا حکم یہہ چاہتا ہے کہ ہم اپنے پُرسوسے کے ساتھ محبت رکھنے کے لئے اپنی حالت میں قناعت کریں یعنی اپنے پُرسوسے کی چیز اور اسباب کی بابت غم اور رشک نہ کریں اور نہ چاہیں کہ ہم اُن سے چہین کے لئے لیکن فقط اتنا ہی نہیں بلکہ دلی نہایت چہی ہوئی خواہش کو بھی جو کہ کسی چیز کے لینے کے لئے ہے

جسے خدا منع کرتا ہے اس حکم میں منع ہے اور خاص کر کے یہی حکم ہے جسکی بات  
 پولوس کہتا ہے کہ میں لالچ کو نہ جانتا اگر شریعت نہ کہتی کہ تو لالچ نہ کر جبکہ یہہ  
 حکم زور کے ساتھ اُسکے ولیمین پہنچا بت اُسنے معلوم کیا کہ دل کا بارادہ یہی  
 گناہ ہے پیشتر وہ جانتا تھا کہ اُسکے ساتھ سب صورت کی چیزت ہے ایسے  
 کہ وہ بڑی اور ظاہری خطاؤں سے مبرا ہے اور وہ جہان کے موافق اور  
 آدمی ہے لیکن اس حکم نے اُسکے دلکے گناہوں کو دکھایا +  
 تب اُسنے معلوم کیا کہ شریعت روحانی ہے اور اُسکا حکم نہ فقط جسم  
 بلکہ دل کے خیالوں اور خواہشوں پر بھی ہے +  
 اب حکم کے سبب گناہ زیادہ خراب ہوا اب ہمنے شریعت کو تھوڑا سا  
 خیال کیا ہے سو اب چاہیے کہ آگے بڑھیں +  
 دوسرا اب خیال کرنا چاہیے کہ ہم سب نے ان حکمون کو مانا ہے کہ ہمیں  
 اور جو ہمیں مانا ہے تو گناہ جی اٹھا اور میں مر گیا +  
 جانتا چاہیے کہ شریعت جو ہے وہ موت کا فتویٰ دینے کی خدمت رکھتی  
 ہے اگر انسان اُسے کامل طرح سے مانے تو وہ اُسے زندگی کا مستحق کر لگی  
 کیونکہ پہلے وہ زندگی کے لئے مقرر کی گئی تھی +  
 لیکن پولوس حواری کہتا ہے کہ میں نے اُسے موت کا باعث پایا اسکا سبب  
 یہہ ہے کہ ہم سب اپنی گنہگاری کی کمزوری سے اُسے پورا مان نہ سکے اور ہمیں  
 سے جو اگر ایک کو نمانا بت تو سب کے مقصور وار ہوئے کیونکہ تعلیموں کے ۳  
 باب اور آیت میں لکھا ہے کہ ویسے سب جو شریعت پر عمل کر نیکا بہرہ رکھتے

ہیں لعنت میں گرفتار ہیں کیونکہ یہ لکھا ہے کہ ہر ایک شخص جو ان سب باتوں پر جو شریعت میں لکھیں ہیں عمل کرنے میں پائیدار نہیں رہتا ملعون ہے ۔

اور جیسے ہی تباہ حال ہم سب کا ہے اور جب تک کہ ہم مسیح کی رستبازی پر ایمان نہ لادیں تب تک لوگوں کا یہ عندلانا بیلے فائدہ ہے کہ میں نے یہ یہ یادہ گناہ نہیں کیا ہے کیا تم نے کچھ بھی گناہ کیا ہے اگر تم نے فقط ایک غمگناہ کیا ہے تو تمہیں ابدی موت کے لئے گنہگار ٹھہراتی ہے شریعت کچھ رعایت اور تخفیف نہیں کرتی ہے اور تخفیف کی بات وہ ایک بات ہی نہیں کہتے ہے یعنی کہ دل کی سبکی سے مانو یا جہان تک کہ مان سکتے ہو وہاں تک مانو یہ نہیں بلکہ شریعت کہتی ہے کہ سب چیزوں کو مانو جو کہ حکم کئے گئے ہیں تم انہیں پورے طور سے مانو اور یہ اپنی زندگی بھر کئے جاؤ تب تم اعمال کے وسیلہ سے رستباز گئے جاؤ گے اور جو اسکی فرمانبرداری میں ذرا سی بھی چوک ہوئی تو تم اس کے لعنت کے پینچے ہو کیونکہ جو کوئی تمام شریعت پر عمل کرے اور ایک بات میں خطا کرے تو وہ سب میں خطا کرنے والا ہے یعقوب کا دوسرا باب ۔

اور آیات اب ایسے میرے دوستو کون ہم میں سے یہ کہہ سکتا ہے کہ ہم نے تمام شریعت کو مانا ہے ۔

ان کوئی شخص کہے کہ یہ سچ ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے لیکن میں اپنے گناہوں کے لئے بہت افسوس کرتا ہوں اور میں اپنی راہ کو درست کروں گا اور کیا یہ جہی شریعت کی لعنت سے بچھوڑا دیگا یہ نہیں کیونکہ شریعت نے نہ تو یہ کہے نہ درست کرنے کے لئے اور نہ معافی کے لئے کوئی تدبیر رکھی

شرعیت کے حکم میں نہیں ہیں کہ توبہ کر اور جی یا اپنے تئیں آراستہ کر اور جی لیکن ساری شرعیت کو ہمیشہ تک مان اور جی اور اگر نافرمانبرداری کریگا تو مر گیا مان یہ سچ ہے کہ انجیل گنہگاروں کے لئے خلاصی لاتی ہے کیونکہ وہ عیسیٰ کو اور اسکی رستہ باز کیو ظاہر کرتی ہے لیکن شرعیت رحم کی کوئی بات نہیں جانتی ہے اسکا ارادہ نہیں ہے کہ زندگی دیے بلکہ ماریے اور فرما نبرداری کی راہ سے زندگی حاصل کرنے کے ساری امید و کمونیت کرتی ہے اور سختی کر کے گنہگاروں کو مسیح کی طرف بہنگاتی ہے اور ایسے ہی پولوس رومیوں کے ۳ باب اور ۱۸ آیت میں کہتا ہے ہم جانتے ہیں کہ شرعیت جو کچھ کہتی ہے سو شرعیت والوں ہی سے کہتے ہے کہ ہر ایک کا منہ بند ہو ویسے اور ساری دنیا خدا کے سامنے گنہگار ٹھہریے ۴

اب اس سے نجات کی ساری امید جو اعمال کے وسیلہ سے ہے جاتی رہتی ہے کیونکہ پولوس پھر کہتا ہے پس کوئی آدمی شرعیت پر عمل کرنے سے خدا کے حضور نیک ٹھہر نہیں سکتا کیونکہ شرعیت سے فقط گناہوں کی پہچان ہے اور یہی اسکا کام ہے اور وہ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کر سکتی ہے ہم فقط انجیل سے رستہ باز کی پہچان پاسکتے ہیں اور ہم لوگوں کو ہوشیاری چاہیے کہ شرعیت اور انجیل کے درمیان امتیاز نہ کہیں کیونکہ دونوں کو ملانے سے بڑی غلطی پیدا ہوتی ہے ۵ کیونکہ شرعیت کے حکم کے موافق نجات عمل سے اور انجیل کے مطابق فضل سے ہے ۶ شرعیت کہتی ہے کہ عمل کر اور تو نجات پا دیگا لیکن انجیل کہتی ہے کہ اُسپر ایمان لا اور تو نجات پا دیگا ۴

شریعت گنہگار کو پہلے ہی چوک کے لئے سزا دینے کو ڈراتی ہے لیکن انجیل بہت سے گناہوں کی معافی کا وعدہ کرتی ہے +

شریعت گنہگار کو موت کا فتویٰ دیتی ہے لیکن انجیل اسے راستہ باز بنا کے زندگی دینے کا وعدہ کرتی ہے +

شریعت کی راہ سے وہ تقصیر وار ہے لیکن انجیل سے وہ جلال والا ولی - ہو سکتا ہے اگر وہ شریعت کی نافرمان برداری کے پیچھے مر گیا تو دوزخ اس کا حصہ ہمیشہ کے لئے ہو گا اگر وہ انجیل کے فضل کا حصہ دار ہو کے مرے تو بہشت اس کی ابدی میراث ہو گی +

## فائدے

اب ایسے میرے دوستوں نے تمہیں بتایا کہ شریعت کی خاصیت کیا ہے اور اب میں ادب کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ جو کہا گیا ہے اس کو اپنے فائدہ کے لئے خوب غور کرو تم خدا کی شریعت کو اپنی عقل اور تجویز سے کیا سمجھتے ہو کیا تمہیں یہ دریافت نہیں کیا ہے کہ وہ کیسے نہایت وسیع ہے کیونکہ شریعت چاہتی ہے کہ تو خدا کو اپنے سارے دل سے اور اپنی ساری جان سے اور اپنے ساریے زور سے اور اپنے پڑوسی کو ایسا پار کر جیسا کہ اپنے تین افسوس تمہاری رُوح تو تھکو کہتی ہو گی اور تمہارا سہنہ تھکرا ل کر تا ہو گا کیونکہ کتنے ہی بار تمہیں یہ کہا ہو گا کہ ہم تیری شریعت کے خلاف چلے ہیں اور ان چیزوں کو کیا جو تم کو نامناسب نہ تھا اور ان کو نہ کیا جنہیں ہمیں کو نامناسب تھا اور کتنی بار یہ کہا گیا ہو گا کہ ایسے خدا مجھ گنہگار پر رحم کر کہ مجھے خیرے حکم کو ہر طور سے توڑا ہے اب آگے کو خداوند مسیح کے

وسیلہ سے ہماری مدد کر کہ ہم تیری مرضی کے موافق چلین پس تم کیا چلے ہو  
 یاتب سے اور یہی زیادہ اُسکے برخلاف کام کئے گئے ہو تو پھر تم نے  
 خدا کے سامنے جھوٹ کہا اور یہہ بھی تم نے خیال کیا کہ زندہ خدا کے ماتھے پر  
 گرفتاری کیسی ہیبت ناک ہے اور کیسے تمہاریسے دل تمہارے سینہ میں  
 پگھل جاوینگے جبکہ تم غمزدگے کہ تم اُسکی لعنت کے نیچے ہو اور اُسکے  
 غضب کو تا ابد اٹھانا ہو گا اگرچہ تم خدا کی شریعت کے لعنت کو سن کے  
 اپنے سلامتی کے لئے نہ ڈر جاؤ تو تمہارا دل بڑا سفت ہے خدا اپنی رحمت  
 تم پر کرے کہ تم میں سے پتھر کا دل نکال ڈالے شاید تم کہتے ہو کہ اب میں  
 نا اُمید ہوں یہ نہیں خدا ایسا نہ کرے فقط تم اپنے کاموں سے اور اپنے  
 گناہوں کے غم کرنے سے اور آمیزہ کو اپنے تئیں آراستہ کرنے کے  
 وسیلہ نجات پانے سے نا اُمید ہو اور اب اس سبب سے ہلکوا بھیل  
 پیاری معلوم دیے گی کیونکہ شریعت اب اپنا کام کر چکی اگرچہ اس نے  
 تمہیں مسیح کے پاس پہنچا دیا ہے ۴

جاننا چاہیے کہ انجیل کی منادی فقط اسی لئے کی جاتی ہے کہ کوئی نیکی  
 کے لئے نا اُمید نہ ہو ویسے مسیح شریعت کا سراجام ہے کیونکہ انجیل ایک کامل  
 خلاصی اور ابدی نجات کو ظاہر کرتی ہے یعنی وہ گنہگار کو گناہ کی معافی اور ابدی  
 زندگی کا اشتہار دیتی ہے جو کہ خدا کی بخشش ہے کیونکہ مسیح ہمارے بدلے  
 شریعت کے احکام بجالایا اور اس نے ہماری سزا کو اپنے اوپر لیا اور ہمارے  
 واسطے لعنتی بن کے ہمیں شریعت کی لعنت سے چھوڑا یا مان یہہ کیسی اچھی



برکت تھنے پائی ہے اگر خدا نے اپنی روح کے وسیلہ سے تمہیں دکھایا  
 ہے کہ گناہ کیا ہے پس جانو کہ اب جلال کے دن کی پو پہنچی ہے اور وہ ملک  
 یہہ یقین کرا دیگا کہ رستبازی تمہاری ہے اب تم اپنے تئیں خدا کی رحمت کے  
 سخت کے تلے ڈال دو اور اپنے گناہ کا اقرار کرو اور اپنی خطاؤں کے  
 مستقر ہو اور اپنی لاچارگی کو مان لیں اور معافی کے واسطے نالہ کرو اور سچ کے  
 پاس جو تم پر رحم کرنا چاہتا ہے بہاگ جاؤ بت ہر صورت سے تمہاری بہتری  
 ہوگی اسنے گھایل کیا ہے تاکہ جبکا کریے اور مار ڈالا ہے تاکہ جلاویے  
 اب تم اس حکیم سے خوش ہو گے کیونکہ تھنے اپنے بیماری کو معلوم کیا ہے  
 اور وہ انتظار میں ہے کہ تم پر رحم کریے اگر تم تھکے اور زیر بار ہو وہ  
 تم کو آرام دیگا ✽

✽ آمین ✽

## پہلی نصیحت مسیح شریعت کا سرانجام ہے

رُومیون کا دلتوان باب اور چوتھی آیت  
ہر ایک ایمان لانیولیہ کی نیکی کے لئے مسیح شریعت کا سرانجام یہی  
ای ہائیو کتاب مقدس کے دو خاص حصہ شریعت اور انجیل میں انکے  
دریافت کرنے سے ہماری بڑی غرض ہے اور ابتر صاحب نے یہی کہا ہے کہ  
وہ شخص جو ان دونوں کے درمیان درستی سے امتیاز کر سکتا ہے وہی خادم دین  
خوب ہے پرین اسپر کچھ اور زیادہ کر کے کہتا ہوں کہ وہ جو ان دونوں کو درست  
وضع سے سمجھ کے کام میں لاسکتا ہے وہی سچا عیسائی ہے ۔  
شریعت کا طریق اور اسکا عمل میں لانا تو اسی ساعت غور کر چکے ہیں اور  
اسکا ٹھیک اثر ہر ایک ایماندار میں یکساں ہے اور ایسی ہی پولوس حواریں تھیں  
کیونکہ وہ کہتا ہے میں آگے بغیر شریعت کے زندہ تھا پر جب حکم آیا گناہ  
جی اوٹھا اور میں مر گیا ۔

وہ شخص جس کا ایسا حال ہو گا وہ بات کی تلاش میں رہیگا کہ میں کس طرح سے  
خدا کے روبرو جاؤں اور گناہ کی معافی حاصل کروں اگرچہ شریعت ایسی پاک اور نیت  
ہے اور سچ ہے وہ میرے کچھ نہیں کر سکتی ہے سوا اسکے کہ گناہ کے سبب مجھے قابل  
کر کے گنہگار ٹھہرا دے تو پھر میں کس ولیہ سے مقبولیت حاصل کروں ۔

اب فقط دو راہ ہیں جو خدا سے مقرر کی گئی ہیں اور دوسری راہ ہیں جو آدمی سے  
ایجاد کی گئی ہیں ایک راہ تو پرانے عہد نامہ کے مطابق ہے کہ عمل کرو اور جی اور  
دوسرے نئے عہد نامہ کے موافق کہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا اور تو بچینگا  
جتنی راہیں اور وسیلہ ہر ایک دین کے لوگوں نے خیال میں لا کے مقرر کئے ہیں  
ان دونوں راہ میں شامل ہو سکتے ہیں یعنی عمل اور فضل۔

لیکن یہ دونوں شامل نہیں ہو سکتے کیونکہ اگر ذرا سی لیاقت عمل کو دیکھائیے  
تو فضل کی تمامی ہو چکے۔

اور جو نجات فضل سے ہے تو عمل کو کوئی جگہ لیاقت کی نہ رہی اور ایسے ہی  
یوحنا ۱۰ اور ۱۱ آیت میں کہتا ہے اگر فضل سے ہے  
تو عمل سے نہیں تو فضل فضل نہ دینگا اور اگر عمل سے ہے تو فضل سے نہیں نہیں تو  
عمل عمل نہ دینگا پس تم دیکھتے ہو کہ فضل اور عمل دونوں کی شراکت سے نجات نہیں  
ہو سکتی ہے وہ فقط ایک کے وسیلہ سے ہوگی یا دوسرے کے اور ہمیں بار بار کتاب مقدس  
میں یہ یاد دہایا گیا ہے کہ تمہیں فضل سے ایمان لا کے نجات پائی ہے اور یہ تمہیں  
خدا کی بخشش سے ہے اور عمل سے نہیں کہ کوئی فخر کرے اس میں شکام باب اور ۹  
آیت۔ واضح ہو کہ اس مطلب کے جاننے میں بڑی ضرورت ہے اور اسکی تجویز سببات  
سے ہو سکتی ہے جو کہ رومیوں کے ۱ باب اور ۱۱ آیت وغیرہ میں یہودیوں کو پوکوس  
کہتا ہے کہ غیر کلیوں نے جو نیکی کی تلاش میں نہ تھے اُس نیکی کو جو ایمانیہ سے حاصل  
کہ تم کہو گے یہ تعجب کی بات ہے اسکا کیا سبب ہے وہ ۱۳ آیت میں اس مقدمہ میں  
یہ کہتا ہے پر مبنی اسرائیل شریعت سے نیکی کی تلاش کر کے نیکی کو نہیں پہنچے

اس لئے کہ انہوں نے اُسے نہ ایمان سے بلکہ شریعت کے کاموں سے تلاش کیا کیونکہ انہوں نے اُسے ٹھوکر کھانا دیا اور پتھر سے ٹھوکر کھائی یہ افسوس کی بات ہے کہ ہزاروں اپنے تئیں عیسائی کہلاتے اُسی راہ سے ٹھوکر کھا گئے ہیں خدا ان سے ہمیں بچا دے کیسی سرگرمی سے یہ نیک حواری اپنے اُن بہائیوں کی نجات چاہتا تھا جو کہ بہول میں تھے اُسکے دلی خواہش اور عرض اُنکے لئے خدا سے یہ تھی کہ وہ نجات پاویں۔

اُسے دیکھا کہ جب تک وہ اپنی ابدی زندگی کی اُمید اپنے کاموں پر رکھتے ہیں تب ویسے نجات کی راہ ہر نہیں ہیں یہ تو سچ ہے کہ ویسے خدا کے لئے بڑے غیرت مند ہوتے لیکن وہ کسی کام کے نہ تھے کیونکہ اُسکی جڑ نادانی پر تھی یعنی ویسے خدا کی راستبازی سے ناواقف تھے جب کہ ایجن میں ہے اور ویسے اُس سے ناواقف ہو کے بت بھی نجات کی خواہش رکھتے تھے اور ویسے اپنی راستبازی چاروں طرف ظاہر کرنے پھرے ان انہوں نے اپنی کمزوری اور ناقص دستورات اور اپنے ظاہری کاموں سے اپنی مقبولیت کو ثابت اور قائم کرنے کے لئے کوشش کی لیکن ویسے بالکل اُس کام کے لئے نالائق تھے اور یوں اپنے منور دل کے سبب سے بالکل فضل کی نجات کے احسان سے محروم تھے حقیقتاً انہوں نے دوسرے کی راستبازی سے آزاد ہونیکو راضی ہونا ہی غری سمجھا یعنی مسیح کی راستبازی سے جیسا کہ متن میں کہا گیا ہے +

جانتا چاہیے کہ ہر ایک ایمان لانیوالے کی راستبازی کے لئے مسیح شریعت کا سرانجام ہے خدا ہم سب کو اس بدتر طرز کی شیخی سے باز رکھے اب خدا ہمارے دل کو روشن کر دے جبکہ ہم اُن خلاصہ صوفیہ جو آگے کھے جائیں گے غور

کرن +

پھلا عیسے مسیح نے اپنے فرمانبرداری اور موت سے کامل رستبازی کو ادا کیا  
دوسرا اور ایسا کرنے سے وہ شریعت کا سرا انجام ہوا  
تیسرا یہ رستبازی ہر ایک ایماندار کو دی گئی ہے

پھلا عیسے مسیح نے اپنی فرمانبرداری اور موت سے کامل رستبازی کو  
ادا کیا پوشیدہ نہ رہے کہ خدا نے آدمی کو اچھا بنایا اور اُسے اُسے ایک شریعت  
اور اسکی کاموں کے قانون کے لئے دی اور اسکے ساتھ ایک وعدہ بھی کیا کہ  
اگر وہ اسے بجالاویے اور ایک دھمکی بھی دیے اگر اُسے توڑیے یعنی  
اگر وہ درستی سے شریعت کا فرمانبردار ہوگا خدا اُسے رستباز جانیکا لیکن آدم  
نا فرمانبردار ہوا اور اسکے ساتھ اسکی ساری نسل ہی نافرمانبردار ہوئی کیونکہ وہ  
انکا سارا زنا ب مقرر کیا گیا تھا اب ایک آدمی کی نافرمانبرداری سے بہتر  
گنہگار شہریے رو میونکا ۵ باب اور ۱۴ آیت واضح ہو کہ ہماری  
شریت اب بگڑ گئی ہے اور خدا سے ہم اپنے دلومین دشمنی رکھنے کے پیدا ہوئے ہیں  
جسمانی دل خدا کی شریعت کے تابع نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے جب تک کہ وہ  
جسمانی رہتا ہے لیکن شریعت بدل نہیں سکتی وہ وہی چاہتی ہے جو وہ ہمیشہ  
سے چاہتی ہے یعنی محبت اور بھی حق خالق کا انسان پر ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا  
خواہ انسان اُسے ادا کرے یا نہ کرے اور جو آدمی اُسے ادا کرے انکا کرے تو وہ  
باغی اور پست ہے اور وہ گرجکر اپنی دہشت ناک لعنت ہر ایک گنہگار پر سر ہر ایک گناہ  
کے لئے کرتی ہے لیکن شریعت گناہ کے سزا سے بچنے کے لئے کوئی علاج نہیں کرتی

ہے یعنی وہ ہر مقدور کی تابعداری کو کامل تابعداری کے عوض قبول نہیں کرے گی یعنی ادایہ دین کے عوض وہ گنہگار کے آئوون کو قبول کرنے اور نیکی آئندہ کی فرمانبرداری گذشتہ گناہ کے عوض منظور کرنے کے لئے ایک بات ہی نہیں کہتی ہے وہ ہمیشہ عظیم محبت اور کامل فرمانبرداری طلب کرتی ہے جو اس کے مطلب میں ایک کی بھی کمی ہو تو وہ گنہگار کو قایل کرتی ہے +

لیکن جو شریعت پر سبب جسم کے کمزوری کے نہ کر سکے تو خدا نے اسے دوسرا راہ سے کر لیا یعنی خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہماری راستبازی ہو کیونکہ شریعت اپنے دعوے کو کم نہیں کر سکتی ہے یعنی انسان سے اطاعت چاہتی ہے نہیں تو وہ گنہگار کو سزا دیگی +

پوشیدہ نہ ہے کہ یسوع مسیح نے مہربانی کی راہ سے اپنے لوگوں کے لئے فرمانبرداری اور دکھ اٹھانے کو اختیار کیا یعنی اس نے شریعت کے سب احکام کی فرمانبرداری کی اور اسکے سب رنج اور سزا سہنے کو قبول کیا +

جاننا چاہیے کہ شریعت کامل اطاعت ان سے چاہتی تھی اس لئے مسیح آیا تاکہ وہ ان کی فرمانبرداری کے لئے ضامن ہو جیسا کہ لکھا ہے کہ ایک کی فرمانبرداری سے بہترے لوگ نیک ٹھہرائے جائینگے یہ مبارک اور تسلی بخش بات کی مقدار سے خوب ثابت ہو سکتی ہے اب جو آگے کہا جائیگا امیر عز و کرم دیکھو جو کرمیوں کے ہ باب اور ۲ آیت میں لکھا ہے اس نے اس کو جو گناہ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا تھا ہمارے لئے گناہ ٹھہرایا کہ ہم اس کے سبب سے خدا کی نیکی نہیں +

عیسیٰ مسیح میں کوئی گناہ نہ تھا وہ سرشت سے گناہ سے آزاد تھا وہ پاک  
 شے جو کنواری سے پیدا ہوا وہ خدا کا بیٹا تھا اور اسکی تمام زندگی ایسی خالص  
 تھی جیسی اسکی پیدائش تھی اور کوئی گناہ اسکے خیال اور بات اور کام میں نہ تھا  
 اسنے اپنے بڑے سے بڑے دشمنوں سے دعویٰ کیا کہ اسے گنہگار ثابت کریں  
 اسنے کہا کہ تم میں سے کوئی ہے جو گناہ کا الزام مجھ پر لگا سکتا ہے مان بڑا  
 دشمن جو شیطان ہے اسنے ہی اسکے آسمین کچھ نہ پایا کوئی گناہ نہ اسکے دل میں اور  
 نہ اسکی زندگی میں تھا اور ایسا پاک اور بے عیب بڑا خدا کا جہان کے گناہ  
 اٹھانے کو تیار ہوا اپنے عیسیٰ مسیح جو گناہ سے واقف نہ تھا وہ گناہ ٹھہرا بیٹے گناہ  
 اسپر ٹھہرایا گیا اور اسکی طرف شمار کیا گیا اور اسکے حساب میں رکھا گیا جس طرح  
 سے کہ اسکی راستبازی ہمارے طرف منسوب کی گئی یا ہمارے حساب میں رکھی گئی،  
 واضح ہو کہ اس بڑی محبت کے باعث جو اسکو اسکے لوگوں کے لیے تھی  
 وہ انکا ضامن ہوا تاکہ انکے گناہوں کی جواب دہی کرے اور انکی سزا اٹھا دے  
 اور ایسا ہی اشعیاہ نبی کہتا ہے ۵۳ باب اور ۴ آیت میں کہ اسنے  
 ہمارے آزار اٹھائے اور ہمارے المرن کا حامل ہوا اور ہمنے خیال کیا  
 کہ وہ خدا کا مارا کوٹھا اور دھوکا یا ہول ہے پر وہ ہمارے گناہوں کے لیے  
 گھبراہٹ کیا گیا اور ہماری بدکاری کے لیے کھلا گیا اور ہماری سلامتی کے لیے  
 اسپر سیاہ ہوئی اور اسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوئے اور خداوند نے  
 ہم سبہوں کی بدکاری اسپر لادی +

جانتا چاہیے کہ ہماری بدیہے مسیح کا گناہ بننے سے آزاد یہ تھا تاہم اسکے ہر

### خدا کی پاکیزگی بنیں +

راستبازی خدا کی شریعت سے ٹھیک موافقت رکھتی ہے اور بغیر اس کے کوئی ان سچ نہیں سکتا ہے کیونکہ یہ لکھا ہے کہ ناراست لوگ خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہونگے پہلا قرنتیوں کا ۶ باب اور ۹ آیت اب ہم سب ناراست ہیں کیونکہ ہم نے خدا کی شریعت کو توڑا ہے کوئی اپنے تئیں زمین پر راستباز نہیں پاتا ہے ! ان ایک ہی نہیں اور تیسرے ہی بغیر راستبازی کے سچ نہیں سکتے ہیں تو اب ہم کیا کریں اور کس طرف ہم نگاہ کریں ! ان فقط مسیح پر اور یقیناً ہر ایک اس کے لوگوئیں سے کہیں کہ میری راستبازی اور زور خدا سے ہے اور میرے نہ کہیں کہ میں اپنے اعمال اپنی توبہ اور نہ اپنے ایمان سے راستباز ہوں مگر خداوند عیسیٰ مسیح میں میری راستبازی ہے یعنی راستبازی بے گناہی کے لئے اور زور پاکیزگی کی کنیٹھ اور میری منسوب کی ہوئی راستبازی میری مقبولیت حاصل کرنے کے لئے اور میرا منسوب کیا ہوا زور میرے پاکیزگی موجود کرنے کے واسطے ہے اور یقیناً یہی ایک مضبوط اعتقاد اور ایک بے لغزش اعتماد ہے اور اس پر سب بنی گواہی دیتے ہیں اور یہ راستبازی جو شریعت کے باہر ہے اس پر شریعت نے اور مہینوں نے گواہی دی ہے سنو دانیال نبی اس کے بابت نوین باب اور چوبیسویں آیت میں کیا کہتا ہے یعنی شرارت بند کر نیکو اور خطاؤں پر ختم کرنے کو اور گناہ کا کفارہ کر نیکو اور صداقت ابدی پہچاننے کو ۔

یہ حقیقت میں سب مسیح نے اپنی موت کی تابعداری سے ادا کیا اور اس طرح وہ شریعت کا سرا انجام ہوا اور یہی وہ بات ہے جسکو تانیکو نے عرض کیا ہے



دوسرا — پوشیدہ مزہ ہے کہ عیسےٰ مسیح اپنی راستبازی سے شریعت کا  
سرا انجام ہوا +

اور اس سے اُس نے شریعت کے دستورات کو ختم کیا یعنی اون دستوروں کو  
جیسا کہ قربانیان جو اسکے نشان اور علامت تھیں تم یاد کرو کہ ہماری نجات  
دہندہ نے اپنی موت سے ذرا پیشتر چلا کے یہ کہا کہ اب پورا ہوا گویا کہ اُس نے  
یہ کہا کہ جو قول اور اقرار میں نے اپنے باپ سے باندھا تھا سو سب پورا ہوا  
یعنی سب علامت اور نبوتیں پوری ہوئیں اور میری دہشت ناک و کھوٹکا خاتمہ  
ہوا اور دستورات شریعت کے موقوف ہوئے اگرچہ موسیٰ کی معرفت شریعت  
دی گئی تھی لیکن فضل اور سچائی عیسےٰ مسیح سے پہونچی +

اخلاقی شریعت یعنی دس حکم کی شریعت اس سے راضی اور منظم کی  
گئی مطابق اُس نبوت کے جو اشعیاہ نبی نے ۴۲ باب ۲۱ آیت میں لکھا  
ہے کہ خداوند اپنی صداقت کے سبب راضی ہوا کہ عظیم اور جلیل شریعت بخشی  
واضح ہو کہ شریعت یہ چاہتے ہیں کہ اُس کا مقصد کامل طور سے پورا کیا جاوے  
اور جو کہ ہم اسکے ادا کرنے میں ناقابل ہیں اس لئے خدا کے سامنے راستباز نہیں۔

ہو سکتے ہیں لیکن جسے ہم مگر کے مسیح نے ہمارا ضمان ہو کے اسے کر لیا شریعت  
ہم سے راستبازی کا دعویٰ کرتی ہے اور یہی اُس کا مقصد ہے جس پر اسکی نگاہ  
لگی ہے لیکن اسے ہم کہہ نہیں سکتے ہیں مگر مسیح نے اسے ہمارے لئے کر لیا اور  
شریعت کا سرا انجام ہر ایک ایمان لانے والے کے لئے ہوا اُس سے شریعت راضی  
ہوئی اور اب فقط شریعت خود کا انتقام لینے والے کا منہ گنہگار کا پیچھا کئے ہوئے

چلی جاتی ہے جب تک کہ وہ مسیح میں پناہ نہ لے کیونکہ ایماندار اس میں  
 بچنے کا مکان پاتا ہے اور اس وقت شریعت اپنی راستبازی کے لئے خوب  
 راضی اور خوشوقت ہو کے نقطہ ہمین راہ بنا کے ٹوٹتی ہے +

اب تیسری بات پر غور کرنا چاہیئے

**تیسرا حصہ** کہ یہ راستبازی ہر ایک ایماندار کو عنایت ہوئی ہے  
 یعنی ایمان کے وسیلہ سے اس میں حصہ دار ہوئے ہیں یعنی وہ -  
 راستبازی جو عیسیٰ مسیح سے تیار کی گئی ہے سو ایمان داروں کو دی گئی  
 ہے اور ایسے ہی پولوس رومیون کے ۵ باب ۱۶ آیت میں کہتا ہے  
 کہ ایک گناہ سے سزا کا حکم ہوا لیکن نعمت سے بہت تقصیر و کمی معافی  
 اور نیکی ہے اگر کوئی پوچھے کہ دوسرے کی راستبازی کیونکر ہماری ہو سکتی  
 ہے اس کا ہم جواب دیتے ہیں اس طرح سے جیسا کہ ہمارا گناہ مسیح کا ہوا  
 یعنی اس پر منسوب ہونے سے کیونکہ مسیح جس میں کوئی گناہ نہ تھا ہمارے لئے  
 گناہ بنا اور گنہگار کے موافق شمار کیا گیا اور وہی ہی اسکے ساتھ سلوک  
 کیا گیا اور ایسا ہی ہلوگ جو اپنی ذات میں راستبازی نہیں رکھتے ہیں مسیح  
 میں خدا کی راستبازی مبنی ہیں نہ کہ اپنے میں اگرچہ برگزیدہ کا گناہ مسیح کی  
 ذات میں نہ تھا لیکن اس کی طرف منسوب کیا گیا اس طرح مسیح کی راستبازی  
 ہماری ذات میں نہ ہتی لیکن ہمارے طرف لگائی گئی اس لئے ہمارے ساتھ  
 راستباز کے موافق سلوک کو نیکو خدا مقرر فرما دیا اور خوش ہوا وہ ہمارے  
 ساتھ وہی معاملہ کرتا ہے جیسا کہ ہم نے گناہ نہیں کیا ہے اور کامل راستباز

مانند ہمیں قبول کرتا ہے سواب کس طرح کا الزام ہم پر نہیں ہے واضح ہو کہ  
 انسان کے سلوک سے جو وہ ایک دوسرے کے ساتھ کرتا ہے یہ بات  
 اور زیادہ کھل جائیگی کیونکہ ہم پوئوس حواری کے مکتوب میں پڑتے ہیں  
 اُس نے انیس مرس کے بابت کہا ہے جو ایک ہیگوٹرا نو کرتھا اور اسکے ایماندار  
 ہونے کے بعد فلیمان کو لکھا تھا کہ وہ اسے پھیر لیے اس لئے وہ اسے  
 یون کہتا ہے کہ اگر اُس نے تیرا نقصان کیا ہے یا تیرا کچھ دہراتا ہے تو اسکو  
 میرے نام پر لکھ لیا ہی ضامن اور کفیل کا حال ہے جو دوسرے کا قرض ادا  
 کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور جو وہ ادا کرتا ہے اس شخص کی طرف  
 منسوب ہے جس کے لئے وہ کھڑا ہوا تھا اور پھر گمان کیا جاتا  
 ہے کہ وہ اُنکے وسیلہ سے ادا کر چکا پس جیسا کہ کسی سا وہ آدمی نے کہا ہے  
 کہ اپنیل اچھی خوشخبری ہے جو ہمیں اطلاع دیتی ہے مانند اسکے کہ ایک  
 دو لقمہ آدمی دیہات میں آیا ہے کہ محتاج لوگوں کا قرض ادا کرے اب اس طرح  
 یہ عظیم بخشش ستبازی کے ایمان کے وسیلہ سے ہاری ہو جاتی ہے  
 اس لئے وہ ایمان کی ستبازی اور خدا کی نیکی کہلاتی ہے کیونکہ وہ ایمان کے وسیلہ  
 سے ہے اور وہ اُنکے لئے ہے اور اُن سب میں ہے جو ایمان لاتے ہیں اس لئے  
 کہا گیا ہے کہ ایمان کے وسیلہ سے ہم بے قصور ٹھہرائے گئے ہیں اور فضل  
 سے اور ایمان کے وسیلہ سے نجات پائی ہے وہ شخص جو اپنے تین شریعت کی رو سے  
 ملزم پاتا ہے اور اپنے خطرے کو معلوم کر کے اور خوفناک ہو کے نجات کی تلاش  
 کو مسیح کے پاس جاتا ہے اور مسیح کی ہیجان سے روشن ہو کر خوشی سے اُس نیکی کی

بخشش کو قبول کرتا ہے بت وہ کوئی اور دوسری راہ تلاش نہیں کرتا اور اسی راہ سے راضی ہوتا ہے یعنی وہ اس نیکی کو قبول کرتا ہے اور بھروسہ رکھتا ہے کہ اسی کے سبب خدا اُسکو قبول کریگا +  
 ہم لوگوں کو ہمیشہ یاد کرنا چاہیے کہ فقط وہی شخص اُس رہتباری کو ملے سکتا ہے یا لیگا کہ جو اس بات کا قائل ہے کہ مجھ میں نیکی نہیں ہے اور جو اُس حالت میں سے جس میں اُسے شریعت نے چھوڑا ہے رٹائی کا منتظر ہے وہ جب الجھل کا مقصد سنتا ہے اور اُسے قبول کرتا ہے کہ وہ سچ ہے اور اُس سے خوش ہوتا ہے کہ وہ اچھا ہے بت مخلصی حاصل کرنے کے لیے دوسری راہ کو ترک کرتا ہے اور فقط فضل کے وسیلہ سے نجات پانے کے لیے دل اور جان سے اُسے قبول کرتا ہے یہ وہ ایمان ہے جس کا بیان باریا کتاب مقدس میں کیا گیا ہے یعنی مسیح کو قبول کرنا مسیح کے پاس آنا اور مسیح پر بھروسہ رکھنا +

## فائدہ

ادب میرے عزیز دوستوں تمہاری منت کرتا ہوں کہ اس عظیم مطلب کے ضرورت کو غور کرو کیونکہ دین کو اس کی اصلی درست حالت پر سرفراز لانے والا کوئی صاحب یون کہتا ہے کہ ایمان کے وسیلہ سے گناہ ٹھیکرنا یہ ایک قانون ہے جس پر ساری کلیسیا چاہے قائم رہے یا گر ٹریے +  
 جانتا چاہیے کہ دین کو درستی سے قائم رکھنے کا یہی ستون ہے اور یہی انگلنڈ کے کلیسیا کی انٹالیسٹ قانون میں سے ایک قانون میں یہ ہدایت

کہ غیر الی تعلیم ہے کہ جس میں خالص سچائی کا بیان یوں کیا گیا ہے جسکو  
 اگر تم پڑھو گے تو پہلا کرو گے اور وہ یہ ہے کہ ہم خدا کی رو برو فقط  
 ایمان کے وسیلہ خداوند عیسیٰ مسیح کی لیاقت سے نیک گئے جاتے ہیں اور  
 نہ اپنے قدرت سے اس لئے یہ تعلیم کہ ہم فقط ایمان کے وسیلہ سے نیک  
 ٹھہرے ہیں بہت فائدہ مند اور نہایت تسلی کی بھری ہے عام نماز کی کتاب  
 بھی ایسی ہے لفظ کہتی ہے شاید اس میں تین جگہ کلام یاد ہو گا کہ ایسے خداوند  
 خدا تو دیکھتا ہے کہ ہم اپنے کسی اعمال پر بھروسہ نہیں رکھتے ہیں فقط آسمانی  
 فضل کے امید پر ہمارا تکیہ ہے اور دوسرے قانون میں یہ ہے کہ ہم اپنی نیکی  
 پر بھروسہ رکھ کر تیری میز کے سامنے آئیں کو دلیری نہیں کر سکتے ہیں +  
 کتاب اہل جہاد ایک نصیحت کی کتاب ہے اس میں کے چند فقرے یہ ہیں  
 کہ آدمی اپنے اعمال سے اپنے تئیں نہ آدم نہ بالکل راست باز کر سکتا ہے کیونکہ  
 اس بات کا یقین کرنا کہ ان اپنے کاموں سے اپنے گناہوں کو دفع کر کے  
 یوں اپنے تئیں راست باز ٹھہرا سکتا ہے یہ سب سے بڑی شیخی اور گستاخی  
 ہے جو کہ مسیح کا دشمن خدا کے برخلاف ایسا خیال ان کے دل میں پیدا  
 کر سکتا ہے اور دوسری جگہ میں ہم یہ تحفہ کلام پاتے ہیں کہ مسیح ان سب کے  
 لئے نیکی ہے جو صدق و سچے اور سچے ایمان لاتے ہیں کیونکہ انھیں اپنی موت  
 سے اٹھایا دیا اور اُن کے لئے اپنی جسمانی زندگی میں شریعت کو پورا کیا  
 اور پھر ایک جگہ پر یہ ہے کہ اُس نیکی کو جسے ہم نے خدا کی رحمت اور عیسے مسیح کی  
 لیاقت سے ایمان کے سبب پائی خدا پسند کرتا ہے اور اسے ہماری کامل راست باز کرنا

اور اس معاملہ کو اپنے ہی حق میں غور کرو کہ تم ضرور مرو گے اور تم البتہ  
 خدا پاک کے سامنے جو گناہ سے نفرت رکھتا ہے اور فرماتا ہے کہ وہ  
 جان جو گناہ کرتی ہے مرے گی حاضر ہو گے اور کیا تم نہیں پوچھتے ہو کہ ہم  
 خداوند کے روبرو کیا لیکے آویں اور باری تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں  
 ایسی تم سن چکے ہو کہ ذرا استبازی کے کاموں سے جو کہ تم نے کئے ہیں کیونکہ  
 یہ تو ناقص اور ناقابل ہیں اور ان میں سے جو سب سے اعمال بہتر ہیں  
 ان میں بھی گناہ ملا ہوا ہے اس پر بھروسہ سب رکھو ان سب کو ترک کرو اور  
 پورے جس جہاد کی مانند کہو کہ مان بیشک ایسا ہی ہے اس لئے میں سب چیزوں  
 کو بخش اور بایز جاننا ہوں تاکہ مسیح کو حاصل کروں اور اس میں موجود ہوں  
 یعنی اپنی نیکی سے نہیں بلکہ اس نیکی کے ساتھ جو مسیح پر ایمان لانے سے  
 یعنی وہ نیکی جو خدا کی طرف سے ایمان لانے سے ملتی ہے موجود ہوں اور  
 اگر تم کسی اور چیز پر بھروسہ رکھتے ہو تو تم اپنے حتی المقدور خدا کے فضل کو باطل  
 کرتے ہو اور حقیقت میں یہ کہتے ہو کہ مسیح بیے فائدہ مرا جھ وہ کفر ہے  
 کہ جبکہ اگرچہ کہنے کا ارادہ نہیں رکھتے ہو مگر سب خود را استبازی یہی  
 ہیبت ناک بولی بولتی ہے ۔

یاد کرو اسکو جو پچھلے قرنہیوں کے ۳ باب اور ۱۱ آیت میں  
 لکھا ہے سوائے بنیاد کے جو ڈالی گئی دوسری بنیاد کوئی ڈال نہیں سکتا  
 وہ بنیاد عیسیٰ مسیح ہے فقط یہی بنیاد گنہگاروں کی نجات کے لئے جو کہ گناہ تھا  
 سکتی ہے اور دوسری بنیاد جبکہ طوفان آدیکار گریں گی اور اسکی تعمیر کرنا

کو اسکے ویرانے میں دفن کر دیے گی +

پرایے میرے بھائیو میں تم سے بہتر چیزوں کی اُمید کرتا ہوں  
یعنے اُون چیزوں کی جو نجات کے شامل ہوں مجھ کو اُمید ہے کہ تم نے  
گناہ اور راستبازی کو بھی جانا اور تم راستبازی کے بہو کے اور پیارے  
بھی ہو تو خاطر جمع رکھو یہ خدا کی بخشش ہے جو گنہگار کی لیاقت کے بغیر اسکو  
ملتی ہے تو مانگو تمکو ملیگا ڈھونڈو اور تم پاؤ گے کبشت کشتاؤ اور تمہارے  
لئے کہولا جائیگا خدا سے ایمان کے لئے دُعا مانگو اسکا پیدا کرنا روح  
القدس کا کام ہے ایمان سننے سے آتا ہے خدا کا کلام سنو اور پڑھو  
اور خدا کی پرستش کرنے میں اس بات کی اُمید رکھو کہ وہ ایمان کو اس پرستش  
کے ساتھ ملانے کے لئے تمہیں طاقت بخشے گا ایسا کہ جسمیں تمہاری  
جان کے لئے فائدہ ہوا ہے میرے بھائیو تم میں سے اگر کسی نے  
خداوند مسیح کو پہن لیا ہے تو کیا وہی تمہاری سب اُمید کی بنیاد ہے  
کیا اُسکی راستبازی کی چٹان پر بنیاد ڈالی ہے کیا وہی تمہارا شاہد  
لباس ہے جس سے تم بلبس ہو گے اُسکے سامنے حاضر ہونے کو ارادہ کرتے  
ہو تو میں تمہیں کہتا ہوں کہ خوش ہو مبارک ہن تمہاری انگلیں کہ وہ دیکھتی  
ہیں اور تمہاری کان جو سنتے ہیں مبارک ہے تمہارا دل کہ اُس نجات پر  
ایمان لائے ہو +

اب تم کلیسیا کے ہمراہ ہو کے کہو جیسا اشیاء کے ۶۱ باب اور

۴. آیت میں ہے میں خداوند میں بہت خوش وقت ہونگا میری جان میرے

خدا میں خورسند ہوگی کیونکہ اُس نے مجھے نجات کے کپڑے پہنائے اُس نے  
 صداقت کی خلعت سے مجھے ملبس کیا یاں وہ ایک پوشاک ہے جو ہر ایک گناہ  
 کو جو میں نے خیال اور قول اور فعل سے کیا ہے ڈھانکتی ہے یاں وہ ایک  
 پوشاک ہے جو عدل کی تلوار سے اور شریعت کی لعنت سے اور ساریے  
 غضب سے جو میری بدیوں کے سبب سے چاہیئے تھا اڑ کر گرتی ہے اور  
 شوکت بخشی ہے اور مجھے اُن برگزیدوں کے ساتھ جو نور میں ہیں خوبصورت  
 چاند کی مانند اور صاف سورج کی طرح اور لائق میراث کے بناتی ہے  
 ایسے سعادت مند ایماندار خوش وقتی سے اپنی راہ چلے جاؤ گناہ کا  
 ٹونکہہ جاتا رہا اب کون تمہیں الزام دیگا کیونکہ خدا نے تمہیں نیک شہر ایا ہے  
 اور تم بھیہ جانتے ہو کہ تم کس پر ایمان لائیے ہو اور وہ البتہ اُسکی  
 حفاظت کریگا جو تمہیں اسے سونپا ہے اور اس راستبازی کو تم اپنے  
 چہر اس کی مانند پہن لو وہ تمہاری بیماری اور موت کے خوف میں تمہارے  
 دلی نگہبانی کرگی یاں یوں تم محفوظ ہو کے دلیری سے خدا کے حضور  
 حاضر ہو گے پاک خوشی اور احسانمندی سے معمور ہو کے اپنی زبان  
 اور چلن سے اُس ایمان کو جو جان کو راستباز اور دلو پاک کرتا ہے  
 مشہور کرو اور بھیہ تعلیم جو مطابق دین داری کے ہے اور خدا کا فضل  
 جو نجات دینے والا ہے تمہیں سکھاتا ہے کہ بیدینی اور و نیوی  
 خواہش کا انکار کرو اور اس خواب جہان میں نیکو کاری پر ہر نگاہی  
 اور دینداری سے گزران کرو اور چاہیئے کہ ہر ایک شخص اپنی



پاک زبان سے ان چند سطرون کو بیان کریں +  
 یعنی سب میری راہیں میرا دل  
 سب اسکی حمد میں ہوشاں +  
 اور خوش اطاعت میری نیت  
 پیارا و سکا بھی کرے ثوابت  
 + آمین +



آدمی کا گنہگار ہونا

## پانچویں نصیحت

سیمان کے وعظ کا شائقان باب اور انیسویں آیت

خدا نے انسان کو کھرا بنایا پر وہ بہت بناوٹیں نکالتے ہیں +  
 جانتا چاہیے کہ یہ باتیں سلیمان کی ہیں جو اسرائیل کا بادشاہ تھا  
 اور معلوم ہوتا ہے کہ بہت عزا اور تجربہ کی باتیں اس سے نکلتی ہیں از بسکہ وہ  
 بڑا صاحب علم تھا اور بڑے درجہ پر قائم کیا گیا تھا اور اس نے ارادہ کیا  
 کہ نہایت درجہ حکمت کا حاصل کرے لیکن تسبیح ہی اس کی مراد اسکے خواہش  
 کے موافق بر نہ آئی کیونکہ اس نے اتنی جو روؤں اور حرموں کے رکھنے سے  
 اپنی نہایت بے وقوفی کو معلوم کیا جبکہ وہ آٹھائیسویں آیت میں  
 کہتا ہے +

ایک مرد میں نے ہزاروں میں سے پایا پر ایک عورت ان سبہوں  
 میں نہیں پائی شاید اس نے اپنے ہزار درباریوں اور خوشامدین میں سے ایک

شخص کو رہا سباز پایا جس پر وہ اعتماد رکھ سکے لیکن ایک کو یہی اپنی ہزار جورؤں اور حرمنوں میں سے بنایا لیکن وہ کہتا ہے کہ فقط میں نے یہ پایا کہ خدا نے ان کو کھرا بنایا پر وہ بے بہت بنا و میں نکالتے ہیں اس بات کا اس کو یقین کلی تھا اور اس کی اہمیت اس کو کچھ شک نہ تھا اور اس نے ان کی اس سخن سے ان بدیوں کا جو اسے دیکھیں اور معلوم کیں پتا لگایا ۔

یہ باتیں دو چیزیں ظاہر کرتی ہیں یعنی انسان کی اصلی اور گمراہ ہونے کی حالت کو ۔

**پہلا** اب آؤ ہم سب ان کی اصلی حالت کو غور کریں کہ خدا نے اس کو کھرا بنایا اور ان سے یہ مطلب ہے کہ پہلا آدمی یعنی آدم جب آدمیوں کا باپ اور سردار اور جہین انسان کا سارا خاندان شامل تھا ۔ واضح ہو کہ خدا نے اُسے بنایا یعنی اُسے زمین کی خاک سے بنایا اور اُسکے منتہیوں میں زندگی کا دم چھوٹکا ۔

پیدائش کی کتاب کا دوسرا باب اور شاقین آیت

خدا نے آدمی کو کھرا بنایا اس کا مقصد یہ ہے کہ فقط اس کی جسمانی قدر کو کھرا بنایا بلکہ اُسکے مزاج کی صورت اور طبعیت بھی کھری بنائی یعنی خدا نے آدمی کو اپنی صورت اور شبیہ پر بنایا اس لئے وہ ذات اور خلقت سے نیک تھا اُس کا دل خدا کی طرف متوجہ تھا وہ نیکی سے محبت اور بدی سے نفرت رکھتا تھا شریعت اُسکے واسطے پتھر کی تختی پر نہیں بلکہ اُسکے دل پر لکھی گئی تھی

یعنے اُسکے دلوں سچی معرفت بخشی گئی تھی وہ اپنے خالق کو جانتا تھا اور اُسکے جلال کی کماہیت کو پہچانتا تھا یعنی وہ اُسکی قدرت اور اُسکی حکمت اور اُسکی پاکیزگی اور اُسکی خوبی سے واقف تھا اُسکو یہ معلوم تھا کہ خدا سے اُسکا علاقہ کیا ہے یعنی اُسکی فرمانبرداری کرنا اور اُسپر بھروسہ کرنا ہے اُسنے خدا کی صنعتوں میں اُسکے جلال اور کمائی کو دیکھا ۔

اُسنے اُن سببوں کو مطالع کیا تا کہ خدا کی حمد کرے یہ باتیں ہم اس سبب سے معلوم کرتے ہیں کہ اُسنے مخلوق کے نام رکھے تھے اور اصلی زبان سے ہی دریافت ہوتا ہے کہ اُسنے اُنکی خصلت کو خوب غور کر کے سمجھا تھا جانتا چاہیے کہ اُسکی مرضی خدا کی مرضی کے موافق تھی اور وہ مرضی باری کی طرف مایل نہ تھی جیسے کہ اب ہم میں ہے بلکہ اُسکی مرضی سب باتوں میں خدا کی اطاعت کرنے کے لیے مایل تھی اُسکی رُوح کی اُلغت پاک اور آسمانی تھی ۔

وہ خدا کو سب سے زیادہ پیار کرتا تھا اور وہ اُسکو سب سے اچھا اور اپنی ساری خوشی کا چشمہ جانتا تھا وہ خدا کے لیے سب مخلوق کو پیار کرتا تھا اور جو اُسنے سب خوبی اور شیرینی اُنہیں پائی تو اس سے اُسکو خدا کو زیادہ پیار کرنے اور اطاعت کرنے کی ہدایت ہوئی اس حالت میں آدم حقیقتاً مبارک اور صاحب عزت تھا اُسکا دل آسودہ تھا اور اُسکے ایمان میں چین تھا وہ گناہ سے واقف نہ تھا وہ شرم نہ جانتا تھا وہ دُشمن سے آشنا تھا کوئی غصہ کی خواہش اُسکے دل میں خلل انداز نہ تھی اور اُسکا بدن

بیماری اور دکھ سے فارغ تھا اور وہ بہشت میں خوشوقت تھا اگر وہ  
 وقت معین تک اس راست حالت میں رہتا تو اغلب ہے کہ بغیر دکھ اور  
 موت کے اور بغیر اس خطرہ کے جس سے کہ وہ گرا آسمانی جلال میں کہ جو  
 اس بہشت سے بھی زیادہ خوشی کی جگہ ہے چلا جاتا اور اس کی تمام اولاد  
 بھی اسی پاکیزگی اور خوشی کی حالت میں قائم کی جاتی کیونکہ یہہ تحقیق ہے کہ آدم  
 سے سب آدمی پیدا ہوئے ہیں اس لئے اس کی گمراہی کے نتیجہ میں سب گرفتار  
 ہوئے ہیں اور ہم مجھ درستی سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہ اپنی رہتباری کو  
 قائم رکھتا تو ہم سب بھی اسی خوشی کی قرہ کے حصہ دار ہوتے لیکن افسوس  
 یہہ ہے کہ اگرچہ خدا نے آدمی کو کھانا بنا یا پر دے بہت بنا دین نکالتے ہیں بد  
 پوشیدہ نہ ہے کہ تاج اس کے سر گزیرا اور جلال اس سے جاتا رہا  
 اور مجھ وہ دقیقہ ہے جس سے واقف ہونا ہماری بڑی غرض ہے اور یہی  
 ہم سبہوں کے دین کی پہلی بنیاد ہے جس پر اور سب علاقہ رکھتے ہیں کیونکہ  
 اگر انسان اپنے خالق کے برخلاف نہ ہوتا تو شفیع کی کیا ضرورت ہتی اگر  
 وہ خراب اور تباہ نہ ہوتا تو درست کرنے والے اور نجات دہندہ کی کیا ضرورت  
 ہتی اگر وہ گناہ کا غلام نہ ہوتا تو کس لئے عیسے مسیح سے نجات پاتا اگر وہ ناپاک  
 نہ ہوتا تو کس لئے برہ کے لہو سے دھویا جاتا اگر اس کی روح میں بیماری نہ ہوتی  
 تو ربانی حکیم کی کیا ضرورت ہتی حاصل کلام اگر وہ گناہ میں نہ پیدا ہوتا تو نئے  
 جہنم کی ایسی کیا درکار ہتی کہ جسے مسیح بنجیدگی سے بیان کرتا ہے کہ بغیر اس کے کوئی  
 آدمی خدا کی بادشاہت کو نہیں دیکھ سکتا ہے ۴

اور اب ہم سب دوسرے حصہ کو غور کریں یعنی انسان کی گمراہی کو حسین ویسے اب مبتلا ہیں کیونکہ شیطان نے جو خدا کی دشمنی سے معمور تھا انسان کی خوشی پر رشک کہا کے اسکی تباہی کے لئے نہایت کمر بازی سے ایک تدبیر ایجاد کی پہلے اُسنے ایک نازک شے پر (یعنی حوا پر) حملہ کیا اور اس سے حجت کی اور بعد اُسکے خدا کی بات کو جھٹلایا اور بھیہ ظاہر کیا کہ اُس درخت کے پہل نکھانے کا حکم نہایت سخت ہے کیونکہ اُسکے کہا نے میں کچھ نقصان نہیں ہے بلکہ نہایت فائدہ مند ہے اور اگرچہ خدا نے کہا ہے کہ تم البتہ مرو گے پر میں کہتا ہوں کہ تم ہرگز غرو گے اسطرح سے حوائے فریب کہایا اور اپنے شوہر کے ورغلا نیسکا ناشاد وسیلہ ہوئی اور یوں ہمارے پہلے والدین اپنی اصلی اور پاکیزگی اور خوشی کی حالت سے گرے اور خدا کے دہشت ناک عصفہ کے لٹانی کے لئے باغ عدن سے نکالے گئے +

لیکن ہمیں خیال کرنا چاہیے کہ ہمارے پھلے والدین کے برگشتہ ہونے سے انکی تمام اولاد بھی برگشتہ ہوئی جیسا کہ پولوس حواری ہم سب کو رومیوں کے پانچویں باب اور بارہویں آیت میں کہتا ہے کہ جب طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ لے اور گناہ کے سبب موت نے دنیا میں دخل پایا اسی طرح موت ساری آدمیوں پر غالب ہوئی کیونکہ سب کے گناہگار ہیں اور پھر نذر ہویں آیت میں کہتا ہے کہ ایک ہی آدمی کی تقصیر سے بہترے مر گئے اور اٹھارہویں آیت میں کہتا ہے کہ ایک آدمی کے گناہ کرنے سے

سارے آدمیوں پر سزا کا حکم ہوا +

جانتا چاہیے کہ ہماری خرابی کے سبب سے جو آدم کے باعث سے  
 ہوئی ہماری تمام رشتہ زبوں ہو گئی اسلئے ہمارا دل رشتہ سے جسمانی اور  
 نفسانی ہے اور اسی باعث ہم خدا کو جو خوشی کی بنیاد ہے ترک کرتے ہیں  
 اور اپنے تئیں گناہ اور خرابی میں خوش وقت کرنے کے لئے بیفائدہ  
 کوشش کرتے ہیں جیسا کہ متن میں ہے ویسے بہت بناوٹیں نکالتے  
 ہیں یعنی بہتر سے بیفائدہ بحثیں اور طرح طرح کے مبہودہ سوالات اور  
 خیالات ایجاد کرتے ہیں ہم اپنی خرابی اپنی اذیت سے دریافت کر سکتے ہیں +  
 پوشیدہ نہ رہے کہ ہم سب اپنی اس گمراہی کی حالتیں فقط جسمانی چیزوں  
 سے مزا پاتے ہیں اور یہ سب ہلکے ہلکے ہماری اُمید سے مایوس کرتے ہیں لوگوں  
 نے کیا کیا بیشمار بناوٹیں نکالی ہیں اُس خوشی کے حاصل کرنے کے لئے جو کہ  
 خدا کی مرضی کے برخلاف ہے +

اب جانتا چاہیے کہ ویسے کیا ہیں فقط و سوائے انکی کمزوری  
 اور بداد دیے ہیں کہ جس سے کسی کسی بناوٹیں اپنے خیالوں کو خوش کرنے  
 کے لئے بنائے ہیں جیسے کہ عشق کی کتابین کہ جنکا بوجہ جہان کو دوبارہ ہے  
 پڑھتے ہیں اور اسمین کلام صدق سے بھی زیادہ تر مزا اٹھاتے ہیں دیکھو  
 کہ آنکھ کے خوش کرنے کے لئے کیا کیا ایجادیں یعنی تعلیل اور تمانے  
 اور بیفائدہ پوشا کین بنائی گئی ہیں اور کان کے خوش کرنے کے لئے  
 کیسے کیسے دل فریب راگہ اور باجے بنائے گئے ہیں اور ذائقہ حاصل

کرنے کے واسطے کیسے کیسے ہنر کپانکی ایجاد کر کے جہان کے ہر ایک اطراف سے تھایف جمع کرتے ہیں اور کشتوں کے حق میں یہ کھ سکتے ہیں کہ انکا اور حنیان انکی عبادت گاہ ہے اور باورچی انکا پادری یعنی ناصح اور پیٹ انکا خدا ہے اور وقت ٹٹانے کے لئے کیا کیا ایجاد کئے ہیں +

اگرچہ زندگی چھوٹی ہے اور ہم بھی شکایت کرتے ہیں کہ وہ کوتاہ ہے لیکن بہترین کے لئے دراز ہے اسی سبب سے وقت ٹٹانے کے لئے طرح طرح کے شغل یعنی خاص کر طاش اور قمار بازی ایجاد کئے ہیں +

افسوس جب وقت نہ ہوگا تو ویسے وقت کے ٹٹانے والے اپنے کہوئے ہوئے وقت میں سے ایک گھڑی کے بہت خواہش کریں گے پر ناپوشنگے +  
جاننا چاہیئے کہ کیا کیا ایجاد اور کیا کیا تدبیر کرتے ہیں تاکہ ہم اپنے ہمایون سے اچھے اور بہتر دکھلائی دیں +

اور دولت مند ہونے کے لئے کیا کیا تدبیریں کرتے ہیں اور اسی کے لئے لوگ اپنی ساری قوت کو خرچ کرتے ہیں اور اپنی تندرستی اور زندگی کو خطرے میں ڈالتے ہیں +

اور ایک دوسرے کو فریب دینے کے لئے اپنے تئیں ویسا جیسا کہ ہم حقیقت میں نہیں ہیں ظاہر کرنے کے لئے کیا کیا ایجاد کرتے ہیں +

لیکن دین کے مقدمہ میں اس سے بھی بدتر ایجادیں ہیں  
یعنی کتنے لوگ خدا کے بدلے آدمیوں کے احکام کو سکھاتے ہیں اور خدا کی پرستش میں کیا کیا ایجاد کرتے ہیں کہ جس سے سب بت پرستیوں اور جھوٹی



دین نکلتے ہیں یعنی بجائیے اصلی تعلیم کے کیا کیا تعلیمین ایجاد کی ہیں جس سے خدا کو نفرت اور انسان کے نقصان کا باعث ہے اور دیکھو خدا کے آگے قبول ہونے کے لیے کتنی راہیں ایجاد کی گئی ہیں ۔

لیکن جانتا چاہیے کہ جو سچی راہ ہے سو سچ ہے ۔ میرا کہ عرصہ لوگوں نے ہزار ہا راہیں بنائیں ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ انہی سچی اور پرہیزگاری اور اخلاق اور خیرات اور انکی پرستش انکے لیے خدا کے آگے سفارش ہو گئے ۔

اب لازم ہے کہ ہم لفظ ایجاد پر زیادہ تقرر نہ کریں بلکہ اب لوگوں کی گمراہی کی حالت پر غور کریں ۔

دیکھو کیسا نادانی کا پردہ انکے دلوں پر پڑا ہے اور کیسے مثل جانوروں کے کڑوروں بنی آدم یعنی امریکہ اور حبش کے لوگ پریشان ہیں ہاں بلکہ یورپ یعنی فرنگستان ہی جو خدا کے کلام سے زیادہ روشن ہوا اور جو عبادت خانوں اور عیساں سے بھرا ہے انہیں سے ہی افسوس ہزاروں کیسے اندھیرے اور موت کے سایہ میں پڑے ہیں ۔

ہاں بہتر یہ آئین ہے ہی جو عالم ہیں اور دنیوی چیز و زمین خوب دشمن ہیں لیکن دے نہ خدا کو نہ اپنے تئیں اور نہ عیسیٰ مسیح کو جانتے ہیں ۔ بہتر یہ ہیں جو دیندار دکھلائی دیتے ہیں مگر ویسے انسان خدا کی پرستش کرتے ہیں اور اپنی گمراہی کی حالت سے نیلے خبر ہیں اور اسی سبب سے نجات دہندہ کی نجات سے ناواقف ہیں ۔

جاننا چاہیے کہ ان فقط نادان ہنیں ہے کیونکہ اوسکی جسمانی طبیعت پر خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا دل ہی خدا سے پھر گیا ہے اور وہ خدا کی پہچان اپنے میں رکھتے کو ہنیں چاہتا ہے + اسی لئے کہتے ہیں جو خدا کو کہتے ہیں کہ ہم سے دور ہو کہ ہم تیری راہ کی پہچان نہیں چاہتے ہیں +

اور اب کہو ایسے میرے دوستو کیا تم میں سے ایسا کوئی ہنیں ہے + اگر ہنیں ہے تو کیا سبب ہے کہ تم غار سے رغبت ہنیں رکھتے ہو + تم کیوں کلام ربانی سے غافل ہو + کیلئے سبب کو توڑتے ہو + کیوں بڑیے آدمیوں کی صحبت میں خوش ہوتے ہو اور سنجیدہ اور صادق پر ہیزگار و پیر ہنستے ہو + بعضے وقت تمہارا دل ضرور اس کے لئے متہین الزام دیتا ہو گا کیونکہ تم جانتے ہو کہ ویسے رستہ میں اور تم ناراست ہو + اگر تم موت کے بستر پر ہوتے تو خوشی سے انکی جگہ میں ہونیکو چاہتے کیونکہ تم ایک روح رکھتے ہو جسے زوال نہیں ہے اور جسے تم جانتے ہو کہ یا تو اسے ابدی نجات حاصل کرنا ہے یا ہمیشہ کے لئے ہلاک ہونا ہے پس پھر تم زندگی اسطرح بسر کرتے ہو کہ جیسے تم میں روح ہنیں ہے چونکہ دین الٰہ کا عمدہ کام ہے اور تم اسے کام میں غفلت کرتے ہو اور فقط وہی کام ہے جسے تم دوسروں کو جب کرتے دیکھتے ہو تو اُسے نفرت کرتے ہو کیا تم کو اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ تم تحقیق جسمانی ہو — اور پھر لڑکے کے حال پر غور کرو کہ لڑکا ہی اپنے کا مونہ پہچانا جاتا ہے کیونکہ لڑکے کے دل میں جہالت جڑی ہوئی ہے جب کہ امثال کے بائیسویں باب پسند ہوین آیت میں ہے + کیا تم نے کبھی حسد اور شینہ اور بغیر چوڑے لڑکوں میں خیال نہیں کیا ویسے یہ بد مزاجیاں دوسروں سے ہرگز نہیں سیکھے

ہیں بلکہ دیے انہیں اپنے ساتھ اس جہان میں لائے ہیں کیونکہ وہ گناہ میں پیدا ہوئے  
ہیں + پھر ان کو انکی جانی میں دیکھو کہ انکی سشت میں جو گناہ کا بیج تھا سودا ہوا  
اگتا ہے اور جلد بڑھتا ہے اور غنیمت بد کیا شگفتہ ہوتا ہے یعنی دیکھو کہ گستاخ اور بے ادب  
جو ان کیب شیخی اور مغزوری سے معمور ہو چکے اپنے والدین کو حقیقت سمجھتا ہے اور حکومت کے  
ہر ایک بند کو بے ہر جو کے توڑتا ہے تاکہ وہ اپنی خوشی کی پیروی کرے اور اپنی خواہشوں  
کو کہ جس سے صحت اور عزت اور جان کا نقصان ہے پورا کر نیکو قصد کرتا ہے + اور پھر  
دیکھو مرد اور عورت کی شہوت پرستی پر جو جو انمطلق سے ہی بدتر ہے اور اس پر جب کہ جائے  
سکون افسوس کر سکتا ہے پوشیدہ نہ رہے کہ یہ دہشت ناک بدی کیسی رایج ہے + اگرچہ  
بعضے اسپر نہیں اور خیال کریں کہ یہ بڑا گناہ نہیں ہے لیکن یہ جانتے ہیں کہ خدا حرام  
کاروں اور زانیوں کا انصاف کرے گا + عبرا نیو کا تیرا جوان باب اور چوتھی آیت +  
لوگوں کی بے امتیازی کی بابت ہم کیا کہیں کیونکہ قسم سب سے زمین ماتم کرتی ہے + اس مکرہ  
بدی کی وجہ کے نیچے انگلند آہ کہنیچ رہی ہے + اس میں ہودہ بدی اور مکرہ گفتگو سے  
کوچہ و راستہ اور میدان اور میخانہ ہی گونج رہے ہیں اور قسم کہانیوں کا خلق کہلو گ  
قسم لعنت کی جو دیے ہو کار لیتے ہیں وہ ایک بدلو ہے جس سے خدا کو اس سے بھی زیادہ  
نفرت ہوتی ہے جیسے کہ انسان کو سڑی لاش سے نفرت ہوتی ہے اگرچہ یہ بات ایسی  
عام ہے کہ جبکہ بہترے لوگ جانتے ہیں کہ انکے کو زمین کو چھ گناہ نہیں ہے + لیکن شریعت  
کیا کہتی ہے + تو خدا وندا اپنے خدا کا نام بیفادہ مت لے کیونکہ خدا وندا سے جو اسکا  
نام بیجا لیتا ہے بے سزا چھوڑے گا + جانتا چاہیے کہ نسبت اور گناہوں کے تحقیق یہ  
گناہ وہ ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انسان بہت ہی بطرح اپنے مقام سے گر کے

شریر بن گیا ہے نہین تو وہ کیونکر ایسی بد کیو جس سے کچھ حاصل نہین پیار کرتا اور اسے  
 کر نیکی مستعد ہوتا ۔ اس کے سوائے ہزارا اور دہائی ہن جو دسے نکلتی ہن جس کے بیان  
 کر نیکی ایک عرصہ دراز چاہیے فقط اُن باتوں کو جو ہمارے نجات و ہندہ نے متنی کی انجیل کے  
 پندرہویں باب اور انیسویں آیت میں لکھی ہے پڑھو کہ برے خیال اور خون اور زنا  
 اور حرام کاریاں اور چوریان اور جھوٹی گواہیاں اور کفر یہ سب دل ہی سے نکلتی ہن اور انکو  
 ناپاک کرتی ہن ۔ اور کلام ربّانی اس غمناک بدی کی گواہی سے بھرا ہے ۔ اور  
 ہی پڑھو جو پیدائش کی کتاب کے چھٹیوں باب اور پانچویں آیت میں ہے یعنی جبکہ خداوند  
 دیکھا کہ زمین پر آدمیوں کی بدی بہت بڑھ گئی اور ان کے دنگے تصور اور خیال رُوز بروز صرف بدی  
 ہوتے ہن تب خداوند ان کو زمین پر پیدا کرنے سے بچتا یا اور دنگیر چوا ۔ اور پیدائش  
 کی کتاب کے آٹھویں باب اور اکیسویں آیت میں ہی دیکھو کہ آدمی کے دل کا خیال ان کے نوکڑین سے  
 جڑا ہے ۔ اور ایو کی کتاب کے گیارہویں باب اور بارہویں آیت میں ہی پڑھو کیا بے دماغ  
 آدمی قائل ہو سکتا ہے اگرچہ آدمی اب پیدا ہوتا ہے جب کہ گورخ کا بچہ اور ایو کے پندرہویں  
 باب اور چودھویں آیت میں یہ ہے کہ انسان کیا ہے کہ جو وہ بیگناہ ہو کہ اور جو عورت سے  
 پیدا ہوا ہے صادق ٹھہرے ۔ اور تاہو کے کہ کوئی خیال کرے کہ سب لوگ ایسے بد نہین  
 ہن اور صحیحہ باتن فقط ان کے حقیقین جو ظاہر میں بد ہن کہی گئے ہن ۔ تو خیال کرو کہ اس مقدس  
 میں کلام ربّانی کیا فرماتا ہے چودھویں زبور کا دوسری اور تیسری آیت میں ۔ خداوند  
 آسمان پر سے بنی آدم پر نگاہ کی تاکہ دیکھی کہ انہن کوئی دانشمند ہے جو خدا کا طالب ہے کہ نہین  
 دی سب کے سب بی راہ ہو گئے دی سب کے سب بگرد گئے کوئی نکو کار نہین ایک ہی نہین حاصل کلام  
 گمراہی کی شبیک تصویر کو رسیا بنی کے شہرہویں باب اور نوین آیت میں دیکھو مگر دل سب جڑو ہے

زیادہ فریبی ہے اور وہ فاسد ہے اسے کون جان سکتا ہے۔ اب یہ ہمت  
 ناک بات جو کہ سچی اور فائدہ مند ہے حرب ثابت ہو چکی۔ جانا چاہیے کہ بغیر خدا کے  
 کلام کے انکار کئے کوئی اس بات کا انکار نہیں کر سکتا ہے۔ لیکن اگر یہ گواہان کافی نہیں  
 ہیں تو اپنی آنکھوں کو پھیر کے اس بد جہان کے آدمیوں کے حال کو دیکھو اور مکرور یافت ہو گا کہ انسان اپنے  
 اصلی مقام سے گر گئے ہیں واضح ہو کہ کس قدر حیرت افزا و گہرا اس جہان میں۔ ہزاروں میں  
 جو آسمان کو اپنے دکھ اور بیکہ کی غل سے پہاڑ سے ڈالتے ہیں۔ اور یہ تعجب کی بات ہے کہ خدا  
 جوا چاہا ہے اس کی خلقت میں اتنے دکھ اور تصدیع ہوئی ہے شبہ اس کا کچھ سبب ہے اور جو کلام  
 ہکونہ بتاتا کہ وہ کیا ہے تو ہم ہمیشہ اس کے بات تاریک میں رہتے جیسا کہ آدم تو نے کیا کیا ہے  
 انسان تو ہمیشہ کیا کر رہا ہے کیا زمین تیرے سبب لگتی ہوئی ہے اگر نہیں ہے تو اس کا کیا سبب  
 کہ وہ زیادتی سے کانٹے اور آؤٹ کٹاریے اوگاتی ہے اور بغیر بڑی مشقت  
 کے پودے اور میوے اور غلہ مہیا نہیں ہو سکتا ہے۔ زمین  
 ہم سب کو خود اس فروتن کرنوالی تعلیم کی منادی کر رہی ہے۔ اور جبکہ انسان  
 اپنے روزینے کی روٹی اپنے چہرہ کے پسینے سے حاصل کرتا ہے تو یہ جان لے کہ یہ  
 مہلک گناہ کا سبب ہے بعضے وقت زمین خطرہ ناک سیلاب سے ڈوب جاتی  
 ہے اور کبھی خشک سالی سے نہایت سخت ہو جاتی ہے اور کبھی آواز رعد آسمان کو  
 بلا دیتی ہے اور کبھی خوفناک بجلی کے شعلہ آسمان کو بھردیتے ہیں اور خوفناک زلزلہ  
 زمین کو پہاڑ دیتا ہے اور یکایک ہزاروں کے لئے اسے قربان دیتا ہے۔  
 اور جلتے پہاڑ تباہ کرنوالی چیزوں کو جس سے وہ معمور ہے اگلتے ہیں۔ اور تیز ہوا کے  
 سبب سمندر جوش میں آ کے غریب نیک جس جہاز کو خود غرق کر دیتا ہے اور خوفناک و تباہ

شہر و ملک ایک دور زمین چار لیجاتے ہیں ۔ ان دہشت ناک قاصد و نکاح کلمہ کیا  
 ہے ویسے سب متفق ہو کر یہ کہتے ہیں کہ انسان گمراہ ہو گیا اور خدا اُسے خفا ہے ۔  
 مایہ و مکی تکلیف پر جہان بین جنتے وقت ہوتی ہے اور شیر خوار و بزرگے رونے اور آنسو  
 بہانے اور دیکھ سہنے اور انکی موت پر غور کرو ۔ اور طرح بطرح کے آدمیوں کی سختیوں  
 اور دردناک بیماریوں کو خیال کرو ۔ یہ جہان کیا ہے فقط ایک شفا خانہ ہے جس میں  
 جتنی کوٹھریاں ہیں سب بیماریوں سے معمور ہیں ایک ہی خالی نہیں ہے ۔ کہتے ہی ہمارے  
 ہم جنس مغلسی سے مرے جاتے ہیں اور دیکھ سہ شہر شور کر رہے ہیں اور دیوانگی سے  
 چلا رہے ہیں ۔ ذرا تم اپنی آنکھیں پھیرو اور اپنے فانی ہم جنس کو اُسکی موت کے  
 بستر پر دیکھو اور اُسکی مُردنی صورت پر نگاہ کرو ۔ دیکھو وہ زندگی کے لیے کیسا  
 ایشیتا ہے اور کیسی کوشش کر رہا ہے آخر کو وہ اس کم بخت جہان سے آہ دردناک  
 بھر کے رخصت ہوتا ہے ۔ اور پھر اُسکی زرد اور بیجان لاش کو دیکھو وہ ایک عرصہ  
 یا شاید تھوڑے گھنٹوں میں تبدیل ہو جاتی ہے اور گلنے لگتی ہے اور وہ جسم جو کیا  
 ایسا عزیز اور خوشناتا تھا خواہ وہ ماکا ہو خواہ جرد کا خواہ لڑکے کا ہو ضرور ہے  
 کہ وہ اپنی آنکھوں سے اوجھل ہوا اور دفن کیا جائے اور تاریک اور تہندی اور مکروہ  
 قبر میں سونیا جائے تاکہ ناپاک کیرڈ کی خوراک ہو ویسے ۔ یہ سب چیزیں ہماری  
 گناہ نگاری کی حالت پر کیسی خوفناک دلیل ثابت کرتے ہیں ۔

## فایہ

اب ہم ان چیزوں کی بابت کیا کہیں ۔ کیا ان کی یہی حالت ہے اگر ہے  
 تو پھر کیسی ضرور ہے کہ وہ اُس سے واقف ہو ۔ ہم شروع میں کہہ چکے ہیں کہ یہ سب

دین کی ایک پہلی بنیاد ہے اور بغیر اسکے جانے ہم کچھ نہ ہی نہیں جان سکتے ہیں جبکہ پروردگار پر ہے تو پروردگار سب چیز پر ہے اور ان چیز و زمین سے جو کچھ گئی ہیں تین چیزیں ہیں جن کا سیکھنا ہمیں نہایت ضرور ہے یعنی نجاتِ توبہ اور نئی پیدائش + پھر نجات جانتا چاہیے کہ خدا گناہ سے نہایت کراہیت کے ساتھ نفرت کرتا ہے اور اسکی نظر میں گناہ ہم لوگوں کو نفرتی کرتا ہے کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے اس لیے وہ غصہ اور غضب اور اذیت اور عذاب اس آدمی پر کرے گا جو برا کرتا ہے + پھر ہم کسمورت سے دوزخ کے عذاب سے بچینگے + لیکن خدا مبارک ہے اسنے جہان کو اب پار کیا کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو بخش کہ ہمارا نجات دہندہ اور خلاصی کرنی والا ہوا + عیسیٰ مسیح جو راست تھا گنہگاروں اور ناراستوں کے لئے مرنے والا کہ ہمارے خدا کے پاس لیجاویے کیونکہ اسکے لہو سے ہماری بدلیں کی صفائی ہوئی اور اسکی روح سے ہماری سرشت مبدل ہوئی اسطرح سے کہ جسمیں ہم پھر خدا کی مہربانی اور صورت کو بالکل حاصل کریں ایسے خداوند عیسے تو نے گناہ اور درد چھڑانے کو اور مصیبت کو شیریں کرنے کے لئے اور موت کے ٹھکانہ گند کرنے اور زمین پر نئے سے تہوڑی خوشی اور آسمان پر ہمیشہ کی خوشی دینے کے لئے ذمہ دار ہونے کو کیا کچھ نہ کیا +

دوسرا توبہ کی احتیاج کو بھی دیکھو یعنی ایسی نگاہ اور فہم گناہ کے لئے چاہیے جو غم الہی اور خود نفرت کے طرف ہمیں لیجاویے + جانتا چلیے کہ گناہ وہ چیز ہے جس سے خدا نفرت کرتا ہے اور ہمہ فقط وہی چیز ہے جسے آدمی اکثر پیار کرتے ہیں لیکن خدا کا فضل بکواسی دوسرے نفرت کرا دیا اور ہم اپنے تین اس کے سبب

نفرت کرینگے۔ افسوس بہتر یہ ہے کہ جو اپنے تین عیسائی سمجھتے ہیں پر اس سے بہت دور ہیں۔ اب مغرور فریسی کا چلنا سنا۔ ایسے خدا میں تیرا شکرت کرتا ہوں کہ میں دوسرے لوگوں کی مانند نہیں ہوں یعنی وہ فخر کرتا ہے کہ وہ نیک دل اور صاف ایمان ہے اور اپنے حق المقدور اچھا کام کرتا ہے اور اپنی زندگی میں کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا ہے۔ یہ کہ سخت چرب زبانی اُن بیچارے فربہ کہائے ہوؤں کی ہے جو اپنے دلی بلا سے واقف نہیں ہیں۔ خدا انکے کہہ ہمارا حال ہو دیے بلکہ ہمکو چاہیے کہ ہم سب اس اچھے آدمی کی مانند جسکا حال کلام الہی میں پڑھتے ہیں خدا سے دعا مانگیں تا وہ ہمارے گناہ کا رد کرے اور دیکھنے کے لئے ہمیں قدرت بخشے کہ جس سے ہمکو معلوم ہو کہ ہم گناہ گار ہیں اور اپنے گناہوں کا اقرار کریں اور اپنے تین نفرت کریں اور خاک اور رکابہ میں بیٹھ کر توبہ کریں تب ہم شکرت گزاری سے اس مہفت رحمت اور معاف کرنا والے خدا کی محبت کو خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے حاصل کرینگے۔ تیسرا۔ استقام سے ہم نئی پیدائش کی ضرورت کو بھی سیکھتے ہیں بغیر اسکے اور کوئی چیز کافی نہیں ہے کیونکہ شہت کے برخلاف کو شش کرنا ویسا ہے جیسا کوئی باد کا اپنے ہاتھ میں پکڑے اور جب چھوڑ دیے تو فوراً وہ ہوا کے رخ پر ہو جا۔ اگر ہم گناہ میں پیدا ہوئے ہیں تو ہمکو از سر نو پیدا ہونا ضروری ہے۔ ایسا ہی ہمارے نجات دہنے والے نے ہمکو ہمیں کو سنجیدگی سے یہ حنا کے تیسرے باب اور تیسری آیت میں کہا میں تجھے ہم سچ کہتا ہوں اگر کوئی پھر پیدا ہو تو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا اسلئے ہمکو ایک نیا دل چاہیئے یعنی دلی ایک نئی خلقت جس سے اندرونی تبدیلی ہو دیے اور جسے ہم ایک نئی پیدائش کہہ سکیں۔ اور یہ پانکی اصطلاح سے کہیں زیادہ ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ پانی اور روح قدس



پیدا ہونے میں ہم روح کی تاثیر کو اپنے دل و نین معلوم کریں کہ جو گناہ سے اس طرح بچا  
اور پاک کرتی ہے جیسے پانی بذکر صاف کرتا ہے۔ جانتا چاہیے کہ پانی اصطلاح کا ظاہری  
نشان ہے لیکن ایک اندرونی اور روحانی فضل بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ گناہ کی طرح سے مراد اور  
راستباز میں سر نو پیدا ہوتا ہے۔ وہ شخص جو سر نو پیدا ہو گناہ سے نفرت رکھتا ہے اور سرگرمی  
سے اُس سے خلاص ہو سیکو خواہش کرتا ہے۔ وہ دلکی سیمائی سے کہتا ہے کہ اسی گناہ تو  
خدا کا باغی ہے اور سچ کا صلیب دینے والا ہے اور روح کو ٹھگین کر نیا لا ہے اور زمین کا لعلی اور  
تو میرے خون کو زہر دار کر نیا لا ہے اور تو میری روح کی بلا اور میری ساری خوشی میں زہر ہے۔ ہمیشہ  
کے لئے مجھ سے دور ہو اور دفع ہو۔ پس اپنے انجام سے ہلکو واقف ہو تاکہ کسی ضرورت کے لئے نہ تھکے  
کافی جے جو خیال کر داتا ہے کہ ہم نیک ہیں۔ مجھ خدا کی نہایت مہربانی کا کام ہے کہ اوسنے ہمارے  
شہید حال کو بظاہر کیا۔ اب روح قدس ان باتوں پر برکت دے جو اب اُسکی بابت لکھی گئی ہیں  
تاکہ ہم اپنی شہادت کی بیماری کو دریافت کر کے اُسکی جو ہماری جانوں کا حکیم مطلق ہے زیادہ قدر کریں  
اور خدا پاک کے روبرو فروتنی کی خاک پر لوٹ جاویں اور اوس مغفرت کر نیوالے رحمت اور پا  
کر نیوالی فضل پر نظر کریں تاکہ وہ ہر روز ہماری روح اور دلوں کو نیا کرے یہاں تک کہ ہم  
آسمان کے لائق ہو کہ اُس مبارک حالت میں داخل ہوویں جہاں گناہ اور غم پھر  
معلوم نہ ہوگا اور جہاں سب نیکیوں کے ساتھ ہم سب اپنی اس تباہ حالت سے غافل ہو  
پانے کے سبب خوشی کرینگے اور ہمیشہ ہمیش کے لئے نجات کو خدا اور برتر کی طرح  
منسوب کریں گے +

+ آمین +

نجات کے بیان میں

## چہیتی نصیحت

انسینوں کا پہلا باب اور چہتین آیت

اُسکے خون سے ہم نجات پاتے ہیں

پوشیدہ نہ رہے کہ لفظ نجات کا شاید کہ اوزر بانسے ہماری زبانیں خوب سمجھا جاتا ہے تحقیق نجات سب سے بڑی برکت ہے جسے خدا دیکھتا ہے اور آدمی پا سکتا ہے۔ یہی ہے جو اسکا مانی برابطہ نواز دیکھی خوشی کے بہرے ہوئے تاروں کو چیرتی ہے۔ کہ کہ جسمیں سے یہہ راگ ابدی بہار بھرا ہوا نکلتا ہے اور اوس راگ کو سوائے نجات پائے ہوئے لوگوں کے اور کوئی نہیں گاسکتا ہے جسکا مضمون یہ ہے پیٹے سب لاین ہے تو ایسے برہ جو ذبح کیا گیا تھا کیونکہ تو نے تمام فرقہ اور زبان اور لوگ اور ملک سے ہکر خدا کے واسطے اپنے لہو سے مولا لیا۔

انسان کی نجات چاہے جس نام سے بیان کیا دے لیکن اس میں ہمیشہ اسکی لپٹی اور گنہگاری اور تباہی اور لاچار کی حالت سمجھے جاتے ہیں کیونکہ انکے اغیر یا نہ ہم انجیل کی ایک بات ہی شیک نہیں سمجھ سکتے ہیں + جاننا چاہیے کہ گنہگار کی باری جہلک ہے اوسے مع اسکا حکیم ہے اور اسکی دو نجات ہے وہ نکلا ہے تو مسیح اپنی رستبازی سے آئے بلکہ جس

وہ فاقہ کشی میں ہے تو مسیح اُسکا کہنا پناہ ہے ۴۔ وہ تاریکی میں ہے تو مسیح اُسکی روشنی ہے اگر وہ ملزم ہو کے عدالت کے سامنے فوراً فتویٰ پانے کو کھڑا ہے تو مسیح اُسکی ضمانت کے لئے حاضر ہو کے اپنی رہنمائی سے اُسکی بگناہی کا دعویٰ کرتا ہے اور ایسا ہی متن میں ہے کہ انسان غلامی میں ہے پر مسیح فدیہ دیکر اُسکی خلاصی بہم پہنچاتا ہے ۴۔ اب آؤ میرے عزیز اس بڑے مضمون پر غور کریں اور یاد کریں کہ ہمارا دل ہی اُسی خوشنما مضمون پر لگا ہوا ہے جو جلال پائے ہوئے لوگوں کے دلوں اور سارے نیکو مشغول کر رہا ہے اور اگر ہم بھی خداوند کی خلاصی کے ہو تو ہمیں پائے جاوین تو وہی مضمون ہمارے احسان مند زبانوں کو بھی تا ابد مشغول کرے گا ۴۔ جانا چاہیے کہ جب کہ کوئی اسیری اور غلامی کی حالت سے قدرت یا فدیہ یا نجات دیئے جانے سے چھوڑائے جاوین تو لوگ اُسکو نجات کہتے ہیں ۴۔

اسی طرح جبکہ خدا کے برگزیدہ لوگ اپنی تباہی سے رٹائی پاتے ہیں تو وہ رٹائی نجات کے نام سے بیا کیجاتی ہے کیونکہ ان شرشت سے ایک کم بخت غلامی اور اسیری کی حالت میں گرفتار ہے جس سے وہ خود نہیں چھوٹ سکتے اور جو اس سے چھوڑائے جاوین تو تحقیق ویسے ہمیشہ کے لئے ہلاک ہونگے لیکن مسیح جو خدا کا بیٹا ہے اُسنے اپنی تباہی محبت اور رحمت سے ایک پوری قیمت میں اپنا بیش قیمت لہو فدیہ دیکر اُنکو چھوڑا کے بے مستعد ہوا اور اُنکو تباہی سے چھوڑا کے مخلصی دی —

اب تم شدہ لوگوں کی اس نجات کو سمجھنے کے لئے بھوکھا پیاسے کہ پہلے اُسکی اسیر کو غور کریں ۴۔ دوسرا اُسکی بیکسی کو — اور تیسرا اُسکی خلاصی کے وسیلہ کو ۴۔ اب پہلے انسان کی فدیہ اور غلامی کی حالت کو غور کریں ۴۔ واضح ہو کہ آدمیوں کے درمیان ویسے لوگ

قیدی کہلاتے ہیں جو لڑائی میں پکڑیے جاتے اور قید کئے جاتے ہیں۔ اکثر اوقات  
 اُن سے بہت بدسلوکی کی گئی ہے اور شرمندہ کئے گئے ہیں اور سخت مشقت کے قیدی  
 اپنے دیئے گئے ہیں اور زنجیروں سے باندھے گئے اور قید خانہ یا غار میں قید کئے گئے  
 ہیں اور اپنے فخر و ننگ کاڑیکے پیسے کے ساتھ گہریسے گئے ہیں اور بعضے وقت  
 بیخیالی اور ہیر جی کی وضع سے مارے گئے ہیں اور آج کے دن تک قیدیوں کی مانند  
 غریب حبشیوں کے ساتھ ہی وہی سلوک کیا جاتا ہے اور غلامی کی حالتیں رکھ  
 جاتے ہیں۔ سوائے انگلڈ کے اب تک اور ملکوں سے جہاز اس مطلب کے لئے  
 افریکہ کو بھیجے جاتے ہیں تاکہ انہیں سے سیکڑوں اور ہزاروں کو غلام بنا دیں۔  
 اور طرح طرح کے بد چلوں سے بہترے چور کے مہیا کئے جاتے ہیں جیسے انکو انکے  
 عزیز وں رشتہ داروں کے گود سے چھین کے انکے ملک سے نکال بیجاتے ہیں اور  
 جہاز میں اکٹھا کر کے بڑی نگہبانی سے رکھتے ہیں اور جب انہیں اپنے اپنے ملکوں میں  
 لاتے ہیں تو انہیں جانوروں کی مانند بازار میں بیچتے ہیں تب سخت محنت اور اکثر بیکار  
 سلوک اُنکا حصہ ہوتا ہے اور جب تک کہ موت اُنکی اذیتوں کو عام نہ کرے یا وہ  
 کچھ روپیہ دیکر اپنی رٹائی حاصل نہ کریں اسی حالت میں رہتے ہیں اس صورت میں کہہ سکتے  
 ہیں کہ اس آدمی نے رٹائی حاصل کی اور غلامی سے چھوٹ کر آزاد ہوا۔ اس سے ہم کچھ  
 نجات کا مطلب سمجھ سکتے ہیں۔ جاننا چاہیئے کہ جب خدا نے آدم کو بنایا  
 اسے نہایت کہرا بنا یا یعنی اسے اسے آزاد بنایا تھا لیکن اس نے جلد اپنی آزادی کی کہوی  
 کیونکہ شیطان نے اُس پر حملہ کیا اور اُس پر غالب ہوا اور نہ فقط اُسی پر بلکہ اس کے تمام  
 پر بھی غالب ہوا اور اُسی حالت میں ہم پیدا ہوئے ہیں اور جب تک کہ مسیح کی خلاصی روح قدس

سے ہماری روحوں پر لگائی بنیاد سے ہم بھی اسی حالت میں رہتے ہیں اور اسی میں  
 مرتے ہیں اور تباہ ہوتے ہیں + اگر تم بہت سے غریب قیدیوں کو بڑی بیماری  
 بڑی پیچھے ہوئے دیکھو اور یہ بھی دیکھو کہ اونکا کپڑا اوتا رہ گیا ہے اور انکی دو  
 چھین لی گئی ہے یا مانند جانوروں کے بیچے جاتے ہیں اور تم دیکھو کہ انہیں کمال دیتے  
 ہیں اور ویسے سیرحمی سے مار کھاتے ہیں اور دیکھو نقدیہ سے سوکھ کے مرے جاتے  
 ہیں تو تم انپر خود رحم کہاؤ گے پس شرت سے ہم سبھو نکلا بھی ہی حال ہے + شیطان  
 ہم پر تمکیاب ہوا ہے ہم سب اپنی خوشی کی حالت سے دور رکھے گئے ہیں اور خدا کی  
 شبیہ اور مہربانی سے جو سبھی دولت ہے محروم کئے گئے ہیں اور اپنے کناہوں کی  
 زنجیر دینے بند ہے گئے اور پابند ہوئے ہیں اور سطح ہماری ناقص اور مکروہ  
 خواہشوں میں شیطان نے ہمکو مشغول کر رکھا ہے اور اگر فضل اسے نہ روکے تو موت  
 کے وسیلہ سے ہمیشہ کیلئے ایک دہشت ناک جگہ میں جو کہ ابدی اذیت سے بھری ہے  
 اپنے گناہ کی مزدوری پانے کو بکائے جائیکے لایق ہیں + اور اس ناخوش حالت  
 ہم اپنے تین چہر انہیں سکتے اور ہم چہرٹنے کی خواہش اور نہ قدرت رکھتے ہیں کیونکہ  
 گنہگار آدمی کی خاص کر یہ ایک بڑی خرابی ہے کہ وہ اپنی اذیت سے بیخبر ہے + قیدی  
 لوگ اپنی آزادگی کئے آہ کہنتے ہیں پر نہاد حیوان بھی جو اپنی آزادگی سے محروم ہو گئے  
 ہیں اپنے آزاد ہونیکے لئے زور مارتے ہیں لیکن گنہگار کم بخت اور زیادہ بے فہم ہیں جو  
 اپنی غلامی کا انکار کرتے ہیں اور یہودیوں کی مانند یوقونی سے شیخی کرتے ہیں کہ وہ  
 کہیں کسی غلامی میں نہ تھے + وہ اپنے جوئے کو گلے سے لگاتے ہیں اور قید خانوں  
 کو پا کر کہتے ہیں اور اپنی بڑی بڑی گنہگار کرناگ سمجھتے ہیں + اگر کوئی میان پر اس حالت میں ہے

تو خدا انکی آنکھوں کو کھولے اور انہیں اس کم بخت جیہوشی سے چھوڑا دیے۔  
 لیکن اگر آدمی کو چھوٹنے کی یہی خواہش ہوتی تو اسے قدرت نہیں ہے کیا وہ  
 ندیہ دیکھتا ہے۔ کیا وہ خدا کی توڑی ہوئی شہادت کو خاطر جمع کر سکتا ہے  
 کیا وہ اپنے پیدا کرنا ایسا جلال جو اسنے چڑ لیا ہے اسے بھردے سکتا ہے۔  
 کیا وہ اپنی روح میں خدا کی شبیہ کو جو گناہ سے کھو گئی اور خراب ہو گئی بھردے سکتا  
 ہے کیا وہ اپنے گناہ کو وہ شہادت کو پاک کر سکتا ہے یا اپنے تین ایک یا مخلوق بنا  
 سکتا ہے نہیں یہ ناممکن ہے۔ اگر خدا کا دل زخم کھائے اگر خدا کا ماتہ درد  
 کرے تو وہ تحقیق غلامی میں مر گیا اور ہمیشہ کے لئے اپنے میرم ظالم یعنی شیطان  
 اور اپنے رفیق غلاموں کے ساتھ جو کے دوزخ کی قید میں رہ گیا۔

لیکن عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے خدا کا شکر ہو۔ کیونکہ جب کوئی رحم کی آنکھ  
 نہ کھلتی تھی اور نہ مدد کر سیکو کوئی ماتہ تہا بت قادر مطلق نے اپنے بازو کے زور سے  
 نجات کو مہیا کیا۔ یعنی خدا کا بیٹا ہلاک ہو نیوالے لوگوں پر رحم کہا کے اپنے جلالی  
 تخت سے نیچے اترا اور ہم سب کم بختوں کے رہنے کے مکالمین آیا۔ اور جسکو وہ چھڑا  
 آیا دے گوشت اور خون سے مرکب تھے اسنے انکے ساتھ برابر حصہ لیا تاکہ وہ موت  
 کے وسیلہ سے اسکو جو موت پر قادر ہے یعنی شیطان کو براہو کرے اور انہیں جو موت  
 کے در سے زندگی بھر غلامی میں گرفتار تھے چھڑا دے۔ ہر انہوں کا دوسرا باب چھڑا دینا  
 اور پذیر ہونے آیت۔ جانا چاہیے کہ یودیوں کے درمیان مخلصی کا حق شہادت  
 سے تعلق رکھتا ہے اس لئے عیسیٰ مسیح کا ہر بچا لیا انسان بن کے ہماری جسس کے شہادت  
 ہوا یعنی ہماری ہڈیوں میں کی ہڈی اور گوشت میں کا گوشت بنا کیونکہ وہ جو پاک کرنا ہے

اور ویسے جو پاک کئے جاتے ہیں سب ایک ہی جنس ہیں اس سبب وہ انہیں بہائی  
 کہنے سے شرمندہ نہیں ہے۔ جبرانیو کا دوسرا باب اور گیارہویں آیت :-  
 پوشیدہ نہ رہے کہ قیدیوں کی مخلصی اکثر قیمت یا فدیہ دینے سے ہوتی ہے یہ مسیح  
 نے ادا کی اور وہ قیمت کیا تھی یعنی اس کا لہو تھا اور ایسی ہی ہمارا من کہتا ہے :-  
 کہ ہماری مخلصی اس کے لہو سے ہے اور ایسی ہی پولوس حواری کہتا ہے کہ خانی چیزوں  
 سے یعنی روپیہ اور سونے سے تم نے نجات حاصل نہیں کی ہے بلکہ مسیح کی پیش  
 قیمت لہو سے (انیو کا پہلا باب اور اٹھارہویں آیت) نہ ایسی ادنیٰ قیمت سے  
 مشکل چاندی اور سونا جو اس جہاں نقائی کی دولت ہے اور جو انسان کے درمیان بظاہر  
 اور تباہی سے غیب اسیروں اور غلاموں کی آزادگی کے لئے دیا جاتا ہے بلکہ اس قیمت  
 سے جو ایک عمدہ اور بیش قیمت اور نیلے بہا لہو اور گوشت اور موت خدا کے بیٹے کا تہا جم  
 خلاصی پائی :- اب مخلصی کے عام مطلب پر تو نظر کر چکے اب ضرور ہے کہ اسکی تفصیل  
 پر نظر کریں تاکہ اس کے مقصد کو ہم خوب سمجھ کے زیادہ تر اس سے موثر ہوں :-  
 جانتا چاہیے کہ جسمانی انسان شیطان اور جسم اور جہان اور شرمیت اور قرب کا  
 قیدی ہے لیکن ان سبھوں سے مسیح اپنے لوگوں کو چھڑاتا ہے :- چھٹا ہم سب  
 سے شیطان کے قیدی ہیں :- یہ بات شاید تمہیں سخت معلوم ہوتی ہوگی لیکن  
 یہ بات جہت مسیح ہے :- دیکھو دوسری قسمی کا دوسرا باب اور چوبیسویں  
 آیت کہ دے جو شیطان کی مرضی کے مطابق گرفتار ہوئے ہیں اس کے پہنڈے سے  
 چھوٹیں :- یعنی جو کہ شیطان کے غلام ہونے اور اس سے تباہ ہو نیکو لڑائی کے قیدیوں  
 کی مانند زلفہ بکڑ سے گئے ہیں چھوٹیں :-

افسوس کیا ہے و ہشت نامک زور شیطان کا برے لوگوں پر ہے لیکن ویسے  
اُس سے خیر وار نہیں ہیں نہ نہیں تو وسے سرگرمی سے دُعا مانگتے ہیں کہ ہمیں امتحان  
میں نہ ڈال بلکہ بدی سے بچنے اُس بُرے سے ہمیں بچاؤ۔ کیونکہ مقدس یوحنا کہتا ہے  
کہ ساری دنیا مشرارت سے بھر گئی ہے یہی اُس خبیث کے قبضہ میں ہے اور بھلا

یوحنا کا پانچواں باب اور انیسویں آیت ۱۹ اور مقدس پطرس کہتا ہے کہ وہ نافرمان  
بردار زمین تاثیر کرتا ہے اور افسوس نکاح اور اباب و ساری آیت سو بد لوگوں کے  
بہنے عام بولیوں میں جو ویسے استعمال میں لاتے ہیں اتنی سمجائی ہے کہ جس سے وسے  
واقف نہیں ہیں جب کہ جب ویسے بولتے ہیں کہ شیطان تجھ میں ہے اور یہ مشقت  
نامک باتیں اُن گنہگاروں کے حق میں جو تاب نہیں ہیں بہت ہی سچ ہیں اور یہ  
بھی خیال کرنے کے لائق ہے کہ ایسی باتوں سے لوگ ہمیشہ کھیل کرتے ہیں جیسے دوزخ  
اور دوزخی اور شیطان اور شیطانی اور اہانت اور لعنتی ان باتوں سے صاف  
دکھلائی دیتا ہے کہ اُنکا اُستاد کون ہے اور اُنکا مقام اور حصہ کہاں ہے اور پتر  
خدا کرے کہ اُن چیزوں کی بُرائی اُن پر ظاہر ہو جو ویسے عمل میں لاتے ہیں اور

جبکہ وہ مبارک سخاوت دینے والا شیطان کے کاموں کو نیت کر سیکے آسمان سے نیچے آیا  
تو وہ بیا بائین اپنے سب امتحانوں پر غالب ہوا اور صلیب کے اوپر وہ اُس پر فتح پائی  
اور جب آسمان پر سوار کیا اُس نے اسیری کو اسیر کیا اور فتنہ مندوں پر فتنہ ہوا اور  
اور اُس زبردست کو باندھا یعنی اُس نے آدمی کے جسم کو جسے شیطان کو دور کر کے  
شیطانوں پر اپنی قدرت کو ظاہر کیا اور اب بھی اُنکی روحوں سے جو اُس پر ایمان  
لاتے ہیں شیطان کو دور کر کے اپنی قدرت دکھاتا ہے اور کیا خوب ہو کہ وہ اپنی اُس قدرت



کو اس وقت ہم سب کے درمیان میں ظاہر کر دیے۔ ہاں میں میرے دوستوں  
 اگر ہم شیطان سے خلاصی پائے ہیں تو ہم خدا کے لئے چھڑائے گئے ہیں۔  
 ہاں اس کے خاص مالیت ہونیکے لئے اور اس کے جلال اور خدمت کے لئے اور  
 اس سے ملنے اور اس کے ساتھ ابوی خوشی اور جلال میں رہنے کے لئے چھڑائے  
 گئے ہیں کیونکہ ہم سب مشرت سے جسم کے قیدی ہیں۔ اور ہم کو گونا گونا جسامانی  
 ہے۔ گناہ ہمارے جسم نانی میں بادشاہت کرتا ہے ہم اسکی خواہش  
 کے فرمانبردار ہو رہے ہیں۔ ہمارے عضو ناراستی کے تیار بنے ہیں  
 ہم اپنے عضو کو ناپاکی اور بدی کی تابعداری کرنے کے لئے اسکو سوچنے  
 میں کیونکہ ہم اس کے نوکر ہیں جسکی ہم بندگی کرتے ہیں۔ رومیوں کا چٹا باب  
 بارہویں آیت وغیرہ — اسی میرے دوستوں کی یہ مذکور باتیں سچ نہیں ہیں  
 بعض ہم میں سے جو یہاں اس وقت حاضر ہیں کیا گناہ کے غلام نہیں ہیں۔ بخیر کوئی  
 تو شراب خوار ہیں اور کوئی قسم کھانے میں۔ اور کوئی زنا کار ہیں۔ اور کوئی  
 دروغ گوئی میں۔ اور کوئی چور ہیں۔ اور کوئی کسی بہاری گناہ میں گرفتار  
 نہیں ہیں۔ ایسے صاحبان چیز کا انجام موت ہے کیونکہ ان چیزوں کے  
 سبب سے نافرمان بردار فرزندوں پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔ افسوس  
 کہتے ہیں جو اگرچہ اللہ کی آزادی کے لئے خوب مدد گاری کرتے ہیں لیکن خود اپنے  
 غلام بنے ہیں۔ کیونکہ وہ جو کسی سے مغلوب ہوا وہ اسکا غلام ہے  
 دوسرا پتھر کا دوسرا باب انیسویں آیت  
 لیکن خداوند عیسیٰ مسیح کو زندگی ہو کہ وہ ہم سب کو گناہ سے بچانے آیا

کہ ہم نند ہو سکے اسکے روبرو پاکیزگی اور نیکو کاری میں اپنی زندگی بھر اپنے شہنشاہ  
 کے ماتھے سے خلاصی پائے اسکی بندگی کریں۔ کیونکہ اسکی روح کی قدرت سے  
 اسکے لوگ سرفرو پیدا ہوئے اور عیسیٰ مسیح میں ہونے سے نئی مخلوق بنے ہیں۔  
 تب پُرانی چیزیں گزر جاتی ہیں اور سب چیزیں نئی بن جاتی ہیں اور وہ اب جسم  
 میں نہیں بلکہ روح میں ہیں یعنی وہ اب جسمانی وضع پر گزارا نہیں کرتے۔  
 ویسے گناہ کی پُرانی انیت کو صلیب پر کھینچ سکتے ہیں اور فضل کی نئی  
 انیت سے طبع ہو سکتے ہیں اور اس پاکیزگی کی حالت میں جبکہ بغیر کوئی خداوند  
 کو دیکھ نہیں سکتا چندیے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ ایسے ہی مقدس پولس کا انداز  
 رومیوں کو کہتا ہے۔ شکر ہے خدا کو کہ اکثر تم آگے گناہ کے بندہ تھے پر تم نے اس  
 طرح کی شریعت کو جو دیکھی تھی دسے مان لئے ہو اور گناہ سے آزاد ہو کر نیکی کے بندہ ہو  
 ہو۔ رومیوں کا چٹوان باب ستر اہوین اور اٹھارہوین آیت۔  
 جانتا چاہیے کہ ہم سب سرشت سے اس جہان کے قیدی ہیں۔ جیسا کہ کتاب  
 مقدس اسکا بیان کرتی ہے کہ ہم اس جہان کی وضع پر چلتے ہیں۔ یعنی گناہ کی راہ  
 میں رضامندی سے قدم دہرتے ہیں اور حقیقی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ ہماری بہتر  
 ہوگی کیونکہ ہم اور وہی مانند چلتے ہیں پر یہ بہہ ہو لے جاتے ہیں کہ بڑا ہے وہ دروازہ  
 اور کٹا وہ ہے وہ راستہ جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے۔ اور بہتر ہے ہیں جو اس سے  
 داخل ہوتے ہیں لیکن تنگ دروازہ جو زندگی کا ہے اُسے بہت تھوڑے پاتے ہیں  
 ہم اپنے احمقانہ دستورات اور رسموں اور پوشاک اور تماشے سے اور دین کے  
 پرخطر غلط خیالوں سے بھی سرشت سے اس جہان کے ہشکل بنے ہیں۔ لوگ اپنے

بہتر یہ کہ مسیح کو نیکو ڈرتے ہیں کہ وہ بغیر دریافت کئے خدا کے کلام سے اپنے مسیحوں کے دین پر کہ وہ درست ہے یا نادرست سچ ہے یا جھوٹ اعتماد کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے مبارک خداوند نے ہمارے گناہوں کے لیے اپنے تین بیٹا تاکہ وہ ہمارے بد جہان سے چھوڑا دیے یعنی دنیوی لوگوں کے گناہوں کے پیہندہ دفن اور راہ رسم سے مقدس پتھر کہتا ہے کہ ہم سب نے اُن بیٹوں کو با توئیہ جو ہم نے اپنے باپ دادا کی روایت سے پائی ہیں خلاصی پائی کہ جانا چاہیے کہ اسکا کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ ہم نے کس وضع کی تعلیم پائی اور کس طرح پر ہمارے باپ دادا چلتے تھے اگر وہ نادرست تھا تو ہم سبہوں کو اسے ضرور چھوڑنا چاہیے کہ اور ہم سبہوں کو گناہ کے سائے مسیح کا اقرار کرنا چاہیے نہیں تو وہ فرشتوں کے روبرو ہمارا انکار کریگا کہ اور اگر ہم مسیح کی انجیل کو جانیں کہ وہ خدا کی قدرت ہماری نجات کے لیے ہے تو ہم اُس سے نہ شرعاً دین گئے بلکہ مسیح کی صلیب پر کہ جسے ہم جہان کی طرف سے اور جہان ہماری طرف سے مصلوب ہوا ہے زیادہ فخر کریں گے اور جب کہ ہم اس جہان کے نہ ہونگے جیسا کہ وہ اس جہان کا نہ تھا تب ہم مسیح کے سچے شاگرد ہونگے جو ہم سب خدا کی شریعت کو توڑنے کے گناہ کا رہ گئے ہیں اور اس کے عدل کو آزدہ کر کے قیدی اور اسیر بن گئے ہیں کہ شریعت درست ہے ہم سبہوں پر ہمیشہ کی کامل فرمانبرداری کے لیے دعویٰ کرتی ہے کہ اگر ہم اس میں ایک نقطہ کی چوکی کریں گے تو سب کے قصور وار ہونگے اور اسکی خوفناک لعنت کے نیچے پڑیں گے کہ شریعت ہم سے فرمان بردار کیا اور نہیں تو ہمارے خون کا دعویٰ کرتی ہے کہ اگر ہم نے ایک دفعہ ہی نافرمان بردار کیا تو ہماری جان گنہگار میں گرفتار ہوئی اور ہمارے

اور پسند کا فتویٰ جاری ہو چکا اور اگر موت ہم کو اس حالت میں پاؤ گی تو وہ ہمیشہ کے لئے ہکو و وزخ میں بند کر لی ۔

لیکن خدا کے ترہ کو بزرگی ہو کہ وہ گنہگاروں کے بچانیکو جاعین کیا ۔  
 جانتا چاہیے کہ بغیر لہو بہائے گناہوں کی مغفرت نہیں ہو سکتی سوائے ہمارے  
 لئے اپنا لہو بہایا اور ہمارے گناہوں کے لئے یعنی راستبازانراستبازوں کے لئے مائیکہ  
 وہ ہکو خدا کے پاس لا دیے ۔ اور سنئے یوں اپنے تئیں ہمارے ندیہ میں دیا اور  
 ہمیں شریعت کی لعنت سے چڑایا تاکہ ہمارے بدلے ملعون ہو ۔

گلائیو نکاتیسرا باب اور تیرہویں آیت

اس سبب سے دے جو اسپر ایمان لائے ہیں آئو اے غضب سے چہٹ  
 گئے ہیں اسلئے اب انہی کوئی سزا کا حکم نہیں دے موت سے گذر کر زندگی میں پہنچے  
 ہیں اور خدا کے برگزیدوں پر کون الزام دہر سکتا ہے ۔ جسے خدا نے پاک ٹھہرایا  
 اسے کون گنہگار ٹھہرا سکتا ہے ۔ مسیح اونکے واسطے موا اس سبب سے دے  
 دلی آرام کے مستحق ہوئے یعنی خدا کا وہ آرام جو سب ہم سے باہر ہے ۔

آخری بات یہ ہے کہ گناہ کے سبب سے ہم سب پر موت کا فتویٰ ہوا ہے  
 اب تہوڑے عرصہ میں ہم قبر کے قیدی ہونگے یہ گھر سب زندوں کے لئے مقرر  
 کیا گیا ہے اور اس اندھیریے مکان میں ہکو چلا جانا ہوگا اور وہاں اس عظیم و بڑے  
 جب تکو کار اور بدکار دونوں آئینے رہنا ہوگا ۔ لیکن اوس بڑے نجات دہندہ نے  
 اپنے لوگوں کے حق میں کہا ہے کہ میں انکو قبر کے قبضہ سے چھڑاؤنگا اور میں انہیں  
 موت سے خلاصی دؤنگا ۔ ایسے موت میں تیری آفت ہوگا ۔ ایسے قبر میں

تیرا تباہ کر دیا لا ہو گا۔

ان عیسے خود ہمارا ٹائی دینے والا ہوا اپنے ٹائی دینے والا ہمارے بدن کا۔  
اور وہ بدن موت کی غلامی سے چھوٹ کے خداوند کے فرزند و نکی آزادگی میں  
داخل ہو گا۔ رومیو نکا آتھوان باب اکیسویں آیت

تب وہ قول جو لکھا ہے واقع ہو گا۔ فتح نے موت کو نکل لیا۔ اے موت تیرا  
نیش کہان ہے اور ایسے گور تیرا غلبہ کہان ہے۔ موت کا نیش گناہ ہے اور گناہ  
کا زور شریعت ہے۔ پر شکر خدا کو کہ جو ہمارے خداوند مسیح کے وسیلہ سے ہمیں  
فتح بخشا ہے۔ پہلا کرنتیو نکا پندرہواں باب ایدیکین آیت سے ۷ آیت تک

## فایل

اب ایسے میرے دوستو تم نجات کو کیا سمجھتے ہو۔ تم اُسے ایک ادنیٰ یا بڑا  
مطلب جانتے ہو۔ اسکا اثر تمہاریے دل پر کس طرح کا ہوا ہے۔ تم اُس سے واقف  
ہو کہ ہمیں کہ تم ابھی تک یا ایک دفع اُسکی کم کثرت غلامی میں گرفتار تھے۔

پوشیدہ نہ ہے کہ تم خلاصی کے خواہاں ہمیں ہو سکتے ہو اور نہ خلاصی دینے والے  
کو پار کر سکتے ہو جب تک کہ تم نجات سے واقف نہ ہو۔

جب بنی اسرائیل مصر میں اپنی غلامی کی حالت میں آہ کنہیتے تھے اور جب وہ  
روئے تب انکار و ناجوا سیر کیے سب تھا خدا کے سامنے پہنچا۔ اور پھر جب بنی  
بابل میں تھے اور نہروں نے دور یا کنارے بیٹھ کے نالہ کیا ان جب انہو کو سیحون  
یا دایا بت دے روئے۔ اگر تم نے کبھی اپنے تئیں اس حالت میں نہیں دیکھا تو  
یقین جانو کہ تم اب تک اُسی حالت میں ہو اگر تم نے کبھی نجات کی تلاش نہیں کی

ہے تو تم اس کے حصہ دار ابھی تک نہیں ہوئے ہو اگر تم نے کبھی کبھی خوبیاں اور بزرگی  
 مسیح میں نہیں دیکھی ہے تو تم ابھی تک بہت کی کر دہاٹ اور بدی کے بند میں ہو +  
 اب صلاح یہ ہے کہ جب تم آرام کرنے کے لئے گھر کو جاؤ تو تم مبارک نجات دہ  
 کی صفت گہنا ٹھیک کے کرو کہ وہ نکو خلاصی دیے اور داؤد کے موافق کہو کہ تو  
 میری روح کے نزدیک آ اور اُسے رٹائی دے + تم اپنے قید خانہ کے جنگلہ کے  
 اغذ سے آسمان کی طرف دیکھو + اور مصیبت میں خدا کو پکارو وہ تمہیں تمہارے  
 مصیبتوں سے رٹائی دیگا سنو وہ یہ کہتا ہے کیا تو آزاد ہوا جاتا ہے تو تو میرے  
 پاس آ کہ میں تمہاری بیڑیوں کے کاٹنے کو اور تمہیں آزاد کرانے کے لئے تیار کھڑا ہوں  
 + اگر تمہیں خلاصی کے لئے قیمت دینی ضرور ہوتی تو تم شاید ناامید ہوتے  
 + لیکن اس کی قیمت دی گئی ہے اور اب تمہارے لئے کچھ اور باقی نہیں فقط دل  
 اور ہاتھ اُسے قبول کرنے اور لیے لینے کے لئے چاہئے + اب آ جاؤ کیونکہ  
 سب چیزیں تیار ہیں ایسے اسرائیل خداوند پر توکل کر کہ رحمت خداوند کے  
 پاس ہے اور نجات کی فراوانی وہیں ہے + ایک سو تیسواں زبور شاتوین  
 آیت + جانا چاہئے کہ انجیل کا خاص مطلب یہ ہے کہ یہ بڑی خوشخبری  
 اُن جانوں کے لئے ہے جو گناہ کے بوجھ سے وہیں ہیں + اگر تم اپنے  
 گناہ اور شکستہ حالی سے واقف ہو کر غمناک ہو تو اسرائیل کے لئے اس کی بابت  
 اُمید ہے کیونکہ لکھا ہے کہ خداوند پر اُمید رکھو + لیکن نہ اپنے پر نہ اپنے  
 کاموں پر بلکہ خداوند پر جو یہوا ہے امید رکھو اور اُس پر اُمید رکھنے کے لئے  
 تمہارے واسطے یہ تسلی ہے + کہ رحمت اور فضل اور نیکی اور مہربانی

اسکے پاس ہے اور وہ اپنی ذات سے مغفرت دینے کے لیے تیار ہے اور سوائے  
 اسکے تمہاری تسلی کے لیے یہ بھی ہے یعنی اسکے پاس نجات کی فراوانی ہے مسیح نے  
 خدیہ کے لئے اپنا بیش قیمت لہو بہایا اور اسکے فضل و رحمت کی بے انتہا خزانہ سے  
 تمہاری ساری احتیاج کی رفاقت ہے۔ پس خداوند پر اُمید رکھو اور صرف اسی پر  
 بھروسہ رکھو کہ لکھا ہے کہ وہ اسرائیل کو اُسکے سارے گناہوں سے خلافتی فرمائیگا  
 تم لوگ جو خدا کے فضل سے اپنی جان کے بچانے کے لیے ایمان لائے ہو تو آؤ  
 اور اُس خرابی کی حالت پر حسین تم تھے ذرا غور کرو کہ جس سے سوائے عجیب خدیہ اُس  
 نجات دہندہ کے لہو کے اور کوئی نہ کوئیں چھڑا سکتا تھا۔ اب گناہ کی منحوس  
 دیکھو یعنی باغ کے درمیان نجات دہندہ کے خون کے پسینے میں اور اسکی دشتِ ناک  
 عیسیٰ دیکھو کہ گناہ نے کیا کیا اسلئے اُس نے خداوند کے  
 قاتل کو حقارت سے دیکھو۔ اور کامل حقارت سے اُس سے نفرت کرو اور  
 ہمیشہ اُسے جنگ کرنے کو مقصد کرو۔

آؤ اور مسیح کی محبت پر جس نے تمہیں پیار کیا اور اپنے تئیں تمہاریسے لیے  
 دیا اور اپنی روح کے وسیلہ سے نجات کو تمہاریسے دل میں جگہ دی ذرا  
 غور کرو۔

جاننا چاہیے کہ تم میں کچھ ایسی نیکی نہ رہی کہ جسکے سبب اس نے یہ دیکھ لیا  
 کیونکہ جب ہم اُسکے دشمن تھے تب وہ ہمارے لیے مڑا۔

ہم نے بہاؤ اپنی عجیب خدا سے کہے لیے شکر ہے جو ہمارے مان شکر کرو  
 اُس خدا دیکھو کہ وہ اچھا ہے اور اُسکی رحمت ابدی ہے اور جنہیں خداوند

مخلص دی ہے اور جنہیں اس نے آنکے دشمنوں کے ماتھے سے چھڑایا ہے  
 شکر کریں ۔ اگر کوئی رجم شخص تمہیں ٹکڑوں کی غلامی سے یا اسپین کی قتل گاہ  
 سے چھڑاتا تو تم اسکی کیسی شکر گزار ہوتے اور کہتے کہ ایسے صاحب مین تمہارا  
 نہایت احسان مند ہوں جسکا بیان میں نہیں کر سکتا اور میرا کوئی متا دوسرا دوست  
 ساریے جہان میں نہیں ہے مین تمہاری محرابانی کو تابہ زینت نہ ہو سکتا ۔  
 لیکن تمہارا کوئی دینی دوست تمہاری روح کو گناہ اور دوزخ سے نہیں  
 چھڑا سکتا ہے ۔

ایک دیندار شخص کہتا ہے کہ میں خدا سے پاپاٹھا ہوں کہ میں اپنے نجات دہندہ  
 بہائی کی لیاقت اور بزرگی اور اسکی ستائش کو ایک بلند آواز کے ساتھ کاخذ  
 اور قلم سے بیان کر داسکتا ۔ لیکن اس نجات دہندہ کو میری شہرت کرنے  
 کی احتیاج نہیں لیکن اگر وہ مہربانی کر کے اسے قبول کرے اور کام میں لا دے  
 تو میں خوش ہوتا اگر صرف تھوڑے ہی برسوں کے لئے اس جہان میں اس  
 نجات دہندہ کے جلال کو جسکا جامہ لہو سے تراورنگا گیا تھا مشہور کر سکے  
 مجھے پیغام ہوتا اور جلال سکے اگر روح اور بدن میرا اپنی اصلی نیستی میں بھی بچر جاتا  
 تو اسکا میں کچھ مضائقہ نہ سمجھتا ۔

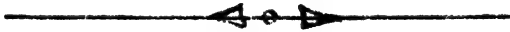
اس ضرورت میں میرے دوست کو چاہیے کہ ہم اپنا دہیان مسیح پر کریں  
 اور اس دہیان کو اسکے پارادوکس کے احکام کے بجالانے سے ظاہر کریں اور ہمیشہ  
 یہ یاد رکھیں کہ ہم اپنے مختار نہیں ہیں کیونکہ ہم قیمت سے مول لئے گئے ہیں اسیلئے  
 ہمارے چاہیے کہ ہم اپنی روح اور بدن سے جو خدا کے ہاں خدا کی بزرگی کریں اور



میرے بھی یاد رکھو کہ تم ابھی تک جسم میں ہو اور وہ جسم گناہ اور موت سے  
 اکٹوہ ہے اور اگرچہ تم فضل کے وسیلہ اپنی نیک خوشی خدا کی شریعت سے  
 راضی ہو لیکن تو بھی ایک دوسرے بد خو کو بھی تم اپنے معنوں میں رکھتے ہو جو  
 تمہاری وہ نیک خوشی سے لڑائی کر رہی ہے پس اُس سے تم بفرور رہو تا  
 نہ وہ ویسے کہ وہ کیسے وقت ملک گناہ کی شریعت کے قیدی کرے +

اس واسطے چاہیے کہ تم اُس آزادگی میں جو مسیح نے تمہیں بخشی منضبوط  
 رہو اور اُس ابدی جلال و ایسے آزادگی کی اُمید میں جو خدا کے لوگوں کو اُس  
 جہان میں ہوگی خوش رہو +

+ آمین +



نئی پیدائش کے بیان میں

## کاتوین نصیحت

یروشا کی انجیل تیسرا باب اور تیسری آیت  
عیسے نے جواب میں اسے کہا میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں اگر کوئی  
پھر پیدا ہو تو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا +  
پوشیدہ نہ رہے کہ عیسوی دین میں میرہ دو باتیں سب میں بڑی ہیں یعنی  
ہماری تباہی آدم سے اور ہماری تندرستی مسیح سے + اور جب تک ہم ان دونوں  
چیزوں کو نہ سمجھیں ہم کوئی فرض ادا نہیں کر سکتے اور نہ درستی سے کسی بہتری کے  
مستحق ہو سکتے ہیں اور ہم خدا کی بندگی نہ یہاں کر سکتے ہیں اور نہ وہاں اسکے  
جلال میں داخل ہو سکتے ہیں +

تکو ضرور معلوم ہوا ہو گا کہ کتاب مقدس نے ان کو دو درجہ میں تقسیم  
کیا ہے یعنی بد اور نیک + گنہگار اور راست باز + اور سچے ایماندار اور نیکوکار  
+ اور وارث دوزخ کے اور وارث بہشت کے + اگرچہ پہلے سب تو زمین پر رہتے  
ہوئے ہیں لیکن عاقبت میں جدے کیے جاوینگے تب جب کہ انکا چلن یہاں  
تھا اسکے موافق انکے ابدی حالت مقرر کیا دگی پس ہمارے لئے اس سے  
زیادہ بہتر اور کوئی چیز ہے سوائے اسکے کہ ہم اس دنیا میں اپنی اصلی حالت سے

واقف ہوں اور غمزدہ کہ اگرچہ لوگوں میں اس قدر تفاوت ہے جو اپنی مذکور ہوئے  
لیکن برشت سے ہم سب ایک ہی حالت میں ہیں یعنی گنہگار اور غضب کے فرزند + پس  
ہم میں ایک تبدیلی بنو تو ہم اسی میں رہتے ہیں اور اسی میں جیتے ہیں اور مرتے اور  
ہمیشہ کے لئے ہلاک ہونگے + یہ وہ سنجیدہ بات ہے جو عیسائی مسیح نے  
میں مذکور میں نیکو دیکس سے بیان کیا تھا + شاید تم جانتا چاہتے ہو کہ وہ  
کون تھا اور کس لئے مسیح نے اُسے یہ کہا + پس میں تمہیں بتاتا ہوں + نیکو دیکس  
یہودیوں کے درمیان ایک بڑا آدمی تھا + اور وہ ایک معلم اور سردار بھی  
تھا + وہ یسوع مسیح کے متبعی معجزہ کو نہ کرا ایک رات اسکے پاس آیا کیونکہ  
وہ مذکور آنے سے شرماتا تھا اور اس نے یسوع سے کہا کہ ایسے رتی ہم جانتے  
ہیں کہ تو ایک مرشد ہے جو خدا کی طرف سے آیا ہے + یسوع مسیح نے فوراً نیکو دیکس  
کو ایک بڑی سچائی کی تعلیم دینی شروع کی جو کہی نہ دی گئی تھی یعنی اُس نے نئی پدائش  
کی ضرورت کو بڑی مضبوطی سے جیسا کہ چاہیے بیان کیا کہ میں تجھے سچ سچ کہتا  
ہوں کہ اگر آدمی پھر نہ پیدا ہو ویسے تو وہ خدا کی بادشاہت کو نہیں دیکھ سکتا ہے یعنی  
اس بات سے اس نے یہ ظاہر کیا کہ میں جو خود سچائی ہوں تم سے سچ کہتا ہوں کہ کوئی  
شخص بغیر اپنی تباہ اور بگڑی ہوئی حالت کو غور کئے ہوئے اور فیض کے بادشاہت  
کی برکتوں کو جسے میں قائم کرنے آیا ہوں نہ سمجھ سکتا اور نہ پاسکتا اور نہ وہ  
جلال کی بادشاہت میں جس میں میں رہ رہ کر آتا ہوں داخل ہو سکتا ہے جب تک  
کہ اس کا دل آسمانی قدرت سے تبدیل نہ کیا جاوے +  
ایسے معلوم ہوتا ہے کہ نیکو دیکس نے پہلے اس بات کو جو ہمارے خداوند نے آتے

کہی اچھی طرح نہ سمجھا تھا اسلئے اسنے پوچھا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے +  
 پھر ہمارے خداوند نے کئی بار اسے تاکید سے کہا + اور اسمین شک نہیں کہ  
 نیکو کس آخر کو اس بات کو بخوبی سمجھا اور یقین ہے کہ وہ صرف ایک نیا انسان ہو گیا ہوگا +  
 خدا کرے کہ ہم سب ہی ایک نئی مخلوق ہو جاوین تاکہ ہم یہاں اسکی بندگی کریں اور بعد  
 اسکے اسکے ساتھ ہمیشہ خوش رہا کریں + واضح ہو کہ نئے سے پیدا ہونیکے مینے  
 ایک بڑی تبدیلی ہے جو کہ روح قدس کی قدرت سے گنہگار کے دلپر کیجاتی ہے +  
 جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ کچھ چیز ہے کہ جسے ہم آپ اپنے لئے نہیں کر سکتے ہیں  
 بلکہ ہمارے لئے کیجاتی ہے مینے ایک چیز جس سے ہم آگے ناواقف تھے اور ایک  
 تبدیلی جسکے وسیلہ سے ہم نئی زندگی بسر کرنا شروع کرتے ہیں جسے ہم پہلے نہیں  
 کرتے تھے ان وہ کوئی ایسی چیز ہے کہ جسکے سبب ہم آپ سے ایسی زندگی بسر کرنا شروع  
 کرتے ہیں جو ہمیشہ تک رہیگی کیونکہ صطرح ہم اپنے پہلی پیدائش سے موت کے لئے پیدا  
 ہوئے تھے اب وہ اب ویس ہی ہم اپنے دوسری پیدائش سے ابدی زندگی سکے لئے پیدا  
 ہوئے ہیں + تاکہ ہم نئی پیدائش مینے دلکی تبدیلی کو بخوبی سمجھ سکیں لانہم ہے  
 کہ اب ہم اسکی تفصیل پر غور کریں + پھلا اس تبدیلی کی خاصیت +  
 دوسرا اسکی ضرورت + پھلا آؤ ہم سب اس تبدیلی کی خاصیت پر غور کریں +  
 جانا چاہیئے کہ یہ تبدیلی روح کی قوت کو نہیں بدلتے + کیونکہ گناہ نے روح  
 کی ذات کو تباہ نہیں کیا ہے بلکہ اسکی رہت بازی کو تباہ کیا ہے اسلئے فضل اسکی  
 قوت کو نہیں بدلتا ہے بلکہ اسمین نئی خاصیت دیتا ہے + وہ زر کو نہیں بلکہ  
 اس پرانی نقش کو جو اسپر تھا برابر باد کرنا ہے تاکہ اسپر ایک نیا نقش کر دے +

وہ شمع دان کو توڑتا نہیں بلکہ اس پر ایک نئی روشنی رکھتا ہے + یاراگ کے  
سر ملانے کے لئے ایک نیا تار سا زیر چڑھاتا ہے +  
یہ ایک بڑی تبدیلی ہے نہیں تو ایسا نام رکھنا جیسا کہ نئی پیدائش یا نیا  
مخلوق یا پھر جی اوٹھنا لازم ہوتا ہے +

پوشیدہ نہ رہے کہ جبکہ لڑکا پیدا ہوتا ہے اس کی زندگی اور پرورش  
پانے کا طور بہ نسبت سابق کے بالکل اور ہی طور پر ہو جاتا ہے اس طرح نئی  
پیدائش کے سبب ہم اور ہی طریقہ پر زندگی بسر کرتے ہیں + اور اس تبدیلی  
کی بزرگی کسی اور جگہ اس طور سے بیان کی گئی ہے یعنی اندھیرے سے گزر کے  
روشنی میں جانا یا موت سے چھوٹ کر زندگی میں داخل ہونا + اور یوں ہی  
کہا گیا ہے کہ اُس نے تمہیں جو خطاؤں اور گناہوں میں مروہ تھے زندہ کیا یہ  
ان نگو اس کے آگے کے طور سے بالکل برخلاف بناتا ہے جیسا کہ پورب سے  
پیچم اور اتر سے وکھن اور او بالا اندھیرے سے اور جسم رُوح سے تفاوت  
رکھتی ہے + یہ ایسی ہی تبدیلی ہے جیسا کہ حبشی کا سعید ہونا اور شیر کا بھیر کا  
بچہ ہو جانا + مختصر کلام یہ کہ خدا پتھر کا دل دور کرتا ہے اور ایک نرم دل  
عنایت فرماتا ہے + یہ ایک کامل تبدیلی ہے یعنی ایک نیا مخلوق + یا ایک  
کامل مخلوق ہونا ہے + نہ مانند اُس عجیب الخلقت کے جو کہ بعضے عضو انسان  
کے رکھتا ہو اور بعضے نہ رکھتا ہو + یہ تبدیلی خدا کا کام ہے اس لئے وہ اپنے  
سب حصوں میں پورا ہے اور نو پیدا ہونے کی مانند ہر ایک حصوں میں بڑھنے کی  
جگہ رکھتا ہے + مگر ہم سبہوں کو اپنی تہوڑی تبدیلی کے اوپر فریب نگھانا

چاہیے جیسا کہ کوئی نئی بات کو اختیار کرنا یا کوئی نئے مذہب میں شامل ہو جانا یا بعض پرانے گناہوں کو ترک کر کے کوئی اخلاقی یا بعضے کام دین واری سے کرنا اگر چہ زمانے کی گردش اور انقلاب شاید ہمارے چلن میں کچھ تبدیلی پیدا کر سکے لیکن یہ تبدیلی انسان کا بالکل بدل جانا ہے۔ اس سے ہماری عقل کے درجہ تاریکی کے بدلے روشنی ہے اور خواہش میں سختی کے بدلے نرمی اور ہماری خصلت میں دشمنی کے عوض محبت ہے۔ اگرچہ یہ تبدیلی باطنی ہے پر بھی ظاہری تبدیلی کو بھی اس شخص میں جو آگے بدلتا تھا پیدا کرتی ہے لیکن اس باطنی تبدیلی کے بغیر ہی انسان صاحب اخلاق ہو سکتا ہے۔

پر درست ہو جانا نئی پیدائش نہیں ہے اگرچہ اکثر لوگ اسے ویسا ہی سمجھتے ہیں لیکن یہ دلی تبدیلی ہے اسلئے ہم سب کو چاہیے کہ ہم اپنے جی جانے نیئے بنیں۔ انیسویں کا چوتھا باب اور تیسویں آیت

انسان ظاہری صورت پر نظر کرتا ہے مگر خدا دیکھتا ہے خدا نے اپنے لوگوں کو ایک نیا دل دینے کا وعدہ کیا ہے جسکے لئے داؤد عاجزی سے یوں دعا مانگتا ہے۔ اے خدا تو میرے اندر ایک پاک دل پیدا کر اور ایک مستقیم رُوح میرے باطن میں پھر ڈال۔ نیز اسکے کوئی اور سچی تبدیلی نہیں ہے۔

جانتا چاہیے کہ دہرم گھڑی کی کمائی اور پیسے پہلے درست کرنا چاہیے تب دائرہ پر سوئی ٹھیک رہیگی اگرچہ آہستہ پھر میں سوئی دائرہ پر دوبار یعنی جبکہ وہ وقت پھر آتا ہے درست رہ سکتی ہے لیکن اپنی حرکت اور درستی سے نہیں۔

اسی طرح آدمی ہی اپنے دو ایک عملوں سے تبدیل کیا ہوا انسان معلوم ہو سکتا ہے

لیکن چونکہ اندرونی کافی نادرست ہے وہ صرف دہو کا پتہ +  
 جانتا چاہیئے کہ دینداری اور نیکو کاری میں اور اخلاق اور پاکیزگی میں بڑا فرق  
 ہے + بہت سے لوگ اگرچہ بعضے گناہوں سے باز رہ کر اپنی تندرستی اور صحت  
 اور غائیہ کے لئے بعضے نیک کاموں پر عمل کرتے ہیں لیکن نئی مخلوق میں تبدیلی ایک  
 جوہر ہے + اور نئی مخلوق کا جوہر ایمان ہے اور ایمان محبت کے ساتھ کام  
 کرتا ہے اور یوں قائم رہتا ہے + وہ ایک گو کی ہوئی دہرم گھڑی کے مانند نہیں  
 ہے کہ جب تک اُس کا لنگر ہلتا ہے وہ چلتی ہے بلکہ وہ خدا کی روح کو اپنے اندر اور  
 اس کی ماہیت کو اپنی روح میں رکھتا ہے فضل ایک کنوے کے پانی کی مانند ہے جو  
 ہمیشہ کی زندگی میں اُبتار رہتا ہے +

نئے مخلوق کے مقصد میں تبدیلی ہے اور وہی تبدیلی اس کی خواہش ہے اور اُسی  
 تبدیلی کے مطابق کام کرتا ہے یعنی نئے انسان کا مقصد خدا کا جلال ہے اور  
 خود ہی پُرانے انسان کا مطلب ہے نئی پیدائش کا کوئی ایسا بُرا نشان نہیں ہے  
 مگر یہ کہ خود کو دفع کرنا اور اپنے تئیں اپنے ہر ایک کام میں خواہ کھاتے ہوں یا  
 پیتے ہوں خواہ ہم اکیلے ہوں یا جماعت میں ہوں خواہ ہم کسی عام کاروبار میں  
 یا دینداری کے کار میں مشغول ہوں خدا کے جلال کی خواہش صداقت سے کریں  
 اور اس کو نگاہ میں رکھیں + کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہم اپنے نہیں ہیں بلکہ قیمت یہ  
 سوال لگے گئے ہیں اس لئے ہمیں لائق ہے کہ خدا کی بزرگی اپنے تن بدن روح اور جان سے  
 کریں کیونکہ یہ سب اُسی کا ہے +

یہ نئی پیدائش تو ویسی ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے یعنی ایک بڑی تبدیلی اور ایک عالم

تبدیلی اور ایک باطنی تبدیلی ہے اگر اس پر غور کرو گے تو اور زیادہ صفائی سے معلوم ہوگا کہ آدمی کے ارادہ اور سمجھ میں وہ کیسی تبدیلی کر دیتی ہے پس جب آدمی میں یہ تبدیلی ہوئی تو اسکو خدا کا اور اپنا اور جہان کا اور بد کا اور مسیح کا اور سب خدا کے دستور تو نکا ایک نیا خیال بندہ جاتا ہے۔

یعنی اب وہ خدا کا نیا خیال رکھتا ہے + پیشتر اسکے وہ بغیر خدا کے اس جہان میں رہتا تھا اور اسکو منہ خدا کی بخوبی نہ تھی اور خدا کی تعظیم جی کہ اسکو چاہیے نہیں کرتا تھا + اور خدا کو بالکل آپ سا خیال کر نیکو تیار تھا۔

لیکن اب وہ معلوم کرتا ہے کہ خدا میں بڑی بزرگی ہے اور کامل پاکیزگی اور سخت عدل ہے اسلئے اس سے بہت ڈرنا چاہیے + اب وہ معلوم کرتا ہے کہ خدا کی نگاہ اس پر ہمیشہ ہے اگر وہ انصاف کر نیکو تیار ہو تو وہ ہرگز اس کے سامنے کھڑا نہ ہو سکیگا + لیکن چونکہ اسنے انجیل سے دریافت کیا ہے کہ خدا مسیح میں ظاہر ہو کے فضل اور مہربانی اور محبت سے بھرا ہے اسلئے وہ خداوند اور اسکی نیکی سے ڈرتا ہے + نیا مخلوق اپنے تین کئی ایک وضع سے خیال کرتا ہے کہ وہ ایک وقت اپنی تین اپنا مالک سمجھ کر کام کرتا تھا اور اپنی خواہش بد کی پیروی کرتا تھا اور اپنے برے سے برے اعمال کو نکا عذاب نیکو تیار تھا + اور گناہوں کو کچھ بھی نہ سمجھتا تھا اور شاید کہ اپنی شرم میں غر کرتا تھا + اور اب وہ اپنے اگلے چالوں کی بدی دریافت کر کے سچائی سے اپنے گناہوں کے لئے عزم کرتا ہے وہ اپنے دلکی برائیوں کو جہان سے وہ جاری ہوتی تھیں دیکھتا ہے وہ اپنے تین بڑے گناہ گار و تین شمار کرتا ہے اور وہ خدا کی بر دباری پر نہایت متوجہ ہوتا ہے



کہ اسنے اپنے غضب کے کسی مدد سے اسے اب تک یکا یک منیت نہ کر ڈالا  
مختصر کلام یہ ہے کہ وہ اب یوں مانہ کرتا ہے کہ دیکھ میں خوار ہوں اور اپنے  
تین نفرت کرتا ہوں اور خاک اور دھول میں بیٹھ کر توبہ کرتا ہوں +  
اب نیا مخلوق جہانکو اور اس کے لوگوں کو اور اس کے چیز و نگو ایک نئی طرح سے  
خیال کرتا ہے + ایک وقت وہ تھا کہ وہ نیے ایمان اور ناپاک لوگوں کی صحبت کو  
چاہتا تھا اور اب وہ اُن سے اس طرح بھاگتا ہے جیسے کوئی دبا سے بھاگے اور  
یوں کہتا ہے کہ ایسے بدکار و مجھ سے دور ہو کیونکہ میں خدا کے احکاموں کو مانو گا  
وہ پیشتر و نذار کو دیکھ کر نفرت کہتا تھا اب اُس کا دل اُن لوگوں سے جو خداوند  
سے ڈرتے ہیں موافقت کر نیو چاہتا ہے + وہ انکو زمین کا تحفہ جانتا  
ہے اور ان کے ساتھ جینے اور مر نیکی خواہش کہتا ہے۔ اب اُسکی نظر میں اس جہان  
کی چیزیں بھی اور ہی طور کی معلوم ہوتی ہیں + اگرچہ ایک وقت اس کا وہ خاص  
حصہ تھا اور وہ بزرگ ہونے کو آہ کہنیپا تھا وہ دو لہتمند ہونیکے لئے خواہش کرتا تھا  
اور عیش کے لئے ترستا تھا + کہانا پینا قمار بازی اور کھیل اور گانا اور ناچ  
اور بعضے بیہودہ تماشے اسکی دلی خوشی تھی + اور جسکے حاصل کرنیکے لئے ہر ایک  
چیز کو تصدق کرتا تھا اور اب وہ اُن سب چیزوں کی بیہودگی کو دریافت کرتا ہے  
اور اُنکے خطرے کو دیکھتا ہے کیونکہ ویسے اُسے خرابی کی حد پر لگے تھے اور  
اب وہ سچائی سے کہہ سکتا ہے +

سبھی عیش سے یں ہوں نا عیش کمال نہیں لگتے غرت مجھ کو مال و منال  
میرے دل سے سب شر تین دور ہو کہ اب مینے جانا یہ ہے اللہ کو

پر دیکھو اب کیا کیا نئے خیالات روزِ ابد کے اُسکے دِل میں سما لے ہیں پہلے تو وہ مطلق اسکا خیال ہی نہیں کرتا تھا پر اب اُسکا خیال ہمیشہ اُسکے دِل میں ہے کیونکہ اب اُسکے پاس وہ ایمان ہے جو خلاصہ ہے اُن چیزوں کا کہ جن پر وہ اُمید رکھتا ہے اور جو اُن دیکھی چیزوں کی گواہی دیتی ہے ۔ اُس لئے وہ اب اُن چیزوں پر دیکھنے میں آتی ہیں نظر نہیں کرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ویسے فانی ہیں لیکن اُن چیزوں پر وہ نظر کرتا ہے جو دیکھنے میں نہیں آتی کیونکہ ویسے ابدی ہیں ۔ وہ جانتا ہے کہ یا تو اُسکو آسمانی جلال میں یا خوفناک و زرخ میں ہمیشہ رہنا ہو گا جب وہ ابدی سالوں کے ساتھ جہان کی چیزوں کو مقابلہ کرتا ہے تو دنیوی چیزیں فقط ایک سایہ کی مانند نظر آتی ہیں اور وہ اپنی ابدی خوشی کے سبب اس دنیا کی ہر ایک چیز کو نا چیز سمجھتا ہے ۔

نیا مخلوق جیسے مسیح کا خیال جیسا کہ آگے رکھتا تھا اُس سے کچھ اور ہی طرح پر اب لکھتا ہے ۔ ایک وقت وہ اُسکے روبرو بیٹے ڈوب اور بد شکل تھا پر اب وہ دس ہزار کے درمیان ایک بڑا سردار اور بالکل پیارا دکھائی دیتا ہے ۔ پہلے وہ ایک نام پر کفر کرنے کے سوائے اُسکے کلام کو نہ کچھ سُننے اور نہ پڑھنے اور نہ بولنے چاہتا تھا ۔ اب وہ جہتِ اسکی بات کو سُننا چاہتا ہے اتنا وہ سُننے نہیں پاتا ہے کیونکہ اُس نے معلوم کر لیا ہے کہ اگر وہ کبھی سُبَات پاوے تو وہ سب مسیح ہی کے سب سے ہو گا ۔ اُس لئے وہ اُسے جاننے اور اُسے حاصل کرنے اور اُس میں پائے جانے کے لئے سب چیزوں کا نقصان اُدھاتا ہے ۔

وہ دین کے دستور کو تو نکو بھی اب اور ہی وضع سے سمجھتا ہے سابق میں اُسکو سب سے

پاک رکھنے کی برداشت نہ ہتی ۔ یا تو وہ بالکل جماعت کی غار سے غفلت کر کے  
اپنی جسمانی خوشی کو پسند کرتا تھا یا اگر وہ آتا بھی تو گویا اسپر ایک بوجہ ہوتا  
اور نماز میں اس کا دل شامل نہ ہوتا فقط اچھا گانا اس کی دل لگی ہتی پر دھڑکیٹ  
وہ وہاں نکرتا شاید اس کی تحقیر بھی کرتا اور تنہائی کی غار سے نفرت کہتا دیکھو  
یہ کیسی بڑی تبدیلی ہے کہ اب سببت اس کی خورسندی ہے جو خداوند کا پاک اور مبارک  
دن ہے اور خدا کا گھر اس کا گھر ہے اور خدا کا کلام اس کی عوراک اور میل اس کا  
عزیز رفیق اور دُعا اس کی روح کی سانس ہے ۔ پس اب دیکھو اس کے خیالوں میں  
کیسی تبدیلی ہوئی ہے اگر وقت فرصت دیتا تو ہم دیکھا دیتے ان نیئے خیالوں کی سادہ  
ایک نئی قسم کی محبت بھی ہے کہ جتے وہ پہلے نفرت کرتا تھا اب وہ اُسے  
پیار کرتا ہے اور اب وہ اس سے نفرت کرتا ہے کہ جسے وہ پہلے پیار کرتا تھا ۔  
واضح ہو کہ وہ اب نئی خواہشیں نئی خوشی اور نیا غم رکھتا ہے ۔ وہ نیا نقد  
باندھتا ہے اور ایک نیئے کام میں مشغول ہے اور نئی خورجی رکھتا ہے ۔ وہ اب ایک  
نئی امید اور بھروسہ رکھتا ہے پس کیا درستی یہ اب وہ نیا مخلوق کہلایا جاتا ہے ۔  
نئی پیدائش کی خاصیت مختصر سے بیان کر چکے ہیں اب اس کی ضرورت پر ہم سب غور کریں ۔  
دوسرا اس کی ضرورت کیونکہ دیکھو کسی مضبوطی سے ہمارا خداوند متن میں بیان کرتا ہے  
کہ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں اگر کوئی پھر پیدا ہو تو وہ خدا کی باو شہادت کو دیکھہ نہیں  
سکتا ۔ اگر ہم اُس سچے خدا پر ایمان لائے ہیں تو یہ باتیں ضرور ہمارے لئے ایک  
بڑے مطلب کی ہیں ۔ لیکن تم شاید سوال کرو گے کہ خدا کی باو شہادت سے کیا مراد ہے ۔  
میں اس کا جواب دیتا ہوں کہ اس کے یہ معنی ہیں بیٹے فضل کی باو شہادت جو زمین پر اور حلال

بادشاہت جو آسمان پر ہے کوئی شخص کیسے ہی کیوں ہنودہ بغیر نئی پیدائش کے  
 آسمانی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا + یہ نہیں کہا گیا ہے کہ شاید وہ نہ دیکھ  
 سکے یا وہ نہیں دیکھ سکیگا بلکہ وہ ہرگز نہیں دیکھ سکیگا کیونکہ اُن چیزوں کی خاصیت  
 میں یہ بات ناممکن ہے + مسیح کی کلیسیا جو زمین پر ہے جسمیں وہ سلطنت کرتا  
 ہے اس میں کوئی سچا عیسائی ہر نہیں سکتا جب تک کہ وہ سرفرو پیدا نہ ہو + یعنی مسیح  
 کی کلیسیا کا سچا شریک نہیں ہو سکتا ہے اور نہ اوس مجلسِ چرچ حکومت کرتا  
 ہے + کسلے کہ وہ خدمت کو جو اس بادشاہت میں چاہیئے نہیں بجا لا سکتا ہے اور نہ  
 اُن نعمتوں میں سے جو اس میں عنایت ہوتی ہیں ایک کو بھی حاصل کر سکیگا +  
 کیونکہ وہ اسکے کسی خدمت کو ادا نہیں کر سکتا ہے اس لئے کہ تباہ آدمی اس سے  
 حقیقت میں نیک ہے نا واقف ہے + کیونکہ وہ بد کیونکی کہتا ہے اور نیکی کو بد  
 وہ ہر ایک نیک کام کا انکار کرتا ہے + طینتس کا پہلا باب سولہویں آیت اور  
 اسکو لغت ہے اور اس سے جو کہ نیک چیز ہے + کیونکہ جسمانی مزاج خدا کے مقابل  
 دشمنی ہے اور اپنی دشمنی کو خدا کی شریعت سے بغاوت کرینے سے ظاہر کرتا ہے۔  
 رومیون کا آٹھواں باب ساتویں آیت + کیونکہ اس حالت میں رہ کر جس مقصد کے  
 لئے وہ بنایا گیا ہے اسے نہیں کر سکتا یعنی خدا کو جلال نہیں دے سکتا ہے اور جبکہ وہ  
 اُس مقصد کے لئے لیاقت نہیں رکھتا اور نہ رضا مند ہے تو اس تبدیلی کی ضرورت  
 اسکے لئے ہے + ہم عیسے مسیح میں نیک کام کے لئے پیدا ہوئے ہیں + جب تک  
 کہ رُوح سے پیدا نہ ہوں رُوح سے دعا نہیں مانگا سکتے ہیں + اور جب تک ہم میں مُصل  
 نہواپنے ولوئین فضل کے ساتھ گاہیں سکتے + اور جب تک کہ ہم جسمانی ہیں ہم خدا کی

پرستش روح سے نہیں کر سکتے ہیں +

جاننا چاہیے کہ ایک مردہ گنہگار زندہ قربانی نہیں گزارا سکتا + کیونکہ جسمانی  
ان کا کام مردہ اور خود پسندی ہے + وہ خدا کی خدمت روحانی وضع سے  
بہنیں کر سکتا + کیونکہ وہ جسمانی ہے + اور نہ رضا مندی سے کیونکہ وہ بد ہے  
اور نہ دل سے کیونکہ وہ مردہ ہے اور نہ کثرت سے کیونکہ وہ خدا کے آگے  
و دشمن ہے اور نہ خوشی سے کیونکہ اس کا دل دوسرے لیٹن لگا ہے نہ سچائی سے  
کیونکہ اس کا دل فریبی ہے اسلئے وہ اس جگہ میں قبول ہو سیکے لائق نہیں ہے کیونکہ  
وہ جو جسمانی ہے خدا کو راضی نہیں کر سکتا +

اسی طرح جو ویسے سر نو پیدا نہیں ہوئے ہیں ان مبارک نعمتوں کو جو انجیل کے  
وسیلہ سے ملتی ہیں حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ وہ بھات کی کسی خوشی سے واقف  
نہیں اور ویسے اس آرام سے جو انجیل سے ملتا ہے نا واقف ہیں انکو کلام کے  
خالص دودھ سے کچھ نہرا نہیں ملتا + ویسے دُعا میں خوش نہیں ہو سکتے  
اور نہ ویسے خدا اور نہ پاک لوگوں کے ساتھ خوش ہو سکتے ہیں کیونکہ جو چیزیں شیشی  
نہیں ہیں ویسے دلچسپ نہیں ہو سکتی ہیں اور نہ کورباتین اس بات سے اوجھان  
کھل جاتی ہیں مینے جو کہ ان سر نو پیدا نہیں ہوا وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ  
نہیں سکتا اگرچہ نئی پیدائش حقیقت میں ان کو آسمان کا مستحق نہیں کرتی  
لیکن پاک لوگ جو روشنی میں ہیں انکی وراثت کے لائق اور نہیں کرتے ہیں اور وہ  
گنہگار جو سر نو پیدا نہیں ہوئے ہیں خدا کے غیر تبدیل راویسے کے موافق کہ جنہے کہا  
ہے کہ کوئی ناپاک کر نیوالی چیز اس جگہ میں داخل نہ ہوگی کیونکہ ویسے آسمان سے باہر کیے

گئے ہیں پس بغیر پاکیزگی کے کوئی آدمی خدا کو نہ دیکھ سکیگا۔ اور اگر تم غور کر کے دیکھو ان خورشیدی اور خد متونکو جو کہ آسمانین ہیں اور گنہگار کا مزاج کیسا ہے تو تمکو صاف معلوم ہو گا کہ وہ آسمان کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا ہے کیونکہ آسمان کی خوشی پاکیزگی ہے اور جو کوئی خیال کرے کہ بغیر اس کے اس خوشی کو حاصل کرے تو یہ ایک بڑی نادانی ہے جیسا کہ بغیر صحت کے تندرستی اور بغیر نجات کے خلاصی پانا لیکن لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ویسے آسمانکو جاؤں تو ضرور فرشتہ ہونگے لیکن واضح ہو کہ بغیر نئی پیدائش کے ان اپنی شہت سے آسمان سے اتنا دور ہو گا جیسے کہ مچھلی سمندر کی تہ سے باہر ہو کے مرنے والا ہے اور بیل سمندر کی تہ میں ہو ویسے۔ کیا کوئی گنہگار آدمی جو کہ اب نیکو فتنے نفرت رکھتا ہے مقدسوں کے درمیان خوش رہنے کی امید رکھ سکتا ہے۔ کیا وہ جو تین گنہگار تک سب کو پاک نہیں رکھ سکتا ابدی سبت رکھنے کی برواشت کر سکیگا۔ کیا وہ جو اب لعنت کرتا اور شہین کہاتا ہے یہ خیال کر سکتا ہے کہ اسکی زبان خدا کی ثنائین ہمیشہ کے لئے مشغول رہیگی کیا وہ شخص جو اب خدا پر خیال کرنے کو فراموش کرتا ہے اس کے سپرد اپنے دلوں تک مشغول کر سکیگا۔ ہرگز نہیں۔ دوزخ گنہگار کی خاص جگہ ہے اور وہ وہاں اپنے ہم صحبتوں کو اور کچھ اپنے پرکے شغلونکو پاؤں لگا پرانے کچھ مزانہ اوٹھا دیکھا لیکن جیت تک وہ سر نو پیدا ہو گا آسمان کو ہرگز نہ دیکھ سکیگا۔

## فایہ

اب نیچے جنم کے طریق کی بابت جو کچھ کہ چلے مذکور ہوا ہے اُس سے آؤ ہم

اُس عام غلطی سے کہ اصطلاح نیا جنم ہے پر ہیز کرنا سیکھیں + اگرچہ اصطلاح  
نئے جنم کا نشان ہے لیکن خود وہ چیز نہیں ہے + ہلکو چاہیے کہ روح اور پانی  
سے پیدا ہوں + یوحنا کا تیسرا باب پانچویں آیت یعنی روح پاک سے پیدا  
ہو دین کہ جس کا فضل روح کے لئے ویسا ہے جیسا کہ پانی بدن کے لئے ہے +  
سایہ کو اصل چیز مت جانو کیا اصطلاح دلو بدل سکتا ہے کیا اُسے تمہارا  
دلو بدل دے گا +

ایسے لاچار گنہگار و تباؤ کہ اب تم کیسے ہو + تمہارا دل تمہیں تباؤ لگا کہ  
پیرانی چیزیں نہیں گزری گئی ہیں اور نہ سب چیزیں نئی ہوئی ہیں + اگر تم شراب خوری  
یا ناپاکی یا سبقت کے ٹوٹنے یا کسی اور کماؤ میں رہتے ہو یا اگر تم اپنی روح کھٹک  
سے اپنے نجات کی بابت بیچے پروا ہو اور سیچ کو یا وہ نہیں کرتے اور نماز نہیں پڑھتے  
ہو تو تحقیق جانو کہ تم ابھی تک اُس بڑے مبارک تبدیلی سے ناواقف ہو اور  
اگر تم ابھی تک بغیر اس کے ہو تو وہ جو سچائی کا خدا ہے سچ سیچ تم سے کہتا ہے  
کہ تمہیں نجات کا پانا ناممکن ہے + تمہیں سرفرو پیدا ہونا چاہیے + یہ خیال مت کرو  
کہ ظاہری آراستگی یا اخلاق یا دینداری کا اقرار یا دینے خدا تمہارے لئے کافی ہیں +  
پوشیدہ نہ رہے کہ وہ سب اُس باطنی اور روحانی تبدیلی کے لئے بہت ہی  
تھوڑے ہیں بلکہ تمہیں لائق ہے کہ سرفرو پیدا ہو + جیسا کہ حقیقت میں خدا آسمان  
میں ہے ویسا ہی تمہیں ہی ضرور ہے کہ تم سرفرو پیدا ہو + نہیں تو تم ہرگز آسمان میں داخل  
نہیں ہو سکتے کیا تم اس خیال کی برداشت کر سکتے ہو کہ تم دامن داخل نہو گے اب اپنے  
دل سے یہ سوال کرو + کہ کیا میں ہمیشہ کی آتش میں رہ سکتا ہوں + کیا میں ہمیشہ کی

تاریکی کی برداشت کر سکتا ہوں + کیا میں اس مبارک خدا سے ہمیشہ کے لیے  
 الگ ہو سیکو برداشت کر سکتا ہوں + کیا میرے یہ حال کی زندگی جو گناہ  
 سے بھری ہوئی ہے ابدی خدا کے سامنے پسند ہو سکتی ہے + کیا کوئی ایسی  
 آیت بیل میں ہے جو مجھے اس حالت میں تسلی دے سکے +

خدا کرے کہ تم اس تبدیلی کی ضرورت کے اس وقت قائل ہو جاؤ اور آج کی رات  
 سونے کے پیشتر خدا کے روبرو گھٹنے ٹیک کر سر گرمی سے دعا مانگو کہ وہ تمکو ایک  
 نیا مخلوق بنا دے کیونکہ وہ ایک لحظہ میں یہ کر سکتا ہے اور اسنے اپنی روح پاک گھٹنے  
 کا اتنے وعدہ کیا ہے جو اس سے مانگین + اور نادانوں کی مانند یہ کہہو کہ میں اپنا  
 دین نہ بدلوں گا + تم مجھے ایک سوال کرنے کی اجازت دو + کیا تمہارے دین  
 نے تمہیں تبدیل کیا ہے + اگر نہیں کیا ہے تو اب اس تبدیلی کا وقت آ پہنچا۔  
 تم ظاہر داری اور رسوم و اذناموں سے دھوکا مت کھاؤ + سچی دینداری جو  
 اور گھٹنے کا کام نہیں ہے بلکہ وہ دل سے تعلق رکھتی ہے + خدا کی بات کہنا  
 اور پناہ نہیں ہے اور نہ ظاہر داری آداب ہے + بلکہ وہ باطنی ہے اور استبازی  
 اور صلاح اور روح القدس کی خوشی سے علاقہ رکھتی ہے اس کا کلام سننے اور  
 پر سننے کے لئے صلاح پذیر ہو کیونکہ اس تبدیلی کے لئے یہی ہتیار ہے جسے خدا کام  
 میں لاتا ہے +

جانتا چاہیے کہ ایمان سننے سے آتا ہے اور سنا خدا کے کلام سے۔  
 اور تم لوگ جو اس مبارک تبدیلی کو حاصل کئے ہو خدا کی ستائش کرنیکو بہو  
 اور اس تسلی سے اپنے تین خوش کہو + کہ اگر تم خدا کے فضل سے سرفریا ہوئے



جو تو آسمان تمہارا ہے + کیونکہ مسیح کی راستبازی نے تمہیں اُسکا حق  
 کیا ہے اسی سبب سے تم اُسکے لائق ہو گئے ہو کیونکہ اگر ان سر نو پیدا ہو تو  
 خدا کی بادشاہت کو نہیں دیکھ سکتا یعنی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر وہ سر نو  
 پیدا ہو گا تو اُسی دیکھ سکا + اس بخشش کے لئے خدا کو شکریہ + جانو کہ تم  
 اسی واسطے نئے کئے ہو تاکہ تم اُسکی ستائش کرو + خدا نے تمہیں اور سب  
 لوگوں کی جماعت سے الگ کیا ہے + اُس نے تمہیں بادشاہ اور شہنشاہ بنانے  
 سے بھی زیادہ تمہارے ساتھ سلوک کیا ہے کیونکہ اُس نے تمہیں خدا کا بیٹا اور  
 حلال کا وارث بنایا ہے یعنی خدا کے وارث اور میراث میں مسیح کے شریک +  
 تم بار بار اپنی پہلی حالت پر غور کرو اور اُس فضل پر متعجب ہو جس نے تم میں یہ تفاق  
 پیدا کیا ہے + خدا نے تمہیں اپنی رُوح غایت کی ہے اور اسی سبب سے  
 حقیقت میں تمہارے لئے آسمانی میراث کا حصہ ہے + اور جس نے یہ چرین  
 تمہارے لئے کین بن وہ خدا ہے + خدا کرے کہ تم نو پیدا لوگوں کی مانند اپنی  
 زندگی بسر کرو جس سے تم اُس تبدیلی کے حقیقت کو ثابت کرو گے +  
 انجیل کی عزت کرو اور اپنی ہمسایہ کو تعلیم دو اور خدا کی ستائش کرو +  
 آمین +

توبہ کے بیان میں

## آتشوں نصیحت

نارک کی انجیل چٹوان باب بارہویں آیت

انہوں نے جا کر مناوی کی کہ تم توبہ کرو  
پوشیدہ نہ رہے کہ یہ شہور ہے کہ لوگ کیسی ہی متفرق خیال دین کی بابت  
رکھتے ہوں لیکن سب کا یہ عقیدہ ہے کہ نجات کے لئے توبہ درکار ہے + لیکن  
خوف کیا چاہئے کہ بہتر ہے اس کی سچی خاصیت میں غلطی کرتے ہیں اور اصل چیز  
عوض پر چھاپن کو لیتے ہیں +  
اگرچہ بہتر ہے میں جو یہ جانتے ہیں کہ توبہ کرنا ضرور ہے لیکن کسی آئندہ وقت  
برائے موقوف رکھتے ہیں اور بہت میں جو بغیر توبہ کئے مر جاتے ہیں اور اپنے گناہوں میں  
ہلاک ہوتے ہیں اس لئے بہت معذور ہے کہ ہم واقف ہوں کہ سچی توبہ کیا ہے اور توبہ  
کرنیکا تقاضا اپنے اوپر کریں تاکہ ہم ہلاک نہوں + پس وہ توبہ جو سچی اور خالص  
ہے اور جس سے احتیاج بچتا ہے کی ہوا دھین چار چیزیں شامل ہیں جو ذیل میں پائی  
جاوینگے + پھلا گناہ کی قانیت و سراسر گناہ کے لئے افسوس کرنا  
تمیز گناہ کا اقرار کرنا چوتھا گناہ سے پھر جانا +

پہلی چیز جو سچی توبہ سے علاقہ رکھتی ہے سو گناہ کی تائلیت ہے یعنی اپنی گنہگاری حالت کو معلوم کرنا اور اسے صاف دیکھنا + اور بغیر اسکے نہ توبہ ہے اور نہ دین ہے اور ہم انجیل کو درست سی سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ گنہگاروں کا دین ہے اور سوائے گنہگار کے کسی اور کو توبہ اور رحمت کی احتیاج نہیں ہے + اور عیسے صاف کہتا ہے کہ وہ مکو کار و نکو یعنی دیسوں کو جیسے فریسی جو اپنے تین نیک خیال کرتے تھے بلانے کو نہیں آیا بلکہ گنہگار و نکو توبہ کے لئے +

اب جانتا چاہیے کہ سب لوگ گنہگار ہیں نہ صرف وہ جو نہایت ناپاک اور ظالم ہیں بلکہ وہیے جو نہایت خلیق اور دیندار اور بیدار لوگ ہم میں ہیں گنہگار ہیں کیونکہ سب ہی گناہ کیا ہے اور خدا کے جلال کے لائق نہیں ہوئے ہیں + لفظ توبہ کے معنی وکلی تبدیلی اور اسفوس کرنا ہے یعنی ایک بڑی تبدیلی انسان کے

دل اور مزاج میں خاص کر کے اپنی بابت پیدا ہوتی ہے کہ جس سے وہ سمجھتا ہے کہ میں گنہگار ہوں + اس واسطے روح پاک خدا کی پاک شریعت کے مطلب کو دیکھانیکے لئے جو دس حکموں میں اسکی انگلیوں کو کہولتی ہے کیونکہ شریعت یہہ چاہتی ہے کہ ہر ایک شخص خدا کو اور آدمی کو یہی پیار کرے + اور وہ یہہ چاہتی ہے کہ ہم خدا کو حد سے زیادہ پیار کریں اور اپنے ہمالوں کو بھی ویسا پیار کریں جیسا کہ ہم اپنے تین پیار کرتے ہیں وہ ہماری عمر بہر کے روزمرہ کی کامل اور بغیر گناہ کے فرمانبردار چاہتی ہے + وہ فقط سچی تابعداری کا اپنے جہان تک کہ جسے ہو سکے اسکا دعویٰ نہیں کرتی ہے بلکہ سب پورا کرنا اور اسے ہمیشہ کر نیکا دعویٰ کرتی ہے کیونکہ اگر انسان ایک نقطہ کا ہی اس میں قصور کرے تو وہ سب کا گنہگار ٹھہریگا اور شریعت ٹوٹ جائیگی

اور وہ لعنتی ہو گا۔ اور اگر انکی مغفرت مسیح کے لئے ہو تو ضرور اسکا حصہ و منخ ہو گا۔ اکثر توبہ کرنیوالا گنہگار اپنے کسی بڑے گناہ کے سبب جو شاید اُسنے کیا ہو پہلے ایسے خوفناک ہو جاتا ہے جب کہ سامری کی عورت خوفناک ہوئی تھی جبکہ مسیح نے اُسپر حرام کاری ثابت کی تھی اور جب کہ پولوس جوری جب وہ پاک لوگوں کے خون ریزی کرنے سے قایل ہو کر خوفناک ہوا تھا۔ لیکن قائلیت یہیں تک نہیں شہیر گئی بلکہ وہ گناہ کی دوار کے چشمہ تک پہنچے اور اس بدخصلت تک جو ہم سب اپنے ساتھ اس جہان میں لائے ہیں سراغ لگا دی گئی۔

ہم سب کو چاہیئے کہ مانند اوادو کے نیلے تکلف اقرار کریں کہ ہم گناہ میں پیدا ہوئے اور گناہ میں ہماری ماں نے ہمیں پیٹ میں لیا۔

اکاوان زبور پانچویں آیت اور پولوس کے مانند ہی کہیں کہ ہم سب بہوئیں یعنی ہمارے جسم اور ہم سبہوئیں بدخصلت میں کوئی اچھی چیز نہیں بستی پرشیدہ تڑکے ہمارے ہر ایک تصور اور خیال روز بروز صرف بد ہی ہوتے ہیں۔ پیدائش کی کتاب کا چھوٹا باب اور پانچویں آیت۔

جاننا چاہیئے کہ جو نام ہے سو فوراً قبول کر لیا کہ وہ اپنی زندگی بھر خدا سے باغی رہا ہے اور یہ کہ اُسنے حقیقت میں اُن چیزوں کو کیا جو اسے نکرنا تھا اور اُن چیزوں کو نہ کیا جو اسے کرنا تھا۔

جاننا چاہیئے کہ خدا کی شرمیت روحانی ہے۔ وہ دیکھے نہایت پوشیدہ خیالات اور آرکنا اور مطلب تک پہنچتی ہے۔ وہ دکھائی اور زبانی اور زندگی کے گناہوں کو کرنے سے منع کرتی ہے اور مجرم ٹھہراتی ہے اور ہر ایک ملزم گنہگار اپنے دیکھے ہزاروں

اور گردنوں گناہوں سے واقف ہے + وہ دیکھتا ہے کہ اُسکے سب کاروبار اور دینی کاموں میں ہی گناہ شامل ہے + وہ دیکھتا ہے کہ وہ اپنی زندگی بھر جہانمیں بغیر خدا کے را اور اسکی مرضی اور حلال کا کچھ خیال نکلیا اور سمجھ کہ اسنے اپنے تئیں اور دنیا اور مخلوق کو خدا سے زیادہ پیار کیا + اور باوجود کئے ٹوکنے کے اور برخلاف بہت سے نیک ارادہ کے اور باوجود اُن رحمتوں کے اور غضب کے جو خدا نے اُسکو نیک بنانے کے لیے بھیجی تھیں یہی اُسنے اُن سب گناہوں کو عقل اور دانش کے برخلاف کیا + جہاں کہیں یہہ ملزمی ہے وہاں اُسکے ساتھ توبہ ہی ہوگی +

**دوسرا** توبہ یہہ ہے کہ گناہ کے سبب سے ایک خالص دلگیری اور دلدلی پیدا ہوتی ہے کیونکہ توبہ کرنے والی کا دل نہایت نازک اور ظالم ہوتا ہے ایسا جیسا کہ خدا نے اپنے لوگوں کو دینے کا وعدہ کیا ہے میں نے عومن اٹس سنگ دے کہ جو کہ ہم پیدائش سے اپنے ساتھ لائے ہیں کہ جس میں کوئی روحانی ورد انگیز نہ نہیں ہے + کیونکہ خدا کی قرآنی شکستہ دل ہے اور ایک دل جو پشیمان اور شکستہ ہے اسکو ایسے خدا جو حقیر مت جان + اسکا نواں زبردست توبہ آیت + لوگ شکستہ چیز و نحو حقیر جانتے ہیں جس طرح سے کہ اوس فریسی نے اُس شکستہ دل باجگیر کو ہیکل میں جانا تھا لیکن خدا نے اُسے حقیر بنانا بلکہ برخلاف اُسکے وہ گنہگار کے غم اور شرمندگی کو بیش قیمت مینڈ ہون اور بیوقوفی قربانیوں سے زیادہ ترقی متی شمار کرتا ہے یعنی اوس دلو جو خدا کے کلام سے کانپتا ہے + اور وہ دل جو نا امید ہیں نہیں بلکہ حلیمی میں شکستہ ہو + اور وہ دل جو خود ٹوٹتا جاتا ہو اور گناہ کے غم میں چور ہوتا ہو جس طرح سے کہ تیرس حواری جب اُس گناہ سے جو اپنے خداوند کے انکار کرنے

سے اُسپر صا اور ہوا تھا خوب پشیمان ہوا تو باہر گیا اور زار زار رویا اور مریم علیہ  
 جب اپنی اگلی برائیوں کو خیال میں لائی تو اپنی نجات و نذہ کے پیر و نکو اپنے آنسوؤں  
 سے دھویا پس ایسے دلو خدا بیش قیمت شمار کرتا ہے لیکن حقیقت میں ایک جھوٹا غم  
 بھی ہوتا ہے جسکو بہتر یہ غلطی سے سمجھا جاتے ہیں + یعنی جب کوئی شخص  
 بیمار ہوتا ہے اور دُور تا ہے کہ وہ مر جاوے گا تو عجب بہنیں کہ تو اُسے یہ کہتے ہوئے  
 سنو کہ میں اپنے گناہ کے لئے غمگین ہوں اور اگر خدا مجھے زندگی بخشے گا تو میں  
 اپنی روش کو درست کر دوں گا + لیکن اکثر ایسا شخص نقطہ اس لئے غم کرتا ہے  
 کہ خدا جواب پاک ہے اور شریعت جو ایسی سخت ہے اس لئے وہ اپنے گناہوں  
 کے باعث ہلاک ہونے کے خطرہ میں ہے پر وہ اس لئے غمگین نہیں ہوتا ہے کہ اس نے  
 خدا کو جو اس کا بہتر دوست اور مہربان ہے اور اس کی زندگی بھر اس کے ساتھ  
 نیکی اور رحمت کرتا رہا آزرہ کیا ہے + لیکن گندگی اس توبہ کی اکثر ظاہر ہوتی  
 ہے جبکہ وہ بیمار صحت پاتا ہے + اور جب موت کا ڈر جاتا رہا تو وہ اپنے اسی  
 جسمانی طریقہ پر بستر سابق کے چلنے لگتا ہے +

جاننا چاہیے کہ یہ افسوس اُن گنہگاروں کے افسوس ہے جو یہاں سی پائیکے وقت  
 کرتے ہیں بہتر نہیں ہے + یعنی وہ اس لئے بہت افسوس کرتے ہیں کہ  
 انہوں نے اپنی جانوں کو کہو یا لیکن ویسے اپنے گنہگاری اعمالوں سے موثر نہیں  
 ہوئے + جیسا کہ فیکس کا پاپا پر توبہ نہیں کی اور یہ وہ اسکر لوطی اپنے  
 لئے پر غمگین ہوا لیکن حق پرستی کی وضع پر غم نہیں کیا + پس اس سے یہ ظاہر  
 ہوتا ہے کہ اکثر وہ توبہ جو بستر مرگ پر کرتے ہیں اس میں کتنی شک کی جگہ ہیں +

خدا انگریز کے ہم سب اپنی توبہ کو اسوقت تک موقوف رکھیں کہ لیکن سچی  
توبہ کرنیوالے کا غم اسکو اپنے گناہ کے لئے جو کہ اسنے خدا سے پاک اور نیک  
کے برخلاف کیا ہے نکلین کر رہے ہے۔ ایسی ہی داؤد کی توبہ تھی جو اسنے  
اکا نو ان زبور اور چوتھی آیت میں بیان کیا ہے کہ میں نے تیرے برخلاف اور فقط  
تیرا ہی گناہ کیا ہے اور تیرے ہی حضور یہودی کی ہے۔ سچ ہے کہ اسنے  
اپنے ہم جنسینے یوریا اور بطشیا اور یوآب اور تمام بنی اسرائیلوں کے  
برخلاف گناہ کیا اور اسکے لئے اسنے بے شک غم کیا مگر جس گناہ میں نے  
اسکے دل کو قایل کیا وہ یہ تھا کہ اسنے خدا کے برخلاف گناہ کیا  
کہ جسنے اسے بیڑی سال سے تخت پر بیٹھایا ہے۔ اور جسنے ساؤل کے ہاتھ سے اسے بچایا  
اور اسکے خاوند کا گھر اسے بخش ہے۔ اور اگر یہ تھوڑا تھا تو اس سے بھی اسکو اور  
زیادہ دیتا جب ناتھان بنی نے یہ باتیں کھ کر اسکے گناہ کو اسپر زیادہ نظر ہر  
کیا تب اس شکستہ دل تاب نے اسطرح سے کہا ہے۔ تیرے ہی برخلاف ایسے  
خدا تیرے ہی برخلاف میں نے گناہ کیا ہے۔ بت خدا کی مہربانی نے اسے توبہ  
کی طرف رہنمائی کی ہے۔

اور اس صرف بیٹے کی آواز پر ہی غور کرو کہ جسنے یہ کہا تھا ہے کہ میں  
اٹھونگا اور اپنے باپ پاس جاؤں گا اور کہوں گا کہ ایسے باپ میں نے آسمان کے  
برخلاف اور تیرے روبرو گناہ کیا اور میں اب اس لائق نہیں ہوں کہ تیرا  
بیٹا کہلاؤں اگر وہ چاہتا تو مجھ کہتا کہ ایسے صاحب میں نے اپنی دولت برباد  
کی اپنی تندرستی میں نقصان پہنچایا کنگال ہو گیا اور فاقہ کشی کے نزدیک

پہنچا ہون مہربان ہو کر میری مدد کر + پر اُس نے ایسا نہیں کیا کیونکہ اس کا دل اس کے گناہ اور بیوقوفی پر موثر ہوتا تھا + ایسے ہی توبہ کرنے والے گنہگار کا حال ہوتا ہے + وہ اُس پاک وجود کی حشمت کو غور کرتا ہے کہ جسے سینے آزدہ کیا اور اس کے احکام کے واجبات اور فرائض کو توڑا ہے اور خاص کر کہ اپنے مکینہ پن اور تمک حرامی سے اسے آزدہ کیا + بت وہ اُن موثر کرنیوالے باتر کی قدرت کو جو لیت عیانی نے پہلا باب اور دوسری اور تیسری آیت میں لکھا ہے معلوم کر گیا + سنو ایسے آسمانوں اور کان لگا ایسے زمین کہ خداوند نے یوں کہا ہے کہ میں نے لوگوں کو پالا اور پوسا پرویے مجھ سے بچر گئے ہیں + بل اپنے مالک کو اور گدا اپنے خاوند کے اضطبل کو جانتا ہے پر اسرائیل نہیں جانتے اور میرے لوگ نہیں بوجھتے +

اگر خدا کی زراتی اور اس کی مہربانی گنہگار کے دل میں غم الہی بھڑکا ویسے تو پھر کتنا کچھ زیادہ وہ خلاصی کرنیوالی محبت اُس میں غم پیدا نہ کر گی + یہ کیا تعجب کی بات ہے کہ خدا نے اس جہان کو حسین باغی بھرے ہیں ایسا چار کیا کہ اُس نے اپنے اکوڑے بیٹے کو اُنکے لیے بھیجا + ان اُس نے اپنے بیٹے کو بھیجا لیکن نہ اس لئے کہ جہان کو گنہگار ٹھہرا دیے بلکہ اس لئے کہ جہان اس کے سبب سے بھات پاوے + ان میں پیار تو حمد سے باہر تیشل سے باہر اور مایہ سے باہر ہے + توبہ کرنے والے کو چاہیے کہ اُس معصوم اور عزیز اور مہربان عیسیٰ کو بھی یاد کرے + میں نے وہ عیسے جس نے اپنے جلال کے تحت کو چھوڑا اور ایک لاجار اور غمناک انسان بنا + وہ کس لئے لوگوں کے روبرو حقیر اور ناپسند تھا + اور کس لئے وہ ایکم وغر وہ اور غم سپرد بنا



اور وہ کس نے اپنے سر مبارک کے رکھنے کے لیے جگہ نہ کہتا تھا + اور کس نے  
اُس نے گنہگاروں کی مخالفت کی برداشت کی + اور کس نے وہ ستایا گیا اور بچہ کیا  
گیا + اور کس نے اُس کا چہرہ ہر ایک بشر سے زیادہ تر مغموں اور اُس کے پکینے  
بنی آدم سے زیادہ تر نقصان پایا +

چاہیے ہر ایک توبہ کرنے والا رو کر کھے اور ضرور ہے کہ ہر ایک جو یہاں حاضر  
ہیں کہیں کہ میں اس کا سبب جانتا ہوں کہ اُس نے ہمارے لئے آزار اُٹھائے وہ  
ہمارے المومناں کا حامل مراد ہمارے گناہوں کے لئے گناہ کیا گیا اور ہماری خطاؤں کے لئے  
کھلا گیا +

میری بدی وہ کہ اُس کو دے اور اُس کو کی ذلیل

ہر ایک گناہ برچی بنے اور نیے ایمانی کیل +

اوس بگناہ پر تو نے آفت لائی ایسے بدی

ٹوٹ جا ایسے دل پیٹ جا اچھی چشم تنہ کی یہ سی کی

**تیسرا** سچا تائب گناہ کا اقرار بھی کریگا + کیونکہ ہماری شہادت

ایسی ہے کہ اُس کے سبب ہم چاہتے ہیں کہ اپنے گناہوں کو چھپا دیں اور انکار کریں اور

عذر بھی لا دیں اور کہیں کہ ہم دوسروں سے بدتر نہیں ہیں اور ہم اُس کے کرنے میں

لاچار ہیں اور اُن کے کرنے میں ہم کوئی بُرا نقصان نہیں دیکھتے ہیں + لیکن جہاں

سچی توبہ پائی جاتی ہے وہاں ایسا نہیں ہے + ہکو چاہیے کہ ہم وہ صلاح

لیویں جو یوشع نے ایک کو دی +

کہ ایسے میرے فرزند تو خداوند اسرائیل کے خدا کی حمد کو ادا کر لگے اقرار کر

کیونکہ گناہوں کا چھپانا اور انکار کرنا خدا کو بقدر سمجھا ہے گویا کہ اُس نے  
 اُن گناہوں کو نہیں دیکھا اور نہ اُنکی سزا دیگا +

بلکہ اپنے گناہوں کا اقرار کرنا اُسکی ایک شریعت کو جسے ہم نے توڑا ہے عزت دنیا  
 ہے۔ یعنی اُسکے سب کچھ دیکھنے والے آنکھ کو جس نے ہماری تعصیر و کمو دیکھا عزت  
 دنیا ہے اور اُسکی بردباری کو جواب تک ہلکولاک کرنے سے باز رہا عزت دنیا ہے  
 اور حقیقت میں صلح حاصل کرنے کے لئے ایک سادہ دلی اپنے گناہوں کا صاف  
 اقرار کرنا بہتر راہ ہے +

کیونکہ داؤد کہتا ہے کہ جب میں چپ رہا ہوں تو میری ساری ہڈیاں کہلاتے  
 کھراتے گل گئیں پر میں تیرے آگے اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں اور میں نے اپنی  
 بدکاری نہیں چھپائی اور میں نے کہا کہ میں خداوند کے آگے اپنے گناہوں کا اقرار کرونگا  
 اور تو نے میرا گناہ بخش دیا تیسرا ان زبور چوتھی اور پانچویں آیت پوشیدہ گناہ کا  
 پوشیدہ اقرار فقط اُس خدا کے آگے چاہیئے جو پوشیدگی پر نظر کرتا ہے۔ لیکن  
 جو گناہ کہ مشہور اور معروف ہے چاہیئے کہ اوسکا اقرار ہی ظاہر میں کیا جاوے  
 تاکہ اُس بدی کو جو ہم سے وقوع میں آئی ہے جہاں تک کہ ہو سکے مٹا ڈالیں +  
 سچا توبہ کرنا والا اپنے ظاہری اقرار میں سچا ہے + پر کتنے ہیں جو اپنے  
 تین پریشان گنہگار تو کہتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں کی یاد کاری  
 غمناک ہے اور اُسکا بوجھ ہماری برداشت سے باہر ہے اور سپین ہی اپنی بُرائی اور  
 ہی کے بوجھ کو مطلق خیال نکر کے پکارتے ہیں کہ ایسے خداوند ہم پر رحم کرایے  
 سچ ہم پر رحم کر +

یہ تو نفرتی ریاکاری ہے اور گناہ پر گناہ کو بڑانا ہے + لیکن وہ روح جو تبدیل ہوئی ہے اپنے اقرار میں فی الحقیقت سچی ہے + وہ مقدس کتاب کی باتوں کو اپنی درد انگیزی کے خوب مطابق پاتا ہے اور ایوب کی ان باتوں کو دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ دیکھ میں پست ہوں میں اپنے تین نفرت کرتا ہوں اور خاک اور کالہ میں ہمیشہ کے توبہ کرتا ہوں +

اور اُس باجگیر کی طرح کہہ سکتا ہے کہ ایسے خدا مجھے گنہگار پر رحم کرے + یا پولوس کی باتوں کو اختیار کر کے کہہ سکتا ہے کہ جس نے کہا کہ میں گنہگار و عین سب سے بڑا گنہگار ہوں +

اب ہم گناہ کی قائمیت پر اور گناہ کے لئے افسوس کرنے اور گناہ کے اقرار کرنے پر جو سچی توبہ کے لئے ضرورت کی تین چیزیں ہیں ان پر غور کر چکے +

اب ہلکو چاہیے کہ چوتھی بات جو باقی رہی ہے اس پر غور کریں یعنی گناہ سے باز رہنے پر غور کریں +

چوتھا گناہ سے پھر جانا یعنی گناہ کو ترک کرنا اور خدا کی طرف پھرنا +

یہی اصطلاحی نے جو بڑا توبہ کا منادی کرنا لایا تھا اپنے سینے والوں کو یہ نصیحت کی کہ میوہ توبہ کے لائق لاؤ + اور اس طرح پولوس جواری نے بھی یہودیوں اور غیر قوموں کی درمیان منادی کی کہ انہیں چاہیے کہ توبہ کریں اور خدا کی طرف پھریں اور جو کام کہ توبہ کے لائق ہیں کریں + اعمال کا ۲۶ باب ۲۰ آیت

بغیر اسکے نہ خاکسار کیا اظہار اودنہ اقرار گناہ کا اودنہ دل کی بڑی دہشت اور نہ آنسو و نہ سیلاب کافی ہوگا + چاہنا چاہیے کہ قابیل کا خوف کرنا اودینہ

اسکو بولی کا اقرار کرنا اور فرعون کا وعدہ کرنا اور احاب بادشاہ کی فرقتی اور ہیرودیس کا یحییٰ کی نصیحت خمشی سے سنا اور بہت سی چیزوں کا کرنا یہ سب باتیں اگرچہ ایک ہی آدمی سے وقوع میں آدین لیکن جب تک ایک ہی گناہ کا شوق اٹکے دلمین رہتا اور وہ اسے اپنی زندگی بہر میں جائز رکھتا تو وہ ہرگز اپنے تین ایک سچا توبہ کرنے والا ثابت نہیں کر سکتا ہے۔ سچ تو یہ فقط گناہ کے تہنیوں کے جراثیم ڈالنے سے نہیں ہوتی مگر اسکے درخت کی جڑیں کھنڈی رکھنے سے ہوتی ہے۔ شیطان ترمیم صلاح دیکھا کہ ایک پیارا گناہ فقط ایک چھوٹی چیز ہے اسکا کرنا کچھ مضائقہ نہیں ہے لیکن فضل جانتا ہے کہ جب ایک چھوٹا سوراخ جہاز کو ڈبا سکتا ہے اسطرح ایک پسندیدہ گناہ جانکو گنہگار ٹہرا سکتا ہے۔ اسلئے کوئی گناہ اگرچہ وہ کیسا ہی عزیز ہو یا اسے ترک کرنا کیسی ہی مشکل ہو لیکن اسکو ضرور ترک کرنا چاہئے۔ اور ایسے ہی ہمارا خداوند کہتا ہے۔ اگر تیرے دہنے آنکھ تیرے گناہ کا سبب ہوگا تو اسے نکال ڈال اور بینک دے اور اگر تیرا دہنا ہاتھ تیرے گناہ کا سبب ہو ویسے تو اسے کاٹ ڈال اور بینک دیے۔ یعنی اگر تیری آنکھ یا تیرا ہاتھ تجھے ٹھوکر کھلا دیے یا کسی گناہ کی طرف مایل کرے تو تو اپنی آنکھ اس سے پھیر لے گویا تو اسے دیکھنے کو آنکھ یا اسے کرنیکو ہاتھ نہیں رکھتا ہے اور اس اپنے عزیز گناہ کو دسے چھوڑ دینے کے لئے تیار ہو یعنی اس شخص کی مانند کہ جسکی ہاتھ یا پیرسٹر گئے ہوں اور وہ اپنی جان بچانیکے لئے اوہنیں جدا کر نیکو راضی ہو۔ کیونکہ گویا وہ اس کے زندگی میں داخل ہونا اس سے بہتر ہے کہ وہ آنکھ اور دوا ہاتھ رکھے کہ جہنم میں ڈالا جاوے جہانکا کڑا نہیں مرنے اور آگ نہیں بجھتی۔

پوشیدہ نہ رہے کہ تمہارے لئے ایک اچھی مثال سچی توبہ کے ذکی باعدارین ہے کہ جو ایمان لایا تھا کہ کیونکہ جب مسیح اور نجات اُسکے گھر اور دل کے اندر آئی تو اُس نے جوشید ایک بڑا گنہگار تھا کہڑا ہو کر خداوند سے کہا ایسے خداوند مکہہ میں اپنا اور مال غریبوں کو دیتا ہوں اور اگر میں نے ناحق کسی سے کچھ لیا ہو تو اُسکا چوگنا اُسے بدلا دیتا ہوں ۔

جاننا چاہئے کہ یہاں فقط گناہ کا اقرار منتہا بلکہ اُسکے ترک کرنیکا بھی تھا ۔ اور وہ جو دوسرے لوگوں سے حق سے زیادہ لینے والا تھا فقط دیانت دار نہیں بلکہ سخی بھی ہو گیا ۔ یعنی جو کچھ اوس نے ناحق لیا تھا واپس کیا اور اس طرح ہر ایک سچا توبہ کرنے والا کر گیا اور جو کچھ اُس نے پہلے کیا ہے اگر ممکن ہو گا تو اسے مشاڈ الیگا ۔ افسوس کتنی بدایاں ہیں کہ جنکا مشاڈ النامحال ہے ۔ بعض غریب روح شاید اب عذاب میں ہے کہ جسکی تباہی کو ہماری مدد نے مدد کی ہوگی لیکن جو چیز کہ ممکن ہے فضل اُسکے کرنے کے لئے جاری مدد کر سکتا ہے گناہ ہم پر حکومت کرنے پاوے اور اب ہم کو چاہئے کہ خدا کی بندگی کرنیکا ایسے سرگرم ہوں جیسا کہ ہم ایک وقت شیطانکی تابعداری کرنیکا مستعد تھے ۔

## فایہ

اگر یہ ہی توبہ ہے تو خوب دریافت کرنا چاہئے کہ ہم سب نے توبہ کی ہی کہ نہیں ۔ ہاں ہم سب کو چاہئے کہ دہو کہانہ کہا دین کیونکہ عیسیٰ مسیح صادق اور سچی گواہ نے فرمایا ہے کہ اگر تم توبہ نہ کرو گے تو تم بھی ہلاک ہو گے یعنی اس سے یہ نہ سمجھو کہ تم نیست اور نابود ہو جاؤ گے ۔ اگر اب ہوتا تو گنہگاروں کے لئے خوشی

ہوتی لیکن اب نہیں ہے بلکہ ویسے خدا کے حضور سے اور اسکی جلالی قدرت سے دور ہو کے ہمیشہ کی ہلاکت کی سزا پا دیں گے۔ بہول میں مت پڑو توبہ کرنا سب کو ضرور ہے کیونکہ سبہوں نے گناہ کیا ہے۔ اگر یہ ثابت ہو سکے کہ ہم نے ایک گناہ کے سوا سے دوسرا کوئی گناہ نہیں کیا ہے تو یہی توبہ کرنا نہایت ضرور ہے کیونکہ اگر دنیوی عدالت میں کسی آدمی پر ایک چوری یا ایک خون پھی ثابت ہو تو وہ اسے گنہگار ٹھہرانے کے لئے کافی ہے اسبطح خدا کے آگے ہمیں ابدی اذیت میں سزا پانے کے لئے ایک گناہ کافی ہے۔ لیکن اپنی چوک کو کون جان سکتا ہے کہ ہمیں صرف ایک گناہ یا دس ہزار گناہ کے لئے غم کرنا چاہیے۔ شیطان جو جھوٹ کا باپ ہے اسکی ہر گزمت سنو۔ اسنے حوآ سے وعدہ کیا کہ منع کئے ہوئے پہل کے کہانے سے کچھ نقصان نہوگا لیکن اُس پہلے گناہ کا دہشت ناک اثر اسنے معلوم کیا اور ہم سب ہی معلوم کرتے ہیں۔ اگلے بددگرگوئی مانند مت کہو جبکہ دے لعنت کی بات سنتے تو فریض ہو کر اپنے دل میں کہتے کہ اگرچہ ہم اپنے دلی کسری میں چلکر نشہ سے اپنی تشنگی بڑاتے ہیں تو یہی ہم آرام پا دینگے۔ خدا اب نکیری تم آکے انجام پر نظر کرو کہ لکھا ہے کہ خداوند آسمہ بظہور یگا بلکہ اسوقت اُس شخص پر خدا کی عزت اور غضب کا دھوان اٹھیکا اور ساری لعنتیں جو اس کتاب میں لکھی ہیں اُسپر پڑیں گی۔ استنا کا ۲۵ باب اور ۱۵ آیت۔

توبہ کرو یا ہلاک ہو کیونکہ یہ خدا کا خوفناک حکم ہے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ وہ فرماتا ہے کہ ہر ایک آدمی جو جس جگہ پر ہے توبہ کرے۔ اسکے سوا کوئی اور مناسب بات ہے کیونکہ وہ شریعت جسے ہم سبہوں نے توڑا ہے پاک اور درست اور اچھی ہے۔ اُس سے

محبت کرنا چاری ایک شالیستہ خدمت تھی کہ جس سے ہمکو یہ نہایت فائدہ ہوتا لیکن جبکہ مجھے اُسے توڑ کر اسکے غضب کو بھڑکایا اور اپنے تین خرابی میں ڈالا تو مناسب ہے کہ ہم فروتنی سے اُسکے فرمانبردار ہوں اور اسکی رحمت کے لئے منت کریں۔

پس لازم ہے کہ ہم اسی وقت توبہ کرنے کے لئے دلیری کریں اگر وہ چاہتا تو بغیر آگاہی کے تمہاریے گناہوں کے لئے ایک دم میں تمہیں ہلاک کرتا لیکن اُسنے تمہیں توبہ کرنے کی واسطے وقت اور فرصت دی ہے خود اُسکا حکم ہمارے لئے ایک تسلی ہے کیونکہ اسپین سمجھا جاتا ہے کہ مغفرت اُسکے پاس ہے +

جاننا چاہئے کہ گناہ کی مغفرت اور توبہ اسپین ایک دوسرے جدا نہیں ہو سکتی + مسیح توبہ کرائے اور گناہ کی مغفرت کے لئے سرفراز کیا گیا ہے + مشریر کو چاہئے کہ اپنی راہ کو اور فاسق اپنے خیال کو ترک کرے اور خداوند کی طرف پھرے کہ وہ اُسپر رحم کریگا اور ہمارے خداوند کی طرف کہ وہ اُسکو ضرور معاف کریگا اور یہ مت خیال کرو کہ توبہ لائق یا مستحق مغفرت کے ہے + نجات بالکل فضل سے ہے + کیونکہ یہ حکم خدا کی طرف سے مقرر ہوا ہے کہ غم اور توبہ سے دل تیار ہوتا ہے تاکہ خدا کی رحمت کو ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے حاصل کریں +

چاہئے کہ خدا کی مہربانی تمہیں توبہ کی طرف رہنمائی کرے + کیونکہ وہ گنہگار کی موت سے راضی نہیں ہے بلکہ اسکے پھرنے سے خوش ہوتا ہے + اور ہمارے خداوند نے یقیناً یہ کہا ہے کہ آسمان پر ایک گنہگار کے لئے جو توبہ کرتا ہے دنیا تو نیکیوں کے بہ نسبت جو توبہ کے محتاج نہیں ہیں زیادہ خوش ہوتی ہے + پس گنہگار

اٹھ کہ وہ بچہ بلاتا ہے + کیا تمہارا دل نرم ہونے لگا ہے کیا تم کہتے ہو کہ  
 میں اٹھو لگا اور اپنے باپ پاس جاؤ لگا + اگر ایسا ہے تو فوراً اٹھو اور جاؤ +  
 وہ بچے دور سے دیکھتی ہی تیری ملاقات کو دوڑ لگا + کیونکہ وہ مصعبانی کرنے  
 کے لئے منتظر ہے اور تیرے جانے سے زمین اور آسمان پر خوشی ہوگی +  
 ہزاروں نے جو تمہاری مانند نیست اور خوار تھے رحمت پائی ایسا نہ ہو کہ شیطان  
 کہے کہ اب دیر ہو گئی دروازہ بند ہے اور نہ اسے یہہ کہنے دو کہ اتنا جلدی کرنا کیا  
 ضرور ہے + شاید وہ کہے کہ یہہ کل کرنا لیکن خدا کہتا ہے کہ آج کر کیونکہ یہہ  
 کہا گیا ہے کہ جب تک کہ آج کا دن ہے تم اسکی آواز کو سنو + کل شاید دیر  
 ہو جاویے + آج کی رات شاید تیری رُوح کی طلبی ہو + خبردار موت کے بستر  
 کیوقت تک توبہ کرنے کے لئے توقف مت کرو کیا تمکو اُسوقت جان کدنی کا دکھ جو جسم  
 کو گھلا ڈالتا ہے صبر سے برداشت کر نیکیا لئے بس نہ ہو گا تو کس لئے تم اپنے موت  
 کے تیجہ میں کانشے بوتے ہو کس لئے تم پھر خدا کے صلح اور رُوح پاک کی خوشی کو اپنے  
 دیکھے مدد اور تسلی کے لئے نہیں حاصل کرتے ہو۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اچانک  
 موت تمہارا حصہ ہو۔ شاید اُسوقت دردِ عظیم اور بقراری مغز کی تمہاری  
 توبہ کو روکے۔ یہ خیال مت کرو کہ توبہ کے درمیان کوئی مکروہ چیز ہے +  
 کیونکہ مسیح نے کہا ہے کہ مبارک وے ہین جو غمگین ہین کہ وے تسلی پاؤنگے +  
 توبہ کرنیوالا اپنے آنسوؤں میں اُس سے زیادہ خوشی حاصل کرتا ہے کہ دنیا دار  
 اپنی سب شادمانی میں حاصل کرتا ہے اور سوائے اسکے اگر دروازہ تنگ ہے  
 تو کیا ہوا وہ بے انتہا خوشی میں جانے کے لئے کہلتا ہے + یعنی وہ خوشی جسکی حد



بہنیں باز ہی گئی بلکہ ہمیشہ تک رہیں گی +

خدا شکستہ دلہن رہتا ہے واضح ہو کہ ہر ایک سچا توبہ کرنے والا خدا کے  
ساتھ بہشت میں داخل ہوگا اور ویسے لوگ جو جانتے ہیں کہ جتنے سچے توبہ کی ہے  
چاہیے کہ اس کا شکر کریں جس نے انکو اپنی ہر بانی سے توبہ عنایت کی ہے ایسے  
میریے عزیزو جاننا چاہیے کہ توبہ ایک دن کا کام نہیں بلکہ زندگی بھر کا کام  
ہے اور جتنا زیادہ تم اپنے دلوں پہ پھانوس لگے اور مسیح کو جانو گے اتنا ہی زیادہ  
تمکو توبہ کرنے والی روح کی احتیاج ہوگی خدا کے سامنے فروتنی سے چلو اور اپنا  
کرو کہ تمہارے گناہوں کی معافی کی یادداشت تمکو تمہاری نظر و نین فروتن  
رکھے + اور تم جو رحمت پائے ہو اسے زیادہ پیار کرو کیونکہ تمہاری بہت گناہ  
معاف ہوئے ہیں + اور ہر روز کوشش کرو کہ تمہارا دل خدا اور آدمیوں  
کے سامنے ہمیشہ بیگناہ ہو ویسے +

+ آمین +

## روح پاک کا کام نوزن نصیحت

رُومِیوں کا آئینہ ان باب نوزن آیت

جس شخص میں مسیح کی رُوح نہیں ہے وہ اُسکا نہیں ہے

جاننا چاہیے کہ باوجودیکہ انسانوں کے درمیان انواع طرح کا فرق ہے لیکن انہیں سے صرف دو قسم ہیں اور یہ بھی دو قسم ہیں جو خدا کی نظر میں ٹھیک اور درست ہیں کہ جس کا ذکر مقدس پوروس نے ہمارے متن سے کچھ پیش کر دیا ہے اور وہ یہ ہے - ویسے جو جسمانی ہیں جسمانی چیزوں کو مانتے ہیں اور ویسے جو روحانی ہیں روحانی چیزوں کو مانتے ہیں - پانچویں آیت

یہ وہ لوگ جو پیدائش کی حالت میں رہتے ہیں انکی یہ فطرت ہے کہ وہ جہان کی اور جسمانی اور گناہ کی چیزوں سے مرافقت کرتے ہیں اور مزا اٹھاتے ہیں اور اویسی کی پیروی کرتے ہیں اور غرض رہتے ہیں - لیکن ویسے جو سرورِ رُوح سے پیدا ہوئے ہیں اُسی کی رہنمائی اور حکومت کے نیچے ہیں اور اسی لئے وہ روحانی اور آسمانی چیزوں کی پیروی اور تکریم اور محبت کرتے ہیں ہر ایک شخص جو یہاں اب آئے ان درجہ میں سے ایک درجہ کا ہے پس ہمیں لازم ہے کہ ہم خوب غور سے دریافت کریں کہ انہیں سے ہم کس درجہ کے ہیں کیونکہ اُس پر ہماری ساری بھلائی بہتری موقوف ہے - کیونکہ وہ جو جسمانی ہے خدا کو راضی نہیں کر سکتا بلکہ موت کی حالت میں ہے یا جیسا کہ متن میں لکھا ہے کہ وہ مسیح کا نہیں ہے - یعنی نہ تو اسکے بدن کے عضو میں کا عضو اور نہ اسکے گہرائی کا ہے اور نہ اسکی باطنیات کی رحمت ہے - پس اگر وہ اس حالت میں مر جاوے تو مسیح اسے اپنا نہ جائیگا اور نہ اُس غلبہ رُوز میں اُسے ابدی زندگی کے لئے فتویٰ دیا جائے گا - لیکن اگر خدا کے فضل سے ہم رُوح پاک پائی ہیں اور اسکی مہربانی کے سایہ کے نیچے

رہتے ہیں ثابت ہے کہ ہم مسیح کے بن اور اسکے ساتھ ابدی جلال حاصل کریں گے ۔  
 پس کیا ہی ضرور ہے کہ ہم سب اس عظیم مقدمہ کا ٹھیک فیصلہ کر کے دریافت کریں کہ ہم مسیح کے  
 بن یا نہیں ۔ تاکہ ہم اسکے فیصلہ کر کے طاقت پاویں اس لئے چلو ہم سب اپنی مدد کے لئے  
 خدا سے دعا مانگیں اور پچھلے یہ عذر کریں کہ مسیح کی روح کیا ہے اور وہ کون سی  
 ثابت کریں کہ سب سے عیسائیوں میں مسیح کی روح ہے اور ثابت کریں کہ وہ کس مقصد کے لئے  
 ہے اور ~~مسیح~~ اپنی ٹھیک حالت کو اس سے نکلتی ہے ویلو سے ثابت کریں ۔  
 پچھلے حکم غور کرنا چاہیے کہ مسیح کی روح کیا ہے پوشیدہ نہ ہے کہ ساری مقدس کتابیں  
 بیان کرتی ہیں کہ فقط ایک زندہ اور سچا خدا ہے لیکن صحیفہ مقدس صفائی سے دکھلاتا ہے کہ  
 خدا کی وحدانیت میں تین ہیں جسے ہم شخص کہتے ہیں جیسا کہ پہلے یوحنا کے پانچویں باب اور  
 ساتویں آیت میں ہے کہ تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں اپنے باپ اور کلمہ اور روح  
 اور یہ تینوں ایک ہیں اور دیے اکثر ان ناموں سے ہی کہلائے جاتے ہیں یعنی باپ بیٹا اور  
 روح پاک ۔ یہ نام اس لئے نہیں پھیل گئے ہیں کہ ہم بیان کریں کہ انکا آپس میں رہنا کس طرح  
 کیونکہ وہ ایک نام کی شاخ ہے جو ہماری سمجھ سے باہر اور ہم پر ظاہر نہیں کی گئی ہے لیکن انہیں سے ہر ایک نے  
 اپنا اپنا کام فضل کے عہد میں ظاہر کیا ہے ان ربانی اشخاص میں سے ہر ایک اپنی ایک خاص صفت اور  
 کام سے منسوب کیا گیا ہے اور ہر ایک انہیں سے صاف صاف خدا کہلاتا ہے ۔ اور وہ ربانی  
 شخص جسکا اب ہم ذکر کرتے ہیں وہ روح القدس ہے ۔ جو اس آیت میں جس سے ہماری  
 لیا گیا ہے خدا کی روح کہلائی گئی ہے اور اسکا درستی سے ایک شخص کہلانا اسکی خاص  
 اور کاسے ظاہر ہوتا ہے اور اس کے حتمی یہ کہا گیا ہے کہ وہ ہم اور انش رکھتا ہے ۔  
 پچھلا کر تیر کا دوسرا باب دسویں آیت اور اسی نامی کے دوسرے باب اور تیسری آیت

میں ہے کہ وہ مرضی رکھتا ہے (اور چلا کر قیونکے بارہواں باب اور گیارہویں آیت  
 میں ہے کہ وہ قدرت رکھتا ہے اور یونکے جیسوں باب اور چوتھی آیت میں ہے  
 کہ وہ ہمیں تعلیم دیتا ہے + یوحنا کا سولہواں باب اور چھٹیوں آیت میں +  
 اور چلا کر خدا کے دوسرے باب ستائیسویں آیت میں ہے کہ وہ پیشوائی کرتا ہے وہ  
 رہنمائی کرتا ہے وہ خالق کرتا ہے وہ ہمیں نیا کرتا ہے وہ بولتا ہے وہ دکھلاتا ہے وہ  
 بتاتا ہے اور وہ خدا مان دین کو ہوتا ہے + اس سے صاف ثابت ہے کہ وہ ایک  
 شخص ہے اور یہ نہیں ہے کہ وہ فقط خدا کی صفت یا خاصیت رکھتا ہو جب کہ بعض  
 اسکا بحث بیان کیا ہے + لیکن یہ گواہی درست ہے یعنی کہ وہ ایک ربانی شخص  
 اور فی الحقیقت ٹھیک اور درست خدا ہے اور باپ اور بیٹے کے برابر ہے کیونکہ خدا کی  
 کمالیت جیسا کہ ہمیشگی + یا حاضر ناظر یعنی ہر جگہ میں موجود ہے - اور عالم الغیب  
 میں جاننے والا سب چیزوں کا ہے یہ سب صفات اسکی طرف مقصد میں اسلئے روح القدس  
 صاف صاف خدا کہلاتا ہے کیونکہ لکھا ہے کہ خدائی روح پاک کے سامنے جھوٹ بولا  
 (اعمال کا پانچواں باب تیسری آیت) اور پانچویں آیت میں مقدس پیرس خدایا کہلاتا  
 ہے کہ تو نے آدمیوں کے نزدیک نہیں بلکہ خدا کے روبرو جھوٹ بولا - ان دونوں آیتوں  
 میں ایک ہی شخص سے مطلب ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ روح پاک خدا ہے اور  
 ایسا تھے یہی ظاہر ہے کہ روح پاک کے برخلاف کرنا گناہ ہوتا ہے پس اگر وہ خدا نہ ہوتا  
 تو اسکی حقین کفر کیا کیوں ایسا باری گناہ ہوتا جو مغفرت کے لائق نہیں - لیکن  
 سب سے زیادہ اصطلاح کے دستور پر غور کرو کہ ہاں خداوند نے اپنے حواریوں کو  
 حکم دیا کہ سب قوموں کو باپ بیٹے اور روح پاک کے نام سے اصطلاح ذکر کریدو اور

اسی طرح کام برکن کے لئے دُعا مانگنا یہی ایسے دستور پر ہے کہ خداوند مسیح  
 مسیح کی نعمت اور خدا کی محبت اور روحِ قدس کی آمیزش تمہارے ساتھ ہو۔ ان  
 دو وزن مقامِ سرزمینِ وحی عزت جو دو سرکاری شخصوں کو دینا جاتی ہے روحِ پاک کو بھی دی گئی  
 پس اگر وہ ربانی ہنر یا حقیقتاً بجائے خدا کے ہنر اتنا تو اسکو یہ عزت دینا کفر ہوتا۔  
 وہ ہمارے مین میں مسیح کی روح کہلا یا گیا ہے نہ فقط اسلئے کہ وہ مسیح سے نکلی ہے  
 اور باپ سے بھی بلکہ اسلئے کہ مسیح نے اسے پہنچنے کے لئے وعدہ کیا تھا اور مسیح نے اسے  
 بھیجا۔ اور یہی روح مسیح کی اگلے پیروں میں تھی اور وہ اب مسیح کی بات کو اہی  
 دیتی ہے۔ وہ مسیح میں سے سب کچھ لیتی ہے اور بہن دکھاتی ہے یعنی ساری مسیحی  
 نجات اس کی پاک تاثیر سے دل پر رکھی جاتی ہے۔ ووسرا اس جگہ ہم ثابت کرینگے کہ سب  
 کچھ عیسائیوں میں مسیح کی روح ہے۔ اور دکھلا دیں گے کہ مسئلہ کے لئے وہ امنین  
 ہے۔ اور یہ نجات کے لئے ایسا ضرور ہے کہ مقدس پولوس ہمارے مین میں بیان کرتا ہے  
 کہ جنہیں مسیح کی روح نہیں ہے وہ اُسکا نہیں ہے یعنی کہ عیسائی نہیں ہے۔  
 یہ ایک نہایت خطرناک غلطی ہے جو لوگ ان دونوں سمجھتے ہیں کہ روحِ پاک کی تاثیر  
 کی اسیداب نہ رکھنا چاہیے اسلئے کہ وہ صرف حواریوں کے وقت تک مقرر کی گئی تھی جسکی  
 قدرت سے دے معجزہ دکھلاتے تھے۔ اس خیال بد کے سبب جو کچھ کہ تبدیلی اور  
 نئی پیدائش اور تسلی کی بابت کہا گیا ہے سب بیفائدہ ٹھہرتا ہے اور اسی سبب غریب  
 نادان لوگ جسمانی کرام میں غافل ہو گئے ہیں اور بغیر اس کے قدرت کے وینڈاری کی صورت  
 اختیار کی ہے اور اپنے اندر رہنا یوں کے سکھانے سے سچی اور اثر کن نیوالی دین کو بیوقوف  
 اور باطل سمجھتے ہیں اگر شیدائے گھٹانے کیسیا کا کوئی باوری روحِ پاک کے کاموں کا

انکار کرے تو وہ نہایت بیہودہ اور نامناسب ہے کیونکہ وہ کلیسیا اسکی ضرورت  
 کو بہت مضبوطی سے دُعا عام کی کتاب میں بہت سے مقاموں میں اقرار کرتی ہے۔ تمکو یاد  
 ہو گا کہ اُس کتاب کے ایک مقام میں یہ دُعا ہے اے خداوند ہم تیری منت کرتے ہیں کہ  
 تو ہم عاجز بندہ کو مسیح کی مدد سے کہ ہم سدا اُن باتوں کو سوچیں جو درست ہیں۔ اور  
 دوسری جگہ میں یون ہے + کہ اپنی رُوح پاک کو بھیج اور اُسے ہمارے دل میں ڈال  
 کر وہ تمام گھٹنوں سے مُکدہ ہے + اور پھر دوسرے مقام میں یون کہا ہے۔ اپنی رُوح  
 پاک کی مدد سے ہمارے دل کے خیال کو پاک کر۔ اور اُس دُعا پر بھی خیال کرو کہ جو شاہ  
 کے بیٹے ہے کہ تو اپنی رُوح قدس کے فضل سے اُسے معمر کر۔ اور اُس دُعا پر بھی جو  
 اسکے گھرانے کے بیٹے ہے عز کر کہ اپنی رُوح قدس اپنی عطا کر + اور کلیسیا کے  
 تیرہویں قانون میں یون ہے کہ مسیح کے فضل اور رُوح القدس کے الہام کے پیشتر  
 جو کام کیا جاوے خدا کے آگے پسند نہیں ہے اور ہر ایک پادری سے اسکے مُجددہ مقرر  
 ہونیکے وقت بشب صاحب اُس سے یہ سوال کرتا ہے تمکو یقین ہے کہ تم رُوح القدس سے  
 برکت پاسے ہو کہ اس خدمت کو اختیار کرو اور پادری جواب دیتا ہے کہ میں ایسا اعتقاد  
 رکھتا ہوں اور وہ سنڈی کی دُعا میں کلیسیا یہ دُعا مانگتی ہے اے خدا تو جو  
 اُس وقت میں اپنے ایمانداروں پر اپنی رُوح قدس کی روشنی بھیج کر تعلیم دیتا تھا تو ہمیں  
 یہ بخش کہ ہم اُسی رُوح کے سب سے سب باتوں میں ایک درست سمجھ رکھیں اور ہمیشہ  
 اسکی پاک تسلی سے خوشی کرتے ہیں اور مسیح کے آسمان پر جانے کے بعد اقرار کی  
 دُعا میں ہی یون ہے کہ ہم تیری منت کرتے ہیں کہ تو ہمیں نیچے چینی کی مانند نہیں نہ چھوڑے بلکہ اپنی  
 رُوح قدس ہمارے پاس بھیج کہ ہماری تسلی کرے اب تم دیکھتے ہو کہ اے میرے بھائی

کہ انھوں نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ روح پاک کے کاموں کو مانتے ہیں اور انھیں ہمیشہ دیکھنا  
 سب خادمانِ دین اور عیسائیوں کے لئے ضرور ہے یہ کس طرح کوئی ثابت کر سکتا ہے  
 کہ اسکا اثر حوالیوں کے زمانہ سے موقوف ہو گیا ہے لیکن جبکہ جارا ایمان لوگوں کے  
 کہنے سننے پر موقوف نہیں ہے تو چلو ہم سب کتب مقدس میں تلاش کریں اور ثابت کریں  
 کہ روح کا اثر دل پر سچی و بھاری کے لئے نہایت ضرور ہے +  
 ہم یہ سب غلطی کرتے ہیں کہ اگلے زمانہ کے لوگوں پر روح پاک کی نافرمانی  
 سے زیادہ تر تھی اور اب کون ایسا ہے کہ طرح طرح کی بولی بولنے کا یا معجزاتی قدرت  
 کا دعویٰ کر سکتا ہے + جانتا چاہیے کہ کمالیت کا یا آئندہ کے حلو تو کیے جاسکتے  
 یا کسی بات کے معلوم کرنے کی جو بیل سے ظاہر نہیں ہوئی ہے ہم اس کی قدرت رکھنے  
 کا دعویٰ نہیں کرتے ہیں حوالیوں نے اور اگلے عیسائیوں نے روح قدس سے صرف  
 سبغہ دکھانے کے لئے جسکا ذکر ہم کر گئے ہیں قدرت نہیں پائی تھی بلکہ روشنی  
 اپنے منہ کے لئے اور گناہ کی تائیدیت کے لئے اور مسیح پر ایمان لانے کے لئے اور  
 اسکو دھیسے پانے کے لئے یہی روح قدس سے قدرت پائی تھی اور انہوں نے  
 اس سچائی کے ماننے سے جو کہ روح کے وسیلہ سے ہے اپنے دلوں کو پاک کیا اور  
 روح پاک کے وسیلہ سے انکی امید از حد زیادہ ہوئی انکی خوشی روح پاک میں  
 تھی + انکے دل میں روح قدس کے وسیلہ سے خدا کی محبت بھائی گئی تھی اسی  
 روح کے وسیلہ سے انہوں نے جسم کے کاموں کو زیر کیا اور ابوابِ پکارا  
 اور روح انکی آسمانی میراث کا بیعانہ تھا + اور انکی سب پاک مزاجی اور محبت  
 اور اعمال روح کا پہل پہلائی جاتی ہیں + کیا یہ سب چیزیں ہم سب کو دینی ضرور

نہیں ہیں جیسا کہ ان سبہر کو تین +

جاننا چاہیے کہ بد شہرت انہی ایک دیکھے ہی ہے جیسے کہ تب ہی اسلئے اس کے بدل ڈالنے کے لئے اب بھی اسی قدرت کی ضرورت ہے اور روح پاک کا فضل اب بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ تب تھا اور اب بھی وہ فضل روح کے چشمہ سے حاصل ہوتا ہے پس اتنے باتیں روح کے کاموں کی ضرورت ثابت کر نیکیے لئے کافی ہیں +

یہ بھی خیال کرو کہ ہمارے مبارک خداوند نے جو دینے اپنے جسم کے حاضر رہنے کے عیوض وعدہ کیا ہے کہ میری روح کلیب یا کے ساتھ ہمیشہ رہے گی جیسا کہ وہ یوحنا کے چودھویں باب اور ۱۸ آیت میں کہتا ہے + کہ میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسری تسلی دینے والا بخشے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا + عز کرو کہ اسنے فقط حارین کے ساتھ نہیں بلکہ کلیب یا کے ساتھ ہمیشہ رہنے کے لئے وعدہ کیا ہے۔ تاکہ وہ ان سبہر کو جو اس پر ایمان لائیں

نہ فقط دو پاتین سو برس کے لئے دیکھا دے بلکہ ہمیشہ کے لئے جتنا کہ مسیح زمین سے غیر حاضر ہے اور اسوقت تک کہ وہ دوسری دفع عدالت کے لئے آوے۔

لیکن یہ بات زیادہ معنائی سے معلوم ہوگی جب ہم خیال کریں گے کہ روح پاک کس مقصد کے لئے دیکھی ہے + کیونکہ ساری آدمی شہادت سے خطاؤں اور

گنہگار ہونے کے درمیان مرده ہو رہے ہیں + ویسے خدا کی طرف سے اور روحانی چیزوں کی طرف سے ایسے مرده سے بن رہے ہیں جیسے کہ لاش قبر میں جہنم کے سب کاروبار

کی طرف سے مرده ہے + مگر وہ روح ہے جو جلاتی ہے + یوحنا کا ۶- باب اور ۶۳ آیت + پوشیدہ مرہ ہے کہ مسیح کا کلام انجیل کے درمیان اس مقصد



کے لئے کام میں لایا جاتا ہے کہ مردیے خدا کے بیٹے کی آواز سنیں گے + مگر وہی ہے کہ جبکی قدرت سے مردے جلانے جاتے ہیں کہ اسکی اولاد کو سنیں + واضح ہو کہ جب کلام دلپراثر کرتا ہے تب وہ آدمی نیک کلام کے موافق نہیں بلکہ فی الحقیقت خدا کے کلام کے موافق سنا جاتا ہے + خدا کرے کہ اس سطر سے ہمارے درمیان ہی خدا کا کلام سنا جاوے۔ کتب مقدس میں اس ہر اکہ لئے جس سے ہم جیتے ہیں اور اس فضل کے لئے جو ہماری روحانی زندگی کی سانس ہے وہ دونوں کے واسطے ایک ہی لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس لئے جب ہمارے مبارک خداوند نے اپنے حواریوں پر پہنچا اسنے اسی وقت اسکے مطلب کو یوں بیان کیا اور کہا کہ تم روح قدس سے معمور ہو جاؤ + اسی سبب سے وہ کہلایا جاتا ہے یعنی پہنکنا + کیونکہ روح پاک کا کام ہے کہ دلپراثر کرے جیسا کہ دم بدنیں اثر کرتا ہے۔ اور خدا کی روح سچائی کی روح بھی کہلاتی ہے۔ کیونکہ کوئی سچا کو کس طرح نہیں جان سکتا مگر روح کی تعلیم سے + جانا چاہیے کہ ایک علیٰ علم اسکے حرف و نکوٹ یہ جان سکے لیکن کوئی علم ان فی اسکے سچی معنی کو نہیں بنا سکتا۔ مقدس پرپس پہلا کرنتیوں کے دوسرا باب اور چودھویں آیت میں ثابت کرتا ہے کہ نف فی آدمی (یعنی انسان مطلق) خدا کی روح کی بات کو قبول نہیں کرنا کہ وہ اسکے نزدیک نادانی کی باتیں ہیں اور نہ وہ انکو سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانیت کے طور پر لو جی جاتے ہیں۔ اور بارہویں آیت میں وہ کہتا ہے کہ ہم نے وہ روح جو خلیک جانب سے پائی ہے تاکہ ہم اُن رازوں کو جو خدا نے ہمیں سمجھتے ہیں سمجھیں + یعنی ہم نے اسی روح سے تعلیم پائی اور روشن ضمیر ہوئے ہیں تاکہ ہم ایک سچی اور درست

والنشر انجیل کی جو تعلیم اور جلیس برکتیں جاننے کے لئے ہے حاصل کریں۔  
حقیقتیں سوائے اسکے کوئی اور دوسری تعلیم اس مقصد کے لئے کافی نہیں ہے۔  
کتاب اعلیٰ میں اس کا خوب بیان کیا گیا ہے کہ کتاب مقدس کے سمجھنے کے  
لئے انسان کے جسمانی اور دنیوی دانش اور علم کی احتیاج نہیں ہے مگر روح قدس  
کے الہام کی معرفت ہے جو اسکے سچے معنی کو ان لوگوں پر جو جلیسی اور کشش  
سے تعلق کرتے ہیں ظاہر کرتا ہے۔ یہ ان غریب لوگوں کے لئے ایک بڑی  
تسلی کی بات ہے جو اکثر کہا کرتے ہیں کہ ہم عالم نہیں ہیں اس لئے ہم میل  
کے معنی کو نہیں سمجھتے اور نہ سمجھ سکتے ہیں۔

میرے عزیز و روح پاک پانے کے لئے دعا مانگو تو تم ان حاصل لوگوں سے  
جنگے پاس روح پاک نہیں ہے بہتر سمجھو گے۔

ہر ایک سچے عیسائی کو یہ روح دی گئی ہے کہ گناہ کی طرف سے اسے ملامت  
کو یہ یا اس کو قایل کرے کہ وہ گناہ گار ہے۔

پوسیدہ نہ رہے کہ ہم شرت سے خدا کی پاک شریعت سے ناواقف ہیں اور اس  
سبب سے گناہ سے بھی جو عدول حکمی شریعت کی ہے بچ رہے ہیں۔ ہم مقدس  
پولوس کی مانند جو ایک دفعہ بغیر شریعت کے زندہ تھا جیتے ہیں لیکن جبکہ مبارک  
روح کی قدرت سے دلیں حکم داخل ہوتا ہے تب ہم اپنے گم شدہ اور تباہ حالت  
اور اپنی زندگی بھر کے عمل اور سہوی اور دل کے شرعی گناہوں سے خوب واقف  
ہوتے ہیں۔ مگر خاص کر کہ ہمیں روح پاک اُس بڑے گناہ سے جو یسوع مسیح  
ہے یعنی مسیح کو قبول نہ کرنے سے اور اُس کی بیش قیمت نعمات سے غافل رہنے سے

ہے ملزم کرتی ہے۔ اور پھر روح کی قدرت سے ہمیں ایمان لانے اور جان بچانے کی طاقت ملتی ہے اگر ہم نجات کی احتیاج کو معلوم کرتے ہیں تو اسی کے فضل سے ہے۔ اگر ہم نجات کی راہ کو پاتے ہیں تو اسی کی تعلیم سے ہے۔ اگر ہم نجات پانے کو چاہیں تو اسی کی قدرت سے ہے کیونکہ ایمان خدا کی بخشش ہے اور ہم روح کی تاثیر سے ایمان لاتے ہیں۔ اور حقیقت میں ایمان لانا ایک بڑی چیز ہے یعنی ساری گواہان جو عیسے مسیح کی بابت ہیں ان کو صداقت سے قبول کرنا ضرور ہے۔ اور اپنے گناہ اور تباہی پر نظر کر کے کہ ہم غضب کے فرزند ہیں اور مسیح ہکو بچا سکتا ہے۔ اور بچا دیکھا اور ایک بھاری بوجھ گناہ کا جو کہ دل پر ہے اس کو خداوند پر وال کے اپنے جان کو آرام دینا اور اپنے اچھے کاموں اور لیاقت سے انکار کرنا اور فقط مسیح کی رہائی پر بھروسہ رکھنا یہ ایک بہت ہی بڑا کام ہے ایسا ہے کہ جسے کوئی نہیں بچا سکتا مگر ایمان اور روح کی امداد سے۔ مسیح کی روح پاکیزگی کی روح بھی کہلاتی ہے کیونکہ وہ اس پاکیزگی کی بانی ہے جسکے بغیر کوئی آدمی خدا کو نہیں دیکھ سکتا ہے۔ ایماندار نجات کے لیے روح کے لائق سے اور سچائی پر ایمان لانے سے چھٹے گئے ہیں واضح ہو کہ سر فوہ پیدا ہونا ایک نئی اور روحانی زندگی کا شروع ہونا ہے اس وضع کی پائی زندگی کو برانے اور محفوظ رکھنے کے لیے روح کا کام ہے۔

روشنیدہ نزع سے کہ سب سچے عیسائی مقدس ہیں جیسا کہ تم ان مکتوبوں میں جو مقدسوں کو کہتے تھے دیکھتے ہو۔ اگرچہ بہترین کی بے وقوفی اور شرارت سے مقدس کا نام ایک لفظ حقارت کا لگ گیا ہے لیکن سب آدمیوں کو جانتا چاہیے کہ اگر ہم مقدسوں میں نہیں ہیں تو ہم نجات نہیں پاسکتے۔

اور جانا چاہیے کہ ایک اور دوسرا سبب جسکے لیے ایماندار ذکر و روح عطا

کی گئی ہے پس وہ یہ ہے کہ انہیں سب دینی خدمتو میں وہ مدد کرے۔

کیونکہ مسیح نے کہا ہے کہ تم میرے بغیر کچھ نہیں کر سکتے ہو۔ اور مقدس لوگوں

بھی کہتا ہے کہ ہم آپ سے کوئی اچھا کام کرنے کے لائق نہیں ہیں بلکہ ہماری لیاقت خدا

سے ہے۔ یعنی ہم نے اُس لیاقت کو روح پاک ہی کی مدد سے پایا ہے کیونکہ مسیح

اپنی روح سے جہاں دُعا مانگے اس کے نام سے جمع ہیں حاضر سے اور اگر دیے عطا

سے یا مزا میرا روحانی گیت یا دُعا مانگنی سے کوئی برکت پاوین تو وہ بھی سراسر

روح پاک کی تاثیر سے ہے۔ کیونکہ رومیوں کے ۸ باب اور ۲۳ آیت میں کہا گیا

ہے کہ وہ ہمارے دُعا مانگنے کی وقت ہماری کمزوری کی مدد کرتی ہے اور ہم سب یہ

بھی پڑھتے ہیں کہ روح میں دُعا مانگتے اور روح میں گاتے ہیں۔

اور روح پاک ایمانداروں کے لیے ایک تسلی دینے والا ہی ہے۔

اس خوشنام کا عیسیٰ مسیح نے ذکر کر کے اُسے اپنے غمگین شاگردوں پر

بیہیجے کا وعدہ کیا تھا اور کہا کہ وہ کلیسیا میں تسلی دینے والا رہیگا۔

خدا کو شک ہے کہ دین میں تسلی ہے اور خدا کی راہ میں خوشی اور آرام میں

اور کوئی اس کا انکار نہیں کر گیا مگر دیے جنہوں نے انکی آزمائش نہیں کی ہے +

سچی خوشی فقط ایمان کی راہ اور محبت اور فرمان برداری میں پائی جاتی ہے۔ گناہ

کی معافی سے واقف ہونا اور عیسائی مسیح کے لہو کے سبب سے دل میں آرام پانا اور

فضل کے طیفیل سے ایک اچھی اُمید حاصل کرنا اور موت کی دہشت پر فتح مند ہونا کیا یہ

سب تسلی دینے والی اور مبارک چیزیں نہیں ہیں۔ اب جہاں اور گناہ ان قیمتی چیزوں کے

مقابل اور کون سی چیز درپیش کر سکتے ہے + یہ سب رُوح کی مہربانی اور قدرت رکھنے والی تاثیر سے ہیں اور یہ اب ہلکے پھلکی چیز کی طرف جو عرض کی گئی ہے رہنا کی گونا گونا گوست

تیسرا رُوح کے رکھنے یا نہ رکھنے سے ہماری حالت ظاہر ہوتی ہے کہ وہ

کیسی ہے +

کیونکہ ہمارا متن کہتا ہے کہ جس شخص میں مسیح کی رُوح نہیں ہے وہ اُسکا نہیں ہے۔ پس اس طرح کا ہونا ہمیشہ کے لئے جاہلی میں پڑنا ہے جسکا کچھ علاج نہیں ہے + لیکن ان باتوں سے ایک بڑی سچائی بھی نکلتی ہے یعنی کہ بعضے شخص ضرور مسیح کے ہیں + مان دیے باپ کی بخشش سے اور مسیح کے لہو پر بھروسہ رکھنے سے اور اسکی رُوح کی قدرت سے جس سے انہوں نے اپنے تئیں اس کے حوالہ کیا ہے اُس کے عزیز لوگ ہوئے ہیں اس وضع سے اوسکا رکھنا اس مقصد کے لئے ہے جسکا بیان۔

سُن چکے ہیں اور بھیہ نجات کی حالت میں ہونیکے ایک بڑی دلیل ہے کیونکہ ایسے لوگ مٹھ کرے ہوئے کہلاتے ہیں (دوسرے قریبوں کا پہلا باب اور ۲۲ آیت اور انیسویں کا پہلا باب اور ۱۳ آیت اور چوتھا باب اور ۳۰ آیت) جانتا چاہیئے کہ قیمتی چیزیں محافظت کے لئے اور معلوم کرنیکے لئے بھی گروہ کا مال ہے مٹھ کر بجاتی ہیں + اس طرح ایماندار لوگ مٹھ کرے گئے ہیں کیونکہ خدا نے اپنی رُوح انہیں عطا کی ہے اور وہ ان کے دلوں میں رہتے ہیں وہ انہیں زندہ کرتا ہے وہ انہیں روشن کرتا ہے وہ انہیں گناہ کے لئے قائل کرتا ہے وہ انہیں مسیح پر ایمان لانیکے طاقت دیتا ہے وہ انہیں پاک کرتا ہے وہ انہیں دُعا مانگنے میں

مدہ کرتا ہے اور وہ انکے دلوں کو تسلی دیتا ہے یہی خدا کی مٹھری ہے واضح ہو کہ جو عیسیٰ مسیح میں ہیں ان پر کوئی سزا کا حکم نہیں کیونکہ ویسے روح کی راہ پر چل کر ثابت کرتے ہیں کہ ویسے اُس میں ہیں ۔ روحانی مزاج ہونا زندگی اور آرام ہے کیونکہ جتنے لوگ خدا کی روح سے ہدایت پاتے ہیں ویسے خدا کے بیٹے ہیں ۔

جسکے پاس روح ہے وہ حقیقت میں آسمان کا بیعانہ رکھتا ہے (دوسرا قرنتیوں کا پھلا باب اور ۲۲ آیت اور افسیروں کا پہلا باب اور ۱۴ آیت)

یعنی وہ مسیح کے ساتھ میراث کا حصہ وار ہوتا ہے اور اسکے پاس وہ سکھ کا پھلا پھل ہے ۔

اور حقیقت میں جان اور تن دونوں جہان جاودانی میں ہمیشہ کے لئے خوشوقت کئے جا دیں گے ۔

## فائدہ

اب میرے عزیزو تم اُن چیزوں کو کیا خیال کرتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کی روح ہمارے بہتری کے لئے سفر کی گئی ہے پس اب تمہارا حال کیا ہے یعنی روح تم میں ہے کہ نہیں ۔ اسکو جانتا چاہیئے یعنی اسکو ضرور جانتا چاہیئے کیونکہ ہمارا سب دار اسی پر ہے ۔ اگر ہم میں روح ہے تو آسمان ہمارا ہے اور اگر ہم بغیر اسکے مرین تو دوزخ ہمارا حصہ ہے ۔ اُن باتوں پر جو میں نے کہیں ایک ذرا عذر دیا اور داؤد کی مانند دُعا مانگو کہ ایسے خدا مجھ کو

دُہونڈ اور میریے دلو کو آڑ ما +

اب تم سن چکے ہو کہ کس مقصد کے لئے ہر ایک ایماندار۔

رُوح کو پاتا ہے + یعنی وہ مردہ دل کو جلاتا ہے +

پس دریافت کرو کہ اُس نے بلکہ جلایا ہے یا نہیں + کیا تم خدا کے

یئے زندہ ہوئے ہو یا گناہ اور جہان کے یئے زندہ ہو +

اور پھر روح پاک دل اور صداقت کو روشن کرتا ہے + کیا تم

اب امتیاز کر کے انجیل کی سچائی کو پایا کرتے ہو یا تم اُس کو حقیر سمجھ کر

نفرت کرتے ہو + اور پھر وہ رُوح گناہ کے لئے قایل کرتی ہے +

کیا تم اپنے گناہ کے قایل ہو کر سبت ہوئے ہو + یا تم اُسے حقیر

سمجھتے ہو یا شاید اُس کا فخر کرتے ہو +

پھر وہ رُوح ایمان کی بانی ہے + کیا تم مسیح پر ایمان لئے ہو

یا تم اسکی نجات سے غافل ہو +

اور وہ رُوح انسان کی رُوح کو پاک کرتی ہے + کیا

تمہاری رُوح اُسکے فضل سے پاک کی گئی ہے یا تم ابھی تک گناہ میں ہو +

اور پھر وہ سچے عیسائی کو دُعا کرنے کے یئے مدد کرتی ہے +

کیا تم دُعا کرنے میں اُسکی اچھی مدد سے کچھ واقف ہو

ہو یا تم بغیر دُعا کے رہتے ہو یا جو دُعا بھی مانگتے ہو تو اس وضع سے

مانگتے ہو جو دُعا مانگنے کے برابر خراب ہے یعنی مردہ دستور کے ساتھ

جو دوسے نہیں بلکہ جو خالی باتوں سے ہے اُسے اپنے تین اُسودہ کہتے

ہو اور پھر خدا کی رُوح تسلی دینے والی ہے + کیا تم اپنی خوشی اور تسلی اُس سے حاصل کرتے ہو یا دنیا کی بیہودگی اور بدیوں سے خوش رہتے ہو +

میں خدا سے جانتا ہوں کہ وہ تمہیں ان سوالوں کا ایک سنجیدہ اور سچا جواب دینے کی طاقت بخشے + مگر حرف یہ ہے کہ اگر تم میں سے کوئی بغیر اُس رُوح کے ہے تو کہو تمہارا کیا حال ہے لینے جانو کہ تم مسیح کے نہیں ہو اور نہ اُس سے کچھ تعلق رکھتے ہو اس خوفناک خیال سے کانپو کیونکہ تمکو مرنا ضرور ہے اور تمکو عدالت میں بھی آنا ضرور ہے + جب تم اسکو اُسکے ہیبت ناک تخت پر دیکھو گے تو اسوقت تم دسے بھاؤ گے کہ اگر ہم اُس سے تعلق رکھتے تو کیا خوب ہوتا اور تب تم اسکے ہنسکا کیسی خواہش کرو گے اسلئے تم اسوقت صلاح پذیر ہو کر اپنا دل خدا کی طرف لگاؤ اور کہو کہ ایسے رحیم خدا تو ہمیں رُوح پاک عنایت کر + کیونکہ اُس نے اُنہیں رُوح دینے کا وعدہ کیا ہے جو کہ اُس سے مانگتے ہیں + یہ مبارک بخشش اب بھی تمہاریے لئے ہو سکتی ہے اور ہوگی اگر تم سچائی سے اُسکی خواہش کرو گے + یعنے مانگو گے تو تم پاؤ گے وہ ہونڈو گے تو تمکو ملیگا کہٹ کہٹاؤ گے تو دروازہ کھول دیا جاوے گا +

خدا قادر مطلق تمہاری جانوں پر رحم کرے اور آپ

کرنے کے لئے تمہیں طاقت دے +

اور صبیحوں نے ان برکتوں کو پایا ہے اور رُوح پاک سے معمور ہوئے ہیں اُنہوں کو اس سے اور زیادہ کیا کھا جائے فقط چھہ کہ



اُس عجیب بخشش پر احساسِ مندی کے اقرار کے ساتھ نظر کرو +  
 خدا نے تمہاریسے یسے کیا کچھ بہنیں کیا + اور اب جھوٹی فروتنی  
 سے آسمانی فائدہ کا انکار مت کرو + اگر تم رُوح پاک کی تاثیر کو  
 جس کا ذکر میں نے بار بار کیا ہے معلوم کئے ہو تو یہ تمہاریسے یسے  
 مسیح کے قربت حاصل کر سیکو اور جلال کے مکامین داخل ہونے کے  
 لئے آسمانی بادشاہ کی ایک بڑی مُکھڑ ہے +

پس تھکو چاہیئے کہ تم نہایت خوش اور محفوظ رہو اور جب کہ تم  
 رُوح کو پالے ہو تو اُسکی راہ پر ضروری سے چلو اور احتیاط کرو کہ رُوح  
 آرزو نہ ہوئے + اور خدا کی ستائش اور اُسکے جلال کے لئے  
 رُوح کے پھل سے بارور ہونے کو جو مسیح کے وسیلہ سے ہے مستعد  
 رہو +

+ آمین +



## پاکیزگی کے بیان میں دشویں نصیحت

عبرانیوں کا بارشہوان باب چودہواں آیت  
قدس کی پیروی کرو جس کے بغیر کوئی خداوند کو نہ کیہیگا

جانتا چاہیے کہ قدوس قدوس خداوند خدا قادر مطلق ہے +  
یہی بڑی مقدس لوگوں کی اور فرشتوں کی انکی عظیم پرستش میں ہے۔ ہاں وہ خدا  
جسے ہمیں بنایا وہ خدا جو ہم پر سلطنت کرتا ہے وہ خدا جو ہمارا اندام کی گناہات پاک  
کون اسکی مانند پاکیزگی میں جاوہ کرے۔ اور ٹھیک تھید میں + اور کلمات دکھلائے  
میں ہے + واضح ہو کہ خدا کی پاکیزگی پر مناسب طور سے غور کرنا ہر وقت ہلکے سنجیدہ  
کرے گا اور خاص کرے جب ہم اپنی ناپاکی پر خیال کرتے ہیں + تو ہم میں سے ہر ایک کو  
چاہیے کہ اشعیانی کے کلام کو اختیار کر کے بھیکے + افسوس ہے مجھ کو کہ  
میں تباہ ہوتا ہوں اسلئے کہ میں ایک آدمی ہوں جس کے لب ناپاک ہیں اور میں ان لوگوں کے  
درمیان بستا ہوں جن کے لب ناپاک ہیں + کون اُس پاک خداوند خدا کے روبرو کھڑا  
ہو سکتا ہے + جانتا چاہیے کہ جب خدا نے آدمی کو بنایا اسنے اسے پاک بنایا +  
اور خدا نے آدمی کو اپنی شبیہ پر بنایا جو شبیہ پاکیزگی تھی کیونکہ پاکیزگی خاص صفت  
خدا کی ہے۔ لیکن آدمی نے جلد اپنے اُس بزدل سرشت کو گناہ کے باعث کہو دیا  
اور وہ ایک ناپاک شے ہو گیا اسلئے خدا نے جس کے انگلیں نہایت پاک ہیں اور بجا  
کو دیکھ نہیں سکتا اسے بہشت سے نکال دیا کیونکہ گناہ نے اُس اچھے ٹھکانے کو جو پہلے  
وہ خدا کے ساتھ رکھتا تھا توڑ ڈالا اور جیساکہ وہ میان تاریکی اور روشنی کے مضافت

نہیں ہو سکتی ہے ویسے ہی اُس پاک خدا اور ناپاک گنہگار کے درمیان مرافقت ہو نہیں سکتی۔ اور اسی سبب سے ہمارے متن میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ بغیر پاکیزگی کے کوئی آدمی خدا کو دیکھ نہیں سکیگا۔ خدا کو دیکھنا یہ اُس کا خوشی کا بیان ہے کہ جہاں اسکی ربانی کمالیت سب بخشش ہوئی تو کوئی حیرت اور حوشی کے لئے ظاہر کیجا سکی لیکن ہم اسے بغیر پاکیزگی کے نہیں دیکھ سکتے۔

اب خدا نے جسے آدمی کو پھلے پاک بنایا تھا اپنی بڑی مہربانی سے یہ ایک راہ ایجاد کی جس سے کہ اُسے پھر پاک کرے یہ پاکیزگی انسان کی بڑی نہایت ایک خاص حصہ ہے کیونکہ مسیح کے لہو سے ایمانداروں کے گناہ کا تصور منع کیا جاتا ہے اور مسیح کی لُوح سے ویسے سر فو پیدا ہوتے ہیں اور نئے مخلوق بنتے ہیں یعنی ویسے پاک بنائے گئے ہیں اور اسطر سے وے لایق آسمان کے ہوئے ہیں اور خدا کو دیکھیں گے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جو پاک دل ہے وہ خدا کو دیکھ سکیگا۔

اب بتانا اس وقت کا کام یہ ہے پھلے دکھانا کہ پاکیزگی کیا ہے۔ دوسرا پاکیزگی کی ضرورت کو ثابت کرنا تیسرا بتانا کہ پاکیزگی کیونکر حاصل ہوتی ہے۔ پھلے۔ اب آؤ ہم سب سچی پاکیزگی کی ذات کو عور کرین حاصل کلام پاکیزگی خدا کی شبیہ ہے یعنی پاکیزگی وہ صفائی ہے جو انسان کی شہرت میں اور مادہ کی خواہش میں اور اس کے اعمال میں جو ایک نقل اور نمونہ ربانی صورت کا ہے انسان کی رُوح میں بھردی گئی ہے خیال کرو کہ پاکیزگی صفائی ہے برخلاف اوس دہشت ناک ناپاکی کے جو گناہ نے آدمی کی رُوح میں پیدا کی ہے واضح ہو کہ گناہ میں دو چیزیں ہیں یعنی اسکے بدی اور اسکی ناپاکی اسکی بدی

کے سبب ہم ابدی سزا کے لائق ہوئے ہیں اور اسکی ناپاکی سے ہم نالایق بن گئے ہیں اسلئے گناہ ہم سبہنو کو خدا کی بندگی کرنے اور اس سے کامیاب ہونے سے مٹاتا ہے اور ناپاکی ہم سبہنو کو شرمندہ کرتی ہے کیونکہ ان دونوں کے درمیان ہم اپنے پھلے گناہ کے سبب شرمندگی اور خوف میں چڑ گیا تھا اور اس سبب طرح اب خدا نے اس نجات میں جو کہ خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے ہے ان دونوں کو دفع کرنے کے لئے تدبیر شہنائی ہے یعنی ان لوگوں پر سے جو مسیح کے لہو پر ایمان لاتے ہیں گناہ کا مقصور بالکل دور کیا جاتا ہے کیونکہ وہ لہو اسنے اسکے لئے فدیہ دیا ہے جانا چاہیے کہ الائش گناہ کی روح پاک کے فضل سے ان لوگوں میں سے جو سرفرا پیدا ہوئے ہیں دور کی گئی ہے ۔ وہ صفائی جس کا ہم ذکر کرتے ہیں دل اور شہت کی صفائی ہے اگر ظاہری اعمال ناپاک نہیں ہیں تو یہ کافی نہیں ہے کیونکہ جب تک دل پاک نہ کیا جاوے سچی پاکیزگی نہیں ہو سکتی بہت سے لوگ اس سے بالکل غافل ہیں وے یہ خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر انکے گذران اچھی ہے اور اعمال نیک ہیں یعنی جسے دیے نیک اعمال کہتے ہیں کافی ہے اور پھر یہی ایک مہلک غلطی فریسیوں کے درمیان تھی کہ جسے ہمارے مبارک خداوند نے بڑی تندی سے فاش کیا کیونکہ وے اپنے کھانے اور پینے اور ہر ایک چیزوں کے دھونے میں بڑے سزا لے تھے تاکہ ناپاک نہ ہوں لیکن ہمارے خداوند نے انہیں فقط باہر کے دھونے سے اور اندر کے کچھ خبر نہ رکھنے سے مطمئن کیا وے اپنی زبان سے خدا کا نزدیک آتے تھے لیکن انکا دل اس سے بہت دور تھا انکا باطن نہایت بد تھا وے قریبی کاغذ باہر سے سفید اور خوبصورت لیکن اندر سے مردوں کی جڑوں سے اور بالکل

نما پاکی سے بھرے تھے اسلئے ہمارے خداوند نے انہیں سر نو پیدا ہونیکے ضرورت اور ایک نئی اور ربانی شرت کے حصہ دار ہونیکے تاکید کی +

پرسیدہ نر ہے کہ ایماندار لوگ عالم بالا سے پیدا ہوئے ہیں یعنی خدا سے پیدا ہوئے ہیں اور جب کہ ہر ایک لڑکا حصہ دار ہوتا ہے باپ کی شرت کا اسطرح خدا کی سر نو پیدا ہوئے لڑکے اسکی شرت کے حصہ دار ہوتے ہیں + وے اگلے چلن کی بابت یعنی پُرانی انسانیت کو جو فریب دینے والی شہوتوں کے سبب سے بگڑ گئے تھے ترک کئے ہیں اور اپنے جی اور جانفے نئے بن کر نئی انسانیت کو جو خدا کے موافق راستبازی اور بالکل پاکیزگی میں پیدا کی گئی ہے اختیار کئے ہیں + انیسویں کا چوتھا باب ۲۲ سے ۲۴ آیت تک جبکہ دل اسطر سے نیا بن گیا تو البتہ اُس میں نیا مزاج اور نئے ارادے ہی ہونگے + ہر ایک شرت اپنی ایک خاص خواہش اور ارادہ رکھتی ہے اور ویسے خواہشیں جو عیسائیوں کی ہیں خدا کی مرضی کے موافق پاک ہیں وہ تبدیلی جو فضل کرتا ہے اشعیانی نے اُسے نہایت خوبی سے اپنی کتاب کے گیارہویں باب میں بیان کیا ہے کہ بہتر یا ترے کے ساتھ رہیگا اور چلتا حلوا کے ساتھ میٹھے گا اور بچھیا اور شیر کے بچے اور گائے اور بچھکے اسپین ملے جلے چریگے + یعنی بد ذوات آدمی کیسی ہی سیر جم ہوا نبیل کے اثر اور مسیح کے فضل سے ایسی تبدیل کئے جا دیں گے کہ وے ایک کمزور عیسائی کے ساتھ ہی حلیم اور حلیم شفقت سے پیش آئیں گے + ایسے بہاؤ تو تم اسطر کے تبدیلی سے واقف ہوئے ہو یا نہیں ہم اُن مدعیوں کا جو دین کو حقیر سمجھتے ہیں اور اچھے لوگوں سے نفرت کرتے ہیں اور انہیں مذکورہ دیتے ہیں اور انکی غیبت کرتے ہیں وے تحقیقی ایسی کتاب شیر

اور پھڑپھڑے بنے ہیں اور سیج کے بہترین خیال کئے جانے کے لائق نہیں ہیں میں خدا سے چاہتا ہوں کہ ایسے لوگ جائیں کہ سر نہ پیدا ہونا کیا ہے ۔

اب ہم کو تہوڑا سا خیال کرنا چاہیے کہ پاک لوگوں کا خاص مزاج اور ارادہ کیا ہے ؟

جاننا چاہیے کہ ویسے اپنی عادت کی تاثیر سے خدا کے خوف میں رہتے ہیں مگر عظام کے خوف کی مانند نہیں بلکہ لڑکوں کے خوف کے موافق رہتے ہیں ۔ جیسا کہ ایک دفعہ دے بغیر خدا کے خیال اور اسکی مرضی کے برخلاف رہتے تھے اب ہمیشہ اسکی عین خدا کے خوف میں رہتے ہیں کہ جس نے انکی دلوں میں خوف ڈالا ہے اور اب وہ جانتے ہیں کہ اسکی آنکھ نہ بند ہے وہ ہمیشہ اسے اپنے روبرو رکھتے ہیں اور انکی بھی خواہش ہے کہ انکے سب خیال اور گفتگو اور کام اسکی رضا مندی اور ستائش میں ہو دین ۔ اور پھر وہ علیم ہیں ۔ کیونکہ علیمی سب فضلوں کی بنیاد ہے اور صرف یہی ایک زمین ہے کہ جسمیں دیے آگئے ہیں ۔ اور وہ پاک لوگ اپنے تین پہچانتے ہیں یعنی اپنے دلکی وبال سے خوب واقف ہیں ۔ وہ اپنے ہمیشہ مانگنا ہونے آگاہ ہیں جس سے جہان ناواقف ہے یا دگاری ان گناہوں کی جو انہوں نے اپنی نفسانی حالتیں کئے تھے انکو شرمندگی سے ڈانپتی ہے اور واقفیت اور باقی خرابیوں کی اب آئین جو رہ گئیں ہیں انکو انکی نظروں میں پست کرتی ہے ایسا کہ وہ فقط خدا کے روبرو خاک ہی پر نہیں ہوتے ہیں بلکہ اپنے ہمایو کو حقیر سمجھنے سے بھی باز رکھ گئے ہیں ۔ اگر وہ بدتر لوگوں سے کچھ تفاوت رکھتے ہیں تو ویسے یاد کرتے ہیں کہ وہ فقط فضل ہے کی برکت سے ہے اسطور سے تبدیل ہو کر چوٹی لڑکوں کی مانند آسمان کی باوثابت کو حاصل کرتے

ہیں اور ہمیشہ اپنے آسمانی باپ کی دانش میں اور فضل اور قدرت پر بھروسہ رکھ کر زندگی بسر کرنا سیکھتے ہیں۔ ایک دفعہ ہم پھر کہتے ہیں کہ پاک لوگ روحانی اور آسمانی مزاج رکھتے ہیں۔ کیونکہ جب مانی مزاج ہوتا موت ہے لیکن روحانی مزاج ہوتا زندگی اور آرام ہے۔ ایمان نے انہیں آئندہ اور ابدی حیرتوں سے اس جہان کے بیہودہ چیزوں سے بہتر خیال کرنا سکھا گیا ہے کیونکہ وہ ایمان جس سے دیے اب جیتے ہیں خلاصہ ہے ان چیزوں کا جس پر وہ بھروسہ کرتے ہیں اور گواہی ان کی یہی چیزوں کی ہے۔ کیونکہ وہ جو روح سے پیدا ہوا ہے روح ہے اس کا دل روحانی چیزوں کو جب مانی سے زیادہ پسند کرتا ہے جب وہ اپنے روحانی کامرین مشغول ہوتے ہیں تب دیے اپنی درست طبیعت میں رہتے ہیں اور بعض وقت اس جہان کے بیہودہ چیزوں پر نہایت بے پرواہی سے نظر کرتے ہیں۔ کیونکہ زندگی گفتگو آسمانی ہے۔ اور مسیح کی صلیب کے باعث جہان ان کے روبرو مصلوب ہوا ہے۔ یعنی دیے جہان سے مطلق خوش نہیں ہیں جیسے کوئی پہلا آدمی ایک مجسم کے مشرقی لاش سے خوش نہیں ہوتا اور وہ بھی اس طرح جہان کے آگے مصلوب ہوئے ہیں اس لئے جہان ان پر کسی بڑی قدرت کے ساتھ کارگر نہیں ہو سکتا جیسا کہ حواس کی چیزیں ایک مردہ شخص پر کارگر نہیں ہو سکتی ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ پاک لوگوں کے مزاج پر محبت بڑا جوش رکھتی ہے کیونکہ محبت کے بغیر سب کمالیت اور دینی اقارب بیفائدہ ہیں۔ خدا کہتا ہے ایسے میرے بیٹے اپنا دل مجھے دیے اور وہ ایماندار جواب دیتا ہے کہ۔ اور اے ہمیشہ سب کی طرف سے بند رکھ فقط اپنی طرف سے۔ جانا چاہیے کہ خدا سب

سچے ایمانداروں کو نہایت پیارا معلوم دیتا ہے + اور اسکی محبت کی کشش عیسیٰ  
 مسیح میں زیادہ مضبوطی سے ظاہر ہوتی ہے + یعنی وہ اسے پیار کرتے ہیں  
 اسلئے کہ اسنے پہلے انہیں پیار کیا + اور فضل کے وسیلہ سے یہ بہرہ رسا  
 رکھتے ہیں کہ خدا نے عیسیٰ مسیح کی خاطر انکے گناہوں کو معاف کیا ہے اور انکی  
 شخصیت کو قبول کیا ہے + اور وہ انکو جلال میں پہنچا دیگا اسلئے وہ بڑی سے  
 کنارہ کر کے اپنے تین بیٹے بن گئے ہیں کہ جسے ویسے جانتے ہیں کہ خدا عزت کرتا ہے  
 اور پاکیزگی پر عمل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں کہ جسے ویسے جانتے ہیں کہ خدا پسند  
 کرتا ہے - اس سبب سے اوسکے لوگوں کے لئے اسکا کلام اور اسکا دن اور اسکا کام  
 انکی ختمی ہے + خدا کو جلال دینا انکی وجود کا ایک نیا مقصد ہے اور علاوہ اسکے  
 یہ بہرہ دریافت ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کے اعمال ضرور پاک بھی ہونگے کیونکہ انکی شہرت  
 نئی کی گئی ہیں اور انکے مزاج پاک کئے گئے ہیں + وہ اپنی سبط علی گفتگو اور خدا  
 پرستی میں پاک ہوئے ہیں + وہ آدمی جسکے جن زبان میں اگر قرار کرے کہ اسکا دل  
 پاک ہے تو ایک نہایت بڑی مکاری ثابت ہوتی ہے - اگرچہ بغیر پاکیزگی کے اخلاق  
 ہو سکتا ہے لیکن بغیر اخلاق کے پاکیزگی نہیں ہو سکتی - جسکے دل پر خدا کی شریعت لکھ گئی  
 ہو اور خدا کی محبت اسپر بھائی گئی ہو اسکو فرمان برداری آسان اور دلچسپ ہوگی +  
 کیونکہ مسیح کا جو آسان اور اسکا بوجھ ہلکا ہے - اگرچہ ایسا بیان طرل ہے لیکن ہم اسکا  
 مختصر بیان کرینگے + جاننا چاہیے کہ جس اعمال کو ہم حقیقت میں اچھا کہتے ہیں چاہیے کہ وہ ایک  
 اچھی بنیاد سے ہودہ کیا ہے وہ ایک نئی شہرت ہے یعنی رُوح پاک کا فضل جو ایمانداروں میں  
 ہے + اُن اعمال کو نکالنا ایک درست قاعدہ کے موافق چاہیے یعنی خدا کے کلام کے



مطابق۔ اور نکھا اور کرنا ایک نیک انجام کے لئے یعنی خدا کو جلال پہنچانے کے لئے  
 چاہیے۔ اگر ان قاعدوں سے دیے اعمال آزمائے جاویں تو حقیقت میں تہوڑے  
 اعمال اچھے ٹہریں گے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ سب خدمتیں جو ہمیں خدا کے لئے کرنی ہیں وہ  
 سب پاکیزگی میں شامل ہیں۔ ان سب کو ہمیں پہلے خیال کرنا چاہیے۔ لیکن بہتر  
 لوگ انکو بالکل اپنے حساب سے باہر رکھتے ہیں۔ واضح ہو کہ اس سے زیادہ اور کوئی  
 بات عام ہے جو کسے میں آتی ہے کہ جس سے نادان لوگ موت کے ڈر کے برخلاف اپنی تسلی  
 کرتے ہیں یعنی یہ سمجھتے ہیں کہ ہم تو دیانت دار رہے ہیں اور سب کا حق ادا کر چکے ہیں نہ  
 ایسے لوگوں سے ہم وہ سوال کرتے ہیں جو ایک پادری نے ایک مرتے شخص سے کیا تھا۔  
 کیا خدا کو تم نے وہ دیا ہے جو تم کو اسے دینا تھا۔ کیونکہ ہم سب اپنے دل اپنی محبت اور  
 اپنی فرمان برداری کے خدا کے قرضدار ہیں لیکن ان سوس کتنے ہیں جو خدا کو بھول گئے  
 ہیں اور بغیر خدا کے زندگی بسر کی ہے اور اپنی زندگی بھر خدا سے بغاوت کی ہے لیکن پاک  
 لوگ خدا کے جلال کو اور اسکی مرضی کو اور اسکے کلام کو اپنی سب سے بڑی پاداری سے نگاہ  
 رکھتے ہیں۔ اور اپنے پُرسوں کو بھی نہ بھولا چاہیے۔ کیونکہ دنیاداری فقط دغا  
 مانگنے اور خدا کی بندگی کرنے ہی میں نہیں ہے۔ لیکن پاک لوگ اپنے سب کاروبار میں  
 دنیاداری کو کام میں لاتے ہیں مطابق اُس قدیم وعدہ کے جو نوکر یا نبی کے (۱۴) باب  
 اور ۱۰ آیت میں ہے کہ اُسی دن گہوڑوں کے کھٹنوں پر منہ نقش ہوگا کہ قدوس  
 خداوند کہ۔ یعنی پاکیزگی منحصر نہ ہوگی صرف کاہنوں اور پیکروں میں بلکہ سب لوگوں  
 میں عام ہوگی اور اسکے سب کاروبار خدا کے جلال کے لئے سرانجام کئے جائیں گے  
 یہ بات سچ ہے کہ سچی پاکیزگی فقط دل سے نہیں بلکہ سب ظاہری کاموں سے بھی ملتا ہے

کیونکہ پاکیزگی ہے جو نیک شوہر اور نیک جوہر اور نیک مان باپ اور نیک لڑکے  
 اور نیک مالک اور نیک مالکہ اور نیک پیشہ کر نوالے اور نیک نکر اور نیک رعیت بناتی  
 ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ فی الحقیقت وہ یہی کرتی ہے اور انکو جو اس پر غور کرتے ہیں  
 تعجب میں ڈالتے ہے۔ اور یہی ایک سب سے بہتر راہ ہے جس پر لوگ انجیل کی ترقی کے  
 لئے کھلا رہنے پر سرسبز کو نیک بنائیکے لئے چل سکتے ہیں۔ اس طور سے چاہیے کہ ہر ایک  
 ایماندار ایک عملی مسادہ کر نوالا ہو جو اسے اور زندگی کے کلام کو ظاہر کرے۔  
 یعنی حامی روشنی اور نیک سامنے چلے اور بت دیے ہمارے اچھے کام کو دیکھ  
 کر ہمارے باپکا جو آسمان پر ہے شکر کریں گے + واضح ہو کہ سچی پاکیزگی کا یہ ایک  
 مختصر حال ہے۔ اب ہم دوسری بات کہنے کو آگے بڑھتے ہیں۔ ~~دوسرا~~ اپنے پاکیزگی  
 کی ضرورت کو ثابت کرنا + کیونکہ ہمارا متن کہتا ہے کہ بغیر پاکیزگی کے کوئی شخص خدا  
 کو نہ دیکھ سکا + اس بات پر ساری مقدس کتابیں گواہی دیتی ہیں اور حقیقتیں اس بات  
 کی سمجائی ہر ایک غور کر نوالے شخص پر ضرور ایک لحظہ میں ظاہر ہو جاتی ہے +  
 پوشیدہ نہ رہے کہ پاکیزگی ہماری سنانکا ایک حصہ ہے تو یہ کہنا کہ ہم بغیر پاکیزگی کے  
 بچیں گے ایسا بیہودہ ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ ہم بغیر نجات کے بچیں گے + واضح ہو  
 کہ مسیح ہمارے گناہوں سے ہمیں بچانیکے لئے آیا ہے اور نہ یہ کہ ہمارے گناہوں کے  
 درمیان ہمیں رکھ کے بچاؤ کے گناہ کے تصور سے رائی یا معافی پانا فقط ہماری دعا  
 نجات ہے + اپنی موت سے مسیح کا مقصد یہ تھا کہ وہ ہم سب کو ہماری بدی سے  
 چھڑا دیے اور اپنے لئے ایک خاص لوگ جو نیک کام نہیں سرگرم ہیں پاک کرے۔ ~~یہ~~  
 مسیح دقت نہیں ہو سکتا ہے اور نہ ہو گا + یا تو ہم اتنے پوری نجات حاصل کریں

یا اُتھے بالکل محروم رہیں کیونکہ جب تک ہم گناہ کو پیار کرتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں تو ہم کو خواب میں بھی نجات کا دیکھنا محال ہے + سو اسی اسکے خدا کا حکم پاکیزگی کی ضرورت دکھلاتا ہے + یعنی شریعت یہ کہتی ہے میں تمہارا خداوند خدا ہوں تم اس لیے اپنے تین پاک کرو کیونکہ میں پاک ہوں + اور یہی انجیل کا بھی کلام ہے + اور اس مطلب کا ثبوت انجیل کے اوس مقام میں داخل کیا گیا ہے جہاں مقدس پطرس کہتا ہے کہ جس طرح تمہارا دولا نیوالا پاک ہے اسی طرح تم بھی اپنے سب جان میں پاک ہو جاؤ + اور یہی انجیل جو نجات لاتی ہے ہمیں تربیت کرتی ہے کہ ہم بدکاری اور دنیوی شہوتوں سے پرہیز کر کے اس دنیا میں ہوشیار اور راست اور نیک کامو کر گذران کریں + اور پھر خدا کی وہ محبت جو برگزیدگی کے مقدمہ میں ہے پاکیزگی کی ضرورت کو ظاہر و ثابت کرتی ہے + یعنی کیا خدا نے انہیں ہمیشہ سے برگزیدہ نہیں کیا ہے جنہیں وہ آخر میں جلال عطا کریگا + مان اُسنے کیا ہے + لیکن کس مطلب کے لئے بیٹے کو دے پاکیزہ (انسیونکا پہلا باب چوتھی آیت) کیا اُسنے ہمیشہ کی زندگی کے لئے انہیں تقدیر نہیں کیا ہے + مان کیا ہے + پر اس مطلب کے لئے تاکہ دے اسکے بیٹے کے ہم صورت ہو جاویں - (دومیونکا باب اور ۲۹ آیت) اور اسی طرح سے پطرس حواری نے کلیسیا کے ۳ باب اور ۱۲ آیت میں ایسے لوگوں کو یونانی لغت کی ہے کہ تم خدا کے برگزیدہ کی مانند جو پاک اور پیارے ہیں شفقت اور مہربانی اور فروتنی اور حلیمی کا لباس پہنو - کیونکہ یہ چیزیں انہیں سبھی میں اور اُسنے طلب کی گئی ہیں کیونکہ دے خدا کی برگزیدگی کی محبت سے غرض رکھتے ہیں + بنانا چاہیے کہ سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ جب کہ خداوند خود نہایت پاک ہے اور بہشت صرف خدا کا اور اسکی بندگی کرنا اور اس سے

خوشی اٹھانا ہے اسلئے نہایت ضرور ہے کہ ہم پاک ہون کیونکہ بغیر اسکے جبکہ ہمارا  
 متن کہتا ہے کوئی خداوند کو نہ کیسکا ۔ ہرگز نہیں وہ چاہیے کیس ہی ہو خواہ وہ  
 بلند ہو یا پست خواہ وہ امیر ہو یا غریب خواہ وہ فاضل ہو یا جاہل خواہ وہ سفیر ہو  
 یا حقیر اسکی دانش یا دین کیسی ہی ہو اور کیس ہی بلند و سکا پیشہ ہو خواہ وہ اپنی نگو  
 اور مذہب پر اور اپنے اعمال اور اپنی عبادت پر فخر کرتا ہو ۔ یہ سب بالکل بیفائدہ  
 ہن بغیر پاکیزگی کے ۔ پس چاہیے کہ کوئی آدمی اپنے تین بیہودہ باتوں سے متعلقہ  
 میں نہ ڈالے کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ناپاک آدمی اسکی بادشاہت میں ہرگز داخل  
 نہوگا ۔ حقیقت میں یہ نہایت درست بات ہے کہ بہشت خود بد کے لئے ورنہ ہوگا  
 کیونکہ جسمانی آدمی خوب جانتا ہے اور قرار ہی کر گیا کہ اسنے آسمانی چیز و نفازا نہیں  
 اٹھایا ہے ۔ اسکی عشرتیں جسمانی اور دنیوی ہن اور اسکی خوشی ہو قونی اور  
 بیہودگی اور گناہ میں ہے ۔ کیونکہ جہانکے بدذات لوگ اسکے پندیدہ رفیق ہن ۔  
 وہ دیندار نہ نفرت کرتا ہے اور انہن ایذا دیتا ہے اور انہن حقیر سمجھتا  
 ہے اسلئے کہ وہ پاک ہن ۔ شاید انکی پرستش میں حرکت ڈالتا ہے اور انکے  
 بد مذہب ہی نقصان پہنچاتا ہے ۔ کیونکہ وہ عامانگنا اور ستائش کرنا اور پرتنا اور خدا کا  
 کلام سنا اور اسکے رو بہ رفیع چیزن اور اس اور ملگین کر خواہے ہن ۔ اور بت کا وہ  
 ہی اسکے لئے ایک بوجہ ہے ۔ پس کس طرح ایک ناپاک روح آسمان میں جاسکے  
 ۔ یہ چیزن تو انکے شرت میں ناممکن ہن اور مطابق حکم خدا کے و چنڈ ناممکن ۔  
 جانتا چاہیے کہ پاکیزگی کی ضرورت دکھانے کے لئے بہت کچھ اس سے ہی  
 زیادہ کہا جاسکتا ہے لیکن سمجھ دار لوگوںکی خاطر جمعی کے لئے یقین ہے کہ جو کچھ کہا

کہا گیا ہے وہی بس ہے۔ اور مجھے یہ یقین ہے کہ بعضے تم میں سے یہ کہہ رہے ہوں گے کہ مان یہ تو بہت صاف ہے۔ کیونکہ خدا نے فرمایا ہے اور میں اسے اپنے حسبِ حال پاکے یقین کرتا ہوں اور اب میں دریافت کر نیکی لے تیار ہوں کہ میں جو ایک مخلوق اپنے شہر اور اعمال سے ناپاک ہوں کس طرح پاک ہوں؟ ایسی ضرورت کے سوال کا جواب میں خوشی سے دوں گا یعنی آخری بات میں جو شہر الٹی گئی ہے +

**میں** یعنی وہ وسیلہ جس سے ہم پاک ہو جاویں۔

اب یہاں پر اس بات کے غور کرنے کی بڑی ضرورت ہے کہ کوئی شخص اپنی شہرتی حالت میں اپنی قدرت اور کوشش سے سچی پاکیزگی کو حاصل نہیں کر سکتا کیونکہ جو جسم سے پیدا ہوا ہے سو جسم ہے اور وہ وہی ہوگا + یعنی جب تک وہ سر نہ پیدا ہو وہ جسم سے بہتر نہیں ہے اور نہ ہو سکیگا۔ یعنی جب تک کہ ہم مسیح پر ایمان نہ لاویں اور اس میں وصل نہ ہوں تب تک ہم ذرا بھی پاک نہیں ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ اخلاق اور نیکو کاری میں پرچہائیں اور شہادت پاکیزگی کی ہو سکتی ہے لیکن سب سچی پاکیزگی جو کبھی دنیا میں رہی ہے یا کبھی اس میں ہوگی وہ مسیح سے ہے جیسے کہ ہم سب روشنی سورج سے پاتے ہیں + اس لئے دے غریب نادان لوگ پاکیزگی پانچکے لئے جس حالت میں کہ مسیح کو قبول جاتے ہیں تو پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے روزہ رکھتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں اور ریاضت و عجز میں بیفایدہ محنت کرتے ہیں اور اس سے شروع سے دیے لوگ جو کہ سوچتے ہیں کہ نجات کے لئے مسیح کے ساتھ ہونا کچھ ضرور نہیں ہے بلکہ اپنی اچھی کوشش سے پاکیزگی حاصل کرینگے یہ خیال ان کا ہی نہایت غلط ہے + لیکن سچی عیسائیوں کے یہ بولی ہے کہ حقیقت میں خدا

مسیح میں ہماری راستبازی اور زور ہے + اسلئے ایسے میرے دوست  
جب کہ گناہ ہماری شرت کا ہمنے آدم سے جو کہ پھلا آدمی تھا پا پا ہے اس طرح سے  
ہم کو سب پاکیزگی اپنے نئی شرت کے عیسائی مسیح سے جو دوسرا آدم ہے۔ حاصل  
کرنا چاہیئے + اور جس طرح سے کہ ہمنے خاکی صورت اختیار کی ہے اس طرح  
ہم کو چاہیئے کہ آسمانی صورت بھی اختیار کریں + اب خدا کو شکر ہے کہ ساری۔  
کلیسیائیوں کے لئے فضل کے سموری مسیح میں ہے اگر ہم ایمان سے مسیح کو  
قبول کر سکیں اور اس کی سموری سے فضل پر فضل حاصل کر سکیں تو ہم بھی اچھے  
کلیسیا کے ہو گئے +

ایمان وہ فضل ہے جسے خدا نے ہمارے پاک ہونیکا وسیلہ مقرر کیا ہے  
اور جو لوگ کہ خیال کرتے ہیں کہ ایمان پاکیزگی اور نیک کاموں کا دشمن ہے وہ  
نہایت غلطی میں پڑے ہیں + اگر ہم کتاب مقدس میں دیکھیں تو ہم اسیں پاؤں  
گئے کہ مسیح پر ایمان لانے سے بدتر غیر تو موکا دل پاک ہو گیا ہے +  
(اعمال کے ۱۵ باب اور ۹ آیت) اعمال کا ۲۶ باب اور ۱۸ آیت)

پوشیدہ نر ہے کہ ایمان جو تائب گنہگار کو مسیح کے پاس نجات کے  
لئے لاتا ہے گویا ایک ماہتہ سے سمانی اور دوسرا ماہتہ سے پاکیزگی یا آہ ہے +  
جیسا کہ مسیح کا ارادہ اپنی شفاعت کے کام میں گناہ مٹانے کو ویسا ہی  
پاکیزگی بھی عطا کر سکتا تھا اور ہر ایک نو پیدا شخص کی سی بی خواہش ہے +

پر غور کرو کہ انجیل کی تسلیان مثلاً خدا کی محبت اور گناہ کی معفرت کا وعدہ اور  
وکی خاطر جمعی اور روح القدس میں فروغ ہونا اور جلال کی امید یہ سب ہماری

پاکیزگی بڑا نفع کے لئے ایک عجیب تاثیر رکھتے ہیں + اسی لئے ہلکو چاہیئے کہ ہم سرگرمی سے اپنے بیل کو پڑھیں اور انجیل کے وعظ اکثر سنا کرین اور خاص کر کے دعائیں معمور میں یہ سب ٹھیک فضل پانے کے وسیلے کہلاتے ہیں + اگرچہ دیے اپنے میں کوئی قدرت ہمیں پاک کرنیکی نہیں رکھتے ہیں تو یہی دیے خدا کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں کہ ہم انہیں استعمال کریں کیونکہ اس نے اپنی مہربانی سے ان پر برکت دینے کا وعدہ کیا ہے اور انکو سرگرمی سے عمل میں لانے سے رُوح پاک کا ہر ایک فضل استعمال میں آتا ہے اور استعمال سے بڑھتا جاتا ہے اس ترکیب سے بدی گناہ کی اور خوبی پاکیزگی کی خوب یاد رہتی ہے اور خاص کر کے اس طرح سے ہماری رُوح آپ ہمارے ایمان کی رہنمائی کر کے سیدھی مسیح کے پاس لے جاتی ہے اور اس طرح سے ہم پاکیزگی میں بڑھنے کے لئے ہر روز فضل کی مدد پاتے ہیں یعنی فضل پر فضل +

### فائدے

اور اگر پاکیزگی یہی ہے تو ایسے میرے دوستو یہ کہاں ملیگی افسوس + اگرچہ اس جہان میں کیسی تہوڑی دکھلائی دیتی ہے تسپر بھی حقیقت میں یہ وہ شبیہ خدا کی ہے جس سے ہر ایک سچا عیسائی تبدیل ہوتا ہے اور اور بغیر اس کے ہر ایک شخص ابھی تک اپنے گناہوں میں ہے اگر اسی حالت میں مرے تو ضرور ہمیشہ کے لئے ہلاک ہو گا۔

اور کیا یہ اُن بیے پروا گنہگاروں کو جو ہر روز گناہ کرنے میں مشغول رہتے ہیں اور اُسے پیار کرتے ہیں مڑاتے ہیں +

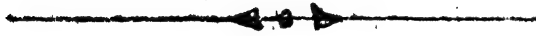
کہہ اسے مرنو یا لے، جس کی تیرا دل اس پاکیزگی سے ایسا دور نہیں ہے۔  
 جیسا کہ پورب سے پیچم ہاں تم جانتے ہو کہ وہ اس سے اتنا ہی دور ہے پھر اسکا  
 انجام کیا ہوگا؟ کیا تم سچائی کی اس بات پر یقین نہ لاؤ گے کہ ناپاکی تنہا و ضرور  
 آسمان سے باہر رکھیگی؟ کیا یہ صفائی سے ثابت نہیں کیا گیا کہ ایسے لوگ  
 وہاں داخل نہونگے اور تمہارا دل ہی جاتا ہوگا کہ یہ ناممکن ہے۔ لیکن  
 یقین ہے کہ تم راضی نہیں ہو کہ یہ معاملہ یوں ہے رہے؟ کیا یہ خواہش  
 تمہارے دل میں اٹھتی ہے کہ کاشکے میں پاک ہوتا؟ خیر اگر یہ خواہش ہے تو  
 شکر ہے خدا کو۔ پس ایسے دوستو جانو کہ ہم سب شریعت میں یکساں ہیں۔  
 اگر یہاں کوئی پاک بنا ہے تو فضل مطلق نے اسے پاک بنایا ہے۔ کیا تم نے  
 ناکہ کرنا شروع کیا ہے کہ میں کیا کروں؟ ہم اسکا جواب دیتے ہیں کہ پہلے اپنے  
 گناہوں کی معافی کے لئے مسیح پر نظر کرو اور تب اپنے دلی پاکیزگی کے لئے تم  
 یہ سوچو جو محنت کرو کہ میں پہلے اپنے تین اچھا بناؤں بت میں بہتر امید سے اس کے  
 پاس جاؤں گا۔ یہ نہیں بلکہ اسی او اور جیسے کہ تم ہو ویسے ہی چلے چلو اور مسیح جو  
 گنہگاروں کا دوست ہے تمہیں قبول کرے گا۔

اور یہ بات اُنکے لئے ہی نامدہ مند ہے جو خدا کی بادشاہت اور  
 اسکی راستی کی تلاش کرتے ہیں اور جو اپنی باقی رہی ہوئی بدیوں پر غم کرتے ہیں  
 اور خدا کی شبیہ کی خواہش کرتے ہیں اُنکے لئے تم مسیح پر نظر کرو اور یہ نہیں  
 یاد رکھو کہ مسیح کے ساتھ وصل ہونیکے برکت سے تم ایان کے وسیلہ  
 رُوح پاک کی نصرت سے ہر روز اس سے فضل پاسکتے ہو اور ہمیشہ



تم کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ اسکا فضل سب چیزوں کے لیے کافی ہے +  
 اور اپنے ایمان کے پاداری کے لئے سرگرمی سے ہر ایک مقرر کی ہوئی  
 باتن پر عمل کر نیکی کے لئے روح پاک کی مدد کا بھروسہ رکھو اور یقین لاؤ کہ  
 حقیقت میں جس نے تم میں یہ نیک کام شروع کیا ہے وہ اسے کرنا چلا  
 جائیگا جب تک کہ تم آسمانی میراث کے لائق نہ بن جاؤ +

+ آمین +



# گیارہویں نصیحت

موت اور عاقبت کے بیان میں

ہجرانیوں کا نوان باب ستائیسویں آیت

سارے آدمیوں کے لئے ایک بار موت اور بعد اسکے عداوت مقرر ہوئی ہے

واضح ہو کہ فلپ جو سکندر کا باپ اور مقدونیہ کا بادشاہ تھا اسکی بابت  
یہ لکھا ہے کہ اُسنے اپنی خواصوں میں سے ایک کو یہ حکم دیا کہ ہر روز صبح کیوقت اُسکے  
خلوت خانہ کے دروازہ پر آوے اور چلا کے کہے کہ اے فلپ یاد کر کہ تو فانی ہے +

اس غیر قوم بادشاہ کے حال بہت سے لوگوں کو جو عیسائی کہلاتے ہیں اور جو اپنی فنا کو  
یاد رکھنے کی غرض سے اپنے بھر مقدور بہلا دیتے ہیں کیسی کچھ شر مندہ کرتی ہے +

پس اس وعظ سے مطلب یہ ہے کہ تمہارے سنجیدہ خیالوں کو ان باتوں کی طرف  
جس سے تمہیں بہت غرض ہے متوجہ کریں + اسلئے ہم موٹے کے مانند کہیں کہ کاشکے  
تم ہر شیا پر ہوتے اور اُسکو سمجھتے اور اپنی عاقبت کا اندیشہ کرتے +

اے کاشکے تم اسطرح سے دعا مانگتے کہ یا خدا تو بھوکو ہمارے دو نگو گناہ کہ ہم  
اپنے دو نگو دانائی کی طرف مشغول کریں - ہمارا پھلا کام اسوقت موت کی بابت

ہے + اسنام ہی میں ایک ہیبت پائی جاتی ہے لیکن افسوس یہ کہ کون کہہ سکتا ہے  
کہ موت کیسے + کیونکہ ہمارے رشتہ داروں اور ہمسایوں میں سے کوئی قبر سے

بہین خبر دینے کو نہیں پہنچا ہے + ہمو اسکی خاصیت اور اسکا سبب اور اسکا انجام  
خدا کے سچے کلام سے سیکھنا چاہیے + ہم حقیقت میں کچھ اُسکی خاصیت اپنے مزاج

دوستو نہیں دیکھتے ہیں ۔ اور ہم حقیقت میں بعضے بیاریکا جلد بڑھ جانا بھی دیکھتے ہیں ۔ اور ہم سب نے دیکھا اور کراہنا اور جان کنڈی مرنے والوں کی دیکھی ہے ۔ اور مجھے بہتر ہے آدمیوں کو دیکھا ہے کہ ویسے اپنی آدمی عمر میں بیٹے جوانی میں کاٹ ڈالی گئی ہیں جو کہ ایک ہفتہ تندرست اور مضبوط اور خوشوقت تھے پر دوسرے میں زرد اور ٹھنڈیے اور بیدم لاش ہو کر اپنے تابوت میں پڑے ہیں اور لوگ انکو قبرستان میں لئے جاتے ہیں ۔ اور بعض کو ہنسنے دیکھا یا سنا کہ جو ایک لحظہ خوب تندرست تھے اور دوسرے میں ناگاہ بغیر ایک لحظہ کے آگاہی کاٹ ڈالی گئی اور اب کو پہنچی ۔ جانتا چاہیے کہ کلام مقدس کیا سچا ہے کہ جسمیں لکھا ہے کہ سب آدمی گھاس کی مانند ہیں اور اوسکی خوبی کمیتوں کے پہلوئوں کی مانند ہے جو جسکو چھو لگتا ہے اور شام کو کاٹا جاتا ہے اور پڑ مردہ ہوتا ہے ۔

واضح ہو کہ آدمی کیسا ناپایدار ہے وہ اپنی بہتر سے بہتر حالت میں بالکل ناچیز ہے اور وہ کیرے کی مانند جلد کچل جاتا ہے ۔ کیا ہی دہشت ناک جدائیاں موت ہم میں ڈالتی ہے ۔ وہ کیبارگی جسکو ہمارے یگانہ اور رشتہ داروں اور عزیزوں سے جدا کرتی ہے کیونکہ جب ہم اس جہان سے آنکھیں بند کرینگے تو ہم آدمی کو زندہ دیکھنے پر پھر نہ دیکھیں گے ۔ موت ہمارے سب اچھے اور برے منصوبوں کو یکایک آخر کر دیتی ہے ۔ اور اسی روز ہماری سب خیالات تباہ ہو جاتے ہیں ۔ وہ بڑوں کو انکی ساری شان اور شوکت سے اور دوتندوں کو سب چیزوں سے جو انکو قبضہ میں ہیں محروم کر دیتی ہے کیونکہ آدمی اس جہان میں اپنے ساتھ کچھ نہیں لے سکتا اور یہ تحقیق ہے کہ وہ اپنے ساتھ کچھ نہیں لے جاسکتا ہے ۔ موت سب کو لے لے

پر اندھا جان بعضوں کے لیے ہیں اور بعضوں کے لیے نہیں ہیں جبکہ سب آدمی  
 مر نیوالے ہیں تو وہ کون آدمی ہے جو زندہ ہے اور موت کو نہ کہیں گے۔  
 موت نے سب زمانہ میں سلطنت کی ہے۔ اگرچہ اگلے وقت میں لوگ سیکڑوں  
 برس تک جیے لیکن آخر کو مر گئے۔ اور جیسا جوار اور بہا ہٹا ہوا کرتا ہے ویسا ہی  
 ایک پشت گزر جاتی ہے اور دوسری آتی ہے۔ جانتا چاہیے کہ سب جائداروں کی  
 یہی راہ ہے۔ اور قبر انکا گھر مقرر کیا گیا ہے۔ اس کارزار سے کچھ رانی نہیں  
 ہے ہم سب کو مزا ضرور ہے۔ موت ایک دہشت ناک شے ہے۔ موت کا  
 ڈر اور اسکی جاکھڑی ہے۔ اور مردیکا مردی صورت اور وہ غمناک تبدیلی جو موت  
 بدن پر دخل کرتی ہے جس سے کراہیت آتی ہے اور ہم سب مجبور ہو کر اسے اپنی نظر سے  
 دور کر کے گاڑتے ہیں اور تابوت اور کفن اور سد و قبر۔ اور رینگتے ہوئے  
 کیڑے اور میلے کچلے خاک یہ سب چیزیں جہانکے لیے نہایت خوفناک ہیں لیکن جو  
 بات کہ موت کو ہزار مرتبہ زیادہ تر خوفناک بناتی ہے سو یہ ہے کہ وہ خدا کے  
 غضب کا آثار ہے۔ اگر گناہ ہوتا تو موت ہوتی۔ خدا نے آدم کو گناہ سے  
 باز رکھنے کو موت کی دھمکی دی لیکن شیطان نے جو جھوٹن کا باپ ہے اس سے  
 کہا کہ تو نہ مر گیا۔ اسلئے اسنے منع کئے ہوئے پہل کہا نیکیے دلیر کی اور اسکے گناہ  
 سے موت دنیا میں آئی اور اسکی اولاد پر ہر ایک زمانے میں جاری ہوئی۔ پس موت  
 گناہ کی مزدوری ہے اور وہ خدا کے غضب کی ایک نہایت دہشت ناک نشانی  
 رکھتی ہے۔ یعنی موت تو نہ کہہتی ہے۔ ایسا ہی پوکوس حواری نے رستی سے  
 کہا ہے کہ موت کا ڈنک گناہ ہے کیونکہ جب ہم اپنے گناہوں سے واقف ہوتے ہیں

اور خوفِ آئینا لے عذاب کا پھوتا ہے تو موت نہایت دہشت انگ معلوم ہوئی ہے۔  
 پوشیدہ نہ ہے کہ غریب بے پرواہ انسان عیسیٰ مسیح کی انجیل جلیل کو جو ایک کارگر  
 دوا اور زہرِ صحرہ موت کے زہر کو دفع کرنے کے لیے لاتی ہے اس پر غفلت سے نظر کر کے  
 اسے خیال میں نہیں لاتے ہیں + دیے جہاں تک کہ ہو سکے اُس عظیم و نکو دور  
 رکھتے ہیں + لیکن اگر دیے جانتے کہ مسیح نے انکی محبت کے باعث اپنے مرنے سے  
 موت کے ڈنک کو توڑا + اور اگر دے غور کرے کہ مسیح پر ایمان لانے سے اپنے  
 تین سب غمخوار سے بچا سکتے ہیں تو دیے میں نہ کہ موت کا سامنا کرتے اور دامنائی سے  
 فکر کرتے کہ امن اور خوشی کے ساتھ کیونکر اسکا مقابلہ کیا جاوے کہ جس سے ہم ہرگز  
 نہیں بچ سکتے ہیں + اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہم سب جتنے یہاں حاضر ہیں  
 سب کو مرنا ضرور ہے + کیونکہ ہمارا حق کہتا ہے کہ وہ مقرر کیا گیا ہے اور وہ خدا کا  
 ایک مضبوط حکم ہے جو ہرگز بدل نہیں سکتا + یہ خدا کی وہ شریعت ہے جو تبدیل نہ ہوگی  
 اور یہ وہ شریعت ہے جسے کوئی گناہگار توڑ نہیں سکتا ہے + اور بعضی شریعتیں  
 خدا کی ہیں جسے پروانے تلے روندہ سکتے ہیں لیکن موت کو جبراً ماننا پڑیگا۔ کیونکہ ہم  
 نہیں جانتے کہ کس وقت یا کس طور سے ہم مر سکیں لیکن ہکو یقین ہے کہ ہم ضرور مر سکیں گے خواہ  
 ہم بلند ہوں یا پست دو لقمند یا مغلس مرد یا عورت جوان یا بوڑھا ایک دفعہ مرنا ہم سب ہونکے  
 لئے مقرر ہوا ہے + شاید جبکہ موت آوے اس وقت ہم مر سکیں گے تیار نہ ہوں اور ہرگز  
 بہت نا ملازم ہوں لیکن اس سبب سے موت توقف نہ کرے گی کیونکہ جب وقت پہونچے گا ہکو  
 اسکی اطاعت کرنی ضرور ہوگی چاہیے ہم تیار ہوں یا نہ ہوں۔ کیونکہ بدکار کے حقیقین  
 کہا گیا ہے کہ وہ اپنی بد چلنی کی حالت میں یکایک اس جہان سے نکالا جاتا ہے جکی اسکو کچھ

بھی توقع نہ تھی اور اب ہی وہ بیوقوف مالدار بہت برسوں کا ذکر کرتا تھا کہ خدا نے  
 اُسے کہا کہ اج رات کو تیری جان بچہ سے درخواست کیا جائیگی اکثر اب ہوتا ہے کہ وہ  
 جبراً قبر کی طرف کہینے جاتے ہیں مانند اس غری کے جسے پہانسی دینے کو لیے جاتے ہیں  
 + بڑیے اور مالدار گنہگار ایک دو ہفتہ یا ایک دو گنہشہ گی زندگی کیسے من کیے  
 کچھ نہ دیتے اگر روپیہ سے دیے اُسے خرید سکتے + لیکن موت رشتہ نہ لگی اور  
 گنہگار کو جانا ضرور ہو گا چاہیے کہ حکمان مدد کریں اور اُس کے دوست سب نامہ مارین  
 اور جو رول کے رو دین میں امداد ہی اپنی جان کے سپانیکہ لیے نہایت کوشش  
 کرے لیکن کیا ہوتا ہے + کیونکہ اب اس کی جان کے اُس سے درخواست ہوئی  
 ہے ادب اب اُسے حاکم کرنا ضرور ہے اور اب اُسے دامن جہان وہ روشنی کو ہرگز  
 پھر کسی نہ کیا جانا ہے + اس مقام پر ہمیں چاہیے کہ ایک لمحہ شہیرن اور  
 ان بات کو جو ابھی کہی گئی ہیں اپنے اوپر لگا دین +

اگر زندگی ایسی کوتاہ ہے تو پھر ہم اُسے کسٹے برباد کریں کیسے ہم اُسے اپنے  
 گناہ اور بیوقوفی سے زیادہ ترک نہ کریں + دیکھو کتنے لوگ اپنے اچھے وقتوں کو  
 بالکل کہرتے ہیں + ان کے کھیل اور تماشے اور تھار بازی اور تعلیمات اور ناچ سے  
 جو صاف صاف وقت ٹالنے کیلئے مقرر کئے گئے ہیں اب اس مقدمہ میں کیا کہا چاہیے +  
 جانتا چاہیے کہ وقت کو ٹالنا یہ تو ایک بُری بات ہے جو عیسائیوں کے سُننے  
 کے لائق نہیں ہے + ہاں اگر تم بعضے گناہ گاروں کو مرتے وقت دیکھتے جبکہ  
 ان کا وقت آخر ہوئے پر تھا انہوں نے وقت ٹالنے کے بابت کیا کہا ہے تو تم وقت  
 ٹالنے کے خیال سے خوف کہاتے + اور وقت کو حاصل کرنے کے لیے کوشش کرتے

اور اس دانا شخص کے حکم کو جو وعظ کے نوین باب اور نون آیت میں ہے  
 مانتے جہاں یہ لکھا ہے کہ جو کچھ تیرے کونیکو ماتہر لگے اپنے بہر معدو اسے کونیکو  
 پائل میں جہاں تجھے جانا ہے نہ وہاں کام ہے نہ بناوٹ نہ دانائی نہ حکمت ہے +  
 خاص کر کے پاک وقت کے بسر کرنیکے لئے ہوشیار ہوینے خداوند کے دیکو جسے  
 سبت کہتے ہیں کہ جس کو خداوند نے اپنی رحمت سے تمہارے روحانی کاموں کے  
 لئے مقرر کیا ہے + اس دن کو بڑی طرح سے صرف کرنا علامت گناہ اور کفر کی ہے  
 اور اسکی غفلت کی یادداشت لوگوں کو اکثر مرتے وقت نہایت دروانگیر ہوتی ہے +  
 پس تم نصیحت پذیر ہو کے اس دنی برکتوں کے پانی کے وسیلون پر سرگرمی سے  
 خیال رکھو اور ہر ایک سبت کو اپنی ناپائدار زندگی کا ایک نہایت قیمتی حصہ سمجھ کر  
 اسے اچھی طرح سے صرف کرو + کیا موت حقیقت میں ہے کیا وہ ضرور آدگی نقطہ تم  
 اتنا بنین جانتے ہو کہ کتنی جلدی آدگی +

پس اگر ایسا ہی ہے تو چاہیے کہ تمہارا پہلا کام اسکی تیاری کی لئے ہووے +  
 یہ ہمارے خداوند کی نصیحت ہے کہ تم تیار رہو کیونکہ تم ہنن جانتے کہ ابن آدم کب  
 آدگیگا + آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا مقرر کیا گیا ہے + بیٹھے صرف اکیس +  
 پس جو کام کہ صرف ایک ہی دفعہ کر سکتے ہیں تو چاہیے کہ اسے درست سے کریں کیونکہ  
 سب ہماری ابدی چیزیں اسی سے علاقہ رکھتی ہیں + جب درخت گر جاتا ہے وہ  
 ویسے ہی پڑا رہتا ہے لیکن جب موت ہمیں مار ڈالتی ہے تو انصاف کا وقت آتا ہے  
 اگر ایک بیٹوں ہی بیان سرزد ہوئی تو پھر کبھی اسکا علاج نہیں ہو سکتا پس  
 حقیقت میں انسان کی یہ بڑی دانائی ہے کہ اگر وہ اس بڑی تبدیلی کے لئے تیار

رہے۔ کیا تم پوچھتے ہو کہ تیار رہنا کیا ہے۔ میں اُسکا جواب دیتا ہوں  
 کہ وہ تمہارے گناہوں کو معاف اور تمہاری روح کو پاک کر دانا ہے پس تمہارا  
 بُرا اور پہلا کام یہی ہے کیونکہ گناہ موت کا ڈنک ہے۔ اگر تمہاری  
 گناہ معاف کئے گئے ہیں تو مرثیہ موت ڈرو۔ اور اگر تمہاری روح فضل سے  
 پاک کی گئی ہے تو موت تمہارے لئے نفع ہے۔ بہاگو اسی وقت بہاگو۔  
 اور اپنے بچاؤ کی صلیب کے پاس جاؤ۔ وہ مراہتے تاکہ ہم زندہ ہو دیں۔  
 اُسکا ہوسارے گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ وہ ہر ایک روح کو اُسکے گناہوں سے  
 دھو ڈالیگا اگر وہ اُس سے اس مطلب کے لئے درخواست کرے اور وہ اُسی وقت  
 اپنی روحِ قدس کو اُسکی روح پاک کر نیکی لے اور سے عطا کریگا اور پاک لوگ جو  
 روشنی میں ہیں اُنکو انکی میراث کے لائق کریگا خوشوقت ویسے ہیں جو ایسی بہاگو  
 حالت میں ہیں۔ کیونکہ وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر ہم جیتے ہیں تو خداوند کے لئے  
 جیتے ہیں اگر ہم مرتے ہیں تو خداوند کے لئے مرتے ہیں۔ اسلئے خواہ ہم مرین  
 خواہ ہم جینیں ہم خداوند کے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ خوشی کی حالت ہم سبہوں کی ہو  
 آؤ ہم سب اب اُس بڑیے مطلب کے دو سر حصہ کو بیان کریں یعنی عاقبت کا نصیب  
 جیسا کہ ہمارے متن میں ہے کہ بعد موت کے عدالت ہے۔ یہہ قیاس کیا گیا  
 کہ فوراً بعد موت کے روح تن سے جدا ہو کر خدا کے سامنے حاضر ہوتی ہے اور  
 اور اُسکے انصاف کے بعد یا تو ابدی زندگی یا ابدی موت کا فتویٰ پاتی ہے۔  
 کتاب مقدس بہت مقاموں میں دکھاتی ہے کہ روح بد نصیب علیحدہ ہو کر ایک جُدی  
 حالت میں رہتی ہے۔ ہمارے خداوند نے اُس مرثیہ کے چور سے جو صلیب



پر تشکا تھا وعدہ کیا کہ وہ اُسے روز بعد مرنیکے اسکے ساتھ فرود بہشت میں ہوگا اور پولوس حواری بھی یہی خواہش تھی کہ اپنے بدن سے جدا ہو کے خداوند کے پاس حاضر کیا کرے کیونکہ اسنے اس بات کو کلیسیا کے اعلیٰ کاموں سے یعنی اسکے لئے قائم ہونے سے بہتر شمار کیا تھا۔ لیکن جو باتیں کہ ہم قیامت کی بابت مقدس کتاب میں پاتے ہیں اُس بڑے روز سے علاقہ رکھتے ہیں یعنی جبکہ مردے قبروں سے اُٹھائے جائیں گے اور چھوٹے اور بڑے مسیح کی مسند عدالت کے روبرو کھڑے ہوں گے۔ اور اُس روز کی شوکت اور عظمت کا بیان کرنا اس وقت زبان کی قدرت سے باہر ہوگا۔ کیونکہ صور پھونکا جائیگا اور مردے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور خداوند عیسیٰ مسیح آسمان سے بھر کئی آگ میں اپنے بڑے فرشتوں کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ یعنی اپنے جلال میں آویگا اور ساریے پاک فرشتہ اسکے ساتھ آویں گے تب وہ اپنی خدائی تخت پر بیٹھا اور سب قومیں اسکے سامنے جمع کیا دیں گے اور وہ انکو ایک دوسرے سے جدا کر لیا جیسا گھڑیا بھڑون کو بکریوں سے جدا کرتا ہے اور عقل ہی خود آئندہ انصاف کی ضرورت جائز رکھتی ہے کیونکہ اب ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ بدکار کامیاب اور نیک لوگ دکھ میں ہیں دیکھو کتنے خونی اور ظالم اور موزی سنا سے بچ جاتے ہیں لیکن اگر ایسا ہی ہمیشہ ہو کرے تو یہ خدا کے عدل کے برخلاف ہے اسلئے اسنے قیامت کا دن مقرر کیا ہے جس میں وہ صداقت سے جہانکا انصاف کر لیا جسوقت سب آدمی جو کچھ انہوں نے اپنے جسم میں کیا ہے خواہ وہ نیک ہو خواہ بد ہر ایک اپنا اپنا حساب دیگا اگر ہم اپنے اعمال کو نیرفتی دین تو دل خدا اب بھی آئندہ کے انصاف کی گواہی دیگا کہ ہم اپنے اعمال کے جواب دینے کو خدا کے تخت کے سامنے حاضر کئے جائیں گے اور جس میں ہر کو معلوم ہو

کہ ہر ایک بات اس روز کس درستی اور صداقت سے کیجا نیکی وہ مکاشفات  
 کے ۲۰ باب اور ۱۲ آیت میں لکھا ہے کہ آدمی کیا چھوٹے کیا بڑے خدا کے حضور  
 کھڑے ہن اور کتابین کہولی گئین اور جب کہ اُن کتابین لکھا تھا اُنکے اعمال کے  
 مطابق عدالت کی گئی اور سوائے اسکے شریعت کہولی جائیگی کیونکہ خدا کے احکام  
 آدمیوں کے اعمال کے لئے قائم ہیں ۔ سو سب لوگ جو اپنے اعمال سے رست  
 بازی کی تلاش کرتے ہن کیا وے اُس خدا کی عدالت کے روبرو جو دلوں کا جاننے والا  
 ہے کبڑے ہو کہ کہہ سکتے ہن کہ انہوں نے اُسکی شریعت کو اپنے خیال اور فعل  
 اور کلام سے کبھی نہیں توڑا ہے یعنی خدا سے محبت رکھے ہے اور بزرگناہ کے  
 اپنی زندگی بھر جیسا کہ چاہیئے اسکی بندگی کی ہے اگر وہ یہ کہہ سکیں تو وہ  
 شریعت سے زندگی کا دعویٰ کر سکتے ہن لیکن یہ ناممکن ہے کوئی آدمی زندہ  
 اسطر سے بے قصور نہ نکلیگا بلکہ جنہوں نے اسکی شریعت کو توڑا ہے اور  
 اس بڑی نجات کو جو ایمین ظاہر کی گئی ہے حاصل کر نیکی غفلت کی ہے وہ ہمیشہ  
 اذکو ملزم کرگی ۔ اُس مبارک کتاب میں ایمان کی شریعت بھی ظاہر کی گئی ہے  
 یعنی خدا کی صداقت جو کہ ایمان سے ایمانداروں پر ظاہر کی گئی ہے کیونکہ صحیح  
 کہا گیا ہے کہ جو مسیح پر ایمان لاتا ہے نجات پا دیگا یعنی جو اپنی تباہ اور لاچار  
 کو شریعت کے رو سے دریافت کر کے انجیل کے فضل کی پناہ میں مہا گئے ہن اور  
 صداقت کے لئے مسیح پر ایمان لاکے سچے ایماندار ہن جو انہیں پائی گئی ہے وہ  
 لوگ خوشوقت ہونگے ۔ سوائے انکے خدا کی یادداشت کی کتاب میں کہولی جائیگی  
 کیونکہ خدا جو ہمارے سب اعمال سے اندھا رہے سب پوشیدہ خیال و نیت واقف

ہے اُن سب کو اپنی کتاب میں لکھتا ہے + کہ انسان جو کچھ کرتا ہے خواہ وہ نیک ہو خواہ بد پرگز فراموش ہوگا کیونکہ یہ لکھا ہے کہ وہ ہر ایک پوشیدہ چیز کو عدالت میں لاویگا اور ہر ایک بیہودہ بات کے لئے جو لوگ کہتے ہیں انہیں انکا حساب دینا ہوگا اور اسی وقت ہر ایک کے دلی کتاب یہی کہولی جائیگی جو خدا کی کتاب کے ساتھ ٹھیک ٹھیک موافقت کریگی +۔ یعنی ہر ایک شخص ہر ایک لحاظ پر جو کہ شریعت اس پر لاویگی اپنے دلیں قابل ہو کے کھڑا ہوگا کہ وہ گنہگار ہے + اس وقت تو گنہگار لوگ اپنے گناہوں کا کتر خیال رکھتے ہیں اور اگر شاید کہی اپنے دلیں پشیمان بھی ہوتے ہیں تو اسے جلد بھول جاتے ہیں + لیکن اُس بڑے روز یعنی قیامت میں وہ سب انکی یادداشت میں بڑے زور سے داخل ہونگے اور انکا دل ہزاروں گواہوں کے عرض آپ ہی گواہ ہوگا +۔ اور ایسا ہی کتاب مقدس میں لکھا ہے کہ ہر ایک زبان بند ہو جائیگی اور سارا جہان خدا کے روبرو گنہگار ٹھہریگا +۔ لیکن بشکر ہے خدا کو کہ ایک اور یہی کتاب کہولی جائیگی یعنی کتاب زندگی کی جس میں خدا کے لوگوں کے نام کی ایک فہرست ہوگی یعنی اُن لوگوں کے جو نجات کے لئے باپ سے پسند کئے گئے یعنی جنہوں نے مسیح کے لہو سے خلاصی پائی اور روح القدس سے بلائے گئے اور سر نو تبدیل کئے گئے اور پاک کئے گئے تھے اور اسی کتاب میں اُن لوگوں کا نام بھی پایا جائیگا جو اپنے گناہوں اور پریشانی کے قابل ہوئے اور ناپاکی کے سبب سے آپ کو پست سمجھتے تھے اور جو مسیح کی شناخت سے روشن ہو کر درست ایمان سے اسکے پاس زندگی اور نجات کے لئے آئے تھے اور اپنے ایمانی مدد کو اپنے چلن اور گفتگو کی پاکیزگی سے ثابت کیا تھا +۔

اب خدا کے کلام سے سنو کہ کیا فتویٰ جہانکے لوگوں پر جاری ہوگا جو کہ اس  
خوشحال ساعت میں جمع ہونگے +

جاننا چاہیے کہ جب کوئی غریب قصور وار جسکی جان پر نوبت آئی ہو وہ عدا  
لت میں تجویز کیا جاتا ہے اور عدالت کا اہلکار سب کو چپ رہنیکا حکم دیتا ہے اور  
سب خاموش ہو جاتے ہیں اور ہر ایک شخص کی نگاہ حاکم پر رہتی ہے تو کیا ہی خوشحال  
وہ ساعت ہوتی ہے لیکن اسوقت یعنی قیامت میں ہم میں سے ہر ایک دوسرے کی  
تجویز دیکھنے والے ہونگے بلکہ اپنے ہی فتویٰ کے امیدوار ہونگے یعنی وہ فتویٰ  
جو ہم سبھوں کی ہلاکت کے لئے مقرر کیا جائیگا جسکا تبدیل ہونا ناممکن ہے +  
اب سنو جو مہتی کی انجیل کے چوبیسویں باب اور چوبیسویں آیت میں لکھا ہے  
+ بت وہ بادشاہ اُنسے جو اُسکے دہنی طرف ہیں کہیگا اے میرے باپ کے مبارک  
لوگو اور اُو اور اُس بادشاہت میں جو دنیا کی ابتدا سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے  
داخل ہو کیونکہ میں بھوکھا تھا تمہنے مجھے کھلایا میں پیاسا تھا تمہنے مجھے پلایا وغیرہ +  
پس اے میرے دوستو میں چاہیے کہ ہم اس بات کو خوب اچھی طرح دریافت  
کرین کیونکہ بہتیروں نے اس میں نہایت غلطی کی ہے ہمیں یہ خیال کرنا سچا چاہیے کہ  
دیے اچھے کام جنکا یہاں ذکر ہوا ہے جکو آسمان کے لائق کرتے ہیں +  
میرے تو نہ فقط برخلاف ساری انجیل کے ہے بلکہ اس مقام کے معنی کے بھی  
برعکس ہے + ہمیں عز کرنا چاہیے کہ یہاں اون لوگوں کے انصاف کا ذکر ہے  
جو کہ انجیل کے اقرار کر نیوالے تھے + کیونکہ سب لوگ جنکا یہاں ذکر کیا گیا ہے  
کہ دیے مسیح کے دہنے اور بائیں ہاتھ کی طرف ہیں دیے وہ ہیں جو اسکے نام سے

کہلا رہے ہوں اور اقرار کرتے ہوں کہ اس پر ایمان لائے ہوں اور جبکہ  
یہ کہنا ہے کہ انکا انصاف انکے اعمالوں کے موافق کیا گیا ہے تو یہ سمجھنا  
چاہیے کہ وہ انکے اعمالوں کی گواہی کے مطابق ہے یعنی وہ ایمان جس کا وہ  
دعویٰ کرتے تھے اس سے اچھے کام نکلے یا نہیں ۔

وہ فتویٰ جو ان پر جاری ہوا نہ انکے کاموں کے لئے اور نہ انکے ایمان کے لئے ۔  
وہ باوجود انہوں نے پائی انکی مزدوری نہیں ہے بلکہ انکی میراث ہے جس کے  
وے مستحق کل ادرپرسوں سے نہیں ہوئے بلکہ جہانکی بنیاد کے پیشتر سے انکے  
لئے تیار کیا گیا تھا ۔ اور ویسے اُسکے لئے تیار کئے گئے تھے نہ اپنے اعمالوں  
سے بلکہ خدا کے فضل سے جس نے انہیں مسیح سے وصل کر کے ایمان کی طرف ہدایت  
کی اور انہیں وہ میوہ لائیکو طاقت بخش جس کا ذکر ابھی ہو چکا ہے یعنی پاک  
لوگوں سے محبت کرنا ۔ نہ فقط ان پر رحم کرنا بلکہ خدا کے اُن غریب حق پر پاک  
لوگوں کے ساتھ محبت سے پیش آنا کیونکہ ویسے مسیح سے علاقہ رکھتے ہوں ۔  
تم دیکھتے ہو کہ یہ نیک لوگ اپنے کاموں کی لیاقت کے خیال سے مغرور نہ  
تھے کیونکہ وہ عاجزی سے پکارتے ہوں کہ ایسے خداوند تھے کب تھے یہو کہنا  
دیکھ کے کہلا یا وغیرہ ۔

پرو دیکھو کہ کیسا خوفناک دوسرا فتویٰ ہے ۔  
کیونکہ انہیں جو اسکے بائیں طرف ہیں کہیں گا کہ ایسے ملعونوں دور  
ہو میرے سامنے سے دور جاؤ اُس ہمیشہ کی آگ میں جو شیطان اور اسکے فرشتوں  
کے لئے تیار کی گئی ہے ۔ ان یہ لفظ کہ دور ہو کیسی دہشت انگ بات ہے

میںے جبکہ تمام خوشی کا چشمہ کھلے کہ میرے پاس سے دور ہو تو یہ ایک نہایت دہشت ناک کلمہ ہوگا جو کہی ملزم گنہگار کے کاغذ نہ پہنچا تھا۔ اگرچہ یہ کلمہ نہایت خوفناک ہے تپہر ہی دہشت ہے اور وہ گنہگار اس کلمہ سے فرود خطاب کیا جائیگا کیونکہ اسنے ہزاروں بار اپنے ولیم مسیح کو کہا کہ تو میرے پاس سے دور ہو کیونکہ مجھے تیری راہوں کے جاننے کی کچھ خواہش نہیں ہے۔ اور یہ فتویٰ اُن دین کے اقرار کرنے والوں پر دیا جائیگا جنکا جھوٹا ایمان پاک لوگوں کے لئے محبت کا پہل نہیں لایا۔

اب جانتا چاہیے کہ یہاں فقط اُس تصور کا ذکر کیا گیا ہے یعنی غریب اور بچیدوں کی مدد اور اعانت کرنے سے غفلت کرنا جو کہ مسیح کے شریک تھے۔ اور اگر یہ کام سزا کے فتوے کے لئے کافی ہے تو پھر تم کیا خیال کرتے ہو کہ اُن ایذا دینے والوں کے کیا سزا ہوگی کہ جنہوں نے کہلانے اور پہنانے اور ملاقات کرنے کے عوض مسیح کے شریک لوگوں سے انکی خورش اور لباس بلکہ جان سے بھی انکو محروم کیا اور شرابیوں کا اور قسم کھانے والوں کا اور سبت کے توڑنے والوں کا اور گردہ ناپاک کا اور بدتر گنہگاروں کا کیا حصہ نہ ہوگا۔ اور پھر کتاب مقدس کے دوسرے مقام میں بھی ہمیں ظاہر کیا گیا ہے کہ ایسے لوگ آسمان کی بادشاہت کے وارث نہ ہوں گے بلکہ اپنا حصہ شیطان اور ملعون روحوں کے ساتھ پاؤں گے اگر ویسے تو یہ کہ مسیح پر ایمان نہ لاؤینگے۔

## فنا

جسوقت مقدس پاپوس فیلکس بادشاہ کے روبرو راستبازی اور اعتدالی

اور آئندہ انصاف پر دلیل لارہا تھا وہ کانپ گیا + کیا ایک عجز قوم حاکم کانپ  
اوتھے اور ایک عیسائی بیوقوف بنا رہے اور اس پر کچھ اثر نہ کرے دیکھو وہ باؤن  
پر آتا ہے + اور ہر ایک آنکھ اس پر نگاہ کر گئی اور تہاری آنکھیں بھی اُچھے دیکھیں  
گی + تم نے آج کے روزہ بہاری حکم حاضر ہو نیکا پایا ہے - اب کہو تم  
کیا کرو گے + اگر تم وانا ہو تو تم نوح کی مانند کرو گے - جس نے خدا سے ان  
چیزوں کی جو دیکھنے میں ابھی نہیں آئیں تھیں آگاہی پاک کے خوف سے بھگ گیا اور  
ایک کشتی اپنے گھر انیکے لوگوں کو بچانیکے لیے بنائی + اگر تم بیوقوف ہو تو تم اُسکے  
بیے ایمان پر ویسوں کی مانند ہو گے جنہوں نے اسپر حقارت سے تہنا مارا اور طوفان  
میں ہلاک ہوئے +

اگر تمہیں کہیں پاک لوگوں کے ساتھ شمار کئے جانیکے خواہش ہو تو ابھی اُس  
عظیم بات کو جو تم سے سنی ہے اپنے دل میں جمع کرو + اور جہان کے شور و غل  
سے اور دنیا داروں کی صحبت سے کنارہ پکڑو اور اُس عظیم مطلب کے حاصل کرنے کو کوشش  
کرو + ہاں اُس ہیبت ناک دنیا اور اُن غریب تباہ حال اور لاچار گنہگاروں کا  
جو مسیح سے علاقہ نہیں رکھتے خیال رکھو - کیونکہ اُس وقت دیے جو مسیح میں نہیں  
پائے جائینگے لاچار اور نا امید ہونگے اور انکی زبان بند ہو جائیگی + اے اُس وقت  
کیسے اُنکے سر نیچے کو جھک جاوینگے اور اُنکے گھٹنے ایک دوسرے سے ٹکڑ کھائینگے +  
اے کتنی زرد مسعد تین اور کانپتے ہوئے ہونٹ اور مڑ جہائے ہوئے دل  
و کہانی دینگے + اے وہ دن کیسے خوف ناک ہوگا جب زمین کانپے گی اور تار  
گرینگے اور صحر پہونکے جائینگے اور مڑے اٹھینگے اور عناصر گل جائینگے اور جہان میں

اسی تک جائیگی + اگر چہ میرا وہ شہ گنہگار دیکھے رو برو بہت ہی ہمت ناک  
 ہو گا مگر ان خدوتن مسیح کے لوگوں کے وہ بد دینے جو مسیح پر ایمان لائے ہیں ایک  
 نہایت خوشی اور شادمانی ہو گی جو انہوں نے کبھی نہیں دیکھی تھی + کیونکہ کتاب  
 مقدس میں ذکر کیا گیا ہے کہ مسیح کا دوسری دفعہ کا آنا ہے عیسائیوں کے لئے  
 نہایت پسندیدہ حادثہ ہو گا + اور یہ بھی بیان ہے کہ سچے عیسائی اسکے  
 ظہور کے مشتاق ہو کے یہ کہیں گے کہ آ خداوند عیسیٰ مسیح جلد آ +  
 اور کیا تم یہ نہیں جانتے ہو کہ اُس بڑے اور جلال والے حاکم کو اپنا دوست کہو  
 اور وہ اُس بڑے روز میں تمہیں اپنا کہے + اگر ایسا ہے تو خیر ایسے میرے دوستو  
 یہ جانو کہ اب وہ تمہارے سامنے انجیل میں ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ نہایت کامل اور  
 بہت مہربان نجات دہندہ ہے۔ وہ اب ایسا مہربان ہے جیسا کہ بت وہ جلال والا  
 ہو گا۔ پھر کہلے تم اپنے تین اُس سے دور رکھتے ہو اس کا خون تمہارے سب گنہگاروں  
 ہوئے گناہوں کو جو اگرچہ نہایت سرخ اور ارغوانی ہو گئے ہیں صاف کر سکتا ہے۔ وہ  
 تم ایسے گناہ گاروں کو ڈھونڈنے اور بچاؤ کو آیا ہے۔ اُسی پر امید رکھو اور اپنے  
 تین بچاؤ صرف اسکے پاس آؤ اور وہ تمہیں نکال دینگا اُس پر ایمان لاؤ اور وہ تمہارا دوست  
 ہو جائیگا۔ تمہارا پہلا کام دین میں یہ ہے کہ تم مسیح کے پاس جاؤ اور اُس کے  
 لہو سے اپنی نجات حاصل کرو۔ بت وہ تمہیں اپنی روح پاک بخشے گا تاکہ تمہارا دل  
 علیم ہووے اور تم اپنی بدیون پر غائب ہو جاؤ اور اُن محبت کے کاموں کو پیدا کرنے  
 کے لئے لائن ہو جاؤ جنکو وہ مہربانی سے قبول کرے گا اور جبکہ خبر اُس عظیم روز میں  
 تمہیں دیگا +



ایمانداروں کو لازم ہے کہ موت اور عدالت جو مقدر کی گئی ہے اس کا خوب خیال رکھیں کیونکہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سب چیزیں نیست ہو جائیں گی پس ہکو جاننا ضروری ہے کہ ہکو اپنے پاک چلن اور نیک کاری میں کس طرح کے لوگ ہونا چاہیے اور خدا اس دن کے آنے کے منتظر اور مشتاق رہنا چاہیے۔ اس مقام میں کیا ہی شہکار اور تحمل ہکو کرنا لازم ہے۔ پس چاہیے کہ ہم سب ہمیشہ تیار رہنے کی فکر کریں اور ہر روز حلی سے خدا کے روبرو چلیں اور دنیا کی سب چیزوں سے جن سے موت ہکو یکایک جدا کرے گی فارغ ہو بیٹھیں اور اپنی محبت اسمانی چیزوں سے رکھیں جنکے پاس موت ہکو جلد پہنچا دے گی +

اس لئے موت پر ایک ایسے ہتیار دشمن کی مانند اور اسکو ایک سانپ کی مانند جو پہنکار مارتا ہے پر کاٹ نہیں سکتا ہے نظر کرو + اور عاقبت پر وہی ایک نہایت پسندیدہ حادثہ کی مانند نظر کرو + کیونکہ اس وقت رُوح بدھنے مل جائیگا اور وہ پاکیزگی میں کامل ہو جائیگا اور مسیح کی کامل خوشی میں ابد تک خوشوقت رہنے کے لئے وعدہ کئے جائیں گے اب خدا کو شکر ہو کہ اُس نے ہمارے بچانے کے لئے عیسیٰ مسیح کو بھجوا دیا +

+ آمین +

## بارہویں نصیحت

دوزخ اور بہشت کی بابت

مسی کے پھیون باب اور چہالیسویں آیت

اور یہ سب ہمیشہ کے عذاب میں اور نیک لوگ ہمیشہ کی زندگی میں جائیں گے  
پوشیدہ نہ رہے کہ وادی حالتین میں ایک تو خوشی کی اور دوسری عذاب کی  
اون دونوں میں سے ایک میں ہر ایک شخص ہم لوگوں میں سے قائم کئے جاویں گے  
یہ ایک بات ہے کہ جسے بہت لوگ یقین کرتے ہیں لیکن اگر ہم اکثر لوگوں کے اعمال پر  
نظر کریں تو ان کے اعمال انکی باتوں کی بہ نسبت اور زیادہ زور شور سے ظاہر کرتے  
ہیں کہ انہیں اس بات کا ایمان نہیں ہے اور ہم ہی مقدم کتاب کے موافق لاچار ہو کر  
کہہ سکتے ہیں کہ سب لوگوں میں اس بات کا یقین نہیں ہے۔ کیونکہ دے لوگ جو  
ابدی دوزخ اور ابدی بہشت پر سچائی سے ایمان لاتے ہیں تو دے ایک  
سے ہانگے کو اور دوسرے کو قابو میں لائیں کہ ہرگز قصور نہ کریں گے۔ لیکن جبکہ ہم  
امید رکھتے ہیں کہ ہمارا ایمان ان باتوں پر مضبوط ہے تو یہی ہمیں یہ اقرار کرنا چاہیے  
کہ زندگی کی فکر اور محنت یا عیش و عشرت کے سبب دے ہمارے اوپر ویسا مضبوط  
نقش نہیں کرتے ہیں جیسا کہ چاہیے اور نہ ہم اپنی ابدی تیاری کرنے میں ویسے سرگرم  
جیسا کہ ہمیں لازم ہے۔ اس لیے ہم لوگوں کو ان دونوں حالتوں پر بیٹے دوزخ اور  
بہشت پر جساؤ کرتے ہیں کیا گیا ہے غور کرنا نہایت سوومند ہے۔ کیونکہ وہ  
بہتر ظاہر کرتا ہے کہ مسیح جو زندون اور مرد و نکاحا حاکم ہے اور جو فتویٰ کہ وہ سب

اور سو تیر اس عظیم روز میں جاری کر گیا اور اسکا انجام خورا کیا ہوگا + یعنی  
 انکو جواسکے دامنہ کی طرف ہونے لگا کہنگا + اور اے مبارک لوگو اور انکو  
 جواسکے بائیں طرف ہونے لگے اور نہ کہنگا + جاؤ تم ملعونون —  
 جسوقت یہ فتویٰ جاری ہوگا اسوقت عمل میں لایا جائیگا۔ یعنی پچھلے ہمیشہ کے  
 عذاب میں اور راستہ ہر ہمیشہ کی زندگی میں جائیگے + یہ لفظ ہمیشگی کا چاہیے کہ  
 ہر ایک خیال کو اس بڑے مطلب کی طرف نکا دے + کاشکے اس مطلب کا اثر  
 ہر ایک شخص پر چرچہ بیان موجود ہے ویسی ہی اثر کریے جیسا کہ ایک بی بی پر کیا  
 تھا جسکا قصہ بہت مصنفوں نے اسطور سے بیان کیا ہے +  
 کہ ایک بی بی جب کو عشرت سے شوق تھا اسنے ایک قمار باز کی مجلس میں اور  
 بعضے میسرودہ دل لگی کے کاموں میں اپنے وقت کو ستہ پر سے شام تک صرف کیا اور بہت  
 رات گئی جب وہ اپنے گھر آئے تو اسنے اپنی والی کو بڑی گری سے ایک دین کی کتاب  
 پڑھتے پایا جب اسنے یہ حال دیکھا اور معلوم کیا کہ وہ کیا کر رہی ہے تو اسنے اسے  
 کہا کہ ایسے غریب منمووم دل تو کسلے اتنی دیر تک بیٹھ کے اپنی کتاب میں مشغول  
 ہو رہی ہے + بعد اسکے وہ سونے کو گئی پر سونہ سکی اور کئی گھنٹے تک پڑی آہ  
 مالتی اور روتی رہی + اسکی والی نے اس سے کئی بار پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا ہے  
 تو وہ بیہوش بیہوش کے روتی اور کہا + افسوس وہ ایک لفظ ہے جو میں نے  
 تمہاری کتاب میں دیکھا وہ مجھے نیچے چین کر رہا ہے اور وہ لفظ روز ادب ہے +  
 ہے میرے دوستو خدا عطا کرے کہ ہم لوگ بھی روز ادب کو ایسی سمجھیں  
 تاکہ وہ لفظ ہمارے لئے باعث نیچے چینی کا نہیں بلکہ سبب خوشی کا ہووے +

اس لئے ہم سب کو پہلے چاہیے کہ ہم اسی پر جو کتاب مقدس دوزخ کے بابت بیان کرتی  
 ہے غور کریں تاکہ ہم اس سے بچے رہیں + اور دوسرا اس پر خیال کرنا چاہیے جو  
 کتاب مقدس آسمان لینے بہشت کے بابت کہتی ہے ہم اس کی تلاشی میں رہیں +  
**پہلا** پس آؤ پہلے ہم سب اس سچے خبر پر جو خدا کا کلام دوزخ کی بابت -  
 دیتا ہے + غور کریں اور وہ ایک ہیبت ناک بات ہے اور اُسے بد لوگ سننے کو  
 راضی نہیں ہیں + لیکن جب کہ وہ اس کا مستند بر داشت نہیں کر سکتے تو کس طرح  
 وہ اس کے عذاب کو برداشت کر سکیں گے + ہمارا نجات و ہندہ متن میں  
 اسے ہمیشہ کا عذاب کہتا ہے - وہ سزا ایک دُکھ ہے جو شریعت کے توڑنے  
 سے دیا جاتا ہے + اور دوزخ وہ قید خانہ ہے جہاں عذاب کی مشرعت کے توڑنے  
 والے قید کئے جاؤینگے اور سزا پائینگے - خدا نے اپنی مرضی و رسم حکمو میں عذاب کی  
 ہے - اُن حکمو نے مطلب یہ ہے کہ ہم اُسے پیار اور اُس کی بندگی کریں - لیکن اس  
 باعث سے کہ ہم سب اپنے درجہ سے گر گئے ہیں اور قدرت نہیں رکھتے ہیں کہ اُن کو  
 درستی سے بجا لادیں اس لئے اس نے ہم سب کو اپنی اجیل دی + اور ان میں سے  
 کامل نجات و ہندہ ظاہر کیا گیا ہے - اور وہ قدرت رکھتا ہے اور ہم سب کو  
 اُن تصور و نئے جو ہم نے اپنے گناہوں سے جمع کئے ہیں بچانے کو راضی ہے - اور  
 وہ ہمارے دلوں کو نیا بنانے اور پاک کرنے چاہتا ہے تاکہ ہم اس کی مرضی کے موافق  
 کام کریں اور اُس کی پسند کے موافق اُس کی خدمت کریں +  
 اگرچہ یہ خدمت حقیقت میں مناسب ہے لیکن گنہگار اور سے ناپاک نہ کہ تمہیں +  
 وہ اپنے گناہوں کی رستوں سے ایسا مضبوط بندھا ہے اور وہ ایسا اپنے جسمی

مشہور تو انکو پیار کرتا ہے اور ایسا جہان کی محبت سے نیلے خود ہو رہا ہے کہ۔  
 باوجود خدا کے آگاہی کے وہ اپنے گناہوں میں مستقیم ہے اور اگرچہ ہزار بار عتاب  
 اور منت کیا گیا ہے تسیر ہی وہ نجات سے غفلت کرتا ہے اور وہ یوں ہی جیتا  
 ہے اور یوں ہی مرتا ہے۔ تو اسکا انجام کیا ہو گا۔ خدا تو عادل ہے اور  
 ویسا ہی وہ رحیم ہے۔ اسکی شریعت موقوف نہیں ہو سکتی۔ اور گناہگار کو کوئی  
 جگہ شکایت کی نہیں ہے۔ کیونکہ اُسے آگاہی دی گئی۔ اور اسکی منت کی گئی  
 تھی۔ لیکن اُسنے گناہ کی راہ کو پسند کیا اور اب اُسے اسکی مزدوری یعنی ہوگی۔  
 کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے۔ نہ فقط جسمی موت کیونکہ جیسے نیک ویسے  
 ہی بد لوگ ہی مرتے ہیں بلکہ وہ موت جسے دوسری موت کہتے ہیں وہ موت روح کی  
 ہے جس کے سبب وہ خدا سے جو چشمہ زندگی اور خوشی کا ہے ہمیشہ جدا ہو گیا۔  
 اُس بیت ناک لفظ کا کہ در رہو یہ معنی ہے۔

جاتا چاہیے کہ خواہ لوگ جانے یا بجائے انکی سب ارام اور خوشی اس جہان  
 میں اسکی مہربانی سے جاری ہوتے ہے۔ یعنی اس جہان میں اصل بہتری  
 اور ساری پہلائی کا چشمہ خدا ہے۔ کیونکہ اُسی نے سب خلقت کو جب کہ وہ  
 بن بنایا۔ اور اُسی کا انتخاب ہے جو جہان کو روشن کرتا ہے۔ اور اُسی کی قدرت  
 ہے جس سے آدمی جیتا ہے اور اپنے حواس اور تندرستی میں عیش کر رہا ہے۔  
 اور اُسی کی پیدا کی ہوئی چیزوں سے ہم اپنی خوراک اور پوشاک حاصل کرتے ہیں۔  
 اگرچہ بد لوگ اپنی بیہودگیوں میں خدا کو بھول جاتے ہیں تو بھی انکو جانتا چاہیے  
 کہ مذکور حقیقتیں اُسی سے ہیں اور ان رحمتوں سے یہ مقصد ہے کہ وہ انہیں اپنی طرف

پہرے کیونکہ خدا کی مہربانی ہم میں توبہ پیدا کر سکے لئے ہے + لیکن دوزخ میں  
 یہ سب تسلیمان اُنسے لیلی جاوینگے + کیونکہ اون تسلیوں نے اُنکے سخت اور  
 باغی و لوث کو فرمان برداری کی طرف رجوع نکلیا اور اب موسم آزمائش کا اور  
 وقت فضل کا آخر ہو چکا اب کس مقصد کے لئے وے تسلیمان جاری رکھی  
 جائیں لیکن فقط جسمی آرام اور چین نہیں ہے جس کا نقصان بد لوگ سہیلے بلکہ  
 ویسے اُس بے حد خوشی کو جو نجات پائے ہوئے لوگ مسیح کے روبرو اور  
 مبارک لوگوں کی مجلس میں حاصل کریں گے ہمیشہ کے لئے کہو دینگے یہ سچ ہے کہ اب  
 وے اسکی قدر نہیں کرتے لیکن اُس وقت کریں گے جبکہ وے صاف دیکھیں گے  
 کہ خود بہشت خدا ہی کی حضوری اور مہربانی سے مرکب ہے + ویسے دوسروں  
 کی خوشی کو ایک در ذمہ نگاہ سے دیکھیں گے جیسا کہ وہ دولت مند حکماء و کرام  
 مقدس میں کیا گیا ہے کہ اُسے دور سے ابراہیم کو دیکھا کہ العیاذ کو اپنی گود میں  
 لئے ہوئے ہے اور یہ انکے عذاب کو اسطرح سے بڑھا دینگا جیسا کہ کوئی آدمی بھوک  
 سے مرنے لگا ہو اور وہ کسی دوسرے کو خوب کھاتے پیتے دیکھے + یا جیسا کہ چار  
 خداوند نے لوطا کی انجیل کے پند رہمیں باب اور اٹھائیسویں آیت میں کہا ہے  
 کہ جب تم دیکھو گے کہ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور سب بنی خدا کی باو شہادت  
 میں داخل ہوئے ہیں اور تم باہر نکلے گئے ہو تب دامن رونا اور دانت پیسنے کا  
 جانتا جاوے کہ صرف بہشت کا نقصان کل سنا نہیں ہے بلکہ دوزخ کا عذاب  
 بھی سہنا ہو گا دوزخ سے فقط خوشی کا نقصان نہیں ہے بلکہ بہت دکھوں کے  
 سہنے سے واقع ہوتا ہے ۔ پوشیدہ خبر ہے کہ دوزخ کے مقدمہ میں جو کچھ

کہ خداوند عیسیٰ مسیح نے خود اپنی زبان سے فرمایا ہے یہ ہے کہ اسکا کیرا  
 ہمارا ہونا اور آگ بجھتی نہیں + اور اسنے اسکی شرح بار بار مرثیہ کی انجیل کے  
 نوید یافتہ میں کی ہے جس سے اکثر گنہگار کے دل کی پشیمانی سمجھی جاتی ہے + یعنی وہ  
 مرد زنا کی پشیمانی جو گنہگار معلوم کریگا جبکہ وہ یاد کریگا اس گناہ اور نادانی کو کہ  
 مجھے اُسے روزِ حق میں ڈالا ہے + اور یوں میں ابراہیم میل میں دو تہذ سے کہتا ہے  
 کہ ایسے بٹیا یاد کر کر تو نے اپنی زندگی میں سب اپنی اچھی چیزیں پائیں +  
 جانتا جاوے کہ یہ یادداشت ایک ہولناک چشمہ عذاب کا ہوگا - پوشیدہ  
 ہے کہ ابراہیم نے اُس دو تہذ سے کہا ایسے بٹیا یاد کر +  
 اسی طرح غریب گنگاروگ اُن اچھی تعلیم کو جو انہوں نے اپنے باپ سے  
 پائی تھیں اور وہ اچھی نصیحتیں جو انہوں نے اپنے پادریوں سے سنی تھیں اور اُن  
 اچھی باتوں کو جو انکا دل انہیں کر نیکیو صلاح دیتا تھا یاد کرینگے + اور ویسے یاد کرینگے  
 کہ انہوں نے کتنے بہت عبادت صرف کئے تھے + اور کتنی رحمتوں کو انہوں نے  
 پیے اور استعمال میں آئے تھے اور کتنے غضب الہی کو ویسے ناچیز سمجھتے تھے +  
 اور یاد کرینگے کہ ویسے عبادت کر سوائے ساتھ کس حقارت سے پیش آئے تھے  
 اور اب انکی خواہش اُن لوگوں کی جگہ میں جنکے انہوں نے ایک وقت حقارت کی تھی  
 داخل ہو نیکیو بیفائدہ ہوگی + اور اس لیے وہی کے سوچ رہے کہ ایسے بہت  
 چیزوں کے سبب ویسے آسمان سے جھکا ہوئے ہرگز برواشت نہ ہوگی + اسوقت  
 گناہ کی خوشی انہیں کسی خواہ اور ذلیل معلوم ہوگی + ویسے برواشت نہ کر سکیں گے  
 جسکو بے خیال کرینگے کہ کسی ناچیزوں کے لئے انہوں نے اپنے خدا اور بہشت

اور اپنے جائز حقوق کو گہریا + ان سب باتوں کو یاد کر کے نہایت عقد اور غضب سے  
 بھر جائیگے + اور ان کا دل دشمنی اور نفرت اور غصہ سے خدا پر اور اپنے بھائی  
 والوں پر اور اپنے گناہ کے ساتیوں پر اور خاص کر اپنے اوپر مسرور ہوئے ایک جڑے خدا  
 میں پڑ گیا + لیکن سوائے اُس اندرونی اذیت کے جو وہ کھڑا ہے کہ کبھی نہیں  
 مرتا سردی ایذا بھی ہوگی بیٹے اُس آگ سے جو کبھی نہیں بجھتی ہے +  
 جانا چاہیے کہ خواص اُس آگ کا یا اُس جگہ کا کہ جہاں وہ ہے اگر کوئی  
 حدیث کرنا چاہے تو نہایت نادانی ہے ہم سب کو نکال کام میں نہیں ہے کہ ہم اُسکی بحث  
 کر سکیں اپنے تین مشغول کریں بلکہ چاہیے کہ ہم اُس سے بچنے کے لیے ہوشیاری کریں خدا  
 جیسے دانیال نبی کے دوستوں کو گرد بہی میں اسطرح سے سمیٹا لاکر ویسے نہ جھلسے تو  
 اُس طرح آسانی سے جلتے ہوئے دوزخ میں لٹا کر زندہ رکھ سکتا ہے + خدا  
 جو گناہ کا بدلہ لینے والا ہے اُس کا غضب ایک جملانے والی آگ ہے جو دوزخ سے  
 بھی کہیں زیادہ ہے اور اس کے غصہ کے قدرت کو کون بتا سکتا ہے + ہر تباہی  
 اُس سے ڈرنا اتنا ہی بہتر ہے + جانا چاہیے کہ ایک جنگاری اُس آگ کی  
 گنگنا کو برداشت کرنا مشکل ہے + تو گہاں روح کی برداشت کون کر سکتا ہے  
 ایوب نے اپنے مرنے والے چلائے کہا کہ خدا کے تیرے حکموں نے بن میرا دل نکال کر بیٹا ہے  
 خدا کا خوف میرے سامنے صاف باغی ہے + جانا چاہیے کہ جو چیرا گناہ  
 رنج و کوشش سے زیادہ کرینگے سو یہ ہیں کہ انہیں کچھ توقف اور تخفیف نہ ہوگی +  
 اس زندگی کو بترسے جسے بترسے لا جو نہیں خدا اپنے رحمت سے ہر ایک کو  
 عذاب تک آرام دیتا ہے لیکن ویسے جو دوزخ میں ہیں انکی ابست مشاہدات کی کتنی ہے



چند لکھون باب اور گیارہون آیت میں کہا گیا ہے کہ انگورات دن آرام نہیں ہے +  
 ویسے جو گناہ سے باز نہیں رہتے بلکہ رات دن بدی کرتے ہیں اس بات پر  
 خیال کریں کہ دوزخ کو انکی اذیتوں سے آرام نہیں ہے +  
 جس دولت مند نے ایک پل کی تخفیف اپنے عذاب کے لئے چاہی اور اس  
 کی کو العاذر کو بھیجے کہ وہ اپنی انگلی کے سر کو پانی میں ڈبا کے اسکی زبان کو تھنڈی  
 کرے لیکن یہ بھی اس سے انکار کیا گیا + ایسے میرے دوست یہ ایک  
 نہایت مختصر اور اندک بیان کتاب مقدس سے اس ہولناک عذاب اور رنج کا ہے  
 جو کہ گنہگار دوزخ میں ہو گا + اور اب وہ کون بشر ہے کہ اپنی عقل کے  
 ہوتے وہ اس طرح کے عذاب میں ایک گنہگار کے لئے اپنی زندگی بکریں گے کہ ہر  
 گناہ لیکن افسوس وہ نہ ایک گنہگار کے لئے نہ ایک دن کے لئے نہ ایک ہفتہ نہ  
 ایک مہینہ نہ ایک برس نہ سات برس نہ چودہ برس نہ سو برس نہ ہزار برس اور  
 نہ فقط جب سے دنیا کے بنا ہوئی ہے آج تک کے لئے ہے + ان کیسے دوزخی  
 خوش ہوتے اگر دس ہزار برس میں بھی انکی مصیبتیں تمام ہوتیں + لیکن وہ  
 اب نہیں ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے + اس بات سے تم چونک مت اٹھو  
 یہ تو مسیح کا کلام ہے + مسیح نے من میں کہا ہے کہ یہ ہمیشہ کے عذاب میں  
 جاؤ گے + اس میت ناک کلام کی بات حرف شناس لوگ بیفایہ حجت کر  
 ہیں اور غضب آئندہ کی مدت کو تخفیف کرتے ہیں + لیکن مسیح کہتا ہے کہ وہ ابدی  
 ہے + اور دوزخ کے لئے ایکی لفظ استعمال کیا ہے نیچے ابدی بہشت اور ابدی  
 دوزخ کیونکہ یہ الفاظ اصل میں ایک ہی ہے + سوائے اسکے شبہات

کے چورائون باب اور گیارہون آیت میں لکھا ہے کہ اُنکے عذاب کا دھواں ہمیشہ ہمیں اُٹھتا رہتا ہے۔ اور ہمارے خداوند نے بھی بیان کیا ہے کہ انکی آگ بجھتی نہیں اور اُنکا کیرا نہیں مڑتا۔

ایسے گنہگار و آنے والے غضب سے کانپو۔ وہ غضب جواب آتا ہے اور جلد یہاں آویگتا ہے وہ غضب آئیوا لا ہوگا یعنی جبکہ کرڈر کرڈر برس گذر جاوینگے تب بھی وہ غضب آئیوا لا ہوگا کیونکہ اُسکا انتہا کبھی نہیں ہوگا۔ کاشکے ہم تمہارے ولوں پر روزا بد کا ایک پادار نقش کر سکتے خیال کرو کہ اگر سارے سمندر کا پانی ایک ایک بوند کر کے شیکایا جاوے اور ہر ایک بوند کی درمیان ایک ہزار برس کا فاصلہ ہووے تو کتنے کرڈر برس کو خالی کر نکو لگینگے۔ پھر خیال کرو کہ اگر سارا جہان باو سا دانہ دانہ بنایا جاوے اور فقط ایک دانہ اوسمین سے ہزار برس کے بعد اُٹھایا جاوے تو کتنے کرڈر برس سب دانہ کے سرکانے کے لئے چاہیئے۔ ہم اسکا حساب نہیں کر سکتے ہیں کہ کتنی مدت چاہیئے سپر بھی ہم خیال کر سکتے ہیں کہ ایک بہت بڑی مدت لگیگی۔ فرض کرو کہ وہ ہو گیا یعنی خیال کرو کہ سمندر ایک ایک بوند کر کے خالی ہو گیا اور جان لو کہ سارا جہان دانہ دانہ کر کے پھیلے دانہ کا نام ہو گیا۔ یہ تو ہو سکتا ہے پر کیا روزا بد تمام ہو سکتا ہے اور کیا روزا بد کم ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ وہ تب ہی پورا ابد رہیگا۔ اور عذاب و دوزخ کا تمام سے اتنا فاصلہ ہوگا جیسا کہ ابھی شروع ہوا ہو۔ ایک لمحہ تو کچھ نسبت کرڈرون برس سے رکھتا ہے لیکن کرڈرون برس کو روزا بد سے کچھ نسبت نہیں ہے۔ ایسے گنہگار تو مہینہ کچھ فہم ہے اور کچھ تہڑی سی ہی تم میں عقل ہے۔ اور اگر تم اپنے تین پیار کرتے ہو تو اپنے سب طاقت کو اکٹھا کرو اور اسوقت فیصلہ کرو کہ تمکو اپنے چند روزہ کی خوشی کے

یئے گناہ کی راہ میں چلنا جسکا بدلا ہمیشہ کا ماتم ہوگا کیا یہ تمہارے لئے بہتر ہے  
 کیا تمہاری عقل میں نہیں آتا کہ تمہارے لئے یہ بات بہتر ہوگی اگر تم اسیرت انگیز  
 ترک کرو اور خدا کے فضل سے ہمیشہ کی زندگی کی راہ کو پسند کرو ✽

پیشتر اس سے کہ ہم آگے بڑھیں لازم ہے کہ ذرا گناہ پر غور کریں۔ کہ سوائے بیوقوف  
 کے کوئی ایسا ہے کہ گناہ سے ہنسی کر لیا جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ اسکی فردوری کیا ہے ؟  
 جانتا چاہئے کہ جو کہ چاروں طرف تیر چلتا ہے اور جلتی ہوئی لکڑیاں اور آکر سوت کا  
 پسیکتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو صرف کھیل کرتا ہوں تو کیا وہ شخص دیوانہ نہیں ہے  
 لیکن وہ شخص جو گناہ سے کھیل کرتا ہے اور اسے ناچیز سمجھتا ہے اور جو دوزخ  
 کو آہ اور آنسوؤں سے بہتا ہے ہزار مرتبہ اس سے زیادہ دیوانہ ہے۔ ہماری یہ بات  
 مانو کہ دوزخ اور غضب الہی کے نام کو ناچیز مت سمجھو جیسے کہ بہترے لوگ سمجھتے ہیں  
 بہت ایسے ہیں جب وہ نصیحت میں ان ناموں کو سنتے ہیں تو برداشت نہیں کر سکتے  
 بلکہ ہنسی کے طور پر اپنے دنیوی بات چیت میں انہیں عمل میں لاتے ہیں۔ یہ شیطانی  
 ایک طریقہ ہے لوگوں کو برا دیکھنے کے لئے ✽ جانتا چاہئے کہ لوگ یہاں تک ان  
 باتوں کی ہنسی کرتے ہیں کہ دیے اپنے مرتبہ کو بھول جاتے ہیں اور جب سوچنے کا وقت  
 باقی نہیں رہتا تب پچھتاتے ہیں۔ جو کوئی گناہ پر ہنستا ہے وہ اپنے خالق کے  
 غصہ پر ہنستا ہے۔ اور عدل کی تلوار پر جو اس کے سر پر جھوم رہی ہے ہنستا ہے ؟  
 اور ہنستا ہے اس پیارے نجات دینے والے آنسوؤں اور زخموں پر ✽  
 کیونکہ سوائے گناہ کے وہ اور کسی سبب سے نہ آہ مارتا اور نہ لہو بہاتا ✽  
 پس جاگ توجہ تولیے اور دوزخ میں سے اوٹنے کہ مسیح تجھے روشنی بخشے گا ✽

بھاگ اے گنہگار آنے والے غضب سے۔ اپنی جان لیکر بھاگ پیچھے مت دیکھ  
اور اس سادے میدان میں مت ٹھہر ایسا نہو کہ تھک ہو جاوے۔ غور کرو کہ  
کم بخت روحین جو دوزخ میں ہیں تیری جان کی جگہ میں ہو چکے ہیں کچھ بڑے تین۔ غور  
کرو کہ کیسی کچھ خوشی کی دہوم دوزخ میں پہنچی اگر نجات کی منادی کی خوشخبری ان کمبخت  
روح کو دیکھائی۔ ان صاحبوہ خوشخبری ان تمہارے لئے منادی کی جاتی ہیں  
جانو کہ آج کے روز نجات اس گھر میں آئی اور یہ بھی جانو کہ ابھی تک امید باقی ہے +  
اور یہ بھی جانو کہ مسیح آفیسو اے غضب سے رٹائی دینے کو آیا ہے۔ شاید خدا تم کو  
اس وقت یہاں اسی مقصد کے لئے لایا ہے کہ تم آگاہی پاس کے پناہ کی طرف بھاگو کیونکہ ہم  
ایک بڑا نجات دہندہ ہے۔ اور کوئی جزا اسکے نزدیک مشکل نہیں ہے۔ پس جاو  
کہ سب چیزیں تمہارے لئے تیار ہیں۔ اگر خدا نے تمہیں آرزو مند کیا ہے تو پھر  
رکھو کہ وہ تمہیں قبول کر لیا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ہمیشہ کے جلنے کے اندھن کے عرصہ  
تمہارے حق میں یہ کہا جائے کہ کیا یہ وہی جلتی ہوئی لکڑی نہیں ہے جو آگ میں  
سے نکالی گئی ہے + اب ہم اپنے من کے زیادہ خوشنما مصروف کی طرف پھرتے  
ہیں یعنی ہمیشہ کے زندگی جو راستہ ان کے لئے ہے + کون راستہ باز ہے  
کوئی راستہ باز زمین کے پردے پر نہیں ہے کیونکہ کرب مقدس کہتی ہے کہ نہیں  
ایک ہی نہیں۔ یعنی کوئی آپ سے راستہ باز نہیں ہو سکتا۔ نیک آدمی اور  
گنہگار ایک دوسرے کے برعکس ہیں۔ راستہ باز ہونا شریعت کو کامل طور سے ماننا  
ہے یہہ تو انسان ہے کہی نہیں ہو سکا اور نہ کسی گنہگار سے ہو سکتا گا۔ کیونکہ ہم  
نے گناہ کیا ہے اور گناہ شریعت کا عدول ہے۔ پھر کس صورت سے کوئی شخص گنہگار

ہو کے راستباز ہو سکے۔ لیکن قویٰ ایک راہ ہے یعنی جب مسیح کی راستبازی گنہگار آدمی کی طرف شمار کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس راستباز کو مسیح نے شریعت کے کامل فرمانبردار سے حاصل کیا ہے۔ اور اسی راستباز کا وعدہ انجیل میں ہے۔ اور جب کسی گنہگار کو یہ یقین ہوتا ہے کہ اس پر شک کی اسے احتیاج ہے اور بغیر اسکے وہ ضرور ہلاک ہو گا تب وہ خدا کی طرف رجوع ہوتا ہے اور خدا اسے وہ بخشتا ہے اور وہ اسے ایمان سے لیکر پہن لیتا ہے اور اسی میں جیتا اور مرتا ہے اور وہ مسیح میں ہو کر برہ کی شادی کی ضیافت میں اس لباس سے دخل پاتا ہے۔ جانا چاہیے کہ جو متن میں راستباز کہلائے گئے ہیں اس طور سے مسیح کو پہن لیا ہے اور وہ ایمان جس سے انہوں نے ایسا کیا اسکا اثر محبت کے وسیلہ سے تھا۔ متن کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے کاموں کے وسیلہ سے ایمان کو کس طرح سے ظاہر کیا یعنی انہوں نے مسیح کی خاطر سے جو مسیح کے شریک تھے انکو پیار کیا اور انکی تکلیفوں میں مدد کرنے سے اپنی محبت کو ظاہر کیا۔ یہی لوگ ہیں جو ہمیشہ کی زندگی میں جاوینگے۔ اب جانا چاہیے کہ آسمان یعنی بہشت کیا ہے۔ کوئی جسمانی آدمی اسکا یقین کر نہیں سکتا ہے اور جو کراہی ہے تو اسکے لغورات جسمانی اور بیہودہ ہیں۔

جاننا چاہیے کہ وہ مجھ کو نیک بہشت کے موافق نہیں ہے جہاں سب جسمانی خواہشوں کو حاصل کر سکیں گے۔ ہرگز نہیں بلکہ انجیل سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ وہ زندگی اور بقا ہے اور وہ ان ہم اس جہاں کی آفتوں سے کامل رہائی پائیے اور وہ سب عشرت میں جو کامل طور سے روح کو ہمیشہ تک خوش رکھنے کے حاصل کر سکیں گے۔

پوشیدہ نہ ہے کہ اسکے کہنے کی کچھ احتیاج نہیں ہے کہ آدمی دیکھ سنے کو پیدا ہوا ہے اور حقیقت میں یہ ہے فقط ایک اندوہناک میراث ہمارے لیے ہے تیری

اسمین ہزاروں مہربانیاں شامل ہیں جنکے ہم لائق نہیں ہیں۔ لیکن ایماندار کا  
 سب غم اسکے موت کی وقت موقوف ہو جائیگا اور بعد اسکے اسکے لئے کچھ محنت اور  
 مشقت نہیں ہے اور نہ کچھ تنگی اور مفلسی ہے اور نہ کوئی دردِ ناک اور سخت  
 اور فراقی چاریاں ہیں۔ آسمان یعنی بہشت کے رہنے والے یہ نہیں کہیں  
 گے کہ میں بیمار ہوں۔ اور نہ کوئی اُن بے شمار دل کے رنجوں میں سے  
 بہنہیں ہم اب معلوم کرتے ہیں ہمارے ساتھ اُس حلال میں جائیگا۔ یعنی  
 نہ ہم اپنے بدن کچھ رنج سہیں گے اور نہ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں  
 سے کچھ رنج پائیگی۔ کیونکہ ہم گناہ کے جسم کو خاک میں چھوڑ دیں گے  
 اور پھر کسی اس جہان میں غمناکی کی گناہ کے دیکھنے والے نہ ہوں گے۔ دامن  
 خدا ہمارے آنکھوں سے سب آنسوؤں کو پونچھ لے گا اور دامن پر کبھی موت  
 نہوگی اور نہ غم نہ نالہ اور نہ پر کچھ دکھ ہوگا کیونکہ سب اگلی چیزیں گزر گئیں۔  
 (مشاہدات کا اکیسواں باب اور چوتھی آیت) لیکن فقط اتنا ہی نہیں ہے۔  
 ہماری سمجھ جواب ایسی چھوٹی ہے دامن پر ربہ کر حیرت افزا ہو جائیگی۔ اگرچہ  
 خدا کو سچا پتا ابدی زندگی ہے لیکن افسوس اب ہم کیسا تھوڑا اُسے جانتے ہیں۔  
 لیکن ویسے جو صاف دل میں خدا کو دیکھیں گے اور ایک لمحہ میں اُس سے زیادہ  
 جانیں گے جو اہل علوم بہت برسوں میں بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ دامن ہم سے  
 ایسا جانے جیسا کہ وہ ہمیں جانتا ہے۔ ہم حقیقت میں ہر ایک ربانی چیزوں کو  
 ایسے تکلف جاننے جیسا کہ ہماریے عدم و دست ہمیں جانتے ہیں۔ دامن  
 ہم خدا اور مسیح اور فرشتوں کو اُس طرح سے جاننے جیسا کہ ویسے اب ہم جانتے  
 ہیں۔ دامن ہم سے شیشہ کی آڑ سے نہیں بلکہ رو برو دیکھیں گے یعنی اُس صفائی  
 سے صاف صاف دیکھیں گے جیسا کہ کوئی شخص جب دوسرے شخص سے بات چیت

کرتا ہے تو اُسے دیکھتا ہے + جاتا چاہئے کہ مسیح کی حضورِی اور اُسکے ساتھ  
ہو اور اُسکے جلال کو دیکھنا بہشت کا بہشت ہوگا + یہ وہ دُعا ہے جو ہمارے  
شفیع مسیح نے اپنے شاگردوں کے حق میں مانگی تھی +

ایسے باب اب میں چاہتا ہوں کہ ویسے ہی جنہیں تو نے مجھے دیا،  
جہان میں ہوں میرے ساتھ ہر دین تاکہ ویسے لمبری بزرگی جو تو نے مجھے دی  
ہے دیکھیں (یوحنا کا سترہواں باب چوبیسویں آیت) اور یہ ہی پولوس جاری  
کی خواہش تھی کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ دنیا سے کوچ کر کے مسیح کی اُس خواہش کو  
حاصل کرے +

کیونکہ وہ فلپیوں کے پہلے باب اور تیسویں آیت میں کہتا ہے کہ میں چاہتا ہوں  
کہ کوچ کر کے مسیح کے ساتھ رہوں اور سب سے بڑی خوبی جو مسیح کے دیدہ ہے  
میں حاصل ہوگی سو یہ ہے کہ جب ہم اُسے دیکھیں گے تو ہم ہی اُسکی مانند ہو جائیں گے  
یعنی جیسا کہ وہ ہے + کیونکہ اُسکی شایستہ اور نورانی صورت جو نور اور محبت  
اور پاکیزگی اور خوشی سے بھری ہے ہماری مدد و عین بہر جائیگی +

ہم سبہن کا بدن بھی جو اب گناہ کے سبب خراب ہو رہا ہے اور بھی زیادہ قہر میں  
مگر خراب ہو جائیگا لیکن جب وہ مردوعین سے اُٹھایا جاوے گی تب وہ اُسکی نورانی  
جسم کی مانند بنایا جائیگا + اور اس پر ایک اور نہایت دلخواہ برکت حاصل ہوگی  
یعنی ہم ہمیشہ پاک لوگوں کے ساتھ رہیں گے + ایماندار لوگ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب  
اور موسیٰ اور عوایہن اور ہر ایک قوم کے بزرگ و بزرگوں کے ساتھ ہمیشہ رہیں گے + لیکن کون  
زبان کہہ سکتی ہے اور کون دل دریافت کر سکتا ہے کہ خدا نے انہوں کے لئے جو کچھ سے پاک کرتا

ہیں کیا کیا تیاریاں کی ہیں +

## فایہ

تمہارے دلوں کو دین کی طرف مشغول کرنے کے لیے جو کچھ کہ اب کہا گیا ہے  
اُس سے زیادہ کیا کہا جاوے + کیونکہ زندگی اور موت اور برکت اور لعنت  
اور ہیبت اور دوزخ تمہارے سامنے رکھ چکے ہیں اور حقیقت میں روح کی ممانعت  
ایک چیز ہے جسکی بڑی ضرورت ہے اگر وہاں ایک ہر لٹاک دوزخ ہے تو تم اسکی  
خطرہ سے آگاہ کیے گئے ہو اور تمہیں صلاح دی گئی ہے کہ تم مسیح کے پاس بہاؤ کو  
غضب آئندہ سے فقط وہی چھڑا دے والا ہے +

جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کس دہشت ناک طور سے گناہ کی سزا دے گا +  
تو معلوم دیتا ہے کہ گناہ کیسی بُری چیز ہے + اگر وہاں گنہگاروں کے لیے  
ابدی عذاب کا ایک دوزخ ہے تو گناہ سے ڈرو اگرچہ وہ کیسا ہی خوشنما  
معلوم ہو + کوئی ایسا ہے جو اگرچہ وہ کیسا ہی پیاسا ہو تو کیا اُسے مزید یار  
شریت کے پیالہ کو کہ حسین زیر قافل ملا ہے جان بوجھ کر پیئے گا اگر ایسا نہیں  
ہے تو تم بھی گناہ سے پرہیز کرو جو روح کے برباد کرنے کو چوکتا نہیں ہے  
اگر تم دوزخ سے بچنا چاہتے ہو تو اس سے بہاؤ + اگر وہاں ایک نورانی بہشت  
ہے تو اسے تلاش کرنے کو ہم دعوت کئے گئے ہیں +

جاننا چاہیے کہ بہشت میں جانیکی فقط ایک ہی راہ ہے اور وہ راہ مسیح  
ہے کیا ہم سب جو لائق جہنم کے ہیں اُس عیسے مسیح سے جو بڑا نجات دینے والا ہے  
کنارہ کر سکتے ہیں + ان اسکو حلال پہنچے کہ جس نے اپنے لوگوں کو چھڑانے کے لیے



اپنا بیش قیمت لہو بہا یا ان نقطہ اسکی کامل نیکو کاری جلال کی مستحق ہے اور یہ نیکو کاری انکے لئے ہے جو اس پر ایمان لاتے ہیں لیکن اس پاک حالت کے لئے لیاقت بھی چاہیئے۔ اور وہ کام رُوحِ قدس کا ہے۔ اگر ہم برگزیدہ نہیں پائے جاویں تو ہکو باپ کی محبت اور پیشے کی نجات اور رُوحِ قدس کے فضل کے احسان مند ہونا چاہیئے۔

خدا عطا کرے کہ ہم سب اس وقت اور ہر وقت اسکے کلام کو اس طور سے سنیں کہ اسے ایمان کے ساتھ شامل کر کے ہم اس سے فائدہ حاصل کریں۔ اور سب باتوں میں مسیح پر بھروسہ رکھیں اور خداوند عیسیٰ مسیح کی رحمت کی جو ابدی زندگی ہے انتظار رکھیں اور ہمارے خاندان کے لوگ موافق اسکی مرضی کے دیانت داری اور سرگرمی سے اسکی بندگی کریں۔ اور فضل کے وسیلوں سے اسکی مہربان مہنور میں خوشی حاصل کریں۔ اور موت کی وقت اسکی انجیل کی مدد کا بھروسہ رکھیں اور آخر کو بے مزا حمت اسکی ابدی بادشاہت اور جلال میں داخل پاویں۔

اب ہماری نجات کے خدا کو یعنی باپ اور بیٹا اور رُوحِ پاک کو اب اور ہمیشہ کے لئے شکر اور سپاس ہو ویے۔

آمین

## تیسرے ہون نصیحت

شکوہ کا بہتر حصہ ایک نیا دل ہے  
حرفائیل کا چہرہ ان باب اور چہرہ <sup>۲۶</sup> آیت

میں تمہیں ایک نیا دل بخشوں گا

ایسے میرے عزیز لڑکوں میں امید رکھتا ہوں کہ تم اسکو مانو گے جو اب میں  
کہا جاتا ہوں + یعنی میں اب ایک نصیحت پڑھنی چاہتا ہوں جو خاص لڑکوں  
کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اور وہ ایسی صاف بنائی گئی ہے کہ مجھے یقین ہے کہ تم  
اسکو بالکل سمجھو گے مجھے یقین ہے کہ تم جانتے ہو کہ تم اپنے میں ایک روح رکھتے ہو  
جو تمہارے مرنے کے بعد ضرور زندہ رہے گی + یعنی وہ بہشت میں یا دوزخ میں  
ہمیشہ کے لئے جائے گی +

کیا تم یہ نہیں خیال کرتے ہو کہ تمہیں اپنی روح کی خبر داری کرنا لازم ہے تاکہ وہ  
جہنم میں نہ جاوے۔ میں جانتا ہوں کہ کبیل سے تمہیں غربت ہے اور بعضے وقت  
تمہارے لئے کھیلنا درست ہے لیکن سوائے کبیل کے ایک اور بھی بات ہے  
جسے خیال میں رکھنا تمہیں لازم ہے +

یعنی تم جانتے ہو کہ ایک خدا ہے جو آسمان میں رہتا ہے اور وہی ہے جو تمکو  
کہانا پینا اور کپڑا دیتا ہے۔ اور وہ وہی ہے جو تمکو بیماری اور موت سے  
محفوظ رکھتا ہے۔ اور یہ سب مہربانیاں وہ اس لئے کرتا ہے تاکہ اسکو یاد کرنے  
اور اس سے دعا مانگنے کی تمکو طاقت ہو۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم یہ جانو کہ تم سے

خدا کا عرصہ ہونا ایک ہولناک چیز ہے۔ اور یہ اس عرصہ سے جو تمہاری مان اور اور باپ اور استاد تم پر کہتے ہیں بہت ہی سطرچ زیادہ ہے شاید وہ یہ صرف تمکو ماریں جب وہ عرصہ میں ہوئیں لیکن خدا قادر مطلق تمکو ہمیشہ کو دوزخ کی آگ میں جلنے کے لئے ڈال سکتا ہے۔ شاید تم کہتے ہو کہ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ ایسا کرے گا۔ ایسے میرے عزیز لڑکوں میں بھی امید رکھتا ہوں کہ میں تم سے اسلئے یہ باتیں کہتا ہوں تاکہ تم جانو کہ سطرچ سے اس عذاب سے بچو اور آسمان میں جانیکی راہ سیکھو۔

اب جانو کہ عیسیٰ مسیح آسمان کی راہ ہے۔ کیونکہ وہ ہمیں دوزخ سے بچانے کے لئے آسمان سے بھیجے آیا۔ اور یہ اسلئے کیا کہ وہ ہمارے گناہوں کے لئے دیکھ اور موت سے ہمیں اپنے گناہوں کے لئے کچھ دیکھ نہ سہیں۔ اس طرح سے جب کہ تم میں سے کوئی کسی قصور کے لئے مارا کہانے یا سزا پانے جاتا ہو اور کوئی دوسرا شخص اسکی محبت کے سبب اسکو دیکھ سے بچانیکے لئے اسکی بدلے خود مارا کہانا اختیار کرے اور وہ اس طرح سے سزا پانے سے بچ جاوے۔ پہلی چیز جو تمہیں جانا ضرور ہے تاکہ تم بچو سو یہ ہے کہ تم جاننے رہو کہ تم گنہگار ہو اور کہ تم نے ان چیزوں کو نہیں کیا جو تمہیں کرنا واجب تھا اور ان چیزوں کو نہیں کیا جو تمہیں کرنا واجب تھا۔ اور ان کی غلطی کے لئے تم نے خفا میں تو شاید تم اس قصور پر خفا کر کے بہت غلگین ہوتے ہو اور جب تم غلگین ہوتے ہو تو یہ جانتے ہو کہ وہ تمہیں معاف کریں اور تم انکے پاس جاتے ہو اور معاف مانگتے ہو اور یہ بھی اقرار کرتے ہو کہ ہم انکے کو ایسا بچہ نہ کریں گے۔ پس دین میں ہی اس سطرچ کی بات ہے۔

ہم سبہوں نے وہ کام کیا ہے جو ہمیں کرنا نہ چاہیے تھا۔ اگر خدا اسے ہم  
 سے خفا ہو تو اسکی خفگی درست ہے۔ لیکن اس کے پاس مغفرت ہے  
 اور اس سے ڈرا جائیے اس کے عزیز بیٹے عیسیٰ مسیح نے ہمارے گناہوں کے لئے  
 اس کے غصہ کو اپنے اوپر برداشت کیا اور وہ اپنے خادموں کو ہمارے پاس  
 انجیل یعنی خوشخبری کے بھیجتا ہے اور کہہ سکتے ہیں کہ اگر ہم عیسیٰ مسیح کے سید  
 سے خدا کے پاس جا دیں تو وہ ہمیں معاف کرے گا اور ہر گناہ اور آئندہ کو ہر گناہ  
 کرنا کے لئے ہماری مدد کرے گا۔ اب وہ مصنفین جو میں پڑھ گیا ہوں کہ میں تمہیں ایک  
 نیا دل بخشو گا۔ وہ ایک وعدہ ہے جو خدا نے اپنی مہربانی سے اپنے لڑکوں سے  
 کیا ہے پر لفظ دیکھ یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ تمہاری بدگیا کوئی حصہ ہو جائے گا  
 مطلب ذہن اور روح اور مزاج سے ہے جسکو خدا نیا اور درست اور چاہنا ہو گا  
 ایسا کہ تم اسکو پالو اور اسکی اطاعت کرو تاکہ تم اس سے دو جہان میں کامیاب  
 ہو۔ یہ وہ ہے بات ہے جو دوسرے مقام میں از سر نو پیدا ہونا کہلا یا گیا ہے  
 ۔ تمہیں یاد ہو گا کہ تینے یوحنا کے تیسرے باب میں پڑھا ہے کہ ایک بوڑھا آدمی  
 نکو و کیس نامی رات کیوقت عیسیٰ مسیح کے پاس تعلیم پانیکے لئے آیا۔ اور ہمارے  
 نجات دہندہ نے اس سے کہا کہ میں سچ سچ تجھے کہتا ہوں اگر آدمی سر نو پیدا  
 ہو دے تو۔ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس سے اسکا مطلب  
 دیکھ تبدیلی تھا جو خدا کی قدرت اور اسکی روح کے فضل سے ہوتی ہے۔ اگر دل برا  
 نہ ہوتا تو اس کے بدلنے کی کچھ احتیاج نہ ہوتی لیکن ہر ایک شخص اور ہر ایک لڑکے کا دل  
 جیسا کہ وہ فضل سے بدلا نہ جائے نہایت برا ہے کیونکہ ہم سب گناہ میں پیدا ہوئے

میں اور گناہ کو چار کرتے ہیں جب تک ہم سرفرو پیدا نہیں ہوں۔ تب تک ہم مسیح کو  
 اور ہر ایک چیز کو جو نیک ہے چار نہیں کر سکتے ہیں۔ اور یہ بھی ممکن معلوم کرنا ہے  
 کہ اصطلاح پانا یعنی عیسائی ہونا نئی پیدائش نہیں ہے۔ پانی نہ دلوں پا کر سکتا  
 ہے اور نہ اسکو بدل سکتا ہے۔ وہ تو فقط فضل کا ایک ظاہری نشان ہے  
 لیکن وہ خود فضل نہیں ہے۔ خواص اُس مبارک تبدیلی کا اب میں تم سے بیان  
 کرتا ہوں یعنی کس طرح سے خدا پرانے دلوں کو دور کرتا ہے اور نیا دل عینِ بخشا ہے  
 پھر **پہلا** جانا چاہیے کہ دل شست سے سخت ہے وہ متن کے لفظوں کے مطابق پھر  
 سے نسبت کیا گیا ہے جو کسی بات کی خبر نہیں رکھتا ان نکاد دل شست سے کچھ امتیاز  
 نہیں رکھتا۔ یعنی اُسے روحانی چیزوں کی کچھ امتیاز نہیں ہے۔ جس شخص میں فضل  
 نہیں ہے وہ اپنے مجنسون پر اگرچہ تلامی دل ہر سکتا ہے اور روئیوں کے ساتھ  
 رو سکتا ہے لیکن تسبیحی ویسے اون باتوں کو جو خدا میل میں کہتا ہے نہیں مانتے  
 ہیں۔ **۲۔** بیل یہ کہتا ہے کہ ہم جتنے ہیں سب تباہ اور خوار گنہگار ہیں اور خدا کا  
 غضب ہم پر رہیگا اگر ہم ایمان نہ لائیں گے۔ **۳۔** یعنی اس بات پر کہ خدا بدکاروں  
 پر خفا ہے اور انہیں دوزخ میں ڈالے گا لیکن افسوس ہے کہ کتنے تہوڑے لوگ  
 ان باتوں پر خیال کرتے ہیں کیونکہ وہ خداوند کے دشمن ہیں اس طرح سے کہتے  
 پیتے اور خوشی کرتے ہیں جیسا کہ اُسکا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ کیا یہ انکی  
 سخت دل کا سبب نہیں ہے۔ **۴۔**  
 اگر کوئی غریب کم بخت کہ جس پر حاکم نے موت کا فتویٰ دیا ہو اور وہ سبک  
 رہے یا اُسکے مہند پر ہنسی ہو تو تم خیال کرو گے کہ اُسکا دل نہایت سخت ہے۔ **۵۔**

ایسے میرے عزیز لڑکوں کو ہر ایک گنہگار کا یہی حال ہے کیا تمہارا یہ حال نہیں ہے تم بھی شیش سے اور نوکی مانند غضب کے لڑکے ہو + لیکن کہی تھے اسکا خیال کیا ہے کہ اگر تمہارے مان باپ تم سے خفا ہوتے اور تم کو گھر سے نکال دینے کو ڈراتے اور کہتے کہ پھر تمہارا منہ نہ دیکھیں گے تو تم کتنا روتے اور افسوس کرتے لیکن دیکھو تمہارے لئے آتے ہیں کتنا زیادہ برا ہو گا اگر خدا تمہیں کہے کہ دور ہو ایسے ملعون میرے سامنے سے اور جاؤ اس ہمیشہ کی جلتی ہوئی آگ میں +

اگر خدا کی رحمتیں ہم پر اثر نکریں اور ہم نہ یکلین تو اس سے یہی دلکی سختی ظاہر ہوتی ہے دیکھو ہم سبہوں پر خدا کیسے مہربان ہے۔ کہ ہم سبہوں کے لئے وہ سورج کو روشن کرتا ہے اور ہوں کو نکو کھلاتا ہے اور اناج اور سبزی ادا گاتا ہے۔ وہی ہے جو ہم سبہوں کو نکو کھانا نیکو دیتا ہے اور رات کو آرام بخشتا ہے۔ پس چاہیے کہ اسکی نیکی میں توبہ کی طرف ہدایت کرے۔ اور دیکھو اگرچہ جہان کے لوگ ایسے بد میں تسیر ہی اٹھنے نہیں ایں چار کیا کہ اٹھنے اپنے ایک کونے بیٹے کو بھیجا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لا دے ہلاک ہو وے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے + اور اسنے اپنے خادموں کو نجات کی خبر بھی دینے کے لئے ہمارے پاس بھیجا اور وے ہم سبہوں کو آئیوایے غضب سے بھاگنے کے لئے آگاہ کرتے ہیں + ویسے بولاتے ہیں اور ہماری منت کرتے ہیں کہ ہم خدا سے ملاپ کریں + لیکن کیسے سخت وہ دل ہے کہ جو باوجود اس طایم پیار اور نیکی کے اسپر کھراثر نہیں کرتا۔ اُس لڑکے کے حق میں تم کیا کہو گے جسکے عزیز مہربان مان باپ اُس سے اچھی طرح بولتے ہیں اور اچھا سلوک کرتے ہیں اور تب بھی وہ اُنکے ساتھ غفلت اور حقارت سے سلوک کرے +

کیا تم اسکو نہایت بے مروت اور بد ذات نہ سمجھو گے اسطرح سے گنہگار  
لوگ بزرگ اور برتر خدا سے سلوک کرتے ہیں اور کیا تم نے بھی ایسا نہیں کیا ہے +  
جاننا چاہیے کہ خدای نے سب وقت تمہاری ہدایت اور پرورش کی ہے  
اُسی نے جب تم شیر خوار تھے تمہاری خبر گیری کے لیے تمہیں مہربان مان باپ اور  
دوست عنایت کئے نہیں تو تم بہوک سے مرجائیے۔ یا محتاجی کے باعث ہلاک ہو جا  
وہ مکو پریشاک اور خوراک اور تندرستی اور خوشی اور دوست دیتا ہے۔ بلکہ اس سے  
بھی کچھ زیادہ دیتا ہے وہ اپنی انجیل تمہارے لیے بھیجتا ہے یعنی وہ نجات کا نام  
تمہیں عطا کرتا ہے اور اسکے پڑھنے اور سننے کی تمہیں فرصت دیتا ہے۔ اور تم نے  
اُن ساری نیکیوں کے عرصے میں اسے کیا دیا +

کاشکے تمہارا دل تمہارے گناہ کے لیے غم الہی سے گیہل جاوے کاشکے  
وہ خداوند ہمیں ایک ایسا نازک اور ظالم اور درو مند دل دیوے جو اسکے کلام  
سے کانپے اور اس سے اور اسکی پاکیزگی سے ڈرتا رہے + تب تم ایک ادنیٰ گناہ  
سے بھی ڈرو گے اور سب بُری صحبت ترک کرو گے + اور تم خدا کا نام بجا  
لینے کو جرات نہ کرو گے اور نہ سبت کے روز تم کھیلو گے اور نہ تم اپنے مان باپ با  
اور لوگوں سے بُرا سلوک کرو گے اور اگر اسطرح کا ظالم دل تمہارا ہووے تو تم اپنے  
گناہوں سے بہت غلگن ہو گے اور افسوس کرو گے کہ تم نے خدا کو آزرده کیا ہے اور اس  
سکروہ دکھ پر جو عینی مسیح ہمارے خداوند نے تمہارے گناہوں کے لیے سہا ہے  
خیال کرنے غلگن ہو گے +

دوسرا جو سچ پوچھو تو دل شربت سے مغرور ہے لیکن وہ دل جہنم ہے عظیم +

انسان مخلوق ہو کے کوئی سبب مغرور ہو نیکا نہیں رکھتا ہے تو پھر گنہگار ہو کے  
کیا رکھ سکتا ہے +

جانتا چاہیے کہ ہم سب مغرور پیدا ہوئے ہیں کیونکہ کوئی شخص بغیر مغرور دل  
کبھی نہیں پیدا ہوا اگرچہ بعض آدمی میں اتنا نہیں ظاہر ہوتا جیسے کہ دوسرے میں ہوتا  
ہے + پوشیدہ نہ ہے کہ تم جو لڑکے ہو قوم یہ خوب جانتے ہو کہ اکثر تم نئے  
کپڑے اور نئی چیزوں سے کیسی شیخی کرتے ہو اور ملکوں اور بینوں دوسروں کو دکھانے  
کے لئے کیسا شوق ہوتا ہے + جتنا ہی لوگ عمر میں بڑھتے جاتے ہیں اتنا ہی بے  
مغرور ہوتے ہیں + اپنے اپنی خوبصورتی سے اور دولت مندی سے اور علم سے  
اور عقیدہ سے بلکہ بیان تک کہ اپنے دین دار سے بھی مغرور ہوتے ہیں + اور  
ایسے ہی تھے اس فریسی کے مقدمہ میں پڑا ہو گا جو کہ ہیکل میں دُعا مانگنے کو گیا اور  
تعاوت سے کھڑا ہو کے بڑی مغرور سے کہا کہ اے خدا میں تیرا شکر کر رہا ہوں کہ  
میں دوسرے لوگوں کے موافق نہیں ہوں اور نہ اس باجگیر کی مانند ہوں + اور پھر  
وہ اپنے کاموں کی شیخی کرنے لگا + لیکن خدا نے اس کم بخت مغرور سے نفرت کی  
اور اس شخص پر جسے فریسی نے حقیقت سمجھا تھا رحم سے نگاہ کی کیونکہ وہ غریب باجگیر  
جس کا دل گناہ کے شبکے میں پڑا تھا اور اپنے حق میں کچھ نہیں کہہ سکتا تھا سو اب  
اسکے کہ ایسے خدا مجھ گنہگار پر رحم کرے +

جانتا چاہیے کہ لڑکے ہی اپنی دین دار سے مغرور ہوتے ہیں + وہ اپنے شیخی کرتے  
ہیں کہ ہم اپنے بیانیوں اور بیہنوں سے بہتر ہیں اور ویسے انکی تعصیرون اور اپنے نیک  
کاموں کو ظاہر کرنے کو پار کرتے ہیں +



ایسے میرے پیارے لڑکے تم آسمان میں جانیکی کون سی امید رکھتے ہو ؟  
 کیا اسلئے کہ تم اور وہ کی مانند برے نہیں ہو + کیا اسلئے کہ تم دُعا مانگا کرتے ہو  
 اور گرجا بیٹنے دینی جماعت میں جاتے ہو + اگر ایسا ہے تو تم مغرور ہو۔ اور تمکو  
 اپنی راستبازی کا غرور ہے جسے کتاب مقدس گندی دہی جی کہتے ہے + اور کون  
 ایسا ہے کہ گندی دہی جیوں سے مغرور ہوگا + لیکن مسیح کی راستبازی خوب صاف  
 اور سفید پوشاک کی مانند ہے + کیا وہ تمہارے لئے بہتر نہیں ہے + کیا تم  
 اسکے پائے سے خوش نہو گے + پس تم خاصے دُعا مانگو تاکہ وہ تمکو اس سے  
 لمس کرے +

نیا دل ایک حلیم دل ہے + جس شخص کو یہ میسر ہو وہ خدا بزرگ اور بزرگو  
 اور اُسکے آسمان اور زمین کی شوکت کو ایسا بلند سمجھتا ہے کہ وہ اسکے سامنے  
 ٹھٹھک کر اپنے تین مطلق نا چیز خیال کرتا ہے + وہ خدا کی پاکیزگی اور اسکے احکام  
 پر ایسی غور کرتا ہے اور اپنے دلی مکر باز یوں اور بد ذاتی پر ایسا خیال کرتا ہے کہ وہ  
 گویا خاک پر پڑا ہے اور آپکو نفرت کرتا ہے اور خاک اور راکھ میں بیٹھ کے  
 توبہ کرتا ہے +

**تیسرا** دل شہت سے دنیوی ہے۔ کتاب مقدس میں سب جہانوں آدمی  
 جہان کے لوگ کہلاتے ہیں جنکا حصہ اسی زندگی میں ہے + وے نقطہ اس  
 جہانکا خیال کرتے ہیں۔ وے نقطہ اس جہانکی بابت بولتے ہیں اور انکی ساری  
 خواہشیں دنیوی ہیں۔ انکا یہی خیال ہے کہ ہم کیا کہائیں گے اور کیا پیئیں گے اور  
 کیا پہنیں گے۔ انہیں سب کے خیال میں بلکہ نقطہ ایسی ہی چیزوں کی تلاش

میں دنیوی لوگ رہتے ہیں + اگر یہ حال ہے تو یہ بالکل دنیا ریکا دل نہیں ہے  
 کیونکہ خدا انکے سارے خیالوں میں نہیں ہے + ویسے دنیا کے لیے انجیل سے غفلت  
 کرتے ہیں اور اپنی روح کو کہوتے ہیں + دے بہت سی چیزوں میں مارتھا کے  
 مانند فکر مند ہیں لیکن وہ چیز جسکی بہت ضرورت ہے مریم کی مانند پسند  
 نہیں کرتے +

واضح ہو کہ اس حالت میں رہنا نہایت بُرا ہے - اگر ہم دنیا کو پیار کریں  
 تو خدا کی محبت ہم میں نہیں ہے (پہلا یوحنا کا دوسرا باب اور پندرہویں آیت)  
 اگر ہم دنیوی چیزوں کو پیار کر لیں گے تو گویا انہیں سے ہماری خاص مہتری ہے  
 تو اسکا انجام ہلاکت ہے (فلپیوں کا تیسرا باب اور انیسویں آیت)  
 اب کہو ایسے میرے پیارے لڑکے تمہارا دل جسمانی ہے کہ نہیں +

اگرچہ تم ابھی تک دنیوی کاموں میں مشغول نہیں ہوئے ہو تو بھی تمہارا  
 تناسل فقط اس جہان کی چیزوں کو پیار کرتا ہے + کیا تم سب کہیں  
 اور خوشی کی تلاش میں نہیں رہتے ہو + شاید تمکو دُعا مانگنا پسند نہیں ہے +  
 یا تو تم تنہائی میں بالکل دُعا نہیں مانگتے ہو یا تم ایک تھوڑی سی رسی  
 باتوں سے جو تم نے حفظ کر لیں ہیں کہ حسین مسیح اور فضل اور نجات کی کچھ  
 خواہش معلوم نہیں ہوتی ہے اپنی تسلی کر لیتے ہو +

اور جبکہ تمہارے ماں باپ اپنے خاندان میں دُعا مانگتے ہیں جسکی  
 مجھے امید ہے کہ ویسے کرتے ہیں تو تم شاید کچھ بھی خیال نہیں کرتے ہو کہ  
 ویسے کیا کہتے ہیں + اور جب تم خدا کے گھر میں جاتے ہو شاید تم کچھ غور نہیں

کرتے ہو کہ خادمِ دین کیا کہتا ہے۔ یا تم صرف متن کے یاد کر لینے سے اپنی خاطر جمع کر لیتے ہو۔ اگر یہ ہی ہے تو یہ دینداری نہیں ہے دنیوی دلوں کا لا چاہیے۔ اور ایک آسمانی اور روحانی دل تمہیں چاہیے جو خدا سے اور مسیح سے اور دعا و استغاثہ اور خدا کے کلام سے اور روحانی بات چیت سے خوش رہے +

شکر ہے خدا کو کہ ایسے بہت سے لڑکے ہوئے ہیں۔ خدا تم کو بھی اسکی مانند کرے اور انکی طرح تم خدا ہی کے لیے جیو اگر تمہاری زندگی و خاکرے۔ یا اگر اسکی مرضی ہو کہ تمہیں یہاں سے اٹھالے تو تم آسمان کے لائق ہو + چوٹ جاتا چاہیے کہ دل شرت سے بد ہے کیونکہ کتاب مقدس کہتی ہے کہ دل بہت بد ہے (ارمیاہی کا شتر ہوان باب اور نوین آیت)

اور ہمارا نجات و ہذہ متی کے پندراہویں باب اور انیسویں آیت میں۔ کہتا ہے کہ دل سے برے خیال اور چوریاں اور خون کرنا اور بہتری بُری چیزیں نکلتی ہیں + اور تم جانتے ہو کہ یہ سب باتیں ضرور دل میں ہونگے نہیں تو دے کیونکہ وہاں سے نکلیں + بعضے لوگ تم سے کہیں گے کہ اگرچہ دیے بُری باتیں کہتے ہیں اور بُرے کام کرتے ہیں تیسری دیکھ دل بہن۔ لیکن یہ انکی غلطی ہے۔ کیونکہ اچھا درخت اچھے پھل لاتا ہے اور پیشی چشمہ سے کھاری پانی نہیں نکلتا + اب شرت سے ہر ایک شخص کا دل بد ہے + اور اگر بعضے لوگ دیے بُرے کام نہیں کرتے جیسے کہ بعضے کرتے ہیں تو اسکا سبب یہ نہیں ہے کہ انکا دل شرت سے

بہتر ہے لیکن سبب یہ ہے کہ خدا انکو دلیا بدہنیں ہونے دیتا جب کہ ویسے چاہتے ہیں۔ یعنی اسطورے جیہ کہ لوگ جنگلی جانوروں کو زنجیر سے باندھتے۔  
 بین تاکہ وہ انہیں ہلاک نہ کریں۔

میرے عزیز لڑکوں تم اس بات کی صداقت اپنے من پاؤ گے کیونکہ تم جانتے ہو کہ تم جھوٹ بولنیکو اب کیسے طیار ہو ورنہ ایک وقت کیسے مستعد تھے اور جانو کہ کسی نے تمہیں جھوٹ بولنا نہیں سکھایا۔ تم اپنی رشتہ سے جھوٹ بولنے لگے۔ اب خیال کرو کہ کیا یہ دلیل بد دل کی ہے یا نہیں۔ جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے۔ یہ کام شیطان کا ہے جو خود جھوٹا اور جھوٹوں کا باپ ہے خدا کو جھوٹ سے ایسی نفرت ہے کہ وہ کسی جھوٹی کو آسمان میں نہ جانے دے گا اور نہ اسکو جو جھوٹ ایجاد کرتا ہے۔ کیونکہ مکاشفات کے اکیسویں باب اور آٹھویں آیت میں لکھا ہے کہ سب جھوٹے اُس جہیل میں جا آگے اور گندہک سے جلتی ہے اپنا حصہ پاؤں گئے۔

تم خدا سے دعا مانگو کہ وہ تمہاریے اس بڑے گناہ کو معاف کرے تم اس سے جان لو کہ تمہارا دل بد ہے کہ جب کوئی تمہارا مقابلہ کرتا ہے تو تم غصہ میں ہوتے ہو۔ کیونکہ خدا کی نظر میں بڑا غصہ بدرجہ خون کے ہے۔  
 (متی کا پانچواں باب اور اکیسویں آیت)

لیکن بد ذاتی دل کی نہایت زیادہ معلوم ہوتی ہے جب کہ وہ خدا سے دشمنی رکھتا ہے۔ اور مقدس لوگوں سے رو میوں کے آٹھویں باب اور نیا توین آیت میں لکھتا ہے کہ نفسانی دل دشمن خدا کا ہے اور جب کہ تم دین سے نفرت کرتے

ہو اور سب کو توڑتے ہو اور خدا کا نام بے فائدہ لیتے ہو اور اپنے مان بآپ کے نافرمان برداری کرتے ہو تو ان باتوں اور بہت سی باتوں سے کیا نتیجہ ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ تم خدا سے دشمنی رکھتے ہو پس دیکھو کیسا ضرور ہے کہ تمہارا ایک نیا دل ہو جاوے کیونکہ نیا دل ایک پاک دل ہے جیسا کہ عیسیٰ مسیح متی کے پانچویں باب اور آٹھویں آیت میں لکھتا ہے کہ مبارک ویسے ہیں جو صاف دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے اب جانو کہ دل ایمان سے صاف کیا جاتا ہے اور جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کیسا بد دل ہم میں ہے تو ہم غم اور دہشت سے معمور ہو کے عیسے مسیح کے پاس پناہ کے لئے پہنچتے ہیں اور تب خدا اسکی خاطر جاری گذشتہ گناہوں کو صاف کرتا ہے اور ہمیں اپنی رُوح پاک بخشتا ہے تاکہ ہم گناہ سے نفرت کریں اور اوپر غالب ہو دیں اور اسکی مرضی جانتی کسی خواہش کریں اور اسے بجالانے کو پکاریں پس تم خداؤد کے دُعا مانگو کہ ایسے خدا میرے اند ایک پاک دل پیدا کر اور ایک نیا مستقیم رُوح میرے باطن میں ڈال ا کا نوان زبور و تلوین آیت اور یہ بھی یاد رکھو کہ بغیر پاکیزگی کے کوئی آدمی خدا کو نہ دیکھ سکا +

**پانچواں** پوشیدہ نثر ہے کہ دل شست سے مکار ہے مان کتاب مقدس یہ کہتی ہے کہ سب چیزوں سے زیادہ مکار ہے وہ نیک کو بد اور بد کو نیک کہتا ہے وہ ہر ایک طرح کے عذر اور بہانے سے لوگوں کو فریب دیتا ہے ایسا کہ گنہگار کی راہ انکو اپنی نظر و عین درست معلوم دیتی ہے اگرچہ وہ انہیں ہلاکت کی طرف پہنچاتی ہے +

جاننا چاہیے کہ بڑے سے بڑے گنہگار و عین بھی کوئی ایسا نہیں ہے کہ جو اپنے

ولمیں اس بات کی شیخی نکرتا ہوئے کہ آخر کو میریے ساتھ سب طرح کی غیرت ہوگی اگرچہ خدا اسکے برخلاف کہتا ہے اور اسی لئے وہ جو اپنے دل پر بھروسہ رکھتا ہے بیٹے و قوف ہے لیکن جب خداوند ایک نیا دل دیتا ہے تب وہ نیا دل اُسے سچا بناتا ہے سچا عیسائی، تاہنایل کی مانند ہے کہ جسکے حق میں ہماریے نجات دہندہ نے یون کہا ہے کہ دیکھو ایک سچے اسرائیل کو کہ جس میں کوئی مکر نہیں ہے یعنی اسکے کردار میں کوئی جانے ہوئے مکاری خدا یا آدمی کے ساتھ نہیں ہے +

**چہشوان** یعنی پھلی بات جانا چاہیے کہ دل شست سے بیے ایمان کیا افسوس کی بات ہے کہ ان سچائی کے خدا کے بنسبت جھوٹ کے باپ یعنی شیطان کی بات ماننے کو زیادہ طیار ہیں +

واضح ہو کہ شیطان ہی کی بات ماننے سے ہماری پہلی مان حوائے گناہ کیا + اور تب سے اب تک ان میں ایک باور بیے ایمان دل سر جو ہے جو اسے خداجی القیوم سے تفاوت رکھتا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے + کیونکہ جو کچھ وہ گناہ کے بابت کہتا ہے اگر اُس پر ایمان لاتے تو ویسے ہرگز گناہ کو نیکو جرات نہ کرتے + اور جو کچھ کہ وہ مسیح کے بابت کہتا ہے اگر ویسے یقین کرتے تو وہ ضرور زندگی اور نجات کے لئے اسکے پاس آتے + اور اب انکے نہ آنیکا سبب یہ ہے کہ وہ تاریکی کو روشنی سے زیادہ پیار کرتے ہیں اسلئے کہ انکے کام بریے ہیں +

لیکن نیا دل ایمان لانیوالا دل ہے + عیسائی خدا کے کلام پر ایمان لاتا ہے + وہ اسکی دیکھو اور تیر کو یقین کرتا ہے وہ اسکے وعدہ کو جو اسنے مسیح کی خاطر سے کئے ہیں یقین کرتا ہے اور اُسپر بھروسہ رکھتا ہے + وہ اسکے احکام پر ایمان لاتا ہے اور انہیں مانتا ہے +

جاتا چاہیے کہ بغیر ایمان کے خدا کو راضی کرنا ناممکن ہے کیونکہ جو خدا پر ایمان نہیں لاتے وہ اسے جھوٹا سمجھتے ہیں + لیکن ایمان خدا کی بزرگی ظاہر کرتا ہے + وہ جو مسیح پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے + اور جو ایمان نہیں لاتا زندگی کو نہ دیکھسکا بلکہ خدا کا غضب اسپر دیکھسکا +  
(یوحنا کا تیسرا باب چھتھوین آیت)

## نایدہ

اب ایسے میرے عزیز لڑکے ہیں تم سے کہہ چکا ہوں کہ کس قسم کا دل ہم سب شرت سے رکھتے ہیں اور خدا اپنے فضل سے اُسے کس قسم کا بنا سکتا ہے + میں امید رکھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کہا ہے تم اسپر خیال کرو گے اور عجز کرو گے کہ کس طرح کا دل تم رکھتے ہو +

کیا دیسخت اور مغرور اور دنیوی اور بُرے اور سکارا اور بے ایمان نہیں ہیں + میں خیال کرتا ہوں کہ تم نے یقین کر لیا کہ وہے شرت سے ایسے ہی ہیں + پس کیا تم اُس سے دریافت نہیں کرتے کہ تمہیں ایک نیا دل حاصل کرنا اور نیا پیدا ہونا ضرور ہے + اگر تمہارا دل تبدیل نہ کیا جائے تو جتنے ہی تم عمر رسیدہ ہو گے اتنے ہی زیادہ تم بد ہو گے + اور اگر تم اپنے گناہوں میں مروجے تو ہمیشہ کے لیے

تباہ ہو گئے +

لیکن ایسے میرے لڑکوں کو مجھے تم سے بہتر چیز دینی اُمید ہے کیا تم نہیں جانتے کہ  
 عیسے مسیح انکو ڈھونڈنے اور بچانے آیا ہے جو گم ہوئے ہیں + اور کیا نہیں  
 یاد نہیں ہے جو تم نے پڑا ہے کہ بعضے اچھے لوگ چھوٹے لڑکوں کو اُس پاس لائے اور  
 چاہا کہ وہ انہیں برکت دیے + اور اُس نے یہ کہا کہ چھوٹے لڑکوں کو میرے پاس  
 آنے دو + کیا تم بہت خوش ہوتے اگر اب وہ یہاں ہوتا اور تم اُسکے پاس  
 جا کے گھٹنے ٹیک کے کہتے کہ ایسے مبارک مسیح مجھے ہی برکت دیے + اچھا  
 اگرچہ وہ آسمان میں ہے تو یہی تم اب ویسا ہی کر سکتے ہو + وہ اب بھی  
 ویسا ہی ہے جیسا کہ وہ تب تھا + وہ چھوٹے لڑکوں کو ویسا ہی پیار  
 کرتا ہے جیسا کہ وہ ہمیشہ کرتا تھا + اور میں تم میں سے ہر ایک کی منت  
 اور سماج کرتا ہوں کہ جب تم گھر کو جاؤ تو تم تنہائی میں گھٹنے ٹیک  
 کر کہو کہ ایسے مبارک عیسے میں ایک بُرا دل رکھتا ہوں جو مجھ سے بُری چیزیں  
 کرتا ہے اور میں تیرے غصہ سے ڈرتا ہوں + لیکن میں نے انجیل  
 میں پڑا ہے کہ تو گنہگاروں کو دوزخ اور گناہ اور جہان سے بچانے  
 کو مبرا ہے مجھے بھی بچانا میں ہلاک ہوں + میرے سنگین دلوں کو دور  
 کر اور ایک طایم دل مجھے عطا فرما + ویسا دل جو تجھے بمانے اور تجھ پر  
 اُمید رکھے اور تجھے پیار کرے تاکہ میں اس جہان میں تیری خدمت کروں  
 اور جہان آئندہ میں ہمیشہ خوشوقت رہوں +

تم میں سے کسی کو یہ کہنا سچا ہے کہ میری عمر اس قدر نہیں ہے کہ



مین دیندار ہون ابھی وقت بہت ہے +  
 ایسے میرے عزیز لڑکوں کو موت کے آگے تم چھوٹے نہیں ہو +  
 تم سے چھوٹے قبر میں گئے ہیں + سوائے اسکے تم خداوند کی بندگی  
 کرنے کے لئے بہت چھوٹے نہیں ہو کیا تم اپنی نجات وقت سے پیشتر  
 حاصل کر سکتے ہو کیا تم بہت جلد خوشوقت ہو سکتے ہو یا تم خدا کی ستائش حد  
 زیادہ کر سکتے ہو ہرگز نہیں بس ایک نئے دل کے لئے دعا مانگو +  
 وہی ایک بہتر بخشش ہے جو خدا تمہیں دے سکتا ہے یا تم پاسکتے ہو +  
 خدا قادر مطلق عیسیٰ مسیح کی خاطر تم میں سے ہر ایک کو ایک نیا دل عطا  
 کرے +

+ آمین +



# چودھویں نصیحت

## خداوند کی دعا

مسی کا چھٹوان باب نوین سے تیرہویں آیت تک

تم اس طرح سے دعا مانگو۔ کہ ایسے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے  
تیرا نام مکرم ہووے + تیری بادشاہت آوے اور سب کچھ تیری مرضی کے  
مطابق جیسا آسمان پر ہوتا ہے زمین پر بھی ہووے ہماری روز کی روٹی  
آج ہمو بخش + اور جس طرح سے ہم اپنے قرضداروں کو معاف کرتے ہیں تو  
ہماری تقصیروں کو معاف کر اور ہمو استغاثین نہ ڈال بلکہ دیسے بچا کیونکہ بادشاہی  
اور توانائی اور بزرگی ہمیشہ تیری ہے + آمین +

پوشیدہ نہ ہے کہ خدا سے دعا مانگنا ہر ایک شخص کی مقرری خدمت ہے کیونکہ ہم  
اُس سے جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں۔ ہر ایک نیک اور کامل بخشش اُسی سے  
ہے۔ اسلئے لوگوں کو چاہیے کہ ہمیشہ دعا مانگیں اور سست نہ ہوں۔ ہم ایسے گنہگار  
ہیں کہ ہمکو ہمیشہ رحمت کی احتیاج ہے۔ ہم ایسے کم نور ہیں کہ ہمکو مدد درکار ہے۔ ہم  
ایسے بے توشہ ہیں کہ ہم توشہ کے محتاج ہیں ہم ایسے بے پناہ ہیں کہ ہمیشہ پناہ کی  
احتیاج رکھتے ہیں۔ اسلئے کیسا کچھ لازم ہے کہ ہم دعا میں مدد مت کریں +  
لیکن ہمکو دعا مانگنے میں بہت تربیت درکار ہے۔ کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ کس طرح  
سے دعا مانگیں اور نہ جانتے ہیں کہ دعا میں ہمیں کیا مانگنا چاہیے۔ اسلئے مسیح  
مہربان ہو کے ایک تحفہ نمونہ دعا کا جو ان غلطیوں سے بچاتا ہے ہمیں سکھایا +

پر یہ نہیں کہ ہم پر یہ لازم کیا گیا ہے کہ ہم انہیں باتوں کو استعمال کریں اور انہیں کہ  
 ہمیشہ عمل میں لادیں بلکہ اس طور پر ہم دعا مانگا کریں +  
 اب جو کہیت لوگ اس دعا کو ہمیشہ عمل میں لاتے ہیں اسلئے اسکا مطلب بیان کرنا  
 بہت سودمند ہے کیونکہ یہ خوف ہے کہ بہترے لوگ ان باتوں کے معنی کو بغیر جانے بوجھ  
 بولا کرتے ہیں جو کہ آخر کو صرف ظاہر داری ہے اور کہیت لوگ ایسے ہیں کہ اپنی دجالی سے  
 اس دعا کے ہر ایک حصہ پر حجت کرتے ہیں۔ اسلئے چاہئے کہ ہم اسکو مدد سستی سے سمجھنے  
 کے لئے روح پاک سے مدد پاویں۔ تاکہ جب کہی ہم آئندہ کو انہیں کام میں لادیں تو  
 ایک اچھی اور روحانی قربانی جو خدا کے پسند کے لائق ہے عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے  
 گذران سکیں + پھلا فقرہ ایسے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے +  
 واضح ہو کہ ہم سبہو کو لازم ہے کہ ہم خدا کا درست خیال کر کے ہمیشہ اپنی دعاؤں کو  
 شروع کریں۔ اور کثرت ایسا درست خیال اسکا ہے جیسا کہ ان باتوں میں اسکی نیکی اور  
 اسکی بزرگی کی خبر دی گئی ہے + عز کرنا چاہئے کہ بجاے باپ کے وہ نیک ہے  
 اور بجاے آسمانی باپ کے وہ بڑا ہے + اور یوں ہم اعتقاد اور ادب سے اسکے  
 نزدیک جانی کو سکھائے گئے ہیں جبکہ وہ سب آدمیوں کا خالق ہے اسلئے وہ سب کا  
 باپ کہلاتا ہے لیکن یہاں وہ ایک زیادہ بلند اور شیریں طرز سے باپ کہلایا گیا ہے +  
 ہلکوا بخیل کے مقصد کے مطابق سمجھنا چاہئے کہ خدا نے ایسا نذر گنہگاروں سے وقت  
 کی ہے کیونکہ وہ اسکے بیٹے عیسیٰ مسیح کے لبو پر ایمان لائے ہیں لیکن خدا ہر روز  
 گنہگاروں پر خفا ہے۔ وہ باپ کی نگاہ سے انہیں نظر نہیں کرتا اور نہ ویسے لڑکے  
 کی مانند اس پر نگاہ کرتے ہیں۔ اسلئے یہ دعا اُس آدمی کے لائق نہیں ہے جو گناہ

مین رہتا ہے اور نفیانی دل رکھتا ہے اور خدا کا دشمن بنا ہے + کیونکہ جو قسم کھاتا  
ہیں اور جو بڑے بڑے ہیں اور شرابی ہیں وہ کیونکر خدا کو باپ کہہ سکتے ہیں۔ خدا ایسی  
رشتہ دار کو قبل نہیں کرتا ہے۔ اگر ایسے لوگ دُعا مانگیں تو کیا انکے لئے بہتر نہیں  
ہے کہ ویسے یہ کہیں کہ ایسے ہمارے باپ جو دوزخ میں ہے +

کیونکہ جیسے مسیح نے ایسے لوگوں کے حق میں کہا ہے کہ تم اپنے باپ شیطان سے  
ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں پر تم چلتے ہو + (یوحنا کا آئینہ باب چوالیسویں  
آیت)۔ لیکن جب کوئی شخص اپنے گناہ کے سبب اپنی تباہ حالت سے واقف  
ہوتا ہے اور مسیح کو اپنا نجات دہندہ جان لیتا ہے اور اس کے وسیلہ سے اپنے  
بیش قیمت ایمان سے خدا کے پاس آتا ہے۔ تب خدا اس سے موافقت کرتا ہے  
اور اس کا عقدہ ٹل جاتا ہے اور وہ اُسے تسلی دیتا ہے تب تو اُس شخص کو لازم آتا  
ہے کہ خدا کو رحیم اور خطا اور گناہ کا بخشنے والا کہے۔ کیونکہ جتنے لوگ کہ مسیح اور  
اُس کے کفارہ کو قبول کرتے ہیں وہ انہیں خدا کے بیٹے کہلانے کی قدرت دیتا ہے  
اور خاص کر انکو جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ اور فقط ایسوں کو لیا پاک  
ہونی کی روح ملتی ہے جس سے ویسے اُسے ابو یعنی باپ کہہ کے پکارتے ہیں +  
کیونکہ لفظ باپ کا استعمال میں لانا یہ ایک چیز ہے اور ایک پیارے لڑکے  
کی مانند اپنے مہربان والد کے پاس اُس امید سے جانا کہ وہ اسکی احتیاج کو رفع کر نیکی لے  
تا اور مدد دیتی ہے یہ دوسری چیز ہے۔ ایسے لوگ کہنے لے یہ نام تسلی سے سمجھو  
کیونکہ انکو اس بات کو یقین کر نیکی لے ہمت دی گئی ہے +

جاننا چاہئے کہ جب کہ دنیا کے مان باپ بد ہو کر اپنے لڑکوں کو اچھی چیزیں دینا چاہتے

ہیں تو خدا جو ہمارا آسمانی باپ ہے کتنا زیادہ تر انکی پہلائی کرے کیونکہ عیسے مسیح کے سوا  
 سے انہیں سب روحانی نعمتوں کی برکت بخشنے کو تیار ہے + سوائے اسکے یہ نام  
 ہم سب کو خدا کی بزرگی بھی سکھاتا ہے۔ اگرچہ لڑکوں کو چاہیے کہ اپنے دنیوی مان  
 باپ کے ساتھ ادب سے سلوک کریں تو پھر کتنا ادب ہمارے روحانی باپ سے  
 کرنا چاہیے جبکہ تخت آسمان میں ہے سچ پوچھو تو آسمانوں کے آسمانین وہ نہیں  
 سما سکتا ہے۔ خدا سب کہیں حاضر ہے یہ قید نہیں ہے کہ وہ فقط آسمان  
 پر ہے لیکن فقط یہ کہا جاتا ہے کہ وہ آسمان پر رہتا ہے اسلئے کہ وہ ان وہ  
 اپنے جلال اور شوکت کا تو ایک بڑی روشنی سے ظاہر کرتا ہے اور وہ ان فرشتے  
 اور پاک لوگ اسکے پیروں کے سامنے اسے سجدہ کرتے ہیں اور قدوس قدوس  
 قدوس خداوند کا در مطلق رات دن پکارتے ہیں۔ اس طرح کا خیال جب کہ  
 یہ ہے اپنے دل میں رکھنا چاہیے جبکہ تم کہتے ہو کہ ایسے ہمارے باپ جو آسمان  
 پر ہے۔ اور جبکہ تم دُعا مانگتے ہو اسکی عظمت اور پاکیزگی کو اپنے خیال میں رکھو  
 اور جب کہ اس سے جو کہ آسمان پر رہتا ہے تم دُعا مانگو تو اپنے دل کو بڑی شہادت  
 سے آسمان کی طرف رجوع کرو۔ نہیں تو تمہاری دُعا میں اس کے تحت تک کبھی پہنچے گی  
**دوسرا فقرہ** تیرا نام مکرم ہو۔ + یہ پہلی التماس ہے اسلئے پہلے کہی  
 گئی تاکہ تم کو معلوم ہو کہ جاری پہلی اور خاص خواہش یہ ہو کہ ہم خدا کی بزرگی  
 چاہیں کیونکہ اس فقرہ کے یہی معنی ہیں۔ کہ خدا کا نام جو خدا ہے اسلئے کہ اسکو  
 مستطرب ہے کہ وہ اپنے تین ہم سپہن پر اپنے نام اور لقب اور کلام اور کام سے ہم  
 کرے کیونکہ جیسے ہم ہر ایک شخص کو اس کے نام سے جانتے ہیں اسی طرح خدا نے ہم سپہن پر

اپنے تین انجیل میں ظاہر کیا کیونکہ اس میں اس کی سب کمالات اور بزرگی چمکتی اور جمع ہے۔ اور اس میں اس نے اپنے تین ایک سچا خدا اور سچا خدایا ظاہر کیا ہے۔ اب خدا کے نام کو مکرم کرنا اسے پاک جانتا ہے اور اسے پاک رکھنا ہے۔ کیونکہ پاک رکھنا کسی چیز کو یہ ہے کہ اسے ہر ایک زبان اور دنیوی کاموں سے الگ رکھنا ہے۔ پس اس القاس میں ہم یہہ دعا مانگتے ہیں کہ خدا ہمیں اُن سب چیزوں سے جس سے اُس نے اپنے تین ہمہ ظاہر کیا ہے اپنی تکریم کر نیکی طاقت بخشی۔ ہکو چاہیے کہ ہم اپنے دل میں بسند اور پاک اور ادب کے خیالوں سے اس کی تکریم کریں۔ ہکو چاہیے کہ ہم اپنی زبان سے اس کا ذکر نہایت سنجیدگی سے کر کے اس کی بزرگی ظاہر کریں۔ ہکو چاہیے کہ ہم اپنے سب کاموں میں اس کی تعظیم کریں نہ فقط بندگی کی وقت میں بلکہ اپنی زندگی کے ہر ایک کاموں میں بھی اگرچہ وہ کام کیسے ہی ہو خواہ ہم کہاتے ہوں یا پیتے ہوں اور اس کا خیال رکھیں یعنی اپنے سب کاموں میں خدا کے حلال کو ہمیں ظاہر کرنا چاہیے۔ اب یہہ کیسی خوفناک بات ہے کہ بہترے لوگ ایسے نہیں کرتے ہیں کیونکہ جب وہ اس دعا کو پڑھتے ہیں اور جیسے ہی دیے پڑھ کر گشتے پر سے اُٹھتے ہیں تو اس سیرت اس کے نام کو بے ادبی اور کفر سے لیتے ہیں۔ اور اس کا خیال کر دے جو کوستہ ہوا در قسم کہاتے ہو اور خدا کا نام بے فائدہ لیتے ہو۔ اور جب تم بے پروائی سے کہتے ہو کہ ایسے خدا ہکو کرتے ہیں اور یا خدا یا مسیح وغیرہ کہتے ہو تو کیا یہ خدا کے نام کو عزت دینا ہے۔ یا تو دعا مانگنا چھوڑ دو یا قسم کھانا چھوڑ دو کیونکہ قسم کھانا اور دعا مانگنا آپس میں موافقت نہیں رکھتے ہیں۔ ہر ایک شخص کو جو خدا سے ڈرتا ہے اس کو یاد رکھنا

چاہیے کہ پہلے اور خاص چیز خدا کا جلال ہے جسے ہمیں مانگنا اور خواہش کرنا چاہیے۔ پیشتر اُسکے کہ ہم اپنی بہتری کے لئے کچھ خواہش کریں۔ تاکہ ہم اور سب لوگ اس بات کے مطابق کر سکیں اسلئے ہمیں دوسرے مقام میں یہ دعا مانگنے کی تعلیم پائی ہے + تیسرا اپنے تیری بادشاہت کو دے + اب اس بات کے معنی خدا کی بادشاہت جو ہم سب پر سلطنت کرتی ہے نہیں ہے۔ اور نہ اُسکے کئے کی ہم خواہش کر سکتے ہیں کیونکہ وہ آچکی ہے اور کبھی موقوف نہوگی۔ بلکہ اُس روحانی بادشاہت سے مطلب ہے جسے مسیح جہان میں مقرر کر نیکیو آیا تھا۔ یعنی مسیحا کی بادشاہت جسکے دیندار یہودی لوگ بہت دُشمنے انتظار تھے۔ اور بہت یہ دعا گروؤ کو تعلیم کی گئی تھی اُسے یہ کہا گیا تھا کہ وہ بادشاہت نزدیک ہے۔ یہ بادشاہت مسیح کے جانے کے بعد جلد آئی۔ یعنی یہ تبت آئی جبکہ مسیح نے آسمان کو صعود کیا اور دُشمنے روح او تری لیکن تیسرے ہی اس دعا کی ضرورت ایسی ہے جیسکہ ہمیشہ تھی۔ کیونکہ ہم دعا مانگتے ہیں کہ یہ بادشاہت اب ہمارے دُشمن مستحکم ہو دے اور ساری جہان میں پھیل جاوے +

یہ بادشاہت مسیح کی اسلئے مقرر ہوئی ہے تاکہ شیطان کی بادشاہت کو براؤ کرے۔ کیونکہ شیطان دنیا کے سب لوگوں پر زبردستی سے سلطنت کرتا ہے۔ اور اگرچہ وہ آدمیوں کے جسموں پر اب اُس قدر قبضہ نہیں رکھتا جیسا کہ وہ ایک وقت کرتا تھا۔ تیسرے ہی وہ نافرمان بردار لوگوں کے دُشمن جہنم میں وہ اپنی مرضی کے موافق قابو میں کر لیتا ہے سلطنت کرتا ہے اور جہان کے بعض حصوں میں وہ اب بھی سب سے خدا کے پرستار کیا جاتا ہے + اب اس جہنمی بادشاہت کے براؤ کر نیکیو عیسیٰ مسیح جہنم

آیا یعنی وہ شیطان کے سب ارادوں پر چھا سنے اسے بہکانیکے لیے کئے تھے غالب  
 آیا + اور صلیب پر اسنے اسکی سلطنت اور قدرت کو براہ کیا اور جب وہ گرا اسنے  
 فتح پائی + یعنی اسنے شیطان سے اسکے قدرت کو چھین لیا اور اسیری کو اسیر کیا +  
 اب جہان کہیں وہ اپنی انجیل کو بھیجتا ہے وہاں وہ آزادی کا اشتہار کرتا ہے +  
 اور جہان کہیں وہ کسی شخص کو اپنا فضل بخشتا ہے وہاں شیطان تخت سے اتار  
 جاتا ہے + اور جب کوئی ایماندار راضی ہو کر مسیح کو قبول کرتا ہے تو شیطان اور  
 گناہ اور تاریکی کی بادشاہت سے نکل کر خدا کے بیٹے کی پاک اور خوشنودی کی بادشاہت  
 میں داخل ہوتا ہے +

اور جب ہم یہ کہتے ہیں کہ تیری بادشاہت آویسے تو ہم دعا مانگتے ہیں کہ روشنی اور  
 قدرت اور آزادی اور مسیح کی روحانی بادشاہت کا جلال کامل طور سے ہمارے دل میں  
 تاثیر کرے اور بخوبی ہماری روح میں قرار پڑے + اور یہ ہمیں ہر لمحہ سمجھنا چاہیے  
 کہ مذہب سے ہم خدا کی تابعداری کرتے ہیں اور اسکے کلام سے ہم اسکی شریعتیں سیکھتے  
 ہیں + اور عشاء ربانی سے ہم اپنی فرمانبرداری کے اقرار سر نو کرتے ہیں +  
 اور خیرات دینے میں ہم اسے خراج دیتے ہیں + اور دعاؤں میں ہم اس سے اجازت  
 مانگتے ہیں + اور ستائش سے ہم اس بڑے خداوند کو کراہ دیتے ہیں جس سے ہم  
 سب کچھ پاتے ہیں + اسی طور سے ہم اپنے دل کی خواہش کو اپنے غریب گنہگار  
 ساتھیوں کے لیے ظاہر کرتے ہیں + ہم غیر قوموں اور یہودیوں اور مجوسیوں اور  
 نام کے عیسائیوں کی حالت سے نہایت موثر ہو کے اپنے دل کی پاک خواہشوں کو انکی تبدیلی  
 کے لیے ظاہر کرتے ہیں + اور سرگرمی سے اس خوشی کے دن کے لئے دعا مانگتے ہیں



میں نے جب یہ کہا جالیگا کہ اس دنیا کی بادشاہت ہمارے خداوند اور اس کے مسیح کی  
 ہوئی اور وہ ہمیشہ بادشاہی کریگا (مشاہدات کا گیارہواں باب پندرہویں آیت)  
**چوتھا فقرہ** + سب کچھ تیری مرضی کے مطابق جیسا آسمان پر ہوتا  
 زمین پر بھی ہو ویسے + جو وقت کہ ہم اس عرض کو پیش کرتے ہیں ہلکے چاہیے  
 کہ سنجیدگی سے دریافت کریں کہ آسمان میں فرشتے کس طور سے اپنے آسمانی  
 باپ کی مرضی کو بجالاتے ہیں + یعنی ویسے سرگرمی اور خوشی سے رات دن  
 اس کی پرستش کرتے ہیں + ویسے مصفاۃ اور سچائی سے اس کی بندگی کرتے ہیں +  
 پس لازم ہے کہ ہم بھی انکی مانند اسی طرح جہان تک کہ ہمارے گنہگار جسمانی سرشت  
 اجازت دے اپنے دونوں کو بلند کر کے روح اور راستی سے اس کی بندگی کریں +  
 خدایے جلیل جو خالق جہان کا ہے اس پر سلطنت کرنیکا اسی کا حق ہے یعنی اس کی  
 مرضی اس کے مخلوق کے اعمال کے لئے درست قانون ہے + اور سب اے مانتے  
 ہیں سو ایسے آدمی اور شیطان کے + خدا نے اپنی مرضی اپنے کلام میں ظاہر کی  
 ہے + کیونکہ دس حکمرانی شریعت ظاہر کرتی ہے کہ وہ ہم سے کس طرح کی فرمانبرداری -  
 چاہتا ہے + لیکن جو کہ ہم گنہگار مخلوق ہیں ہم نے اس کی کامل تابعداری اور اس کے وسیلہ  
 سے زندگی حاصل کرنے کو اپنے تئیں نالایق کیا ہے + اس لئے خدا نے اپنی مہربانی سے  
 ہم سب کو ایمانی شریعت بخشی ہے یعنی انجیل نجات کی اس نے عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے ہمیں  
 دی ہے + اور اس کا یہ حکم ہے کہ ہم اس کے بیٹے عیسیٰ مسیح کے نام پر ایمان لاویں اور  
 ایک دوسرے کو پار کریں + لیکن جسمانی آدمی اس کو بھی سبلائے کرانکار کرتا ہے +  
 یا تو وہ نجات کے باب میں بے پروا ہے یا اس کی راہ کو ناپسند کرتا ہے + اور جب

تک وہ اس حالت میں رہتا ہے وہ خدا کی مرضی کو تسلیم کر کے اپنے دل سے اس کے پسند کے مطابق  
 نہیں بجالا سکتا ہے + کیونکہ بغیر ایمان کے اُسے راضی کرنا ممکن نہیں ہے +  
 مختصر کلام یہ ہے کہ نفعانی دل خدا کا دشمن ہے جسم کی مرضی خدا کی مرضی کے  
 عین برخلاف ہے بلکہ وہ شیطان کی مرضی کے ساتھ موافقت کرتی ہے کیونکہ  
 وہ اپنی مرضی کے موافق گنہگاروں کو اپنی قید میں لاتا ہے + پس مجھ دعا کہ  
 تیری مرضی کے مطابق ہو کیسی ضروری ہے +

اور اس میں مجھ باتیں مشتمل ہیں +

پہلا + مجھ کہ اُسکی مرضی کے جاننے کی خواہش جیسا کہ داؤد (ایک سو  
 تیس سال) زبور اور دسویں آیت میں (دعا مانگتا ہے + مجھے اپنی مرضی چلنے  
 سکھایا کیونکہ تو ہی میرا خدا ہے + یا جیسا کہ پطرس نے جبکہ وہ ایمان لایا تو کہا کہ  
 اے خداوند تو کیا چاہتا ہے کہ میں کروں +

دوسرا + مجھ کہ ایک دل اسکی مرضی کو بجالانے کے لئے چاہیئے + یعنی وہ  
 دل جس پر خدا نے اپنی شریعت کو لکھا ہے + لکھنے والا اس نصیحت کا کہتا ہے کہ مجھے  
 یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے مجھے کہا کہ جب وہ اس دعا کو اپنے لڑکے کو سکھاتا  
 تھا اور جب وہ اس مقام پر پہنچا کہ تیری مرضی کے مطابق ہو + تو اُس لڑکے نے  
 اس کے کہنے میں انکار کیا اور ہٹ لی کہ میری مرضی کے مطابق ہو +

مجھ غریب نادان لڑکا ہم سبہو نہیں بلکہ بہتیر وغینہ سے جو کہتے ہیں کہ تیری مرضی  
 کے مطابق ہو دیے اور تیرے ہی اپنی مرضی کے مطابق چلنے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ میں  
 زیادہ دیانت دار تھا لیکن سچے عیسائی کے یہ خواہش ہے کہ کاشکے ایسا دل مجھ میں

ہوتا کہ میں خدا سے ڈرتا اور اُس کے سب احکام کو ہمیشہ بجالاتا +

(استثنا کا پانچواں باب انتیسویں آیت)

**تیسرا** + یہ کہ ہم دعا مانگتے ہیں کہ ہمیں خدا کی مرضی بجالانے کے لیے طاقت ہو دیے + اگرچہ ہم نیک کام کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں جانتے کہ اسے کیونکر کریں + اور جبکہ ہم یہ جانتے ہیں کہ خدا اپنے لوگوں کو خواہش اور عمل دونوں کی طاقت بخشتا ہے تو ہم اسلئے دعا مانگتے ہیں کہ وہ ہمیں ہر نیک کام اور اپنی مرضی بجالانے کو کامل کرے اور خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے ہمیں وہ کام کرنیکی طاقت بخشی جو اس کی نظر میں نہایت پسندیدہ ہے + اور اس دعا میں اس کی پروردگاری کی پاک فرمانبرداری بھی شامل ہے اگرچہ وہ فرمانبرداری کسی ہی غمناک ہوش پر بھی ہم پر شکایت اسکے برداشت کرنا سیکھیں یہ جان کے کہ یہ اُس کی مرضی ہے اور وہ فرمانبرداری ہماری بہتری کے لیے ہے +

اب ہم پاک لوگوں کی روحوں کے مطابق جو کامل کئے گئے ہیں اور پاک فرشتوں کی مانند جو کہ آسمان میں ہیں ان سب باتوں کو بجالانے کے لئے فضل پانیکے واسطے دعا مانگتے ہیں + خدا کی مرضی آسمان میں بجالائی جاتی ہے + اسلئے کہ فرشتے جبکہ متعدد زیادہ ہے اسکے حکموں کو بجاتے ہیں + اُس کی باتوں کو سنتے ہیں + ویسے فرشتے اور خوشی اور سرگرمی سے ہمیشہ انہیں بجاتے ہیں + اور مقدس لوگ جو جلال میں داخل ہوئے ہیں اسی طرح بہشت میں کرتے ہیں کیونکہ لکھا ہے کہ وہ ان اسکے بندہ کی خدمت کرتے ہیں - اسی طرح چاہیے کہ ہم اپنے آسمانی باپ کی مرضی بجالانے کے لئے اور مسیح کا جو احوال ہم سے اور اُس کا بوجہ جو ہم سے اپنے اوپر لینے کے لئے

ہم سب اپنے کھانے اور پینے میں تیار رہیں +

پانچواں فقرہ + ہماری روزی کی روٹی آج ہمو بخشش +

اس دعا سے یہ مطلب ہے کہ ہم اپنی اس زندگی کی ساری خوراک اور امداد اور نعمتوں کے لئے خدا پر بھروسہ رکھیں انہوں نے جو کہ گنہگار مخلوق ہے اس زندگی کی اچھی چیزوں کو اپنے اعمال سے کمو دیا ہے اور لائق بھی ہے کہ ان سب سے محروم کیا جائے + کیونکہ زمین آدمی کے سبب لعنتی ہوئے اسلئے وہ غم اور محنت سے اُس سے روٹی پیدا کر کے کھاتا ہے۔ لیکن مجھ ہی خدا کی مہربانی سے کہ اسے مشقت کرنیکی طاقت ملتی ہے۔ اور آسمان سے بارش اور موسمی موسم عطا ہوتے ہیں۔ وہی ہے جو ہم سب کو غلہ اور شربت انگور اور دھن و تیل اور اگرچہ غریب انسان اپنے روزیہ کی روٹی کے لئے سخت محنت کرتا ہے پر وہ بھی خدائی بخشش سے۔ اور بہوک جو ہماری خوراک کو لذیذ کرتی ہے اور قوت حاصل کی بھی جس سے ہمیں طاقت ملتی ہے ان سب کے لئے ہم اوسیکے احسان مند ہیں +

اور اس فقرہ میں ہماری خواہشوں کے اعتدالی بھی ظاہر کی گئی ہے۔ یعنی ہم دولت اور عزت کے خواہش کرنیکے لئے تعلیم نہیں دیئے گئے ہیں کیونکہ جبکو دے مسہر ہیں انکے لئے دیئے ہلاک کرنیوالے جال ہو جاتے ہیں۔ لیکن خوراک اور پوشاک کا مانگنا ہمیں واجب ہے کیونکہ ہمارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ ہم ان چیزوں کے محتاج ہیں۔ اور جبکہ مجھ چیزیں ہمیں سب سے سہولت تو ہمیں ہر کرنا چاہئے اور سوائے روزیہ کی روٹی کے ہمو ہفتہ یا مہینے یا برس روز کے لئے روٹی مانگنا چاہئے۔ کیونکہ ہمیں کل یا سپون پر فخر کرنا اور امید رکھنا نہ چاہئے۔ بلکہ آئندہ

کے اندیشہ سے بے فکر ہو کے ہر روز خدا پر بھروسہ رکھنا چاہیے + کیونکہ ہر ایک دن کے لئے اُسی دہکی تکلیف کافی ہے + اور ہر روز کے لئے اُسی روز کی بہتری کا سہارا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر روز دعا مانگنی چاہیئے اور ہر ایک دعا اور نوالہ کو خدا تعالیٰ کی بخشش جان کے کہا دین جس سے وہ شیریں زیادہ ہو جاوے + عیسائی روٹی کا جو سوال کرتا ہے تو اپنی روح کیلئے اور اپنے بدن کے لئے بھی کرتا ہے مسیح ایماندار روح کے لئے دیا ہے جیسے کہ بدن کے لئے غذا ہے + کیونکہ وہ زندگی کی روٹی ہے۔ اگر ہم خدا سے پیدا ہوئے ہیں تو ہمارے ہر روز کی خواہش یہ ہووے کہ ہم اپنے دو یمن ایمان اور شکر گزاری کے ساتھ اُسے اپنی روح کی غذا بنادیں + چھتوان فقرہ + اور تو ہمارے قرض کو معاف کر جس طرح ہم اپنے قرضداروں کو معاف کرتے ہیں +

یہ دعا پچھلی دُعا میں لفظ اور کے ساتھ ملائی گئی ہے جو تمہیں سکھلاتی ہے کہ بغیر گناہوں کے معافی کے اس جہان کی نعمتیں ہمارے لئے کچھ اصل بہتری نہیں کر سکتی ہیں + کیونکہ اگر آدمی عام دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کنواوے تو اسے کیا فائدہ ہے + اب ہر ایک آدمی گنہگار ہے۔ کوئی مخلوق ایسا نہیں ہے جو روزیہ کی روٹی مانگتا ہو اور ہر روز کی منفرت ہی نہ مانگتا ہو + تسبیح ہی کتنے تھوڑے ہیں جو اس سے واقف ہیں + واضح ہو کہ گناہ اس مقام پر قرض سے نسبت دیا گیا ہے ہم خدا کی خدمت کے قرضدار ہیں + جبکہ ہم اس میں غفلت کرتے ہیں تو ہم خدا کے حضور ایک نیا قرض کرتے ہیں + اگر ہم اس جہان میں کسوا آدمی کے قرضدار ہیں تو وہ ہمیں سوا کرتا ہے لیکن وہ قرض جو ہم خدا کا اپنے ذمہ رکھتے ہیں ہرگز ہمیشہ کی بلاتا ہے + کیونکہ

گناہ کی ضروری موت ہے اور ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس قرض کی ایک کوٹری کی بھی  
ادا کرنیکی طاقت ہمیں نہیں ہے اگر ہم دوزخ کی نید سے کبھی خلاصی پانی چاہیں تو وہ  
فضل کی بخشش سے ہوگی کیونکہ ہم اس طرح سے دعا مانگتے ہیں کہ ہمارے قرض کو معاف  
کر + یا جبکہ دوسرے مقام میں ہے کہ ہماری تقصیر و نگو معاف کر +

لیکن جانتا چاہیے کہ خدا عوض معوض نہیں لیتا ہے نہ ہم اسے بدلہ دے سکتے ہیں نہ  
نیا قرض نہ کرنیکا لہا کرنا پورا پوری قرض کو ادا نہیں کر سکتے اسکو نہ تو انسان اور نہ  
خدا مانیکا فقط فضل کی بخشش ہماری سزا کو روک سکتے ہے + لیکن ہر شکاری سے  
خیال کرنا چاہیے کہ اگرچہ گنہگار پاک کیا جاتا ہے تو وہ فقط اس آزادی سے جو کہ عیسیٰ  
مسیح کے وسیلہ سے ہے آزاد کیا جاتا ہے + اس آزادی میں ہمارا کچھ خرچ نہیں ہوتا  
لیکن اس پر ہماری خرچ پڑا + اور وہ آزادی فقط اسکے لہو پر ایمان لانے سے ہم آسکتے  
ہیں + ایمان اور غزوہ دل سے عیسے مسیح کے وسیلہ سے ہمیں خدا کے پاس جانا چاہیے  
اور مسیح کی خاطر اس سے رحمت مانگنا چاہیے + جبکہ ہم دعا میں یہ کہتے ہیں جبکہ کہ  
ہم اپنے قرضدار و نگو معاف کرتے ہیں تو اس سے ہم یہ بھی تعلیم پاتے ہیں کہ ایک صاحب  
روح اور صاف کرنیوالی طبیعت اور مزاج کیسا ہوتا ہے + یعنی وہ ایسا ہوتا ہے کہ ہم  
انہیں معاف کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے مال یا بدن یا نام کا نقصان کیا ہے +  
لیکن اس سے یہ نہ جانتا چاہیے کہ ہمارا دوسرہ و پیر مہربان ہونا ہمیں خدا کے ماتہ سے  
سعانی اپنی کامستحق کرتا ہے بلکہ اس سے یہ جانتا چاہیے کہ جب ہم انکو جو کہ ہم سے معاف  
مانگتے ہیں ہم انکا کرتے ہیں تو خدا سے ہم مغفرت کی امید نہیں رکھ سکتے + اگر ہم فروتنی  
سے یہ امید رکھیں کہ ہم نے دوسرے کو معاف کرتے کے لیے فضل سے طاقت پالی ہے

تو خدا جسکا خیال اور راہیں ہماری راہوں سے نہایت بلند ہیں ہماری دعا و سفرت کو اپنی مہربانی اور عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے رد کرے گا + ساتواں فقرہ اور چھوٹا امتحان میں نہ ڈال بلکہ بدی سے بچا + جاننا چاہیے کہ جبکہ گناہ معاف کئے گئے ہیں وہ پھر گناہ کرنے سے ڈرتے ہیں اسلئے وہ امتحان کی قدرت کو جاننے اُس سے محفوظ رہنے کو دعا مانگتے ہیں + امتحان وہ چیز ہے جو ہماری آزمائش کرتا ہے۔ یعنی ہمارے دل و مین یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ کبھی ہماری بہتری کے لئے خدا کی آزمائش سے لیکن شیطان کی سب آزمائشیں ہکود کی طرف لیجاتی ہیں + وہ شخص جو اس دعا کو درستی سے عمل میں لاتا وہ گناہ سے خوف کہتا ہے۔ وہ اپنے دل کی ملاؤ نکھو جاتا ہے وہ اپنے گناہوں کی قدرت کو سمجھتا ہے اور دنیا کی جال اور شیطان کی فطر کو نکھو جاتا ہے + اور وہ اس دعا میں خدا سے عرض کرتا ہے کہ وہ اُسے ایسی آزمائشوں کی راہ سے جو اسکے لئے بہت مشکل ہے محفوظ رکھے + اور اُس قدر طاقت بخشے کہ وہ شیطان سے مقابلہ کرے اور اس پر غالب ہو سکے یعنی اُس بد ذات اور بداطوار اور بڑے امتحان کو نیا لے سے بچا دیے جو کہ گرجے و لیلے شیر کی مانند پھرتا ہے اور تلاش میں ہے کہ کس کو پاویے اور کہا جاویے + لیکن اس دعا کا ساتھ اس کا بھی ہوشیاری چاہیے کہ ہر ایک قصداً گناہ سے کنارہ کریں نہیں تو باتیں بنانا فقط خدا کو پڑانا ہے + آٹھواں فقرہ اس دعا کی تہامی جیسے ہے + یعنی بادشاہی اور توانائی اور بزرگی ہمیشہ تیری ہی سے آئیں + یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم کیلئے خدا سے دعا مانگیں اور کیوں امید کریں کہ وہ ہماری سننے + اسلئے کہ بادشاہت اور سیکھی ہے + اور وہ ساریے نہان کا بادشاہ ہے اور سب چیزوں کو جاسمین ہیں اور ان کے انتظام کرے گا اور اس کا حق ہے کہ یہ کہ قدرت اس کی ہے اور دیکھ ہی اس کی حکومت ہے + اسلئے جو کہہ رہا ہے

حاجت ہے وہ دیے سکتا ہے اور جو کوئی ہمارا دشمن ہے اپنے غالب ہو سکتا ہے۔  
 بائیس سب سے وہ ہماری دعاؤں کو سن سکتا ہے اور ہم ہر امید رکھتے ہیں کہ وہ ایک عزیز باپ  
 کی مانند ہماری سنیگا بہت اسکی بزرگی ہوگی کیونکہ جو کچھ خدا کرتا ہے وہ اپنے جلال کے لئے کرتا  
 اور اگر ہم اسے بزرگی دینے کو ان سب چیزوں کے لئے تیار رہیں جو وہ ہمارے لئے کرتا ہے تو ہم امید کر سکتے  
 ہیں کہ ہماری دعا سنی جائیگی۔ یہ بادشاہت اور یہ قدرت اور یہ جلال ہمیشہ کے لئے ہے اور  
 اسکی قدرت کو کبھی مدد کی احتیاج نہ ہوگی۔ اور اگر کچھ نجات پائی تو ہم اسکی ستائش کرنے سے باز نہیں  
 اس دُعا کی ساری قدرت پہلی اور پچھلی باتوں میں ہے یعنی ایسے ہمارے باپ اور غلط فہم میں ہے  
 ہم پھلے اس دُعا کے دو تین فقرہ میں خدا سے درخواست کرتے ہیں عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے کہ بننے ہمیں  
 خدا سے ملایا ہے اور پچھلی باتیں ہم دُعا کے سب فقرہ پر سمجھ کر کہتے ہیں آمین یعنی ایسے ہی ہو اور  
 ہم فردوسی سے امید رکھتے ہیں کہ مسیح کے وسیلہ سے ایسا ہی ہو۔ **فائدہ** بعض لوگ اس مانگو  
 اس وضع سے استعمال کرتے ہیں کہ جس سے خوف آتا ہے۔ یعنی نادان لوگ جادو کی مانند اسے علیحدہ  
 لاتے ہیں لیکن ان باتوں کے مننے کو خیال کئے ہوئے منہ سے کہہ جانا کافی سمجھتے ہیں۔ اسی عزیز اگر تم اپنی  
 روح کو عزیز جانتے ہو تو خدا کو بے پروائی کے دُعا سے چڑھا نیکیو پر سزا کرو۔ کیا تم اسے باپ کہہ سکتے ہو  
 جبکہ تم شیطان کی فرمانبرداری کرتے ہو اور تم کہتے ہو کہ تیرا نام مکرّم ہو یہی اوستہ پر ہی ہر روز اس کے  
 نام کو تم ناپاک کرتے ہو۔ تمہیں اسکی بادشاہت کی کیا پروا ہے جبکہ تم دوسرے کے ہو رہے ہو۔ اور  
 کیوں خدا کی مرضی کا ذکر کرتے ہو جبکہ تم اسکی مرضی کو سمجھا لانا نہیں چاہتے ہو۔ کیا تم اسے اپنے کہاتے  
 اور پیٹنے میں بھول نہیں جاتے ہو۔ کیا تم اپنے گناہوں کی مغفرت کے لئے میسرغرض نہیں ہو۔  
 جبکہ تم بغض اور خصم میں رہ کر اس دہشت ناک قرض کو ہر روز زیادہ کرتے جاتے ہو اور اکثر تیرا  
 خانہ اور سوانگ گھر اور سیلہ میں جاتے ہو اور ناپاک لوگ اور شرابیوں کے ساتھ اپنی خوشی منگتے



رکھنے سے گناہ کی راہ میں دوڑتے ہو تو کس طرح تم یہ دعا مانگ سکتے ہو کہ خدا انکو مستحافین  
 نہ دے۔ ای میر عزیزم جنسو مجھے یہ کہنے کی اجازت دو کہ جب تم اپنی دعاؤں کے برخلاف  
 زندگی بسر کرتے ہو تو تم یہ امید نہیں رکھ سکتے ہو کہ تمہاری دعا سنی جائیگی۔ بلکہ خدا منصف  
 ہے آخر کو تم سے کہیگا کہ اے بد ذات تو کرمین تیرے ہی منہ سے تجھے قایل کر دے گا۔ لیکن خدا ایسا  
 نکرے بلکہ پیشتر اوتے کہ تم اس دعا کو کام میں لاؤ خوب غور کرو اور خدا سے التماس کرو کہ وہ  
 تمہیں فہم اور سچائی سے اسے کام میں لائیکو طاقت بخشے تاکہ وہ عمدہ برکت جو تمہیں اُس میں مانگی ہے  
 تمہیں ملے اور تمہاری ابدی نجات سے خدا کی بزرگی ہو دیے + ویسے جو خدا سے پیدا ہے  
 ہیں اور جنہیں روح قدس فضل کی دعا کو مانگنا سکھلاتی ہے ویسے اگرچہ ہر وقت اس دعا کے  
 الفاظ پر اکتفا کرینگے لیکن تو بھی اُسے تسلی اور تعلیم کے لئے کام میں لاوینگے۔ خدا تمہارا باپا  
 اور وہ تمہارے مانگنے سے زیادہ تمہیں دینے کو تیار ہے۔ پس اس عزیز شدہ وارثی اُس سے  
 دعا مانگو اور چاہیے کہ تمہاری پہلی خواہش اس کی بزرگی کے لئے اور تمہاری برتر خواہش اس کی  
 بادشاہت کی افزودگی کے لئے ہو دے اور اس کی مرضی پاک لوگوں سے جزمین اور آسمان پر ہیں  
 محبت کے ساتھ بجالائی جاوے تب خدا کی ہر روز کی پروردگاری کی مدد پر امید رکھنے کو منت ضرور  
 واضح ہو کہ اُس کے پاس تو مغفرت ہے تاکہ اوس کا ترس کہیں اور وہ جو ہمارے طرف ہے اُس سے  
 بڑا ہے جو ہمارے برخلاف ہے اگرچہ ہم پہنچو نیسے گھر سے ہوئے ہیں لیکن اُس کی بھڑک اس کے  
 ماتھے میں ہیں اور ویسے اُس کی قدرت سے نجات کے لئے ایمان کے وسیلہ سے محفوظ رہے  
 جاوینگے۔ تب دعا بدل کر ستائش ہو جائیگی اور خداوند کے نجات پائے ہوئے لوگ اُن  
 میں حکم یہ گاویں گے اور کہیں گے کہ بادشاہی اور قنائی اور بزرگی ہمیشہ تیری ہے +

+ آمین اور آمین +

## پندرہویں نصیحت

خطرہ ظاہری اور مکاری کا

ستی کی انجیل شانوان باب اکیسویں آیت

نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے اسماں کی بادشاہت میں داخل ہوگا مگر وہی جو میرے باپ کی مرضی کے مطابق جو آسمان پر ہے عمل کرتا ہے +

جاننا چاہیے کہ ہم لوگوں کے روبرو ایک ابدی جہان ہے اور اس میں فقط دو حالتیں ہیں + ایک تو ایسی خوشی کی ہے جس کا بیان نہیں ہو سکتا + اور دوسری

ایسی کم بختی کی ہے جو بیان سے باہر ہے + ان دونوں حالتوں میں سے ایک میں ہم لوگوں کو بہت جلد جانا ہوگا + لیکن یہ معلوم نہیں کہ کس میں جانا ہوگا + پس بہت مناسب

ہے کہ ہم دریافت کریں کہ ان دونوں میں سے کس میں ہم جائیگے + کیونکہ ہم لوگ جو یہاں پر حاضر ہیں یہ نہیں جانتے ہیں کہ ایک لمحہ میں ان دونوں میں سے کس میں جانا ہوگا

لیکن شاید تم کہو گے کہ ہم کس طرح معلوم کریں کہ کونسی جگہ میں ہم جائیگے + میں اس کا جواب دیتا ہوں کہ خدا کے کلام سے صاف معلوم ہوتا ہے کیونکہ خدا کے کلام میں گنہگار

اور خدا کے لوگوں کا حال صاف بیان کیا گیا ہے کہ کون دوزخ میں اور کون بہشت میں جائیگا اور جبکہ یہ بیان دیا گیا ہے اور ہم بار بار آگاہ کئے گئے ہیں کہ اپنے تئیں اوستے آنا وین کہ

ہم ایمان کی راہ پر ہیں یا نہیں اور یوں ہم اپنے بلائے جانے اور برگزیدہ ہونیکو تیار کیا گیا کیونکہ نصیحت کی آیت اسی مقصد پر ہے جس سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ خدا کے لوگ کون ہیں اور شیطان کے لوگ کون ہیں + اور یاد رکھو کہ یہ باتیں ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے ہیں جو

ہم سبہو تھا انصاف کر گیا پس جس زبان نے ان سب باتوں کو فرمایا ہے انصاف کے  
 دن بھی وہی زبان ہم سب میں سے ہر ایک پر موت یا زندگی کا فتویٰ دے گی ۔ سو اس لئے ہمیں  
 نہایت مناسب ہے کہ اُن چیزوں کو ہم اس وقت سیکھیں جنکو جاننے کو اُس وقت سیکھیں گے  
 کیونکہ سچی و نڈاری نقطہ باتوں میں یا مسیح کے نام کے اقرار کر نہیں یا دین میں سرگرمی کر نہیں  
 یا کوئی اور اچھا کام کر نہیں نہیں میں بلکہ خدا کی مرضی کو دے سب جالائیمیں سچی و نڈاری ہے ۔  
 پھر ملائکہ کی آیت سے دریافت ہوتا ہے کہ اُس عظیم روز میں بہت لوگوں کو آسمان کی بادشاہت  
 میں داخل ہونے کے لئے بڑی خواہش ہوگی ۔ جانا چاہیے کہ آسمان کی بادشاہت  
 سے کبھی کبھی فضل کی بادشاہت یعنی بوسیح کا کلیہ یا زمین پر ہے سمجھا جاتا ہے لیکن  
 اس مقام پر اُس جلال والی بادشاہت کا مطلب ہے جو آسمان پر ہے اور جہاں مسیح اپنے  
 ساریے ربانی جلال سے سلطنت کرتا ہے اور جہاں اسکے سارے لوگ ہمیشہ کی خوشی میں رہیں گے  
 یہ مطلب اُس آیت سے جو متن کی آیت کے نیچے لکھی ہے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بہتر ہے اُس  
 دن کہیں گے ایسے خداوند ایسے خداوند جنہے تیرے نام سے کیا نبوت کی بات نہیں کہی ہے ۔  
 یہ تو کہا گیا ہے کہ اُس دن لیکن یہ نہیں کہا گیا ہے کہ کون دن اور نہ کچھ اسکے کہنے کی  
 ضرورت تھی کہ وہ کون دن ہے کیونکہ مسیح کے سبب اگر لوگ خوب جانتے ہیں کہ وہ کونسا  
 دن ہے ۔ دے اگر اُس روز کی راہ دیکھتے ہیں کہ وہ دن کب آوے گا جب کہ ابن آدم کو  
 بڑے جلال کے ساتھ بدلیوں پر آتے دیکھیں گے یعنی جب خداوند عیسیٰ مسیح اپنے قدرت والے  
 فرشتوں کے ساتھ مجھ کئی ہوئی آگ کی مانند ظاہر ہو گا ۔ اور اسی کو روز عظیم کہتے ہیں ۔ اور اُس کی بڑی  
 عظمت کا اور سب سے بڑی خوشی کا روز کہتے ہیں اور وہ بڑی دہشت کا روز بھی کہلاتا ہے ۔ اور  
 اسی روز کہ خداوند کا روز اور مسیح کا روز بھی کہتے ہیں ۔ جانا چاہیے کہ اس جہان کا

آدمی کا دن ہے بلکہ شیطان کا دن جس میں گنہگار لوگ خوشی کرتے ہیں اور شیطان سلطنت کرتا  
 ہے۔ لیکن گنہگاروں کی خوشی تھوڑے دن کے لئے ہے اور اس دنیا کے بادشاہ کا یعنی شیطان کا  
 انصاف جلد کیا جائیگا۔ افسوس بہتر ہے لوگ اب کیسی اُس روز سے بے فکر ہو رہے ہیں۔  
 اور اس آخری زمانہ میں بہتر ہے ہمارے واسطے میں جو کہا کرتے ہیں کہ اُس کے آئینہ کا وعدہ کیا ہو گیا  
 اگرچہ کبھی کبھی کچھ روز کے لئے لوگوں میں اُس دنیا کی فکر ہوتی ہے جب کہ کبھی کی مناد و کیموت  
 میں ہوتی ہے تو نہ کہہا ہے کہ آسمان کی بادشاہت پر زبردستی کرتے ہیں اور زبردست لوگ اسے  
 چہین لیتے ہیں اور اس میں داخل ہوا چاہتے ہیں اور جب کبھی لوگ بہو خیال یا کسی دبا سے ڈراتے  
 جلتے ہیں تو بہتر ہے لوگ بہت عرصہ تک ڈرتے رہتے ہیں۔ اب تھوڑا عرصہ گزرا ہوا کہ ایسے  
 ہی قدیم ہزاروں لوگ پادری و پٹ صاحب کی نصیحتیں سننے کو گھٹے میدانوں میں گئے تھے۔  
 اور سننے میں کہ امریکا اور بعضی جگہ کے لوگ خدا کی طرف رجوع ہو گئے ہیں۔ کہا خوب ہوتا کہ  
 ہم لوگ بھی اب ویسے ہی دیکھو دیکھتے ہاں خداوند کے دیکھنے سے پیشتر یہ قوم جو گناہ سے  
 معمور و راستبازی سیکھتے۔ پرو دیکھا چاہیے کہ جب وہ دن آوے گا تو ہم لوگوں کا کیا  
 حال ہوگا۔ ہاں جبکہ مور پون کا جائیگا۔ اس وقت کیسے خوف اور دہشت گنہگاروں کے دل پر  
 اثر کریگی تب ویسے کہیں کہ وہ دن جب کا ذکر میں نے اکثر سنا تھا۔ اور جب میر میں اکثر  
 سنتا تھا افسوس کیا وہ دہشت ناک دن آخر کو آگیا۔ اب افسوس میری بیوقوفی پر اور  
 افسوس میری بے فائدہ خواہشوں پر کہ کئے میں نے اپنی جان کو کہو یا۔ افسوس میں نے اپنے کار  
 اور اپنے عیش و عشرت اور اپنے دوستوں کے لئے اپنی جان اور بہشت اور سب کچھ کہو یا۔  
 آہ اگر میں پیدا نہ ہوتا تو اچھا ہوتا۔ پھر شاید وہ یہ کہے کہ کیا میں عیسائی نہیں ہو گیا  
 اصل میں نہیں پایا۔ کیا میں تصدیق نہیں کیا گیا۔ اور کیا میں غلامے ربانی میں شامل نہیں ہوا۔

ای خداوند ای خداوند میرے واسطے کہول اور مجھے دخل دیے نہ لیکن یہ کہنا اس وقت  
 بیفائدہ ہوگا۔ کیونکہ اس وقت دروازہ بند ہو جائیگا اور اس وقت بہت لوگ داخل ہو  
 جائیں گے لیکن دخل نہ پائیں گے۔ کیونکہ حاکم اس وقت انکو کہیگا کہ ایسے بدمکارو اور جو میرے پاس  
 میں تمہیں نہیں جانتا ہوں + اور اب یہ ہمیں دوسری بات کی طرف غور کرنے کے لئے ہدایت کرتی  
 ہے + **دوسرا اس وقت دینار کا صرف اقرار کرنا کچھ کام نہ آویگا**۔ یہاں تو فقط  
 ان کی تجویز سے لیکن آدمی کی تجویز کچھ کام نہیں آتی + ان تو فقط ظاہری چیزوں کو دیکھتا  
 ہے لیکن خداوند دیکھو سمجھتا ہے اور اس وقت وہ اپنی سچائی کو آشکارا کریگا + اب جو ان  
 آدمی اپنی جوانی کے عیش و تنہا میں خوشی کریں اور اپنے دل کی خواہشوں کے موافق چلیں اور  
 جو کچھ ان کی نظر و بین میں اچھا معلوم ہو ویسے ویں کریں نہ لیکن وہ یہ بات جانتے نہیں  
 اور خوب سوچیں کہ ان سب چیزوں کے لئے انہیں خدا کے آگے حساب دینا ہوگا + ان خدا  
 ہر ایک پر شدید کاموں کو عدالت کے سامنے لاویگا + یعنی جو کچھ کہہو پھر تو ان کے اندر اور کانوں میں  
 کہا گیا ہے کہ تھو نہ بڑا کہا جائیگا اور تب ہر ایک دیکھے پر شدید ارادے ظاہر کئے جائیں گے +  
 اور تب بہتر یہ جو آگے تھے پیچھے کیے جائیں گے اور جو پیچھے تھے آگے کئے جائیں گے + تب وہ  
 جو مکار ہیں فاش کئے جائیں گے + اور تب تلخ دانہ سے گہیوں جدا کئے جائیں گے اور بہتر  
 بکریوں سے اور نامان کنواریوں سے دامان کنواریاں جدا کی جائیں گی + تب خداوند ان لاچار اور  
 بیہودہ ظاہر ہوتے ہوئے کہیگا کہ میں تمہیں نہیں جانتا ہوں + لیکن اب لانم ہے کہ ہم ان  
 ظاہر پرستوں کے دعوے کو جو اس وقت ویسے کرینگے خوب غور کریں + ایسا معلوم ہوتا ہے  
 کہ یہ لوگ دعا مانگتے تھے اور خداوند خداوند ہی کہتے تھے + سچ ہے کہ ہر ایک  
 شخص کے لئے دعا کا نہ مانگنا ایک بُری نشانی ہے + اور دعا کا مانگنا ایک اچھی نشانی ہے

لیکن یہ خدا کے فضل پانچکا خوب درست نشان نہیں ہے، کیونکہ گنہگار اکثر وعاما نگتے ہیں جبکہ ان پر خدا کی طرف سے کچھ آفت نازل ہوتی ہے + یعنی گنہگار میں اکثر لوگ وعاما نگتے ہیں اور وعدہ بھی کرتے ہیں اور کتنے دیندار کی خدمتوں کو بھی بجا لاتے ہیں + لیکن جب گنہگار چلا جاتا ہے تب انکی دینداری بھی آخر ہو جاتی ہے اور ویسے پھر اپنے گناہوں کی طرف پھرتے ہیں جیسے کتا اپنی تھکی طرف پھرتا ہے پس سبھی ہوتا ہے کہ تھوڑے دن کے لئے گناہ کا خوف اور دوزخ کی دہشت خاص کر بیمار کی حالت میں موت کے ڈر سے انسانین آجاتی ہے + سو اس سبب سے کہتے لوگ نہ فقط چند روز کی دینداری کی طرف متوجہ ہوتے ہیں بلکہ کتنے اچھے کام بھی کرتے ہیں جیسا کہ میر و بیست بھی اصطباغ کی تعلیم کو خوشی سے سنتا تھا اور اسکے موافق کرتا تھا + اور اس طرح بہت لوگ پوپ کے ملک میں کتنے رنگ کی سزا اپنے گناہوں کے لئے اپنے اوپر اختیار کرتے ہیں + لیکن ان میں بدی کی حالتیں رکھ کر بھی سب کچھ ملکہ اس سے بھی زیادہ کر سکتا ہے +

پھر دیکھو ویسے لوگ دیندار کیے امر میں ہی بہت چالاک معلوم دیتے تھے کیونکہ پھر ان کے خداوند کہنے سے ظاہر ہوتا ہے + اور دوسرا آیت سے معلوم دیتا ہے کہ ویسے سچ کے نام سے پیشین گوئی کرتے تھے + اگرچہ اکثر نبی لوگ خاص کر ویسے جو مقرر نبی تھے اچھے لوگ تھے مگر بعض جو مقرر نہیں کئے گئے تھے جیسا کہ بلعام اور ساؤل بادشاہ اور فریساہ بد لوگ تھے + اسطر جسے اوایل میں بعضے انجیل کی منادی کر نیوالے تھے اور اسطر جسے اب بھی کہتے ہیں + اور جیحدہ ایک دہشت ناک بات اُن گرجے کے نفائی پادریوں کے لئے ہے جو کہ بدی کی حالتیں رکھ کر منادی کرتے ہیں چنانچہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے کام میں سرگرم ہونا رہتلا بازی کی کچھ دلیل نہیں ہے + اُن لوگوں نے اس سے بھی

زیادہ کیا تھا + یعنی ویسے مسیح کے نام سے دیوؤں کو نکالتے تھے +  
 کیونکہ جب مسیح زمین پر تھا اور بعد اسکے بھی کچھ مدت تک شیطان کی یہہ قدرت پر  
 کہ ان کے بدین آجاتا تھا لیکن مسیح اور اسکے شاگرد اُسے دور کرتے تھے اور اس طرح  
 بعضے سادہ عیسائی لوگ بھی مسیح کے نام سے بہت مدت تک ان کے بدن سے شیطان کو  
 دور کرتے تھے + لیکن یہہ اور بعضے اور کرنا تین فقط سچے عیسائیوں پر موقوف نہ  
 تھیں بلکہ بعضے بد ذات دین کے اقرار کرنیوالے بھی اُن کا منہ کو کرتے تھے اور اس سے  
 بھی بہت سے عجائب کام کرتے تھے اور اس پر گھمنڈ بھی کیا کرتے تھے مگر اس کا دعویٰ بیفائدہ  
 تھا + کیونکہ خداوند نے انہیں یہ اختیار دیا تھا تاکہ مسیح کا دین پہلے + لیکن ان سب  
 کاموں سے انہیں کیا فائدہ ہوا + جبکہ شیطان ان کے دلوں سے دور نہ ہوا + اور نہ خدا کے  
 فضل کے عجائب کام نے انہیں کبھی اگلیا + اگرچہ لوگ رجبے میں نامور اور بڑے کام  
 کرنیوالے کہلائے جاسکتے ہیں لیکن آخر دور کئے جائیں گے + یہہ لوگ اقرار تو  
 کرتے تھے کہ ہم مسیح کے تابعدار ہیں + کیونکہ وہ اُسے خداوند کہتے تھے اور حقیقتیں  
 وہ خداوند سب کا ہے اور اس کو ساری قدرت آسمان اور زمین پر ہے + اور سارے  
 لوگ اسکے سامنے گھٹنے ٹیکینگے تو اس کو فقط مالک اور خداوند کیے سے کچھ فائدہ نہیں جب  
 تک کہ ہم اسکے حکموں کو بجا نہ لائیں + جانتا چاہیے کہ مسیح کو طرداری سے دعا  
 نہیں دیکتے اور وہ اُس عبادت کو جو فقط باتو کی ہے اور دل سے نہیں بجا پسند  
 کریگا + کیونکہ لوگ اپنی بات چیت میں اکثر یہہ کہتے ہیں کہ کہنا اور کرنا دو چیز ہیں  
 اور تو کا کہنا کیوں باب اور تینوں آیت سے بھی ایسا ہی ثابت ہوتا ہے کہ ایک  
 شخص نے کہا کہ میں صاحب میں جاتا ہوں لیکن ایک قدم بھی آگے نہ بڑایا +

باوجود ان لوگوں کے ساری دنیاری کے اقرار کرنے پر بھی مسیح کے کلام سے صاف  
 معلوم دیا ہے کہ دے دی سے باز نہ آئے تھے اور گناہ کو پکارتے تھے اور غنا  
 میں رہتے تھے اور گناہ کی سوداگری کرتے تھے اور گناہی انجام ہر روز کا کام اور خدمت تھا  
 اور اسی میں ویسے ہر روز خوشی اور چالاکی سے رہتے تھے جیسا کہ سوداگر اپنی سوداگری  
 میں مشغول رہتا ہے اور یہ سب کچھ ویسے دینار کیے پر دین کرتے تھے اور آٹے ویسے  
 ناپسند کئے گئے کیونکہ اونہی بات یہہ کہا گیا ہے کہ دور ہو میرے پاس سے میں تمہیں نہیں  
 جانتا ہوں + ایسے میرے دوست اس مقام سے اب گناہ کی سکڑی اور دلی  
 دغا باز کیو خیال کیا چاہیے + اگرچہ یہہ ظاہر پرست لوگ گناہ میں رہتے تھے اور عیب بھی خوب  
 جانتے تھے کہ ویسے گناہ میں رہتے ہیں + لیکن تسپہ بھی دے اپنی ظاہر پرستی پر اعتقاد  
 اور اپنے دونوں جہو منہ پر کہہ کے خدا کے روبرو جاتے تھے اور فسوس کتنے اپنے زہر  
 سے درمیان بیخربڑیے ہیں اور انکو دریافت نہیں ہوتا کہ ویسے کس غلطی میں پڑیے ہیں  
 مگر جبکہ علاج کا وقت گزر جاتا ہے اسوقت وے ہوشمیں آتے ہیں اور جیسا کہ پوٹوس  
 حواری نے رومیون کے دوست باب اور شتر ہون آیت میں یہودیوں سے کہا ہے کہ  
 دیکھہ تو یہودی کہلاتا ہے اور شریعت پر تکیہ کرتا ہے اور خدا پر فخر کرتا ہے اور اسکی مرضی  
 جانتا ہے اور شریعت سے واقف ہوئے کہ بہتر باتو کو پسند کرتا ہے اور جسکو یقین ہے  
 کہ تو اندھو بخار نہا ہے اور جو لوگ کہنا یہی کہ میں اپنی توشہ منی ہے اور جاہو کنا  
 سکھلانے والا اور لڑکوں کا معلم اور شریعت میں اپنے تئیں تو دانائی اور چالائی  
 کا نمونہ جانتا ہے + ان ظاہری چیزوں پر یہودی لوگ بھروسہ رکھتے تھے اور ان پر  
 گہرے بھی کرتے تھے اور اپنے مذہب کے روحانی دستورات سے بغیر واقف تھے اور بعض



آئین سے ایسے ایسے بد کاموں میں گرفتار تھے کہ انکے سبب خدا کا نام غیر قوموں میں حقیر  
 کیا جاتا تھا + ویسے اس بات سے ناواقف تھے جسکا ذکر لوہوس حاری نے اسی باب  
 کے اثنا بیسویں اور اسیسویں آیت میں کیا ہے کہ جو ظاہر میں یہودی ہے وہ یہودی  
 نہیں اور نہ وہ ختنہ ہے جو جسمی ہے بلکہ یہودی وہ ہے جو دل سے یہودی ہے اور ختنہ  
 وہ ہے جو دلی اور باطنی ہے نہ لفظی جسکی تعریف نہ آدمیوں نے بلکہ خدا سے ہے +  
 سو دیکھو ظاہری اور باطنی دیندار میں بڑا فرق ہے جیسا کہ ختنہ اور قربانیاں اور  
 ہیکل اگلے یہودیوں کے لئے تھی ویسی ہی اب اصطبلان اور عائلی ربانی اور جماعت کی نماز  
 عیسائیوں کے لئے ہیں اور جیسا کہ نادان یہودی لوگ اپنے ہیکل کے دستورات کے بجائے  
 پر شراب خورد کرتے تھے ویسی ہی بہت سے عیسائی لوگ بھی اب اپنے گرجے اور جماعت  
 کی نماز اور اصطبلان پر بھروسہ کرتے ہیں + اگر یہی انکی ساری دینداری ہے تو انکی توفیق  
 خدا سے نہیں ہے بلکہ نقطہ ان سے ہے + کیونکہ متن سے صاف ظاہر ہوتا ہے  
 کہ انہیں باتوں پر ان ظاہر پرستوں کے دعویٰ کی بنیاد تھی کہ ویسے مسیح کے بن لیکن روئے گئے  
 یعنی مسیح نے کہا کہ میں تمہیں نہیں جانتا ہوں + کیونکہ میں نے تمہیں کبھی نہیں پسند کیا  
 اور نہ یہ کہہا کہ تم میرے سچے شاگردوں اور خادمین سے ہو اور نہ میں تمہیں اذکی ماندا  
 پسند اور قبول کروں گا پس تم جو ان بوجہ کے گناہ کئے ہو اب میرے پاس سے دور ہو یعنی اب  
 میں تمکو اپنے مبارک اور جلال والے حضور سے ہمیشہ کے عذاب اور ناامید میں نکالتا ہوں  
 ان ایسے سبب سے اگناہ کر فی الواقع لفظ کہ دور ہو تمہارے لئے کیسے دہشت ناک ہو گا  
 دیکھو جبکہ بہتیرے شاگرد مسیح کو چھوڑ کے چلے گئے تب مسیح نے حاریوں سے کہا کیا تم  
 بھی مجھے چھوڑ کے چلے جاؤ گے تو پھر میں مسیح سے دور ہونے کے خیال سے کیسے ڈرا اور سبک

بدلے میں جواب دیا اے خداوند ہم کس پاس جاوین زندگی کی باتیں تو تیرے پاس  
 ہیں + جانتا چاہیے کہ پاک لوگ مسیح کی طرف سے پھر جانیکے خیال سے یہی ڈرتے ہیں  
 تو دیکھو کہ وہ بات کہ دور ہوا سوقت کیسی ہشت ناک ہوگی کہ جبکہ وہ بڑا حاکم  
 فرماویگا کہ میرے پاس سے دور ہو + خدا ایسا کرے کہ ہم اس وقت سب بدی  
 سے کنارہ کریں + اور پیچھے عرض کریں کہ اے ہمارے مہربان شفیق اگر کوئی ایسا  
 گناہ ہم میں مبتلا ہو جسے ہم نہیں جانتے تو ہم پر ظاہر کر اور ہمیں اُس سے رانی بخش  
 اور ایسا کہ ہمیں کہہ دے کہ تو ہمیں کھے کہ دور ہو میرے سامنے سے تو اے  
 بدکار + اب جھکو چاہیے کہ ہم اس نصیحت کے پچھلے حصہ پر جو نہایت پسندیدہ ہے  
 مستوجب ہووین + **تیسرا** وہ یہ ہے کہ سارے سچے اور فرمان بردار  
 ایماندار لوگ آسمانی باو شابت میں داخل کئے جائیں گے + اور انکا اور انہیں سے  
 ہر ایک کا بیان ہمارا خداوند اس مقام میں کرتا ہے + کہ وہ جو ہمارے باپ کی  
 مرضی جو آسمان پر ہے بجالاتا ہے + جانتا چاہیے کہ خدا کی مرضی کسی اور طرح سے  
 معلوم نہیں ہو سکتی ہے مگر خدا کے کلام سے + اسلئے اپنی مقدس کتاب میں ہم سب کو  
 دی ہیں تاکہ ہم اسکی مرضی کو جانیں + غور کرنا چاہیے کہ مقدس کتاب میں دو  
 اصل چیزیں ہیں یعنی ایک تو یہ ہے کہ ہم کس طرح خدا پر ایمان لاوین اور دوسرا یہ ہے  
 کہ ہم سے وہ کس طرح کی خدمت چاہتا ہے جو دو کس طرح سے ایمان اور عمل کہلائے گئے  
 ہیں + اور پھر دونوں باتیں یکساں ضرور ہیں + کیونکہ ہم خدا کی مرضی کو پاک طور سے  
 ہرگز سمجھا نہیں لاسکتے ہیں + بغیر خدا پر ایمان لائے جسے مسیح کے وسیلہ سے + کیونکہ سارا  
 مسیحی دنیا ری اسمین ہے کہ ایمان جو محبت کے ساتھ کام کرتا ہے +

واضح ہو کہ پاک تابعدار کیے گئے ایمان پہلے درکار ہے جب کہ یوحنا نے چہترین باب اور اٹھائیسویں آیت میں لکھا ہے کہ جب لوگوں نے مسیح سے پوچھا کہ ہم کیا کریں کہ ہم خدا کے احکام سب لادیں تو اس نے انہیں جواب دیا کہ خدا کا کام یہ ہے کہ تم اُس پر ایمان لاؤ جسے اس نے بھیجا ہے گو یا کہ اُس نے یہ لکھا کہ وہ بڑا اور عظیم فرض جس کے تباہی کے لئے میں آیا ہوں جو کہ باقی ذرائع کی طرف رہ غامی کرتا ہے جس کا کرنا تمہاری شخصیت اور فرمانبرداری کے قبولیت کے لئے ضرور ہے اور جسے خدا نے اپنے لئے بنایا اور اُس کے لئے کیا حکم دیا اور اُسے پسند کیا سو یہ ہے کہ تم دوسرے مجھے پسند کرو اور ایمان سے مجھے سچا مسیحا اور اپنا شفقت کر غنیو لا سمجھو مطابق اسکے جس کا میں اپنے تئیں تمہارے سامنے ظاہر کرتا ہوں کہ نجات کی راہ مجھ سے ہے + اور یوحنا حواری اپنے پہلے مکتوب کے تیسرے باب اور تیسویں آیت میں کہتا ہے کہ اُس کا حکم یہ ہے کہ ہم اُس کے بیٹے عیسے مسیح کے نام پر ایمان لادیں + لیکن جب لوگ پڑھتے ہیں یا سنتے ہیں کہ خدا کا حکم بالانا چاہیے تو ویسے یہ جانتے ہیں کہ جوں اور اسکے دشمن حکمرانوں کو ماننا چاہیے سو یہ ایک بڑی غلطی ہے کیونکہ پہلا کام جو کہ بھلا گناہگار کو کرنا بہت ضرور ہے سو یہ ہے کہ نجات کے لئے مسیح کے پاس آویسے +

ہم سب کو یہ خیال کرنا نہیں چاہیے کہ ہم سب پہلے اپنی تیاری کریں یعنی جو گناہ کہنے کیا ہے اُس کے واسطے غم کر کے اپنے تئیں لائق بناویں اور دلوں کو پاک یا اپنی راہوں کو درست کر کے تب مسیح پر بھروسہ کرنے کا قصد کریں + اگرچہ یہ سب چیزیں ایمان کے دست پہل اور تاثیر ہیں لیکن ہم دونوں کو چاہیے کہ اُس پر ایمان لادیں جو سب گناہگاروں کو بگینا کر سکتا ہے نہ یہ کہ پہلے ہم اپنے تئیں راست باز بناویں تب مسیح پر ایمان لادیں + کیونکہ ایمان پہلا کام ہے + مسیح کی طرف متوجہ ہو + اسکے پاس جاؤ + اُس پر ہر د

رکھوت مسافہ کی امید تھا ہرے و لکوسچ کو چار کر نیکے لیے متوجہ کر دی اور تہہ تم  
 سب بُری راہوں سے نفرت کرو گے + پوشیدہ نہ رہے کہ ہم لوگ کوئی اچھا کام نہ کر  
 نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم مسیح پر ایمان نہ لادیں + کیونکہ شاخ جب درخت سے  
 جدا ہوئی تو پھل لائیں سکتی + مسیح الگ کر کا درخت ہے اور ہم سب ڈالیمان ہیں +  
 جب ہم آئیں ملجاتی ہیں تو اسکی برکت سے ہم اچھے پھل لاسکتے ہیں +  
 کیونکہ ہمارا پاک کر نیا لاجہ پاک خدا ہے یہی اسکی مرضی ہے کہ ہم سب بھی اسکی پاکیزہ  
 گی اور فرمانبرداری کے لیے پاک ہوویں + جانتا چاہیے کہ خدا اپنے لوگوں کو ایک نیا دین دیتا  
 ہے اور اس پر اپنی شریعت لکھتا ہے اور وہ دل خدا کے فضل سے انکو پسندیدہ معلوم ہوتا ہے  
 اور مسیح کے ساتھ مصلوب ہونے سے اونکی پرانی سائنیت مصلوب ہوگئی +  
 یعنی ویسے سمجھ لیتے ہیں کہ ویسے اب گناہ کی طرف سے مر گئے ہیں لیکن خدا کے لیے  
 خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے جیتے ہیں + جو شخص کہ سرفرو پیدا ہوتا ہے یعنی جسکا دل  
 نیا ہو جاتا ہے اسکا ہر روز کا سوال خدا سے یہ رہتا ہے کہ ایسے خداوند تو کیا جاتا ہے کہ  
 میں کروں + مجھے اپنی مرضی تاکہ اسے بجا لاؤں کیونکہ تو میرا خدا ہے اور اگر تو میرے دیکھو  
 مرد و یکا تو میں تیرے حکموں کی راہ میں چلوں گا۔ اور عیہ مزاج ہماری زندگی کے ہر ایک کار  
 اور علاقہ قوسے ظاہر ہوتا ہے + یعنی جیسا کہ ہمارا مزاج خدا کے گھر میں ہے وہی ہمارا  
 گھر اند اور ہماری دوکان اور سب کاموں میں ظاہر ہو گیا خواہ ہم خداوند ہوں یا جو  
 یا لڑکے یا فوج یا رعیت ہماری آرزو ہمیشہ یہی ہے کہ ہم ہر حالت میں خدا کے علاوہ کوئی  
 کریں اور خاص کر کہ ہماری یہ خواہش ہوگی کہ ہم سب سے بڑی شریعت کو اپنے گھر  
 کی شریعت کو جسے انجیل میں بہت فوقیت ملی ہے اپنے ہائیو کے حقیقین بجا لادیں کیونکہ

شریعت جہان تک کہ ہمارے ہمایوں نے علاقہ رکھتے ہے ایک لفظ پر ختم ہوئی ہے یعنی محبت میں + جاننا چاہیے کہ ایسی چال کا شخص جلد آسمان کی بادشاہت یعنی مسیح کے جلال میں داخل ہوگا اور ویسے جو ظاہر پرست اور دغا باز ہیں اسکین داخل نہیں پاونگے لیکن ہمارا مبارک بجات دینے والا مسیح اپنے لوگوں سے خوش ہو کر کہیگا کہ اے میرے باپ کے مبارک لوگو اور اؤ اور اؤ اور اؤ بادشاہت میں کہ دنیا کی ابتدا سے تمہارے لئے طیار کی گئی ہے داخل ہو پھر اس وقت خداوند انکے اچھے کاموں کا بیان کریگا یعنی جو کہ انہوں نے بہرہ کے اور پیاسے اور تنگے اور بیماریاں اور قیدی بہانوں کے ساتھ کئے تھے اور انکی ان سب مہربانی کو خداوند اپنے اوپر لکھا گو یا کہ انہوں نے یہ سب مہربانی اس پر کی تھی جیسا کہ متی کی انجیل کے پچیسویں باب اور م سو آیت میں لکھا ہے کہ جیسا کہ تم نے ان بیماریاں سے ایک کے ساتھ کیا تو یا تم نے میرے ساتھ کیا +

## فائدہ

سوائی میر دوستوں اور عزیزوں اب تم سن چکے ہو کہ اس عظیم روز میں جو فقط ظاہر پرست اور ریاکار پائے جائینگے تو کیا دہشت ناک حال ان لوگوں کا ہوگا اسلئے ہم لوگوں کو بہت مناسب ہے کہ ہم اپنے دین کو خوب پرکھیں کہ ہمارا دین کیسا ہے کیونکہ جو کچھ کہہ گیا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا صرف باتوں پر موقوف نہیں بلکہ قدرت سے ہے پہلا قرینہ تو نکاح تھا باب بیسویں آیت اور جبکہ بہت ایسے لوگ ہیں جو کہ فقط ظاہری رہنمائی پر چھروسار کہتے ہیں اور اسکی قدرت کا انکار کرتے ہیں اسلئے مناسب ہے کہ اگر ہم اپنے جانکی نجات چاہتے ہیں تو ضرور دریافت کرنا چاہیے کہ ہمارا دین ظاہری ہے یا عملی یعنی ہم معلوم کریں کہ ہماری ریزا ریکور روز حشر میں خداوند

پسند کر لیا یا نہیں اسلئے لانم ہے کہ تم دریافت کرو کہ تمہارا دین کس طور کا ہے  
اور تم کس بات پر مجھ و سار کہتے ہو کیا تم اس بات پر مجھ و سار کہتے ہو کہ تم عیسائی  
گھرانے میں پیدا ہوئے ہو اور تمہیں اصطلاح پایا ہے یا تم گرجے میں جاتے ہو یا تم  
خداوند کے دعا کو کہہ سکتے ہو یا وہ اس حکم کو جانتے ہو یا عشتارے ربانی میں شامل  
ہوئے ہو اور اپنے گناہوں کے لئے افسوس کیا ہے اور سوچو رونگے ساتھ وہ سلوک  
کیا ہے جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں یا کہ تم اپنے مقدور مجھ  
کچھ کر چکے ہو اور اپنا مجھ و سار چھوڑ کر کہہ ہو اگر یہ تمہارا عذر ہے اور تمہاری یہی  
دینداری ہے تو مجھے معاف کرو کہ اگر میں تمہیں محبت کی راہ سے کہوں کہ ان  
باتوں سے ملو کچھ فائدہ نہو گا کیونکہ اگر یہی تمہاری دینداری ہے تو یہہ فقط خداوند  
خداوند کہنا ہے اور اس سے ثابت ہے کہ تم سچی دیندار سے واقف نہیں ہو اگر تم  
اُس سے بھی زیادہ کرتے جتنا کہ فریسی لوگ کرتے تھے تو وہ بھی بس نہو تاکہ کیونکہ جب  
تک کہ تم گناہ کی خرابی اور اپنی پریشانی سے خبردار نہو اور اپنے دلوں کو ناچیز نہ سمجھو اور  
نقطہ مسیح کی رہنمائی کے وسیلہ سے اپنی نجات کی امید نہو کہ تو کچھ فائدہ نہو گا کیونکہ  
وہ ایمان جو دلوں کو صاف کرتا ہے محبت سے ہے اور وہ جہان پر غالب ہوتا ہے تم غلطی میں  
مت پڑو اور اپنے تین کی دوسری چیز سے لے کر دو مگر اُس سے جس سے تمہارا خدا  
تمہیں آخرت میں خوش ہوگا اور وہ مرضی یہ ہے جیسا کہ تم سن چکے ہو کہ پہلے خداوند  
عیسے مسیح پر ایمان لانا اور پھر اپنے تین ایک بچاؤ گناہگار کی مانند جلنے کے پاس  
جانا اور اسکو اپنا سارا عقل اور ستبازی اور پاکیزگی اور نجات سمجھنا یہی خدا کی  
مرضی کے موافق کرنا ہے +

پس ایسے میرے ہمشریک گنہگار و مسیح کے پاس چلو، اور اسکی منت کرو کہ وہ تمہیں  
تعلیم کرے اور اسکی منت کرو کہ وہ تمہیں اپنے لہو سے دھو دے اور اسکی منت کرو  
کہ وہ تمہیں رُوح پاک بخشے اور طاقت دیوے کہ تم محبت کے وسیلہ سے ہر ایک بھائی  
کو چھوڑ کے ولی ارادے سے اُس سے پیوستہ ہو جاؤ + تب تم جانو گے کہ آسمان  
کی بادشاہت کہا نا اور پنا اور ظاہر واری اور دستور پرستی نہیں ہے بلکہ راستہ  
اور آرام اور روح قدس میں خوشی کرنا ہے +

اب مجھے اجازت دو کہ ایک بات اُنکے آگاہی کے لیے کہوں جو اس بات کا کھٹا  
کرتے ہیں کہ میں تو مسکرت نہیں ہوں کیونکہ میں کسی طرح حکماء بنیں رکھتا ہوں +  
کیا تم جانتے ہو کہ یہ بہانہ اور عندا سوقت کچھ کام آویگا + کیا وہ گستاخی سے خدا کی  
عدالت کے سامنے جا کے عید کہہ سکیگا کہ ایسے خداوند میں تیری خدمت کر سکیو کہی  
راضی نہیں تھا + میں کہی عید خیال میں ہی نہیں لایا کہ تیری بندگی کرنا کچھ بڑی  
چیز ہے اور نہ میں نے اسکی کچھ پرواہ کی + میں نے دنیا کو اور اپنے گناہوں کو  
ایسا پیار کیا کہ میں نے دہریہ کی مانند زندگی بسر کی +

ایسے صاحبو غلطی میں مت پڑو اور اس سوال کا جواب دو کہ ہم

کیونکر بچیں گے جو اتنی بڑی نجات سے غافل رہیں گے +

پوشیدہ نہ ہے کہ ظاہر پرست یعنی مسکرت ظاہر واری سے دنیاوی  
کی صورت اختیار کر کے کچھ تہوڑی سی دین کی عزت تو کرتے ہیں لیکن تو یہی جانتے  
ہوں گے + اور تم جو اُسے حقیر سمجھتے ہو اور خدا کو اور خداوند مسیح  
کو اپنے خیال میں لانے کے لائق نہیں سمجھتے ہو تو پھر تم کس طرح امید رکھ سکتے

ہو کہ تمہارا حصہ مکاروں اور بیہ ایمان کے ساتھ ہو گا اور تم اور تم بہنوں  
کے ساتھ جو خدا کو بھول گئے ہیں و دوزخ میں نہ ڈالے جاؤ گے +

جانتا چاہیے کہ ضرور یہ باتیں اُنکے لئے جو نرم دل ہیں اور خدا  
کے سچے دوست والے ہیں نہایت دہشت ناک ہیں + بعضے سچے اور  
علیم عیسائی شاید کہ اس بات سے ڈر گئے ہوں کہ اب ہوں کہ آخر کو خداوند ہمیں  
یہی خفا ہو سکے کہنے کہ دور ہو میرے سامنے سے میں تنگ نہیں جانتا ہوں  
لیکن ایسے میرے عزیز زمین تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارا  
دلی ارادہ یہ نہیں ہیں کہ تم خدا کو جاننا اور اس کے مرضی کے موافق چلو خاص کر  
اُن دوزخ باتوں میں جو ایمان اور پاکیزگی کی لئے ہیں +

کہو کیا مسیح کی قدر تمہاری ہے ولین سب سے بلند نہیں ہے  
جو کہ دس ہزار میں افضل اور نہایت پیارا ہے +  
کیا تمہاری بیہ خواہش نہیں ہے کہ تم اس میں شامل ہو جاؤ اور صبر سے خدا کی  
مرضی کے مطابق چلو +

تو دلیر ہو کیونکہ جیسے کہ ان باتوں سے مکاروں اور ریاکاروں  
کو دہشت ہے ویسے ہی تمہاریسے لئے یہ باتیں تسلی اور آرام کی ہیں +  
واضح ہو کہ وہ جو اپنی پیاریسے لوگوں کا دوست ہے اس وقت انہیں کہتا کہ آ  
میرے باپ کے مبارک لوگو اور ہر آؤ اور اُس بات میں جو دنیا کے ابتدا سے تمہارے لئے  
تیار کیا گئی ہے اور جس کے واسطے میری روح نے تمہارے دلوں میں پر تیار کیا تھا داخل ہوا اور  
اپنے آقا کی خوشنودی میں شامل ہو جاؤ + کیا تم میں سے اب کوئی ایسا ہے کہ ان باتوں کو



اپنے دل میں کہتا ہو کہ میں مٹتا ہوں کہ میں نے غلطی کی ہے + اور میں جانتا ہوں  
کہ میری دینداری آزمائش کے سامنے نہ ٹھہریگی +

کیونکہ میں نے غلطی سے پرچہ پائین کو مٹا دیا اور اصل چیز کو کہہ دیا + میں نے سفر  
کی عیوض پرست کو لیا +

میں اس کا جواب دیتا ہوں کہ یہ بہ ہی خدا کی ایک بڑی صفہ بانی ہے کہ تم نے اپنی  
بہول کو دریافت کیا ہے + شاید تم اسے بہول میں مرجاتے تو مسیح تم کو گمراہ قبول  
نکرتا + لیکن اب مجھ سے کہو کہ یہ کتنی تمہاری بہتری کے لئے ہے اور اب تمہارے  
دو مہینے رحمت کی پورے ہوئے + اس لئے چاہئے کہ تمہارا دل جانا تم کو تمہارے گمشدہ ہونے پر  
لاویے اور خدا کی تخت کے روبرو ہو کے تم اس سے مدد مانگو اور داؤد کے موافق  
کہو کہ بارخدا یا مجھے ازما اور میرے دلو کو جانچ اور مجھے تازہ اور میرے اندیشوں کو  
پہچان اور دیکھ کہ مجھ میں کس طرح کی خباثت ہے یا نہیں اور مجھ کو ابدی راہ دکھلا +

+ آمین +



# سولہویں نصیحت

فریسی اور باجگیر کے بیان میں  
لوقا کا اہتیار عنوان باب اور تیرتھویں آیت

ایسے خداوند مجھ گنہگار پر مہربانی کر

جانتا چاہیے کہ ایک وقت چلا آنا ہے کہ جب سب آدمیوں کو معلوم ہوگا کہ رحم

ایک نہایت بیش قیمت چیز اس جہان میں ہے +

کیونکہ جب تم اس غائی حالت کے چہرے کرنے اور اس غیر واقف بہانہ میں جانے +

اور اس سے ہی زیادہ دہشت ناک لمحہ میں داخل ہونیکے نزدیک ہو گے +

یہ جسے جبکہ تری پہنچنے کی جائیگی اور مرد اٹھیں گے اور ایک بڑا سفید تخت ظاہر ہوگا +

اور سارا جہان جمع ہو کے اس عام حاکم کے روبرو حاضر ہوگا +

اور جب بڑی جدائی نیک اور بد کے درمیان ہوگی کہ ایک مسیح کے دہنے ہاتھ کہا

جائیگا اور دوسرا بائیں + اگر ان دہشت ناک گنہگار کا نقشہ اپنے دل میں کہیں پو

میرے دوستو رحمت کے پورے قیمت معلوم ہوگی + ان جبکہ دنیا لوگ اپنے

رحمت کے پانیوالے لکارینگے اور گائینگے + کہ ان خداوند کی شکرگزاری کرو کہ

وہ نیک ہے اور اسکی رحمت ابدی ہے + اور تب دوسرے لوگ تلخی اور بے فائدہ

آہ و زاری کے ساتھ چلائیگی اور کہیں گے کہ کاش کہ میں احتیاج رحمت کی اور راہ رحمت

کی اور قیمت رحمت کی اسوقت جانتا جبکہ وہ مل سکتی تھی + لیکن اب روانہ

ہند ہے اور خدا کی رحمت ہمیشہ کے لئے ہم سے صاف جاتی رہی + اور اب وہ پھر کہی

ہم پر مہربان ہوگا ان جبکہ سارا جہان رحمت کی خواہش کر گیا اسوقت لفظ رحمت  
 کا کیا اچھا معلوم ہوگا x اب آؤ ہم سب اُن حیرت انگیز باتوں کو نگاہ میں رکھیں  
 جن پر جو کہ ایک حصہ فریسی اور باجگیر کی تمثیل کا ہے اور خود تمثیل پر غور کریں x  
 کیونکہ اسکے درست معنی کے سمجھنے کے لئے اس تمثیل کا دوبارہ اور تعمای بہتر  
 کہنی ہوگی x جانتا چاہیے کہ زین آیت میں چارے نجات دہندہ نے اس تمثیل  
 کو اُن شخصوں کے حق میں فرمایا جو کہ اپنی نیکی پر بھروسہ رکھتے تھے اور وہ لوگوں کو حقیر  
 جانتے تھے x جانتا چاہیے کہ ان کے حالین و خراب چیزیں پائی جاتی ہیں x  
 پھلا یہ کہ وہ اپنی نیکی پر بھروسہ رکھتے تھے کیونکہ جو کوئی خدا کی شریعت کو جاتا  
 ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا ہے x دوسرا یہ کہ وہ اور وہ لوگوں کو حقیر جانتے تھے  
 اگر ہم اپنے دل سے واقف ہوں تو اور وہ لوگوں کو حقیر نہیں سمجھ سکتے ہیں اور تمثیل کی تمام ظاہر  
 کرتی ہے کہ خدا ایسے لوگوں سے کیسی نفرت کرتا ہے اور وہ غریب علیین گنہگار کو کیسا پسند  
 کرتا ہے جیسا کہ چودھویں آیت میں لکھا ہے کہ جو اپنے تئیں ادب کرتا ہے نیچا کیا جائیگا  
 اور جو اگلوپست کرتا ہے بلند کیا جائیگا اور دسویں آیت میں یہ لکھا ہے کہ وہ  
 بڑی عبادت گاہ میں دُعا مانگنے کو گئے اور اُن دونوں میں سے ایک تو فریسی اور دوسرا  
 باجگیر تھا x جانتا چاہیے کہ اُن دونوں میں ایک فرقہ فریسیوں کا تھا جس کے دین کی بڑی  
 تعریف تھی وہ دوسرے اپنے تئیں علیہ رکھتے تھے گویا کہ وہ دے اور دے زیادہ  
 پاک تھے اور ایک خاص سرگرمی ادب دین کی رکھ کے اپنے تئیں مشہور کرتے تھے  
 لیکن انہیں سے بہترے سخت سکار تھے اور باطنی دین سے غفلت کر کے ظلم اور بربر  
 کی طرف راغب تھے پس حقیقت کہ وہ فریسی نماز کو گیا اس وقت اور اسی مقصد کے لئے

باجگیر ہی اسی جگہ پر حاضر ہوا لیکن ان کے حال میں کیا فرق دکھائی دیتا ہے اگر ہم  
 دو نوٹ کو ایک ساتھ دیکھتے تو اغلب ہے کہ ہم فریسی کو باجگیر سے کہیں بہتر جانتے  
 کیونکہ ان ظاہر واری پر نظر کرتا ہے لیکن خداوند مکر دکھاتا ہے غرض کہ وہ دونوں  
 بہت متفرق ارادوں سے دامن پر آئے یعنی فریسی اپنے تین دکھلائے اور تعریف کرا  
 کے پئے آیا کیونکہ وہ عام جگہ تھی پر باجگیر اس پئے آیا کہ وہ نماز کا گھر تھا کہ خدا کے سامنے  
 اپنے دلی غم کو اٹھائے + ایسے میرے دوست واسطے سب عبادت گاہوں  
 میں سکارا اور راست باز طے ہوئے ہیں لیکن ہر جگہ جانا چاہیے کہ ہم کس مقصد سے اسکے  
 گھر میں آئے ہیں اور یہ مذکور باتیں جو فریسی اور باجگیر کی بابت کہی گئی ہیں گیارہویں  
 آیت میں پائی جاتے ہیں یعنی فریسی نے اکیلے کھڑے ہو کر یوں نماز کی یعنی بہت <sup>ظہار کی</sup>  
 کے ساتھ اس جگہ میں جہاں لوگ اُسے خیال کریں علیحدہ کھڑا ہوا اور اُس نے یوں دعا  
 مانگی جیسا کہ اپنے سے دعا مانگے اور نہ خدا سے بہتر ہے بن جو اپنے سے دعا مانگتے ہیں اور  
 نہ خدا سے اس لئے انکی باتیں کہیں اسکے پاس نہیں پہنچتی کیونکہ انکی آواز یہ نہ اہلش ہے  
 اور اسطرح کی دعا کہیں کچھ بہتری نہ کرگی + لیکن جیسے قابل غور کے ہے کہ فریسی کی دعا  
 میں کچھ غرض نہ تھی اگرچہ وہ دعا مانگنے آیا تھا لیکن فی الحقیقت وہ اپنی عرض کو بھول  
 گیا اسلئے کہ اب وہ کچھ نہیں مانگتا ہے + حقیقت میں دعا کا مانگنا ایک واجب  
 اور عالی شان حصہ خدا کی ستائش کا ہے + اگرچہ وہ ستائش کا دعویٰ کرتا ہے لیکن  
 اسکی ستائش میں فقط شہی ہے + اب آؤ ہم سب اسکی لطیف دعا کو سنیں  
 اور وہ دعا یہ ہے + کہ ایسے خداوند میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ جیسے اور لوگ  
 ہیں میں وہ نہیں ہوں + یہ کیا ہے +

پھر تو فقط ایک نادانیکھا غرور اور عیب جوئی ہے + وہ حقیقت میں دوسرے لوگوں کی  
 مانند تھا + کیونکہ سب لوگ گنہگار ہیں اس سبب سے سب لوگ ایک ہی برابر ہیں اور انہیں  
 کچھ تفاوت نہیں ہے + جیسا کہ کتاب مقدس میں لکھا ہے یعنی رومیوں کے مکتوب  
 کے تیسرے باب اور تیسویں آیت میں کہ سپہوں نے گناہ کیا ہے اور خدا کی بزرگی ظاہر  
 نہیں کی ہے + یہ سچ ہے کہ بعض لوگ اُن گناہوں سے باز رکھے گئے ہیں جو اور لوگ  
 کرتے ہیں + لیکن گناہ کا تخم سرشت سے ہر ایک آدمی کے دل میں ہے +  
 اگرچہ حقیقت میں ہم نے اُنہیں نکلیا تو اسکے لئے ہم روکنے والی قدرت یعنی خدا کے فضل  
 کے کہ جس نے ہمیں تبدیل کیا احسان مند رہیں + اور فریسی کے اتنے کہنے سے کہ خدا میں  
 تیرا شک کرنا ہوں معلوم دیتا ہے کہ وہ بھی فضل کا اقرار کرتا ہے +  
 لیکن تب بھی ہم سپہوں کو اسکے ایسی بات کے کہنے میں باعث شبہ کا ہے +  
 کیونکہ اسکی دیے باتیں ایک رسم اور دستور کی ہیں + کیونکہ ایسا مغرور  
 دل جیسا کہ اسکا تہار بانی فضل کے احسانندی کو درستی سے نہیں سمجھ سکتا ہے +  
 اور پتیرے میں جو اسکی مانند ستایش کی باتیں عمل میں لاتے ہیں لیکن تیرے ہی خدا کے  
 احسانندی سے غیر واقف ہیں + شاید اسکا یہ مقصد تھا کہ ایسے خدا تو برحق میرے  
 وجود کا بانی ہو الا ہے اور اُس بزرگ قدرت کے لئے جو تو نے مجھے عطا کی ہے میں تیرا  
 شک کرنا ہوں + لیکن میں نے اپنی دانش اور دور اندیشی کی تعلیم سے ویسا  
 بدھونیسے جیسا کہ دوسرے لوگ ہیں اپنی محافظت کی ہے +  
 تم کو خیال کرنا چاہیے کہ شریعت میں وہ خاص حصہ ہے +  
 ایک اخلاق کی بابت اور دوسرا سمو کے بابت +

اب فریسی شیخی کرتا ہے کہ وہ دونوں کو سیالایا + پھلا وہ اخلاق کی شریعت کے بابت کہتا ہے + کہ میں دوسروں کی مانند نہیں ہوں + اچھا دوسروں کو کیسے مین ان اسکے کہنے کے مطابق تو معلوم دیتا ہے کہ دوسرے لوگ اکثر ظالم اور بے انصاف اور زنا کار ہیں + اور فی الحقیقت ہر زمانہ میں ایسے ہی بہت لوگ ہوتے آئے ہیں + لیکن انہوں نے بابت اس کا ذکر کرنا پسند نہیں کیا کہ وہ اپنے تئیں اور اپنے فرقہ کو بلند کرے +

اگرچہ وہ دیندار کے پیرویکے پیچھے تھے مگر بعضے انہیں سے بھی اور ان کے موافق گنہگار تھے + شاید یہ فریسی ظالم نہ تھا اور نہ کہیں بے رحمی سے اپنے پڑوسی پر ظلم کیا تھا + لیکن ہم اسکے لئے مسیح کی سندر کہتے ہیں کہ فریسی اکثر لالچی تھے اور بعضے انہیں سے بیواؤں کے گھر و کنوئل گئے تھے + وہ کہتا ہے کہ میں نے بے انصاف نہ مکارا اور نہ دغا باز ہوں +

لیکن کیا وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ اس نے کہیں اپنے پڑوسی کے مال کا لالچ نہیں کیا ہے جو کہ خدا کی نظر میں دلی چوری ہے + وہ کہتا ہے کہ میں زنا کار نہیں ہوں شاید ایسا ہی ہو + لیکن جو کوئی مشہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دل میں وہیں اسکے ساتھ زنا کر چکا +

(متی کا ۵ باب اور ۲۸ آیت)

جاننا چاہیے کہ ان لوگوں کی یہ بڑی نادانی تھی کہ ویسے پیالہ اور رس کا پی کو باہر صاف کرتے تھے مگر باطن میں ظلم اور بے اعتدالی سے بھرے ہوئے ہوتے + اگرچہ ظاہر میں راست باز تھے مگر اندر مکار اور گناہ سے بھرے تھے +

اور ایسا ہی انکی بابت مسیح نے متی کے تیسویں باب اور چھبیسویں آیت  
 وغیرہ میں بیان کیا ہے + اور جبکہ اُسے اپنی شیخی کرنے سے تلی ہوئی ت  
 اُسنے اس غریب باجگیر پر تہمت کر کے یہ کہہ کہا کہ میں اس باجگیر کی مانند نہیں ہوں  
 مگر جانتا چاہیے کہ اُسکو اُس باجگیر کی غیبت سے کیا سروکار تھا اُسکو لازم تھا کہ اُسے  
 پیکل میں دیکھ کے خوش ہوتا + اور اُسے چاہیے تھا کہ اسکی بابت یہ امید رکھتا  
 کہ جیسے اسکی درست ہونی کا نشان ہے + اور اُسے لازم تھا کہ جا کر اُس سے دست  
 بوسی کرتا اور کچھ اچھی صلاح دیتا + لیکن اسکے مغرور دل نے اُن دنوں کے  
 فریسیہ کے مطابق جو غرورہ روح کو مکینہ اور مکار کی مانند نظر کرتے تھے اور انہیں  
 ریا کاری کے رویوں والے جانکر اپنے خیال کے لائق نہیں سمجھتے تھے اُس شکستہ دل کی  
 کو حقیر کیا + لیکن یہ بڑیے ظلم کی بات ہے کہ وہ اپنے غریب پڑوسی کے خرابی  
 کو بغیر خدا کو آگاہ کئے اپنی عرض نہ کر سکا + لیکن فریسی کے پاس اس سے بھی  
 اور زیادہ شیخی کرنیکے باقی تہین + جیسے کہ عام کہادت ہے کہ میں نے کیا نقصان  
 نہیں کیا ہے + یعنی وہ بڑا بخیر رہا اور وہ کل روزہ جو برس کے اندر تھے  
 رکھتا تھا + کیونکہ اسنے کہا تھا کہ میں ہفتہ میں دو بار روزہ رکھتا ہوں +  
 اگرچہ گاہ گاہ روزہ رکھنا اپنے تین اپنے گناہوں کے لئے فروتن کرنیکو خواہ  
 جیسے تمہنا شخص سے یا جماعت سے ہو خدا کے روبرو بہت پسندیدہ ہے +  
 لیکن فریسی کا روزہ رکھنا اس مقصد کے لئے نہ تھا بلکہ فخر کے لئے اور اس  
 ارادہ سے تھا کہ خدا سے مسخر بانی پانیکے لائق ہو جیسا کہ اسکے لاف زنی سے ظاہر ہوتا  
 اور علاوہ اسکے وہ خدا سے کہتا ہے کہ میں اپنے مال کا دسواں حصہ دیتا ہوں نہ فقط

اتنا جیسا کہ موسیٰ کی شریعت طلب کرتی ہے بلکہ اپنے باغی ترکاریوں کا بھی یعنی سب  
کچھ جبکہ رکھتا ہوں خواہ شریعت کا تقاضا اُس چیز کے دہنیٰ پر ہو یا نہ ہو میں  
و میں کاموں کے لئے دیتا ہوں + اب تم فریسی کی دُعا سن چکے ہو خدا نے  
نا پسند کیا اگرچہ اس نے اپنے تین بیگناہ ٹھہرا لیے لیکن خدا نے اسکو یہ تصور نہ ہوا  
اب ایسے میرے دوستو! وہ سب اپنے آزمائش کریں + کیا ہم میں سے کسی میں فریسی  
کا سا خیال نہیں رہتا ہے اب کیا ہم اکثر بہت سے لوگوں کو ایسی بات کہتے نہیں سنتے ہیں کہ  
مجھے یقین ہے کہ میں نے کسی کا نقصان نہیں کیا ہے اور ہر ایک کا حق ادا کیا ہے +  
اور شاید یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم ہمیشہ جماعت کی نماز میں حاضر ہوا کرتے ہیں +  
اور ہمارا چلن شایستہ ہے + اور ہم پاک دستوروں میں شامل ہیں +  
اور خیرات و عیزہ بھی کرتے ہیں + کیا اکثر ہم اُنکے حق میں جو کہ موت کے بستر پر پہنچے  
ہیں ایسی باتیں نہیں سنتے ہیں کہ وہ بے اور کوئی دوسری بنیاد اپنی اُمید کی اُس سے  
زیادہ جو کہ فریسی رکھتا تھا نہ کہ کے غریب نادان روحین خدا کے حضور میں جانی چاہتی  
ہیں + اور ہم اسوقت بھی اُن سے ایک بات سچی فردغنی کی اور دلی غریبی کے - اور  
گناہ کی واقفیت کی - یا مسیح میں اُمید رکھنے کی جو کہ گناہگار کا دوست اور اُمید ہے  
نہیں سنتے ہیں - پس فریسی کی مانند ہونے سے پرہیز کرو - ایب عذران کو شاید خوش  
کر سکے مگر وہ خدا کے سامنے کامیاب نہ ہوں گے - بلکہ ہم سب کو چاہیے کہ اُس غریب شکستہ  
دل باجگیر کے ہنسل میں جلی جال اور دُعا کو ہم اسکے بعد غور کر سکیں +  
کیونکہ تیرے چون آیت میں لکھا ہے کہ اس باجگیر نے فور سے کھڑے ہو کر آسمان پہنچا  
کہ اُنکے اُٹھانے کے آسمان کی طرف دیکھے بلکہ یہ کہتے ہوئے اپنی چہالتی چھپاتا تھا کہ اسی خدا نے



مجھ گنہگار پر مہربانی کر + جانتا چاہیے کہ باجگیر کے معنے محصول کا جمع کرنا یا لا  
ہے + یہودی اس وقت رومی شہنشاہ کے تابع تھے اس لئے محصول دیتے تھے  
اور بعض دفعہ دولت مند باجگیر محصول کا اجارہ لیتے تھے جو کہ اکثر محصول لینے میں درج  
اور ظالم تھے اس لئے اور محصول کے سبب سے جو کہ یہودیوں کے لئے ناکوار تھا باجگیر  
کا نام اُن کے درمیان مکر وہ تھا اور ویسے بڑے گنہگاروں کے ساتھ شامل کئے گئے  
تھے + خواہ یہ باجگیر ظالم تھا یا نہ تھا یہ ہم کہہ نہیں سکتے ہیں لیکن یہ شبہ یہ  
گنہگار تھا + اور کسی باعث سے یہ گنہگار اپنے گناہ سے قایل ہو کے توبہ کر فرمایا  
اور دعا مانگنے والا ہوا۔ شاید یہ پہلی دفعہ تھی اور اس سے پہلے اُس نے اپنی  
زندگی بھر میں کبھی دعا نہ مانگی تھی کیونکہ گناہ کرنا اکثر لوگوں کو دعا مانگنے سے باز رکھتا  
ہے یہ صاف ظاہر ہے کہ خدا کی رُوح نے اُس کے دل کو فروتن کیا۔ اور یہ وہ ان لوگوں  
میں سے ایک تھا جو کہ ولین غریب ہیں۔ اور یہ وہ ان ایک ٹھیکینوں میں سے تھا جو کہ تسلی  
کئے جائیں گے + پس میرے دوستوں سب کو اُن کے ساتھ خوش ہونا چاہیے جو یوں  
توبہ کی طرف لائے گئے ہیں۔ اور ہم ہی بفضلِ پائیکے لئے دعا مانگیں تاکہ ہم بھی اس طرح  
اپنے گناہوں کے باعث ٹھیکین ہوں۔ اب اُسکی وضع پر غور کرو۔ کہ وہ باجگیر اور کھڑا  
ہوا یعنی بہت دور اُس پاک جگہ سے جہاں شاہن خدمت کرتے تھے + اسنے جانا کہ یہی جگہ  
میرے لائق ہے کیونکہ گنہگاروں کی مانند میں خدا سے بہت دور رہا ہوں +  
اور اسنے جانا کہ میں اسی لائق ہوں کہ خدا مجھ پر ہمیشہ دور سے نگاہ کرے +  
اب غور کرو اُسکے نیچے نگاہ پر کہ وہ اوپر کو نہ دیکھ سکا کیونکہ اُسنے خیال کیا کہ یہ  
اُسکی گستاخی ہوگی اپنی آنکھوں کو اُس کا کیڑا اٹھانیکو جو کہ خدا کے جلال کے رہنے کا سزا

ہے + اور دوسرے گنہگاروں نے بھی ایسا ہی خیال کیا ہے اور واؤ وہی  
 ۲۔ زبور اور ۱۲ آیت میں کہتا ہے کہ بیشمار برائیوں میں مجھے گمراہ کیا ہے مجھے پکڑا  
 ایسا کہ میں آنکھ اور پر نہیں کر سکا + لیکن اُسکی ان نیکی نظروں نے خدائی آنکھوں  
 کو فریفتہ کیا + اگرچہ وہ اپنی آنکھوں کو اوپر اٹھانے سے انکار اپنے دلوں کو اوپر اٹھایا +  
 واضح ہو کہ گناہ کی شرمندگی سے اور کوئی خوبصورتی خدائی نظر میں شرمی  
 نہیں ہے + کیونکہ خداوند شعیانی کے صفحہ کے چھپا سٹھویں باب اور دوسرے  
 آیت میں فرماتا ہے + کہ میں اُس شخص پر نگاہ کروں گا جو غیب اور فروتن ہے اور میرے  
 طریقہ لرزان ہے + پوشیدہ نہ رہے کہ اُسکی توبہ کا دوسرا نشان اسکی چھاتی بیٹنا  
 تھا + کیونکہ وہ اپنے دلوں کو جانتا تھا اور اوسنے ایسا خیال کیا جیسا کہ بعضے نادان  
 لوگ کہتے ہیں کہ میرا دل اچھا ہے + یہ نہیں وہ اپنے دل کی خرابی کو جانتا تھا کہ وہ تعلیم  
 اور شہرہ اُسکے سب گناہوں کا ہے + اور اسکی چھاتی پیٹ نے سے ایسا معلوم دیتا تھا جیسا کہ  
 وہ اپنے بدولے بدلائیتا ہے اور وہ اپنے عقد کو اپنے اوپر اور اپنے غصہ کی تیزی کو اپنے  
 گناہوں پر ظاہر کرتا ہے۔ اسی میرے دوست کو کیا تم ایسے مزاج سے جیسا کہ یہ ہے واقعہ پر  
 کیا تم اپنے سے یوں خفا ہوئے ہو اور کب تم اپنے گناہوں کی شرمندگی اور اپنے چہرہ کی  
 پریشانی سے بھر گئے ہو + جانا چاہیے کہ ایسا مزاج اُن سب کا ہے جو کہ خدا سے تعلیم  
 کئے گئے ہیں۔ اور اگر تم نے اپنے میں اس وضع کا مزاج کبھی نہیں پایا ہے تو تم ابھی تک  
 سچی توبہ سے اجنبی ہو۔ اب ہم اُسکی دعا کے بیان پر آتے ہیں۔ اگرچہ وہ مختصر  
 ہستی لیکن بہت خوب تھی۔ کسی شخص نے اس سے بہتر اور بہتر مقصد کے لئے کبھی نہیں  
 مانگی تھی۔ کیونکہ خالی باتیں کسی کام کی نہیں ہیں۔ بہت سے لوگ جبکہ یکایک کہتے ہیں

کہ خدا مجھے برکت دے یا خداوند مجھ پر رحم کر تو دے ایسی باتوں کو ناپاکی سے کام میں لاتے ہیں۔ لیکن اسطر کا دھماکا لگنا جیسا کہ یہ ہے لعنت پانچویں راہ ہے نہ کہ برکت پانچویں کی۔ جبکہ باجگیر نے کہا کہ خداوند مجھ کو گنہگار پر رحم کر تب خدا نے معلوم کیا کہ وہ کیا کہتا ہے یعنی اس نے معلوم کیا کہ وہ ہلاک ہو غیور الگ گنہگار ہے اور اب وہ سرگرمی سے رحمت کا خواہشمند ہوا ہے۔ اور اپنے تین گنہگار کہتا ہے یعنی میں ہر گنہگار ہوں جیسا کہ بعضوں نے اپنے تین کہا ہے کہ میں خاص گنہگار ہوں اور ایسا ہی یوں نے کہا ہے اور بھی جانتا چاہیے کہ لفظ گنہگار کا یہودیوں کے درمیان ایک حقارت کا مضمون تھا۔ اور معلوم دیتا ہے کہ لفظ گنہگار کا خاص یا بعض مشہور تفسیر وار پر لگایا جاتا تھا۔ لیکن باجگیر اسے اپنے اوپر لگاتا ہے۔ اغلب ہے کہ وہ اس بات کو ایسے زور سے دلاتا کہ فریسی اور دوسرے لوگ جو اپنے تین گنہگار خیال نہیں کرتے ہیں سینیں + یعنی جیسا کہ وہ تھا وہ لوگوں کے رویہ و ظاہر ہونے سے ناراض نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ وہ خدا کے رویہ و ظاہر ہے۔ وہ اسطر کی منادی سے جو لوگوں کو سرنگون کرتی ہے غصہ نہ ہوتا + اور نہ اس دوست سے ناراض ہوتا جو کہ اسے کہتا کہ تو بڑا گنہگار ہے x لیکن ایسے میرے دوست کہو کہ جو کوئی تم کو اسطر سے کھٹے تو تم اس کو کیا سمجھو گے x کیا تم اس سے خفا ہو گے اور کہو گے کہ میں دوسروں سے بدتر نہیں ہوں x پھر شیدائے جہنم کہا ایک سچا تو بہ کر نبی والا اپنی بددیوئی کا جن سے وہ واقف ہے بیان کر نیکی کے کوئی لفظ کافی کہی نہیں پاتا ہے + اگر تم دس حکموں کے معنی اور اسکی وسعت کو جانیں تو تم ہر ایک حکم کے بعد کہیں گے کہ خداوند مجھ کو گنہگار پر رحم کر۔ اگر تم خدا کی کوئی پاکیزگی اور شوکت اور بزرگی دیکھتی ہیں تو یہ تعیناتی کہ ساتھ کہیں گے x کہ مائے مجھ پر مین ہلاک ہوتا ہوں۔ یا ایو کے

ساتھ کہیں گے کہ تیرے حقین کا کئی سنی سنائی باتیں سننا تھا لیکن اب میری انگلیوں نے جھکودیکھا ہے۔ اسلئے میں اپنے تین روکرنا ہوں اور خاک اور راکھ پر قوبہ کر بیٹھا ہوں۔ درحقیقت جس شخص کا دل روشن ہوا ہے وہ ہرگز نہ کہیں گے کہ میں بڑا گنہگار نہیں ہوں جیسا کہ بہترین نے کہا ہے، درحقیقت میں جب تک کہ ایک چوٹی شریعت توڑنیکے لئے نہ ہو۔ اور ایک چوٹا خدا ناراض کرنے کے لئے نہ ہو۔ تب تک کوئی چوٹا گنہگار نہیں ہو سکتا ہے جاننا چاہیے کہ لوگوں کو اپنی تسلی کرنے کے لئے یہ بہت عام بات ہے کہ ہم ایسے بڑے گنہگار نہیں ہیں جیسے کہ دوسرے ہیں۔ اور بہترین نے مرتے وقت ایسا ہی کہا ہے۔ بلکہ کہتے گنجشون نے پہانسی پر ہی ایسا ہی کہا ہے۔ لیکن یہ بڑی نادانی ہے کیونکہ سوال یہ نہیں ہے کہ تمہارے دوسرے کے برابر گناہ کیا ہے بلکہ سوال یہ ہے کہ تمہارے گناہ کیا ہے کہ نہیں یعنی کہ تمہارے خدا کی شریعت کو توڑا ہے کہ نہیں +

اگر توڑا ہے تو تم گنہگار ہو ادا اس بڑی رحمت کے حصہ دار ہونیکے عوض جبکہ تم نے جاگیر نے دُعا مانگی تھی رسوا ہو کر اب اس نہایت بلند اور حق غضب کے روبرو کھڑے ہو جس سے تم بچ نہیں سکتے ہو۔ **دوسرا**۔ تم غور کرو کہ اُس کے گناہ اور خطرہ کی واقفیت نے اُسے دُعا کی طرف کیسا متوجہ کیا۔ بہترین لوگ بغیر دُعا کے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس کا کیا سبب ہے۔ یہ ہے کہ ویسے رحمت کی احتیاج کو دریافت نہیں کرتے ہیں کیونکہ دُعا مانگنا پہلی چیز ہے اس ان کے لئے جسے توبہ کی ہے اور جبکہ رحمت کی خواہش کے لئے ان اپنے گنہگاروں پر جھکتا ہے تو یہ فضل پانیکا اچھا نشان ہے۔ کیونکہ اس حالت پر فرشتہ خوش ہوتے ہیں۔ اور سر نو پیدا ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ دیکھو وہ دُعا مانگتا ہے۔ ایسے میرے دوستو کیا تم رحمت کے لئے دُعا مانگتے

ہو۔ اگر نہیں تو تم ادھے کس طرح پاسکتے ہو۔ پس تم دعا مانگنا شروع کرو x  
 کیونکہ اس غریب آدمی نے خدا کے پاس زاری کی۔ اور جانتا چاہیے کہ مخلوق مدد کے  
 لئے سوائے خدا کے اور کہاں دوڑ سکتی ہے۔ وہ ہمارا خالق ہے۔ وہ ہمارا  
 حاکم ہے x اور وہ ہمارا بادشاہ ہے x اور وہ ہمیں بچانے اور ہلاک کرنے پر قادر ہے  
 اگر وہ ہمارے گناہوں سے آرزوہ ہوا ہے تو یہی وہ نہایت مہربان اور بخشنے کے  
 لئے تیار ہے x تو کیسا واجب ہے کہ قصور دار لاچار گناہگار جو ہلاک ہونے پر ہے  
 اس سے عرض کرے کیونکہ وہ انہوں کو جو کہ عیسائی مسیح کے وسیلہ سے اسکے پاس آتے  
 ہیں آخر تک بچا سکتا ہے۔ وہ باجگیر رحمت کے لئے التجا کرتا ہے۔ جانتا چاہیے  
 کہ رحمت کیا ہے۔ ہم اپنی درد انگیز سیے جانتے ہیں کہ وہ کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ  
 لاچار پر رحم کرنا۔ وہ ایک مزاج ہے جو کہ رحم کہتا ہے اُنپر اور راکرتا ہے انکو جو کہ  
 مصیبت میں ہیں۔ ہم رحمت کا ذکر کبھی نہیں کرتے ہیں مگر مصیبت کے معاملوں میں  
 x تو جانتا چاہیے کہ ان بزرگ باتوں کو جسکی اور بے فکر یکے ساتھ کہنے سے بے غیور  
 انگیز کے یہ کہنا کہ خداوند مجھ پر رحم کر + اور ایسے مسیح مجھ پر رحم کر ایسے لوگ رحمت  
 کے امیدوار نہیں ہو سکتے ہیں بلکہ باجگیر کی رُوح اور روشے دل اور اسکے بیچ اور اسکی  
 خواہشوں اور اسکی دعا کی سرگرمی کے ساتھ جو کہ خدا کی پاس آتے ہیں اُس میں  
 قیمت رحمت کے امیدوار ہو سکتے ہیں x غور کرو کہ وہ رحمت مانگتا ہے x یہاں  
 لیاقت کا ایک لفظ بھی نہیں ہے کیونکہ رحمت اور لیاقت ایک دوسرے کے برعکس ہے  
 فریسی کی دعا فقط اسکے نیک کاموں کی شہینہ تھی x لیکن باجگیر کے پاس کچھ فریسی  
 کی مانند عقد نہ تھا اور یہ بھی جانتا چاہیے کہ نہ وہ دولت اور نہ عزت اور نہ عیش مانگتا

تھا + بلکہ اسکا دل ان چیزوں کی طرف سے مردہ تھا اور اسکی سب خواہش اُس  
ایک چیز کے لئے تھی اور وہ چیز جو تھی سو رحمت تھی۔ وہ عرصہ کہ مجاہد پر رحم کر  
اُس میں اکثر یہ سمجھا جاتا ہے کہ اُس میں اور کچھ زیادہ شامل ہے۔ یعنی لفظ  
رحم کا اُس کفارہ سے علاوہ رکھتا ہے جو کہ ہو سے بنایا گیا ہے + اور علاقہ  
رکھتا ہے اُن قربانیوں کے ہو سے جو کفارہ کی واسطے ہیکل میں گزارنے جاتے  
تھیں۔ اور ویسے نشانیاں مسیح کی تھیں جسے خدا نے صلح کی قربانی مقرر  
کی یعنی اسکے لئے ہر ایمان لانے سے (رومیوں کے مکتوب کا ۳ باب اور ۲ آیت)  
پوشیدہ نہ رہے کہ اُس ہیکل کے صحن میں جہاں باجگیر ٹھہراتھا ایک برہ ہر صبح  
نوبت کی وقت اور ایک ہر شام کو تین بجے گزارا جاتا تھا اور یہی نماز کی وقت  
تھی اور انہیں دو تین دینار یہودی مسیح کی قربانی کی نیکی کے ساتھ جو قربانی کے  
لئے دلائے کرتی تھی اور وہ ان جو اسکی سفارش سے دلائے کرتا تھا کہ انکی دعا  
قبول ہو دے مانگنے کے لئے آتے تھے۔ جانتا چاہیے کہ اُس باجگیر کی یہ دعا تھی  
کہ خدا مجھے گنہگار پر مہربان ہو اور میرے حقیقین ہی قربانی قبول کرے۔ یعنی مسیح  
کے لئے ہو سے میری روح پاک کیجائیے۔ اسطور سے ہم مسیح پر ایمان لاکے خدا کی  
رحمت کی تلاش کریں اور بغیر اسکے ہم رحمت کا خیال نہ کریں +  
کیونکہ جو خدا فقط رحم سے معمور ہے وہ بے انصاف خدا ہے خدا بغیر اپنے  
عدل پر نگاہ کے رحمت عطا نہیں کرتا ہے۔ مگر اب ہمارے جلال والے نجات  
دہندہ کے بدن پر گناہ کی سزا دینے سے انکار اسکے اور پر ہماری ساری بد کاریوں  
کے رکھنے سے خدا نے اپنے عدل کو بزرگی دی۔ اور اس سبب سے وہ ایک بارگی

عادل اور نجات دینے والا ہوا۔ ہوائے اس راہ کے اور کسی دوسری راہ سے گنہگار رحمت نہیں پاسکتا ہے۔ کیونکہ ہمارے خداوند مسیح نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص باپ پاس نہیں آسکتا ہے مگر میرے وسیلہ سے۔ اسلئے ہمارے گنہگار رحمت نہیں سکتی ہے مگر اس کے وسیلہ سے۔ پس اب ہم اسکے عزیز نام کے وسیلہ سے فضل کے تحت کے پاس ولیرسیے آدین تاکہ ہم رحمت ملے اور ہر وقت مدد کے لئے فضل پا دین۔ یوں باجگیر آیا اور اسی راہ سے کامیاب ہوا۔ اور نہ اپنی فروتنی کی گہرائی سے۔ اور نہ اپنی توبہ کی سچائی سے۔ اور نہ اپنی عبادت کی سرگرمی سے قبولیت کا مستحق ہوا۔

یہ فضلیت خدا کی بخشش میں اسلئے وہ کسی بخشش پر مستحق دعویٰ کا نہ تھا لیکن جو لیاقت کہ وہ رکھتا تھا نجات دہندہ کے بیش قیمت ہونے کی تھی +

جس کا نشان بڑھ کاٹھو تھا۔ اور اسی کا اسنے دعویٰ کیا اور وہ دعویٰ کہی بیغائہ نہ ہو گا کیونکہ ہمارا خداوند چودا گھوین آیت میں کہتا ہے کہ یہ شخص اس دوسرے نسبت نیک گنا جا کے اپنی گھر گیا مگر دوسرا نہیں +

اس کا سبب وہ یوں بیان کرتا ہے کہ جو کوئی اپنے تئیں بلند کرتا ہے پست کیا جائیگا اور جو کوئی اپنے تئیں مینا کرتا ہے اونچا کیا جائیگا +

یہ کیسی برکت ہے + کہ وہ نیک گنا جا کے اپنے گھر گیا کیونکہ اس پر کوئی

الرام نہ تھا + وہ مسیح میں قبول کیا گیا +  
 وہ موت سے گذر کر زندگی میں داخل ہوا۔ خوشوقت ہے  
 وہ انسان کہ جسکے اعمال کو خدا نے قبول کیا اب وہ اپنی روٹی خوشی سے کھا  
 سکتا ہے اور شراب یا پانی خوشدلی سے پی سکتا ہے +

### فائدہ

تو کیا اب ہلو اسکے موافق کرنا لازم نہیں ہے + کیا ہم گنہگار  
 نہیں ہیں + اگر میں تو فوراً فضل کے تحت کے پاس بہاگین +  
 کیونکہ خداوند مہربانی کر نیکی کے لئے منتظر ہے +  
 یہ قبولیت کا وقت ہے اسکو غفلت سے مت کہو شاید کل بہت  
 دیر ہو جائے +

اب ہم میں سے ہر ایک باجگیر کی مانند زاری کرے کہ اے خداوند مجھے گنہگار  
 پر رحم کر +

مگر فریسی کے مزاج سے ہوشیار رہو + جانا چاہیے کہ ہر ایک آدمی فریسی  
 پیدا ہوا ہے + تم اپنے چھوٹے لوگوں سے پوچھو کہ تمکو آسمانین جانیکی کونسی امید  
 ہے اگر انکو بہتر تعلیم ملی ہو تو تمکو معلوم ہو گا کہ انکی یہ امید ہے کہ وہ دوسروں کی  
 مانند خراب نہیں ہیں + کاشکے خدا تمکو اسے کہ مانع لوگ بھی ایسے ہوں + اور اب  
 کوئی اپنی راستبازی کی راہ میں رہنے کے لئے جرات نہ کرے + کیونکہ جو اپنے تین  
 بندہ کرتا ہے بچا کیا جائیگا اور دوزخ میں ہی پست ہو گا + اپنی راستبازی کو ترک  
 کر دجیا کہ دُلوں میں تبدیل کیے ہوئے فریسی نے کیا کیونکہ اسنے نیکوئیوں کے مکتوب کے



تیسرے باب اور ساتویں آیت میں کہا ہے کہ جو کچھ میرا نفع تھا میں نے اُس سب کو  
 مسیح کے لئے نقصان سمجھا بلکہ میں اپنے خداوند مسیح کو اچھی طرح پہچان نہ  
 کے لئے سب کچھ نقصان سمجھتا ہوں اور اُس کے لئے سب کا نقصان اوشٹایا  
 اور اسے نجس جانتا ہوں تاکہ مسیح کو حاصل کروں اور اس میں موجود ہوں +  
 جاتا چاہیے کہ باجگیر کا کامیاب ہونا ہر ایک کو دینے جو کہ گناہ سے واقف ہو حرکت  
 کی تلاش کرتے ہیں تسلی دیتا ہے تم اسکی مانند سے تلاش کرو تو تم اسکی مانند اسے  
 حاصل کرو گے پس اب جنہوں نے او سے پایا ہے خوشی سے مسرور ہوں اور خداوند  
 کی ستائش کریں کیونکہ وہ اچھا ہے اور اسکی رحمت ابدی ہے تم اسلئے رحیم ہو کیونکہ  
 تمہارا باپ ہی رحیم ہے +

+ آمین +



# سترہویں نصیحت

## گنہگاروں کی نجات کے لئے سرگرمی چاہیے

رومیوں کے مکتوب کا دسواں باب اور پہلی آیت

ایسے بہاؤ خدا کے حضور میرے دلی آرزو اور میری دعا اسرائیل کی نجات کیواسطے پوشیدہ نہ رہے کہ سچ و بیداری خاص کر خدا اور آدمی سے محبت رکھنے میں ہے اور جہاں کہیں خدا سے محبت ہوگی وہاں ضرور اللہ ایسے ہی ہوگی وہ محبت ہیکسا باعث تھا جو کہ نجات دہندہ کو جلالی تخت سے اس مکینہ اور کم بخت جہانین لایا تاکہ وہ گم شدہ و گمراہ ہونڈیے اور بچا دیے اور جبکہ وہ زمین پر تھا چاروں طرف نیکی کرتا پھرا اور جب کہ وہ آسمان پر گیا اپنے خادموں اور گونگو اپنے نمونہ کی پیروی کر نیکیا حکم دیا بیٹھے و سہ اپنی فرصت کیوقت میں سب لوگوں کے ساتھ پہلائی کریں حواری اور متعقدین۔

عیسائیوں نے اس بات کو خوشی سے مانا اور اپنے مہربان استاد اور نجات دہندہ کی معرفت کو چالاکی سے چاروں طرف پہلایا۔ واضح ہو کہ ان سببہونین سے پوگوس ایک نہایت سرگرم تھا کیونکہ اسکی بڑی محنت اور مہر آمیز باتوں کا لکھنا خوب گواہی دیتا اور ہمارا متن ہی اسرائیل یا یہودیوں کی نجات کے لئے جو اسکے ہم وطن تھے ایک منہ بٹو قتل اسکے خواہش کا ہے x اور انکے لئے اسکی فکر مند کیا خاص سبب یہ تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ویسے نجات حاصل کر نیکی راہ پر نہیں ہیں + یہہ سچ ہے کہ ویسے دن کے لئے سرگرم تھے لیکن وہ سرگرمی نجات کی پہچان کے موافق نہ تھی x مگر بلکہ وہ ایک مہلک غلطی کے نیچے تھے کیونکہ وہ اپنے کاموں سے نجات کی تلاش کرتے تھے +

اسلئے انہوں نے ٹھوکر کھانا دیا اے پتھر سے ٹھوکر کھائی + افسوس بہت ہے  
عیسائی اپنے ابدی خطرہ کو جان بوجہ کے اب تک ایسا ہی کرتے ہیں +  
اس لئے وہ درد انگیز یہی ان باتوں کو بیان کرتا ہے + کہ ایسے میرے بھائیو  
خدا کے حضور میرے دلی آرزو اور میری دعا اسرائیل کی نجات کے واسطے ہے +  
ایسے میرے دوستو تم اس جگہ پر جو حاضر ہو کیا مجھے یہ کہنے کی اجازت دو گے کہ ہم سب کو  
امیدوار توقع ہے کہ ہم ہی اسی خواہش سے حرکت دیئے گئے ہیں + اگر کوئی شخص  
مجھے پوچھے کہ تم دعا کرنے اور گانے اور نصیحت کر سیکو گئے آتے ہو تو اس کا یہ پوچھنا بہت  
عاجب اور مناسب ہے + تو ہم فروتنی سے اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم کسی مذہبی  
مطلب کے لئے نہیں آتے ہیں فقط یہ کہ ہم تمہاری نجات کے لئے مدد کریں اور تم کو  
اسکی احتیاج کی غور کیے لئے جنبش دین + اور تمہیں اس کے لئے ایک سچی راہ انجیل سے  
دکھلا دیں + اور تم تمہیں اسکی تلاش کے لئے فوراً متوجہ کریں + اور اب ہمارا یہ  
ارادہ ہے کہ تم کو ان دو باتوں سے دکھلا دیں + پھل ایمہ کہ معتبر عیسائی اُن خطرناک  
حالتوں کو صاف دیکھتا ہے کہ جس میں اُسکے بہتری ہا یہ پڑے ہیں + دوسرا  
یہ کہ دیس سرگرمی سے اُنکی خلاصی کی خواہش کرتے ہیں + پھل ایمہ دیکھتے ہیں  
کہ معتبر عیسائی اپنے چاروں طرف بے تبدیل کئے ہوئے گنہگاروں کی خطرناک  
حالت کو صفائی سے دیکھتا ہے + ہم یہ کہہ نہیں سکتے کہ آئندہ کو خراب سے خراب  
لوگوں کے واسطے خدا کا فضل کیا کریگا + اگرچہ شاید بعض لوگوں کی حالتوں میں شبہ ہی ہو  
لیکن بہت سے لوگوں کی حالتوں میں یہ صاف دکھائی دیتا ہے کہ دیس پت کی کڑواہٹ  
اور بدی کے بند میں ہیں + اور یہی بات مقدس لپٹرس نے سمعون جادوگر کے حقیقین

کہی تھی + اور یاد رکھنا چاہیے اگر زیادہ نہیں مگر اتنا تو ہم دریافت کر سکتے ہیں  
 کہ ہماری دہشت جو انکی بابت ہے سچ ہے + اب انکی اخسوس کیفیات ان  
 باتوں سے ظاہر ہوتی ہے پھل یعنی انکا ظاہری گناہ میں رہنے سے حقیقت میں بعضے  
 لوگوں کے گناہ عدالت میں جانے سے پیشتر ظاہر ہیں۔ کیونکہ ویسے اپنے گناہوں کو سدھم  
 کی مانند مشہور کرتے ہیں اور اپنی شرم پر فخر کرتے ہیں۔ مقدس پولوس گلاتون  
 کے مکتوب کے ۵ باب اور ۱۱ آیت میں لکھتا ہے کہ جسم کے کام تو ظاہر ہیں۔  
 یعنی ویسے یہ ہے کہ زنا کاری اور حرام کاری۔ اور ناپاکی۔ اور عصبہ۔ اور شراب  
 خواری + اور پوشیدہ نرہ ہے کہ ہمارے نجات دہندہ نے بتایا ہے کہ لوگوں کو انکے  
 پہلو سے دریافت کرو + کیونکہ ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور بُرا درخت بُرا  
 پھل لاتا ہے۔ اور وہ اپنی ان سنجیدہ باتوں پر جو اور افرو کو کرتا ہے اُسے بخند کر دے  
 کہ ہر درخت جو اچھا پھل نہیں لاتا کاٹنا جاتا ہے اور آگ میں ڈالنا جاتا ہے +  
 (متی کا ۳ باب اور ۷ آیت) اسلئے ہمیں ان باتوں کا جو کہ ذیل میں مندرج ہیں تقابلی  
 کرنا لازم ہوا کہ اگر لوگ جسم کے طور پر زندگی بسر کریں تو دوسے مرتبے کے ویسے  
 چوڑیے راستہ پر پلین تو ضرور ہلاک ہونگے + کیونکہ ناماست خدا کی باتوں  
 کے وارث ہونگے اور بدکار اور ویسے سب جو خدا کو پہول گئے ہیں دوزخ میں ڈالے  
 جاوین گے + بعضے تو ہر گناہ دنیا کے لوگ اور گناہ کے نوکر اور شیطان کے قیدی  
 ہیں + اور ایسوں کے حق میں ہمارے خداوند نے کہا ہے کہ تم اپنے باپ شیطان کے  
 ہوا اور اپنے باپ کی خواہش کو کرتے ہو + اور جبکہ ہم لوگوں کو گناہ کی عشرت میں زندگی  
 بسر کرتے دیکھتے ہیں تو ہم جانتے ہیں کہ ویسے مردہ ہیں اگرچہ زندہ ہیں +

ہم کس طرح سے خیال کر سکیں کہ بڑی قسم کہا نیوالے خدا کی دہشت رکھتے ہیں یا سبت کے توڑ مینوالے اپنی روح کی کچھ نہ فکر رکھتے ہیں + دوسرا انجیل سے بے پروا بننا یہہ ایک دوسرا خوفناک نشان ہے کہ ویسے بغیر فضل کے ہیں اس لئے وہ حالت خطرناک ہے + اور بہتر ہے ہیں جنکو اپنی روح اور نجات کے لئے کچھ پرواہ نہیں ہے + اور گیلیو فیلسوف کی مانند وہ اُن چیزوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے ہیں + اور جیسا کہ آشکارا گناہ میں رہنا ایک مضبوط دلیل شرعی اور غضب کی حالت میں رہنے کی ہے ویسے ہی یہہ بے پروا والی ہے + کیونکہ عبرانیوں کے مکتوب کے دوسرے باب اور تیسری آیت میں لکھا ہے - ہم تو کیونکر بچینگے اگر اتنی بڑی نجات سے غافل رہیں + اس نجات سے غفلت کرنا اُن فراموشی سے غفلت کرنا ہے جنکے بغیر عفو کے سینے اور اسکی باتوں کو یاد رکھنے سے کچھ فائدہ حاصل نہوگا + کتنے ہیں جو ہر ایک سبت میں خدا کے گھر کی طرف جہان اسکی انجیل کی سنا دی کیجاتی ہے اپنے پیٹ پھر تے ہیں + اور اُسڈ کو کاہلی اور گناہ کی عشرتیں خرچ کرتے ہیں + کتنے ہیں جو میل کو پڑھ سکتے ہیں مگر ویسے کبھی اُس مقدس کتاب کو نہیں پڑھتے تاکہ ویسے نجات کے لئے دانشمند ہووین + کتنے ہیں جو خدا کی طرف اسکی تعلیم اور رحمت کے لئے دعا میں مصروع نہیں کرتے ہیں - اب ایسے کیونکر بچینگے + کیونکہ جنہوں نے موسیٰ کی شریعت کی تحقیق کی بغیر رحم کے ماریے گئے لیکن انجیل کا حقیر کرنا اور کتنا بڑا گناہ اور لالین بڑا سزا کے ہے جسے جہاں رحمت کی تلاش انجیل کے مطابق نہیں کرتے ہیں آئندہ کو اسے کبھی پناوینگے + یہ قبولیت کا وقت ہے + اور یہہ نجات کا دن ہے اگر اسوقت میں غفلت کیجائیے تو لاچار گنہگار پھر رحمت کے سنے کی امید اب تک نہ رکھیں +

تعمیرِ ظاہری و نینداری ایک دوسری دلیل ہے خطرِ ناکِ حالتِ مین  
پڑنے کی \* بعضے مین جو اگرچہ کسی خاص و عام دینی خدمت کو چھوڑنے کی حُرّات  
نہیں کرتے مین \* لیکن تب بھی ویسے فریسیوں کی مانند مین \* جو کہ اپنی زبان سے خدا  
سے نزوی کی دہنڈتے تھے \* اور اپنے لبوں سے اسکی تکریم کرتے تھے مگر انکے دل اس  
سے دور تھے \* اور بہترے مین جو اپنے دینی رسموں کے مطابق پایوں اور برتنوں  
کو باہر سے دھوتے مین لیکن انکے اندر ظلم اور زبردستی پھری ہے (متی کی انجیل کا ۲۳  
باب اور ۲ آیت) اور کتنے مین جو طوطے کی مانند بغیر اسکے معنی سمجھے دعا مانگتے مین \*  
اور کتنے مین جو کہ گرجے مین فقط دیکھنے اور اپنے تئیں دکھانے کے لیے جاتے مین \*  
اور جب ویسے دامنے آتے مین تو گزرے ہوئے باتوں پر خیال نہ کر کے ناوالی کی  
خوشی سے معمور ہو باقی دن جسمانی گفتگو اور کہیل تاش مین بسر کرتے مین \*  
اور بعضے یہ خیال کرتے مین کہ ہم ایک اچھی کلیسیا سے علاوہ رکھتے مین \* اور اصحاب  
بھی پایا ہے۔ اور دعا بھی مانگتے مین۔ اور عشا اور بانی بھی لیتے مین \* اب ہماری  
سب طرح سے غیریت ہے۔ مگر ویسے دین کے باطنی اعمال سے غیر واقف مین \*  
اور ویسے اپنے گناہوں کے سبب کبھی دہشت ناک ہوئے \* اور نہ کبھی اپنے گناہوں  
کے لیے فروتن ہوئے۔ اور نہ کبھی اپنے گناہوں سے مسیح کے پاس پناہ کے لیے ہٹا \*  
اور نہ کبھی کچھ دلکی اس بڑی تبدیلی سے جسے کتاب مقدس نیا مخلوق یا سر نو پیدا  
ہونا کہتی ہے واقف ہوئے \* اور جبکہ ہم اپنے ہسائز کو ظاہری و نینداری سے  
خاطر جمع دیکھتے مین اور باطنی و نینداری کے علو و خا انکار کرتے مین تو ہم انکے خطرہ کے  
سبب نہایت فکر مند مین \* چوتھا اور ایک دوسری چیز ہے جو ہمیں اگلی بات

خوفناک کرتی ہے سوچو کہ جب ہم انہیں سچائی کے عوض بڑی اور اصلی غلطی کو دین کی تعلیم کے لئے قبول کر شکوہ دیکھتے ہیں اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ اکثر کہا جاتا ہے کہ ان جسطرح کا چاہے عقیدہ رکھے اسکا کچھ مضائقہ نہیں اگر وہ نیک زندگی بسر کرے تو اسکو کچھ فائدہ نہوگا \* لیکن ہم آکے برخلاف گواہ دیتے ہیں کہ لاگوئی عیسائی سمجھ رہو عنکی تباہ کر نیوالی ہے \* کیا بڑا نجات دہندہ ایسے سمجھ کر رہیں کر نیکی کے لئے اس جہان میں نہیں آیا \* کیا وہ بڑا تعلیم دینے والا نہیں ہے کہ جس نے اپنے کلام اور روح سے خدا کی مرضی کو ہمارے نجات کے لئے ظاہر کیا۔ کیا اُس نے اپنے لوگوں سے وعدہ نہیں کیا کہ ویسے سچائی کو جانیں گے اور وہ سچائی اُنکو آزاد کرے گی \*

کیا اُس نے یہ نہیں کہا ہے کہ اسکی بہترین اسکی آواز کو سنتی اور پہچانتی ہیں \* اور دوسری آواز کے پیچھے نہ جاؤ گے \* تو غلطی سے کیوں نہ نقصان ہووے جبکہ کتاب مقدس کہتے ہے جی کہ بدی ہلاک کر نیوالی ہے ویسا ہی غلط دین بھی ہلاک کرنے والا ہے \* تو یقیناً یہ بڑی بات ہے کہ ہم مبارک خدا اور اسکی پاکیزگی کے عدلی اور رحمت کی درست سمجھ رکھتے ہیں جیسے جس سے ہم اپنے تین تباہ قصور وار اور لاچار گنہگار سمجھتے ہیں \* اور خاص کر عیسے مسیح پر ایمان لاکے نجات کی راہ اور اسکی خاصیت کو جانتے ہیں \* اور بنی اسرائیل میں انہیں چیز کے ہونے سے مقدس پولوس نے ہمارے متن کی بات کو کہا \* کیونکہ یہودیوں نے مسیح اور اسکی نیکی کو ناپسند کیا \* اور انہوں نے اپنی راستباز کی نجات کیا۔ یوں انہوں نے مسیح سے ٹھوکر کھائی۔ اور مقدس پولوس جانتا تھا کہ اگر وہ اُس حالت میں مرتد تو ضرور ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوئے گا \* ۱۔ سب سے اُس نے کہا کہ میرے دل کی آرزو اور میری دعا اسرائیل کی نجات کیواں ہے

ہے + اور یہ ہم سب کو دوسرے مطلب پر غور کرنے کے لئے ہدایت کرتی ہے +  
 دوسرا یہ کہ سنجیدہ عیسائی سرگرمی اور سچائی سے اپنے ہمسایوں کی نجات  
 کی خواہش رکھتے ہیں یعنی جنہیں جانتے ہیں کہ ویسے خطرناک حالتیں ہیں +  
 اگر ہمارے ہمسایوں کی محبت ہم پر دعویٰ کرتی ہے کہ ہم انکی پیاری اور مفلسی یا اگر کسی جوانی  
 تکلیف کی حالتیں ان پر رحم کریں اور انکی مدد کریں + تو ہکو اور کتنا زیادہ انکی رنجش کے  
 لئے فکر کرنی اور انکی ابدی تباہی کے روکنے کے لئے محنت کرنی چاہیئے +

جانتا چاہیئے کہ ساری محبت اور اخلاق جو دنیوی لوگ اپنے ہمسایوں کے ساتھ  
 کرتے ہیں وہ فقط ہلاک ہو مینوایے جسم کے لئے ہیں + لیکن انکو انکی روح کی طرف  
 نہیں ہے بلکہ شاید انکی ابدی ہلاکت کے لئے زیادہ مدد کرتے ہیں + اگر خدا کی محبت  
 ہمارے دلوں میں بہائی گئی ہے تو پہلا مقصد ہمارے نگاہ میں روح کی نجات کے لئے  
 ہو گا + یعنی اگر ہم کسی طرح سے انکی آئندہ خوشی کے لئے مددگار ہو سکیں تو ہم خوشنود  
 ہونگے + مچھلا - ہم انکی آئندہ کی تباہی پر خیال کرنے سے کاٹتے ہیں +

ہم یہ تحقیق جانتے ہیں کہ انکی ساری ناراستی اور بدکاری پر خدا کا غضب آسمان  
 سے ظاہر ہو گا + (رومیو نکا پہلا باب اور اٹھارہویں آیت) ہکو تحقیق یہ معلوم ہے  
 کہ سب لوگ گناہ میں پیدا ہوئے ہیں اور غضب کے فرزند ہیں +

مگر وہ ایک دل جو کہ اسکے فضل سے تبدیل کیا گیا ہے کیونکہ کوئی آدمی ایسا نیک وسیلہ بغیر  
 مسیح سے غرض رکھے خدا کو ندیکھے گا + کیونکہ خدا کا غضب بے ایمانوں پر + اور  
 ہر ایک آدمی پر جو کہ بغیر توبہ اور مغفرت اور نئے جنم کے اپنے گناہوں میں مرتے ہیں + کا  
 عہدہ اور غضب اور اذیت اور عذاب ان سب پر ہو گا + جبکہ ہم اپنے اقرباؤں اور



دوستوں اور ہسایوں کو جو اُس حالت میں پڑے ہیں کیا ہم رحم کہا لے اور دعا مانگی اور غضب آئندہ سے بھاگنے کی نصیحت کئے بغیر اُن پر نظر کر سکتے ہیں ؟ یہ ناممکن ہے اگر کوئی ایسا کر سکے تو اُس میں خدا کی محبت کیونکر رہتی ہے ؟ جب ہمارے رحیم نجات دہندہ نے آخر بار اور شلیم پر نگاہ کی یعنی اُس بُرے بدشہر پر جو کہ قریب عرصہ حالِ نیک سال کے اپنی بے ایمانی کے سبب تباہ ہو گیا تھا نگاہ کی ۔ اور وہ اُس پر ویا ۔ اگرچہ اُس وقت ایک بڑی جماعت اسکو گھیرے تھی جو پکارتے تھے ہوشیاریا تیر ہی اُس نے ۔ اُنسوؤنکے ساتھ اُس پر ماتم کیا اور کہا کیا خوب ہوتا کہ تیرے اُس دین تو اُن باتوں کو جو تیری سلامتی کی ہیں جانتے پر اب ویسے تیری آنکھوں سے چھپے ہیں ۔

(لوقا کا ۱۹ باب اور ۲۴ آیت) کاشکے ہکو ہی اُسی محبت اور رحمی میں سے ایک تہوڑی سی ملے کہ جس سے ہم ہی اپنے ہلاک ہو گیا اور ہسایوں سے کہہ سکیں کہ کیا خوب ہوتا کہ اب تم اُن چیزوں کو جاننے جو کہ تمہارے حال کی سلامتی اور ہمیشہ کی نجات کے لئے ضرور ہیں ؟ تاہو ویسے کہ تہوڑے عرصہ میں خدا تم سے بھی سب فضل کے وسیلوں کو چھین لے اور تمہیں تمہاری دلی تاریکی اور سختی میں چھوڑ دے ۔ کیونکہ تم میں سے ایک کو بڑی آگ میں جلتے ہوئے دیکھنے سے ہکو انداز سے باہر لرزہ آدیکا ۔ اور شاید وہ جلنا ایک دو لمحہ کے لئے ہو ۔ لیکن ہمیشہ کے جلنے کا بغیر میت کے کون خیال کر سکتا ہے اسلئے ہم کہنا چاہتے ہیں جیسا کہ مقدس یہودانے بائیسویں آیت میں کہا ہے ۔ بعضوں کو مورا کے آگ میں سے کنج کو بچاؤ یا جیسا کہ مقدس پولس دوسرے کرتیوں کے پانچویں باب اور گیارہویں آیت میں کہتا ہے کہ ہم خداوند کے خوف کو جانکر آدمیوں سے منت کرتے ہیں ۔

دوسرا جیسا کہ ہم تمہاری آئندہ ہلاکت کو روکنا چاہتے ہیں وہی ہم سرگرمی  
 سے چاہتے ہیں کہ تم بھی ہماریے ساتھ آسمانی جہا کی خوشی اور جلال میں حصہ دار ہو۔  
 اور ہکویقین ہے کہ مسیح آسمان پر اپنے لوگوں کے لئے جگہ تیار کر چکیا گیا ہے اور ہم ہر وقت  
 اسکا جلال دیکھنے کے لئے اس کے ساتھ ہونگے \* اور اس کے آرام میں داخل ہونگے۔ اور  
 اس کے ساتھ تخت پر بیٹھیں گے \* اور جلال کا تاج پہنیں گے۔ ہم فردوسی سے مسیح کے  
 وسیلہ سے اُن برکتوں کے حصہ دار ہونگی امید رکھتے ہیں اور ہم خوشی سے سارے جہان کو  
 اپنے ساتھ لینے کے لئے خواہش رکھتے ہیں کیونکہ یہ خیالیں لانا عکس نگین کرتا ہے \*  
 کہ کوئی اُس اچھے ملک کو حقیر سمجھے اور آسمانی دعوت کو ناجیز کرے یا بھڑکے سبب سے  
 اس کے پانگی امید رکھے اور پھر یہ خیال کرنے سے بھی ہم نگین ہوتے ہیں کہ اتنے بہت سے لوگ  
 چند روزہ گناہ کی غرضی کے لئے خاک سے وصل ہیں کہ ان کو اس جہان کا حصہ دار ہونا ہمیشہ  
 کی خوشی کے ہونیکے خطرہ میں ڈالتا ہے \* اس لئے یہ ہم پر فرض ہے کہ ہم تمہیں تاکید کریں  
 کہ تم پہلے آسمانی بادشاہت اور اسکی سچائی کی تلاش کرو تاکہ تم ہی جلال والی بادشاہت  
 میں داخل پاؤ۔ **تیسرا** ہم جانتے ہیں کہ تم اسطوری دنیا کی خوشی سے نصف  
 ہو۔ کیونکہ جو دیندار یہے ناواقف ہیں وہیے جو چاہیں سو کہیں \* لیکن ہم کہتے ہیں  
 کہ دانش کی راہ خوشی اور آرام کی ہے \* بعضے ہم میں سے گناہ اور دنیاوی درد کی  
 خوشی کی آزمائش کر چکے ہیں \* اور ہم دیکھ رہے کہتے ہیں کہ ایک گھڑی خدا سے منسوب  
 رکھنے میں اُس سے زیادہ تسلی ہے کہ بہت دن اور بہت مہینے گناہ میں رہیں \* نیز کہ  
 داؤد لکھتا ہے کہ ایک دن تیری بارگاہ میں رہنا ایک ہزار برس سے بہتر ہے \* نیز  
 یسوعا کی گھر کی درباری شہادت کے جیون میں رہنے سے بہتر ہے \* واضح ہو کہ فضل کے وسیلہ

ہے ایک اچھی امید رکھنا : اور گناہ کی مغفرت سے واقف ہونا : اور خدا کی مہربانی  
 کا اپنی طرف یقین رکھنا : اور یقین کرنا کہ ساری چیزیں ملکر ہمارا غایہ کرتے ہیں :  
 اور جبکہ ہم مرینگے تب آسمان پر جاؤ گے اُس سچی خوشی کے ساتھ جو ہم و عا میں : اور  
 ستائش میں : اور سخن میں : اور پڑھنے میں : اور خدا کے لوگوں کے ساتھ گفتگو کرنا میں  
 پاتے ہیں : یہ بہشت و مایان ہیں جو دلوں کو تسلی دیتے اور پاک کرتے ہیں : اور ان کے مقابل  
 میں بدگوئی کے سب مہرودہ خوشی اور جسمانی عشرت کمینہ اور رڑ کوئی کہیلوں کی مانند ہیں :  
 اور دیرانے لوگوں کے تماشے کی مانند نقصان دینے والے ہیں : اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ  
 ایسے میرے بھائیوں تم خدا کے فضل کے حصہ دار ہو : اور ہم تم کو کہتے ہیں جیسا کہ مونس نے  
 جو نصیب سے کہا کہ تو ہمارے ساتھ آؤ مجھے نیکی کرینگے اس لئے کہ خداوند نے بنی اسرائیل سے  
 نیکی کا وعدہ کیا ہے (گنتی کا دسواں باب اور انتیسویں آیت) **چوتھا** اور ہم  
 پھر دوسروں کی نجات خدا کے جلال کے لئے چاہتے ہیں اور جبکہ یے ہم فکر مند ہیں وہ  
 اُس سے ترقی پاویگی : ہنر و عا مانگنے کی یہ تعلیم پائی ہے کہ تیرا نام مقدس ہو یعنی خدا  
 کی بزرگی ہو : اور اہل الحقیقت جبکہ لاچار گنہگار اپنے مالک سے بنادت کرنے سے باز  
 آتا ہے اور اپنے تین رحمت کے قدر کرنے میں مہجی ڈالتا ہے اور نجات کے لئے خدا کی تابعداری  
 کو نیکاً عہد کرتا ہے تب خدا کی بزرگی ہوتی ہے اور تب شیطان اپنے ایک تابعدار کو کہتا ہے  
 اے ایک تابعدار مسیح کی بادشاہت میں افرود کیا جاتا ہے : مسیح کی محبت ہو کہ کبھی جی  
 اور ہمارے آسمان کے بادشاہ کی فرمانبرداری ہمیں اس کی بادشاہت کی رونق دیکھنے کے  
 لئے آرزو مند کرتی ہے ہم کہہ نہیں سکتے ہیں کہ ایک مبدل ہوئی روح کی کیسی شریعت  
 ہوگی : کیونکہ خدا کی بادشاہت رونق پانے سے : جو رو اور خادند : اور گھر انکار :

اور لوگوں کو + اور شرتہ واروں ان سب کی بہتری ہوگی۔ پس انجیل پیلے اور  
روحین تبدیل کجاوین + اور انبوالی پستین اُس سے فائدہ اٹھاوین اور اسی لیے  
ہم خشکی اور تری کا سفر کرتے ہیں تاکہ ایک مرید کرین لیکن نہ کسی جماعت کے نہ کسی  
خاص مذہب کے لیے فقط یہ کہ مسیح کی زندگی ہو + اُس کا مقدس نام ابد تک  
مبارک رہے سارا جہان اس کی حشمت سے مسمر ہو دیے آمین اور آمین +  
یا سنجوا ان اور پھر ہم گنہگاروں کی نجات چاہتی ہیں یعنی اُس قوم کی پہلائی کے  
لیے کہ ہمیں ہم سے پہلے ہیں + کیونکہ کبھی مسیحی زمین کے ملک میں جو اسی ہلاک  
ہونے سے محفوظ رکھتے ہیں اگر وہں رہتا رہی صدمہ میں پائے جاتے تو وہ تباہ  
ہونے سے محفوظ رہتا + اور کیا ہم اس دہشت کی وقت میں دکھیں کہ اگر یہو اہمارے  
لیے تخم باقی پنہور تا قوم صدمہ کی مانند اور عور کے برابر ہوتے (رومیوں کا نواب  
باب انتیسویں آیت) کیونکہ خدا کے لوگوں کی دعا اُن کے ملکوں کے لیے جہانوں اور فرجن  
کی پناہ سے زیادہ پناہ ہے + اور اغلب ہے کہ وہ بادشاہت رونق پاوگی کہ زمین  
سچائی اور رہتا رہی زیادہ ہوتی ہے + چھٹا سچ پوجو تو سوا ان سبہوں کے  
جو مذکور ہوئے ہیں خدا کی بادشاہت پہلے میں ہمارا ہی تہوڑا سا مطلب ہے یعنی  
اُس میں ہم آرام اور خوشی سے رہینگے + ہم جانتے ہیں کہ مسیح اونی سے اونی خدمت  
میں تروانگی ہے + ہمارا دنیوی نیک خاندان ہے سبہوں کو جنگ پرانے نچ خرچ پر  
نہیں بہیتا ہے + جانا چاہیے کہ وہ جو دوسرے کی روحوں کی بہتری کرتے ہیں انکی  
روحوں کی ہی بہتری ہوگی کیونکہ ویسے یہ خیال کرتے ہیں کہ ایک روح خدا کی طرف  
پہنچا جاوے لے سب سے بڑی عزت اور خوشی ہے۔ اور وہ خوشی ہماری نجات کے

برابر ہے جسے ہم پانیکی امید رکھتے ہیں + اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ کوئی انسان اپنے کاموں سے خدا سے مستحق نہیں ہے بلکہ سب نیک خدا متکبر ہیں کیونکہ انسان کے بہتر سے بہتر اعمالوں میں کچھ لیاقت نہیں ہے + تسبیح بھی ہم یقین کرتے ہیں کہ مسیح کے ایماندار خادموں کے لئے عبرتانی پامال اور نکاحر ہے + کیونکہ اس نے وعدہ کیا ہے کہ جو کوئی ایک پیالہ سرد پانی کا کسی کو جو میرے نام کے ہیں دیکھا + تو وہ ایسی تھوڑی سی بخشش کے لئے کبھی فراموش نہ کیا جاوے گا + اور ویسے جو اسکے کام کے فکر میں اگر دانشمند ہوں تو آفتاب کی مانند چمکین گے + اور وہ جو بہتر زندگی صداقت کے باعث ہوئے ہیں ستاروں کی مانند ابد الابد چمکین گے + (دانیال کا ۱۲ باب اور ۱۳ آیت) آؤ اب ہم تمکو دکھاؤں کہ کس طرح کی خواہش گنہگاروں کی نجات کے لئے ظاہر کرنی چاہیئے + اگرچہ یہ خواہش سچی ہے - تو نہ قابل بلکہ سرگرم ہوگی - اور وہ خواہش تم لوگوں کو ایک سرگرم کوشش کی طرف نجات حاصل کر نیکیئے پائل کرے گی + یعنی پہلے وہ دعا کی طرف متوجہ کرے گی اگرچہ وہ کئی تبدیلی جہان کی پیدائش کی مانند ہے جو فقط خدا کا کام ہے + جانتا چاہیئے کہ اصل عیسائی نیئے مخلوق ہیں جو نہ لہو سے نہ نفسانی خواہش سے نہ آدمی کے قصد سے مگر خدا سے پیدا ہوئے ہیں اس لئے مقدس پولوس ہمارے متن میں نہ فقط اپنی خواہش کا بلکہ اپنی دعا کا بھی ذکر کرتا ہے جو کہ وہ خدا سے کرتا تھا + ویسے جو اپنے لئے دعا مانگتے ہیں حقیقت میں دوسروں کے لئے بھی دعا مانگتے ہیں + اگر شوہر خدا کو نہ جانتا ہو تو جو وہ اس کے لئے دعا مانگیگی اور جو جو وہ خدا کو نہ جانتے ہو تو شوہر فوراً اسکے لئے دعا مانگیگا اگر کوئی ماں باپ ایک بیدین لڑکا رکھتا ہو - تو وہ ابراہیم کی مانند اسماعیل کے لئے دعا مانگے گا کہ وہ تیرے روبرو جیتا رہے یا اس لاجپوش شخص کی مانند

جیسا کہ متی کے سترہویں باب اور مندرہویں آیت میں لکھا ہے : کہ ایسے خداوند  
میرے بیٹے پر رحم کر اسی طرح ایوب ہر صبح سویرہ اُٹھ کر اپنے دُشمنوں کو دیکھنے کے لئے  
چڑا دیتا تھا۔ کیونکہ وہ ڈرتا تھا کہ کہیں انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ  
صیافت کھانے میں خدا کے سامنے گناہ کیا ہو : **دوسرا** یہ کہ ہم اپنے دوستوں پر  
تقاضا کریں کہ ویسے آوین اور انجیل کو سینین اور انین دعوت کرنیکی مشابہت کے لئے  
کے لئے جسے خدا نے اپنی قدرت سے تمہاری نجات کے لئے بنایا ہے شرمندہ مت ہو  
جبکہ مسیح نے اندریاس کو اپنا رشتہ گرو کر نیکے لئے بلایا : اور اندریاس نے فوراً اپنے  
بہائی پطرس کو بلایا : اور دوسرے دن جب مسیح نے غلبہ کو بلایا فلپ نے اُسی وقت  
متہائیل کو پاکے اسکی دعوت کی کہ آویسے اور مسیح کی لئے : اور ایسی ہی جبکہ خداوند نے  
پطرس کو بھیجا کہ کرنیلیاہ جو رومیوں کا ایک سردار تھا اسکو منادی کرے :  
اُس نے وہاں دیکھا کہ کرنیلیاہ اپنے رشتہ داروں اور جانی دوستوں کو جمع کئے ہوئے  
ہے : یعنی ویسے سب ایک ساتھ ایک پوشیدہ مکان میں جمع تھے اور ویسے ہی تم ہی  
اُن بات کو جو کہ خداوند نے کرنیلیاہ کو منادی کرنیکے لئے پطرس کو فرمایا تھی یہاں پر  
سننے کو آئے ہو : جانتا چاہیے کہ کتنے ہیں جو کہ اس سبب سے خدا کا شکر ہمیشہ کرتے  
ہیں کہ شروع میں بعض ہرمان دوست نے انکی دعوت کی تھی کہ چلو اور انجیل کا وعظ سنو  
ایسے میرے دوست کہ جنہوں نے معلوم کیا ہے کہ خداوند صحراؤں کے گوشوں کو انکو عمل میں  
لاؤ یعنی دوسرے انکو بھی کہو : کہ چکھو اور دیکھو کہ خداوند اچھا ہے : ایسے گناہگار تو سب  
آپ اسے خوب واقف ہو کہ تم دوسرے کو گناہ میں لانے اور کہیل اور ہنسی کی مجلس میں دعوت  
کرنیکے لئے بڑے چالاک ہو : تو تم کس کرو جو کئے بچانیکے لئے یا وہ چالاک نہو جیسا کہ

گنہگار روحوں کے تباہ کر نہیں ہیں ، تیسرا اور ایک دوسری راہ ہے کہ جس سے  
 ہلکے چاہیے کہ اپنی خواہش کو جو ہمارے ہم جنس کے نجات کے لئے ہے ظاہر کریں یعنی اپنے  
 اور اپنے ہم یوں کے لئے کوئی کوئی تعلیم دینے سے ظاہر کریں ، اور ایک لے خدا نے بڑا  
 کی تعریف کی ، یعنی خداوند نے کہا میں اسے جانتا ہوں کہ وہ اپنے لئے کوئی اور اپنے  
 گھراں کو اپنے پیروں کا حکم کر گیا ، اب جانا چاہیے کہ والدین کو شریعت میں اسکی  
 بابت یہ حکم ہے جیسا کہ استسنا کا چہنشا باب اور تین آیت میں لکھا ہے ، یہ تین  
 تعلیم سے اپنے لئے کوئی سکھلاؤ تو اپنے گھر میں بیٹھتے اور راہ چلتے اور سوتے اور جاگتے  
 انہیں دیکھ کر ، اگر مان باپ اپنے لئے کوئی روحوں کی بہتری چاہیں تو اسے انکے لئے کوئی  
 کرنے اور انہیں کلام کے نزدیک لائیں کہ سنیں اور سب کے لئے اور دوسرے  
 گناہوں کے کرنے سے جہاں تک کہ ہو سکے روکین گے ، اور بچنے والوں جو اپنے لئے کوئی  
 تعلیم دینا نہیں جانتے یعنی نہیں سکھا سکتے ہیں ، اور ہم سب جتنا کہ ہو سکے انکے لئے  
 کریں ، اور جبکہ سب کے اتنے مدرسہ مقرر ہوئے ہیں تو کس لئے چھوڑیں یہ  
 ایک ہلاک ہو ، خداوند اس اچھے کام کو زیادہ سے زیادہ کامیاب کرے اور اس پر ایک  
 بات اور زیادہ کرتے ہیں یعنی گھراں کے سردار کو ہمیشہ گھراں کے بندگی کو خیال  
 رکھنا چاہیے حقیقت میں جو کہ ہر روز کلام مقدس کو نہیں پڑھتے اور اپنے گھراں کے  
 دکانہیں مانگتے ویسے اپنے لئے کرن اور ذکر و شکر خیال نہیں رکھتے ہیں ، چوتھا  
 بجز خود نصیحت کرنا تو کوئی روحوں کے ہلاک کے واسطے ایک بڑا وسیلہ ہے اس لئے ایک  
 دوسرے کو نصیحت کیا کہ جبکہ آجکا دن کہلاتا ہے تاہم ویسے کہ تمہیں سے کوئی گناہ  
 فریب سے سخت ہو جاوے کیونکہ بار خدا نے ایک فقرہ پر جو اس کے دہشت اور محبت کے

بابت میں کھا گیا ہے برکت دی ہے وقت پر ایک بات کا کہنا کیا اچھا ہے x  
 اور ہم سب جبکہ قابو پا دین ملائیت سے گناہ کے لئے سرزنش کرنیکو کوشش کریں  
 اور مناسب وقتوں پر اشارہ کریں جیسے مجالس میں اور سافرت میں اور کار بار میں کہ  
 جس سے ہم اپنے ہمایوں کے تبدیل کرنیکا وسیلہ اپنے تئیں ثابت کریں اگر خداوند اس  
 برکت بخشے x یا پھر اُن ان سب پر اور ایک بات زیادہ کرنا ضرور ہے وہ یہ ہے کہ پاکیز  
 گی میں زندگی بسر کرنا کیونکہ اعمال کی آواز باتوں کے آواز سے بلند ہے x سو ہماری روشنی  
 آدمیوں کے سامنے ایسی چمکی تاکہ وہ ہمارے نیک کاموں کو دیکھ کر اور ویسی ہی جادے  
 نیک باتوں کو سن کر خدا کا شکر کریں ان کے پاک زندگی بسر کرنے سے خدا کا ہونا ہے  
 ثابت ہوتا ہے اگرچہ شریر اسے حقیر کریں لیکن اسکا سامنا نہیں کر سکتے ہیں اسلئے  
 سب عیسائی حیات ابدی کی باتوں کو ظاہر کریں ایسا کہ بد بھان پہی جو کلام کو نہیں سنتے ہیں  
 بغیر کلام کے ہماری گفتگو سے انکو فائدہ ہو x فائدہ ایسے بہائیوں اور لوگوں کو اگرچہ  
 عیسائیوں کی خدمت اور کام یہ ہے کہ دوسروں کی نجات کے لئے یوں محبت کے ساتھ  
 فکر مند ہوں تو کیا ہمیں اپنی نجات کے لئے زیادہ فکر مند ہونا نہ چاہیے تم جو اب تک کل  
 اپنے غافل رہے ہو کاشکے تم اپنی جانکی قیمت پر غور کرو کیا تم گنہگار نہیں ہو اور کیا تم  
 اپنے گناہوں کی مزدوری بخیر نہ پاؤ گے اگر ویسے مسیح کے سبب سے معاف کئے جاؤ  
 اور کیا تم بغیر اسے تلاش کئے مغفرت کی امید رکھ سکتے ہو کاشکے تم وانا ہو اور اسکی خدمت  
 تاکہ نادانی سے جاگو تم خدا کے پاس اسکی رحمت اور فضل کے لئے زاری کرو تا نہویں  
 کہ تم ہلاک ہو کیونکہ یہ بھانسا دن ہے اور تمہیں نجات کی بات بھی گئی ہے ایسا نہو کہ اسکا  
 انا تمہارے پاس ہے فائدہ ہو کیونکہ عیسائی مسیح نجات دہندہ ہر لمحہ ان کے کینے کہہ رہے ہیں



معلوم کیا کہ اس نے ایک گنہگار کو جو اس کے پاس زندگی کے لئے آیا نظر کیا ہوا اس سے پہلے  
 اس سے عرض کر چکی بہت ہوا درم اسے آخر تک بچانیکے لئے تا اور اور راضی پاؤ گے جو کہ مذکور ہے اس  
 ہم فضل کے سچے خاصیت سیکھ سکتے ہیں کہ کس صورت سے وہ دل کو کہتا ہے اور وہ کیونکر دلیں خدا اور  
 انسان کی طرف محبت پیدا کرنے سے اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے ۔ واضح ہو کہ اس سے انکو قدس قلی ہو سکتے  
 ہے جو کہ وقتہ ہیں کہ ہم فضل سے خالی ہیں سو ہم اپنے دلوں سے پر ہو کہ کیا تمہارا دل اپنے ہم جنس کے نجات  
 کے لئے خواہش نہیں کرتا ہے اور کیا تم قبر کے لئے مسیح کے اور نرشتوں کے اور اپنے کو کر کے ساتھ  
 خوش نہیں ہو رہا اگر ایسے تو یہ مفصل کے اچھی شہادت ہے بلکہ اس کے جو کہ خود غرض رو میں ہیں اور  
 قناعت کرتی ہیں کہ وہ اکیلی بہشت میں جاہنگی اس لئے اور نہیں بد غرض نہیں ہے کہ کیسے ہلاکت سے چھوٹنے  
 کے لئے فوراً ہی کو کشش کریں اگرچہ وہ سب جو ان کے گرد ہیں ہلاک ہوں ایسے ایسے لوگوں کی خوش نصیبی  
 و بہشت ہے اگر ہم اپنے ہمسایوں کو جنہیں ہم نے دیکھا ہے پارہ کرین تو خدا کو جسکو نہیں دیکھا ہے  
 کیونکہ پکار سکتے ہیں اب آخر کو یہ چاہیے کہ ہر ایک سنجیدہ سننے والا اس نصیحت کے کلام کو قبول  
 کرے مقدس لڑائیں میں پاؤں کی سرگرمی کا نمونہ دیکھو اور اسکی پیروی کرو اور اسکی مانند  
 تمہارے دلی خواہش اور دعا اسرائیل کی نجات کے لئے خدا کے پاس ہوا اپنے چاروں طرف نگاہ  
 کرو اور دیکھو کہ کس لئے تم غائدہ مند ہو سکتے ہو اور یہ بھی غور کرو کہ کس بہتر وسیلہ سے تم طریق  
 نجات و ہندہ کے حلال کی ترقی کر سکتے ہو یا وہ کہہ کہ ایک وقت سب فرصت غائدہ مند کاموں کے کر سیکے  
 نہ تو توں ہو جائیگی کیونکہ زندگی کو ناہ ہے جب تک کہ دن ہے تم کام کرو کیونکہ رات موت کی چلی آتی  
 اس وقت کوئی آدمی کام نہ کر سکیگا خدا کی مرضی کے مطابق اپنے زمانہ کے لوگوں کی خدمت کرو اور تم  
 وعدہ کی ہوئے آرام میں داخل ہو گے جہاں تم سب نجات پائے ہو انکے ساتھ مفت فضلی  
 دولت کیلئے ابد تک تسلیں کرو گے ۔ آمین ۔

## استھارہوین نصیحت

مصرف بیشا یا پشیمان خوشی سے قبول کیا گیا

لوقا کا پندرہواں باب چوبیسویں آیت

میرا بیشا مر گیا تھا سو زندہ ہوا اور جو کہہ دیا گیا  
تھا سو ملا تب ویسے خوشی کرنے لگے

پوشیدہ نہ رہے کہ عیسیٰ مسیح اس جہان میں گناہگاروں کے بچانیکے لیے آیا اس لیے اُس  
نے نہر بالی اور محبت کے طور سے سب کے ساتھ اور بعض بڑے گناہ گاروں کے  
ساتھ بھی سلوک کیا۔

اس لیے یہودی اور خاص کر فریسی جو اپنے تئیں راست باز سمجھتے تھے اُس سے آزدہ ہو گئے  
اور ویسے یہ خیال کرتے تھے کہ پاک بنی کو ایسے بد لوگوں کے ساتھ سرکار  
رکھنا بچا ہے۔

لیکن یہ بچانا کہ وہ انہوں کے درمیان اس صراحت سے جاتا تھا کہ انہیں

لنگے گناہوں سے بچاویے اور خوش ہو دیے۔ جب کہ لوگ کسی بیش قیمت کھوئی ہوئی چیز کو پاکے خوش ہوتے ہیں اسی عام دستور کا عیسیٰ مسیح دعویٰ کر کے اپنے حال کا عذر لایا۔ ہم اس تختہ اور موثر تمثیل میں کئی باتیں پاتے ہیں۔  
**پہلا** یہ کہ مصرف بیٹے کا گناہ اور بیوقوفی اپنے باپ سے جدا ہونے میں اور زندگی بسر کرنا مفدی میں۔

**دوسرا** یہ کہ اس کا توبہ کرنا اور گھر کو چھڑانا۔  
**میسرا** یہ کہ وہ مہربانی سے قبول کیا گیا۔  
**چوتھا** یہ کہ اس سبب سے اسکے بڑے بھائی کے حسد۔  
**پہلا** ہم وٹاکی انجیل کے پندرہویں باب اور گیارہویں اور تیرہویں آیت میں مصرف بیٹے کا گناہ اور اسکی بیوقوفی پاتے ہیں۔

کہ ایک شخص کے دو بیٹے تھے انہیں سے چھوٹے نے باپ سے کہا کہ ایسے باپ مال سے جو میرا حصہ ہے مجھے دیکھتے تھے اسنے اپنا مال حصہ کر کے انہیں بانٹ دیا بہت دن نہیں گزرے تھے کہ چھوٹے نے سب کچھ جمع کر کے ایک ملک دور دور کا سفر کیا اور وہاں اصراف سے گزاران کر کے اپنا سب مال اوڑا دیا۔  
 جانتا چاہیے کہ مصرف بیٹا گنہگار کا نشان ہے۔

کیونکہ اسنے اپنے ویندار باپ کی مزاحمت کو ناپسند کیا۔  
 اور وہ یہ چاہتا تھا کہ اپنا مالک آپ ہو اور یہ علاقہ رہے اور اپنی بد فہمی کا تابدار ہو۔

گنہگار کی گفتگو ہی یہی ہے کہ اؤ اس کے بند کھول ڈالیں اور اسکی رستی اپنے سے ترو

پہنچیں +

اور ویسے خدا کو کہتے ہیں کہ ہم سے دور ہو کہہ کر ہم تیری دانست کی راہوں کی خواہش  
نہیں رکھتے ہیں +

الغادر کیا کہ ہم اسکی منگی کرین اور جو ہم اسکی ملاقات کرین تو ہمیں کیا فائدہ ہوگا  
(الیوب کا ۲۱ باب اورہ آیت)

جانتا چاہیے کہ سب شہرشی آدمی صرف بیٹے کی مانند ہو رہا + کیونکہ اس جہان  
کے لوگ اپنا حصہ اس زندگی میں چلپتے ہیں +

اور آسمان کے حصہ سے بے پرواہ ہیں اور وہ اس صرف بیٹے کی مانند خدا  
سے دور رہتے +

یعنی حتی المقدور بغیر خدا کے اس بہانہ میں رہنا چاہتے ہیں لیکن اب آدم ایک  
ذرا شامل سے غور کرین کہ کیا یہ شکل ہم جہنم کی نہیں ہے +

اور کیا ہم سبہون میں سے ہر ایک نے اسی کے مطابق کم و بیش نہیں کیا ہے  
کیا یہی سبب نہیں ہے کہ بہتر سے لوگ ہیں جو خدا کے دن میں ہی خدا کے  
گھر کو ترک کرتے ہیں +

اور ویسے خدا کی بات سننے کو ناپسند کرتے ہیں جو کہ وہ اپنے دغل کے کلام میں  
فرماتا ہے + اور وہاں کے وسیلہ خدا سے گفتگو کرنے نہیں چاہتے ہیں +

اور ویسے سچے و نڈار شخصوں کو جو خدا کے گھر آنے کے ہیں حیر کرتے ہیں  
فی الحقیقت یہ سب اسکی دلیل اٹھتا ہے جو کہ خدا کی عبادت سے جدا ہے  
یہ ہی جسمانی دل ہے جو خدا کے روبرو دشمنی ہے +

اب غور کرو کہ وہ چھوٹا بیٹا دور کے ملک میں جا کے یعنی جبین کہ وہ گیا تھا کیسی چال چلاٹا دیا سننے اپنے باپ سے کہا ہو گا کہ وہ اپنے مال سے سوداگری کر کے اپنے روزگار کو درست کر لگا + یا وہ اپنے منم کی ترقی کے لئے سفر کر لگا + مگر جو بین اسنے اپنے حصہ پر قبضہ پایا اور خود مختار ہوا فوراً وہ اپنے بد ہمنشینوں کے ساتھ او باشی کی راہ میں داخل ہوا۔

اور اسنے اپنے مالکو برباد کیا اور خدا کی بخشش کو حقیر کیا۔ اور سب ناپاکی کے کام جس سے کر نیکی لئے اپنے تین عیاشی اور گناہ کے سپرد کیا +

دیکھو خود مختار کیا یہ انجام ہے اور خدا سے دور ہونے کی یہ ذلت ہے پس ہم سب خبردار ہوں نا ہنوسے کہ ہم خدا کے تڑون کو خراب کریں +

کیونکہ ہم سب ہونکا من اور ہماری تندرستی اور ہمارا نور اور ہمارا وقت + اور ہمارا رویہ + اور ہماری قدرت + یہ سب توڑیے ہیں جو ہمیں خدا کی بزرگی کی ترقی اور اپنی رومو کی نجات کے کام میں لانی کے لئے سونپے گئے ہیں اسیلئے انکو گناہ اور تباہی کے مطلب کے لئے کام میں نہ لانا چاہیئے +

اب ایسے میرے دوستو غور کرو کہ یہ کیسی تحقیق بات ہے گناہ کے بعد خرابی ہوتی ہے + کیونکہ جو دہوین آیت میں لکھا ہے کہ جب وہ سب کچھ خراب کر چکا اُس ملک میں سخت کال پڑا اور وہ غریب ہوئے لگا +

اس مقام سے اُس قدیم مثل کے سچائی ثابت ہوتی ہے کہ قصداً مال کا برباد کرنا افسوس پیدا کرتا ہے + دیکھو کہ جسمانی عشرت خرچ کرنے سے کیسی برباد ہوتی ہے کیونکہ جیسا مٹھی کے نیچے کانٹوں کا بیٹھا ناویسا ہی نادان کا ہنسنا ہے کیونکہ

ایک شور کر نیا الاشعلہ کے بعد غمگین ناری کی ہوتی ہے + اب ان باتوں پر غور کرنا چاہیے جو کہ سلیمان کہتا ہے +

کہ تجھے بڑی عورت سے محفوظ رکھے اور بیگانے عورت کے زبان کے فریب سے کیونکہ فاحشہ عورت کے سبب سے مرد کی یہ فرت ہو جاتی ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے پھرتا ہے کاسینے بہتیرے نکو کہاں کر کے گرا دیا ہے اُسکا گھر پاتال کی راہ ہے جو موت کے محفی مکانوں میں پہنچاتے ہے + (اشالکا ۲ باب اور ۲۴ آیت اور ۲۶ آیت)

جانتا چاہیے کہ اُس مصرف بیٹی کے سب رنگیلی دوست جو اسکی میز پر اسکے ساتھ ضیافت کھاتے تھے اب کیا ہوئے + کیا انہیں سے ایک بھی نہیں جو محتاجی میں دلیری سے اسکی مدد کر نیکنے آئے۔ تھیں + سب اس سے ہراگے اسنے گنہگار ہنشینوں پر کچھ بھروسہ نہ کر لیا۔ بہت لوگ جبکہ سورج طلوع ہوتا ہے اسکی پرستش کرتے ہیں۔ اور جبکہ وہ غروب ہوتا ہے اسکی طرف پیشہ پیرتے ہیں + یہ کیسی درست بات ہے کہ جو خدا سے دشمنی کرتا ہے یقین ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان بھی کسی کو دوست نہ پاویگا +

بعض نکو یہ خیال ہوگا کہ جو مصیبت میں ہیں وہ اپنے گھر کی طرف پھرنے کا خیال کریں گے۔ تحقیق اُسکے لئے یہ درست وقت سنجیدہ سوچ کا تھا + لیکن وہ ابھی تک کامل حلیم نہ ہوا تھا۔ کیونکہ اسنے اپنے باپ کے پاس جانے سے منہ می حالت کو زیادہ قبول کیا + جیسا کہ ۵ آیت میں لکھا ہے + تب وہ اُس ملک کے ایک شہری آدمی سے جا ملا اسنے اسکو اپنے کہتیوں پر

بہیمانہ سورن کو چراویے کہ اگرچہ اس ملک میں نوکر کہلانے یا کسوطر حکمی  
مواشی کے چرانے میں کچھ بے عزتی نہ تھی۔

لیکن تمہیں خیال کرنا چاہیئے کہ وہ یہودی تھا اور سور کا گوشت یہودیوں کو منع  
ہے اس واسطے اسکے بے سورونکے چرانے سے کوئی چیز ناپسندیدہ اور مکروہ نہ تھی  
اس سے دریافت ہوتا ہے کہ یہہ رنگیلا نوجوان ایک لاچار اور نکمہ شخص تھا کیونکہ  
باوجود اپنے علم کے وہ کسی اور بہتر کام کے لائق نہ ہوا۔

ان کیسے زور آور گرا۔ اور شرت ان کی گناہ سے کیسی بے قدر ہوئی کہ  
لیکن گنہگار لوگوں کی بی عزتی اس سے کہیں زیادہ ہے۔ کیونکہ آدم پہلے خدا کی صورت  
میں عزت دار اور خوشوقت اسکے ساتھ گفتگو کر نیکی لے بنا یا گیا تھا۔

دیکھو وہ اپنے بلند درجہ سے گرا اور اب گناہ کا بندہ شیطان کا غلام اور  
حیوان کا ہم نشین ہوا۔ ان بقول شب المصباح کے وہ آدم حیوان اور آدم  
شیطان ہے۔ گنہگار اپنے تین جو چاہے سو خیال کرے۔ لیکن ان کا کم بخت کام  
وہی ہے جو مصروف بیٹے کا تھا۔

کیونکہ وہ یہ جسم کی خواہش کو پورے کرنے کے لیے تیزی کر رہے ہیں جو کہ سور چرانے  
سے بہتر نہیں ہے۔

جاننا چاہیے کہ اگرچہ اس کی مذکری بے عزتی کی تھی لیکن وہ اسمیں ہی اوقات بسر کرے  
لے روکھی سوکھی روٹی پاتا تو البتہ اس پر قناعت کرتا۔

مگر اس کی اذیت اس درجہ تک پہنچی کہ وہ فاقہ کشی سے موت کے نزدیک ہوا۔  
شاید اس کا صاحب سنگدل تھا اسلئے اس اقامت میں اس کو ایک منکرہ روٹی کا علاوہ

اسکو فقط سوچانا پڑا بلکہ ضرورت ہوئی کہ انکے ساتھ آپ بھی وہی  
خوراک کھا دیے +

کیونکہ ۱۶ آیت میں لکھا ہے کہ اُسے آرزو تھی کہ اُن چیلکن  
سے جو سو رہتے تھے اپنا پیٹ بھر دے +

اگر اس وقت اسکو جنگلی شاہ بلوط یا کوئی ایسی چیز کہ انسان  
کے کھانے لائق نہ ہوتی اور سے ملتی تو وہ خوش ہوتا مگر وہ بھی غلامیئے آسانہ  
پایا کہ جس سے وہ اپنا پیٹ بھرے۔ اور یہی گنہگار کی شبیہ ہے +  
کیونکہ چیلکے سو رہا کھانا ہے اور نہ آدمیوں کا۔ ایسے ہی

اس دنیا کی چیزیں غیر خانی و حکومتی دینے کے لائق نہیں ہیں جیسا کہ چیلکے  
جسم کی خوراک کے لائق نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ ہماری شرت کے لائق نہیں ہیں  
اور نہ ہماری خواہشوں کو خاطر جمع کر سکتے ہیں x

**دوسرا۔** آدم سب آگے بڑھیں یعنی اُس مقصد کی زیادہ خوشنما  
پر جو ایک بسنی گلی ہے جیسا کہ کہا گیا ہے کہ حسین سے کوئی دوسری راہ نہیں نکلی ہے  
لیکن تپ رہی افسوس۔ کہ ہزارا اپنی عمر بھر ابدی ہلاکت کی راہ میں چلے جاتے  
ہیں۔ لیکن ہم بیان پر ایک مثال اُس گنہگار کی دیتے ہیں جو کہ نہایت مصیبت زدہ  
ہو گیا تھا اور جس کا رنج پاک کیا گیا تھا تاکہ وہ توبہ کر کے خدا کی طرف پھر ناستر و ع کر  
جیسا کہ ۷۱ آیت میں لکھا ہے۔ جب وہ اپنے ہوش میں

آیا تو کہا کہ میرے باپ کے کتنے ہی مزدور ہیں جنکے لیے بہت سی خوراک ہے اور میں  
یہاں بہوک سے مرتا ہوں +



یہ کلام کہ وہ ہوشمین آیا قابل غور کے ہے \* کیونکہ وہ  
خودی سے باہر ہو گیا تھا اور دیوانہ کی مانند کام کرتا تھا۔ اور حقیقت میں  
اسی طرح سے بنی آدم کا دل بدی سے بہا ہے اور دیوانگی آنکی دلیمن لیتی ہے \*  
(دعظ کا ۹ باب اور ۳ آیت)

جاتا چاہیے کہ کیا دیوانی لوگ اپنی حالت کے باب میں غلطی  
ہنیں کرتے اور اپنے تین بادشاہ اور شاہنشاہ خیال نہیں کرتے ہیں \*  
اور کیا اپنے تین روحانی مالدار اور دولت مند نہیں سمجھتے ہیں \*  
اور میچہ نہیں جانتے کہ ویسے لاچار اور عاجز اور غریب  
اور اندھے اور ننگے ہیں \*

جاتا چاہیے کہ دیوانے لوگ اکثر بڑے مشریر اور اپنے  
قابل آپ ہوتے ہیں اور ایسے ہی سب گنہگار ہیں کہ ویسے تھوڑے لحظہ کی  
خوشی کیلئے اپنی روح کو ابدی عذاب میں ڈالتے ہیں اور اسکے برابر اور  
کوئی دیوانہ کی ہے۔

ان ہم سب ہی ایسے ہی دیوانگی میں مبتلا ہیں اور جب  
تیک کہ خدا کے رحمت ہم پر ہنوم کہی اپنے ہوشمین نہ آویں گے \*  
تم جہان کی مبیہودہ ملامت کی پروا مت کرو جو کہتے ہیں  
کہ تم دیوانہ ہو \*

کیا تم اپنی روح کے لئے حقیقت میں اندیشہ مند نہ ہو گے  
لیکن جانا چاہیے کہ جو گناہ میں رہتے ہیں ویسے دیوانہ ہیں۔ اور جبکہ تم خدا کے

پاس آتے ہو تب تم اپنے ہوشمیں آتے ہو +۔ مصرف بیٹا اب اپنے کم سخت حال کو اپنے باپ کے کینڈہ ذکر و نکلے درجہ سے لاتا ہے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں بہوک سے قرتا ہوں اور ویسے کہا ہے میں۔ میں پریشان ہوں اور وہ خوشوقت ہیں۔ ایسی ہی قرتہ کرنیوالا گنہگار صفائی سے اپنی پریشان حال کو دیکھتا ہے اور جو لوگ کہ خدا کے گھر میں رہتے ہیں اور اسکے فرمانبردار و کلمہ میں انکی خوشی کی حالت کو دیکھ کے انکے حصہ دار بنو کی خواہش رکھتا ہے + جیسا کہ اسنے کہا کہ میں ہلاک ہوتا ہوں۔ ویسا ہی ہر ایک گنہگار کو کہنا چاہیے کہ میں ہلاک ہوتا ہوں +

اور دوسرے خداوند کے گھر میں رہتے اور اسکے فضل کے مزہ دار ضیافت کہاتے ہیں یعنی ویسے یہہ جانتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گناہوں سے مغفرت پائی ہے۔ اور سلامتی سے بہرے ہیں اور ایمان میں خوشوقت ہیں +

پس جانتا چاہیے کہ اس مقابلہ کا نتیجہ کیا ہوا۔ وہ یہہ ہے کہ وہ اپنی حالت کو درست کرنے کے لیے فوراً کوشش کرتا ہے اور اسکے دل میں امید پیدا ہوتی ہے۔ اور اگرچہ وہ یہہ جانتا ہے کہ شاید میں کامیاب ہوں یا نہ ہوں لیکن تپہ ہی وہ دانشمندانہ ارادہ کرتا ہے جسکا بیان ذیل میں ہوگا یعنی جیسا کہ ۱۸ اور ۱۹ آیت میں لکھا ہے۔ کہ میں اٹھ کے اپنے باپ پاس جا کر کہوں گا کہ اے باپ میں خدا کا اور تیرا گنہگار ہوں اب اس لائق نہیں کہ میں تیرا بیٹا کہلاؤں مجھی اپنے مزدوروں میں سے ایک کی مانند بنائیے اور اب

وہ اپنے باپ کے پاس پھر نیکاراواہ کرتا ہے۔ اب اسنے توبہ کی ہے +  
 اور اب جانتا چاہیے کہ توبہ کیا چیز ہے یعنی وہ فقط گنہگار کا  
 خدا کی طرف پھرنا ہے۔ اور یہی ہی توبہ ہے جسکی طرف خدا ہم سبکو اپنے کلام  
 میں بلاتا ہے۔

کیونکہ لکھا ہے کہ شریر اپنی راہ کو ترک کرے اور اپنے  
 محاسبون کو اور خداوند کی طرف پھرے کہ وہ اسپر رحمت کریگا اور ہمارے  
 خدا کی طرف کیونکہ اسکی بڑی آمرزش ہے +  
 (یشعیاجی کا ۵ باب اور ۷ آیت)

لیکن جانتا چاہیے کہ وہ کس مزاج کے ساتھ پھرے گا۔  
 کیا وہ ایسے جھوٹے عذر اور بہانے اپنے سونہ میں لیکے آویگا + اور  
 کہیگا کہ میں بڑا کم نصیب ہوا۔ اور میرا اسباب چوری گیا۔ اور دغا  
 بازوں سے فریب کھایا۔ یا سمندر میں جہاز تباہ ہوا۔ یا اپنی جڑی  
 اور بیجے تدبیری کا عذلا و یگا اور کہیگا کہ اگرچہ میں نے خطا کی لیکن میرا دل  
 اچھا ہے۔ ایسے یہی وہ دوستو غیر فروتن گنہگار اب ہی کم بخت بہانہ۔  
 لاتے ہیں۔ مگر مصرف بیٹھے نے دیکھی بلا کو معلوم کیا وہ ولین بیغور تھا  
 اسلئے کوئی عذر نہ لایا مگر اپنی تقصیر کو مان لیا اور اقرار کیا کہ میں بیٹھے کی مانند  
 سلوک کئے جانیکے لائق نہیں ہوں +

اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ باورچی خانہ میں داخل ہونیکے لئے بھی  
 قناعت اور شکر کرتا۔

کیونکہ اُس نے کہا کہ مجھے اپنی مزدوری میں سے ایک کی مانند بنائی +  
 جاتا چاہیے کہ ہر ایک سچے توبہ کرنے والے کا یہی حال ہوگا۔ وہ اپنے  
 گناہوں کا پورا اقرار کر کے خدا کو بزرگی دیگا۔ اور سچائی سے اقرار کرے گا  
 کہ میں بالکل خدا کے فضل اور رحمت کے لائق نہیں ہوں +  
 غور کرو۔ کہ وہ یہ کہتا ہے کہ میں آسمان کا بیٹا آسمان کے خدا کے برخلاف  
 اور اس کی بلند قدرت کے برخلاف۔ اور اس کی عجیب نیکی کے برخلاف۔  
 گناہ کیا ہے اور جبکہ بعض لوگ شرابی یا کسی دوسرے شریر آدمی کے حق میں اپ  
 کہتے ہیں کہ وہ کسی کو نہیں فقط اپنے تین نقصان پہنچاتا ہے تو یہ ایک اور  
 نافرمانی اور نقصان دینے والی غلطی ہے یہ سچ ہے کہ گناہگار فقط اپنے تین  
 نقصان پہنچاتا ہے۔ لیکن وہ آسمان کے خدا کو بھی آزرہ اور خفا کرتا ہے  
 لیکن گناہگار اپنی سچی توبہ میں صرف بیٹے اور داد کی مانند کہیگا۔  
 کہ میں تیرے ہی حضور اپنے باپ کا عظیم جواہر کیلئے سے گناہ کیا۔  
 اور اب جو ان لوگوں کو جانا چاہیے کہ اپنے مان باپ سے نافرمانی اور  
 کشتی کا ملو کرنا خدا کے سامنے گناہ ہے۔ جو اُس کی رحمت کے  
 مغفرت کا محتاج ہے اور اُس کے لیے توبہ کرنا چاہیے۔ اب ہم ذرا تامل کر کے  
 اپنے تین پرچہ میں کہ ہمارے دو لوگوں میں سے ایک کا مزاج ہے کہ نہیں۔ کیونکہ  
 ہم سب نے اسے موافق گناہ کیا ہے۔ لیکن اب ہم میں سے کوئی ہے کہ جو اس کی  
 مانند توبہ کرتا ہے۔ جب تک کہ ہم خدا سے جدا ہو نیکی اوریت نہ معلوم کریں تو یقیناً  
 کہ ہم ہرگز خدا کی طرف پھر نیکیاں نیاں نہ کریں گے۔ اور ہم نے بھی خدا کو ترک کیا ہے

اور اپنی مرضی کے موافق چلے ہیں۔ اور ہم نے خدا کی بخشش کو حقیر کیا ہے۔ اور گناہ کے غلام ہوئے ہیں اور کیا ہم پریشانی اور رنج اور غیرت سی اور خطرہ اس حالت میں نہیں پاتے ہیں۔ اگر نہیں تو خدا ہماری آنکھوں کو کھولے اور اُسے دریافت کر نیکے لئے ہماری مدد کرے۔ اگر ہم ان چیزوں کے قایل ہوئے ہیں تو اُوہم سب مصروف بیٹھے کی مانند ارادہ کریں۔ کہ میں اُٹھوں گا۔ اور نہ فقط ارادہ کریں بلکہ اُسے عمل میں لاویں کیونکہ ہم اُنیسویں آیت میں پڑھتے ہیں۔ کہ وہ اُٹھا اور اپنے باپ کے پاس آیا۔ اگرچہ بہت سے اچھے ارادہ باندھے جاتے ہیں پروئے نیست ہر جاتے ہیں۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ دوزخ کی فرش بندی اچھے ارادوں سے بنی ہے۔ اور شاید زندہ انسان زمین سے ایسا ایک بھی کم بخت نہیں ہے کہ جیسے ایک دفعہ نہ کہا ہو۔ کہ میں اُٹھوں گا اور اپنے باپ پاس جاؤں گا۔ لیکن اونکا ارادہ نیست ہو گیا۔ مگر مصروف بیٹھا اُٹھا اور اتنی دور دراز کی مسافت شروع کی۔ کیونکہ تکوید ہو گا کہ وہ دور ملک میں گیا تھا۔ افسوس کون کہہ سکتا ہے کہ راہ پر کیسی دردناک وحشت اور شبہ نے اسکے دل کو گھیرا ہو گا۔ کیونکہ بہوک نے اُسے بہت کم زور کر دیا تھا۔ اسلئے شاید وہ کہتا ہو گا کہ یہ لڑائی والے عضو اتنے کوس مجھے کیوں کر لیجا دینگے۔ اور مجھے ضرور راہ میں بہیک مانگنا پڑ گیا یا شاید میں راہ میں مرجاؤں گا۔ اگرچہ میں اس جگہ جیتا بھی ہو چکا تو کسمو قسے میں گھر پر نظر کر سکتا ہو گا کیونکہ میرا باپ یعنی میرا آرزوہ باپ مجھے دیکھنے کا انکار اور گھر میں جاتے لئے منع کر گیا۔ اور تمام میری ان محنتوں کے بعد شاید میں نکال دیا جاؤں گا اور میرا نکالنا واجب ہی ہو گا۔ اور یہ بھی خیال کیا کہ اگر میں وہاں جانے سے ہلاک ہو گا تو یہاں

رہنے سے بھی ہلاک نہ ہو سکا۔ مگر اٹھو سکا اور اپنے باپ پاس جاؤنگا۔ سو وہ  
 چلا اور اپنا سفر طے کرنے لگا۔ اور آخر کو بہت تھکے قدموں اور بہت مصیبت  
 کی دوزخ کے بعد اس نے ایک محل کی جھلک پائی۔ اور شہر اور اس کا دل و دھڑکنے  
 لگا۔ اور ہزاروں ہشتین اسکے دلمین سمائیں۔ اور کہا کہ افسوس میں کیا کروں  
 اور کیا کہوں گا۔ اسی وقت پروردگار نے ایسا کیا کہ وہ ہنوز دور تھا کہ اسکے باپ نے  
 اُسے دیکھا اور رحم کہا یا اور دھڑکے اسکے گلے جالپٹا اور اسکے بوسہ لیے۔  
 قیصر ایسی بات ہے کہ جس پر مہین غور کرنا ہے یعنی اُسکا مہربانی سے قبول  
 کیا جانا۔ کیونکہ خدا کی انہیں اسکے ساری مخلوق پر مہین۔ اور وہ لوگوں کے  
 اوپر نظر کرتا ہے تاکہ دیکھی کہ کوئی اُسکا خیال کرتا ہے یا اسکی طرف پھرتا ہے کہ نہیں  
 اور وہ اپنی طرف دیکھ کر پہلے پہلی ہی حرکت کو معلوم کرتا ہے۔ وہ انسان پر نظر  
 کرتا ہے۔ اور اگر کوئی اقرار کرے کہ میں نے گناہ کیا اور سیدھا تیرا کیا پر محکوم  
 سے کچھ فریاد نہ نہیں ہوا تو وہ اسکی جانکو ہلاکت میں جانے سے بچاؤنگا۔ اور اسکی  
 زندگی روشنی کو دیکھی گی۔ (ایوب کا ۳۳ باب اور ۲۷ و ۲۸ آیت) باپ نے  
 اُس پر رحم کیا۔ اور وہ ملازم درو انگیزی جو کہ بہت دن کے کہوئے ہوئے لڑکے  
 کو پریشان حالت میں دیکھنے سے والدین کے دل میں اٹھتی ہے اس سے وہ خوب  
 واقف ہیں۔ اور ایسی ہی درو انگیزی سے رحیم خدا نے اپنے مرضی کو ظاہر کیا کہ وہ  
 توبہ کرنے والے گناہ کار کو قبول کرنے اور معاف کرنے اور بخشنے کے لیے بالکل تیار ہے۔  
 صرف بیثبات یاد آگے بڑھنے سے ڈرا اور بیک گیا۔ لیکن دیکھو باپ دھڑکتا  
 ہے اور اپنی عمر اور عزت کے مرتبہ کو قبول کر وہ بے خبری سے اسکو آغوش کرنے

اور ملاقات کر نیکی لئے دوڑا۔ اگرچہ وہ پیشے اور غلیظ کپڑے پہنے تھا پر اسکے گلے سے جالینا اور اسکے برے کئے کیونکہ تہوار عرصہ گزارا تھا کہ وہ سو روٹکے چرانے سے آیا تھا۔ اور اس حالت میں سوا باپ کے دوسرا شخص اس سے نفرت کرتا۔ لیکن مان باپ پیار کرتے ہیں اور اپنی شفقت کی چہاتی میں لگائی سے اپنی محبت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور یہ خدا کی محبت کا کب عجب نبوت ہے۔ اس طرح خدا اپنی نیکی کی برکتوں سے ہماری رہبری کرتا ہے۔ اور یوں ہی ہم خدا سے توبہ کر نیوالے گنہگار کی خاطر داری کیجاتی ہے + اب ایسے میرے دوستو اپنی تقویت کے لئے سنو کہ ہمارا خدا آمرزگار ہے + اور خان اور رحمان خود الطول اور الفضل و عاف (نحمی نبی کی کتاب کا نون باب اور ستر ہویں آیت) پھر خدا کے کلام کو مذکور کیا میری سیاحت کے ۳۱ باب اور ۱۸ آیت میں لکھا ہے + فی الحقیقت میں نے افراہم کو اپنے لئے ماتم کر کے سنا تو نے مجھے تادیب دی اور میں نے تادیب پائی مانند اس پتھر کی جو سدایا نہیں گیا تو مجھے پھر تو میں پھرایا جاؤنگا۔ کیونکہ تو خداوند میرا خدا ہے + کہ جب میں پھرایا گیا تو میں نے توبہ کیا۔ اور جب میں تعلیم پائی تو مانند اپنی ران پر مارا اور میں شرمندہ بلکہ پریشان ہوا کیونکہ میں نے اپنی جوانی کی علامت اٹھائی + یہی افراہم کی توبہ کرنے کی آواز ہے + اور اب ہمیں وہ آیت میں خدا کی رحمت کی آواز سنو + کیا افراہم میرا پیارا بیٹا ہے کیا وہ دانا اور لڑکا ہے کہ جتنی بار میں تیرے برخلاف بولا اتنی بار میں تجھ کو سبزی یاد کرونگا اس لئے میری انتہا ان کی خاطر حرکت میں آئیں + میں یقیناً اس رحمت کو دیکھا خداوند کہتا ہے + مان میرے دوستو خاص گنہگاروں کے لئے جو اس کی طرف پرتے ہیں خدا میں کی خاطر اپنے خزانہ میں رحمت رکھتا ہے + جانا چاہیے کہ اب اس مہربان سلوک نے اس مرد پر بیشہ پر کیا اثر کیا + کیا اس سلوک سے اسکا اقرار کیا ہوا ارادہ پست کیا گیا + کیا اس سلوک نے اس کے قصد لئے ہوئے فرد تمہنی کو روکا + نہیں بلکہ وہ سلوک اس کے افسوس اور غم الہی بڑاتا ہے + اور اس طرح

ایک جاگاہ ان گنہگار خدا کی مفت اور کامل معاف کرنیوالی محبت کے معلوم کرنے سے جو کہ عیسے مسیح کے وسیلہ سے ہے موثر ہو کے گہل جاتا ہے اور تب یہ سلوک اس کو بہت بڑا اور غیر مستحق اور تحفہ معلوم دیتا ہے۔ اور ایسی ہی مصروفیت کو معلوم ہوا ہو گا کیونکہ جو زمین اُس نے اپنے باپ سے ملاقات کی وہیں پکارا کہ اے باپ میں خدا کا اور تیرا گنہگار مومن اور اس لائق نہیں کہ تیرا بیٹا کہلاؤں + اور وہ یہ بات بار بار کہتا چلا جاتا تھا + لیکن اس کے باپ نے اسے روکا + اور اپنے اون نوکر کو جو اس کے پیچھے پیچھے گئے تھے اور یہ غمزدہ تماشا دیکھنے کو اس کے گرد جمع ہوئے تھے اُن سے کہا کہ اچھی سی اچھی پرشاک لا اور اُسی پہناؤ اور اس کے انتہا میں انگور شہی اور پانزنین جو تھے پہناؤ اور وہ پلا ہوا بچہ لاکے فوج کرو کہ ہم کہا دین اور غرضی کریں کیونکہ یہ میرا بیٹا جو مر گیا تھا سو زندہ ہوا اور جو کہو گیا تھا سو ملا یعنی یہ ذکر ۲۲ اور آیت میں ہے + مصروفیت کے کپڑے پہنتے تھے + اور اب ہم خلعت فاخرہ سے ملے کیسے جو کشادہ اور دل کے ہستی اور نہ نوکر کے + اگرچہ اسکی صورت ایک کم بخت غلام کی سی ہو گئے تھے مگر اب آزاد و لوگوں کے زیر سے راستہ کیا گیا + وہ فاقہ کشی میں تھا لیکن اب نہایت نرم و خرم اس کے لئے تیار کیا گئی + وہ نہایت غم سے بے بہرہ تھا اب شہی اور شادمانی سے اس کا دل معمور ہوا + اس طرح جتنا تو بکر نیوالا فردنی میں غرق ہوتا ہے اتنا ہی خدا اُسے بلند کرتا ہے اور اس کے اوپر بڑی مہربانی کا ڈھیر کرتا ہے + اور جس گنہگار سے خدا سے موافقت کی ہے اس کے ساتھ لڑنے کی مانند سلوک کیا جائے اور وہ نجات کی پرشاک سے ملے جس کا عیسے مسیح کی استباز سے اور پاک پن کا تفرہ پاؤں گا اور روح القدس کی بکشتیں اُسے خدا کی رام و نین چنے کیلئے طاقت بخشینگے + جو تہ مقام میں اُس کے بڑے بہائی کی بدولت کے سلوک کو خیال کریں گے بے جا راپرت تنگ ہے + اس کے حقیقین اتنا ہی کہنا بس ہے کہ وہ فریسیوں کی تعمیر تھا + اور یہ بہتر و نیک حال پر دلالت کرتی ہے + کیونکہ فریسی اپنی دست چال کے باعث اپنی قدر کرتے ہیں



اور انجیل کے اُس عمدہ فضل پر جو کہ بڑے بڑے گنہگاروں تک پہنچایا گیا ہے نفرت ظاہر کرتے ہیں اور  
 آئندہ وہ ہیں کیونکہ انکی قدر کمزور اُس میں کوئی تعظیم خاص نہیں دی گئی ہے اور وہ انجیل میں انکے بارگاہ گئے  
 ہیں جنہیں دیکھتے جانتے تھے + اس تخیل سے میرے دل میں یوں انہیں سزائش کی فایده ایسے میرے دوست  
 اس تخیل میں دو چیزیں ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ انہیں تم نہ پہنچو لیکن گنہگار کی بیوقوفی اور خدا کے رحم کو  
 اور اب ہم میں سے ہر ایک کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ کیا گنہگار بیوقوفی سے خدا سے بھاگ نہیں گیا ہے + اور اُسکی حالت  
 کو ناپسند نہیں کرتا ہے اور کیا اپنے خیال میں دشمن نہیں ہوا + اور کیا منع کئے ہوئے گناہ میں نہیں رہا ہے +  
 اور کیا آسمانی مہربانی کو حقیر نہیں کیا ہے + اور سپر ہیڈ یا اُس کی نہ چالکی بدیہے میں جبر ہے یا کیونکہ گنہگار  
 اقبال مندی کے درمیان خدا کی طرف پہنچا کہ خیال نہیں رکھتا ہے اور وہ کہے درمیان یہی خدا کی طرف پہنچے  
 دوست تدبیر و کی طرف زیادہ کوشش کرتا ہے لیکن اب وقت آہو چکا ہے کہ ہم اپنے تئیں خیال کریں کہ خدا  
 فضل الہی ہم سب کو بھی ہر شے میں لاؤ اور ضرور ہر ایک وسیلہ ہم سب کے لئے خدا کا پاس لٹکا ہو گا اب آؤ ہم سب میں  
 آگیزگی احوال جو کہ خدا کی رحمت کا سنا اپنے تئیں بہت کر نیکی لئے قصد کریں اور اس کے قدموں پر گرین اور اب  
 کریمین دلیر ہو اور ایک لحظہ دیر نہ کریں + کیونکہ وہ گنہگار و کوء و دیکھتا ہے اور رحم کرتا ہے اور طاقت  
 کرتا ہے اور معاف کرتا ہے اور انہیں چھاتی سے لگاتا ہے اور انہیں نجات دہندہ کی رہت باز کی پوشاک سے آرا  
 کرتا ہے اور انہیں فضل پاک کر نیا اور ریشہ زینت دیتا ہے اور انہیں لے پاک پرین کی محبت کے نشانی سے مغز کرتا  
 اور انہیں عزیز و کون کا حق دیتا ہے کا شک ہے ہم اُس آسمانی قدر کے دیکھ پشیم کو معلوم کرتے کا شک یا حیرت  
 ہمارے سب آسمان اور زمین پر خوشی ہو + یعنی ہم خدا کے کلیسے میں قبول کئے جاوین اور ان  
 اپنی زندگی بہر خدا کے اُس بڑے اور صفت ابدی فضل کے لئے حیرت کرتے اور سجدہ کرتے رہیں +  
 اور کہیں کہ دیکھو کس وضع کی محبت باپنے ہمسے کی کہ ہم خدا کے بیٹے کہلاوین +

# انیسویں نصیحت

## مسح خدا کی اور بہشت کی راہ ہے

یوحنا کا چودھواں باب اور چھٹی آیت

### راہ میں ہوں

اگر ہم یہ یقین کرتے ہیں کہ آئندہ ایک خوشی کی حالت ہے جسے بہشت کہتے ہیں اور ایک عذاب کی حالت ہے جسے دوزخ کہتے ہیں + تو جانا چاہیے کہ ہمارے لئے اس سے بڑی اور وزنی اور کوئی چیز نہیں ہے کہ ہم ایک کو حاصل کریں اور دوسرے سے بچیں۔ اگر ہم ان چیزوں کا سنجیدہ خیال رکھتے ہیں تو ہم تلاش کرنے لگے کہ بہشت کی سچی راہ کون سی ہے + جانا چاہیے کہ ہر ایک مذہب راہ ہونی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن جبکہ کئی وضع کی راہیں ہیں تو ویسے سب درست نہیں ہو سکتے ہیں۔ مان ہم سب دلیری سے کہتے ہیں کہ وہ سب غلط ہیں سوائے ایک کے۔ اور اس کا بیان متن میں کیا گیا ہے یعنی مسیح نے کہا کہ میں راہ ہوں اور کوئی بغیر میرے وسیلہ کے باپ پاس نہیں جاسکتا ہے۔ ہمارے خداوند نے ان باتوں کو اپنے شاگردوں سے جبکہ ویسے غصے پرے تھے فرمایا۔ کیونکہ وہ ان کو اب چھوڑ نیکو تھا + وہ انہیں یہ کہہ کے تسلی دیتا ہے کہ میں آسمان کو اپنے باپ کے گھر تمہارے لئے جگہ تیار کر رہا ہوں تاکہ میں پھر آئے تمہیں اپنے ساتھ لوں کہ جہاں میں رہوں تم بھی رہو۔ اور وہ

یہہ افرو کرنا ہے کہ جہانین جاتا ہوں تم جانتے ہو اور راہ ہی جانتے ہو۔ لیکن تمہوں نے جو کہ ایک شکی دیکھا تھا جواب دیا۔ کہ ایسے خداوند اگرچہ تم نے سب کچھ کہا۔ تسہر بھی ہم سمجھتے کو نہیں جانتے ہیں جہانکہ تو جاتا ہے۔ تو ہم اس راہ کو تیری پیروی کر نیکی لینے کس طرح سے جان سکیں۔ تب مسیح نے جواب دیا کہ میں راہ ہوں۔ یعنی جیسا کہ اس نے یہ کہا۔ کہ میں خدا اور آدمی کے درمیان شفاعت کرنیوالا ہوں میں ہی آسمان اور زمین کے کاروبار میں وسیلہ ہوں۔ یعنی جو کچھ کہ گنہگار کے پاس آتا ہے میرے وسیلہ سے آتا ہے۔ اور جو کچھ پسند کے لائق خدا کے پاس گنہگار آدمی کی طرح سے جاتا ہے وہ ضرور میرے ہی ہاتھ سے گزریگا x میں ان بڑے سنجیدہ اور فائدہ مند باتوں کے بیان کرنے میں دو چیزوں کو دیکھلاؤنگا +

پھلا سچ کہ مسیح کس جگہ کی راہ سے +

اور دوسرا یہ کہ وہ کون وضع کی راہ ہے +

پھلا یہ کہ ہم سب کو غور کرنا چاہیے کہ مسیح کس جگہ کی راہ ہے۔ ہر ایک راہ۔

یہ آتہ ایک جگہ سے دوسری جگہ کو لیجاتا ہے۔ اب جیسا کہ وہ ہمارے ادنیٰ اور فروتن عقل کے لئے مہربانی سے اپنے تین راہ کہتا ہے اس لئے ہم غور کریں کہ وہ راہ کہاں سے ہے اور کہاں کو گئی ہے۔ ہکو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم تباہ اور قصود وار مخلوق گناہ کی حالت میں ہیں اور ہم یہاں پر آئندہ کے لئے بہت عذاب کے لائق ہیں۔ کیونکہ ہم خدا سے دور اور نیکی سے دور اور بہشت سے دور ہیں۔ اور اگر ہم کبھی خدا کے پاس فضل کی حالت میں یہاں پر لائے جاویں اور جلائی حالت میں آئندہ کو داخل ہاویں تو وہ ضرور فقط خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے ہوگا اس لئے ہم کہتے ہیں کہ خدا کے پاس یعنی بہشت میں جانیکے راہ مسیح ہے۔ انہیں سے پہلی راہ

ہمارے مبارک خداوند نے متن میں بیان کیا ہے۔ کہ راہ میں ہون اور کئی میرے  
 وسیلہ کے بغیر آپ پاس نہیں جاسکتا ہے۔ کیونکہ جب انسان ابتدا میں بنایا گیا تھا  
 تو وہ خدا کے نزدیک کی خوشی کی حالت میں رہتا تھا۔ اور اسکو اپنی خاص بہتری جانکر آئین  
 خوشوقت تھا۔ لیکن گناہ۔ یعنی ملعون گناہ نے دہشت ناک جدالی کو جلد پیدا کیا۔ اور  
 اب ہم جہان میں آئے ہیں خدا سے بیکار اور رحم سے نکلتی ہے بہت ناک گئے ہیں۔ اور ہم خدا  
 غیر حاضر بنا چاہتے ہیں۔ اور وہ ہمارے ساری خیالات میں نہیں ہے۔ اور ہم گناہ اور  
 بیوقوفی میں خوشی ڈھونڈتے ہیں۔ تپہ بھی ہمارا خدا مہربان ہو کر اپنی انجیل کے عہد  
 اور برکتوں اور اپنے گھر کے پاک دستور و نئے اپنے پاس انیکر دعوت کرتا ہے۔ اگرچہ اس  
 دعوت کو بہت لوگ حقیر سمجھتے ہیں۔ اور دیوانہ پن سے ہلاکت کی راہ کی پیروی کر چکے  
 کرتے ہیں۔ لیکن تپہ بھی وہ تہوڑے لوگ خوشوقت ہیں جو خدا کے بیٹے کے آواز سے  
 کلام میں سنکے آگاہ ہوتے ہیں کہ اس سے دور رہنے میں ضرور ہلاک ہونگے۔ اور  
 اس سے نزدیک کرنے میں انکے لئے بہتری ہوگی لیکن یہ لوگ اکثر اوقات خدا کی شوکت  
 اور بزرگی کا ایسا دہشت ناک خیال کرتے ہیں کہ وہ جواب نہایت پاک اور عادل ہی  
 اور وہ جدائے جو کہ گناہ نے کی ہے اسلئے دیے نہیں جانتے ہیں کہ کس صورت سے اسلئے  
 نزدیک جاوین ایسی کی اندیشہ مند خواہش کو میکہ نبی نے اپنے صحیفہ کے چہٹے باب اور چہٹی آیت  
 میں یوں بیان کیا ہے میں کیا لیکے خداوند کے حضور میں آؤں اور حق تعالیٰ کو کیونکر  
 سجدہ کروں اور کیا چہرہ آؤں اور کیا ایک سالے بچہ کو لیکر اسلئے آؤں گا۔ کیا  
 خداوند ہزار میڈ ہے سے یا تیل کے دس ہزار نہر سے خوش ہوگا کیا میں اپنے پہلو منٹے  
 کو اپنے گناہ کی عوجھ اپنے پیٹ کے پہل کو اپنی جان کی حفاظت کے لئے دیے ڈالوں گا۔

اس لئے خداوند کا شکر کرو کہ جو کچھ اچھا تھا اُس نے ہمیں بتایا اب اس معاملہ کا کہ عیسیٰ  
 راہ ہمارا کا کامل جواب اُس نے ہمارے متن میں دیا ہے۔ کیونکہ نہ ہمیں قیمت قربانی  
 لہو یا تمیل کی اور نہ دہشت ناک خرچ پارے لڑکے کے قربانی کا راہ ہے۔ مگر فقط  
 ہی راہ ہے وہ ہم کو فقط راہ دکھلائی کہ نہیں بلکہ آپ راہ ہر نیکو آیا ہے۔ کہ وہ ہم سے بہتر  
 نہ فقط یہ بتانیکے لئے آیا کہ ہم کس طرح سے خدا سے صلح کریں جیسا کہ بہتر سے کہتے ہیں  
 بلکہ وہ آپ ہمارا صلح بنا یعنی اپنے صلیب لہو کے وسیلہ سے۔ اب جانتا چاہیے کہ عیسیٰ  
 کی موت کے وسیلہ سے ہم خدا کے نزدیک آسکتے ہیں۔ کیونکہ پترس کہتا ہے۔ کہ اُس نے  
 نیک ہو کے بد کی عرصہ گناہ کا دکھ اٹھایا تاکہ وہ ہم کو خدا کے پاس پہنچاویے کیونکہ ہم  
 اس سے دور تھے اور نہ ہمارے پاس قدرت اور ارادہ اس کی طرف پہنچا سکتا تھا۔ اور  
 اگر گناہ کا کفارہ نہ دیا جاتا تو اس پاک خدا اور تباہ کنہ کاروں کے درمیان ابدی جدائی  
 رہتی لیکن عیسیٰ مسیح نے جو کہ کامل عادل اور نیک تھا نہایت شہر مندگی اور ورہ انگیزی  
 دکھ کر ہمارے لئے یعنی ہمارے بدلے اور ہمارے عرصہ میں صلیب پر سہا تاکہ وہ  
 ہم کو خدا سے ملاویے۔ اور ہم کو اس کی پاکیزگی کے مطابق بناوے کہ ہم یہاں پر  
 اس کی صحبت میں خوشوقت ہوں اور بعد اس کے ہمیشہ تک اس کے ساتھ خوشی کریں  
 ہم اس طرح آسمانی جلال والی شوکت میں عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے مغفرت و خل یافتہ ہیں  
 ہم اس کے نام سے دعا میں دلیری سے فضل کے تحت کے پاس رحمت پائیں اور اپنی مدد کے  
 لئے فضل حاصل کریں کہ آسکتے ہیں۔ سنو اس مقدمہ میں مقدس پولوس نے عبرانی کے  
 دسویں باب اور انیسویں آیت وغیرہ میں کیا کہا ہے۔ پس یہ بہاؤ مسیح کے  
 لہو سے پاک تر مکان میں داخل نہ کیے ہیں دلیری ہے۔ کہ اُس نے اپنے پردہ کے ہم سے

ہمارے واسطے ایک نئی اور زندہ راہ تیار کی ہے۔ دیکھنے اپنے جسم سے، تو آؤ ہم سچے دل اور ایمان کامل کے ساتھ اپنی امید کے اقرار کو پیش کرتے ہیں۔ چاہیے کہ یکساں بڑا حق ہے کہ ہم بزرگ خدا سے صلح کئے ہوئے خدا اور باپ کے مانند زندگی کر سکیں۔ اور ہم پاک دلیری سے اس سے دعا مانگ سکیں۔ دیکھئے اس سرائی کی اجازت مسیح کے کہو کی لیاقت سے اور اس کو اپنے دل میں ایسا رکھنے سے پائی ہے۔ دیکھو یہاں ہے جو ہمارے کام کے لئے تیار کی گئی ہے۔ دیکھئے عیسے راہ ہے اور وہی سچائی اور زندگی ہے اور وہی سچائی اور مطلب پورانی عہد نامہ کی سب سے بڑی اور خاص کر پروردگار کے پیشینہ کا ہے کہ جس سے پاک تر مکان ہیکل میں پاک جگہ سے جدا کیا گیا تھا اور اس کا پھینا ہوا ہے۔ سناات و ہندہ کی موت کی موت میں واقع ہوا جو ظاہر کرتا ہے کہ اب سب ایمانداروں کے لئے خدا کے پاس اور بہشت میں جانیکے لئے راہ کہو کی گئی ہے اور یہ ہمارے نصیب کا دوسرا حصہ ہے جو بیان کیا جاویگا + دوسرا یہ کہ عیسائی مسیح آسمانی راہ ہے حقیقت میں پہلی بات اس دوسری بات کی صداقت پہنچاتی ہے کیونکہ اگر تم عیسے مسیح وسیلہ سے از سر نو صلح کئے ہوئے باپ کی مانند خدا کے پاس آؤ گے اور اگر گناہ معاف کیا جاوے اور ہم پاک زندگی میں اس کے ساتھ صحبت رکھیں گے یہاں پر داخل ہاؤین تریہ شک ہے بے فراحت سکی آسمانی پوشاہت اور جلال میں ہی داخل ہاؤینگے مسیح مرا نا کہ ہم خدا کے لئے مرے لیویے بیٹے پھر بیان پر عکاسی مہربانی اور اس کی شبیہ پانیکو ادا آئندہ کے جلال میں دلا ہونیکے لائق کرے وہ مرا نا کہ بہت سے فرزند کو جلال میں داخل کرے کہ وہ اس کے گھر کے جلال میں اس کے پاک ہیکل سے سیر ہو دین اور اس کی ہیکل کے ستون ہو دین اور کہیں باہر بنجاوین اور بغیر دودین کے دستوروں اور وسیلوں کے اور بغیر مزارحمت گنہگار جسم اور خون کے اور بغیر

اُس ابر کے جو اسکے جلال کو پوشیدہ کرتا ہے اسکو روبرو دیکھیں اور اب سے بہتر  
 طرح سے اُسکی بندگی کریں اب جانو کہ بہشت کی راہ فقط عیسیٰ ہے اور اب ہی انجیل میں  
 لکھا ہے کہ خدا نے ہم سبکو ہمیشہ کی زندگی دی اور یہ زندگی اس کے بیٹے میں ہے یعنی  
 اُسے میں زندگی ہے اور کسی میں نہیں اور جو کوئی دوسری راہ سے بہشت میں جانیگا خیال کرتا  
 تو وہ سچی راہ کو بہوتا ہے اور ہمیشہ کے لیے نا امید ہوگا اگرچہ دوزخ کی بہتری راہ میں مگر  
 بہشت کی فقط ایک ہی راہ ہے اگر عیسے ہماری راہ نہ ہو تو ہم دمان کبھی نہ پہنچیں گے کیونکہ ہم  
 ہو کے ہنچے بہشت کو کہو دیا اور جہنم کے لایں ہوئے لیکن عیسے مسیح نے نہ فقط لعنت سے چھڑکا  
 کہ جس سے ہم جہنم کو نجاتیں بلکہ اپنے کامل فرمان برداری اور رہتباری سے ہمارے لیے بہشت  
 حق مہیا کیا یعنی مسیح کے رہتباری اُنکے اور اُن سب کے لیے ہے جو کہ اس پر ایمان لائے ہیں اور  
 اسکی رہتباری انکیطرت سپرد کی گئی ہے اور منسوب کی گئی ہے جیسے کہ انہوں نے اس پر  
 باز کیا آپ ہی کیلئے ہے اور اسی سبب انہوں نے تجلی اور جلال کی بادشاہت میں داخل پایا  
 اسلئے ویسے تخت کے روبرو میں انہوں نے اپنی پوشاک کو برہ کے لہو سے سفید کیا ہے +  
 اور نہ اپنی کسی خوبی اور نیکی یا اچھی اعمال کے سبب سے اسکے روبرو میں + سوائے اسکے  
 آسمان کے لئے لیاقت اور مناسب مزاج اور ایک دل حسین آسمانی خوشی کی نیکی کی گنجائش  
 ہوا اُس پاک حالت کے لیے درکار ہے + کیونکہ یہ صاف ظاہر ہے کہ شریر اور جسمانی آدمی  
 اگرچہ بہشت میں داخل ہی کیا جاویسے تو وہ دامن پر خوش نہیں ہو سکتا ہے + اسلئے دیکھی  
 تبدیلی اور خدا کی محبت اور پاکیزگی چاہیئے اور سوائے اسکے جلال کے لیے حق بھی چاہیئے  
 اور ان سب وصفوں کو مینے عیسے مسیح سے پایا ہے + اور یہ نہ جانتا چاہیئے کہ ہمارے  
 گناہ اسکے لہو سے صاف ہوئے ہیں اور بعد اسکے ہم اپنی کوشش سے پاک ہوئے ہیں اگر کوشش

ہی کام میں لانا چاہیے + لیکن جانتا چاہیے کہ مسیح ہمارے لیے رستبازی بنا +  
 اور عیسیٰ مسیح کی روح ہے جو ہم میں بسیتی اور کام کرتی ہے + کہ جیسے ہمارے دل کی  
 تبدیلی ہوتی ہے + اور گناہ کی محبت کا زور تباہ ہوتا جاتا ہے + اور جہاں اپنے  
 انواع مزہ سمیٹ ہمارے لیے صلیب پر کھینچا جاتا ہے - اور ہم اس جہان میں رہنے والی  
 طور سے خدا کی صحبت میں زندگی بسر کرنے کو ہدایت کئے جاتے ہیں + اور یہ ہماری بہشت  
 میں ہمیشہ کی خوشی پانگی گزرتی رہے اور نشان ہے اور یوں مسیح ہر ایک صورت میں بہشت  
 کی راہ ہے + اگرچہ مختصر بیان کیا گیا ہے کہ مسیح خدا کی اور بہشت کی راہ ہے + تسبیح  
 اؤ ہم اب ذرا تامل کریں اور اس معاملہ میں اپنے تین بوجہ ہیں کہ کیا ہم میں یہ خواہش  
 ہے کہ وہ ہماری راہ ہو دے + بعض ہم میں سے خدا سے نزدیکی کرنیکی خواہش ہے ایسے  
 دور میں + کہ ان کا دل اور چلن صاف کہتا ہے کہ تو مجھے دور ہو کہ تیری دانش کی رائی ہو  
 خواہش نہیں ہے + اگرچہ تم اپنی زبان سے ایسی باتیں نہیں کہتے ہو لیکن تمہارا اعمال  
 ایسا کہتا ہے + کیونکہ خدا اور گناہ دونوں ایک ساتھ دلیں نہیں رہ سکتے ہیں + اور جبکہ  
 تم گناہ کو پسند اور پیار کرتے ہو تو تم کہتے ہو کہ خدا مجھے دور ہو کہ میں تیری صحبت سے  
 نفرت رکھتا ہوں + اور میں تیرے دشمن کو پیار کرتا ہوں + یعنی میں گناہ کو پیار کرتا  
 ہوں + اور میں شیطان کے حکم کو قبول کر دیتا اور تجھ سے کچھ واسطہ نہ رکھتا ہوں اور میں  
 دعا سے نفرت کرتا ہوں اور مجھ کو میل سے نفرت ہے اور مجھ کو پاک لوگوں سے نفرت ہے  
 اگرچہ پہرے زبون کلمہ ہے + اور مجھ کو سب بات کی آواز سے نفرت ہے + لیکن تمہارا کفر اور  
 لعنت کرنا اوستم کہانا اور تمہاری شہوت اور ہوائے نفسانی اور زنا کاری اور زنا کی مشا  
 ظا ہر کرتی ہے کہ یہ تمہاری گفتگو ہے + اور سب کے توڑنے اور دینداری کی سمون اور <sup>نفس</sup>



کے وسیلوں کو حقر کرنے میں کیا ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ یہ تمہارا کلمہ ہے یا جبکہ تم  
متریلے ہوتے ہو اور قسم کھاتے ہو اور جھوٹ بولتے ہو اور چوری کرتے ہو  
یا کوئی بُرا کام کرتے ہو تب کیا یہ تم نہیں کہتے ہو کہ خدا تو دور ہو مجھے یا اور گناہ  
اور شیطان مجھے لیے یا ایسے میرے دوستو غور کرو کہ ان چیزوں کا انجام کیا ہو گا  
یقین کرو جبکہ تم مرو گے تب جو پاک اور عادل اور آزرہ خدا ہے اسکے روبرو  
حاضر ہو گے اور کیا تمہیں یہ دریافت کرنا نہ چاہیے کہ تم کس طرح سے اسکے روبرو  
ہو گے یا دیکھو کہ عیسے راہ ہے یا کاشکے تم اس کے رحمت کے دین منقوت اور زندگی  
پائیکے لئے اسکے پاس آئیں اور ارضی ہو یا کیونکہ جو اسکے وسیلہ خدا کے پاس آتے ہیں وہ  
انہیں آخر تک بچا سکتا ہے اور مسیح کے حق میں ہم ہی ایسا ہی کہہ سکتے ہیں کہ وہ  
بہشت کی راہ ہے افسوس کتنے ہیں کہ جو بہشت کی بات کچھ پرواہ نہیں کرتے ہیں اور  
کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ کوئی شخص بہشت میں جاسکتا ہے جس نے وہاں جانیکے پیشتر اسکی  
بابت کہنی غلڑکی تھی یا یقیناً کہی نہیں یہی انعام ہے جو ہمارے روبرو رکھا گیا ہے  
اور عیسائوں کو ایسا دوڑنا چاہیے کہ اُسے لیں یا جانا چاہیے کہ سوائے عیسائی مسیح  
کے اور کوئی دوسری راہ نہیں ہے کہ جس میں ہم دوڑیں بہت سے لوگ ہیں کہ جو بعد مرنے  
کے بہشت میں جانیکے امید رکھتے ہیں لیکن تیر ہی تھوڑے لوگ ہیں جو کہ خیال کرتے ہیں  
کہ ویسے سچی راہ پر ہیں یا نہیں یا چونکہ راہ فقط مسیح ہے تو جبکہ کسی شخص کے لئے  
کوئی چیز راہ مقرر کیا جائے تو اُسے دریافت کرنا چاہیے کہ وہ مسیح ہے یا نہیں یا اگر لوگ  
کہیں کہ اچھے اعمال راہ ہے تو پوچھو وہ اچھے اعمال کیا مسیح ہے اگر کہیں کہ اسطباغ اور  
عشا اور بانی راہ ہے تو پوچھو کہ کیا یہ چیزیں مسیح ہے کیا تو بے مسیح ہے یا کیا خیرا ستیم

یہ بہت آسان راہ سچائی کے دریافت کر نیکی لئے ہے ۔ اگر مسیح راہ ہے تو اس لئے جو  
 کچھ کہ مسیح نہیں ہے ۔ وہ راہ نہیں ہے پس جس کہ یہ ثابت ہوا کہ فقط مسیح راہ ہے تو  
 آدم دوم دوسرے مقام میں دکھادین کہ وہ کس وضع کی راہ ہے پھر اس پر کہ مسیح ایک  
 نئی راہ ہے ایسا ہی اسکے حقیقین عبرانیوں کے مکتوب کے دسویں باب اور بیسویں  
 آیت میں لکھا ہے ۔ یہ بتانا چاہیے کہ نجات کی راہ جو عیسائی مسیح کے وسیلہ سے ہے  
 ایک نئی ایجاد ہے ۔ کیونکہ وہ برہ جہان کی بنا سے مارا گیا ہے اور اسی راہ سے آدم اور  
 اہل اور ابراہیم آسمان کو گئے ہیں ۔ لیکن یہ راہ اس لئے نئی کہلائی گئی ہے کہ اس سے پیشتر  
 ایک اور راہ تھی ۔ یعنی پہلے راہ جو کہ ان کے لئے مقرر ہوئی تھی ۔ کہ انہیں اپنی  
 معصومی اور کامل فرمانبرداری سے خوش رہے ۔ اگر آدم گناہ کرتا تو اسکے لئے آسمان  
 میں جانیکی وہی راہ ہوتی ۔ لیکن جو میں اس نے گناہ کیا اور گرا دین ہم بھی اسکے باعث  
 گرے تب سے وہ راہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گئی ۔ پس جانا چاہیے کہ کوئی روح مخلوق  
 کی راہ سے آسمان میں کبھی نہ گئی ہے اور نہ جاسکے گی ۔ یہ راہ پہلی راہ کے بعد یعنی  
 اسکے عوض میں فضل سے آئے اس لئے یہ نئی راہ کہلائی جاتی ہے ۔ اور پھر اس لئے یہ  
 نئی کہلائی جاتی ہے کیونکہ یہ حال میں بنی تھی یعنی جسے کہ نئی عہد نامہ کی کتاب لکھی گئی تھی  
 کیونکہ تھوڑے روز ہوئے تھے کہ عیسائی مسیح مر کے یہ راہ بنا تھا ۔ اس لئے یہ نئی  
 ہے اور یہ اب انجیل کے زمانہ میں پیشتر سے زیادہ صفائی سے ظاہر کی گئی ہے ۔ اور  
 یہ ہمیشہ نئی رہی کیونکہ یہ دوسرے کو جگہ نہ دی ۔ دوسرا یہ کہ یہ زندہ راہ  
 ہے اگرچہ یہ بہشت کی راہ مسیح کے مرنے سے ہوئی ہے اور تیسرے یہ زندہ راہ ۔  
 کہلاتی ہے ۔ جانا چاہیے کہ ہماری ساری زندگی اس کی موت سے حاصل ہوتی ہے

مسیح اُن سبکی زندگی ہے جو کہ روحانی یعنی ابدی زندگی اپنے میں رکھتے ہیں + اور  
 ایسے ہی لوگ اُس راہ پر چلتے ہیں + سب لوگ جو اس راہ میں ہیں ویسے خدا کے لئے  
 زندہ ہیں اور اس سے زیادہ یہ کہ وہ کبھی نہ سینگے + کیونکہ ویسے مسیح میں ہیں اور  
 اسکی راہ پر چلتے ہیں اُن سب کی ابدی زندگی اس میں محفوظ ہے کیونکہ وہ زندہ ہے  
 اور ویسے ہی زندہ رہینگے + کوئی آدمی کبھی اس راہ پر نہیں مرا ہے + کیونکہ مسیح نے  
 کہا ہے کہ قیامت اور زندگی میں ہوں وہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے اگرچہ وہ مر گیا ہے لیکن  
 وہ جئے گا + اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان رکھتا ہے کبھی نہ مرے گا + حقیقت میں  
 بدن گناہ کے سبب مرے گا اگرچہ وہ بہت دیر سنی سے نئی عہد کی کتاب میں نیند سے نسبت  
 دیا گیا ہے اسلئے کہ وہ جلال میں اٹھایا جاوے گا لیکن رُوحِ رستباز کی زندہ ہے اور کبھی  
 نہ مرے گی بلکہ ہمیشہ زندہ رہے گی + تیسرا یہ کہ یہ سیدھی راہ ہے + بعضی راہ مشکل  
 سے ملتی ہے کیونکہ اس میں گہوم گہوم اور ترچھی راہیں ہیں + لیکن اس راہ کا پانا اور اُس  
 چلنا آسان ہے + کیونکہ یہ یسعیانہی اس راہ کی بابت اپنے صحیفہ کے ۳۵ باب اور  
 آیت میں لکھتا ہے + کہ انجان بھی اس میں گمراہ نہیں گئے + پوشیدہ نہ ہے کہ یہ  
 اسکی نہایت رحمت ہے کہ جو چیزیں ہماری بہتر مکی ہیں ویسے مشکل نہیں ہیں اگرچہ یہ  
 سچ بات ہے کہ عمیق اور مشکل باتیں بیل میں ہیں + مگر وہ بات جو ہماری نجات سے  
 علائقہ رکھتی ہے بہت صاف اور آسان ہے + ہم گناہ کاروں کے تباہ اور لاچار حالت کی بات  
 یا جیسے مسیح کے کافی بچاؤ والا ہونیکے حق میں + یا اُن کامرئی کی بابت جو خدا اور انسان کی  
 طرف ہم نجات پائے ہوئے گنہگاروں پر فرض ہے جو کہہ کہ ان سبکی بابت بیان کیا گیا ہے  
 اُس سے زیادہ اور کیا صاف ہو سکتا ہے یہ ایک بڑی برکت لاچار لوگوں کے لئے ہے کہ یہ چیزیں

ایسی صاف ہیں + اور خدا اپنی رُوح سے اُن باتوں کو بچے اور شیر خوار دہنہ بھی نکال کر رہا ہے + کیونکہ اسکے کلام کا دخل رشتہ بنی بھٹنا ہے اور وہ سارے ساوے لوگوں کو دانش عنایت کرتا ہے + جو کھانا یہ راہ بے مزاحمت ہے کیونکہ جو بڑے لوگوں کی بیج کی راہیں نہ تھوڑے لوگوں کے واسطے کہلی ہیں + اگر کوئی اجنبی اُس راہ میں پایا جاوے تو وہ تقصیر وار ہوگا + لیکن یہ نام راہ ہے اور شاہ راہ ہے + کیونکہ مقدس پولوس کہتا کہ یہ راہ خاص کی گئی ہے یعنی سحر اور تیار اور دفع کی گئی ہے اس کام کے لئے کہ جو اُس میں چلنے چاہتے ہیں بے مزاحمت چلیں + اور اُس میں کوئی روک اور محمول کا دروازہ نہیں ہے جہاں مسافر کو اُس میں دخل پانے یا جانیکے لئے کچھ دینا پڑے + کیونکہ نجات بغیر نقدی اور قیمت کے ہے + اور یہ بات لشدیابنی کے صحیفہ کے چہرے باب اور پہلی آیت میں ہے + اور یہ راہ خاص کر گنہگاروں کے چلنے کیلئے تیار کی گئی ہے + یعنی جو خدا کی طرف رجوع ہوتی ہیں اُن شخصوں سے نہ لیاقت اور نہ قابلیت اور نہ وجہ کی پریشانی کی وجہ سے اُن مسافروں میں سے جو چاہے آویسے اور خوشی سے آوے + کیونکہ یہ راہ ان کے لئے بے مزاحمت ہے + پانچواں یہ سلامت اور بے خطر راہ ہے اور اس کے دہکنے کا خطرہ نہیں ہے کیونکہ یہ مدت کا پہاڑ ہے + اسپر سیلاب اور بارش سے کچھ تبدیلی نہیں ہوتی جیسے کہ دوسری راہوں پر ہوتی ہے + اور خدا سے نزدیکی کرنی اور بہشت کی طرف جانیکے لئے ہر وقت اُس پر گذر پاسکتے ہیں کیونکہ کسی وقت کوئی چیز نہیں اُس میں روکنے والی نہیں ہے اور نہ کسی وقت اُس میں دشمنوں کا ڈر ہے + اگرچہ اُس میں دشمن ہیں پرویسے غالب نہیں ہو سکتے ہیں + کیونکہ کسی شخص نے کہا ہے کہ شیطان اس راہ میں پانچھزار برس سے مشغول ہے لیکن تیر ہی ایک ایمان دار کو کبھی قتل نہ کر سکا +

کیونکہ ہر ایک مسافر ایمان کے وسیلہ نجات کے لئے خدا کی قدرت سے اس راہ میں  
 محفوظ رکھا گیا ہے ۔ ایسا کہ وہ دلاوری سے اُسپر چلے اور کسی بُرائی سے بڑھے  
 اور خوشی سے اس بات کو نگاہ میں رکھے کہ ہر ایک ایماندار جس نے ایک دفعہ اپنا  
 قدم اس راہ پر رکھا ہے اسکو آگے بڑھنے کی طاقت ملی ہے ۔ اور انہیں سے ایک  
 بھی اپنے ایمان لائیکے مقصد یعنی جانکی نجات حاصل کرنے سے مایوس نہیں ہوا ہے ۔  
 چہشتواں یہ خوشنما راہ ہے کیونکہ کتاب مقدس میں لکھا ہے کہ دانش کی  
 خوبی کی راہیں ہیں اور اسکی ساری روشیں سلامتی کی ہیں ۔ جانا چاہئے کہ شیطان  
 لوگوں کو گناہ کی راہ میں چلنے کو دعوت کرتا ہے یہ خیال کروا کے کہ وہ خوشنما راہ ہے ۔  
 اور یقیناً گناہ میں خوشی ہے لیکن وہ تھوڑے عرصہ کے لئے ہے ۔ اور اس جہان  
 میں ہی اُس میں تلخی اور رنج اور دلکی علامت ملی ہوئی ہے ۔ اور انکا نتیجہ ابدی خدا  
 ہے ۔ لیکن خدا کے آواز کوئے ہوئے جو اُسکا جھون کی طرف پھرتے ہیں ویسے گاتے  
 ہوئے اور ابدی خوشی اپنے سر پہلے ہوئے آویں گے ۔ کیونکہ ایمانداروں کو کہا  
 گیا ہے کہ ہمیشہ خداوند میں خوش رہو ۔ ویسے جو اس راہ پر چلتے ہیں فقط نقصان  
 ہی سے محفوظ نہیں ہیں جیسا کہ تم سن چکے ہو لیکن خداوند نے انکی راہ کی احتیاج  
 کے رفع کرنیکا وعدہ کیا ہے کہ ویسے تیرے گھر کی چکنائی سے سیر ہو گئے اور زمین اپنی  
 نعمتوں کے دریا سے اُنہیں سیراب کر دے گا ۔ ویسے اسکے سایہ کے نیچے بڑی خوشی  
 سے بیٹھیں گے اور اسکے پہل انکے مذاق کو شیریں کریں گے ۔ اور ویسے مقدس لوگوں کی  
 صحبت میں جو انکے ہم سفر تھے عیش کریں گے اور انکے ساتھ گفتگو کرنے میں خوش ہوں گے  
 ان راہ کے مالک نے آپ انکے ہم صحبت ہونیکا وعدہ کیا ہے اور کہا ہے کہ مت ڈرو

کیونکہ میں تمہاریساتھ ہوں اور میں تمہیں کبھی پھوڑ دنگا اور نہ ترک کروں گا۔  
 غرض آخر کو یہی راہ ہے اگرچہ بہتری راہ میں خدا اور بہشت میں جانیکے لئے  
 گمشدہ لوگوں نے اُس بڑے فریبی شیطان کی تاثیر سے سفر کی ہیں اور اکثر  
 بہتوں نے خیال کیا ہے کہ سب راہیں اچھی ہیں اگرچہ ان سب جانی سے اُنہیں چلے  
 لیکن یہ سچ نہیں ہو سکتا ہے اگر کوئی راہ ان نکی ایجاد کی ہوئی کافی ہو سکتی تو سچ  
 کا آسمان سے آنا اور شریعت کا ماننا اور نعمت کا سہنا کہ وہ ہمارے لئے راہ ہو  
 کیا درکار تھا۔ اگر رہتباری شریعت سے حاصل ہوئی ہو یا لوگ آپ اپنی نجات دہندہ  
 ہو سکتے یا بغیر کفارہ کے خدا کی رحمت کے حصہ دار ہو سکتے تو وہ بڑا خرچ سیح کے دکھ  
 سہنے اور موت کا سچ جاتا پس اس حالت میں خدا کا فضل ناچیز ہوا اور سیح نے  
 بیفائدہ جاندی (کلامیوں کا دوسرا باب اور اکیسویں آیت) مگر جانتا چاہئے کہ سیح  
 مصلوب فقط راہ ہے۔ اور مقدس پرلوس اعمال کے چوتھی باب اعداد چوبیس آیت  
 میں سنجیدگی سے ایب ہی بیان کرتا ہے کہ کسی دوسرے میں سلامتی نہیں کہ آسمان کے  
 تلے ایب اور دوسرا نام لگوں کو نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پاسکین۔ جانتا چاہئے  
 کہ اسکے نام میں نجات ہے۔ کیونکہ اسنے اُسے مہیا کیا۔ اور وہ اُسے دینے کے لئے  
 ہمیشہ زندہ ہے۔ اور اسکا اشتہار ربانی اقتدار سے دیا گیا ہے مگر کوئی دوسرا اشتہار  
 آسمان کے بیچ اس کام کے لئے نہیں دیا گیا ہے۔ یعنی کوئی دوسرا اشتہار خدا کے  
 حکم سے نہیں دیا گیا ہے۔ اور اگر کوئی دوسرا دیا گیا ہے تو وہ مکاروں اور فریبوں سے  
 ہے۔ خدا کی پاس اور بہشت میں جانکی راہ فقط سیح ہے۔ اب ملاحظہ فرمائیے  
 کہ سیح نئی راہ اور زندہ راہ ہے۔ اور ایک بے فراحت راہ۔ اور محفوظ راہ۔

اور خوشنما راہ اور فقط وہی ایک راہ ہے +

## فائدہ

میرے عزیز دوستو مجھے اجازت دو کہ میں تمہیں یاد دلاؤں جیسا کہ حقیقت میں بہشت کی ایک ہی راہ ہے تو جانو کہ وہ راہ مسیح ہے + اور ویسا ہی حقیقت میں ایک دوزخ کی راہ ہے اور وہ راہ گناہ ہے + جیسا کہ ایماندار مسیح میں ہو کے تحقیق بہشت کو پہنچنے کے ویسا ہی گنہگار جو اپنے شرارت کی راہ میں چلے جاتے ہیں حقیقت میں آخر کو دوزخ میں پہنچیں گے + ایسے میرے دوستو اس نجات کو حقیق نہ سمجھو + اسپرمت مہنسو تمہیں سنجیدہ مقدمہ میں سنجیدہ ہونا مناسب ہے اسلئے خداوند اب یوں کہتا ہے کہ تم اپنی راہوں کو غور کرو + کیونکہ کتاب مقدس میں جنہوں کی راہ اور تیرہی راہ اور منحرف راہ اور شریر راہ کا ذکر ہے +

اب تمہاری کیا راہ ہے + کیا وہ جسمانی راہ ہے یعنی جہان کی راہ ہے اگر تمہاری یہی راہ ہے تو مجھے کہنے کی اجازت دو کہ وہ ہلاکت کو پہنچاتی ہے + کیونکہ خداوند کی انگلی تم پر ہے اور وہ جانتا ہے کہ جس راہ کو تم نے اختیار کیا ہے + اگر وہ شرارت کی راہ ہے تو اسکو اُس سے نفرت ہے اور اب یہ ممکن ہے کہ جس راہ میں تم ہو شاید تم نے اسکی بات فریب کہا یا ہے + شاید تم یہ خیال کرتے ہو کہ وہ راہ بے خطر ہے اور یہ نہیں جانتے کہ نہایت خطرہ میں ہو + کیونکہ شریکی راہ انہیں فریب دیتی ہے (امثال کا بارہواں باب اور چہ بیسویں آیت) اور کتاب مقدس پھر یہ ظاہر کرتی ہے + کہ ایک راہ ہے جو انسان کو سیدھی دکھلائی دیتی ہے پر اسکا انجام موت کے دروازوں کو ہے + (امثال کا چودہواں باب اور بارہویں آیت) کیا تمہیں عقل نہیں کہ اپنے تئیں بہت شہید

سے آزماؤ کہ درست راہ پر ہو کہ نہیں ؟ جبکہ دل ایسا فریبی ہے کہ تو تم مجھی اجازت دو کہ میں تمہیں صلاح دوں کہ خداوند سے مدد کے لئے دعا مانگو تا نہ ہو کہ آخر کو تم فریب کہاؤ اور یہ بھی مجھے کہنے کی اجازت دو کہ اس دعا کو جو ایک سوا شکار <sup>۱۲۹</sup> زہر کے تسمیوں آیت میں لکھی ہے کام میں لاؤ۔ کہ بار خدا یا مجھی آزما اور میرے دکھوتاؤ اور میرے اندیشوں کو پہچان دیکھ کہ کیا مجھ میں کسی طرح کی خفاشت ہے کہ نہیں اور مجھ کو ابدی راہ پر چلا۔ اب آسمانی آواز کو سنو جو کہ ان باتوں میں تمہاری دعوت کرتا ہے کہ شریرا اپنی راہ کو ترک کر دے اور خاسق اپنے محاسبوں کو اور خداوند کی طرف پہرے کہ وہ اس پر حجت کر لگا اور ہماری خدا کی طرف کہ اس کے بڑی آمرزش ہے (شیعانی کے وہ باب اور یہ آیت) تمہاری دعا یہ ہو دے کہ خدا تمہیں اپنی راہ سکھادیے۔ اور تمہاری غلط راہ سے تمہیں ہیرا دیے اس لئے تم خدا کا کلام پڑھو اور سنو۔ اور اپنی ہم صحبتوں کو نبی کی باتیں کہو۔ کہ اوہم سب خدا کے گھر میں جاوین کہ وہ ہلکوا اپنی راہ بتلا دیگا اور ہم اس کے راستے پر چلیں (شیعانی کا دوسرا باب اور تیسری آیت) کا شکے خدا تمہارے قدموں کو سلامتی کی راہ میں لیجائیے۔ کیا مسیح خدا کے پاس جانیکی راہ ہے۔ تو ایسے ایماندار و اگر وہ ایسا ہے تو ہر روز تم اس میں چلو اور دلاوری سے فضل کے تختے کے روبرو آؤ کیونکہ یہی ایک راہ ہے جو تمہارے لئے تہیاری گئی ہے اور اس میں کوئی روک ٹوک نہیں ہے خدا کے نزدیک جاؤ اور وہ تمہارے نزدیک آویگا۔ یاد کرو کہ وہ زندہ راہ ہے اسی میں رہو اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو۔ تاکہ لوگ دیکھیں کہ تم مسیح میں ہو یعنی تمہاری چال و چلن جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق ہیں اور یہ یاد کرو کہ وہ مضبوط راہ ہے اور تم اس پر روکے ساتھ اس میں چل سکتے ہو کہ تم اس میں نہ بہنا کہ کیونکہ جس نے وعدہ کیا



وہ دیانت دار ہے۔ یعنی مسیح نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو ہمراہ لے گا اور گولی انہیں اسکے ماتھے سے چھین نہ لے گا۔ چاہئے جہان اور شیطان سے دشمنی کرے لیکن وہ جو تم میں ہے اُس سے بڑا ہے جو کہ جہان میں ہے + اور اگر خدا ہمارے طرف ہو تو کون ہمارا مخالف ہو سکتا ہے۔ اگرچہ مسیح آسمانی راہ ہے تو جو کوئی تم میں سے اُس میں ہے خوشی کی امید سے خدا کے جلال کے منتظر رہے اب خدا کا شکر کرو کہ وہ تمہیں ہلاکت کی راہ سے باہر لایا اور سلامتی کی راہ میں تمہارے رہنمائی کی۔ مسیح کو پکارو کہ اُس نے تمہاری راہ ہونیکے لئے اپنا ایب بڑا خرچ کیا۔ اور جیسا کہ وہ آپ چلتا تھا ویسا ہی چلنے کے لئے انگلیش منڈ ہو۔ تاکہ دوسرے لوگ اُس راہ کو پسند کریں اور کہیں کہ ہم بھی تمہاری راہ چلین گے کیونکہ مسیح تمہارے ساتھ ہے +

+ آمین +

## بیسویں نصیحت

مسیح کے پاس آئیے والا گنہگار قبول کیا جاوے گا

یوحنا کی انجیل کا چھٹواں باب اور سنٹیوین آیت

جو مسیح کے پاس آتا ہے میں ہرگز اسے نکال نہیں دوں گا  
جاتا چاہیے کہ وہ چیزوں کی ضرورت ہے تاہم گنہگار کو دیکھ کر کہنے کے لیے تاکہ وہ مسیح کے  
پاس نجات پانے کے لئے آوے +

پچھلا یہ ہے کہ وہ بچا سکتا ہے + اور دوسرا یہ کہ وہ راضی ہے پر پہلی بات کا  
تہوڑے لوگ شبہ کرتے ہیں۔ مگر وہ کیونکر شبہ کر سکتا ہے جو کہ یہ یقین کرتا ہے کہ مسیح  
جہاں کا بڑا خالق ہے۔ کیا خداوند کے لئے کوئی چیز بڑی مشکل ہے۔ کیونکہ اسکی ضمانت  
جو نجات دینے میں ہے اُس میں ایک ذرہ بھی شبہ کا سبب نہیں ہے۔ لیکن تسبیح ہی کہنے اس  
مقدمہ میں کیسے خوف سے پریشان ہیں۔ لیکن ایسے تہوڑے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اگر  
تو کچھ کر سکتا ہے تو ہماری مدد کر۔ مگر بہت سے ہیں جو بچا رہتے ہیں کہ خداوند اگر تو بچا  
تو مجھے پاک کر سکتا ہے۔ مبارک وہ رُوح جو اتنی دور آتی ہے۔ اور مسیح ان کو یسوی ہی  
جواب دے گا۔ جیسا کہ اُس نے اگلے وقت میں دیا تھا۔ کہ میں چاہتا ہوں کہ تو پاک ہو یہ وعدہ  
کتاب مقدس کے بہت سے مقاموں میں ہے کیا گیا ہے۔ لیکن کسی میں ایسا بخوبی طور سے  
بیان نہیں کیا گیا ہے کہ جیسا متن میں ہے واضح ہو کہ ہمارا خداوند اُس متن کی بات یہودیوں کی

اس ایک جماعت سے کہا تھا جو اُس معجزہ کو کہ جیسے پانچزار لوگ جو کی پانچ روٹوں سے سیر ہوئے  
ہتے اور اُسے دیکھ کر بہت دُور تک اوسکی پیروی کی تھی اس امید سے۔ کہ ایسا  
اور کوئی دوسرا معجزہ بھی دکھیں یا شاید اسکی مہربانی سے اوقات بسر کریں۔ اسلئے وہ  
انہیں نصیحت کرتا ہے کہ تم اپنی روح کی لئے زندگی کی روٹی کی تلاش کرو۔ اگرچہ وہ انکی  
یہ ایمانی پراسنوس کرتا ہے۔ لیکن تسبیح و بات سے اپنے تئیں تسلی دیتا ہے کہ وہ  
سب جن کو آپ نے اُسے دیا ہے تحقیق اسکے پاس آویں گے۔ اور پھر اسی بات سے اپنی  
کامل آرزو ہر ایک کے قبول کرنے میں جو اسکے پاس آتے ہیں ظاہر کرتا ہے ایسے میرے دوست  
یہ تمہارے لئے بڑی خوشخبری ہے یعنی یہ خوشخبری بڑی خوشخبری کی تم میں سے اُن  
لوگوں کے لئے ہے کہ جو نجات کی تلاش کرتے ہیں اور جو جانتے ہیں کہ وہ فقط مسیح سے  
حاصل ہوگی۔ اور خاص کر کے اگر تمہاری دہشت ناک دلوں نے تمہیں یہ خیال کرنے  
کو ورغلا نہ ہے کہ وہ تمہیں قبول نہ کریگا۔ اسلئے یہ خبر حقیقت میں تمہارے لئے  
لبہ ہی ہے اور یہ خبر وہ تمہارے لئے بڑی خوشی کا ہے۔ پس اب آگے کو کم عقائد  
نہو بلکہ ایمان دار ہو کیونکہ وہ کہتا ہے اگر تم آؤ گے تو میں تمہیں کسی طرح مانک نہ دینگا  
اور کسی سبب سے تمہیں ناپسند اور انکار نہ کرونگا لیکن اپنی رحمت کے بازو سے تمہیں چاہتا  
ہے لگاؤنگا۔ اور تمہیں معافی اور سلامتی اور پاکیزگی اور بہشت عنایت کرونگا۔  
اب جس میں کہ ہم اسی صفائی سے سمجھیں اور اُس سے پوری تسلی حاصل کریں۔ اسلئے  
اب آؤ ہم سب غور کریں + پچھلا یہ کہ مسیح کے پاس آنے سے کیا مراد ہے +  
دوسرا یہ کہ جنتیہ کے وعدہ متن میں کے لگے ہیں سب آنے والوں کے لئے ہیں  
پچھلا مسیح کے پاس آنے کے کیا معنی ہیں۔ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ہمارا آنا اسکے

پاس جسم ہے ہے۔ اب یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے آسمان پر  
 گیا اگرچہ اسکی ربانی حضوری ہر ایک جگہ میں ہے۔ لیکن اُسکا جلالی بدن فقط آسمان  
 میں ہے۔ اگر وہ زمین پر ہوتا جیسا کہ وہ ایک بار تھا تو یہی فقط بدینے اسکی پاس جانا  
 ہمارے لیے کچھ فائدہ نہ ہوتا جیسا کہ اسباب کے ۱۴م آیت سے ظاہر ہوتا ہے جہاں کہ  
 وہ اُن لوگوں کے لیے جو اسکے گرد تھے یہ کہتا ہے کہ تم مجھے دیکھ کے ایمان نہیں لاتے ہو۔  
 جانتا چاہیے کہ فقط اسکے گھر میں آنا جہاں کہ اسکے نام کی منادی کیجاتی ہے اور نہ اسکی  
 میز پر آنا کہ جہاں وہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ اُسکے پاس آنا ہے اگرچہ تیرے یہ سب  
 کچھ کرتے ہیں لیکن تیرے ہی ویسے کچھ بھی مسیح کے نزدیک نہیں ہیں جیسا کہ خرقیل نبی کے  
 صحیفہ کے ۳۳ باب اور ۳ آیت میں لکھا ہے۔ کہ ویسے تجھ پاس آتے ہیں جیسے  
 کہ عوام آتے ہیں اور تیرے لوگوں کی مانند تیرے آگے بیٹھے ہیں اور تیرے سنتے ہیں  
 پر انپر عمل نہیں کرتے ہیں۔ لیکن اس آئے کو روحانی آنا سمجھنا چاہیے۔ یہ وہ دکھا  
 آنا ہے۔ اور یہ وہ دلی حرکت ہے۔ یہ مسیح کے پاس روکا ہوا گناہ ہے۔ یہ وہ  
 ہی ہے جیسا کہ مسیح پر ایمان لانا ہے۔ جیسا کہ ۳۰ آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ  
 عیسے نے کہا میں زندگی کی روٹی ہوں جو میرے پاس آتا ہے ہرگز ہوگا نہ ہوگا اور جو  
 مجھ پر ایمان لاتا ہے کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اور یہاں پر ایسے ہی شخص اور ایسے ہی دلی  
 حرکت سے مراد ہے۔ لیکن معلوم ہو کہ مسیح کے پاس ایسا آنا والا اپنے گناہ اور  
 خطہ سے قایل ہوا ہے اور مسیح کے پاس مدد کے لئے آیا ہے۔ جیسا کہ یسعیاہ نبی  
 اپنے صحیفہ کے ستائیسویں باب اور تیرہویں آیت میں کہا ہے۔ کہ اُس دن ایسا  
 ہوگا کہ بڑا ترسنگا ہوگا جائیگا اور ویسے آدمی کے جو ہلاک ہونے پر تھے۔ اور جانا

چاہیے کہ کوئی آدمی روزی مانگنے کے لئے سجاویگا جب تک کہ اسکو محتاج کی سختی نہ ہوگی  
 کیونکہ مصروف بیٹے نے کہی نہ کہا۔ کہ میں اٹھوٹکا اور اپنے باپ پاس جاؤں گا جب تک  
 کہ وہ بہوک سے ہلاک ہونے پر نہ ہوا اس طرح سے گناہ کی واقفیت اور دوزخ کا وحشت  
 کی امید کے ساتھ ہر کے ان نکو مسیح کے پاس لاتا ہے۔ اور جب کہ وہ یہودیوں سے گفتگو  
 کرتا تھا اسنے یون کہا۔ کہ تم میرے پاس نہ آؤ گے تاکہ تم زندگی پاؤ۔ اور اب تم دیکھو  
 کہ زندگی کے لئے گنہگار کو مسیح کے پاس آنا چاہیے۔ یعنی اپنی روحانی زندگی کے لئے  
 کیونکہ اب وہ معلوم کرتا ہے کہ وہ گناہ سے ابدی موت کے لئے رسوا کیا گیا۔ اور  
 اب سب کچھ جو کہ ان رکھتا ہے اپنی زندگی کے لئے دیگا اور جب وہ اس خطرہ میں  
 ہے تب وہ جلد کوشش کریگا۔ یعنی وہ آئینوالا گنہگار یہ کہیگا۔ کہ اب میں کیا کروں  
 جس سے بچوں۔ ایسے خداوند بچاؤرنہ میں ہلاک ہوا۔ روح کا مسیح کے پاس آنے  
 میں ایمان ہی شامل ہے۔ جب تک کہ مسیح کی بابت نہ سنا ہو کوئی شخص اس کے پاس  
 آئیں سکتا ہے۔ اور کوئی شخص اس کے بابت نہیں سن سکتا ہے مگر انجیل کے وسیلہ سے  
 اب جاننا چاہیے کہ انجیل کے معنی کیا ہیں یعنی یہ ہیں کہ خوشخبری یا خوشی کا مفردہ  
 کیونکہ انجیل سب کو بتاتی ہے کہ عیسے مسیح گنہگاروں کے بچانے کے لئے اس جہان  
 میں آیا۔ وہ آیا تاکہ ہم شدو کو تلاش کریں اور بچاویں کیونکہ اسکا لہو سار  
 گناہوں سے پاک کرتا ہے اور انجیل غریب گنہگاروں کو بلاتی اور دعوت کرتی ہے کہ  
 مسیح سے عرصہ کرین تاکہ ویسے زندگی پاویں۔ جیسا کہ مسیح مہی کے گیارہویں  
 باب اور اٹھائیسویں آیت میں کہتا ہے۔ ایسے سب معافی اور زیر بار لوگوں کو میرے  
 پاس آؤ میں تمہیں آرام دؤں گا۔ اور اب گنہگار ان رحمت کی بات کو سنتا ہے۔

اور مسیح قدس بھی انہیں سمجھنے کے لیے روشنی عنایت کرتا ہے۔ اور وہ سمجھنا ایمان آمیز کرتا ہے تب وہ یقین کرتا ہے کہ دیے باتیں مسیح ہیں اور حجت تک یہ باتیں اس کے دل پر تاثیر نہ کریں وہ ان باتوں کو یقین نہیں کر سکتا۔ اگر وہ اُس نجات کا جو کہ خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے ہے اور اُسکی سخاوت اور کرمیت اور لیاقت کا قائل ہے تو ضرور بالضرور اس کے بابت فکر کریگا۔ اور اُسکی محبت جو شکر کی گئی یعنی وہ مسیح کے پاس آویگا اور اُس کا دل نپاہ کے لیے مسیح پاس بہاگے گا اور وہ میں وہ آرام پاویگا۔ اور اب یہہم روٹھا آنا عیسیٰ مسیح کے پاس اس سبب سے ہے کہ وہ انواع خدمات اور منصب ہماری نجات کے لیے رکھتا ہے۔ مثلاً وہ نجات دہندہ کہلاتا ہے یعنی چھوڑانے والا اور روح فقط اُسی کے وسیلہ گناہ اور دوزخ سے رٹائی کی اُسید اور آرزو رکھتی ہے۔ کیا وہ مبنی ہے تو روح اپنی دہشت ناک نادانی سے واقف ہو کے فروتنی اور سیکھنے والی رُوح سے تعلیم پانے اور نجات کے لیے دُشمند ہونی کو اُس کے پاس آتی ہے۔ کیا وہ طبیب ہے۔ تو تائب گنہگار جو گناہ سے موت کی بیماری میں گرفتار ہے وہ اس سے تندرستی اور شفا پانے کے لیے شہابی سے عرض کرتا ہے یعنی وہ فقط اسکی قربانی کی لیاقت پر بہرہ و سار کہتا ہے کیا وہ بادشاہ ہے۔ تو روح شیطان کے ظلم سے نہایت تھک کے خوشی سے اسکی عظیم سلطنت کے فرمانبردار ہوتی ہے اور اُس کے آسمانی نپاہ پر بہرہ و سار کہتی ہے یعنی وہ عیسیٰ مسیح کو خداوند قبول کرتی ہے۔ جیسے کہ اُس نے انجیل میں اپنے تئیں ظاہر کیا ہے۔ اب آؤ یہاں پر ہم سب ٹھوڑا ٹھہریں اور ایک سوال کریں کیونکہ ہم سب کو بتلایا گیا ہے کہ ایمان لانا کیا ہے۔ اور مسیح کے پاس آنا کیا ہے

سحاب میریے دوستو وہ سوال یہ ہے۔ کیا ہم اسطرح مسیح کے پاس آتے ہیں  
 کیونکہ وہ جو اسطرح سے آتا ہے سو نجات پاویگا۔ اور جو نہیں آتا ہے وہ نجات  
 نہ پاویگا اور ہم سب اس بڑی معاملہ سے غفلت نکرین کہ ہم کس طرح سے بحین  
 گئے اگر اتنی بڑی نجات سے غافل رہیں۔ مرنے کے گھر کیو یاد کرو۔ اور عاقبت  
 کے دہر غور کرو۔ اگر مسیح ہم میں سے ایک کو کہے کہ ایسے کم بہت مخلوق اور تباہ  
 گنہگار تمہاریے خرابی اب تمہاریے دروازہ پر ہے۔ تو افسوس یہ  
 بات کیسی دہشت ناک ہوگی۔ کیونکہ تمکو تمہارا خطرہ بتایا گیا تھا۔ اور  
 تم اس پر ایمان لائے کے لئے دعوت کئے گئے تھے۔ اور تمکو یہ یقین کرایا گیا تھا کہ  
 اگر تم میرے پاس آؤ گے میں تمہیں بچاؤں گا۔ لیکن تم نے انکار کیا۔ تم نے نہیں  
 چاہا کہ میرے پاس آؤ تو زندگی پاؤ۔ اسلئے ہلاک ہو۔ اور بغیر رحمت کے  
 ہلاک ہو۔ اور یہ علاج ہلاک ہو خدا نکر یہ کہ ہم ایسی دہشت ناک باتیں  
 سننے۔ بلکہ چاہیے کہ ہم میں سے ہر ایک اسی لحاظ اپنے دل کی خواہشوں اور آرزوؤں  
 سے اس گنہگاروں کے دوست کے پاس بھاگین۔ لیکن شاید یہاں پر بعض  
 ہیں جو سرگرمی سے بچنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ تہہ ہی اُنکے دل اس دہشت سے  
 بھرے ہیں تاہو ویسے کہ ویسے نامعلوم کیے جاویں۔ اور ویسے اپنے گناہوں کو  
 بیٹھے اپنی نادانیکو۔ اور اپنی نالائقی کو۔ اور اپنے دل کی شرارتوں کو ایسی  
 زیادتی سے دیکھتے ہیں کہ انیکو ڈرتے ہیں تاہو ویسے کہ خداوند انکو ہلکا  
 دیے +

جاننا چاہیے کہ بہتوشکایہی حال ہے۔ اسلئے تمکو یہ خیال کرنا چاہیے

کہ ایسا کوئی کم ہے کہ جو تمہاری موافق رہنمائی اور مقررہ ہے۔ اگر تم اکثر سنجیدہ لوگوں کی ساتھ بات چیت کرو تو معلوم ہوگا کہ انہیں سے ہر ایک خاص کر کے شروع میں ایسی ہے وہشت رکھتے تھے اور بعضے وقت اتنے زیادہ رہنمائی ہوتے تھے کہ ویسے ناامید ہو جاتے تھے۔ اور عیسے مسیح پیشتر سے جانتا تھا کہ ایسا ہوگا۔ اسلئے اُس نے مہربانی سے غریب تشکی اور کاٹنے والے آئینوں کے گنہگاروں کو اس مقصد سے کہ ان کو تسلی دے ان باتوں کو فرمایا یعنی جو کوئی کہ میرے پاس آتا ہے میں اسے نکال دوں گا۔ جس میں کہ ہم ان بیش قیمت باتوں سے تسلی پاویں اور ہم سب اس نصیحت کے دو حصہ پر غور کریں۔

**دوسرا۔** غور کرو اُن تسلی پر جو متن میں سب آئینوں کے لئے وعدہ کی گئی ہے۔ اب من اُن سب آئینوں کو سنئے کہتا ہوں۔ خواہ وہ جو کوئی ہو۔ بلند یا پست۔ دولت مند یا غریب۔ جوان یا بوڑھا۔ عالم یا جاہل۔ مان بڑے گنہگار بھی۔ اور خاص گنہگار بھی جو کہ آتے ہیں سب مقبول ہونگے۔ بڑے گنہگاروں کے لئے بڑی تسلی کی درکار ہے۔ جتنا چاہیے کہ پریشان گنہگار کو اس سے اور کونسی زیادہ تسلی کی بات کہی جائے جو کہ ویسے متن میں پاتے ہیں بہت لوگوں کو یہ خوف ہے کہ کوئی ایسی چیز ان کے چلن میں ہے کہ جس کے سبب سے ویسے تحقیق روکے جائیں گے۔ لیکن ہمارا مہربان خداوند جو خوب جانتا تھا کہ اسکے لوگ کیسے مخلوق ہیں۔ اسلئے متن کی باتوں میں ایک تاثیر کر نیوالی دوا ان کی وہشت کے لئے مہیا کی یعنی یہ لفظ کہ سب کو اس سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ لفظ سب جگہوں کے اور سب قسم کے لوگوں کو اور سب قسم کے بڑے سے بڑے گنہگاروں کو



شامل کرتا ہے یعنی جھوٹو نکو اور شرابیو نکو۔ اور کسبیو نکو اور چور و دنگو۔  
 اور غریبو نکو۔ اور ہر ایک قسم اور سب درجہ کے گنہگار و نکو اور جو کوئی  
 ہو ان سب کو ہیث مل کرتا ہے۔ اور جو لوگ اسکی صداقت کا شبہ کریں  
 تو انہیں چاہیے کہ ذیل کے آیتوں کی طرف متوجہ ہوں۔ یسعیاہی کا صحیفہ  
 پہلا باب اور آٹھارہویں آیت اور متی کا بارہواں باب اور کثیسویں آیت  
 اور متی کا اکیسواں باب اور کثیس آیت۔ اور عرس کا سو لہواں باب اور  
 پندرہویں اور سو لہویں آیت اور اعمال کا تیرہواں باب انتالیسویں آیت  
 ویسے فقط آوین اور قبول کئے جاوین گے اور کوئی مشکلات انکے و پریش  
 نکلی جاوے گی اور جو کچھ کہ ویسے تھے اور جو کچھ کہ اوہوں نے کیا تھا اسکا  
 اعتراض نہ اٹھایا جاوے گا اور نہ ویسے روکے جاوینگے فقط اتنا ہی ہنیں  
 بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ مسیح کہتا ہے ہرگز میں اُسے نکال نہیں دؤنگا۔  
 خواہ وہ اوس لایق ہو اور اسکے و بہشت بھی رکھتا ہو تو اسکو چاہئے کہ میرا  
 اسبات پر یقین کرے کہ میں اسے قبول کرؤنگا اور چھاتی سے لگاؤنگا۔  
 اور مغفرت اور پاکیزگی اور سلامتی حاصل کرنے کے لئے میں اُسے سب طرحی  
 رحمت جنکی اسکو احتیاج ہے بخشنؤنگا ان نہایت مہربان باؤنگا سارا مطلب  
 یہ ہے کہ میں اسے ہمیشہ کے لئے بچاؤنگا اگر گنہگار جو مسیح کے پاس آتے  
 ہیں اکثر و بہشت اور شبہ سے بہرے نہوتے اور نہ اس صداقت کی طرف  
 مشکل سے مایل کئے جاتے تو اتنا ہی جو کہا گیا ہے بس ہوتا لیکن ویسے تو ان  
 نہایت بڑی اور بیش قیمت وعدوں کا پورا ہونا خاص کر کہ اپنے حق میں قیاس

سے باہر معلوم کرتے ہیں کیونکہ وہ یہ اپنی تالیقی کو دیکھتے ہیں اور اپنے قصور کو معلوم کرتے ہیں ایسے لہذا ان روح کی زیادہ تسلی کے لیے آؤ ہم سب اور دو ایک مطلبوں پر غور کریں جس سے ظاہر ہوگا کہ مسیح آنے والے گنہگار کو خوشی سے قبل کرے گا۔

پچھلا مسیح کی رحیم ذات اور مہربان مزاج کو جو گنہگاروں کی طرف ہے غور کرو خدا محبت ہے اور عیسائی محبت ہے یعنی وہ محبت کا خدا انسان کی ذات میں ہے اس کا دل علانیت سے بنا ہے اسکے آئین محبت سے گہکتی ہیں اب ہمیں یاد کرنا چاہیے کہ وہ ہمارا شہسوار ہے کیونکہ ہم جسم اور خونی شریک ہیں اسنے بھی ایک ساتھ ہماری برابر جسد لیا کہ جسمین وہ ہمارا رحیم سردار کاہن ہوا اور موت کے وسیلہ سے اسکو جسمین موت کا زور ہے نیست

کریے جرائیو نکا ۲ باب اور ۱۱ آیت تم ہمارے خداوند عیسائی مسیح کی رحمت کو جانتے ہو اگرچہ وہ دولت مند تھا پر غریب ہوا تاکہ ہم اسکے مفلسی سے ولتمند ہوں اگر وہ گنہگاروں کو پاز نکرتا تو وہ کہی آسمانی جلال کے تحت کونہ چھوڑا اور وہ غریب کنواری کے پیٹ سے پیدا ہونیکے لیے چرنے میں رکھے جانیکے لیے اور ہمیشہ مردالم ہونیکے لیے اور شفقت اور دکھ اٹھائیو والا ہونیکے لیے اور اپنے اور گنہگاروں کی نجات کی برکت کرنیکے لیے اور آخر کو پکڑ والے جانیکے لیے اور جو ٹی تہمت لگائے جانیکے لیے اور کوڑی کھانے کے لیے اور مارے جانیکے لیے اور تہو کے جانیکے لیے اور اور کاثر خاتج پٹائے جانیکے لیے اور کیلون سے صلیب پر شہو کے جانیکے لیے اور تنہو تاکون ہے جواب ان باتوں کو غور کر کے مشہد کر سکتا ہے کہ عیسائی مسیح گناہ کاروں کو پاز

نہین کرتا ہے مسیح کا نام پرانے اور نئے عہد کے کتابوں میں اسکی مہربان ذات کو ظاہر کرتا ہے۔ شمعون اسرائیل کی تسلی کا منتظر تھا اب اگر علیے کا دل مہربان نہ ہوتا تو اسکا آنا جہانین گنہگاروں کے لئے باعث تسلی کا نہوتا۔ یسعیاہ نبی کہتا ہے کہ وہ چوبانگی مانند اپنا گلہ چراویگا وہ بڑوں کو اپنے ہاتھ سے فراہم کریگا۔ اور مہربان گو دین اٹھا کے یجاویگا۔ اور انکو جو بچے والیان میں ملائیت سے یجاویگا۔ یہہ اچھا اور مہربان گذریہ عیسیٰ ہے۔ جسنے اپنی جان اپنے بھڑونکے لئے دیدی۔ اور وہ انہیں اپنے خوشنما چراگاہ میں چراتا ہے۔ اور اپنے قوت بازو سے انکی نگہبانی کرتا ہے۔ کیونکہ جو ظالم اور ہنرمند طیب ہے۔ وہ بیار اور رابتر اور مرزواں جانکو تندرست کرتا ہے اور وہ کسی جایہ سے انکار نہین کرتا ہے۔ اور نہ کسی نہایت نامیہ حالت میں وہ اپنی کسی تدبیر میں خطا کرتا ہے وہ اچھا سامری ہے جو کھیل اور مرزواں مسافر کو جو کہ لوگوں سے چھوڑیے اور غفلت کئے گئے ہیں رحم کہاتا اور مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے کلیب یا کاخاوند ہے۔ اس نام میں ملائم نگہبانی اور شفقت اور مہربانی سمجھے جاتی ہے۔ اور اسکی محبت ایک نمونہ ہے خالی لوگوں کو اسکی پیروی کرنیکے لئے۔ مختصر کلام۔ حقیقت میں وہ گنہگاروں کا دوست ہے۔ اور یہی اسکے دشمنوں نے حقارت سے اسکے حق میں کہا ہے مگر نہ گناہ کا دوست جیسا کہ دیے دعویٰ کرتے تھے۔ لیکن وہ سب سے اچھا دوست ہے کیونکہ وہ ہر کوئی گناہ کرنے والی بخشتا ہے۔

دوسرا مسیح کے عہدہ کو غور کرو جو ایک دوسری دلیل ہے ثابت کرنیکے لئے کہ وہ گنہگاروں کے قبول کرنیکے لئے تیار ہے۔ عیسیٰ مسیح اپنی خدایت کے بابت میں

باب کے برابر ہے لیکن وہ فرد تمہی سے ہماری نجات کے لئے ذکر نہا۔ اور وہ اکثر  
ایسے ہی ذکر کرتا ہے کہ میں خدا اپنے جگہ اپنے باب کی مرضی سبائیکے لئے بھیجا گیا ہوں  
اب تمہارے نزدیک خدا کی مرضی کیا ہے لیکن میں نے تو یہ کہا ہے کہ جس نے مجھے  
بھیجا ہے۔ اوسکی مرضی یہ ہے کہ میں انہیں سے جو اسنے مجھے دیا ہے کیسکو کہیں  
میں اسکی مرضی یہ ہے کہ ہر ایک جو بیٹے کو دیکھے اور اسپر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی  
پاوے یوحنا کا ۶ باب ۳۹ اور ۴۰ آیت میں مسیح ہمارا مقبول رسول اور  
سردار امام ہے۔ اور جانتا چاہیے کہ یہود کلیسیا میں سردار امام ایک عہدہ  
تھا کہ جسکا کام نذر اور قربانی گزارنا تھا اور سکونا داؤن اور انکے لئے جو کہ  
بیراہ تھے طایم دل ہونا اور خداوند تعالیٰ اور آدمی کے سامنے دیانت دار ہونا ضروری  
تھا۔ اور ایسے ہی ہمارا سردار امام رحیم ہے جو ہماری کزوریوں میں ہمارا ہم و دو  
وہ بغیر گناہ کے ہمارے برابر ہر طرح آزمایا گیا۔ اور وہ کامل ہو کر اپنے ساریے  
فرمانبرداروں کے لئے نجات ابدی کا سبب ہوا۔ عبرانیوں کا نام باب اور ۱ آیت  
اعدہ باب اور ۹ آیت۔ اب میں نے مسیح کا عہدہ اور خدمات یہ ہے کہ  
گنہگاروں کو بچا دیے۔ اور اگلے سردار امام کو کوئی کسی چیز سے سروکار نہ تھا  
فقط گنہگاروں سے۔ اور یہ عہدہ گنہگاروں کے سبب مقرر ہوا تھا۔ اور ہمارا  
اس جہان کے لئے مسیح کا یہی پیغام تھا۔ کہ میں دنیا کو سزا کا حکم دینے کو نہیں  
آیا۔ بلکہ ہر ایک چیز جو اس قسم کی تھی اس سے اسکو انکار تھا۔ کیونکہ اس عورت  
کی بات تمہیں یاد ہو گا کہ جو زنا کاری میں پکڑی گئی تھی کہ اسنے اسے مرنے نہ کیا  
یوحنا کا ۸ باب اور ۳ آیت۔ اسنے فقط اسکی گناہ سے نفرت کی مگر اسکا

عہدہ یہ نہ تھا کہ اسے ملزم کرے۔ کیونکہ وہ فقط بچانیکو آیا تھا۔ اور  
 سفرد خود پسند لوگوں سے کچھ سروکار نہ رکھتا تھا۔ کیونکہ وہ نیکو کو نہیں ملکہ  
 گنہگاروں کو توبہ کے لئے بلانے آیا تھا۔ تو اب عیسے ہر ایک عام عہدہ دار کی  
 مانند نگاہ کرو جو قدرت الہی سے رحمت اور معافی ہر ایک آئینوالے گنہگار کو بخشنے  
 کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ عیسے ہر ایک کو جو اسکے وسیع سے خدا کے پاس رحمت  
 کے لئے آتے ہیں اور جیسا کہ حاکم پر فرض ہے کہ آدمیوں کے درمیان انصاف کرے  
 اور داو دیے۔ یا جیسا کہ شفا خانہ کے طبیب کی خدمت ہے کہ سب بیماروں کی جو  
 اس میں خبر گیری کرے۔ سو ایسے ہی ہمارے خداوند عیسے مسیح کو رحمت  
 اور معافی اور فضل اور زندگی۔ اور ہر ایک کو نجات دینے کے لئے جو اس سے  
 مانگتے ہیں۔ بخشنے کی مہربان خدمت ہے۔ اگر یہ ممکن ہو تا کہ مبارک عیسے ایک  
 گنہگار کو جو اسکے پاس نجات کے لئے آتا ہے انکار اور رو کرے لیکن ایسا نہیں  
 ہے۔ اگر یہ بات ممکن ہوئی تو ہم نہایت ادب سے کہتے کہ وہ بیونا ہو تا لیکن  
 یہ کہی نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ ہمارے پاس اس مقدمہ کے لئے متن میں وعدہ  
 ہے۔ کہ جو میرے پاس آئے ہیں اسے ہرگز نکال نہیں دوں گا۔

فقیر اچھا اور ایک دفعہ ہمارے نجات دہندہ کے اُس چلن اور طریقہ سے  
 سلوک پر غور کرو میٹھے جبکہ وہ زمین پر تھا اور چاروں طرف نیکی کرتا پھرتا تھا۔  
 مگر کونسی شے اسکے خیال کے لائق تھی کیا شہزادہ اور حاکم اور دولت مند اور اقبال  
 اور عالم اور خیال کے لائق تھے نہیں۔ یہ سب اسے حقیر اور ناپسند کرتے تھے۔  
 اسنے غریب اور محتاج اور بیمار اور پریشان حالت پر نظر کی۔ ان اشئے پر باجیہ و

اور کہیوں پر نظر کی تاکہ انہیں دست کرے اور بچاویے۔ اسی سبب سے ہمیشہ  
 اسکی یہ بدنامی تھی کہ وہ گنہگاروں کا دوست ہے۔ اور جبکہ اسنے نادان لوگوں کی ایک  
 جماعت کو اپنی تعلیم کی پیروی کے لئے دیکھا۔ تو اسنے انہیں گھر و زمین اور مجموعین  
 اور ہیکل میں اور جہاز میں اور پہاڑ پر سکھلانیکے لئے کیسی کوشش کی۔ اور وہ  
 انہیں کیسی صفائی اور کیسی علایمی اور مصنوعی سے ربانی پہچانیں دیتا کرتا تھا۔  
 اور نہ وہ انکے جسموں کو پہلاتا تھا۔ کیونکہ جبکہ وہ یہ کہ سے غشی کیمالت میں تھی  
 اسنے انپر رحم کیا یعنی مسجود دیکھا یا تاکہ انہیں خوراک دیے۔ دیکھو کتنے بہت بیمار  
 لوگ اُس سے عرض کرتے ہیں۔ یعنی اندھے اور بھرے۔ اور گونگی۔ اور سجاڑا  
 اور کوڑی۔ اور مفلوج۔ اور سوائے انکے جو کہ شیطان سے گرفتار تھی وہ ان کو  
 چمکا کرتا ہے۔ تھنے یہ کہی نہ پڑا ہو گا کہ اسنے ایک غریب بیمار پریشان مخلوق کو  
 رو کیا ہو۔ مگر جو آئے سو قبول کئے گئے۔ اور انہیں کہی بالوں نہ پہرا۔ اور کیا حال  
 کرتے ہو کہ وہ غمزہ دل اور روحانی بیماری پر تھوڑا سا رحم کر گیا۔ یقیناً انہیں کہیوں کہ  
 اُن سب ہزاروں جسمانی تندرستیوں سے جو اسنے زمین پر کی تھیں ایک روح کی نجات  
 اس سے زیادہ وزنی ہے۔ کیونکہ ہر ایک مرد و عورت جنکو مسیح نے شفا دی آخر کو مر گئے  
 ۔ مگر جنکو عیسے نے نجات دی کہی نہ مرینگے۔ بلکہ حیات ابدی پاؤینگے اگرچہ یہ بات  
 بہت مشکل ہے تہہ یہی اسکے نزدیک ایسا آسان ہے جیسا کہ اُسکا کوڑھیکو کہنا کہ تو پاک  
 ہو۔ ایسے ہم جنس گناہگار و آؤ مگر اسکے پاس آؤ اور وہ فوراً کہیگا کہ تو نجات پا  
 اور یہ بھی یاد کرو کہ غمزہ گنہگاروں پر کیسی مہربان تو ہے۔ یعنی توبہ کرنے والا  
 کہی کو یاد کرو کہ جو باجگیر کے گھر میں اسکے پشت کے پیچھے کھڑے ہو کر اسکے قدموں کو توبہ کے

آنسو سے دھویا۔ اگرچہ وہ فریسیوں نے حقیر کی گئے تھے۔ لیکن مسیح اُسے مہربانی سے بولتا اور یہ کہتا ہے۔ کہ تیرے گناہ صاف ہوئے۔ اور پھر یاد کرو کہ اسنے اور ایک دوسرے بڑے گنہگار کو یعنی اس سامری عورت کو جو کہ سوخا کی کنوین پر تھی کیا کہا تھا یعنی یہ کہ اگر تو خدا کی بخشش کرو اور اُسکو جو تجھ سے پانی مانگتا ہے جاننے کہ وہ کون ہے تو تو اُسے مانگتی اور وہ تجھے زندگی کا پانی دیتا۔ یوحنا کا سم باب اور ۱۱ آیت۔ اگر تم نجات کی قیمت جانتے اور اُسے مسیح سے مانگتے تو تم اُسے پاتے۔ کیونکہ وہ ایسا ہی کہتا ہے کہ اگر تم نجات کی قیمت جانتے اور اوسکی احتیاج معلوم کرتے اور اُسکے لئے میرے پاس عرض کرتے تو تم میں سے کوئی انکار نہ کیا جاتا۔ اور پھر میرے دوستوں کے عیسے نے کیسا تم کیا اور سو یا جبکہ سخت گنہگار اپنی بے ایمانی سے قریب ملاکت کے تھے یعنی یاد کرو کہ وہ اور شلم کے آئیوایے باہی پر خیال کر کے کیسا رویا۔ اور یہ بھی یاد کرو کہ وہ گنہگاروں کے نجات کی امید پر کیسا خوش ہوا اگرچہ وہ مردالم تھا تو بھی اُس امید نے اسکے دل کو خوشی سے مملو کیا۔ اور باوجود ان سب کے کیا تم شبہ کرتے ہو کہ عیسے تمہیں قبول نہ کرے گا۔ اب تم کم اعتقاد مت ہو۔ بلکہ ایمان دار ہو اور اُس پریشیت وعدہ میں بے اعتقادیکے سبب بہت مت کرو۔ لیکن خدا کا شکر کرتے ہوئے ایمان میں مضبوط رہو۔

## فائدہ

اب جو کہہ کر کہا گیا ہے ہکو اُس سے سیکھنا چاہئے کہ مسیح کے پاس آنا کیسی ضرورت کی بات ہے + جانا چاہئے کہ ہم اپنی رشتہ سے اُس سے بہت دور ہیں۔ اور کہ سب جو اتنے دور ہیں اگر وہی اسی حالت میں مرین تو ضرور ہلاک ہونگے۔ واضح ہو کہ دین میں پہلے اور خاص چیز یہ ہے کہ مسیح کے پاس آؤ۔ یعنی انجیل پر ایسا ایمان لاؤ

کہ جسمیں مسیح پر نجات کے لئے دل اور دیاں لگا دیں۔ کیونکہ فقط جماعت کی مامورین  
 حاضر ہونا یا دینی مجلس میں جانا یا پاک و ستروغین شامل ہونا کافی نہیں ہے۔ اگر  
 ہم مسیح کے پاس بنیادیں تو یہ سب بیفائدہ ہے کیونکہ نجات کسی سے حاصل نہیں  
 ہو سکتی ہے سوائے مسیح کے اور بغیر اس سے عرصہ کے کوئی نجات نہیں پا سکتا  
 ہے۔ تو تم جو پیشتر کبھی نہیں آئے تھے آؤ، اگر تم آؤ گے تو بہشت پاؤ گے۔ اگر تم  
 نہ آؤ گے تو دوزخ تمہارا حصہ ہوگا۔ خدا سے دعا مانگو تا وہ تمہیں اپنی طرف کھینچے  
 اور کلیسا کہتی ہے۔ کہ مجھے کھینچتے تو تم میرے پیچھے دوڑینگے اور مسیح کہتا ہے  
 کہ جلد آ۔ شاید کل کے روز تمہیں تھوڑی خواہش ہوگی۔ مان کل کا روز شاید  
 اب کبھی تمہارے پاس نہ آوے۔ غور کرو اس تسلی پر جو مسیح کے ان باتوں سے ملتی ہے  
 یعنی یہ کہ آؤ میرے پاس کیونکہ مسیح کہتا ہے کہ میں حلیم اور دلس فزون ہوں۔  
 اس لئے تم آئیں کہ موت ڈرو۔ کیونکہ وہ کہتا ہے۔ کہ میں تمہیں ہرگز نکال نہیں دوں گا اور  
 تمہیں چاہیے کہ تم اس کے اسباب پر یقین کرو۔ اور کچھ بیان نہ کرو۔ میں تم کو  
 میں نادان ہوں اسکے پاس آؤ۔ اور وہ تمہیں سکھاویگا۔ مت کہو کہ میرا دل سخت  
 ہے اسکے پاس آؤ وہ اسے حلیم کریگا۔ مت کہو کہ میرا دل خراب ہے اسکے پاس آؤ وہ اسے  
 پاک کریگا مت کہو کہ میں بڑا گنہگار ہوں۔ تو یہی سب ہے کہ جس کے لئے تمہیں آنا چاہیے  
 یہی شخص ہے جو گنہگاروں کو قبول کرتا ہے وہ اس ارادہ سے آیا کہ انہیں بچا دے اور تم کو بھی  
 کہتا ہے کہ آؤ تاکہ میں تمہیں بچاؤں اور نادانی سے یہ خیال نہ کرو کہ پہلے ہم اپنے تئیں درست کریں  
 اور بعد اسکے پاس آویں۔ جانتا چاہیے کہ جب تک کہ تم اسکے پاس نہ آؤ گے تم کبھی بہتر  
 نہ ہو گے۔ اور اب جو تم آئے ہو۔ تو اس فضل کے لئے شکر کرؤ جس نے تمہیں آنے کو مایل کیا ہے۔



اور جسے تمہیں خدا کی مہربان قدرت کے وغیرہ راضی کیا۔ اور جسے تمہیں اپنے عجیب رحمت کے وغیرہ مبارک بنایا ہے۔ اور پہر خیال کرو کہ خداوند نے کیا کہا ہے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ میرے پاس آنا اچھا ہے کیا تم کو یہ معلوم نہیں ہے کہ خداوند مہربان ہے۔ کیونکہ خدا نے دوزخ کے دروازہ سے بہشت کے دروازہ تک تمام راہ میں کہ جہاں تو جاتا ہے اپنے باغ کے پہرہ کو بکیرا ہے۔ دیکھو وعدہ کو اور دعوت کو بلا ہٹ کر اور انجیل کی تفسیر کو جو تم کو چاروں طرف سے گھرے ہوئے ہیں۔ اپنے نجات و نذرہ کے نزدیک رہو کیونکہ دانپرنیادہ اور سلامتی ہے +

ان اخیر باتوں سے ہر ایک ایماندار کو اپنی برگزیدگی کا تحقیق نشان ملتا ہے۔ اور کیا بعضے وقت تم ڈرتے ہو کہ تمہارا نام آسمان میں لکھا ہے یا نہیں۔ یا کہ تم اس کے برگزیدہ بن میں ہو کہ نہیں۔ اب اس کی ٹھیک دلیل دیکھو۔ کہ وہ کہتا ہے کہ جس کو باپ نے مجھے دیا ہے میرے پاس آویگا۔ کیا تم مسیح کے پاس آئے ہو۔ تو یہ ایک اچھی دلیل ہے تمہارا آئینہ ہے آیا کا ہونا جو اسے دیئے گئے ہیں۔ یوں تم اپنے بلائے جانے اور برگزیدہ ہو سیکو ثابت کرو۔ آخر کو ویسے لوگ جو مسیح کے پاس ایمان نہ آئے ہیں اس خیال سے خوش ہوں کہ آسمانی جہان میں ویسے افضل طریقے اس کے پاس آویگے۔ اب ہمیں صاف نظر نہیں آتا۔ پر ابرق سے لیکن اسوقت اسکو رو برو دیکھیں گے + ایمان دیکھنے سے اور امید داخل لانے سے تبدیل ہو گا۔ پس ہم ہمیشہ خداوند کے پاس رہیں گے + آمین +

## اکیسویں نصیحت

گنہگاروں کے بیفائدہ عذروں کے ظاہر کئے جانیکے باب میں

روحانی انجیل چوتھوں باب اٹھارہویں آیت

پرویسے سب ملے عذر کرنے لگے

جسٹیشیل کا ہمارا متن ایک حصہ ہے اُس میں مسیح کی انجیل کی برکتیں دہرتی ہے

ایک عمدہ اور بیش قیمت ضیافت کے لذیذ کھانے سے نسبت دی گئی ہے۔ کیونکہ سولہویں

آیت میں لکھا ہے۔ ایک شخص نے بہت کھانا کھلایا اور بہترے لوگوں کو بلوایا۔ ایسی ہی

مسیح نے بہت خوراک انجیل میں لوگوں کی روحوں کی لئے طیار کی ہے۔ اور وہ مہربانی سے

سب کی دعوت کرتا ہے۔ کہ جو سینا اسکے حصہ دار ہوں۔ اور سترہویں آیت

میں لکھا ہے۔ کہ اس نے اپنی نوکر و نوکروں کو کھانے کے وقت بھیجا کہ جسکی دعوت کی تھی افسے پہن

بات کہیں کہ آؤ سب کچھ تیار ہے۔ ایسے ہی مسیح نے اپنی تعلیم سے یہودیوں کو بلایا

اور اپنے جی اٹھنے کے بعد بھی اپنے شاگردوں کو بھیجا کہ اُس دعوت کو دہراؤ اور

کہیں کہ نجات کا کام تمام ہو چکا اور جو اس پر ایمان لائے اسکے پاس آدین وہ

انکی قبول کر سکیا راضی ہے اور جہاں کہیں انجیل کی منادوی کی جاتی ہے وہاں اسکی کھینچ

اگر غور کریں اس صیافت کی خاصیت کو تو ہمکو معلوم ہوگا کہ ہمارے نبات و ہندہ نے کیسی دوسری یہ ہماری نبات کی برکتوں کو صیافت سے نسبت دی ہے +

جاتا چاہیے کہ صیافت میں اچھے کھانسیکی۔ اور بہت کھانسیکی اور طرح طرح کے کھانے کی اور تحفہ کھانے کی اور مجلس کی۔ اور یہ سب مفت پائیکلی امید رکھتے ہیں۔

یہ سب اور اس سے زیادہ ہم سبکو مسیح انجیل میں دیتا ہے یہی زندگی کی روٹی ہے جو آسمان سے آئی ہے۔ اور اس کے بغیر ہم ضرور ہمیشہ کے لئے ہلاک ہو جائیں گے لیکن اس کے کھانے سے ہماری ابدی زندگی سلامت رہتی ہے۔ اور ہمارے باپ کے گھر میں وہ روٹی کافی اور افزودہ ہے۔ اگرچہ آئیوایہ مہمان بہت ہوں تپہ ہی جگہ باقی زندگی اور یہاں گناہ کی معافی اور آرام اور پاکیزگی اور بے پالک پن اور روح قدس کی خوشی۔ اور خدا کی صحبت۔ اور جلال سکونیت دیگا۔ کیونکہ مسیح کا گوشت فی الحقیقت کھانسیکی اور اسکا لہو فی الحقیقت پینے کی چیز ہے۔ یہاں پر ہم لاکھوں فرشتوں کے پاس اور پہلو شہوں کی جماعت اور اس کلیسیا کے پاس جتنے نام آسمان پر بھی ہیں۔ اور خدا کے پاس جو سب کا حاکم ہے اور کامل نیک لوگوں کی روحوں کی اور مسیح کے پاس آئے ہیں۔ یہ مفت یعنی بغیر روپیہ اور بغیر دام کے ہے یہاں جس قدر غریب ہیں اسی قدر زیادہ مقبول کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ بڑی اور بزرگ برکتیں یعنی جتنی چیزوں کا انجیل دینے کا وعدہ کرتی ہے عزیز لہا میں تو معلوم ہوگا کہ کیسی شیرین قسمت اور خوشنما اور کیسی عزت کی ہیں۔ اور دیے صفت ملتی ہیں تو لوگ خود بخود یہ خیال کر چکے کہ سب لوگ فوراً خوشی سے انہیں قبول کرینگے۔ جیسا کہ وہ لوگ اس عورت کو کہ حسین بہت دل لگی کے لائق چیزیں میں قبول کرتے ہیں لیکن افسوس الہ نہیں ہے۔

اگر ہم اس بات کا امتحان کریں یا جہان میں نظر کریں تو ہم اسکے برخلاف پاویں گے۔  
 پر مے سب ملے عذر کرنے لگے۔ کیونکہ سب لوگ جب تک خدا کے فضل سے تبدیل  
 کیے نہ جادیں تب تک ویسے روحانی چیزوں کی طرف سے اندھے اور ننگے پیے اور بہرے اور  
 مڑے ہیں۔ کیونکہ وہ شیطان کے جھوٹے سے فریب کھا کے اور جہان سے محبت کر کے  
 ان پہلو کو جسے جو سو رہا تھے ان اپنے پیٹ بہرنے کے بحث کو شش کرتے ہیں۔ جیسا کہ  
 بیمار کو اچھی خوراک کا مزد نہیں دیا ہی انکو نجات کا مزد نہیں ہے۔ اور بیمار کی  
 مانند انکی روح اچھی کھانے سے نفرت کرتی ہے۔ شہر بھی لوگ اس دہشت ناک  
 خرابی کے درمیان رہ کے کتاب مقدس کی عزت کا اور خدا کی بات کا صاف انکار کر سکیے  
 یسے شرمندہ ہیں کیونکہ دل انجیل کی قیمت کو قبول کرتا ہے اسلئے اپنی غفلت کو واجب  
 دکھانے کے لئے ویسے بہتر ہے بہانہ کی راہ لیتے ہیں جن راہوں سے ویسے اپنے تئیں اور  
 اپنے ہمسایوں کو تسلی دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور خدا کو راضی کرنے کی بیہودہ امید۔  
 رکھتے ہیں۔ اب میں خدا کی مدد سے ان عذر و کا بیان کرتا ہوں اور اس کا جواب دینے اور  
 انکی نادانی کے دکھانا کا قصد کروں گا۔ کہ ویسے کیا ہیں اور انکی نادانی کیا ہے اور جو کہہ  
 کہ ان سب عذر و کا ان کے تاہمیت اور انکی جھوٹی پناہ کی مشاڈا لنے کے لئے کہا جائے  
 کا شکے ہمارے خداوند کی روح اسکی ہمراہ ہو۔ ہم پہلے ان تئیں شمعوں کی خدمت  
 جو ہمارے من کی ذیل میں ہیں غور کریں گے اور تب آگے بڑھیں گے۔ ان دو عذر و ان  
 اور اعتراف نہ کر کے کرنے کے لئے جو اکثر لوگوں سے کیے جاتے ہیں۔  
 پہلا عذر یعنی پہلے نے کہا میں نے ایک کہیت سول لیا ہے ضرور ہے کہ میں تبا  
 اسے دیکھوں میں عرض کرتا ہوں کہ تو مجھے معاف رکھ۔

یہ عذر اس دولتمند آدمی کا ہے کہ جس نے کبیت پر کبیت افزو دیا تھا۔ جانتا۔  
چاہیے کہ اسکو کسی صورت کی ضرورت اس زمین کی دیکھنے کے نہ تھی جسے وہ خرید  
کر چکا تھا۔ شاید کہ اس نے اسے مول لینے سے پیشتر دیکھا تھا۔ اور جو وہ دوسرے  
روز تک شہر تا اس کبیت کو اسی حالت میں پاتا لیکن اسکی یہ خواہش تھی کہ اپنے انگوٹھ  
اپنی نئی خرید سے خوش کرے۔ دیکھو یہاں پر جہانکی بے حد محبت اور ملکیت کا غرور  
اور دولت کے قریب کی مثال کو۔

جانتا چاہیے کہ یہ شخص دنیا دار تھا اور اسکا حصہ اس زندگی میں تھا وہ اسکا  
لئے مسیح کی دعوت کی طرف سے پہنچا تھا۔ ان کے لئے جو دولتمند ہیں آسمان میں۔  
داخل ہونا ایک مشکل ہوگا۔ جانتا چاہیے کہ جہان کو بہت پیار کرنے میں بڑا خطرہ  
ہے دوسرا۔ عذر لینے دوسرے کہا کہ میں نے پانچ چوڑی سیل مول لئے ہیں  
اور انہیں جانچے جاتا ہوں میں عرض کرتا ہوں تو مجھی معاف رکھ۔ جانتا چاہیے کہ یہ  
مسیحی کا ردباری آدمی ہے۔ پہلا عشرت میں فریفتہ تھا۔ اور بھیہ فکر مندی  
میں رہتا تھا۔ بہت فرصت اور بہت کام دونوں ایک برابر روح کے لئے خطرناک ہیں  
یہ عذر بھی پہلی شخص کے عذر کی مانند اچیز تھا۔ یہ بہتر تھا کہ وہ دوسرے روز بیٹو کو  
بل میں آنا کہیونکہ وہ انہیں مول لیچکا تھا اسکی روحانی غرض پر جہانکا اندیشہ غالب تھا  
واضح ہو کہ کیا یہی سب پیشہ والوں اور مزدوروں اور عورتوں کا جو کہ گھرانے والے میں  
عام ہمارے نہیں ہے یعنی یہ کہتے ہیں کہ میرے پاس دین کیلئے فضول وقت نہیں  
ہے مجھے اجازت ہو کہ میں آپ سے پوچھوں کہ تمہارا وقت کس کام کے لئے ہے۔  
کیا روح کی محافظت زیادہ درکار نہیں ہے۔ کیا تمہیں نہیں چاہیے کہ پہلے خدا کی بات

اعد آگئی۔ استی کی تخاص کر۔۔ اور بغیر اسکے اگر تم تمام دنیا کو حاصل کرو اور اپنی جان گنواؤ تو اُس سے کیا فائدہ ہوگا +

جاننا چاہیئے کہ دونوں جہان کے معاملوں کو خیال کر نیکیے ہمارے پاس وقت کافی ہے اعدہ و نواد ایک ساتھ خوب خیال کئے جاسکتے ہیں کیونکہ ایک روسر یا نزع نہیں ہے۔ دین ان کا کامل نہ بناو گے۔ بلکہ وہ کامل آدمیوں کو معنی بناو گے۔ اور وہ دنیا کی پیروی پر ہی لگا رکھتا ہے۔ کیونکہ بنداری سب باتوں کے واسطے معین ہے۔ کہ حال کی اور آئندہ کی زندگی کا وعدہ اُسکے لئے ہے +

آدمی کیونکر کہہ سکتا ہے کہ اُسکو دین کے لئے فرصت نہیں جبکہ سب کا دن اسی مطلب کے لئے مقرر کیا گیا ہے پس یہی وہ پاک دن بہتر ونسے ناپاک کیا جاتا ہے یعنی کاروبار اور کابلی اور جسمانی خوشی کرنے سے۔ ہر ایک سال کے درمیان باون سبست ہیں جنہیں بالکل دین کے عام اور خاص خدمتوں کے لئے کام میں لانا چاہیئے۔ جنہوں نے اپنے تہن کو بے فائدہ گناہ اور بے وقوفی میں برباد کیا ہے۔ اور جنہوں نے اپنے لپتر کو بے کھیر فیہ سپر ہے جو انہیں نجات کے لئے دشمن کرنا تو اب وہ بے خدا کو اپنے وقت کا کیا حساب دیں گے۔ بہتر ہے جن جنہیں خدا کی بندگی کر نیکیے لئے فرصت نہیں ملتی مگر وہ گناہ کر نیکیے واسطے اور شرم کر نیکیے لئے اور شرارت کی بات چیت کر نیکیے لئے اور متوالے ہونیکے لئے بہت فرصت پاتے ہیں۔ بعضے اُن لوگوں میں سے یہ کہتے ہیں کہ وقت دراز ہے اسلئے کہ وقت جلدی کئے دل پہلانیکی چیزیں ایسا کرتے ہیں کا شکے بعضے اُن وقتوں کو جو دیکے بُری جگہ اور عیاشی کی مجلسوں میں گناتے ہیں اگر خدا کی بات پڑے اور وہ مانگے اور اسکی حمد گانے میں صرف کرتے تو پھر انکا حساب کیسا بہتر ہو تا تیسرے شخص کا عذر یہ تھا

کہ میں نے بیاہ کیا ہے اس لیے میں نہیں آسکتا یہ دوسری قسم کا عذر ہے کہ جسیر مخلوق سے بہت محبت رکھنا اور خانگی عشرت تو نکو اور اس زندگی کی خوشی کو پار کرنا شامل ہے جانتا چاہیے کہ یہ اسکا ایک ناچیز بہانہ تھا۔ اگرچہ اسنے شادی کی تھی مگر اسے لازم تھا کہ بغیر واجب محبت توڑ نیکی و وایک گھنٹہ اس سے علیحدگی کرنا یا وہ اسے بھی سی بڑی مجلس میں جہان اتنے بہت بلائے گئے تھے اور اسیدہ کی سیکورڈ نہ تھی اپنے ساتھ لے جاتا۔ اگر وہ اسے اپنے ساتھ لے جاتا تو لڑائی کے لیے راضی نہ کر سکتا تو لازم تھا کہ وہ آپ تنہا جاتا۔ اور بہتر ہے ہیں کہ جو شرعی کام میں خلاف شرع کر کے اور جسمانی رشتہ داروں سے محبت نامناسب رکھکے ہلاک ہوتے ہیں۔ جو رو اور خاوند کو چاہیے کہ اس بڑی نجات کے معاملہ میں اسپین ایک دوسرے کی مدد کرے۔ لیکن اکثر ایک دوسرے کو اس سے روکتے ہیں۔ لیکن دسے اسکے لیے جہان آئندہ میں ایک دوسرے کو ابد تک بدنام کرینگے اور یوں ہی آدم نے خالق سے مخلوق کو زیادہ پیار کر کے اپنے تئیں اور اپنے سب اولاد کو براہو کیا۔ اور اب ایسے عیال دار و ہوشیار ہوا اور یاد کرو کہ آدم نے اپنی نافرمانی واری کی تقصیر کو جو آپر رکھی لیکن خدا نے اس عذر کو اسکے گناہ کے لئے قبول نہ کیا۔ تم دیکھتے ہو کہ یہ سب بیہودہ اور نادانی کے عذر تھے۔ کیونکہ وہ سب جسمانی طور کے تھے اور حقیقت میں یہ جہان کسی نہ کسی وضع سے لوگوں کی نجات کا روکنے والا ہے۔ لیکن او بہت سے عذر ہیں جو انکی مطالبی جیہودہ ہیں اور اکثر لوگ او نہیں لاتے ہیں۔ اب میں انہیں سے بعضوں کو غور کرنے کے لیے آگے بڑھوں گا جو متھنا بعضے یہ کہتے ہیں کہ دین سنت اور شکل چیز ہے۔ یعنی سخت سمجھنے میں اور شکل عمل کرنے میں لیکن میں اسکا جواب یہاں

کہ اسکی بڑی ضرورت ہے اور مسیح ہی کہتا ہے کہ وہ ایک چیز ہے کہ جسکی بڑی ضرورت اور  
 درکار ہے۔ یعنی نجات کے مطابق اسکی ہی ضرورت ہے کیا تم ہر ایک ضروری چیز کے لئے  
 یہ عذر کرو گے کیونکہ وہ مشکل ہے۔ کیا تم اپنے سوداگری اور کاروبار میں مشکلات نہیں  
 پاتے ہو امدت سہر ہی اسکی پیروی کرتے ہو۔ اب غور کرو کہ دین کے حکم کو عمل میں لانے  
 سے دوزخ کے عذاب کا سہنا بہت زیادہ مشکل ہوگا۔ جانتا چاہیے کہ ایک شخص نے  
 ایک شہید کو اسکے مذہب کا انکار کر دیا اسکے لئے تاکہ وہ شہید نہ ہو اس سے کہا کہ زندگی بھری  
 اور موت کڑوی ہے۔ اسنے جواب دیا کہ یہ سچ ہے۔ لیکن بہت اس سے زیادہ مٹھا  
 اور دوزخ اس سے زیادہ کڑوا ہے۔ کیا ہماری محنتوں اور دکھوں کا بدلہ بہت  
 نڈیگا۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ کوئی مقدس آسمان پر جو کہ اسنے مسیح  
 کے لئے زمین پر کیا اور سہا پہنچاتا ہے +

لیکن حقیقت میں سچی وینڈاری ایسی مشکل نہیں ہے۔ جیسے کہ تم خیال  
 کرتے ہو۔ بلکہ وہ راہ ایسی سیدھی اور صاف ہے کہ مسافر انجان بھی اسے پہنچ کر گمراہ نہ ہو  
 - اور مسیح کہتا ہے کہ میرا اجر اپنے اوپر لیکو کہ میرا بوجھ ہلکا اور میرا اجر آسان ہے  
 پس اسکے احکام درو انگیز نہیں ہیں۔ اور فضل انہیں خوشنما بنا دیتا ہے +  
 جانا چاہیے کہ دین دلیگیری کے کاموں سے دور ہے کیونکہ دانش کی راہ میں  
 خوشی کی ہیں اور اسکے سب راستے سلامتی کے ہیں۔ کیا انسان خدا کو پا کر نے  
 سے اور اس سے پا کر کے جانے سے ناخوش ہو سکتا ہے۔ خدا کے ساتھ صلح  
 کرنا اور واقف ہونا کہ ہمارے گناہ معاف کئے گئے ہیں۔ اور جلال  
 کا سیمانہ پانا کیا یہ دلیگیری کی چیزیں ہیں +



واضح ہو کہ دین کی خوشی اس سے بہت بہتر ہے جو کہ جہان دینے کا دعویٰ کرتا

✱

پوشیدہ نر ہے کہ سب سے بڑے بدکار لوگ بھی جبکہ وے موت کے  
پچھونے پر ہیں ایسی خوشی کے پانکی خواہش کریں گے ✱

جانتا چاہیے جبکہ جہان آئندہ کو انکی کچھ بد ذکر سکچے گا اسوقت سچی  
دینداری کی قدر کیلے گی ✱

پانچواں یہ کہ بعضے عذر لاتے اور کہتے ہیں کہ تم دیندار لوگوں کو سکاڑھو  
باوجود تم اپنے سب دعویٰ کے اور لوگوں کے مانند ہو۔ میں ایک سوال بھائیے  
جواب کے کرتا ہوں کیا ویسے سب مکار ہیں ✱ اگر ایسا ہے تو کوئی ایسی چیز  
نہیں ہے کہ جو جہانین دین کہلا سکتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو جیل سب جھوٹی ہے  
اور سچ نے اپنا بھو بیفایہ بھایا ✱

کیونکہ وہ ہر جہان اور ہماری بیفایہ گفت و گو سے آزاد کرنیکے لئے مرانا کہ  
ہم سب کو اچھے کام کے لئے پاک اور سرگرم لوگ بنا دے ✱ یہ فرض کیا جاتا ہے  
کہ بعضے مکار ہیں اور اونپر انوسس ہے۔ اگرچہ شاگردوگوں کے درمیان یہود  
ایک مکار تھا۔ لیکن تہہ پہی اسکے سبب سے دین موقوف نہوا۔ اگر دین  
میں کچھ سچائی اور تنفلی نہوتی تو کوئی مکار بھی نہوتا۔ اگر روپیہ اور اسٹرنی  
قیمتی نہوتی تو کہوٹی بھی نہ ہوتی۔ میں یہ خیال کرتا ہوں

کہ تم زر کے لینے کا انکار نہیں کرتے اگرچہ اس میں کہوٹے روپیہ بھی ہوتے ہیں  
اور نہ زمین دار کو تم کہہ سکتے کہ میں آپ کا یہ نہیں لایا اور اس میں میرا قصور نہیں کیونکہ

جھکو خوں تھا کہ اُسین کوئی کہو مار تو پھر نہ چلا آوے + اگر مکار میں تو سب انکی بڑی ضرورت ہے  
 کہ تم اپنے تین دیکھو کہ تم سچے ہو کہ نہیں + جو کہ ایسے عذلاتے ہیں تو میں انکی صداقت میں بہت شبہ  
 کرتا ہوں۔ اور انکا دل ہی اونکو بتاتا ہے کہ یہ خدا کی عدالت میں قبول نہو گا۔ اور سوچا ایک  
 کہ کسی آدمی کو جب تک کہ اُسکا چلن بد نہ ہو مگر شہرانا اور مکار کہنا عیب گیری اور شرارت ہے  
 اور جبکہ تم سچے و نڈار کے چلن میں کوئی عیب نہیں پاتے ہو تب تم اسکی دلی تلاش کو میکرو متھا  
 ہر تھ ہو اور اُسے مکار کہتے ہو۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ تم انہیں مکار ثابت کرنے  
 میں خوش ہوتے تاکہ تم اپنی جید مینی کا عذر لا سکو۔ بعضے یہ کہیں گے کہ میں دین میں  
 اتنا دوڑ دوڑ کر نیک سبب نہیں دیکھتا ہوں ویسے سچہ کہتے ہیں کہ نہیں دیکھتے ہیں  
 نہ دیکھنا لگے اندھے ہونیکے ایک دلیل ہے کیونکہ اندھا آدمی کچھ دیکھ نہیں سکتا ہے اگر تم خدا کے کلام  
 میں دریافت کرو گے تو تمکو معلوم ہوگا کہ عیسیٰ کا کام جنگ سے نسبت دیا گیا ہے یعنی سپاہی کا  
 کام عین وقت لڑائی کے کاہلی کر نیک نہیں ہے اور عیسیٰ کا کام گھڑ دوڑ سے بھی نسبت دیا گیا  
 کہ حسین بڑی کوشش اور چالاکی درکار ہے یعنی دوڑنے والا ایسا دوڑے کہ حسین انعام  
 پاویے کتاب مقدس میں عیسیٰ کے حق میں کہا گیا ہے کہ اُسنے گناہ کی پرانی انسانیت  
 کو صلیب پر کھینچا اور ہلاک کیا ہے یعنی اپنے پیارے گناہوں کو اور اپنے جسمانی  
 عادتوں کو اگرچہ ویسے او سے ایسے عزیز تھے اور انکا ترک کرنا ایسا ہی مشکل تھا جیسا  
 دہنی آنکھ کا نکالنا تیر ہی ان سبکو اوسنے چھوڑا اور ترک کیا کیا یہ چیزیں  
 کاہل آدمی کر سکتا ہے جو کہ نہ آپ سرگرم ہے اور نہ دوسرے میں سرگرمی دیکھ سکتا ہے  
 کیا خدا یہ نہیں چاہتا ہے کہ ہم اُسے اپنے سارے دل اور اپنے ساری جان سے اور  
 اپنے سارے دبیان سے اور اپنے سارے زور سے پیار کریں اور کیا تم کہیں

شخص کو جانتے ہو کہ جو اس سے زیادہ کر سکتا ہے اور مجھے اجازت دو کہ میں تم سے  
یہ بھی پوچھوں کہ یہ کیا سبب ہے کہ تم دنیا کے کاموں میں تو محنت کر نیک صلاح دیتے  
ہو اور دین کے کام میں منع کرتے ہو اور اگر ایک دوزخ ہے کہ جس سے بچنا ہے اور  
ایک بہشت ہے کہ جسے حاصل کرنا ہے اور ایک گناہ ہے جسے فیست کرنا ہے اور  
ایک خدا ہے کہ جسکے عبادت کرنا ہے اور ایک روح ہے جسے بچانا ہے تو پھر ہم دین  
میں ایسے سرگرم کیوں نہون جیسے کہ تم جہانکے کاموں میں ہو تو عیسائی آتاکینوں  
نہ خدا کو پیار کریں جتنا کہ تم دولت اور گناہ کو پیار کرتے ہو میں یہہ جانتا ہوں کہ  
اسکا جواب تمہارا دل تمہیں دیتا ہے +

**چھٹواں عذر** اور بعض یہہ کہتے ہین کہ جو میرے پڑوسی کا حال ہو گا وہی  
میرا ہو گا اور اگر میں ہلاک ہوں تو خدا ہزاروں کی مدد کرے اگر تم ان ہزاروں سے  
بہتر نہ ہو جاؤ ہلاک ہوتے ہین تو خدا تمہاری مدد کرے عیسے مسیح نے کہا ہے بڑا،  
وہ دروازہ اور کٹا وہ ہے وہ راستہ جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے اور بہتریے  
میں جو اس میں داخل ہوتے ہین لیکن زندگی کی تنگ راہ کو تھوڑیے لوگ تلاش کرتے  
اسپر چلتے ہین جبکہ تم اور وہی مانند ہو تو اپنے حال کو بہتر نہ سمجھو۔ بلکہ تمکو  
اپنی حالت میں بڑا شبہ کرنا چاہیئے۔ مسیح کا جھنڈ چھوٹا ہے لیکن شیطان کا  
غول بڑا ہے اور مقدس یوحنا کہتا ہے کہ سارا جہان شہارت میں پڑا ہے۔  
پس بدی کرنے میں جماعت کی پیروی کرو لیکن انکے انجام پر غور کرو اور دانش مند  
ہو۔ یہہ ایک بڑا اور مہر شرفائدہ مندرقصہ ہے جو باکسٹر صاحب نے اپنی ایک  
کتاب میں بیان کیا ہے جس کتاب کا نام بے تاب کرنا ہے وہ کہتا ہے کہ مجھے

ایک ماجرایہ ہے جو کہ ایک صاحب نے ایک پل پر دیکھا اور مجھے پان کیا۔ یعنی ایک شخص  
 بہتر کے بچہ کا ایک جہیز اس پل پر لٹکے جاتا تھا۔ اور کوئی چڑا انکو ملی جس نے اگلی راہ کو روکا  
 اور ایک بہتر کا بچا پل کی دیوار پر کودا اور اسکے اوپر سے اوسکا یا زن پہلا اور وہ میڈ  
 میں گرا اور باقیوں نے اسے دیکھ کے ایک کے بعد ایک پل پر سے دریا میں کودا اور  
 ویسے سب یا قریب سب کے ڈوب گئے۔ کیونکہ بچہ پل نے کچھ سنا کہ ویسے جو افسے۔  
 پشتر گئے تھے کیا ہوئے لیکن انہوں نے یہ خیال کیا کہ اپنے ساتھیوں کی پیروی کر نیکیا  
 قصد کرنا چاہیے جو میں ویسے دیوار کے اوپر گئے اور سکر بل گرے وہیں ان کے خیال بدل  
 گئے +

اور ایسا ہی جسمانی انسان کا حال ہے جو کہ بے توبہ ہیں۔ ایک مرتبہ اور دوسرا اسی  
 کی پیروی کرتا ہے اور تیسری وہ اسکا پیچھا کئے جاتے ہیں کیونکہ ویسے یہ خیال نہیں کرتے  
 کہ وہ کہاں لٹکے لیکن جبکہ موت نے یکبارگی انکی آنکھوں کو کھولا تب ویسے دیکھتے ہیں کہ  
 قریب اس پار یعنی دوسرے جہان میں کیا ہے تب ویسے وہاں پر حاشیکو جان کہ وہ تھے کیا  
 کچھ دیکھ گئے +

ساتھ تو ان عذر اور بعضہ کہتے ہیں کہ میں امید کرتا ہوں کہ میرا حال بہتر سے بہتر  
 ہوگا کیونکہ میں اب بڑا گنہگار نہیں ہوں جیسا کہ بعضہ ہیں۔ پوشیدہ مزہ کہ ہمارا  
 مقابلہ اور رون سے نہیں کیا جائیگا مگر خدا کی شریعت سے جو کہ کامل فرمانبرواری چاہتی  
 ہے۔ پس اگر تم اپنے تین اس سے ملاؤ تو تم اپنے تین گنہگار ہو گے۔ اور یہ خیال کہ  
 کہ دوسرے دن سے تم بڑا گنہگار ہو نام کو بچا دینا۔ لیکن خداوند عیسے چہ پر ایمان لانے  
 سے جسکی سبب بازی سے تم اور ویسے سب جو کہ اوسپر ایمان لاتے ہیں بچیں گے۔ پس مکرر

یہ تو فی کی نادانی اس بات سے ہی ظاہر ہوتی ہے کہ دوسرے کو اپنے سے بدتر ٹھہرانا ہمارے  
 بچنے کے لئے کافی ہوتا تو سب گنہگار بچ جاتے سوائے اُس شخص کے جو کہ سب سے بدتر ہوتا +  
 آئیں ہوان عذر شاید کوئی شخص یہ کہی کہ یہ سچ ہے کہ میں بڑا گنہگار ہوں۔ لیکن میں  
 کچھ نیکی کرتا ہوں۔ کیا وہ میرے گناہوں کا عوض بنو گی۔ لیکن مقدس پوروس اُس کا جواب  
 دیتا ہے۔ کہ بغیر لہو بہائے مغفرت نہیں ہے۔ جانتا چاہیے کہ لوگوں کے نیک کام سچ  
 عمدہ کے لئے مقرب نہ کئے گئے ہوتے۔ کیونکہ اگر نیکی شریعت سے ہے تو مسیح نے عبت جانے  
 پھر ہم کیوں جیسے کو نجات دہندہ کہتے ہیں جبکہ اپنے کاموں سے بچنے کی امید رکھتے ہیں۔  
 یہ تو اپنا نجات دہندہ آپ بتا ہے۔ لیکن خدا کے کلام نے اسکا بندوبست کیا ہے جسکا  
 بیان افسیونکی دوسرے باب اور آئین آیت میں ہے۔ ہم نے خدا کے فضل سے ایمان  
 لاکے نجات پائی ہے اور یہ ہم سے نہیں خدا کی بخشش سے ہے۔ اور مخلصین نہیں کہ کوئی نذر  
 کرے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جب تک کہ کوئی آدمی پہلے ایمان کے وسیلہ سے بے گناہ نہ ٹھہرایا  
 جاوے تب تک وہ خدا کی نظر میں اچھا کام نہیں کر سکتا ہے۔ کیونکہ مشرور کی دعا سے یہی  
 اسے لغت ہے۔ اور انگلستان کے کلیسیا کا تیر ہواں قانون سچ کہتا ہے جو کام کم  
 مسیح کے فضل اور روح کے الہام پانے سے پیشتر کیا گیا ہے سو خدا کے آگے پسند نہیں ہے  
 اور ہر اسکا شبہ نہیں ہے کہ اُس میں گناہ کی خاصیت ہے +

ہوان عذر اور بعض جہتوں سے فرت ہونا چاہتے ہیں اور نہ دعا مانگنا چاہتے ہیں۔  
 سو وہ یہ کہتے ہیں کہ میں عالم نہیں ہوں اور خدا مجھے اُس سے زیادہ نہیں چاہتا ہے جتنا  
 کہ اُس نے مجھے دیا ہے اگرچہ تم عالم نہیں ہو تب بھی تم سچے عیسائی ہو سکتے ہو۔ کیونکہ خدا  
 اپنا کلام تمہیں بھیجا ہے اگرچہ تم اسے پہرہ نہیں سکتے ہو لیکن اسے سن سکتے ہو۔ اور یہ ہے

کہ اقرار کا کتب مقرر ہوا ہے ہر ایک شخص اگر چہ چاہے تو سیکھ سکتا ہے لیکن میرے دوستو نادانی کسی کا عذر نہ ہو گا جیسا کہ دانشمندی فرض ہے ویسا ہی نادانی گناہ ہے۔

انجیل سے تمہارے ناواقف رہنے کا یہ سبب نہیں کہ متہین فرصت کم ہے بلکہ سبب یہ ہے کہ تم اُسے جاننے نہیں چاہتے ہو۔ لیکن تم اس بات کی تو کوشش کرتے ہو کہ کیونکر خوراک اور پوشاک یا خیرات پاؤ۔ تو کریں خاطر جمع سے ان چیزوں کی طرف سے نادان رہتے ہو جس سے تمہاری ابدی سلامتی علاقہ رکھتی ہے +

**دستوان عذر** اور بعضے شخص جو کہ عمر رسیدہ ہے شاید کہے۔

کہ میں اب بہت بوڑھا ہو گیا ہوں اب اپنا دین کیا بدلون۔ تم دین کسے کہتے ہو۔ کیا ویسے بہت سے خیالات اور دستورات ہیں۔ کیا یہ بعضے پاویں یا مکان سے علاقہ رکھتا ہے۔ یہ دین نہیں ہے بلکہ اپنے دلوں کا کھٹکھٹا مائل کرنا دین ہے۔ اور بغیر اسکے کیسی نہایت بڑی ظاہر داری کسی کام کی۔ نہیں جبکہ ٹکو ٹیس ایک بوڑھا آدمی مسیح کے پاس آیا مسیح نے اس سے کہا کہ اگر کوئی پھر پیدا ہو تو وہ خدا کی بادشاہت دیکھ نہیں سکتا۔ مختصر کلام۔ اگر ہمارے دین نے ہمیں تبدیل نہیں کیا ہے تو اب وقت فرصت

کا آن پہونگا کہ ہم اپنا دین بدلیں +

**گیارہواں عذر** شاید کوئی شخص کہے کہ میں کسی آئندہ وقت

پر بہتر ارادہ رکھتا ہوں۔ ایسے ہی ارادہ نیکو کسے کیا تھا مینے جبکہ پوٹس نے ایسے سنا دی کی وہ کانپ گیا اور کہا کہ جب مجھے فرصت ہوگی میں تجھے بلا ہی سونگا

لیکن وہ وقت کبھی نہ آیا۔ پس دوزخ کی فرش بندی سے اچھے ارادوں کی بنی ہے۔ خدا ایسا نکرے اگر تم اپنے تئیں ہون میں مرو گے تو تم اپنی منہ سے آپ ہی قایل ہو گے کیونکہ متعین جبراً اقرار کرنا پڑیگا۔ کہ سب صورت کی غیریت نہیں ہے۔ اور تسبیح ہی تم دیر سے گناہ کی پیروی کر رہے ہو۔ اور نہیں جانتے ہو کہ ایک دن میں کیا ہوگا۔ اپنے بیمار اور مرنے والے پر دسی کے بستر پر جاؤ۔ اور اُسے سر اور پیٹ کے درو سے آہ کرتے اور روتے سناؤ اور اس کے ماتھے کے کاٹنے اور بنض کی اضطرابی پر غور کرو۔ اور اس کے گلے کی کھر کھراٹ اور عضون کا اینٹھنا اور اور تھنڈا پسینا دیکھو۔ اور اب کہو کہ کیا یہ وقت توبہ کرنے کا ہے اور اس زندگی کی یہ سب کیشیف تلچھٹہ کو خدا کے نذر کرو گے۔ پس بہت ہوشیاری کرو۔ اور ایسے نامناسب وقت تک خدا کی بندگی اور اپنے روح کی نجات کو چھوڑو۔ لیکن سچا سبب ابھی کہنا باقی ہے۔ یعنی کیا تمہاری ساری بے بہانہ اس ایک بات میں شمار نہیں ہو سکتے ہیں۔ کہ میں گناہ کر پیا کرتا ہوں۔ اور اسے چھوڑ نہیں سکتا ہوں۔ عوز کرو کہ تمہیں گناہ یا بہشت امین سے ایک کو چھوڑنا ہوگا یعنی تمکو رتبہ کرنا یا جلنا ہوگا۔ کیا ہم گناہ کے حال کی خوشی کو حاصل کر سکیں گے جو ایک لمحہ کی ہے ہمیشہ کے دکھ سمیٹنے کے لئے راضی ہیں کیونکہ اسکا انجام ابدی دکھ ہے

اور میں نے ایک شخص کی بابت پڑا ہے جو کہ اپنی بے اعتدالی سے اپنی بیانی کے گھونکے خطرہ میں تھا حکیم نے اس سے کہا کہ اپنی راہ بدل اور نہیں تو تیرا پکا بیانی کہوئے گا۔ اسنے جواب دیا کہ ایسے پیاریے بیانی تو خست ہو۔ اور پھر یہ جو گناہ کے پیروی کرتے ہیں سو ایسے ہی کہتے ہیں۔ کہ حرمت کے خدا اور گنہگاروں کی نجات و ہندہ اور روح پاک اور خدا کے لوگ اور ہمیشہ کی زندگی اور اسمانی جلال تم خست ہو۔ اور ایسے عزیز گناہ۔۔ اور شیطان۔ اور تاریکی۔ اور نا امید۔ یہ اور ہمیشہ کے عذاب آؤ۔

## فنایں

پس میرے دوستو گنہگار جو تاریکی کو روشنی سے زیادہ پیار کرتے ہیں اور جو خیال باطل کی پیروی کرتے ہیں اور اپنی جہتوں کو ترک کرتے ہیں اور انکے بعض عذر و نکو جو کہ اکثر لاتے ہیں ہم خیال کر چکے ہیں۔ لیکن یہ صاف ہے کہ وہ سب عذر باعث تاریکی اور دنیا داری اور دشمنی جو ہماری تباہی کی شرت سے ہے اٹھتے ہیں اور دے ایک نئے دل اور درست روح کی ضرورت کہلاتے ہیں۔ اب مذکور بہانے جو ہیں انکو شکل سے تسلی دینگے۔ یعنی وہ موت کے وقت انکی مدد نہ کر سکیں گے۔ اس تمثیل میں جو ہمارے سامنے ہے اُس میں کہی گئی ہے۔ کہ جب نوکروں نے اپنے خداوند کو ان چیزوں کی خبر دی وہ غصہ ہوا اور کہا کہ انہیں سے جو بلائے گئے ہیں میرا کہا نا چکھنے نہ پاؤینگے۔ خدا انکو یہ کہ یہ نہ تو یہ ہم میں سے جو بیان پر حاضر ہیں کسیکے حق میں دیا جاوے۔ پس ہی تک ہمارا میرا خداوند اپنے نوکروں کو حکم کرتا ہے کہ راہوں اور تنگ راہوں میں جاؤ اور انہیں زور کر کے لاکھ تاکہ میرا گھر بھر جاوے۔



اب جاتا چاہیے کہ ہم اسکے نام سے آتے ہیں اور تمہیں انجیل کی ضیافت  
 میں بلائے ہیں۔ اور خداوند کے قہر کو جاننے ہم تمہاریے منت کرتے ہیں اور خداوند  
 کی مہربانی سے ہم تمہاری دعوت کرتے ہیں۔ جو کوئی کہ اس ضیافت آیا کہہ ہی نہیں  
 پہنچایا اور نہ روکیا گیا ہے۔ + تو مسیح کے پاس آؤ۔  
 ادر مسیح اور دلہن کہتے ہیں کہ آ اور جو سنتا ہے وہ کہے کہ آ۔ اور جو پایا  
 ہے آویے اور جو کوئی چاہے زندگی کا پانی صفت یے +  
 + آمین +

---

## بائیسویں نصیحت مسیح زندگی کی روٹی ہے

یوحنا کا چھٹوان باب اور ستائیسویں آیت  
اوس خوراک کے لئے جو سڑ جاتی ہے محنت نہ کرو پر اس  
ہمیشہ کی زندگی تک رہنے والی خوراک کے لئے جو ابن آدم  
تھمیں دیگا کہ خدا باپ نے اس پر مہر کر دی ہے

جانتا چاہیے کہ جب ہمارے سجات و بندہ نے پانچزار لوگوں کو پانچ روٹی اور دو  
مچھلیوں سے کھلایا تھا تو میرے اس معجزہ سے ایسے متعجب ہوئے کہ انہوں نے ارادہ کیا کہ اسے  
اپنا بادشاہ کریں یعنی مسیحا کو۔ لیکن اوسنے انکی عرض کو قبول نہ کیا اور انکے پاس سے چلا گیا  
اور دو سو روز بہت دور تک انہوں نے اوسکی پیروی کی۔ لیکن ہمارے خداوند نے  
جو انہوں کے دلوں سے آگاہ تھا اُسے صاف کہا۔ کہ ویسے ناکارے سبب سے اسکی  
پیروی کرتے۔ کیونکہ جب بائیسویں آیت میں عیسیٰ نے انہیں جواب دیا کہ میں تم سے سچ سچ  
کہتا ہوں تم مجھے نہ منڈتے ہو۔ نہ اس لئے کہ تم نے معجزہ کو دیکھا پر اس لئے کہ تم رویان  
کہانے سیر ہوئے۔ لوگ بغیر ایک چنگاری فضل کے دلیمن رکھے ہوئے بڑی سرگرمی  
دکھلا سکتے ہیں یعنی دُعا اور صداوی کے پیچھے دوڑتے ہیں۔ لیکن تھوڑے لوگ ہیں جو  
فقط روحانی برکت کو حاصل کرنے کے لئے مسیح کی تلاش کرتے ہیں۔ اور بلکہ بتیرے ہیں  
جو روٹی کے لئے اوسکی پیروی کرتے ہیں اور نہ محبت کے لئے۔ اُدھم سب مکاری سے  
خبردار ہوں یہ لوگ بہت کوسوں سے دوسرے معجزان کے دیکھنے کے اُمید میں

آئیے ہتے۔ لیکن انکی ساری محنت اتنی دور آنے میں نقطہ روٹی کے لئے ہتے۔  
اب مسیح انہیں ایک زیادہ تحفہ راہ دکھاتا ہے۔ اور وہ انہیں ایک بہتر تہہ بستر طر ف  
مستوجہ کرتا ہے۔ وہ انہیں کہتا ہے کہ جہاں کی تہوڑی پیروی کرو۔ اور اپنی آسمانی  
پیروی میں زیادہ کوشش کرو۔ لیکن جبکہ وہ کہتا ہے کہ اوس روٹی کے لئے جو کہانی  
ہے محنت مگر ترکو اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ گوشت کو دانت دار کی محنت سے اپنے  
روزینہ کی روٹی حاصل کرنیکے لئے منع کرتا ہے کیونکہ خدا نے اس کو ہتھ کو آدم کے سب  
فرزندوں کے اوپر رکھا ہے۔ کہ تو اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھا بیگا۔ اور یہ لکھا ہے  
کہ وہ جو کام نہیں کرتا ہے کہتا ہے نہ پاوے۔ لیکن اوسکو ہمیں تیشا لائن سمجھنا چاہیئے  
کہ ہمارے پہلی اور خاص آرزو جسمانی روٹی کی محنت کرنیکے لئے نہو یہ اور نہ اوسکا عین  
نکار اور اندیشہ چاہیئے۔ لیکن اس اچھے سبب کے لئے کہ وہ نیست ہونے والی ہے۔ نہ فقط  
ہماری ضروری خوراک بلکہ دولت اور عزت اور اس جہاں کی خوشی کہ جسکے لوگ نہو کے میں  
نیست ہونگے جیسا کہ کہنا نا کہانی سے نیست ہوتا ہے وہی ہی دولت خرچ کرنے سے نیست ہوتا  
ہے اور وہی جو اسے خرچ کرتے ہیں جلد قبر کے درمیان نیست ہونگے۔ یہہ اوکی نا  
کڑا ہر کرتی ہے جو کہ بڑی سہ گرمی سے انکی پیروی کرتے ہیں۔ اور اسی سبب سے ہنکر  
چاہیئے کہ ہم اوس بڑی کوشش کی طرف لیٹے غیر فانی رُوح کی روٹی کے وہنڈنے کے  
لئے مستوجہ ہوں۔ اور جانتا چاہیئے کہ مسیح آپ زندگی کی روٹی ہے۔ جیسا کہ وہ۔  
اسباب میں مفعلاً ظاہر کرتا ہے۔ اب اس مقدمہ میں ہم تمہارے مدد کرنیکے لئے  
عزیز کریں۔ پہلا۔ کہ لیٹے مسیح کو روٹی کا نشان سمجھو۔ اور دوسرا  
کہ اس محنت کی خاصیت کو کہ جسکی جگہ بیان پر ملاح دی گئی ہے دریافت کریں کہ جیسے

ہم مسیح کو حاصل کر سکیں پھٹا۔ اب آؤ ہم سب عیسیٰ کو خوراک کی علامت میں غور کریں۔ جیسا کہ ہم کسی روحانی چیز کو نہیں سمجھ سکتے ہیں مگر جبکہ وہ نسبت دیجاتی ہے کسی جسمانی چیز سے۔ اب خدا کی مرضی ہوئی کہ وہ اپنے کام میں سے بہت سی چیزوں کو کام میں لاویے کہ جس سے ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کی خوبی کو ظاہر کرے اور اسے ہم سب کو دیے۔ جانتا چاہیے کہ وہ سورج کہلایا جاتا ہے جسکے معنی روشنی ہے۔ اور وہ پتھر کہلایا جاتا ہے جسکے معنی مدد ہے۔ اور وہ پناہ کہلایا جاتی ہے جسکے معنی سلامتی ہے اور یہاں پر وہ اپنے تین خوراک سے نسبت دیتا ہے۔ لیکن اسکی یہ کہلانے کی راہ نہ فقط ہماری روحانی چیزوں کے سمجھنے کے لئے مدد کرتی ہے بلکہ روحانی چیزوں کو بھی یاد دلانے کے لئے ہمارے کام میں آتی ہے۔ جیسا کہ جب ہم سورج کو دیکھیں تو وہ ہمیں یاد دلاویے کہ مسیح ہماری روشنی ہے۔ اور جبکہ ہم کہانا کہاویں تو وہ ہمیں یاد دلاویے کہ مسیح ہماری ابدی زندگی کی خوراک ہے۔ یہاں اُس روحانی خراج کا ایک حصہ ہے جسکے رکھنے سے زندگی اور آرام ہے۔ اور کئی ایک اور باتوں سے تم سمجھو گے کہ مسیح درحقیقت سے خوراک سے نسبت دیا گیا ہے۔ پہلا یہ کہ مسیح روحانی زندگی کے لئے ایسا ضرور ہے جیسا کہ خوراک بدن کی مدد کے لئے ہے۔ تم اس سے واقف ہو کہ خدا نے ہمارے جسم کو ایسا بنایا ہے کہ ہم بغیر خوراک کے بہت دن جی نہیں سکتے ہیں پس ایسی ہی مسیح روحانے لئے کچھ کم درکار نہیں ہے اور ایسے ہی اسباب کے ۳۳ آیت میں لکھا ہے کہ روٹی وہ ہے جو آسمان سے اترتی اور دنیا کو زندگی بخشتی ہے۔ اور پہرہ ۳ آیت میں لکھا ہے کہ میں زندگی کی روٹی ہوں اور اہ آیت میں لکھا ہے کہ اگر کوئی اس روٹی کو کھاویے تو ہمیشہ جیتا رہے گا اور اس تمام باب میں مجھے بار بار کہا گیا ہے۔ اب تمہاریے لئے یہ

بہتر ہو گا کہ جب تم اپنے اپنے گھر جاؤ تو اسے باب کو پورا پھر سہو +

دوسرا یہ کہ سب سے تم کی غمراہی خدا کی بخشش ہے۔ کوئی آدمی جانیں کہانی کی کسی چیز کو نہیں بنا سکتا ہے۔ اگرچہ آدمی درخت لگا سکتا ہے اور بوسکتا ہے اور جانور اپنا کتا ہے۔ اور اپنا کتا بھی اپنی طرح چکا سکتا ہے اگر اسکو اسکا اسباب ملے۔ لیکن انہیں سے ایک چیز کو بھی بنائیں سکتا کوئی آدمی پر دایا جانور کو زندگی نہیں دے سکتا ہے۔ پرشیدہ نر کہ ہر ایک اچھی چیز جو ہم کہاتے ہیں خدا کی بخشش ہے۔ اور ایسی ہی مسیح جو زندگی کی بر دہی ہے خدا کی بخشش ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ خدا نے اپنی بیٹی کو دیا۔ اس پر بیان بخشش کے لئے خدا کا شکر ہو + واضح ہو کہ من سلوا جو بیابان میں خدا نے بنی اسرائیل کی پرورش کے لئے بھیجا تھا وہ ٹھیک مسیح کا نشان تھا۔ جیسا کہ (۳۳) آیت میں لکھا ہے کہ خدا کی دعوتی وہ ہے جو آسمان سے اترتی ہے اور دنیا کو زندگی بخشی ہے +

تیسرا یہ کہ ہر قسم کے کہانے ہمارے استعمال کے لئے آگ سے تیار کیے جاتے ہیں اور ایسے ہی مسیح نے ہماری قربانی بشکر باغین اور صلیب پر خدا کا حرف ناک غضب جو ہم کر نیوالی آگ کی مانند تھا اپنے اوپر سہا۔ اور یہہ اگلی قربانی کے وسیلہ سے جو مذبح پر چلائی جاتی تھیں صاف طور سے ظاہر کیا گیا تھا کہ مسیح اپنے محبت کے شعلہ سے اپنے باپ اور اپنے برگزیدوں کے لئے۔ اور اس وقت خدا کے غضب کے شعلہ سے جو کہ گناہ کے برخلاف تھا اور جسکو اٹھنے سے پہلے کو قبول کیا تھا جلایا جائیگا۔ لیکن قربانی کا ترہ بالکل نہیں جلایا جاتا تھا۔ مگر آگ سے بہونا جاتا تھا اور بعد اسکے قدیمی ایماندار اسے کہاتے تھے۔ اور وہ قربانی جس سے انکی حفاظت مہیا کی گئی تھی وہی انکی غمراہ ہوئیے۔ اور ایسے ہی مسیح مصلوب ہمارے لئے ہے اگر ہم اُسے ایمان سے کہا دیں۔ اور

میں بہن ایک اور بات کی طرف ہایت کرتی ہے +

**چوستھا** جانتا چاہیکہ زندگی کی پرورش کے لئے خوراک کھانا اور ہضم کرنا چاہیئے  
خوراک کی خبر سنا اور دیکھنا بہوک کی تسلی یا بدکلی پرورش نکرنگی۔ اور اس طبع نہ فقط  
مسیح کی خبر سنا اور اسکے قانون کی طرف متوجہ ہونا اور اسکے دستور کا حصہ دار ہونا  
روح کی پرورش ہمیشہ کی زندگی کے لئے کر سکے گی۔ سچے ایمان سے ہر ایک ایماندار  
مسیح کو اپنے لئے قبول کرتا ہے اور اس پر اپنی نجات کے لئے بہرہ و سار کہتا ہے۔ اور  
اسی شکر گزار ایسے اپنے ولین کہتا ہے۔ یہ کہنا نجات کے لئے نہایت ضروری جیسا کہ  
مسیح (۵۲) آیت میں کہتا ہے۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم ابن آدم کا گشت  
نہ کھاؤ تو تم میں زندگی نہیں ہے +

**پانچواں** یہ کہ۔ اگر انسان تندرست ہے تو خوراک کھانے میں خوشی اور خرمی ہے  
لیکن جس کے لئے روحانی تندرستی اور بہوک ہی چاہیئے۔ بیمار انسان کا بگڑا ہوا معدہ لذیر  
کہا نیسے نفرت کرتا ہے اس طبع سے بہتر ہے جو کہ مسیح سے مخوف ہیں یعنی اس نجات کی تعلیم سے  
جو کہ مسیح کے وسیلہ سے ہے نفرت رکھتے ہیں۔ لیکن وہ شخص جو کہ خدا کے لئے زندہ ہے  
اور جو راستے کا بہوکا اور پایا ہے اس کو مسیح میں اور اس کی نعمتوں میں شریک ہونے سے  
روحانی خوشی شیرین معلوم ہوتی ہے یعنی اس کی محبت اور اس کا فضل۔ اور اس کا لہو اور  
اور اس کی نیکی۔ اور اس کی سفارش اور اس کا جلال چکھنے میں مائل کو شہد سے زیادہ میٹھا معلوم  
دیتا ہے وہ انجیل کے دسترخوان پر بیٹھا ہے اور وہ اپنا ایک فرہ اور گو ویسے پری ہوئی  
چیزوں کی ضیافت پاتا ہے۔ اور غزل غزلیات میں زوجہ کی مانند کہہ سکتا ہے کہ میں اس کے  
سایہ میں بیٹھنے کا شوقین ہوں اور اس کا پہل میسر مذاق میں بیٹھا ہے +

چہتوان یہ کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ جب سبب خوراک سے نسبت دیا گیا ہے۔ تو یہ اشارہ کرتا ہے کہ دیکھا نہ رہیں اوسے کام میں لاوین۔ واضح ہو کہ اس زندگی کے بہت سے کام اور عشرتیں فقط اتفاق ہیں۔ مگر ہم روزیہ کے روٹی کے بغیر جی نہیں سکتے ہیں اور جو زندگی کہ ہم جسم میں رکھتے ہیں اور خدا کے بیٹے پر ایمان لائے کہ اسے کہتے ہیں سو شہیک ایسا ہی ہے کیونکہ راست بازار ایمان سے جنین گے یعنی جننے ایک دفعہ خداوند عیسیٰ کے چکھا ہے کہ وہ مہربان ہے وہ کہے گا کہ ہمیشہ مجھے یہ روٹی دے۔  
**دوسرا حصہ** اب ہم آگے جڑیں اس محنت کی خاصیت کو دریافت کرنے کے لیے جسکے نتیجے میں صلاح دی ہے کیونکہ اس نے لڑکوں کو جسمانی کوششوں میں نہ فقط معتدل ہو سیکو یہ کہہ فرمایا ہے کہ تم اس خوراک کے لئے جو سڑ جاتی ہے محنت نہ کرو۔ بلکہ اسے انہیں یہ فرمایا ہے کہ ویسے اپنے تین آسمانی چیزوں کی پیروی کرنیکی کوشش میں مشغول نہ رہیں جیسا کہ اس نے یہ کہا کہ اس ہمیشہ کی زندگی تک رہنے والی خوراک کے لئے محنت نہ کریں اس سے ہمیں یہ سنا تا چاہیے کہ کسی طرح کی محنت ٹھہرائی گئی ہے۔ کہ جس سے گنہگار ابدی زندگی حاصل ہو سکتا ہے۔ ایک ہی طرح کے کوشش دین میں کرنا انسان کو مسیح کے سامنے صاحب لیاقت یا اس کے وسیلہ سے خدا کی رحمت کے لائق بنا سکتا ہے۔ یہ ایک عام اور بڑی خطرناک غلطی ہے جو عام انجیل کو تباہ کرتی ہے کہ جو ہمیں یہ سکھاتی ہے۔ کہ نہ ہمارے نیک کاموں سے جو ہمیں کئے ہیں۔ بلکہ ہم فضل سے ایمان کے وسیلہ سے بچ گئے ہیں۔ اور وہ ایمان بھی خدا کی بخشش ہے۔ واضح ہو کہ خداوند سب انسانوں کے شیخی کو مہیا کر گیا۔ اور آپ ہی بزرگ ہو گا۔ چاہیکہ وہ ہماری نجات میں اکیلا ہے بندہ ہو۔ اور

یہ من کے پچھلے حصے سے ظاہر ہے کہ ریافت بالکل قیاس سے باہر ہے کیونکہ اس زندگی کی روشنی کی بابت کہا گیا ہے کہ وہ بہن ابن آدم دیکھا۔ اگر یہ بخشہ جاتی ہے تو ہر مذکورہ گنہگار نہ مستحق کر سکتے ہیں اور نہ اس کو مول لینے کے لائق کر سکتی ہے۔ اس محنت کی خاصیت کو ہم ذیل کے آیتوں سے مسیکھ سکتے ہیں۔ یعنی جبکہ لوگوں نے ہمارے خداوند سے پوچھا کہ ہم کیا کریں تاکہ ہم خداوند کے کام بجالا دیں یعنی انہوں نے دریافت کرنا چاہا کہ جو کام ہم سے چاہتا ہے وہاں سوائے اس کے وہ اور کوئی دوسرا کام چاہتا ہے۔ اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ اس کے لئے کوئی بہت بڑی چیز جسے دیے خدا کا کام کہتے ہیں وہ اس کا ہے اور معلوم ہوتا تھا کہ یہ بہت ہی خیال کرتے تھے کہ اپنے کسی اچھے کام کے وسیلے سے اس روشنی کے لائق ہوں۔ اب مسیح کے اس صاف جواب پر غور کرو۔ یعنی خدا کا کام یہ ہے کہ تم اُس پر جسے اُس نے بھیجا ایمان لاؤ۔ یہی بڑی خدمت ہے جو تمہاری شخصیت اور تمہارے کام کو قبول کرنے کے لئے ضرور ہے۔ یہی کام ہے کہ جس کا خدا حکم کرتا ہے اور جسے پسند کرتا ہے اور وہی اس کا نافیہ والا ہے یعنی تم مجھے قبول کرو اور تمہاری روح مجھ پر نجات کے لئے بہرہ سار کیے کیونکہ میں اس کام کے لئے باپ سے مقرر کیا گیا ہوں اور یہ اختیار صفائی سے ثابت کیا گیا ہے اور پسند کیا گیا ہے میرے ان معجزوں کے وسیلے سے جو کہ میں نے کئے ہیں اب کام جو تمہارا کیا ہے سودہ ایمان ہے۔ جانتا چاہیے کہ وہ محنت جو ہے سو سچ پر ایمان لانا ہے جسکی صلح وہ حکومت دیتا ہے تاکہ ہم اس آسمانی خزانہ سے جنیں۔ شاید تم پوچھو گے کہ ایمان کیا ہے۔ میں اس کا جواب پادری رومین مرحوم کے باترینین دیتا ہوں۔ ایمان کے معنی یہ ہیں کہ خدا کی بات پر یقین لانا۔ اور وہ علامت کہہتا ہے کسی بات سے یا کسی وعدہ سے جو اُس نے کئے ہیں۔ اور وہ ظاہر کرتا ہے اس شخص کے اعتقاد کو جو جس کے اُسے سچ مانتا ہے۔ اور



وہ اے قبول کرتا ہے اور اس پر بھروسہ رکھتا ہے اور مطابق اسکے کرتا ہے۔ یہ ایمان ہے۔ یعنی ہم سب کو ان باتوں پر یقین کرنا چاہیے جو کہ خدا نے ظاہر کی ہیں۔ لیکن ایمان جو نجات کے باب میں ہے خاص کر کہ اُس شہادت سے علاوہ رکھتا ہے جو خدا نے عیسے مسیح کے حق میں دی ہے۔ پوشیدہ فرقہ کہ سب ایمان شہادت سے علاوہ رکھتے ہیں خواہ وہ انسان یا خدا کے ہوا ب مقدس یوحنا کہتا ہے کہ اگر ہم آدمیوں کی گواہی یعنی شہادت قبول کریں تو خدا کے گواہی یعنی شہادت اس سے بڑی ہے۔ کہ خدا کی گواہی یعنی شہادت جو اُس نے اپنے بیٹے کے حق میں دی ہے وہ یہ ہے کہ جو خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے گواہی اپنی سیج میں رکھتا ہے۔ یعنی وہ شہادت مسیح کے اپنے میں اور اپنے دل میں اپنے ایمان میں رکھتا ہے۔ اور جو خدا پر ایمان نہیں لاتا اُس نے اسکو جہنم لایا کیونکہ جو گواہی خدا نے اپنے بیٹے کے حق میں دی ہے وہ اُس پر ایمان نہیں لایا اور وہ گواہی یہ ہے کہ خدا ہمیں ہمیشہ کی زندگی بخشی اور یہ زندگی اسکے بیٹے میں ہے (یوحنا کا پانچواں باب زمین سے گیارہویں آیت تک) روح پاک اس مبارک شہادت کے سچے معنی کو سمجھنے کے لئے دلوں کو کرتی ہے۔ اور ایمان غارتب اسکی سچائی اور اسکی قدر اور اسکی ابدی ضرورت کو مانتا ہے۔ اور قبول کرتا ہے کہ وہ سچ ہے۔ اور اُس نیکی سے خوش ہوتا ہے۔ اور اپنا سارا ابدی بھروسہ اس بنیاد پر رکھتا ہے۔ اور نیچے امید رکھتا ہے کہ خداوند جو اپنے وعدہ میں امانت دار ہے وہ اُسے ہلاک ہونے نہ دے گا بلکہ ہمیشہ کی زندگی اسکو عطا کریگا۔ یا جیسا کہ ایک نامور شخص بیان کرتا ہے۔ چونکہ ایمان خدا کی سچائی کو قبول کرتا ہے اسلئے اُس میں اس فائدہ کی قبولیت ہی شامل ہے جسکے دینے کا فضل وعدہ کرتا ہے۔ خدا کہتا ہے یہی میرا جیسا ہے اور اوس میں نجات ہے۔ اور میں اپنے بیٹے کو اسے دیتا ہوں جسکو اُسکے

خواہش ہو اور یہ بھی یقین رکھنا ہو کہ وہ اس سے نجات پاویگا۔ اب کون اسکی خواہش کرتا ہے۔ اور کون اسپر ایمان لاتا ہے۔ ایماندار کہتا ہے کہ میں ہوں۔ اور میں اسکی بہت خواہش رکھتا ہوں۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ میرے نجات آسمین جمع ہے اور جس شرط پر وہ مجھے دیا جاتا ہے میں اُسی شرط پر اسی قبول کرتا ہوں۔ خداوند کہتا ہے کہ ایسا ہی ہو۔ اب شاید تم مجھے پوچھو گے کہ ایمان لانا کس لئے ممکن ہو گئی ہے۔ کیا آسمین کوئی مشکلات ہے۔ ہاں۔ آسمین ہر ایک طرح کی مشکلات و پریش ہے۔ پہلا یہ۔ کہ اُسپر ایمان لانا کہ فقط وہی نجات دینے والا ہے۔ یہ لوگ نہ کسی شے ہی خیال سے بالکل باہر ہے اور علموں کے شریعت کے مضمون کے برخلاف ہے جسکے نتیجے سب بے توبہ لوگ ہیں اور جسکی طرف جانے ہوئے گنہگار بھی بہت مایل ہیں مقدس پوروس یہودیوں کی حالت پر غم کرتا ہے۔ کہ جو خدا کی نیکی کو بخان کے اپنی نیکی ثابت کرنے کے ارادہ سے خدا کی نیکی کے تابعدار نہیں ہیں۔ (رومیونکا دسواں باب اور تیسری آیت) انہوں نے راستبازی کی تلاش اپنے کان سے کی۔ اور انہوں نے اس تہو کو کہلانے والی پتھر سے تہو کو کہلانے (رومیونکا ۹ باب ۳۲ آیت) اب یہ چیز جہان میں سب سے مشکل ہے کہ کسی دنیا دار مرد سے آدمی کو اسے اُسکے اچھے اعمال کو نکال دے اور ساچرہ والے اسکی نجات کے لئے فقط مسیح پر۔ بہرہ و سار کہوا دیے۔ اسلئے ایمان لانا محنت کہلانے لگی ہے +

دوسرا یہ کہ بہتر یہ ایسے لوگ ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ مسیح پر نجات کے لئے ایمان لانا اور اُسکی کلام کو سنا بہت آسان اور ایک عام چیز ہے اسلئے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں اتنے کوئی اور سخت مشکل کام کرنا چاہیئے یا کوئی چیز جو بڑی اور

لایق بخشش کے دکھلائی دے کرین۔ جب کہ عبادت گاہ اور شفا خانہ بنانا۔ اور  
 بہت کچھ غریبوں کو دینا یا ٹاٹ پہنا۔ یا خانقاہ میں رہنا یا زیارت کرنا۔ کیونکہ ایسے  
 لوگ ہوتے ہیں کہ جنہوں نے لوہے کی کیلین جوتیوں میں گار کے چلے ہیں۔ اور بعض  
 نے اپنے دیوتا کو راضی کرنے کے لیے اپنے رٹ کو نکر آگ میں جلایا ہے۔ لیکن انہیں سچ  
 پر ایمان لانا اس سے بہت سہل اور آسان معلوم دیتا ہے اور اسی سبب سے وہ  
 ان کے لیے بہت مشکل ہے۔ مثلاً ہم ایک سریانی سپہ سالار کا حال جو کہ کوڑی تہا پر  
 عہد کی کتاب میں یون پڑھتے ہیں کہ اس نے ایٹ نبی سے تندرست ہونیکے لیے ایک  
 بڑا سفر کیا تھا۔ جب یہ امیر آدمی دروازہ پر آیا تب نبی نے ایک تاحد کو باہر بھیجا  
 اسے یہ کہنے کو کہ دریائی اردن میں ہناویے اور وہ چٹکا ہو جائیگا۔ تم کہو گے  
 کہ یہ ایک سہل بات تھی۔ اور یہ ایسی ہی تھی لیکن اسی سبب سے وہ مشکل ہو  
 گیا۔ کیونکہ اس سہل بات نے اس بڑے آدمی کو غصہ میں ڈالا۔ اور اس نے کہا  
 مجھے یہ گمان تھا کہ وہ بے شک مجھ پر اس نخل آویگا اور کھڑا ہو کے خداوند اپنے  
 خدا کا نام لیگا اور اس مکان پر ہاتھ پڑیگا۔ سو وہ غصہ میں ہو چلا۔ لیکن اسکے  
 نوکر و غنیمت سے ایک نے دانائی کی بات کہی کہ اگر نبی تجھے کوئی بڑا حکم کرتا تو کیا اُسے تو  
 نہیں مانتا تو اس بات کو کہ جو اس نے کہی کہ نہالی اور پاک ہو کتنا زیادہ ماننا چاہیے۔  
 اُس نے یہ بات مان لی اور بالکل چٹکا ہو گیا (۲ سلاطین کا پانچواں باب) +  
 قیصر اسیہ کہ ایک اور دوسری چیز ہے جو ایمان کو محنت تہیاتی ہے۔ بہتر ہے  
 یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ایمان کو بہت فوقیت دیا جائے تو یہ لوگ کونیک اعمال سے غافل  
 کر دیے گی۔ اور یوں نیکی اور اخلاق کے حق میں مضر ہوگی۔ بعض گمان کرتے ہیں کہ

لوگوں کو مرتے وقت مسیح اور اسکی لمایت کا ذکر کرنا کچھ نقصان نہیں ہے کیونکہ وہ اس تعلیم کو بدستعمل میں لائیکے لیے جی نہیں سکتے ہیں۔ لیکن مسیح کے خون اور فضل کی تہوڑی مناد دی کرنا چاہیے تاہنکہ وہ لوگوں کو عیاشی کی طرف ہدایت کرے۔ لیکن ایسے لوگوں پر افسوس ہے یہ وہی لوگ ہیں کہ جو تندرست ہیں اور طبیب کے محتاج نہیں ہیں۔ اگر وہ کبھی گناہ کے قابل ہوئے ہوتے اور عادل اور پاک خدا کے غضب سے ڈرنیکی ہدایت پاتے تو یہ اُس ناپاہ کی طرف جیسے سوائے گنہگاروں کے لیے اور کوئی ناپاہ نہیں ہے خوشی ہے ہاتھ اور دیے تجربہ سے جانتے کہ انجیل کی تعلیم جبکہ زندگی بسر کرنے کے لیے اچھی ہے وہی ہر نیکی کے لیے ہی ہے۔ اور یہ دعویٰ کرنا کہ پاک انجیل الٰہی ہر اثر رکھتی ہے حقیقت میں یہ ہر اثر نام لگانا ہے۔ فی الحقیقت ہم خدا کے کلام سے اور تجربہ سے اور غور کرنے سے جانتے ہیں کہ ایمان و نیکو پاک کرتا ہے۔ اور محبت سے کام کرتا ہے اور سب راستے اور نیکی کے میوہ پیدا کرتا ہے۔

چوتھا یہ کہ وہ چیز جو مسیح پر ایمان لائیکو بڑی مشکل بناتی ہے سو یہ ہے کہ وہ دہشت ناک نگاہ جو توبہ کیا ہوا گنہگار اکثر اپنے مقصود کی رکھتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ اُس نے خدا کی شریعت کو توڑا ہے۔ اور اس کے دہشت ناک لعنت کے بلا میں پڑا ہے۔ اور وہ اپنی شریعت کی بدی سے اور اپنے دل کی بلا سے واقف ہے۔ اور معلوم کرتا ہے کہ اُس کا دل سب سے زیادہ فریبی اور نہایت بد ہے۔ اور اپنے تین بڑے گنہگاروں میں شمار کرتا ہے اور غور کرتا ہے کہ کوئی دوسرا گنہگار جہان میں ایسا نہیں ہے جیسا کہ میں ہوں۔ اور وہ یہ بھی خیال کرتا ہے کہ میرا حال سبہو لئے نرالا ہے۔ اور شاید وہ ڈرتا ہے کہ میں نے وہ گناہ کیا ہے کہ جبکی مغفرت نہیں ہے۔ اور وہ مالا کرتا ہے کہ میں کبھی کے خیالوں سے

بہر اہون۔ اور باعثِ انِ شعب کے اور شاید اور بہتر یہ سببوں کے ڈرتا ہے کہ میری مدد خدا میں نہیں ہے +

اور سوائے اسکے توبہ کے ہوئے گنہگار کے ساتھ شیطان بہت مشغول ہے۔ کیونکہ وہ ڈرتا ہے کہ اپنے میں سے ایک کو کہو نیگا۔

جیسا کہ اُس قدیم نوجوان کے ساتھ ہوا تھا جو کہ مسیح کے پاس جسمانی صحت کے لئے آیا تھا۔ جب وہ آنے لگا دیو نے اُسے دیکھ مارا اور انیٹھا دیا۔ سو شیطان مسیح سے روح کو دور رکھنے کے لئے اپنی ساری حکمت اور اپنے سب وکیلوں کو کام میں لاتا ہے۔ وہ کسی چیز کی اتنی زیادہ مزا محنت نہیں کرتا ہے جتنا کہ اوس شخص کے جو کہ ایمان سے مسیح کے پاس بھاگتا ہے۔ ان مشکلاتوں کے سوائے ایک اور مشکل دینداروں کو درپیش ہے یعنی توبہ کی ہوئی اور روشن کی ہوئی روح جسکو یقین کھد ہے کہ نجات کسی میں نہیں ہے فقط مسیح میں ہے۔ اکثر وہ یہ خیال کرتا ہے کہ مسیح کے پاس جانا میرے لئے گستاخی ہوگی کیونکہ میں بڑا قصور وار اور ناپاک اور نالایق ہوں۔ اسلئے وہ یہ خیال کرتا ہے کہ جب میں اور زیادہ درست اور نہایت فروتن ہوں گا اور زیادہ دانش اور پاکیزگی حاصل کروں گا تب مسیح میں امید رکھنے کے لئے قصد کروں گا۔ لیکن یہ بڑی غلطی ہے اور یہ انجیل کا الٹ دینا ہے۔

جانتا چاہیے کہ گنہگار کا پہلا کام مسیح کے پاس بھاگنا ہے۔

اور خدا کی گواہی جو اسکے بابت ہے اوس پر ایمان لانا ہے۔ یعنی یہ ایمان

لانا کہ اسکا ہوسب گناہوں سے صاف کرتا ہے۔ اور ہر ایک آنے والا گناہگار قبول کیا جاویگا۔ مسیح کیسکو نکال نہیں دیتا ہے جو اسکے پاس آتے ہیں۔ اور نہ کوں مطالب جو عذر کئے گئے ہیں صاف دکھلاتے ہیں کہ ہمارا مبارک خداوند کیسا درستی سے حق میں بولتا ہے۔ کہ اوس خوراک کے لئے جو ستر جاتی ہے محنت نہ کرو۔ لیکن تیسرے ہی خدا مبارک ہو جو ایمان کا پیشوا اور کامل کر نیا والا ہے اپنی روح پاک کی قدرت سے وہ ایمان کو روح کیواسطے آسان کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی مرضی کے موافق ہم میں چاہنے کے اور کرنے کی تاثیر دیتا ہے۔ ہماری بقیت ایمان کے باب میں خدا سے یہ ہے حالانکہ وہ پہلی مشکل دکھلائی دیتا ہے سنگھ ہمارا مسیح کے مکتب میں رہنے سے آسان تر ہو جاتا ہے تو اب خدا کے فضل کے پہچان میں بڑھتے جاؤ۔

## فائدہ

پہلا یہ مطلب ہم سبہوں کو الزام دیتا ہے۔ اور اس سے ہمارے خداوند کا بھی یہی ارا وہ ہوتا۔ تو اوہم سب آسے قبول کریں۔ کتنے بہترے ہم میں سے سخت محنت کرتے ہیں۔ لیکن کسکے لئے۔ ہاں ایک حکمرانہ روٹی کے لئے۔ ہفتہ میں بڑے بڑے چہون تھوڑے زر کے مہیا کرنے میں خرچ ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ سب درست ہے +

اور یہ اوس سے زیادہ نہیں ہے جو کہ خدا جانتا ہے۔ یعنی خدا نے کہا ہے۔ چہون تو محنت اور اپنا سب کام کر +

لیکن کیا یہی سب کام ہے۔ کیا رُوح کے لئے کوئی کار و بار نہیں

ہے +

ایسے میرے دوستو یہ خیال نکو کہ بدن کے لئے محنت کرنے کے باعث اُس ایک چیز کا کرنا جسکی تمہاری رُوح کی محافظت کے لئے بڑی احتیاج ہے۔ تمہیں یہ عذر کر لیا یہ نہیں۔ تمہیں دونوں جہان کا خیال کرنا چاہیے اور دونوں کو بہتر خیال کر سکیں گے جبکہ دونوں کو ایک ساتھ عذر کرینگے۔ لیکن پہلے خدا کی بادشاہت اور اسکی نیکی کی تلاش کرو۔ اور یہ سب۔ چیزیں یعنی خوراک اور پوشاک تکو دے جائیں گی +

اور اس جہان کی بطلت پر خیال کرو یعنی یاد کرو کہ جسمانی چیزیں خرچ کرنے سے فنا ہوتی ہیں +

لیکن جو مسیح زندگی کی رُوٹی ہے ہمیشہ تک رہیگی اور جو یہ رُوٹی گھٹا ہے کبھی نہیں لگا +

دوسترا کیا تم پوچھتے ہو کہ میں کیونکر ایمان کر پاؤں۔ میں اسکا جواب دیتا ہوں کہ وہ خدا کی بخشش ہے۔ اور سرگرمی کی دُعا سے اور ہر روز انجیل پر غور کرنے سے جو کہ کلام ایمان ہے اسکی تلاش کیجائیے۔ ایمان سننے سے آتا ہے اور سننا خدا کی بات ہے۔ اس لئے جہان مسیح کی منادی ہوتی ہے حاضر ہو۔ کیونکہ مسیح کی بہترین اوسکی آواز پہنچاتی ہیں۔ اور اوسکی اور غیر ذکی آواز میں امتیاز کرنا جانتے ہیں۔ کاشکے تم ہی پہچان سکو۔ اور جبکہ تم اس بات کو سن رہے ہو سرگرمی سے دُعا مانگو کہ رُوح پاک تمہاریے دکھو روشن کرے

اور تمہارے اس سننے کے ساتھ ایمان شامل کرنیکی طاقت بخشے۔ اور یوں  
تمہاری رنج کو فائدہ ہو گا +

**تقسیم** ایمان جھوٹا ہے کہ بہتر ہے لوگ بیفائدہ محنت میں ہیں بھی  
کرتے ہیں۔ اگرچہ ویسے نیکو کاری کی پیروی کرتے ہیں۔ اور ویسے نیک ہیں  
کی اور آئندہ کو بچنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ لیکن تسپر بھی وہ اپنی آزمائش  
نہیں کر سکتے۔ اسکا کیا سبب ہے۔ اسلئے کہ انہوں نے اسے نہ ایمان سے  
بلکہ شریعت کے کاموں سے تلاش کی۔ رومیوں کا ۹ باب ۳۱ آیت بجا اُس  
بڑے پتھر سے جس پر بہتر یہ گر کے ٹوٹ گئے ہیں۔ اور یاد کرو کہ دین میں پہلا کام  
مسیح پر ایمان لانا ہے مسیح کے ساتھ شروع کرو تب ہر اک چیز خود بخود مددتی  
سے ہوتی جاگی +

چوتھا اخیر میں تم سے پوچھتا ہوں کیا تم میں سے کسی نے اس پیش قیمت ایمان  
سے مسیح کو قبول کیا ہے۔ کیا تم اُسے زندگی کی روٹی کی مانند دیتے ہو جو کہ عریب۔  
لوگوں کی خوراک ہے۔ تو تم اُس خدا سے خوش ہو جو ہمیں ہمیشہ کی زندگی کے دینے کا قرار دیتا ہے  
ویسے جنہوں نے جنگل میں من کہا یا سب مر گئے لیکن مسیح اکیاون آیت میں کہتا ہے میں  
ہوں وہ زندگی کی روٹی جو آسمان سے اتری ہے اگر کوئی اس روٹی کو کھائے تو ہمیشہ جیتا  
رہے گا۔ اور جو میرا گوشت کھاتا ہے اور میرا ہونو جیتا ہے وہ اپنے میں ابدی زندگی  
رکھتا ہے۔ اور میں اسکو روزِ اخیر میں اٹھاؤں گا۔ اسے یقین کرو اور خوش رہو۔  
اور اے خوشوقت ایماندارو خداوند مسیح تم سے اب کیا چاہتا ہے وہ یہہ چاہتا ہے کہ  
تو اسکی راہ میں چل اور اسکی خدمت میں کوشش کر۔ کیونکہ جب الہیاس نبی قریب فاقہ



کہ تھا خداوند نے اسکے لئے خوراک مہیا کی تو اس نے اٹھ کے کھایا اور پیا اور لیٹ رہا  
 بت خداوند کا فرشتہ دوبارہ آیا اور اس سے چھوٹا۔ اور کہا اٹھ اور کھا کہ تیرا سفر  
 تیری قوت سے زیادہ ہے۔ سو اس نے اٹھ کے کھایا اور پیا اور اس کے کھانے کی قوت  
 سے چالیس دنوں کا سفر کر کے خدا کے پہاڑ حورب تک پہنچا۔ پہلے سلاطین  
 کا اونٹنیوں باب ساتویں و آٹھویں آیت اور یون عیسائی مسیح کو کہا تے ہیں  
 کہ جب کا گشت فی الحقیقت کھانیکلی اور جب کا لہو فی الحقیقت پینے کی چیز ہے۔  
 اور اس قوت سے جو تو نے مسیح سے حاصل کی ہے۔ بغیر تکنے کے روڑ لگا اور  
 بغیر ماندہ ہونیکے چلے گا۔ جب تک کہ خدا کے پہاڑ پر پہنچے اور برہ کے شادی  
 کی ضیافت میں بیٹھے۔

✱ آمین ✱

## تیسویں نصیحت گنہگار فضل سے تبدیل کیا گیا ہے

پہلا پطرس کا م باب ۳- اور ۴- آیت

غیر عکلیو کے طور پر چلنے کو ہماری عمر سے جو کچھ گذرا ہے وہی  
بس ہے اُس میں ہم حرام کاری اور شہوتوں اور شرابی  
مستی اور بہت کھانے اور پینے میں اور مکروہ بت پرستی میں  
اوقات بسر کرتے تھے اور ویسے اس سے تعجب کرتے ہیں  
کہ تم اُن ساری بدکاری میں اگلے ساتھ نہیں دوڑتے ہو  
اور تمہاری بدنامی کرتے ہیں +

جاتا چاہیے کہ ہماری نجات و ہندہ کے موت کا سبب گناہ تھا۔ اور وہ  
ہم کو گنہگار فقط گناہ سے بچانے کے لئے فرا کہ جس میں ہم سزا نہ پاویں بلکہ گناہ کی  
قدرت سے بھی بچا دیے تاکہ وہ ہم پر سلطنت نہ کر سکے کیونکہ کہا گیا ہے کہ نجات و ہندہ  
کی موت کا یہ دو چند فائدہ پانے اور لہو سے ظاہر ہوا کہ جو اُس کے چمیدے ہوئے  
پہلو سے بچا نہا جس کہ مقدس روح اپنے پہلے مکتوب کے ۵ باب اور ۶ آیت میں  
کہتا ہے۔ یہ وہی ہے جو پانی اور لہو سے ظاہر ہوا کہ لہو سے ہم گناہ کی خطا سے  
بیگناہ ٹھہرائے جاتے ہیں اور پانی سے ہم سبہزئی ناپاک حصلت پاک کیجاتی ہے اور  
ان دونوں کے ایک برابر ضرورت ہے اور یون مسیح کامل نجات و ہندہ ہوا۔ اور جو کچھ  
خدا نے جوڑا ہے اُسے کوئی آدمی جدا نہ کرے۔ کیونکہ جیسا کہ ویسے دونوں نجات کی تدبیریں

علائے گئے ہیں ویسے ہی دیے سب ایسا نذرانہ کے تجربہ میں ہی ملائے گئے ہیں۔  
 جبکہ گناہ کار مغفرت کے لئے جگایا گیا اور مسیح کے پاس لایا گیا تب وہ مسیح کے  
 موت کی دوسرے فائدہ کے یعنی موت کے قبضہ سے ہی رانی اپنی کسی سہ گروہ ہوش  
 رکھتا ہے۔ ایسا ہی مقدس پتر میں ہمیں اس مقدسہ میں چڑھتے باب کی پہلی آیت میں  
 سکھاتا ہے کہ مسیح نے ہمارے واسطے جسم میں دکھہ اٹھایا ہم ہی دکھہ اٹھایا  
 میں تیار ہو یعنی سب عیسائیوں کو اسی ارادہ سے گناہ کے برعکس اور راستہ بازی  
 کے لئے جس کہ مسیح تیار رہنا لازم ہے۔ کیونکہ مسیح گناہ کار کو واسطے جسم میں  
 دکھہ اٹھایا کہ خدا کے لئے روح میں زندہ ہوا اس لئے ہم سب ہو کہ وہی گناہ سے باز  
 رہنا لازم ہے اور آئندہ اور لوگوں کی خصلت کے موافق زندگی بسر کریں بلکہ خدا کی  
 مرضی کے موافق بسر کریں۔ کیونکہ حواری کہتا ہے کہ ہماری عمر سے جو کچھ گزرا ہے  
 وہی بس ہے۔ ہاں ہم سب یہی بہت گناہ کر چکے ہیں اور اسنے ہمارے بہت وقت  
 اور محنت کو لے لیا ہے اور اس وقت سے ہمیں چاہیے کہ خدا میں زندگی بسر کریں  
 ان فائدہ مند باتوں میں چار چیزیں ہیں جنکا ذکر کیا جائیگا +

**پہلا۔** جسمانی آدمی کا چلن بیان کیا جائیگا +

**دوسرا** وہ بڑی تبدیلی جو فضل ایسے آدمی میں پیدا کرتا ہے +

**تیسرا** اس بڑی تبدیلی کی واجبات +

**چوتھا۔** تبدیل کیا ہوا شخص جہاں سے کون سے سلوک کی امید رکھتا ہے +

**پہلا** جسمانی انسان کا چلن بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ غیر تو مومن کی مرضی کے موافق

کام کرتا ہے اور گناہ میں رہتا ہے۔ یہ خوب تحقیق نہیں ہے کہ پتر میں نے اس مکتوب کے

فقط یہودیوں کو یا غیر قوم کو بھی لکھا تھا اور نہ اس سے ہلکو کچھ سہرا کا ہے۔ کیونکہ۔  
 جسمانی یہودی اور جسمانی غیر قوم اور جسمانی عیسائی میں کچھ فرق نہیں ہے۔ یہ سب لوگ  
 تو خدا کی مرضی کے موافق نہیں چلتے ہیں اگرچہ خدا کی مرضی ہمارے اعمالوں کے لئے درست  
 قانون ہے لیکن اسکی کون تلاش کرتا ہے اور کون پولوس کے موافق کہہ سکتا ہے۔  
 کہ ایسے خداوند کو کیا چاہتا ہے کہ میں کروں۔ کوئی جسمانی آدمی ایسا نہیں کہہ سکتا  
 ہے۔ مگر وہی جو پولوس کی مانند خدا کے لئے تبدیل کئے گئے ہیں کہہ سکتے ہیں جو بڑا فرق  
 عیسائیوں اور دوسروں کو ان کے درمیان ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس نے دلی تبدیلی  
 حاصل کی ہے وہ روح کے مطابق چلتا ہے۔ اور جس نے دلی تبدیلی حاصل نہیں کی ہے  
 وہ جسمانی وضع پر چلتا ہے۔ کیونکہ پولوس رو میوں کے ۸۔ باب میں اسکا بیان طویل  
 طریق کرتا ہے۔ کہ وہ جو جسمانی ہے جسمانی چیزوں کو مانگتے ہیں اور وہی جو روحانی  
 ہیں روحانی چیزوں کو مانگتے ہیں۔ جانتا چاہیے کہ جسمانی لوگوں کے سب خیال اور بات اور خواہش  
 اور یہودی اور غرضی کن چیزوں کی طرف ہے ان ان چیزوں کی طرف ہیں جو کہ جسمانی قسم کی  
 ہیں۔ کیونکہ جب تک کہ وہ اُس حالت میں ہیں تب تک کچھ دانش نہیں رکھتے ہیں اس لئے  
 جو کہ روحانی یا آسمانی چیزیں ہیں اُن سے زبردستی غرض نہیں رکھتے ہیں اور نہ اُن سے خوش ہوتے  
 اور نہ ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا خداوند پر خدا کے تیسرے باب اور چھٹی آیت میں کہتا ہے  
 کہ جسم سے پیدا ہوا ہے وہ جسم ہے اور جو روح سے پیدا ہوا ہے وہ روح ہے جبکہ  
 سر نہ پیدا ہو وہ غیر قوموں کی طرح پرکام کرتا ہے اور وہ جسم کے وضع پر چلتا ہے کاشکے  
 خداوند اپنی مہربانی سے اُن پر ظاہر کرے اُس حالت کے خطرہ کو کہ جسمیں ویسے ہیں اور  
 اپنے فضل سے اُس کے درمیان سے انہیں رٹائی دیے۔ عورت کو متن پر کہ لوگ گناہ کرنے کے

لئے کیسے طیارہ بنیے وہ اسکی طرف دوڑتے ہیں اور وہیے انکی خوشی ہے اور انکے  
قدم بُرائی کرنا کیونچا لاک ہیں اور یہ ہر ایک اچھی چیز نیکی طرف سے مست اور کامل ہیں۔  
اور یہ بھی خیال کرو کہ لوگ گناہ کر سیکے لیے کیسے جمع ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو گناہ کرنے کی ترغیب  
دیتے ہیں۔ اور یہ تعجب کرتے ہیں کہ تم انکے ساتھ نہیں چلتے ہو۔

پوشیدہ مزے کہ آدم بُری صحبت میں تباہ ہوا۔ اور اب اُس صحبت کے باعث  
انکے سب لڑکے فقط بد بنوئے بلکہ بدی کروائے والے ہوئے اسلئے تم بُری صحبت  
سے پرہیز کرو کہ وہ اچھی عادتوں کو بگاڑتے ہے اور دانشمند آدمی کی صلاح کو جو یہ  
کہتا ہے کہ تو ایسے میرے بیٹے اگر گنہگار تجھے ترغیب دے تو انکا کہنا مست مان۔  
غور کرو کہ یہ لوگ گناہ کرنے میں کیسے پائدار ہیں وہ غیر قوموں کے طور پر چلتے ہیں وہ یہ  
گناہ کے لئے محنت کرتے ہیں۔ جیسے کہ لوگ اپنے پیشہ میں محنت کرتے ہیں نہ کبھی کبھی بلکہ  
ہر روز۔ اس سبب سے بدکار گنہگار کہلائے جاتے ہیں اور ایسوں پر مسیح نے جو حاکم ہے  
ہمیشہ کے عذاب کا فتویٰ دیا ہے۔ اور اب ہم سب ادراہ کی تفصیل پر غور کریں  
یعنی جبین پرستیان اور مہانیاں اور نواح رنگ کی مجلسین اور نواح گہ کی دل لگیان۔ اور  
ایسے ہی اور دل پہلے کی چیزیں شامل ہیں۔ اور یہ چیزیں روحوں کے پرنسپل کے لئے شیطان  
کا جال ہے۔ جانا چاہئے کہ وہ بے پرستی یعنی بتوں کا پر جان زندہ اور سچے خدا کی تحقیر  
کرنا ہے۔ اور بت پرستی کے ساتھ اکثر ناپاک زنا کاری اور شراب خواری اور بہت  
سی بُرائیاں ہوتی ہیں۔ اور یہی دستور غیر قوموں کا ہے۔ اور کیا یہ دستور بہتر ہے۔  
جیسا یونانکے ہنرین ہیں اور کیا ہر ایک جگہ ایسے لوگ ہنرین ہیں کہ جو اعتدال سے باہر ہو جائیں  
ہیں۔ کاشکے ایسے لوگ اپنی راہوں کی غلطی کو دیکھیں اور خداوند کو رحمت اور فضل کے لئے

پکارین۔ اور دوسری چیز یہ ہے جو اب غور کیجائیگی۔ دوسرا وہ بڑی تبدیلی جو جسمانی آدمی میں خدا کا فضل پیدا کرتا ہے۔

یعنی وہ تبدیلی جس سے ہمارا مطلب ہے۔ اور وہ گنہگاروں کی ظاہری درستگی سے باہر ہے۔ کیونکہ وہ باطنی اور عجیب تبدیلی ہے جو خدا کی روح اور مسیح کی انجیل کے وسیلہ سے کیجاتی ہے اور ایسا ہے اسباب کے چھٹی آیت میں پڑھتے ہیں کہ مردون کو انجیل کا وعظ کیا جاتا ہے یعنی پتھر میں نے اُن ایمان داروں کو جو مرنے والے تھے اور وہ ابھی انکو جو کہ اسوقت زندہ تھے یہ لکھا کہ اگر وہ آدھ سو گے نزدیک جسم میں ستر اپاویں تاکہ وہ بے دریافت کریں۔ اور اپنے گناہوں کے لئے اپنے تئیں الزام دیں۔ اور اپنی جسمانی خواہشوں کو ماریں اور یوں ہی گناہ کی طرف سے مریں تاکہ خدا کے نزدیک روح میں جہنم۔ اور وہ گناہ کی موت سے راستہ بازی کی زندگی کے لئے زندہ ہو دیں۔ اور روح سے مدد پا کے خدا کی مرضی کے موافق بنائی جائیں۔ اور وہ چیزیں جو اسکی نظیر میں پندیدہ ہیں کریں۔ یہ تبدیلی اکثر انجیل کی سناوی سے پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ فقط انجیل نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے۔ یہ خدا کا مضبوط ہتیار ہے۔ شیطان کے قلعوں کو گرائیکے لئے۔ اور آدمی کی آنکھوں کو کھولنے کے لئے اور تاریکی سے روشنی کی طرف اور شیطان کی قدرت سے خدا کی طرف پھرنے کے لئے ہے۔ جانتا چاہیے کہ گناہ کا اکثر پہلے اس شریعت سے جو دس حکم میں لکھی ہے ڈر جاتا ہے۔ اگر اسکی آنکھیں خدا کی روح سے کھولی گئی ہیں تو وہ دیکھتا ہے کہ شریعت روحانی ہے اور وہ اس کے دیکھے پوشیدہ خیالوں تک پہنچتی ہے اور وہ شریعت کو توڑ کر اسکی لعنت کے نیچے ہے۔ اگرچہ وہ پیشتر بغیر شریعت کے زندہ تھا۔ جبکہ احکام زور کے ساتھ اس کے دلیں داخل ہوتے ہیں تب گناہ جی

اور وہ مرجاتا ہے۔ یعنی وہ اب دیکھتا ہے کہ شریعت کی طرف سے وہ مردہ ہے اور اسکے گناہوں کے سبب عدل سے اسے ہمیشہ کی موت کا الزام دیا گیا ہے۔ لیکن جاتا چاہیکہ گناہ کے زور کو تباہ کر نیکی کے ثمرات شریعت کافی نہیں ہے۔ بلکہ انجیل ایک ہتھیار ہے۔ جو روح پاک کی مدد سے اس مقصد کے لئے کام میں لایا گیا ہے۔ اور گناہ کبھی ایماندار کو اب خراب نہیں دکھلائی دیتا ہے جیسا کہ جب وہ دیکھتا ہے کہ مسیح اس کے لئے مصلوب ہوا۔ حواریوں کی منادی کا یہ بڑا مطلب تھا کہ گناہ کے لئے مسیح مصلوب کیا گیا ہے اور مسیح کے پہلے خادموں نے یہ مقرر کیا کہ یسوع مسیح کے اور اس کے مصلوب ہونیکے سوا یہ لوگوں کے درمیان اور کسی بات کو نہ جتادیں۔ اور ان کی کسی حلال والی خوشی صلیب کی تھی۔ کیونکہ اس نے غریب اور کم بخت اور گناہگار لوگوں کے دلوں کو غیر قوموں کے درمیان مصلوب کیا۔ یعنی ویسے جنہوں نے گناہ کی عشرت میں زندگی گانی گائی اور ان کی خصلت کو نہایت خراب اور پست حالت میں ڈالا تھا ویسے پاک اور فروتن اور پارسا اور پرہیزگار اور معتدل اور دانت دار اور دین دار اور ملازم اور فائدہ مند لوگ ہوئے۔ یہی تھا کہ جیسے مقدس پولوس کو مقدس لوگوں کے خونی ظلم سے باز رکھا اور مسیح کا شکر دہونیکو سرد گرم منادی کر نیکی کے تبدیل کیا اور ایسے ہی وہ کلائیون کے چھٹے باب اور چودھویں آیت میں کہتا ہے ایسا نہ ہو کہ کہ میں فخر کروں سولے اس فخر کے جو کہ اپنے خداوند یسوع مسیح کی صلیب کے بابت ہے جس سے دنیا میرے نزدیک اور میں دنیا کے نزدیک مصلوب ہوں ایسے ہی ہر ایک ایماندار کہیں اور گائیں +

تیسرے عزیز صلیب کے دیدار نے + پہلے میرے دلوں کو چھوڑا جسمانی چیز سے +

اور کھلایا مجھے کسافت کی مانند جاننے کو + احمقوں کی خوشی اور بادشاہوں کی  
 شوکت کو + اتنے معلوم ہونا ہے کہ پہلا کام توبہ کئے ہوئے گنہگار کا اپنے جبکہ سچائی  
 کے بہو کے پیاسے میں یہہ ہے کہ مسیح کے پاس آویں۔ ہمب میں سشت سے پاک ہو  
 اور اپنے گناہ کے دبانے کے لئے نور اور طاقت نہیں ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ مسیح پر  
 ایمان لا کے نئی راہ سے خدا کے لئے زندگی بسر کرنا شروع کریں۔ کیونکہ جسمانی آدمی  
 کی کوشش پاکیزگی کے لئے زبردستی اور عکاف عادت ہے۔ ہمیں نئی سشت اور نئی قدرت  
 پانا چاہیئے۔ اور ہم یہ قدرت جیسے مسیح سے اور اس کے فضل کی نیکی سے جہ ایمان  
 کے وسیلے سے ہے اپنے میں رکھتے ہیں۔ مسیح ایمان داروں کے دل میں بستا ہے۔ اور  
 ویسے اُس میں بستے ہیں ویسے اُس کے بدن کے اعضاء میں اور اس طرے سے اُسے پل  
 ہیں کہ ویسے ایک رنج ہوئے ہیں۔ اور ویسے مسیح کی پٹرکی ڈالیاں ہیں۔  
 ویسے اُس سے جدا ہو کے کچھ نہیں کر سکتے۔ لیکن مسیح میں ملنے سے اُس میں سب  
 اچھے کام اور سچی اول پسندیدہ فرمانبرداری پیدا ہوتی ہے۔ یوں روح مابل ہو  
 مسیح سے ملے ہر ایک جہوٹی راہوں سے نفرت کرتی ہے۔ اور یوں بے دینی اور جسمانی  
 خواہشوں سے انکار کرتی ہے۔ اور پرہیزگاری اور استتازی اور دینداری  
 سے اس جہان میں زندگی بسر کرتی ہے۔ یہی وہ بڑی تبدیلی ہے جو فضل کرتا ہے +  
 تیسرا۔ اس تبدیلی کی واجبات کے بیان کرنیکو اب ہم آگے بڑھیں گے  
 کیونکہ ہمارا مقدس حواری یوں کہتا ہے کہ غیر علیوں کے طرے پر چلنے کو ہماری عمر سے  
 جو کچھ گزرا وہی بس ہے۔ نہ یہ کہ ہمارے کسی اولے فانی وقت پر گناہ کا کچھ حق  
 تھا۔ یہ نہیں۔ کیونکہ ایک لوطہ گناہ میں صرف کرنا بہت بڑا وقت ضائع کرنا ہے +



گزرے وقت کے حق میں یہ ہے کہنا بہتر ہے کہ جو وقت گذرا وہی بس ہے +  
 پوشیدہ نہ رہے کہ گناہ بیش قیمت وقت کو براؤ کرتا ہے۔ زندگی بہت چھوٹی ہے  
 اور وقت جلد گزرتا چلا جاتا ہے اور جب وقت ایک دفعہ گزر گیا تو وہ ہمیشہ کیوں  
 جاتا رہا کیونکہ کہوئے ہوئے وقت کو ہم پر نہیں بلا سکتے۔ اور تسر ہی کیسے وقت  
 براؤ کیا جاتا ہے۔ کاشکے تم مرنے والے شخص کے بچھونیکے پاس جا کے وقت کی  
 قیمت کو سیکھو کیونکہ مرنے والا شخص ایک ہفتہ یا ایک گھنٹہ کے لئے کیا کچھ نہ لگا۔ بہتر ہے  
 دو لمبے لوگوں کا یہ ماجرا ہوا ہے۔ کہ انہوں نے طبیبون سے یہ وعدہ کیا کہ اگر وہ  
 ان کی زندگی اس جہان میں دو ایک ہفتہ بڑا سکین تو ان کو دیے اپنا آدمی مال دین۔ جانا  
 چاہیے کہ وہ کثیر اجور مرنے والے ہیں۔ وہ فقط وحشت ناک پشیمانی ہلاک ہوئے  
 گنہگار کی ہے جسے جو اس غیر متحمل دکہ میں اپنے وقت کے نقصان پر خیال کرنے سے  
 اور اپنی رحمتوں کے حقیر کرنے سے جو اس سے گنہگار کی حالت میں ہوئی ہے یاد آتی ہے  
 پوشیدہ نہ رہے کہ گناہ سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا ہے کیونکہ مقدس پروردگار  
 رو میونکر کہتا ہے کہ کیا پہل تم سے حاصل کیا۔ یعنی ان چیزوں سے تم نے کیا پہل یا جس سے اب تم  
 شرمندہ ہو۔ یعنی جبکہ تم اپنی گنہگاری کی راہ میں انکی پیروی کر رہے تھے اسنے کیا فائدہ  
 اور عزت اور خوشی تم سے پائی۔ کیا انکے ساتھ دکہ اور پریشانی اور خرابی اور دکھ کی ملامت نہ تھی  
 اور اسکے خیال کرنے میں کیسے کڑوی پہل حاصل ہوئے ہونگے جیسے کہ پاک ایوب کہتا ہے  
 کہ تو میرے لئے کڑوی کڑوی باتیں لکھتا اور مجھے میری جوانیکے گناہوں کا وارث کرتا ہے  
 جانتا چاہیے کہ گناہ نہایت نقصان دینے والا اور خطرناک ہمارے اور دوسروں کے  
 لئے ہے۔ گنہگار دیوانہ آدمی کی مانند ہے جو کہ انگارہ اور تپڑ اور موت سے کہیلتا ہے

اور کہتا ہے کہ میں کیا کبیل میں نہیں ہوں۔ کیا تم لڑکے کو اُسترے یا لگ سے کہیلے یا ایک ادبچے اور ڈالو لڑاڑے پر جوب سمندر ہے وہاں سے گرتے ہوئے دیکھ کے کانپ نجاؤ گے۔ جانتا چاہیے کہ گناہ کے درمیان رہنے میں ہر ایک آدمی کا یہی حال ہے اور ایسے ہی ایک بار ہمارا حال تھا۔ اور اب غیر ملک یوں کے طور پر چلنے سے ہمارے سے جو کچھ گزرا کیا وہ بس نہیں ہے۔ یعنی شیطان کی مرضی پر چلنے سے جو ہماری ہوا کا قصد رکھتا تھا۔ کیونکہ ان چیزوں کا انجام موت ہے یعنی اون بُرے کاموں کا نتیجہ اور انکی واجب مزدوری جسمانی اور ادبی موت ہے۔ جانتا چاہیے کہ گناہ گار اپنے ہمسایہ کے لئے کیس شہارت سے بہرا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ تنہا ہلاک ہونے کی ممانعت نہیں کر سکتا۔ بلکہ وہ شیطان کی مانند دوسرے کو اپنے ساتھ سزا میں لانیکے لئے محنت کرتا ہے کیونکہ وہ روح کا قاتل ہے۔ عوز کر نوالے کے لئے یہ یک افسوس کا خیال ہے۔ کہ اب ویسے روحین جو دوزخ میں شاید میرے وسیلے سے ہلاک ہوئے ہوں۔ شاید اُس دلوں میں کو ایسی ڈر کا خیال تھا جس نے چاہا کہ ایک قاصد کے پانچ ہائیوں کے پاس پہنچا جائے تاکہ وہ انکو اس عذاب کی جگہ میں آنے سے روکے شاید ویسے اسکی بیہ دینی کی مشورت اور اُسکے شریر غور سے ہدایت پاکہ گناہ کی راہ میں گئے تھے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ دبا نپڑا دینگے تو ویسے اُسے علامت کرینگے۔ کہ تو ہی میری تباہی کا بانی ہے۔ جانتا چاہیے کہ اپنے تین اور دوسرے کو نقصان پہنچانے سے ہماری عمر سے جو کچھ گزرا وہی بس ہے۔ اور گناہ کو چھوڑنا واجب ہی ہے۔ کیونکہ وہ مبارک خدا کے روبرو نہایت ذلیل ہے خدائی الحقیقت اپنے سب مخلوق کے پیار اور فرمانبرداری کے لائق ہے۔ لیکن واضح ہو کہ گناہ چور کا کام کرتا ہے۔ کیونکہ

خدا کے دست حق کو دغا کر کے لے لیتا ہے۔ یعنی وہ فرمانبرداری جو اس کا حق تھا  
 شیطان کو دیتا ہے۔ خدا کی بزرگی کے مقابلہ میں یہ نہ نک حرامی اور نیک کج اعمال  
 ہیں۔ ان میں ایک قسم کا دہرایا ہے۔ اور جبکہ ہم اپنے اعمال سے خدا کا انکار کرتے  
 ہیں تو ہم خدا کی معرفت کا بیفایدہ اقرار کرتے ہیں۔ اگر ہم گناہ میں رہیں تو ہم اس جہاں  
 میں بغیر خدا کے ہیں۔ اور ایک دفعہ میں پہرہ کرتا ہوں کہ گناہ میں زندگی بسر کرنا صاف غائب  
 عیسوی کے برخلاف ہے کیلئے ہم اپنے تئیں عیسائی کہلاتے ہیں جبکہ ہم نہ اسکی فرمانبرداری  
 کرتے اور نہ مسیح کی شہادت اپنے میں رکھتے ہیں۔ تو کیلئے ہم اوسکو استاد اور  
 خاوند کہتے ہیں جبکہ ہم ان چیزوں کو نکرین جو کہ وہ فرماتا ہے۔ کیا ہم نے مسیح میں اسطبل  
 نہیں پایا ہے۔ کیا اسطبل کے معنی یہ نہیں ہے کہ گناہ کی طرف فوت ہونا اور ہر  
 میں سر فو پیدا ہونا۔ اور جہاں اور جسم اور شیطان کو چھوڑنا۔ جانتا چاہیے عیسائی  
 ہونا مسیح کی پیروی کرنا ہے اور وہی مزاج رکھنا جو اس میں تھا اور وہی چلنا جو وہ چلتا  
 تھا۔ تو پہرہ پہننے جو پہرہ عیسائی اور بدین عیسائی کیسے خلاف عقل ہے مجھے یاد ہے  
 کہ میں نے سکند زابوہ کے بابت پڑھا ہے کہ اس کے لشکر میں ایک سپاہی اسکا ہنسا تھا لیکن  
 معلوم ہوا کہ وہ کہینہ اور بگڑا آدمی تھا اُس نے اسے اپنے روبرو بلایا اور اس کے بگڑی  
 پن پر اسکو ملامت کی اور یہ کہہا کہ تو بہادر سیے لڑیا اپنا نام بدل ڈال۔ پوشیدہ نہ رہے  
 کہ وہ بڑا اور پاک نجات دہندہ کیسی درستی سے اُن بد لوگوں کو پہرہ کہہ سکتا ہے جو کہتے ہیں  
 کہ ہم عیسائی ہیں کہ تم بہتر زندگی بسر کرو یا عیسائی کا نام چھوڑو۔ کیونکہ دیکھتے ہیں کہ  
 گناہ ایسے بیش قیمت وقت کو برباد کرتا ہے اور جبکہ وہ ایسا نکاح ہے کہ وہ ہمارے تئیں اور  
 دوسروں کو نقصان دینا والا ہے۔ اور خدا کے سامنے حقیر اور ہاریے پاک دین عیسائی

کے برخلاف ہے تو پرگناہ کا ترک کرنا کیسا مناسب ہے اور ہم سب اس نصیحت کو مانیں  
 کہ جو مقدس پولوس نے دیونیکے بارہویں باب اور پہلی آیت میں کی ہے۔ اے ہائیئرین خدا کی  
 مہربانی کے سبب تمہیں یہ اتھاس کرنا نہیں کہ تم پسندیدہ اور پاک اور زندہ قربانی کے لئے اپنے  
 بدو کو غور کرو یہ تمہارے مناسب خدمت ہے۔ اور ہم خدا کی مخلوق کے لئے یہی لائق اور  
 مناسب ہے۔ کیونکہ وہ ہماری ساری قدر تو نگاہانی ہے اور خاص کر کے جبکہ ہم خداوند  
 عیسا مسیح کے وسیلہ سے اسکے فضل اور محبت کے حصہ دار ہیں تو اس سے اور اسکے وسیلہ  
 سے اور اسکے لئے ساری چیزیں ہیں جسکو ہمیشہ بزرگی ہو +

چوتھا اب اس نصیحت کے اخیر یا تاجی میں ہلکو غور کرنا چاہیئے کہ تبدیل کیا ہوا انسان  
 بد جہان سے کیسے سلوک کی امید رکھتا ہے یعنی یہ کہ جہان کے لوگ تعجب کرتے ہیں کہ تم  
 ان ساری بدکاریوں اور ان کے ساتھ نہیں دوڑتے اور تمہاری بدنامی کرتے ہیں۔ و  
 تعجب کرتے ہیں کہ تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم نے یکا یک انکی صحبت اور خوشیوں اور شرفوں کو  
 ترک کیا ہے۔ کیونکہ دے اس اجنبی تبدیلی کا سبب نہیں جان سکتے ہیں اس لئے وہ  
 تمہاری تحقیر کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ سخت کج اخلاق اور نادان اور دیوانہ اور  
 ناحق پرست شخص ہے۔ اب یہاں خیال کرنا چاہیئے کہ جہان کہیں ایسی تبدیلی ہوتی  
 ہے تو وہ ظاہر ہو جاتی ہے۔ اگر جہان اُسے نہ دیکھ سکتا تو اسکی تحقیق بھی کر سکتا  
 اور حقیقت میں جبکہ کوئی شخص آشکارا گناہ میں رہتا ہے اگر وہ سنجیدہ اور  
 پاک ہو جائے تو یہ تبدیلی چھپ نہیں سکتی۔ برنا باس کی بابت کہا گیا ہے  
 کہ جب وہ انسان کیا میں آیا اور خدا کے فضل کو دیکھا تو خوش ہوا جاننا  
 چاہی کہ خدا کا فضل روحانی بنیاد کی مانند دلیں ہے جو جسمانی آنکھوں سے دیکھا

نہیں دیتا ہے اسکا اثر پاک چلن اور گفت وگو میں خوب دیکھائی دیتا ہے۔  
 اگرچہ عیسائی کیس ہی فرد تن اور گوشہ نشین ہو تو یہی وہ اس شہر کی مانند ہے  
 جو کہ پہاڑ پر بسا ہے اور چھپ نہیں سکتا۔ وہ ایک چراغ کی مانند ہے کہ سب کو جو۔  
 اس گہر میں رہتے ہیں روشنی دیتا ہے سو تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے اسی  
 ہے چمکے کہ دیے تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے باپ کا جو آسمان پر  
 ہے شکر کریں۔ متی کا ۵ باب۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ آیت۔ ۱۸  
 اس تبدیلی کا حال کہ جسکام ذکر کرتے ہیں اس سے ظاہر ہوگا۔ کہ اب جسمانی  
 ہنشین بہاگ جائینگے۔ اور بیے فائدہ تماشہ کی جگہ چھوڑی جائیگی۔  
 اور قسم یا ناپاک ٹہٹا یا سبک بولیاں منہ سے نہ نکلیں گی۔ اور جہان انیل  
 کی منادی ہوتی ہے وہاں اب اکثر جایا کرینگے۔ اور سبت کے دن پاک کہنے  
 کے لئے حفاظت کرینگے اور انکی ظاہر داری اور تمام چلن ایسا ہوگا جیسا کہ  
 دیندار میں مناسب ہے۔ لیکن یہ دشمنی برپا کرینگے۔ کیونکہ جسمانی  
 دل اور ہر ایک چیز جو دینداری کے مانند ہے اور حقیقت میں نہیں ہے خدا کے  
 مقابل دشمنی ہے۔ اور جب خدا اجازت دیتا ہے تب ستائے جاتے ہیں  
 لیکن خدا کا شکر ہو کہ ہمارے حاکم کی طرف سے یہ حکم نہیں ہے کہ ظلم ہو۔ اگرچہ  
 ہماری شریعت ظلم کو روکتی ہے تپہر ہی رشتہ دار اور دوست اور پڑوسی اپنی  
 نارضا مندی دکھاوینگے۔ کیونکہ مقدس کتاب بیان کرتی ہے کہ ہر ایک جو عیسای  
 مسیح میں ہے دکھہ اٹھائیگا اور ہر ایک دیندار اپنے تجربہ سے جانتا ہے کہ یہ  
 بات سچ ہے۔ پس تعجب نہ کریں اور اگر زدہ ہوؤں کیونکہ شروع سے ایسا

ہی تھا۔ کہ وہ جو جسم کے طور پر پیدا ہوا تھا اُس نے اُس کو جسکی پیدائش پر وحانی ہتی  
 ستایا تھا۔ اور پوشیدہ نمبریکہ ہر ایک ایماندار کو صلیب اُٹھانا چاہیے۔ اگر اُنہی  
 کی صلیب بہنیں تو اسحاق کی صلیب اگر شہادت کی نہیں تو مسیح کی صلیب اُٹھانا  
 ہی ہوگی۔ یعنی وہے تکو ان کے تصور کریں گے اور بدنام کرینگے۔ شاید وہے تکو جہول  
 بہمت لگا دینگے۔ یا وہے تکو یہ کہینگے کہ کوئی اپنا بد مطلب پورا کر نیکی لے مکاری سے  
 دینار کیا پیشہ اُٹھایا ہے۔ لیکن اس سے آرزو نہ ہو۔ بلکہ یہ تہارے لے بھلائی کا  
 نشان ہے اور اُنکے لے یہ ایک دہشت ناک گواہی ہے کہ وہے بغیر مسیح کے اور خطرہ  
 کی حالت میں ہیں کیونکہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہے اُسکو جو زندون اور زندوں  
 کے اوصاف کرنے پر قادر ہے حساب دینگے۔ کیونکہ انہیں اپنی سب بد مینی اعمالوں  
 اور سخت باتوں کا حساب دینا ہوگا۔ جانتا چاہیکہ اُنکا مقدس لوگوں پر ملامت کرنا  
 مسیح پر پڑتا ہے کہ جبکہ وہ کہیں گاکہ تو نے مجھے کیوں ستایا تو وہے اُسوقت  
 اُسکو ایسا کیا جواب دینگے۔ اب ظلم کرنے والوں کو سوچنا چاہیے کہ اُسوقت  
 ایسا کیا جواب دینگے +

## فایده

ہم سب نے نصیحت کے پہلے حصہ میں جسمانی آدمی کے چلن پر خیال کیا ہے اور  
 کیا اب ہم یہ نہ کہیں کہ ایسے خداوند آدمی کیا ہے۔ اور وہ کیا کم نعت اور تباہ اور  
 شہیر ہے۔ اور کیسی ہماری شہر خراب ہو گئی ہے جو ایسی راہ کی طرف مایل کرتی ہے  
 ۔ اور کیا اب اُسکے لیے غم اور زاری کرنا نہ چاہیے۔ اور ایسے میرے دوست اب تم  
 بتاؤ کہ کس وضع کی تمہاری چال ہے اور کس کی مرضی کی پیروی تم کرتے ہو کیا وہ جسم کی مرضی

ہے یا خدا کی امنین سے تم کو پسند کرتے ہو۔ کیا تم اپنے چلن میں غور کرتے ہو کہ یہ کام جرمین کرنے چاہتا ہوں یا پریشنت کہ جسے میں ہر روز کرتا جاتا ہوں خدا کو پسند ہے یا نہیں۔ اور کیا میں خدا کی برکت اس پر مانگ سکتا ہوں کیا تم اپنی گنہگار کی خواہش اور جسمانی آرزو سے دنیوی رسومین گرفتار نہیں ہو۔ لیکن تم سب صاف دیکھتے ہو کہ یہ راہ خرابی کو لیجاتی ہے اور تین اسکو چھوڑنا چاہیے تا ہلاک نہ ہو۔ جانا چاہیے کہ اور کونسا گناہ کرنا تمہارے لئے عذر نہ ہو گا۔ غیر قوموں کی مرضی یعنی جہان کی راہ ہلاکت کی چوڑی راہ ہے۔ جماعت کے ساتھ بدی کر نیکی پیروی نہ کرو۔ احمقی چھوڑو اور جیو۔ اور تنگ راہ جو آسمان کو لیجاتی ہے اگر چہ اس میں فقط تھوڑے مسافر ہیں خدا کرے کہ ہم بھی ان تھوڑوں میں ہوں۔ جو کچھ کہہ لیا گیا ہے اس سے سرفہدائیش کی ضرورت صاف ظاہر ہوتی ہے۔ کیا آدمی کا دل ایسا بد کیا وہ ایسی مضبوطی سے جہان کی مرضی اور جسمانی شہوتوں کی طرف راغب ہے کہ ترنہ سوائے نئی پیدائیش کے کونسی چیز ہے جو پہلے دلو اور چہرہ جانی چلن کو بالکل بدل سکتی ہے۔ کیا جہشی اپنا چڑا یا چیتا اپنے داغوں کو بدل سکتا ہے۔ آدمی یہ نہ ناممکن ہے لیکن کوئی چیز خداوند کے نزدیک مشکل نہیں ہے۔ مقدس ترنہ جن لوگوں کو لکھا تھا انہوں نے اس تبدیلی کو معلوم کیا اور ایسی ہی تبدیلی ہزاروں سب زمانہ میں پائی ہے۔ اس واسطے خداوند نے اپنی انجیل کو یہاں بھیجا۔ اور اس گہرین نجات آئے۔ یعنی تمہارے لئے یہ نجات کی بات بھیجی گئی ہے۔ اور خداوند تمہاری آنکھوں کو کھولا جس کا کلام کے غور کرنے کے لئے لڈ یا کی آنکھیں کھولیں نہیں۔ کیا تم نجات پانے کے لئے راضی ہو اور فی الفور بچنا چاہتے ہو یعنی کیا مسیح کے وسیلہ گناہ سے بچنا چاہتے

ہو تو وہ اغتہا تک بچانیکے قابل ہے کیونکہ اسکا بچانیکا عہدہ ہے۔ اور بچانے میں  
 اسکی خوشی ہے اس لیے وہ انجیل کو بہت چاہتا ہے کہ اپنے نام سے ملو اپنے پاس بلاوے  
 اور خدا سے مل جائیکے لیے تمہاری منت کرے۔ اب آؤ ہماری ہر ای گنہگار و کہ سب  
 چیزیں تیار ہیں بڑے اور عزیز نجات دینوالیکے پاس آؤ اور وہ تمہیں تمہارے  
 اگلے گناہوں کو اپنے بیش قیمت لہو کے چتر میں دھو ڈالے گا اور تمہیں ایک نیا دل دینے۔  
 ایک دل جو اسے پار کرے اور اسکی پاک اور خوشنما ہونین چلے عطا کرے گا کاشکے ہم  
 گناہ چھوڑنیکے لیے ترعیب دینے جائیں اور زندگی کے نئے مسیح کے پاس آویں کیونکہ  
 یہی اوسکا کام ہے۔ خداوند اپنی رحمت کے دینین تمکو راضی کرے۔ ایسے عیسائیو  
 جبکہ تم اپنے اگلے جینوں کو خیال کرتے ہو تو کیسی نہایت شرمندگی اور غم سے بہرہ چاہو۔ سو اب  
 جانتا چاہیکہ غیر ٹکلیو کے طور پر چلنے کو جاری عمر سے جو کچھ گذرا وہی بس ہے۔ کیا تم گناہ  
 میں بہت دن نہیں رہے۔ افسوس تم کہو گے کہ مان ہم گناہ میں بہت دیر رہے اور  
 مان میرے لڑکپن اور جوانی کی بیہودگی پر افسوس ہے۔ اور میرے ناورستی سے بہت  
 بکر نے پر افسوس اور میری جوانیکی بیا شہد توں اور دھوم دھام کے کہانے پینے پر افسوس  
 ہے اور اب میں اپنے پچھلے حال کو شرم اور غصہ سے نظر کرتا ہوں۔ اور خدا کی طرف اپنے  
 منہ کو بند کرنے سے شرمندہ ہوں اور باجگیکے ساتھ چہاتی ٹپتا اور کہتا ہوں کہ آ  
 خدا مجھ گنہگار پر رحم کر۔ مان یہ بہتر ہوا کہ خدا نے تم پر رحم کیا۔ کیا یہ جلی ہوئی ٹکڑی  
 نہیں ہے کہ جو آگ سے نکالی گئی ہے۔ واضح ہو کہ تم کیسے مسیح کے بڑے اور مفت فضل کے  
 قرضدار ہو۔ کیونکہ تم خطاؤں اور گناہوں میں مردہ تھے۔ اور اسنے اپنے فضل سے تمہیں بچایا  
 زندہ کیا اور بعضے تمہارے درمیان ایسے تھے پر تم خداوند جیسے مسیح کے نام سے اور ہمارے



خدا کی روح سے نبھائے اور پاک ہوئے اور نیک ٹھہرائے گئے ہو۔

(پہلا کرنتیو نکاح ۶- باب ۱۱- آیت) ایسے میرے دوستو! خداوند ہم سے کیا چاہتا ہے یہ کہ ہم آئندہ کو دینی کوشش کریں۔ اس لئے کہ جب ہم گناہ میں تھی مجھے اپنا بہت وقت کہو یا ہے اب آؤ ہم سب فرصت نکالیں کیونکہ وقت تھوڑا باقی رہا ہے۔ آؤ ہم سب خدا کے لئے اور اپنی روحوں کے لئے اور دوسروں کے لئے چالاک ہوں۔ آؤ ہم سب گنہگاروں کے ساتھ گناہ کی راہ میں دوڑنے کی عرصہ ناپیدہ مند کاموں میں مصروف ہوں آؤ ہم سب خدا کی راہ میں کٹ وہ دلی سے دین جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ دن بہت جلد چلا آتا ہے۔ تو اتنا ہی زیادہ ہم ایک دوسرے کی نصیحت کریں آؤ ہم سب ایک دوسرے کی محبت اور اچھے کاموں کی طرف مائل کریں آؤ ہم سب پاک فرمانبرداری اور سامندی کی ستائش سے اپنے بڑے بچا نے

وایے مسیح کی طرف اپنی محبت کو ثابت کریں +

+ آمین +

## چوبیسویں نصیحت

دولتمند اور العافور یا مقدس کتاب نجات کے کام کے لئے  
کافی ہے

لوقا کی انجیل کا ۱۴ باب اور اکتیسویں آیت  
تو اوسنے اُس سے کہا اگر ویسے مولیٰ کی اور نبی کی  
نہ سنے تو اگرچہ مرد و عین سے ایک آیت لکھی نہ مانگے

جاننا چاہیکہ روزِ ابد نزدیک ہے۔ اُوہ سب اس پر غور کریں جسکے نقشہ عینے مسیح نے  
بارے رو برو رکھا ہے یعنی جسینے زندگی اور بقا کو ظاہر کیا اور جو بہتر جانتا تھا کہ مقدس کا  
حال جہاں میں ہے اور گنہگار کا حال جو دوزخ میں ہے کیونکر بیان کرے۔ جاننا چاہیکہ ہر  
تن ایک تیشیل کی عامی ہے کہ جس سے فرسیر کو جو لالچی اور جہانی تہے قایل کر دیکھا مطلب تھا۔  
اور یہاں ہم اُس میں ایک آدمی کا حال جو دولت مند تھا اور ایک بہت اچھے آدمی کا جو نہایت غریب  
تھا پاتے ہیں اور جب کہ موت آئی ایک کی ساری خوشی اور دوسرے کا سب تکلیف تمام کیا۔

پوشیدہ نرہیکہ مالدار آدمی جو کہ دوزخ میں تھا یہ عرض کرتا ہے کہ وہ غریب آدمی بہشت  
سے اسکے ہائیٹونکے پاس جو زمین پر ہیں پہنچ رہا جائے۔ لیکن اُس سے یہ باتیں کہی

گئیں کہ اگر وہ اپنے بیٹل کو نہ مانینگے تو ویسے کسی دوسرے کی بات کو بھی نہ مانینگے۔

یہ دوستر نصیحت کی آیت خاص کر اس لئے چنی گئی ہے کہ بیٹل چرہنے کی ٹھکر صلاح  
دیجائیے تاکہ تم اُس کتاب سے غفلت نہ کرو جو خدا کی مدد سے تمہاری روح کو بچا سکتی

ہے۔ کیونکہ ہم اکتیسویں آیت میں پڑھتے ہیں کہ ایک دولت مند آدمی تھا جو بگلیں اور

سہین پوشک پہن آتا تھا اور ہر روز عیش و عشرت کرتا تھا۔ جاتا چاہیکہ دولت مند ہونے میں گناہ نہیں ہے اور نہ دولت مند آدمی کے لئے خوبصورت پوشاک کو نکالنا یا اچھا پہنا کر گناہ ہے۔ لیکن دولت مند ہونا روکے لئے بہت خطرناک ہے کہ ویسے جو اس دنیا کا بہت مال رکھتے ہیں اور اس جہان کو بہت پکار کرتے ہیں ویسے خدا کو بھولنے اور اپنی روح سے غافل رہنے کے لئے امتحانین پڑتے ہیں۔

کیونکہ ایمان اور توبہ اور اپنے سے انکار کرنا کی زندگی بسر کرنا دنیوی آرام اور خوشی اور عزت کی زندگی کے ایسے برخلاف ہیں کہ تھوڑے ہیے دولت مند نہایت پاتے ہیں۔ کیونکہ بیٹل اور اکیس آیت میں مذکور ہے کہ العاذر نام ایک غریب تھا جسے لوگ اُس دولت مند کے دروازہ پر رکھ جاتے تھے اور اُسکا سارا بدن پہوٹا ہوا تھا۔ اسکو آرزو تھی کہ مگر ڈنکو جو اُس دولت مند کی میز سے کرتے تھے کھا ویسے اور کتے اُسکے گھانڈنکو چاٹتے تھے۔ اس سے دریافت کرو کہ ہم انسان کو اس دنیا میں اُسکی ظاہری حالت سے معلوم نہیں کر سکتے ہیں کہ اُسکا حلال خدا کے سامنے کیا ہوگا۔ لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ شریر آدمی خوشحال ہو اور اچھا آدمی بہت دکھ میں گرفتار ہو۔ غریب العاذر حقیقت میں لاچار تھا اور یہی اوسکے نام کے معنی ہیں۔ اگرچہ غریب ہونا مشکل ہے۔ لیکن بیمار اور غریب ہونا اور زیادہ مشکل ہے۔ العاذر کچھ محنت نہیں کر سکتا تھا بلکہ وہ چل بھی نہ سکتا تھا نہین تو وہ بلیک نہ مانگتا۔ لیکن کوئی شخص ایسا مہربان تھا کہ اُسکو اُس امیر کے دروازہ پر اس اُمید سے لایا تھا کہ وہ اُسپر خیال کرے اور رحم کھا کر دے کیونکہ اُن دونوں کوئی غریب خانہ نہ تھا غریب العاذر بہت حیا دار اور فروتن تھا۔ اُسکی ساری خواہش ایک مگرے رُوئی کی تھی لیکن اُسکو یہ بھی نہیں ملتی تھی۔ اُسکے آتے تھے اور اُسکے پیٹھے ہوئے گھانڈنکو چاٹتے

ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکے پاس ایک محکمہ اکڑ چکا نہ تھا تا کہ ٹوٹا سکے اور۔  
 اہمین ہوا سے بچا دیے۔ اور وہ ایب کمزور تھا کہ کتو کو جو کہ معلوم ہوتے تھے کہ اُسے  
 کہا جانے پر مستعد بن مکانہ سکنا تھا +

یہہ کیا خوب تصویر سخت دل و لہندہ اور فقیر صابر کی ہے۔ اور وہ دولت مند اس بات کا  
 عند نہ لاسکنا تھا کہ اُسے بہت فقیر و قی کرتے تھے کیونکہ العادۃ اکیلا ہی تھا۔ اور نہ یہہ کہ  
 وہ اسکو بھاننا تھا کیونکہ وہ اسکے دروازہ پر شہر تھا۔ اور یہہ نہ کہہ سکتا کہ وہ سست  
 ہے اور اُسے محنت کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ لاچار زمین پر شہر تھا۔ اور نہ یہہ کہ وہ بہت  
 مانگتا تھا وہ تو صرف روٹی کے ریز و نہر قنات کرتا۔ اور نہ اُسکے نوکران نے اُسکی  
 خبر کی اور نہ ایک نے ہی اُسکی دستگیری کی۔ مان اگر انسان ترحم کر گیا تو خدا اُسکی ہی حم  
 کر گیا۔ واضح ہو کہ ایسا واقعہ ہوا کہ فقیر مر گیا اور فرشتے اُسے ابراہیم کی گود میں۔  
 یگئے بیشک موت اُسکے واسطے مبارک ہوئی۔ اُسکے پاس کوئی چیز نہ تھی جس پر وہ اپنا  
 دل لگاویے۔ یہی ایک نعمت ہے جو غریب و دولت مند سے زیادہ رکھتا ہے۔ غریب العادۃ  
 آخر کو اپنی بیماری کے بوجہ کے نیچے دب کر مر گیا اور نہ مرا تو شاید اسکا گہاؤ ستر جاتا  
 یا ناقہ کشی سے مر جاتا۔ لیکن مبارک ہیں ویسے مرویے جو خداوند میں مرتے ہیں۔  
 انکا دکھ اور محنت موقوف ہوتا ہے اور ویسے آرام میں ہیں۔ فرشتے خدمت کر میں  
 روحین جو مقدسوں کے لئے ہیں اُسکی رحلت کر فیوالی روحو جلالین کے گمبین  
 جہان اسنے عزت دار ضیافت میں مانند عزت دار ضیافتوں کے دخل پایا بیٹھے اُس  
 ایماندار باپ کے نزدیک جسکے نقش قدم پر بیشک وہ چلا تھا اسکے ساتھ مسیحی  
 بیش قیمت ایمانین حصہ دار ہو کے جگہ پائی۔ دولت مند بھی مرا اور کاوا گیا

جاتا چاہیکہ دولت سے غضب کے دغین کچھ فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ اور نہ یہ موت کو رشوت دیے سکے گی۔ وہ دولت مند جہانمیں ہزاروں رشیم کی ڈوریوں اور سونے کی زنجیروں سے بند ہوتا۔ لیکن موت نے اُن سب کو ایک دم میں توڑ ڈالا۔ اور شاہی اسکے گنہگار اور زالیار و مملوک و وزیر کے عذاب میں لیکھے۔ واضح ہو کہ اسکے بڑے مہم و نام کے جنازہ سے اُسے کیا فائدہ پہونچا۔ بلکہ اُسکی قبر بے لاش ضرور کیڑوں کی خوراک ہوئی اور اُسکی کجبت روح اُس نامیدے کی ملک میں قید کی گئی۔ اور عذاب میں گرفتار ہوئے۔ اور اپنی آنکھیں جہنم میں کہو لکروں سے ابراہیم کو اور اُسکی گود میں العاقہ کو دیکھا تب چلا کے بولا کہ ایسے باپ ابراہیم مجھ پر رحم کر کے العاقہ کو بھیج تاکہ وہ اپنی اُسکی کے سر کو پانی میں ڈبا کے میری زبان ٹہنڈی کرے کہ میں اس آگ کے شعلہ سے رنجیدہ ہوں۔

(۵۳- اور ۲۴- آیت)

پوشیدہ نہ ہیکہ اُسکی آنکھیں ایک دفعہ زمین اور جسمانی چیزوں پر لگی تھیں۔ اور ہمیشہ خدا اور اُسکے کلام سے پھیری تھیں اور اب اُسے جبراً ہوا اور دیکھنے کے لئے۔ اور اب ایک جہلمکراتی ہوئی روشنی فقط اُسکی مدد کرتی ہے اُس پر ظاہر کر نیکیے لئے اُس خوشی کے دشت اک تفاوت کو جو کہ اُسنے اپنے گناہوں کے باعث کہو دیا اور اُس خوشی کو جو خدا کی غفلت کیے ہوئے لڑکے نے جو ایک دفعہ اُسکے دروازہ پر پڑا تھا پائی ہے۔ غور کرو کہ۔ اب وہ دعا مانگتا ہے۔ مگر اُسے زمین پر دعا مانگنا چاہیے تھا تب اُسکی سنی جاتی۔ وہ مقدس شخص دعا مانگتا ہے۔ لیکن اُسے خدا سے دعا مانگنا چاہیئے تھا۔ وہ ابراہیم کو اپنا باپ کہہ کے رشتہ دار کیا دعویٰ کرتا ہے +

جاتا چاہیکہ کلیسا اور پاک دوزخ کی مشتمہ دار کیا دعویٰ کسی نبی کو نہ بجا رہیگا۔

وہ رحمت مانگتا ہے۔ لیکن اسے اب عرض کر سیکے یے دیر ہوگئی۔ اور اب رحمت کا دارخانہ  
 اس کے یے ہمیشہ کیسا سٹے بند ہو گیا۔ اب وہ رات کی امید نہیں رکھتا ہے۔ بلکہ وہ ایک غلط  
 کام تو برا آیام مانگتا ہے۔ لیکن یہ بھی مانگنا اسکا بیفائدہ ہے۔ کہ جسے ایک ٹکڑا  
 روٹی دینے کا انکار کیا اگر وہ ایک بوند پانی سے انکار کیا جائے تو یہ کیسا ہی درست  
 ہے۔ کہ نہ اس جواب پر جو کہ ۲۵۔ آیت میں ہے عزو کرو۔ ابن جیم نے کہا کہ ایسے  
 بیشیہ یاد رکھو کہ تو نے اپنی زندگی میں خوشی کا سامان پایا اور العافز نے اسی قدر دکھ کھا  
 یا اور اب وہ تسلی پاتا ہے اور تو رنجیدہ ہے۔ تم اسے غیب خیال کرو جو کہ اپنی خوشی  
 کہانے پینے اور اچھی پوشاک کے پتے میں رکھتے ہو۔ کیا یہی تمہاری اچھی چیزیں ہیں۔  
 تو تحقیق تمہارا بھی حصہ ہے۔ جانتا چاہیے کہ کوئی آدمی اس سے زیادہ بڑی نعمت میں  
 پاسکتا ہے۔ کہ امیر ہو اور خوشی کرے اور ہمیشہ اپنے تئیں خوشی میں رہے۔ اگر یہی  
 اسکا سب کچھ ہو۔ اور اسکا دل ان چیزوں پر مائل رہے۔ اور وہ گناہ میں رہے اپنی  
 روح سے غفلت کرے۔ اور خدا کی راہ سے اجنبی رہے۔ ایسے جسمانی حالت کی یادداشت  
 روزِ خون کا دوزخ ہوگا۔ ایسے کم بخت ہو تو نیک جوریج ہے وہی کثیرا ہے جو نہیں مرنے  
 اور وہی ایندھن کر زیادہ کرے اس آگ میں جو کبھی نہیں بجتے ہے۔ العافز اپنی سب کچھ  
 چیزیں زمین پر رکھتا تھا۔ اور اسنے صلیب کو اٹھایا تھا جیسا کہ ہر ایک کو جو مسیح کی  
 پیروی کرتے ہیں لازم ہے۔ اور یہ نہ جانتا چاہیے کہ اسنے نجات پائی اپنی غریبی  
 اور دکھوں کے باعث سے۔ کیونکہ ان چیزوں میں کچھ لیاقت نہیں ہے فقط مسیح ہو۔  
 ہمارے گناہوں سے بچا سکتا ہے۔ یہاں پر بہت لوگ ہیں کہ جو پریشان ہیں اور بعد  
 اس کے بھی پریشان ہونگے۔ لیکن العافز معافی پایا ہو گئے تھے۔ اور خدا سے پیار ہوا

تھا۔ شاید اس کے گوہر اور سکو خدا کے پاس لیگئے۔ اور جب کہ غریب لوگوں کے تقدیر پاک  
کئے جاتے ہیں۔ اور جب کہ دے لوگ گناہ کی برائی کو تکلیف میں معلوم کر کے اور کوئی صفا  
قسم کا تسلی نہ کہہ کے مسیح کی دانش اور سچے دین میں تسلی کی تلاش کرتے ہیں تو یہ کلمہ  
لئے بڑی خوشحالی بات ہے۔ اور سوایے ان سب کے ابراہیم نے کہا۔ ہم میں اور تم میں  
ایسا بڑا فاصلہ ہے۔ کہ جو اوہر سے تم تک جایا چاہیں گز رہیں سکتے۔ اور نہ وہے جو  
اوپر میں ہم تک اس پار آسکتے ہیں (۲۶) آیت یہ کہیسی دہشت ناک جہائی ہے۔ اگرچہ  
اب پاک اور گنہگار لوگ ایک گرجے میں جمع ہوتے ہیں۔ لیکن دونوں کے درمیان جلد  
فرق کیا جاویگا۔ اور ایک دوسرے کی ساتھ آمد و رفت کی اجازت ہمیشہ کے لئے نہ ملے گی  
مہربان رشتہ دار اور عزیز دوست ایک تسلی کی بات تباہ روحوں کو کہنے کے لئے نہ آ  
سکین گے۔ اور نہ دوزخ کا قیدی کہی اپنی رٹلی یا ایک گھڑیکا چٹھکارا حاصل  
کر سکیگا اگرچہ ہلاک ہو نیوا اور نسا عذاب چہن بنیں دیکتا ہے مگر انکا عذاب بڑا  
سکتا ہے اگرچہ اونکے رشتہ دار انکے گناہ اور انکی مشورت یا نمونہ سے فریب کہا کہ  
وہ اپنے آدین تو یہہ اونکے عذاب کو زیادہ بڑا دیکھینگے۔ یہی چیز ہے جس کا دہشتناک دور  
تھا اور اس لئے وہ ابراہیم کو ۲۷۔ اور ۲۸۔ آیت میں پکارتا ہے۔ یعنی اس نے  
اسے کہا کہ ایسے باپ میں تیری منت کرتا ہوں تو اسے میرے باپ کے گھر بھیج کہ  
میرے پانچ بہائی ہیں تاکہ وہ انہیں جتاویے مبادا ویسے ہی اس عذاب کی جگہ  
میں آدین +

دولت مند نے دوزخ کو اب معلوم کیا جسے وہ پیشتر یقین نہ کرتا تھا۔

اسنے بڑا دوزخ کی ہنسی کی ہوگی اور اس سے بچنے کے لئے دنیا کو گونگی دہشت

اور محنت پر مہیا ہوگا اور اس نے اپنے بھائیوں کو ایسی ہی کرنیکو سکھایا ہوگا۔  
 اور اپنے نمونہ سے گنہگار کی حالت میں رہنے کے لئے ادھنیں ترغیب دی ہوگی  
 اور وہ جانتا تھا کہ ہر ایک اُن میں سے اُسکے پیچھے روزِ جنین آدینگے۔ اور اوسے  
 بدنام کرینگے کہ وہی اُنکو امتحان میں ڈالنے والا تھا اس لئے اپنی تباہی کا دعویٰ اپنے  
 کرینگے۔ اور وہ جانتا تھا کہ ویسے وہ ان اُسکے دکھ کو زیادہ کرینگے۔  
 جانتا چاہیکہ یہ اُنکے لئے اگاہی کی بات ہے جو کہ اپنے جان پہچان کو شراب  
 خواری اور بیے دیانگی یا اور دوسرے گناہوں کی طرف جانیکے لئے مدد کرتے ہیں۔  
 اور جانتا چاہیکہ دوسرے کو گناہ کی طرف درغلالتا جبراً گناہ ہے۔ اور اسکا عذاب  
 بڑا ہوگا جبکہ ایک نیا دکھ اُٹھانیا والا اپنی تباہی اُنکے دروازہ پر رکھنے کے لئے پہنچے گا  
 (۲۹ آیت) ابراہیم نے اُس سے کہا اُن باپس سوئے اور منیٰ میں ویسے اُنکی  
 سنیں گے۔ اس جواب سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی دانست میں پہلے  
 عہد کی کتابوں میں لوگوں کو یقین کرائیکے لئے پہلا فی تھا۔ کہ ایک دوسری زندگی  
 اس زندگی کے بعد ہے۔ یعنی ایک آئندہ کی حالت جزا اور سزا کے لئے ہے۔ خلعت  
 اُن دعوتوں کے جو بعض کرتے ہیں۔ یہ گواہی یہودیوں کے پاس تھی۔ اور  
 یہہ اُنکے یقین کرائیکے لئے کافی تھی۔ اور جنہوں نے اُسے خیال نکھیا دے گئے تھے  
 اور تباہ ہوئے۔

ایسے میرے دوستوں سب کو وہی اختیار۔ بلکہ اُس سے بھی زیادہ  
 دیا گیا ہے۔ ہمارے پاس مسیح اور خدا کی کرنیوالے اور حواری ہیں۔  
 آؤ ہم سب اُنکی سنیں +



دو تہذیب اس جواب سے خاطر جمع نہوا اور کہا۔ ۳۔ آیت۔ وہ بولا کہ نہیں ایسے  
 باپ ابراہیم اگر کوئی مرد و عین سے اُن پاس جائے تو ویسے توبہ کرینگے۔ اور پوشیدہ  
 نہ رہے کہ ویسے سبک خیال جو میل کی بابت زمین پر رکھتا تھا اپنے  
 ساتھ دوزخ میں بھی لے گیا۔ وہ خدا سے زیادہ دانشمند ہونے کی گستاخی  
 کرتا ہے۔ کیونکہ وہ توبہ کی ایک اور دوسری کامل تہذیب اس سے زیادہ  
 جو خدا نے اپنی مہربانی سے مقرر کی ہے بتاتا ہے۔ یہ ایسا ہے جیسا کہ  
 اُس نے کہا۔ کہ ویسے میل کا خیال نہیں کرتے ہیں۔ اسکی تعلیم اور احکام  
 اور اسکی دہکیاں اُنکے لئے ناچیز ہو گئی ہیں۔ فقط اتنا ہی نہیں۔ بلکہ وہ  
 اسکا ٹھٹھا بھی کرتے ہیں۔ لیکن ایک وہی صورت انہیں ڈراوے گی  
 ۔ اگر اعادہ جبکہ ویسے جانتے تھے کہ وہ ایک اچھا شخص تھا جو اُنکو  
 دکھائی دے اور کہے کہ وہ اب آسمان میں کیسا خوش ہے۔ اور میں  
 دوزخ کے درمیان کیسے عذاب میں ہوں تو ویسے ڈر جاوین گے اور  
 توبہ کرینگے۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرینگے۔ اب عز کر وہ ابراہیم  
 نے اجیز جواب کیا دیا۔ یعنی اُس نے اُسے کہا کہ اگر ویسے موصیٰ اور  
 بنی کے نہ سینے تو اگرچہ مردوں میں سے ایک، کُشتے ویسے اسکی بھی کبھی  
 نہ مانینگے۔ اور یہ جواب زمانہ حال کے لئے ہی خوب مناسب ہے۔

کیونکہ بہتر یہ شریر لوگ اُس فریب سے کہ جتے اگلے دن  
 میں لوگ واقف نہ ہوں ایسے زمانہ میں ہی اُس فریب سے ہمارے میل کو جسے  
 چھڑانیسکے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اور فریب دیکے ہماری ابھی زندگی ہے

ہمیں محروم رکھتے ہیں۔ میرے دوستوں سوچ کے نیچے کوئی چیز نئی۔  
 نہیں ہے۔ کیونکہ شیطان نے اپنی تباہی کا کام حوّا کو ترغیب  
 دینے سے شروع کیا کہ خدا کی بات کو لوگ یقین نہ کریں۔ اور تب سے وہ  
 اپنے حریفی ارادہ کا کام اسی وسیلہ سے نبھائے چلا جاتا  
 ہے۔

اور وہ اپنے ہمیشہ کاروں کے وسیلہ سے ان دونوں میں بھی کتابِ مقدس  
 کی سچائی سے انکار کر کے لوگوں کو آنکھ گدھا ہون میں رکھنے کے لئے دلاؤ  
 سے کوشش کر رہا ہے اور اسلئے جسے سب خیال سچے دین کا جو بہشت کی امید  
 یا دوزخ کے ڈر سے اٹھتا ہے بے لینا ہے۔

اب ایک لحظہ عزیز کرو کہ کتابِ مقدس کیا گواہی دیتی ہے۔ اور کس لئے  
 ہم اسکی گواہی قبول کریں۔ یعنی اسلئے کہ اگر اسکی گواہی ناپسند کیا جائے  
 تو اور کوئی دوسری گواہی فائدہ مند نہ ہو گے۔ کتابِ مقدس کی یہ تحقیق  
 گواہی ہے کہ آدمی کی روح بدن کے ساتھ مر نہیں جاتی ہے۔ اور ایک  
 جلال والا بہشت ہے۔ اور ایک دہشت ناک دوزخ ہے۔ تو یہ معلوم  
 ہوتا ہے کہ دولت مند ان سب چیزوں پر مست تھا۔ یقیناً اسلئے ان باتوں کا  
 یقین نہ کیا نہیں تو اسکی بہائیوں کے پاس ان باتوں کے ثبوت کر سیکے لئے  
 العافز کس لئے بھیجا جائے۔

اگر وہ ان باتوں کا یقین کرتا تو وہ دوسری وضع کی زندگی بسر کرتا  
 — یعنی عشرت میں زندگی بسر کرتا۔ اور نہ وہ غریب کی طرف سے سخت دل ہوتا

کیا ہم یہ یقین کرتے ہیں کہ گنہگاروں کے لئے ایک دوزخ ہے تو ہم غضب  
آئندہ سے بھاگین گے۔ کیا ہم یہ یقین کرتے ہیں کہ خدا کے لوگوں کے لئے  
ایک بہشت ہے۔ تو ہم اُس میں داخل ہونیکے لئے کوشش کریں گے۔ اُوں  
سب اپنے کاموں سے غافل کریں کہ ہم ایماندار ہیں یا بے ایمان ؟  
جانتا چاہیکہ جہان ایمان ہے و مان عمل ہی ضرور ہوگا۔ اور  
نہیں تو باقی سب مکاری ہے۔

کتاب مقدس یہ بھی گواہی دیتی ہے کہ سب انسان اُوں کے گناہ سے  
ناپاک اور منحرف کی حالت میں ہیں۔ اور خدا کے سامنے قصور دار اور اُوں کی بہشت کا  
عقدہ کے پیچھے رہ گئے ہیں۔

لیکن وہ یہ بھی گواہی دیتی ہے کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ  
اُس نے اپنے بیٹے کو نجات دینے والا ہونیکے لئے بھیجا۔ تاکہ وہ خدا کے  
عدل کو اپنا لہو بہانے سے راضی کرے۔ اور اُس نے اپنی روح کو بھی بھیجا  
تہا کہ وہ اپنے فضل سے انسان کو نجات دلایا کرے۔ اور انہیں نیا مخلوق  
بنادے۔ یعنی جو کوئی خدا کے بیٹے پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ گناہ سے  
بچکر جلال میں پہنچے۔ اور بہتری اور چیزیں ہیں جو کتب مقدس سکھاتی ہے  
لیکن یہ مذکور باتیں سب سے افضل ہیں۔ اب میرے بھائیو اگر  
کوئی حصہ نہ پہنچے کہ کیوں ہم ان چیزوں کو یقین کرتے ہیں۔ تو ہم اس ایمان  
کا سبب جو ہم میں ہے بتانیکو طیار ہیں۔ اُس دولت مند کی مانند بے ایمان لوگ  
اس بات کے لئے اب کوئی ایسی گواہی طلب نہیں کر سکتے ہیں جو نہی گئی ہو۔

یعنے اُس دولت مند نے معجزہ کے لیے عرض کی۔ مگر خدا نے بہت  
ایسے معجزہ موئے کے وسیلہ سے اور زیادہ عیسے مسیح کے وسیلہ  
سے کئے۔ اور یہ معجزہ ایک مری جوئی دوست کی روح کی دیکھنے سے  
کیا زیادہ اعتبار کے لائق ہوگا۔ موئے نے بہتر کے معجزہ ملک  
مصر اور یانین کئے۔ جسکی سچائی کے لئے تمام اسرائیلی جماعت دعویٰ  
کرتی ہے +

اور کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ دشمن لاکھ لوگ سے یہ اقرار کرادے  
کہ تینے ان چیز کو دیکھا ہے اور سنا ہے جسکو انہوں نے نہ دیکھا اور نہ سنا  
تھا۔

مثلاً کیا ویسے اس بات کا اقرار کر سکتے کہ ویسے لاہ سمندر میں  
سے گزرے تھے اور کرامات کے طور سے بہت برسوں تک من سے  
پرورش پائی تھی اور اُنکے کپڑے نہ پہٹے تھے اگر ایسی چیزیں واقع ہوئی  
ہو تیں تو کیا ویسے موئے سے تکرار کرتے۔

اب آؤ موسیٰ اور نبیوں کے احوال کو چھوڑ کے ہم سب عیسے کے تعجبی  
کاموں پر غور کریں۔ جو موسیٰ کے منصب پر ایسی گواہی دیتی ہے کہ  
موئے کا اور عیسے کا منصب برقرار رہے یا دو زن ایک ساتھ  
گر ٹپے جاتا چاہئے کہ عیسے مسیح نے اپنے رسالت کی نبوت کے لیے  
اپنے معجزہ کا دعویٰ کیا۔ یوحنا کے شاگردوں نے جنہوں نے پرجہاں تھا کہ وہ  
سچا مسیحا ہے یا نہیں اسے کہا جاؤ اور جو کہہ کر سنئے اور دیکھتے ہو بھی کونسا

کہا ہے دیکھتے ہیں اور انگڑی چلتے ہیں اور کوڑی پاک ہوتے ہیں اور بہرے  
سنتے ہیں اور مرویے جی ادبہ تے ہیں اور غریبوں کو خوشخبری دیتی ہے  
اور مبارک ہے وہ جو تجھے ہزار نہ ہو ویسے حقیقت میں یہ سب چیزیں  
کراماتی ہیں۔ اور فقط ربانی قدرت ایسا کر سکتی ہے۔

اور ویسے چیزیں اسکے لئے بالکل آسان تھیں اور ان  
پہیزوں سے اپنی قدرت ربانی کو ثابت کیا۔

لہذا جانتا چاہیے کہ یہ چیزیں گوشہ میں نہیں  
بلکہ آشکارا کی گئی تھیں اور بعضے انہیں سے ہزاروں گرا ہو گئے  
روبرو واقع ہوئی تھیں۔

اسلئے اُسکے بڑے دشمن یہودیوں نے ان معجزوں کا  
انکار کیا اور نہ کر سکے فقط شرارت سے انہوں نے ان معجزوں کو  
بشیطان کی قدرت کی طرف منسوب کیا پس شاگردوں نے ان معجزوں کا  
حال اُسی ملک میں جسمیں ویسے کیئے گئے بعد گزرنے تھوڑے روز  
کہہا۔ اگر ویسے معجزہ نہ کئے جاتے تو ہزاروں اُٹھتے اور  
اُنکی گواہی کو رد کرتے۔

عاری لوگوں نے بہتر ویسے ملکوں میں جا کے مسیح  
کا انجیل کی منادی کی۔ اور اُسکی صداقت کو اپنے کراماتی کاموں  
سے ثابت کیا۔ اور یقیناً مسکاری کی تہمت اُسپر نہ ہو سکتی تھی۔  
کیا ویسے غیبیوں کی مانند لوگوں سے بے عزت نہ ہوئے اور

بڑی سختیاں سرت کی بھی نہ سہیں۔ کیا انکی ساری چال انکی سچائی پر گواہی  
 نہ دیتی تھی۔ لیکن جانتا چاہیے کہ ہمارا ایمان فقط معجزہ و معجزہ نہیں ہے۔  
 کیونکہ معجزہ و معجزہ واقع ہونے سے بہت بیشتر نبوت اور پیشین گوئی کی گئی۔  
 تہیں اور دیے معجزہ و معجزہ کی برابر مضبوط دلیل ہے اور اس قسم کی ہم کتنے ہی گواہ  
 و دلیلین دیے سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس وقت تھوڑا ہے۔ جانا چاہئے  
 کہ عیسائی دین جہاں کہیں سچائی سے قبول کیا جاتا ہے اُس سے ولن بڑا  
 غایہ ہوتا ہے۔ اور یہ انجیل کی مدد کے لئے ایک دوسری دلیل ہے کہ ہم ہر روز  
 دیکھتے ہیں کہ انجیل کی منادی سے گنہگار خدا کی طرف پھرتے ہیں اور بد آدمی  
 اچھے آدمی ہو جاتے ہیں۔ یعنی ویسے نئی مخلوق ہو جاتے ہیں جیسا کہ  
 انکے حق میں کتاب مقدس کہتے ہیں۔ اور انجیل کی منادی کے شروع میں ہی  
 ایسا ہی ہوتا تھا۔ کہ بعض بڑے سے بڑے ظالم عیسائی ہو گئے۔ اور  
 تمام قوموں نے اپنی بت پرستی ترک کی۔ اور ہزاروں نے اُن قوموں  
 میں سے اپنے مکروہ کاموں کو ترک کیا۔ اور پرہیز گار اور عادل  
 اور نمازی اور مہربان ہو گئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ معجزہ ہمیشہ اور  
 آج تک ہوتا جاتا ہے۔ کاشکے خدا تمہیں عطا کرے کہ ایسے دوستوں ہی اپنے  
 دلوں میں خدا کے کلام کی قدرت کو جانو۔ اور اسکی پاک تاثیر تمہاریے مزاج اور  
 چالیں ہو۔ تب تم عیسائی دین کی سچائی پر خود گواہ ہو گے۔ اور سب دوسرے گواہان جو  
 اکہٹی کیجا ہیں یہ ان سب سے زیادہ خاطر خواہ گواہی ہوگی اور اب کہو میرے دوست کیا اور  
 اس سے زیادہ دوسری یا کوئی نئی گواہی کتاب مقدس کی سچائی کے ثابت کرنے کے لئے درکار ہے

دو لقمہ نے چاٹا تھا کہ کوئی شخص مُرد و نمین سے اُٹھ کے اُسکے بہائیوں کو یقین  
 کراویے۔ اور شاید بعض لوگ اس شہر میں بھی ہیں جو یہی چاہتے ہیں فرض کیا کہ خدا  
 نے اُنکی عرض کو قبول کیا۔ اور تصور کیا کہ اندھیرے اور سین سان وقت میں کوئی چڑی ٹھیک  
 ہمارے دوستہ نمین سے ایک کی مانند ظاہر ہو جسے جانتے ہیں کہ اس سے ایک مہینے پیشتر  
 مر گیا اور گارا گیا تھا۔ فرض کیا کہ وہ کہے کہ میں فلا نا شخص ہوں۔ اور میں تمہیں کہنے  
 کو آیا ہوں کہ ایک پاک خدا ہے۔ اور ایک جلال والا بہشت ہے۔ اور ایک دہشت انگ  
 دوزخ ہے اب گناہوں کو چھوڑو۔ اور سچ پر ایمان لاؤ۔ اور نہیں تو تم ہمیشہ کے لیے  
 ہلاک ہو گے۔ تم کیا خیال کرتے ہو کہ ایسے دم کا کیا نتیجہ ہو گا۔ شاید اُسکے دُور سے  
 تم مر جاؤ اگر تم جیتے ہی رہے اور اُس کا نقشہ نہایت تمہارے دل پر ہو گیا۔ تو ممکن ہے کہ اس  
 زندگی کی فکر اور خوشی تھوڑے دنوں میں اس نقش کو مٹا ڈالیں گی۔ اور تمہارے دوست  
 بھی تمہاری اُس بات کا یقین نہ کریں گے۔ ویسے ہنسین گئے اور تمہارے دم کی بات  
 تقریر کر کے قابل نہ کریں گے۔ اور کہیں گے کہ وہ خواب تھا یا تم دیوانہ ہو گئے۔ اگر تمہارا دل  
 فضل سے بدلا نہ جاوے تو تم آپ اپنے تین مشبہ کرو گے۔ اور تم یہ بہت جوئیں گے  
 کہ میں کسی نہ کی طرح ہو گا کہا گیا ہوں۔ اور تم ویسے کے ویسے ہی رہو گے۔ اب ہم  
 آگے کو قیاسی چیزوں پر بحث کریں کیونکہ یہ آزمائش آزمائی گئی اور لا حاصل ٹھہری  
 اب آؤ ہم سب حقیقی معاملوں پر خیال کریں کیونکہ تمہیں یاد ہو گا کہ یوحنا کے گیارہویں باب  
 میں ایک تذکرہ دوسرے اعادہ کے جی اٹھنے کا تھے پڑا ہے جو بیت عینا کا رہنے والا تھا اور یحییٰ  
 مر گیا تھا اور وہ اورشلیم سے قریب ایک س کے مفاصلہ پر تھا۔ عیسیٰ مسیح اُسکی قبر پر گیا اور  
 بہت لوگوں کے روبرو عینا داز سے نکلا کہ اسی اعادہ پر اُٹھ۔ مُردینے خدا کے بیٹے کی آواز سنیں اور

جی اوشہا یعنی وہ جو چاروں حکمرانوں کا ہوتا تھا۔ منہ کھن نکل آیا اور اپنے کہہ چلا گیا اس معجزہ کا  
 کہیں انکار نہیں کیا گیا بلکہ اسکا اقرار سردار کاہنوں اور حاکموں نے کیا اور ڈر گئے کہ ہم سپہیوں  
 اسے مسیح کے ساتھ گفتگو کرتے اور کہاتے پتے دیکھا۔ لیکن جانا چاہیے کہ اس سے کیا کچھ زیادہ اثر  
 ہوا۔ فی الحقیقت بعضے تو ایمان لائے اور دوسرے لوگوں نے جا کر اس کے دشمنوں سے کہا انہوں نے کہا  
 یہ مرد بہت معجزہ دکھاتا ہے اگر ہم اسے یونین چھوڑیں تو سب اسے ایمان لاویں گے سوائے انہوں  
 اسی روز سے مشورت کی کہ اسے جانے ماریں سو ہم دیکھتے ہیں کہ نقطہ ظاہری گواہان اگر کچھ سی بی  
 مضبوط ہوں لیکن جسمانی ولیمین ایمان پیدا کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ اب ایک اور دوسرا مثال لو  
 یعنی ہمارے خداوند نے اکثر کہا تھا کہ میں تم سے ایک عجیب سیسروان جی اٹھو گا اور جبکہ مقری وقت پہنچا کہ  
 اس وقت ایک ہزار لرزہ ہوا اور مسیح جی اٹھا۔ اور سب نگہبان سپاہی ڈر گئے اور مردیے ہو گئے۔  
 لیکن جنہوں نے اسے جی اٹھتے دیکھا تھا۔ کیا انہوں نے توبہ کی۔ ہرگز نہیں کیونکہ سرداروں نے  
 سپاہیوں کو جھوٹ بولنے کے لئے رشوت دی کہ تم یہ کہو کہ اس کے سر دیات کو آگے جبکہ ہم سو گئے تھے  
 اسے چرا لے گئے۔ یہہ انکی ایک بیوقوفی کا جھوٹ تھا۔ کیونکہ اگر ویسے سو گئے تھے جیسا کہ  
 انہوں نے دعویٰ کیا تو کیونکر انہوں نے جانا کہ کیا ہوا۔ اور اگر نہ سو گئے تھے تو چور کیا ہو گیا  
 ناممکن تھا۔ تو جانا چاہیے کہ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ لوگوں کو بغیر روح پاک کے تاثیر کر کر لی نہایت  
 دہشت ناک گواہی نہ قائل اور نہ توبہ کرا سکتے ہیں۔ اور اس طرح سے ہم ثابت کر سکتے ہیں کہ نہایت نامور اور  
 دہشت ناک تقدیر الہی جیسے کہ ہمارے قریب ہر شے دائروں کے موت اور ایک عجیب بلی موت سے پانا  
 اور ایک نہایت دہشت ناک خیال اب کا اور نہایت سنجیدہ عہد بنانا اور قتل کرنا ایسے وقت پر لوگوں کو  
 کرنے کے لئے کافی نہیں ہے اب اس نصیحت کا سامان مطلب یہ ہے کہ تم اپنے جیل کے لئے شکر گزار ہو اور  
 عزیز جانو اور ہر روز اپنی جیل کو شکر ہوا وغیرہ کرو۔ اور خدا سے دعا مانگو کہ وہ تم کو اپنی روح عطا کریں



تاکہ تم اُسے دوستی سے سمجھ سکو اور نجات کے لیے دشمن نہ ہو جاؤ اور خراب لوگوں سے ایسا بچو جیسا کہ تم  
 زہر سے بچنا چاہتے ہو اور ان کے ٹکراؤں کے جھکاڑوں کے بغیر جواب دیا گیا ہے پر وہ مرتد کر  
 اور سوائے اُن ٹکراؤں کے اور کوئی دوسری جگہ نہیں ہے جو دیلا سکتے ہیں اور ان کی کڑائی  
 اُس شخص کے مانند یو یو فرنی کی ہیں۔ جو ایک عایشان مکان کو حقیق کرتا ہے اس سبب کہ اس کے پیڑ کے سطح  
 پر وہ ایک داغ ہیں۔ جانا چاہیے کہ کتاب مقدس پر رُخ تہاری آنکھوں کے سامنے پوری ہوتی جاتی ہے۔  
 اور بیدار ہو کر ان ہی اسکی صداقت کو ثابت کرتی ہیں۔ کیونکہ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے  
 کہا ہے کہ لوگ تاریکی کو نور سے زیادہ دوست رکھتے ہیں کیونکہ ان کے کام بد ہیں اور قیام اور جہنم  
 بے ایمانی کی پیچیدہ بنیاد ہے۔ پوشیدہ نہ ہو کہ گنہگار میل کے برخلاف ہیں کیونکہ میل ان کے برخلاف  
 ہے۔ اب جب تم اپنے گھر بناؤ اس میں شیل کو پھیر دینا۔ اور اُس سے یہہیکہ کہ گنہگار اگر کہہ دیا  
 مالدار اور ہنرمند ہو اُسے رشک نہ کرنا چاہیے۔ اور مفلسی سے رنجیدہ مت ہو بلکہ دعا  
 مانگو۔ کہ اُس سے تہاری روح کو نفاذ دے پہنچے۔ کیونکہ خداوند نے تمہیں آئندہ  
 حالت کی گواہی دی ہے۔ اُس پر قناعت کرو۔ اور مسیحی ایمان سے دوزخ کے عذاب سے  
 بچنے کے لیے اندیشہ مند ہو۔ اور خدا کے فضل سے سب نجات پائے ہو ان کے ساتھ  
 ہو کے اُس بے بیان آسمانی خوشی کو ہمیشہ حاصل کر نیکی کے لائق کئے جاؤ۔ خدا عطا  
 کرے کہ مسیح کے وسیلہ سے ہم میں سے ہر ایک کو یہہ خوشی حاصل ہو۔

آمین

دیند ایک عشرتین

یہ نصیحت خاص کر کے نوجوانوں کے لئے لکھی گئی ہے

## ۲۵ پچیسویں نصیحت

امثال کا تیسرا باب اور تیسرے میں آیت  
اسکی راہن خوبی کی راہن میں اور اسکی  
ساری روشنین سلامتی کی ہیں۔۔

جانتا چاہیکہ سارا جہان اس بات کو قبول کرتا ہے کہ ہر ایک شخص خوشی کی طرف متوجہ ہے  
لیکن یہ ہماری تباہ سرشت کی خرابی ہے کہ جس قدر ہم بدتر کی طرف مائل ہیں اس قدر  
بہتر کی طرف مایل نہیں ہیں۔ وہ خوشی جسے ہم اکثر پسند کرتے ہیں اسکا انجام دکھ ہے  
اور وہ خوشی جسے ہم اکثر غفلت کرتے ہیں ایسی ہے کہ ہمیں ہمیشہ کے لئے خوشوقت  
کرے۔ یہ دین کی عشرتین ہیں کہ جو ہمارے من میں کہی گئی ہیں۔ جس سے ہم ان  
راہوں کو سمجھ سکتے ہیں جنکو مسیح نے جو خود دانش ہے ہمارے لئے مقرر کی ہیں۔  
اور جنکی پیروی کرنا انسان کے لئے سچی دانائی ہے۔ کیونکہ خداوند کا خوف دانش ہے  
اور بھاگنا بدی سے فہم ہے۔ جانتا چاہیکہ سب خوشی کی تلاش کرتے ہیں۔  
لیکن تھوڑے لوگ جانتے ہیں کہ اسے کہاں پانینے۔ اس لئے انکی مثال بہت جہاز  
سے دینا چاہیے جو ہر ایک جذر سے ایک بہت مالدار و خوشنما ملک کی تلاش کے لئے  
پال اوراتے ہیں۔ یعنی جسکی شہرت انہوں نے بہت سنی تھی لیکن اسکو کبھی  
دیکھا نہ تھا۔ بہتر سے انہیں سے بغیر نقشہ یا قطب نما کے چلے۔ اس میں کیا توجہ

کہ اگر تھوڑے انہن سے اس جگہ پر پہنچیں جسکے دے آرزو مند تھے ایسے ہی ان لوگوں کا حال ہے جو بڑی سرگرمی سے خوشی کے خواہشمند ہیں۔ اگرچہ ویسے اسکے لئے سب طرح کا کہہ اور نقصان اٹھانا نیکو راضی ہیں۔ لیکن وہ سنجیدگی سے کبھی تماشہ نہیں کرتے ہیں کہ سچی خوشی کیا ہے۔ تو پہرہ جم آنے سے کس طرح پاسکین۔ اب آؤ عیسے مسیح کو اپنا شیر کار بنا دیں کیونکہ دوسرا جسکی مانند تعلیم دینے والا نہیں ہے۔ اور وہ ہمیں یہہ یقین کرواتا ہے کہ اسکی راہ میں قربانی کی راہیں ہیں۔ اور اسکی ساری روشیں سلامتی کی ہیں۔ شیطان کہتا ہے کہ گناہ کی راہیں تحقیق خوشی کی راہیں ہیں۔ ایسے ہی اُس نے حوا کو کہا تھا اور اُس نے اوسے یقین کیا۔ اور تم اسکا انجام جانتے ہو کہ کیا ہوا۔ اور شیطان یہہ بھی کہتا ہے کہ دین کی راہیں دکہ اور سختی ملی ہیں۔ لیکن تم کسی یقین کر دو گے۔ سچائی کے خدا کو جو کبھی جھوٹ نہیں کہہ سکتا ہے یا جو ٹوٹنے کے باپ کو جو سارے جہان کو فریب دیتا ہے۔ خدا کی گواہی دس ہزار گواہوں سے ثابت کی گئی ہے کہ وہ سچ ہے۔ واضح ہو کہ سارے اچھے آدمی جو ہو گئے ہیں دین کی خوشی پر گواہی دیے گئے ہیں۔ مان شریرو گون نے بھی اپنی موت کے بچھونے پر جبراً اقرار کیا ہے۔ اب آؤ ہم سب عز کریں کہ دین کے عشرتین کیا ہیں۔

اور ہم انکو علیحدہ علیحدہ بیان کرینگے +

پہلا۔ مسیحی فضلوں کا حاصل کرنا +

دوسرا۔ مسیحی خوشی میں شریک ہونا +

تیسرا۔ مسیحی فرضوں کا ادا کرنا +

پہلا سیسی فضل کا پانا خوشی کا ایک چشمہ ہے۔ جانتا چاہیکہ وہ بڑی خیر  
 جو سیسی عیسیٰ کو دوسرے شخص سے فرق کرتی ہے یہ ہے کہ اوسنے روح کو اپنا  
 کیونکہ جسکی سیسی کے روح نہیں ہے وہ اُسکا نہیں ہے۔ اور جس پانی روح  
 ہے وہ خدا کی ہوا اور آسمان کا بیادار رہتا ہے۔ سیسی نے جبکہ وہ روح کے اپنا کرتا  
 تھا کہ وہ پانی جو میں اُسے دینگا اُسین پانی کا ایک چشمہ ہو جائیگا جو ہمیشہ  
 کی زندگی تک جاری رہیگا۔ اب خدا کی روح ایک مٹی اور روحانی زندگی ایما داروں  
 کے روحین پیدا کر نیوالی ہے۔ ایما دار خدا سے پیدا ہوا ہے۔ اور وہ نیا مخلوق ہے  
 ۔ ہر ایک فضل جو دلین لگایا گیا ہے اُنکا اعمال شہرتی ہے اور نئی سرشت اُس سے  
 خوش ہے جیساکہ ہمارے خواہشوں کے واجب اعمال ہمارے شہرتی انسانیت کو  
 پسند ہے۔ واضح ہو کہ دانش یعنی خدا کا جانتا سیسی کے وسیلہ سے خوب ہے۔ وہ  
 روح کے لیے اب ہے جیسکہ سیسی کی روشنی بدن کے لیے ہے۔ حقیقت میں  
 روشنی اچھی ہے اور آنکھوں کے لیے روشنی کا دیکھنا خوشنا ہے۔ مقدس  
 پولوس جو اس دانش سے مبارک کیا گیا تھا۔ اُسنے سب چیزوں کا نقصان اُنکی  
 بزرگی کے لیے سہا۔ اور اُس سے وہ ویسا خوش ہوا کہ اُسنے یہ مقصد کیا کہ  
 سوائے اُنکے اور کسی دوسری چیز کو نہ جانے۔ جانتا چاہیکہ ایان ایک خوشنا  
 شے ہے۔ جو بغیر دیکھے ہوئے چیزوں کا وجود دیکھتا ہے۔ یعنی وہ اپنے  
 جہان کو موجود کرتا ہے۔ اور وہ سیسی کو دیکھتا ہے اگرچہ وہ جسمانی آنکھ سے  
 جیسا ہے لیکن وہ اُسے صلیب پر اود تخت پر دیکھتا ہے اور اُسے دیکھ کے نہایت  
 خوش اور حلال سے مسرور ہو کے خوشوقت ہوتا ہے۔ یہی فضل ہے جو وعدہ کیے

پاتا ہے یعنی وہ اُن بڑے اور بیش قیمت وعدوں سے نہایت مزہ اور تسلی حاصل کرتا ہے۔ جتنا چاہے کہ قرب میں خوشی بھی ہے کیونکہ اب ہر مسیح نے کہا ہے کہ مبارک ویسے ہیں جو غم گین ہیں کیونکہ ویسے تسلی کے جاویں گے۔ اگر دیندار ہیں کوئی چیز ناپسند دیکھائی دیتی ہے سو وہ بھی ہے اور تو یہی اُن آنسوؤں میں جو گناہ کے لئے بہائے جاتے ہیں اُس خوشنودی سے جو گناہوں کے کرنے میں ہر ترقی ہے زیادہ خوشی ہے۔ اور سوائے اسکے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ جو آنسوؤں میں بوتے ہیں خوشی میں درو کرینگے۔ جتنا چاہے کہ اب زمین پر گناہ کے لئے دکھ پانا دوزخ میں جلنے سے بہتر ہے۔ تحقیق امید میں خوشی ہے۔ کیونکہ امید زندگی کو قوت دیتی ہے۔ ایماندار کی امید کی جڑ خوب مضبوط ہے۔ کیونکہ وہ اچھی امید فضل کے وسیلہ سے ہے۔ اور نہ نکار کی امید جو ایک روشنی کا شعلہ ہے۔ جسکے بعد ابدی سچائی کی تاریکی ہے۔ پوشیدہ نہ ہو کہ وہ زندہ امید ہے جو شرمندہ نہیں کرتی ہے کیونکہ وہ مسیح میں نکالی گئی ہے۔ جو ایک مدت کا پہاڑ ہے۔

سارا مقصد یہ ہے کہ کبھی بشر نے پایا ہے وہ خدا کے چھوڑنے اور اپنی محبت گناہ کی طرف رہنے کے سبب سے پایا ہے۔ جب تک کہ روح خدا کی طرف نہ پہنچے سچی خوشی کہ کبھی نہ جان سکیں گے۔ جتنا چاہے کہ ہمارے ہمسایہ سے محبت کرنے میں نہایت خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ دوسرے کو بہلائی کرنے میں اسکے برابر کوئی خوشی زمین پر نہیں ہے کہ وہ خدا کی خوشی کے شہادت ہے۔ دوسرا مسیحی نعمتوں میں شریک ہونا یہ ایک دوسرا ستادین کی خوشی کا ہے۔ یعنی عیسائیہ نکالنا یا نکلنے کا وسیلہ مسیح کے لئے ہے خدا سے

میل رکھنے کا حق ہے جو کوئی اپنے گناہوں اور عذاب کو جانکے پناہ کے لئے مسیح کے پاس بھاگتا ہے وہ خوشی سے قبول کیا جاتا ہے اور حقیقت میں مغفرت پاتا ہے اور وہ اس کے لبو کے چشمہ میں اپنی ساری گناہوں سے دھویا جاتا ہے اور مسیح کی رہنمائی سے وہ اپنی سب ملامتوں سے بے قصور ٹھہرا جاتا ہے اب ان کے کو لازم کی حالت میں نہیں ہے اور موت سے گزر کے زندگی میں پہنچا ہے اور اس حالت کے برابر اور کونسی دوسری حالت بہتر ہو سکتی ہے۔ جانا چاہیے اگر بیت سے قیدی موت کے فتوے کیے بیچے جہانناہ میں ہوں اور ایک اُن میں سے بادشاہ سے معافی پا کے نکالا جاوے اب انہیں سے تم کسکو خوش سمجھو گے معافی پائے ہوئے کو اگرچہ وہ چھٹرا پہنے ہوئے ہے یا تعمیر وارڈ جو اندر ہیں اگرچہ ویسے نیگے پوشاک پہنے ہوئے ہیں اور ہر روز شان و شوکت سے رہتے ہیں تو ایسا ہی اس مقدمہ میں یہی ہے یعنی مغفرت پایا ہوا ان اگرچہ غریب ہو تو وہ بہت خوشوقت شمار کیا جائیگا اُن گناہگاروں سے جو ملزم کئے گئے ہیں اگرچہ ویسے کیسے ہی دو لقمہ ہوں کیونکہ مبارک ویسے ہیں جنکی خطائیں بخش دی گئی ہیں اور گناہ مٹا دیئے گئے اسباب کو دلیلیں معلوم کرنا زمین پر بڑی خوشی کا سبب ہے اور یہ وہ آرام ہے جو ہم سے باہر ہے اور اسباب کی خیال کرنے سے افسوس آتا ہے کہ بہت لوگ بغیر مغفرت کے ہیں۔ اور اپنے تئیں جھوٹے آرام سے فریب دیتے ہیں۔ کیونکہ شریک کے لئے کوئی سلامتی نہیں ہے سوائے جھوٹے آرام کے افسوس شریک آدمیوں کی راہ پر کہ وہ اپنے تئیں خوشوقت کہہ سکتے ہیں اور اگر ان کی آنکھیں کھلی ہوتیں تو بتا دیتے

بادشاہ کی مانند ہوتے جو کہ اپنے بیدینی کی ضیافت میں تھا اور دیوار پر ایک  
 ہاتھ کے کہنے نے اسکی ساری خوشی کو خراب کیا اور اگر ایسا ہی بیدین آدمی -  
 غضب اور موت اور حشر اور دوزخ کو چمکتے ہوئے حرفوں میں لکھا ہوا سا لگے  
 گھر میں اور آتش ازیمین اور شراب خانہ میں اور ناچ گہر میں دیکھتے -  
 بت ویسے گناہ کی دہشت سے کاہتے اور جب تک کہ ویسے مبارک حق کو پہنچنے  
 مسیح کے وسیلہ خدا کے ساتھ صلح حاصل کر لیتے تب تک وہ آرام نہ کر سکتے  
 بعضے وقت ایسا نذا کا دل پاک خوشی سے بھر جاتا ہے ان یسے بیان خوشی اور  
 جلال سے سہم ہو جاتا ہے کیونکہ خدا کی بادشاہت نہ فقط راستی اور سلامتی  
 ہے لیکن روح القدس میں خوشی ہے جانتا چاہیے کہ ایسا نذا کو کو یہ خیال کرنے  
 سے کیسی شے حاصل ہوتی ہے کہ ہم دوزخ سے بچے اور مغفرت حاصل کی اور  
 فضل پایا اور جلال جو انکے لئے دہرا ہے اور ہر ایک چیز جو ان کو خوشوقت کرنے کے  
 لئے مدد پہنچا سکتی ہے وہ ان جمع ہے اگرچہ اس سے دس ہزار دفعہ اور  
 زیادہ جمع ہے لیکن صرف مسیح کا خیال کرنا کافی ہے اس لئے کہ اُس میں نہایت حیرت  
 افزا فضل اور جلال جمع ہے اور سب سے جو کہ شرا اور عمدہ اور ہر دلی عزت اور  
 آسمانی ہے مسیح میں دکھلائی دیتے ہیں کیونکہ ساری قدرت اور دانش اور جبر  
 اور فضل اور رحمت اور محبت اور دیانت داری اُس میں پیوستہ ہیں وہ لاکھوں  
 نر پیار اور ہاتھوں محبوب ہے اور جبکہ ایسا نذا کہہ سکتا ہے کہ یہ میرا دوست ہے  
 تو اسکی خوشی کامل ہے ان وہ جو اسکا نون سے بند ہے اسکی دلی خوشی یہاں تک  
 کہ نہ کہ ہمارا مسیح کے ساتھ ہونا اور اسکی جلال کا دیکھنا جو کہ اُس میں ہے اتنے زیادہ

ہم کوئی بند خیال آسمانی چیز دیکھا نہیں رکھ سکتے ہیں +

خدا کے گہر میں بے پاک پن ہو نیکا یہ کیسا شراحت ہے کیونکہ  
صہبوں نے مسیح کو قبول کیا ہے اسنے انکو خدا کے بیٹے ہو نیک قدرت بخشی  
ہے اور مان یہ کیسی محبت ہے کہ منفرت پایا ہوا باغی خدا کے گہر میں اور  
اوسکی گرد یعنی اُسکے دل میں لیا جائے کیونکہ خداوند قادر متعال کہتا ہے  
کہ تم میرے بیٹے اور بیٹیاں ہو گے +

جانتا چاہیکہ یہ ظاہری عزت نہیں ہے اور نہ کوئی خالی ناموس  
کی مانند اور نہ کوئی بہتری ظاہری درجوں کے مانند ہیں جو بنی آدم کو  
ایک دوسرے سے فرق کرتا ہے بلکہ اُس میں یہ بات شامل ہے جیسا کہ آپ  
کے پاس بیٹے مزاحمت جاسکتے ہیں ویسا ہی خدا کے حضور میں پاک و پری  
اور بے تکلفی سے جانے کی اجازت ہے اسکی طام محبت اور مہربان  
گفتگو اور مہربان محافظت کے ہمیشہ حصہ دار ہو نیکو کیونکہ وہ جسے چاہے  
بنایا اور اُس پر حکومت کرتا ہے ہم سب کو کہتا ہے کہ تم اپنا سارا نکر مجھ پر دو  
اور اپنے سارے غم ظاہر کرو اور اپنا سارا کامد بار میں جہان اور ابھکا  
میری تدبیر پر سوچ دو کیونکہ میں تمہارے واسطے اذیشہ مند ہوں اور  
دعہ کرتا ہے کہ وہ ہمیں کہی نہ بھولیکا اور کوئی چیز مجھے باز نہ کیگا اور صاحبِ زمین  
سے جلا فائدہ کراویگا +

اس جہان میں ایسا ذخرو کے فائدہ دینے سے بعضے فائدہ یہ ہیں کہ جتنا دگر اور  
گھر جکا ہے لیکن دین اپنے اصل قیمت کو اتنا زیادہ ہیں دیکھا سکتا ہے جیسا کہ



موت کی کھڑی ہیں۔ واضح ہو کہ شہریرہ لوگ جنہوں نے اپنی زندگی بڑا اچھے طریقے  
کیا ہے آخر کو ان پر جبراً ہوا ہے اُسکے ظاہری دوستوں سے آرام و ہونٹنے کے  
لئے اور اکثر بعض جنہوں نے بیگزین کے تاثیر کے زندگی بسر کی ہے  
مرنے وقت اُسکے ظاہری دوستوں سے دُکھ کا کہا کہ خاطر جمع ہیں اور  
یہی لوگ ہیں جو کہ دین کے خوبی پر ایک مضبوط گراہی دیتے ہیں۔

واضح ہو کہ اگرچہ اکثر لوگ احمق سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ مگر  
احمق میں مزا نہیں چاہتے ہیں۔ جیسا کہ کجنت بلعام نے چاہا تھا۔ کہ میں  
راستبازوں کی موت میں مرؤں۔ لیکن بہت لوگ جیسے زمین پر زندگی  
بسر کرتے ہیں ویسے ہی مرتے ہیں مگر تپہ رہی ربانی فضل نے گیارہویں  
سات پر تعجبی رحم کئے ہیں۔ اُن خداوند میں مرنے والے کا یہ فائدہ مند ہے  
اور مبارک ہیں ویسے جو خداوند میں مرتے ہیں۔ عزت و عیسائیوں  
کے انجام پر کہ وہ سلامتی ہے کیونکہ خدا کہ جسے وہ پیار کرتا اور دُرتا اور  
خدمت کرتا تھا۔ اب وہ اُسے پھوڑ گیا۔ کیونکہ نجات و ہندہ جو اُسکے  
لئے مرا تھا اب اُسکی مدد کر گیا۔ اور اب موت نے اپنا ڈنک کھڑا  
جو کوئی کہ مسیح کی موت سے غرض رکھتا ہے اُسکی موت مبارک ہے +

اب عیسائی نایدون کا جو کہ مختلف طریقے میں بیان کر چکا ہوں وہی کافی ہے  
کیونکہ وقت تنگ ہے۔ اب اؤ ہم سب اُسکی خوشی کے دوسرے طریقے کو دیکھیں  
اس نصیحت کے قیسے حصہ کو بیان کریں +

قیسے ۱ جاتا جا ہیکہ عیسائی خدمت کے سجالا نے میں دُعا پہلی اور خاص خبر

جیسا کہ لکھا ہے۔ دیکھ وہ دعا مانگتا ہے۔ یہہ پوٹوس کے توبر کر نیکا پہلا نشان تھا اور یہہ ایسا خوب ہے کہ عیسائی بغیر اسکے جی نہیں سکتا ہے۔ عیسائے اتان بغیر دم کے جی نہیں سکتا ہے دیا ہی عیسائی بغیر دما کے جی نہیں سکتا ہے۔ وہ اس مبارک حق کے اسلئے قدر کرتا ہے کہ وہ اُس سے مصیبت کے وغینہ والی پانیس کے لئے خداوند سے فریاد کر سکتا ہے کہ اُسکی عرض مہربانی سے قبول ہو۔ وہ خداوند کو پیار کرتا ہے کیونکہ اُس نے اُسکی منت کی آواز سنی اور یہہ قصد کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگی بہر اُس سے سرمن کرتا ہے۔ واضح ہو کہ سپاس کی خدمت ہی نہایت پسندیدہ ہے کیونکہ شکر گزار ہونا یہہ فقط خوشنا نہیں ہے بلکہ پسندیدہ چیز ہے۔ کیونکہ مقدس یعقوب کہتا ہے کہ اگر کوئی تم میں سے خوشوقت ہے تو وہ مزبور گاویے۔ جانتا چاہیے کہ خدا کی ستائش دلیسے گانا ایک خوشی کی خدمت ہے اور آسمانی خوشی کے موافق ہے۔ اور خدا کے کلام کا پڑھنا اور سنا ہی نہایت پسندیدہ ہے۔ اور جیسا کہ نو پیدا بچہ دود کی خواہش کرتا ہے ویسے ہی سر نو پیدا روح بھی خالص کلام کے دود کے مشتاق ہے تاکہ وہ اُس سے بڑھتی جائے۔ اور داؤد کہتا ہے کہ تیرے مونہ کی شریعت میرے لئے ہزاروں اشرفیوں اور روپیوں سے بہتر ہے۔ اور تیری باتیں میرے تالو کو کیسی میٹھی لگتی ہیں مان شہدے زیادہ شیرین میرے تالو کے لئے ہیں۔ اور میرے گوزمرہ کی خوراک سے وہ زیادہ شیرین ہیں۔ مان جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ کلام کو پیار کرتا ہے اور جو کوئی اُس سے نفرت رکھتا ہے اور اود کی تکرار کرتا ہے اور اس سے

خلفت کرتا ہے یہ بہت ہی گواہی ہے کہ وہ جسمانی حالت میں ہے خداوند کا  
 اور خداوند کے گہر کے عام دستورات ایمانداروں کے لئے بہت خوشنما ہیں  
 وہ سب کو اپنے دل کی خوشی اور خداوند کا پاک اور متبرک دن جانتا ہے  
 اور وہ ایک دن کو جو اس کی صفوں پر ہیں بسر ہو ہزاروں دن سے بہتر اس کے  
 قدر کرتا ہے کیونکہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ آؤ ہم سب خداوند کے گہر میں  
 چلیں کہ وہ اپنی راہ میں ہمیں سکھاویے گا اور ہم اس کے راہنمیں چلیں گے  
 یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے کاشکے اگر لاچار جسمانی گنہگار و نیکاروں  
 کی خوشی کو جانتے جو کہ انکو خداوند کی نوکری میں حاصل ہوتی ہے تو وہ اپنے  
 لاچار اور کینہ اور بے فائدہ جہان کے کہیل اور تماشے سے شرمندہ ہوتے  
 اور خوشی سے اُنہیں ترک کرتے اور حقیقی اور خالص اور آسمانی خوشی  
 کی طرف جو خدا کے لوگوں کے لئے ہے زیادہ اختیار کرتے۔ عیسائیوں  
 کی خوشی کا یہ ایک اولیٰ حصہ ہے لیکن ہم اس کے اس پاک خوشی میں اور  
 ایک زیادہ پاک خوشی شامل کرتے ہیں یعنی وہ خوشی جو خداوند کی نیریز  
 روحانی چیزوں کو خیال کرنے سے پاتا ہے اور اس کی بابت اپنے دوستوں سے  
 فائدہ مند گفتگو کرنے میں پاتا ہے اور وہ مدد جو اس کو ان باتوں سے  
 مصیبت میں حاصل ہوتی ہے اور وہ امید جو وہ ابدی خوشی کے پانسی  
 رکھتا ہے اور نہیں پاتا ہے اور جو کہ ویسے ساری چیزیں اپنی ذات میں اچھا  
 اور خوب ہیں اور جب کہ تم انکو جہان کی خوشی کے ساتھ ملاؤ گے تو ویسے اور  
 ہی ہوئے فائدہ مند معلوم ہوں گے اور حقیقت میں یہ چیزیں نہایت مضبوط

اور تسلی دینی والی اور معقول اور عمدہ ہیں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ  
بہت پادار ہیں۔

واضح ہو کہ ہماری نہایت معصومی جسمانی عشرتیں جیسا کہ کہا، پینا سونا  
اور دوسری چیزیں جو انکی مانند ہیں ویسے سب ہماری کمزور شہرت ایک قسم کی  
لعنت کی علامت ہیں اور انہیں کوئی خوبی رہ جانے والی نہیں ہے سوائے اسکے  
کہ ہم کو ان چیزوں کی حاجت ہے یہ سچ ہے کہ اب ہمکو انکی احتیاج ہے لیکن  
جب ہمارا وجود جلال پوشی کا تہ ہم زشتوں کی مانند ہونگے اور اسوقت ہمکو  
ان چیزوں کے حاجت نہوگی اور جبکہ آدمی اپنی جسمانی غرض کی عشرتوں میں  
اعتدال سے باہر جاتا ہے اور ناپاکی وغیرہ کی پیروی کرتا ہے تب وہ انسان  
سے حیوان بن جاتا ہے اور مقدس کتاب اسے مردہ کہتی ہے اگرچہ وہ زندہ  
ہے راست باز انسان اپنے دلین تسلی پاتا ہے کیونکہ اچسکے پاس اندرونی  
خوشی کا چشمہ ہے جسمانی آدمی اگرچہ خوشی کی تلاش میں پھرتا ہے  
لیکن کبھی نہیں پاتا ہے کیونکہ آنکھ دیکھنے سے سیر نہیں ہوتی اور نہ کان  
سننے سے اور اسکی بہتر خوشی دھن کرنے سے فنا ہوتی ہے سلیمان کہتا ہے  
جیسا کہ ہڈی کے نیچے کا ٹوکھا پٹ پٹا ناویسا سو کہہ کا ہنا ہے کیونکہ وہ شور و  
دلا شعلہ کی مانند ہے جو کہ جلد خام ہو جاتا ہے شراب خانہ میں رنگیلے اور شہد سے  
لوگوں کی حاجت کی گستاخی اور بے ہودگی اور نادانی اور شیخی اور بیدینی کی گفتگو اگرچہ  
ایک دانا آدمی سننے پر یہ سب اسے کیسا بڑا دہرید ہوگی اور بد کاری کا دکھائی دے گا  
اور جو یہ سب باتیں قلم بند ہو کہ اس حاجت کو دکھلائی جاوین تو حقیقت میں وہ

شہ زندہ ہونگے +

جاننا چاہیے کہ طارش بازی لڑکوں کے کہیل کی مانند ہے لیکن یہ کسی  
تعب کی بات ہے کہ بہت سے ذی ہوش اور غیر خالی وجود رکھنے والے ایک  
پرچہ رنگین کاغذ سے کہیلتے ہیں اور بہت وقت اس میں خرچ کرتے ہیں اور  
بالغ لوگوں کی جماعت کے لئے یہ کیسا مسخرہ اپن ہے جو کہ اپنے نواح نے والوں کی  
جماعت کے ساتھ ایک مکالمین اوہر سے اوہر دوڑتے اور کودتے ہیں اور  
نہاروں مردوں اور عورتوں کے لئے یہ کیسی نادانی ہے جو بہت سے  
کوس طے کر کے ایک گھوڑیے کے سر کو دوسرے سے آگے  
دیکھنے کے لئے گھڑ دوڑ کی جگہ پر جاتے ہیں اور دوسرے عورتوں  
کا جو کہ بد اور کمینہ چیز اس جہان میں ہیں اور جس کو بیوقوف و ناکی  
اور رنج سے دلوں میں پھیلے ہوئے خیال نہ کر سکیں اب انکا  
ذکر نہ کریں ان افسوس اب وہ آدمی کون سے اصل خوشی  
پاسکتا ہے جسکو گذشتہ خیال پر افسوس کے ساتھ نظر کرنا پڑے  
اور حال پر گہرا ہٹ کے ساتھ ادا بندہ کو دہشت کے ساتھ  
جبراً نظر کرنا پڑتا ہے +

واضح ہو کہ جسمانی خوشی کا کر نیوالا اپنی خوشی  
میں مکار ہے کیونکہ ہنسی میں ہی دلکا عینم ہے اور اُس شاد کیا  
انجام ماقم ہے +

پوشیدہ نہ ہے کہ کرنیل گارنر کی زندگی کے احوال میں

یہہ لکھا ہوا ہے کہ جبکہ اُس نے اپنی ساری جسمانی خواہشوں کو اپنے توبہ کے پیشتر ڈھیل دی تھی اور بہتر یہ گنہگاری کی عترتوں میں زندگی بسر کرتا تھا اسوقت وہ اپنے ہر امیون کے خیال میں اپنی خوش تہا کہ اُسے خوش ادبانش کہتے تھے وہ تب بھی اپنے دلی نیش زنی کے سبب ایسا رنجیدہ تھا کہ وہ کہتے سے جو اُسکی کوٹھری میں آتے تھے رشک کرتا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ آدمی سے گتا ہوتا تو بہتر تھا کہ خدا کے پاس اُسے حساب دینا نہ ہوتا اور اسی بات کے مطابق بہت دن ہوئے کہ دانش مند اور پاک ایوب نے کہا تھا اگرچہ بدی اُسکی منہ میں میٹھے لگی اور وہ اُسے اپنی جیب کے تلے چھپا دیا اور اُسے بچا رکھے اور پھوڑیے بلکہ اپنے تالو کے بیچ میں تھا نیچے تب بھی اُسکا کھانا اُسکے پیٹ میں بدل جاتا ہے اور اُسکے اندر زہر پھیل گیا تھا۔

اور یہ تمثیل کیسی تھیک ہے کہ جسمانی آدمی کی خوراک گناہ ہے کیونکہ وہ اپنے باپ کے جو کہ دوزخ میں ہے اُسکی مرضی بجالانا اُسکا کھانا پینا ہے اگرچہ بھیہہ کھانا اُسکے لئے بہت میٹھا ہے بلکہ شہد سے زیادہ شیرین ہے وہ ایسا میٹھا ہے کہ وہ اُسکا مزہ جوڑنے سے ناراض ہے اور جب تک کہ وہ رہ سکے اُسکے رکھنے کی کوشش کرتا ہے لیکن اُسکا انجام کیسا ہے کیا یہ لذت کھانا فائدہ مند ہے بھیہہ

نہیں وہ اس کے پیٹ میں زہر قاتل ہو جاتا ہے۔  
 اور افسی کا زہر اس میں ہے اور افسی کا کاٹنا قاتل ہے  
 اور اس کی کوئی دوا نہیں اور اس کے کاٹنے سے چار گہنہ  
 میں مرجاتا ہے اور اس کے کاٹنے کی موت میں بہت دُکھ نہیں  
 ہوتا +

کیلو پشہ امر کی باوشہ زاوی نے یوں ہی اپنے تین ہاک  
 کیا گنہگار ٹھیک اس طرح مرتا ہے اور وہ بیہوش ہو کے اپنی  
 روح کا کچھ خون بھین کرتا ہے لیکن وہ تلخی جو گناہ سے جاری  
 ہوتی ہے ابدی موت کی تلخی ہے فقط

## فنا ۱۱

اب ہم سب و نیداری کی خوشی اور عیسائی فضل کے  
 پانیکا اور عیسائی فایدوں کے رکھنے کا اور عیسائی خدمتوں کا ادا کرنا  
 عذر کہ چکے ہیں ایسے میرے عزیز ازجوانوں کی اتم عیسائی ہونیکے قریب نہیں  
 ہو میری یہ آرزو ہے کہ کاشکے خدا تمہیں بالکل عیسائی ہونیکے ترغیب  
 دیوے اور جو کچھ کہ میں نے کہا ہے اگر اس میں تمہیں شک ہو تو ہم تمہیں خود مسیح کے  
 باتیں کہتے ہیں تم اسکو سنو وہ فرماتا ہے میرا جوا اپنے اوپر لے لو اور  
 مجھ سے سیکھو کہ میں عظیم اور دل سے فروتن ہوں اور تم اپنی جانیں آرام پاؤ  
 کہ میرا جوا آسان اور اسکا بوجھ ہلکا ہے کیا تمہیں خوشی سے رغبت ہے میں جانتا ہوں

کہ تمکو ہے تو تم اسے نہ گناہ کی راہ میں بلکہ مسیح کی راہ میں تلاش کرو کیونکہ  
دین میں کوئی چیز حقیقت میں سخت اور ناپسندیدہ نہیں ہے اور ویسے ہی جو  
مشکل معلوم ہوتی ہیں جب کہ توبہ اور اپنا منکر ہونا اور اپنے گناہ کو مارنا  
یہ سب خدا کے فضل سے آسان کئے جاتے ہیں اور اگر ایسا ہی ہوتا کہ دین میں  
مشکلات میں تو ایک خط کا دیکھ ابد کے نیکو کی نسبت میں کیا ہے ؟

لیکن سچ تو یہ ہے کہ دین میں اب بھی گناہ سے زیادہ خوشی ہے اور ہلکے یقین  
ہے کہ اسکا انجام بہتر ہوگا تم میں سے کسی کو اب سے ایک سو برس کے بعد خیال  
آویسے کہ میں ایک وقت رنگیلا اور خوش تھا اور بہت اچھی چیزیں دیکھیں اور  
بہت جسمانی عشرتوں میں ڈالواس خیال سے تمہیں کیا فائدہ ہوگا لیکن اب سے  
ایک ہزار برس کے بعد کہ تم نے ایک چیز کا جو بہت درکار ہے اسکا خیال کیا اور تم نے  
وہ اچھا حصہ پسند کیا اس خیال کے لئے تمکو بڑا فائدہ حاصل ہوگا۔ اور یہ بھی  
جاننا چاہیے کہ وہ شخص جسے دین میں خوشی نہیں حاصل ہوتی ہے تو وہ بالکل  
آسمانی خوشی کے لاین نہیں ہے اور اگر آسمین داخل ہی کیا جائے تو وہ وہاں  
نہ رہ سکیگا اگر تم خدا کی چیز دین خوشی حاصل نہیں کر سکتے ہو جبکہ اسکی تاثیر  
کافی اور اسکے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرنے میں اور سب کے ماننے میں تو تم وہاں  
جا کر کیا کرو گے جہاں جسمانی خوشی نہیں ہے کہ جسے تم پیار کرتے ہو بلکہ وہاں بالکل  
پاک چیزیں ہیں جسے تمکو نفرت ہے جبکہ تمہارا حال اور علاج ویسا نہیں ہے جیسا کہ چاہیے  
تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم میں کچھ غلطی ہے کیونکہ مسیح نے کہا ہے کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں  
اگر آدمی پانی اور روح سے پیا ہو تو وہ خدا کی بات نہایت میں کس طرح سے داخل



ہو نہیں سکتا ہے +

فقط سر نہ پیدائش ہے جو کہ لوگوں کے مطلب اور ضرورت میں اس بڑی تبدیلی کو پیدا کرتی ہے کیونکہ جو جسم سے پیدا ہوا سو جسم ہے اس لئے دیکھ فقط جسمانی چیزوں میں لذت پاسکتے ہیں لیکن وہ جو روح سے پیدا ہوا روح ہے اس لئے وہ روحانی خوشی میں لذت پاتا ہے +

ان سرگرمی سے دُعا میں خدا کی طرف نگاہ کر کے اُس مبارک تبدیلی کو حاصل کرنے کے بت گناہ سے بے تکلف اور پاکیزگی سے فرحت ہوگی یقین کرو کہ دین سے تمہارا کچھ نقصان نہ ہوگا نیکو کاری سب باتوں کے واسطے معین ہے کہ اب کے اور آئندہ زندگی کا وعدہ اُسی کے لئے ہے اب اس سے زیادہ تم کیا چاہتے ہو جبکہ تمہارا ابدی خوشی محفوظ رکھی گئی ہے تو تم وہ دل رکھو گے کہ جو خدا اور آدمیوں کے سامنے بیگناہ ہوگا۔ اب تمہاری راہ درست کیجاویگی اور تمہارا دکھ آسان کیا جاوے گا اور تمہاری اس جہان کی تسلیاں دہائی کیجاہیں گی ارے آؤ چھکو اور دیکھو کہ خداوند خوب ہے +

+ آمین +



## ۲۶ چھبیسویں نصیحت انجیل کی قیمت

مسیح کی انجیل کا سولہواں باب چھبیسویں آیت  
اگر آدمی تمام دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان  
گنوائے تو اسے کیا فائدہ یا آدمی اپنی جان کے  
بدلے میں کیا دیوے +

جاننا چاہیے کہ اس سے کوئی بہاری فقرہ تمام میل میں نہیں جانتا  
ہو کہ ہے اور اگر درستی سے اس فقرہ کا خیال ہوتا تو یہ جہان کیسا  
دیندار ہو جاتا۔ لیکن اسکو خیال کرنے سے جہان مشرارت اور نادانی کا  
تماشا گاہ بنا ہے کہ جسے تم دیکھ رہے ہو۔ اور یاد کرو کہ یہ باتیں کسی  
میں بتان باتوں کی زیادہ قیمت تکو معلوم ہوگی۔ جاننا چاہیے کہ وہ  
باتیں عیسے مسیح کی ہیں جو کہ خدا جہان کا بنانے والا ہے اور محبم ہوا۔  
اسکی مانند کون رو چکی قیمت کو زیادہ جان سکتا ہے کہ جسے دو نو نکو بنایا۔  
یعنی اُس نے رو حکو اور جہان کو بھی بنایا ہے۔ ان حقیقت میں وہ رو چکی قیمت  
کو جانتا تھا۔ اسلئے اُس نے اپنے بیش قیمت لہو کو رو چکی بنات کے لئے  
بہایا۔ ایسے میرے دوستو ان باتوں کا خیال کرو جو کہ سچائی سے بہرین میں  
اور جکی تمہیں بڑی ضرورت ہے ان وہ جس نے پہلے ان باتوں کو اپنے شاگردوں سے

کہیں اب اپنی رُوح پاک سے ہمارے دلوں سے کہتا ہے تن میں تین چیزیں  
ہیں جنکا ہمیں عز کرنا ہے +

پہلا ہر ایک انسان بیش قیمت رُوح رکھتا ہے -  
دوسرا ایمان ممکن ہے کہ انسان اپنی رُو تکو کہو وے لیکن اس سے  
اسکا بڑا نقصان ہے +

تیسرا کہوئی ہوئی رُوح کی اصلاح سارا جہان کر نہیں سکتا ہے +  
پہلا ہر ایک انسان بیش قیمت رُوح رکھتا ہے - ان کے رُوح کی کامل  
وصف کو ہم اس جہان میں خوب نہیں جان سکتے ہیں کیونکہ خدا نے اسکی بابت ہم سب کو  
نہیں بتایا ہے کہ ہم اسیکے راز سے خبردار ہوں لیکن اتنا بتایا ہے کہ جو ہمارے ایمان  
کی مدد کے لیے کافی ہو - ہر ایک چیز جو ہماری رُو کی خاطر جمعی کی بابت ہے فقط  
ہم انہیں کتاب مقدس سے سیکھ سکتے ہیں - یعنی اُس میں ہم یہ پاتے ہیں کہ  
رُوح وہ شے ہے کہ جو بدن سے جدا ہے - اور وہ ایک سوچنے والی غیر مادی چیز  
ہے جو جہاں آئندہ میں بدن سے جدا رہنے کے قابل ہے - یعنی مٹی کے دلوں  
باب اور آٹھائیسویں آیت سے معلوم ہوتا ہے - کیونکہ اُن سے جو بدن کو مارتے  
ہیں اور جان کو نہیں مار سکتے نہ ڈرو بلکہ اُس سے ڈرو جو جان اور تن دونوں  
کو جہنم میں ہلاک کر سکتا ہے - اور ایسی ہی ہم دو تہندہ اور العاذر کی تمثیل سے  
سیکھتے ہیں کہ دو تہندہ کی رُوح دوزخ کے عذاب میں تہی جبکہ اُسکا بدن زمین  
میں دفن تھا - اعد خداوند جیسے مسیح نے اُس توہم کے ہویے چور سے جو صلیب  
پر لٹکا ہوا اقرار کیا کہ تو میرے ساتھ بہشت میں ہو گا - اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ

اسوقت مسیح کا بدن قبر میں رکھا گیا تھا۔ اور یہ وہ کی بابت یہ کہہ گیا ہے کہ وہ اپنی جگہ کو گیا جو تحقیق و وزخ تھا۔ جبکہ اُسکی کم بخت لاش زمین پر تھی۔ اور جانتا چاہیکہ مقدس پولوس بیان کرتا ہے کہ اُسکے لئے سرت نفع ہوگی کہ جب وہ بدن سے غیر حاضر اور خداوند کے سامنے حاضر ہوگا۔ اگرچہ وہ کلیسیا میں بڑا فائدہ مند شخص تھا تب بھی اُسکی زیادہ خواہش مرنے کی تھی کہ وہ کو بچ کر کے مسیح کے پاس جائے جیسے وہ بہتر جانتا تھا۔ اب جانتا چاہیکہ غیر فانی روح بڑی قیمت کی ہے اور اُسکی خوبی ذیل کے مضمون سے معلوم ہو جائیگی +

پچھلا روح کی بنیاد خاص خدا سے ہے۔ اسلئے کچھ خاص ذکر ان کے بلائے میں کیا گیا ہے۔ جو کہ پیدائش کی کتاب کے پہلا باب اور چھ بیسویں آیت میں ہے + خدا نے کہا کہ ہم آدم کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنادیں۔ تحقیق انسانی روح نے ربانی شبابت پائی اور نہ اُسکے بدن نے +

دوسرا پہر روح کی بڑی اور بزرگ قدرت پر غور کرو۔ جبکہ اُسکی قدرتی علم سے مدد پاتی ہیں تو کیسی فیغسوف لوگ آسمانی قدر توں کو تحقیق کہتے اور ناپ تے اور بیان کرتے ہیں اور پوشیدہ رازوں کی خصلت تلاش کرتے ہیں اور کیسی حکمت سے کاریگر لوگ انواع طرح کے ہتیار اور کلین لوگوں کے فائدہ کے لئے بناتے ہیں اور زمیندار کیسا عقل سے جوتتا اور بُوتا ہے اور زمین کو درست کرتا ہے اور آسمین سے خوراک کے لئے اناج پیدا کرتا ہے۔ اور پہر دیکھو کہ کاریگر طرح طرح کے قسم کے فائدہ مند زینت دینے والی چیزیں اور پوشاک اور سباب بناتے ہیں۔ اور عالم مشہد کا کلہی کی مانند سب مخلوق اندر باطن سے دانش جمع کرتے ہیں +

اور کیا سب سے بہتر نہیں ہے کہ اسکی روح خدا کے پاک صورت میں تبدیل ہو  
رہائی فضل اور خدا کے جاننے کے قابل ہو کے اسکی خدمت خوشی سے ادا کرے  
اور اسکی ساتھ بہتر جہانیں ابد تک رہے +

**تیسرا** روحی قیمت کو ایک دفعہ اور دریافت کر داس حیرت افزا قیمت  
سے جو اسکی رٹائی کے لئے دی گئی ہے۔ یعنی تم یہ جانتے ہو کہ تم اپنے مہبودہ  
چلن سے جو باپ و اویس سے ملا خانی چیز دینے مثلاً روپے اور سونے سے  
سناٹ نہیں پائے پہلے پطرس کا پہلا باب ۱۸- اور ۱۹- آیت - ہزاروں  
سینٹی یا تیل کے ہزاروں دریا سوا خدا کے برہ کے گناہ کے کفارہ کے لئے کافی نہوتی۔  
اب جانتا چاہیکہ کفارہ کے لئے جو قیمت دی گئی ہے سو روحی بے نہایت قیمت  
کو ظاہر کرتی ہے۔ کاشکے تم اپنی روحی قیمت کو سیکھو +

**چوتھا** اس تکرار کو جو انکی روح کے لئے دوزخ اور بہشت کے درمیان ہے  
غور کرو اوپر سے آسمان ہمیں خدا کی طرف بلاتا ہے۔ اور عیسے مسیح خاص کر  
ہمیں راہ بتلانیکو یعنی آپ ہماری راہ ہونیکے لئے بھیجے آئے۔ جانتا چاہیکہ ایل  
کے خادم روحی خبر داری کے لئے کو دشمن کرتے ہیں اور دُعا مانگتے ہیں اور محبت  
کرتے اور سفر کرتے ہیں۔ تاکہ ویسے تباہ ہونیوالی روح کو جلتے شعلہ میں سے بچ  
لیوں۔ اور ویسے ہر وقت اور بے وقت تیار رہیں اور سب میں سب کچھ ہیں  
تاکہ ویسے کیکو پہرین۔ اور تمہارے سنجیدہ رشتہ دار اور دوست اور  
ہمسایہ بھی خواہش کرتے ہیں تمہاری تبدیلی کے لئے۔ اسواسطے دے تمہارے  
لئے دُعا مانگتے ہیں اور تم سے بات چیت کرتے ہیں اور تمہیں کتابیں عاریتاً دیتے ہیں +

ہاں خدا کے فرشتہ بھی ہمارے چاروں طرف انتظار میں ہیں اور اچھی خبر کے خواہش مند ہیں تاکہ آسمان پر خبر لیجائیں کہ زمین پر گنہگار توبہ کر رہے ہیں۔ اور انھیں ہو کہ شیطان کا یہ کام ہے کہ ان کی روح کو فریب دے اور تباہ کر دے۔ اسلئے وہ سانپ کی مانند ہوشیار اور کہات میں نگاہے یا گر جنے والے شیر کی مانند تباہ کرنے کے لیے چاروں طرف پھرتا ہے۔ اگر وہ تم کو جہان کی محبت سے گناہ میں ڈالے یا کار و بار کی محبت سے تم کو سہات سے فریب دیکے غافل رکھے یا تمہارے دلوں کو انجیل کے موافق چلنے سے بدگمان کرادے تو وہ خوش ہوگا۔ یہہ کیا سبب ہے کہ انجیل کی منادی کی اتنی مزاحمت ہوتی ہے اور اُس کے خلاف ظلم کا طوفان اٹھتا ہے۔ اس کا یہ سبب ہے کہ شیطان اپنے شکار کو اپنے سے ڈرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ انجیل نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے اسلئے وہ لوگوں کو اُس کے سینے سے باز رکھتا ہے تاہو ویسے کہ کوئی اندھیرے سے چھوٹ کر روشنی کی طرف اور شیطان کے قبضہ سے چھوٹ کر خدا کی طرف پہرے۔ اب اُس تکرار سے کہ جو بہشت اور دوزخ کے درمیان تمہاری رُو حکے لینے کے لئے ہے اس سے اپنی رُو حکلی قیمت کو سیکھو۔ کہ تم فرشتوں کو خوش کرنا یا شیطان کو تسلی دینا چاہتے ہو۔

یا سچو! ان جگہ ہمیشہ کی بڑی خوشی اور جبکہ ابدی عذاب یہہ دونوں کی راہ تکتے ہیں تو اس سے معلوم کرو کہ رُو نہایت بیش قیمت ہے۔ اور ہم ابھی ہیوں کی حالت میں ہیں یعنی اُس چڑیا کی مانند جو انڈے میں ہے یا اُس بچے کی مانند جو رحم میں ہے۔ اور ہم ہمیشہ کی موت کے لئے جلد مرنے پر ہیں۔ لیئے

ہماری ایک ہستی کی حالت جلد شروع ہونے پر ہے جو کہتی تمام نہی جانتا چاہے  
 کہ حال کی زندگی فقط ابد کے لیے بیسج بڑھیکا وقت ہے کیونکہ جو کچھ آدمی جوتا ہے  
 رہی کاٹے گا وہ جو بدی جوتا ہے بطلان کاٹے گا اور اسے سوائے نامیک  
 کے اور کچھ نہ ملیگا۔ جو کوئی اپنے جسم کے لیے جوتا ہے سو جسم سے ہلاکیا پہل  
 پاویگا پر جو روٹکے لیے جوتا ہے سو روح سے ہمیشہ کی زندہ گی کا پہل پاویگا۔ گلا تیو کا  
 چہا باب اور آئندہ آیت جبکہ یہ خیال کرتے ہیں کہ روح ہمیشہ تک رہے گی (ایک بات  
 پائی ہوئی روٹکا ہمیشہ کی خوشی میں رہنا یا ایک گنہگار کا ہمیشہ کے عذاب میں رہنا  
 ساریے ہندوستان کے رہنے والوں کی سو برس کی جسمانی خوشی اور عذاب سے  
 کہیں زیادہ ہوگا۔ اور روح کی بے نہایت قیمت پر ابد مہر کرتا ہے۔ اور اسی  
 باعث ہمارے متن میں ایک روح سارے جہان سے نسبت دی گئی ہے اور اس لیے  
 یہ سوال اٹھیں پیش کیا گیا ہے۔ کہ آدمی اپنی جانکے بدلے میں کیا دیکھتا ہے  
 معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کا کہنا اشارہ کرتا ہے اُن ملک کے دستور و سپر جو پیر  
 کو اپنی سوداگری کے کام میں نہیں لائے۔ لیکن ایک چیز کو دوسری سے بدلتے ہیں  
 اب جانتا چاہیکہ روح کس چیز سے بدلی جائیگی۔ کیا کوئی چیز اس کی قیمت کے برابر  
 دیا جاسکتی ہے۔ یہ ہرگز نہیں۔ کیونکہ ہر ایک چیز اس جہان کی ناپایدار ہے لیکن انسانی  
 روح ابدی ہے۔ تو اس کا نقصان کیا دہشت ناک ہے۔ اور یہ ہوگا اس  
 نصیحت کے دوسرے حصہ کی طرف متوجہ کرتی ہے +

دوسرا جانتا چاہیکہ ان اپنی روح کو تباہ کر سکتا ہے اور وہ اس کے تباہ  
 کرنے کے لیے خطرہ میں ہے۔ جبکہ ان انسانی روح جسم سے نکل جاتی ہے تو یہ نہ سمجھنا

چاہیے کہ وہ فنا ہوگئی۔ کیونکہ وہ مشقت سے غیر غامی اور نیست ہونا اسکے لیے۔  
 ناممکن ہے اور ملعون روح کیسی خوش ہوتی اگر نیست ہونا اسکے لیے ممکن ہوتا۔  
 لیکن رُو حکی تباہ ہونیکے معنی یہ ہیں کہ اسکے دونوں جہانکی خوشی جو کہ اُسکا حصہ  
 اُس سے جاتی رہیگی۔ یعنی حال کے دین کی سب خوشی کو کہو دیتا ہے۔ اور وہ تسلی  
 بر مسیح میں ہے اسکو بھی کہو دیتا ہے اور محبت کی تسلی کو اور اُس آرام کو جو سب فہم  
 سے باہر ہے کہو دیتا ہے۔ اور روح قدس کی خوشی کو جو بیہ بیان اور جلال  
 سے بہری ہے اسکو بھی کہو دیتا ہے۔ شیطان اور شریر لوگ جو کچھ چاہیں سب کچھ  
 لیکن یہ یقین ہے کہ نقطہ سچے و نیکار آدمی خوشوقت میں جو کوئی کہ بغیر دین کے  
 اپنی زندگی بسر کرتا ہے وہ اُس زندگی کی اصل خوشی کے بغیر زندگی بسر کرتا ہے  
 اور وہ خطرہ جو کہ اُس پر آنیکو ہے اگرچہ وہ اس سے بچنے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن تسیر  
 ہی بعضے وقت اُسکے گناہ کاریکی خوشی کے درمیان اُسکا دل اُسکے کامن میں رہتا  
 ہے کہ اگر تیری قیمتی رُو حکی تباہ ہو جاوے تو تب جو ان سب چیزوں سے کیا فائدہ  
 ہوگا۔ اور جانتا چاہیکہ رُو حکی تباہ ہونا یہ لفظ کیسا دہشت ناک ہے اور  
 کون اسکے معنی بتا سکتا ہے کیونکہ یہ آئندہ ابدی جہان سے علاوہ رکھتا ہے۔ اور  
 مجاوید ہے کہ کئی برس گزرے کہ جاڑیکے موسم میں شام کیوقت کہ بہت سرد  
 تھی ایک لڑکا پیغام لیٹا کہ اُنکے کسی جگہ نہ بھیجا گیا تھا۔ اور وہ دہشت ناک طوفان  
 میں بڑا درخت سے برف گرا اور اس وضع کا ڈھیر ہو گیا کہ وہ اپنی راہ بھول گیا  
 اور کئی گھنٹے اُس میں رہ کر قریب ہلاک کے ہوا۔ اور آدمی رات کے قریب ایک  
 صاحب نے جو اُس گرد فواح میں رہتا تھا خیال کیا کہ ایک آواز آتی ہے لیکن امتیاز نہیں



ہوتا کہ وہ کیا ہے جب تک کہ اس نے اپنی کڑکی کو کھولا اور پہچانا کہ بہت دُور  
 انسان کی آواز آتی ہے اور ایک دردناک آواز سے یہ کہہ رہا ہے کہ تباہ ہوا تباہ ہوا  
 تباہ ہوا۔ یعنی یہ لڑکا مدد کی امید میں شہر شہر کے روتا تھا اور کہتا تھا کہ تباہ ہوا  
 تباہ ہوا تباہ ہوا۔ اُس صاحبِ رحم ولی سے حکم دیا کہ لوگوں کو بھیجو کہ اُس لڑکے  
 کو کوشش سے دھو دین آخر کو وہ پایا گیا اور پہچایا گیا۔ اُس کے لئے یہ بہتر تھا کہ  
 اس نے اپنے خطرے کو معلوم کیا اور مدد کی واسطے چلایا اور اُس کی آواز سُنی گئی +  
 اگر ہم اپنی روح کی قیمت کو ادا اسکے وفدِ خیم تباہ ہونیکے خطرہ کو جانیں تو ایسی  
 ہی ہماری بھی بہتری ہوگی۔ اب اُدھم اُس مہربان اور گنہگاروں کے دوست کو رحمت اور  
 مدد کے لئے پکاریں یعنی اُس بڑے اور مہربان چھوڑانے والے کو جو کہوئے ہوئے  
 کو تلاش کرنے اور بچانے کو آیا ہے پکاریں۔ اگر اُس سے غافل ہوئے تو  
 تحقیق روح تباہ ہوئی۔ اور بے علاج تباہ ہوئے۔ اور ہمیشہ کے لئے تباہ ہوئے  
 اور وہ جواب بچا نیوالا ہے اور جسے شریر لوگوں کی بدچالوں پر نظر کر کے کہا ہے کہ یہ  
 ہمیشہ کے عذاب میں جائیں گے اور ہمیشہ کے عذاب کا لفظ دہشت نامک بات ہے  
 - پوشیدہ نہ ہے کہ اب وہ تھوڑے عرصہ میں حاکم ہوگا۔ اور وہ انہیں کھینکا  
 ایسے ملعون میرے سامنے سے اُس ہمیشہ کی آگ میں جاؤ جو شیطان اور اس کے  
 فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ واضح ہو کہ کئی برس کے بعد ایک صاحب نے  
 جو پارلیمنٹ کا شریک تھا اور نہایت فصیح تھا اور اپنی روح اور دین غفلت  
 کی ہی دہشت نامک ناامیدی سے اپنی مریت کے پچھوئے پر روتا تھا اور کہتا تھا  
 کہ تباہ ہوا تباہ ہوا تباہ ہوا یعنی میری روح ہمیشہ کے لئے تباہ ہوئی۔ اب ہم

چاہتے ہیں کہ دہشت ناک انجام سے بچیں تو آؤ اپنی روح کے تباہ ہونیکے خطرہ کو  
 سنجیدگی سے خیال کریں۔ کیونکہ خداوند نے اپنے کلام میں بہت جگہ بیان کیا ہے کہ  
 اُسکے تباہ ہونیکا خطرہ ہے۔ یاد کرو کہ اب مسیح نے اسکی بابت کیا کہا ہے۔ کہ  
 تم چھوٹے دروازہ سے داخل ہو کیونکہ بڑا ہے وہ دروازہ اور کث وہ ہے وہ  
 راستہ جو کہ پاکت کو پہنچاتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ جو اُس سے داخل ہوتے ہیں۔  
 تو کیا یہ خطرہ نہیں ہے۔ پہر خیال کرو کہ داؤد نے کیا کہا ہے۔ یعنی شیر و زخمین  
 جائینگے اور ساری قوم جو خدا کو قبول گئی ہے۔ واضح ہے کہ خداوند کا کلام اُن لوگوں کا ذکر کرتا ہے  
 اور انکی مذمت پہلے کرتی تھی ۶۔ باب اور ۹ آیت میں دیکھو۔ اور دریافت کرو کہ اسمین  
 کوئی تم میں سے بیان کیا گیا ہے کہ نہیں۔ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ ناراست لوگ خدا کی باتوں  
 کے وارث نہونگے فریب نہ کہاؤ کہ نہ حرام مار نہ بت پرست نہ زنا کار نہ چور نہ لالچی نہ متوالے  
 نہ گالی دینے والے نہ لشرے کیونکہ یہ لوگ جو شہوت پرست خراج میں اور اُسکے کرشمہ والے ہیں اگرچہ  
 کیسی پرشیدگی اور تمنائی میں کریں خدا کی باتوں شہادت کے وارث نہونگے۔ پہر اُس سیاہ فہرست  
 کو دیکھو اور اگر اسمین اپنا نام پاتے ہو تو اُسے مان لو۔ اور شرمندہ ہو اور ڈر کر یہ خیال کرو کہ  
 خدا کی بات شہادت سے باہر رہنے اور اپنی جان کو کھوٹے میں تمہارا کیسا حال ہوگا۔ تب کہو کہ گنہگار کی  
 خوشحالی کا نونکے لیے اپنی روح کے ہضمین کیا فائدہ ہوگا اب کیا تم اپنی انگلیوں کو کھلی رکھ کر ان چیزوں میں  
 سے ایک یا بعض اپنی جان دو گے اور اب ایک بار میں پہر کہتا ہوں کہ ساریے بے پیشان اور بے توبہ  
 لوگ اور وہ سب جو سر نو پیدا نہیں ہوئے ہیں اعدا ب انجیل سے غفلت کرشمہ والے اپنی روح کو  
 تباہ کرینگے۔ اور میں اُن باتوں اور آیتوں کو بتلاؤنگا۔ کہ جن میں سب ایسے لوگوں کا بیان ہے تاکہ تم کو  
 اُسکا یقین ہو۔ تو تا کا ۱۳۔ باب اور ۲ آیت میں لکھا ہے اگر تم توبہ نہ کرو تم بھی اسی طرح ستہ ہلاک

ہو گے یعنی سارے بے توبہ لوگ۔ کیونکہ متی کے ۱۲ باب اور ۳۲- آیت میں  
 لکھا ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم نہ پھرو تو تم آسمان کی بادشاہت میں ہرگز  
 داخل نہ ہو گے یعنی تم سارے لوگ جو سر نوید یا نہیں ہو مگر داخل نہ ہو گے۔ اور یوحنا کے تیسرے  
 باب و تیسری آیت میں لکھا ہے میں تم سے سچ کہتا ہوں اگر کوئی پھر پیدا ہو تو وہ خدا کی  
 بادشاہت کو دیکھ نہ سکتا۔ اور سوائے اسکے اب میں انجیل کی غفلت کرنے والوں کا یہاں کہو گا۔  
 جو جانویں کے دوسرے باب اور تیسری آیت میں لکھا ہے۔ ہم تو کیونکہ عجیبے کے اگر اتنی  
 بڑی نجات سے غافل ہیں یعنی نجات کو بے پروائی اور بے ایمانی سے حقیر اور دکرین یا  
 اسے خیال نہ کریں اور انجیل کو قبول نہ کریں جو گم شدہ گنہگاروں کے لیے نجات کو لاتا ہے تو ہم کسوں سے  
 گناہوں کے الزام سے بچنے کی پانے دلوں میں امید رکھیں۔ اور پھر دوسرے گنہگاروں کے ہم راہ  
 اور ۳۲- آیت میں لکھا ہے۔ ہماری انجیل اگر کسی پر پوشیدہ ہو تو وہ نہوں پر جو بے نجات ہیں  
 پوشیدہ ہے۔ جاننا چاہیے کہ انجیل جلال الی روشنی ہے جو گنہگاروں کو نجات کی طرف ہدایت  
 کرتی ہے۔ اگر وہ سننے والوں کے دلوں سے ڈھکی یا چھپی ہے کہ وہ اپنی نادانی کے پردہ اور  
 نابینائی کے سبب جو ان کے دلوں پر ایسی چھا رہی ہے کہ کچھ نہیں قبول کریں۔ تو اس سے  
 یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ ابھی تک اس تاریکی اور خرابی کی حالت میں ہیں جس میں وہ گناہ کے باعث  
 گرے تھے۔ اور اگر وہ اس حالت میں نہ رہیں گے۔ اور اس پر چاری بہم افروز  
 کرتا ہے۔ کہ اس جہاں کے سردار یعنی شیطان جسے غیر قوم پرستش کرتے ہیں۔ اور جہاں  
 آدمی جسکی فرمانبرداری کرتے ہیں اسے انکی عقلوں کو جو بے ایمان ہیں اندھا کر دیا ہے تا  
 انہو سے کہ سچ کی جو خدا کے صورت ہے اسکی شہادت والی انجیل کی روشنی  
 انپر چمکے۔ اگر وہ لوگ جنکے پاس انجیل ہے تب تو یہ انجیل کا تصور نہیں ہے بلکہ لوگوں کا

قصداً نابینائی کا سبب ہے اور اسی عسک شیطانی اٹھیں و نزع کی راہ میں گھٹنے کو قابو پانا ہے۔  
 - فلیکول صاحب اسی بات کے معنی کو ذیل کی مثالوں سے بتاتا ہے۔ سو وہ یہ ہے کہ آؤ  
 ہم سب یہ خیال کریں کہ بہت اندھے لوگ ایک جزیرہ میں ہیں جہاں سے بہت اہلکار  
 راستے ایک پہاڑ کی چوٹی پر جاتے ہیں اور یہ اندھے لوگ ان راہوں میں جسے وہ  
 دیکھتے نہیں ایک دوسرے پر چلے جاتے ہیں۔ کہ جو تباہی کے کارے پر پہنچاتی ہے تو اس کے  
 بعد یہ ضرور ہوگا کہ تھوڑے عرصہ بعد وہ سب ہلاک ہونگے یعنی جزیرہ کے رہنے والے سمندر کی  
 تہ میں ہلاک ہونگے اور یوں جزیرہ خالی ہو جائیگا۔ یہی جسمانی لوگوں کی حالت ہے یعنی وہ جواب  
 اس جہاں میں رہتے ہیں جو ابد کے بڑے سمندر گھر ہوا ہے اور اس میں بہت سی راہیں ہیں جو  
 ہلاکت کو لیجاتی ہیں۔ اور یہ ایک آدمی اپنی اپنی راہ پر چلتا ہے یعنی ایک شرابی کی راہ میں  
 اور دوسرا قسم کھانے کی راہ میں اور تیسرا عیاشی کی راہ میں اور چوتھا شیخی کی راہ میں اور پانچواں  
 لالچ کی راہ میں چلتا ہے وغیرہ۔ پس یوں بہت موت تکا گے بڑے چلے جاتے ہیں اور جب تک  
 وہ ہلاک نہیں ذرا بھی نہیں ٹھہرتے اور خیال نہیں کرتے کہ انکا انجام کیا ہوگا اور اسکے بعد ہم اس  
 جہاں میں انکی کچھ خبر نہیں پآ۔ اسی صورت سے ایک پشت گنہگار کی دوسری پشت کی پیروی  
 کرتی ہے اور جو اس کے بعد آتے ہیں ان پریشان کم بختوں کے جو اسے پیشتر گئے تعریف کرتے ہیں اسی  
 طرح سے دوزخ معمور ہوتا ہے اور جہاں ہر ذرا اپنے باشندوں سے خالی ہوتا جاتا ہے۔ اس سے  
 معلوم ہوتا ہے کہ روح تباہ ہو سکتی ہے اور یہ اسکے لیے بڑا خطرہ ہے۔ اور نہیں تو  
 خدا کا بیٹا کیوں آسمان سے نیچے اترا اور اسے کیوں اپنی انجیل کو ہمارے پاس بھیجا۔  
 اور کس لیے مسیح کے خادم اپنے حق المقدور بچارتے ہیں۔ اور کس لیے وہ ہر ایک  
 انسان کو سکھاتے اور آگاہ کرتے ہیں یعنی اسلئے کہ وہ گنہگاروں کو ان کے خطہ کا یقین

کرادین اور انکو انکی روح تک باہر کرنے سے روکین۔ اب ہم آگے تیسرے حصے کے بیان کریں۔

**تیسرا** سارا جہان ایک کہوئی ٹھوکی روح کے اصطلاح نہیں کر سکتا۔ اگر آدمی تمام دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان گنوا دیے تو اس سے کیا فائدہ۔ اس مقام سے یہہ نہیں سمجھا جاتا ہے کہ سارے جہانکو فتح کرنا اور اُس پر قبضہ کرنا کی قدرت انسان نہیں ہے کیونکہ کسی آدمی نے ابھی تک سارے جہانکو نہیں دیکھا ہے اور اس مقصد کے لئے زندگی بہت تھوڑی ہے۔ لیکن جانتا چاہیکہ ساری دولت اور عزت اور خوشی اور عشرت جو انسان حاصل کر سکتا ہے۔ یعنی ہر ایک خواہش کا پورا ہونا۔ اور ہر ایک حواس کا خوش کرنا۔ اور جسم کی خواہش۔ اور انگوٹھ کی خواہش۔ اور زندگی کی شیخی تمام اکمال حاصل ہونا۔ اور ساری چیزیں جو تلو کو ذائقہ دیتی ہیں یعنی تمام جہان کے ستھ ایک عیاش کی میز پر جمع کئے جاویں اور سب فریفتہ کرنیوالی آواز راگ کی اور ساری رونق اور آرام عمدہ محل کے اور سب جو سونگنے اور چھونے سے فرحت دی اور ساری خیالات کی خوشی اور شوکت اور خوبصورتی اور عمدگی۔ اب خیال کیا جائیے کہ یہ سب حاصل ہوا یہ ایمان باز شاہ نے یہ سب حاصل کیا تھا لیکن آخر کو یہ کیا ہو سکی روح کے لئے بھلائی اور نجات ثابت ٹھہرا۔ اور یہی ساری چیزیں احمق کا بدلا اور کم بختی کا عوض ہیں جسکے لئے لوگ اپنی روح کو خطرہ میں ڈالتے ہیں۔ کیا یسوع وانا تھا کہ اپنے پہلو ٹھیسے ہو گیا تھا اور ایک غور کیا واسطے یہ سمجھا اور کیا یہ وہ وانا تھا جس نے اپنے استاد کو اپنی رہ چلو تیس چار کے لئے تیرا۔ کیا ایسے جیسے آدمی کی دانائی ہے کہ جو ننھی اور زمین کی ناپایدار خوشی کے لئے اس جہان کو چھوڑ دے جسے یاد ہے کہ میں نے ایک عورت کی بابت پڑا ہے کہ جبکہ گرجا میں تھا۔ وہ بڑی چالاکی سے اپنا سب بٹا دیا اور تھیں اپنے اُس لڑکے کو کہ جو اپنے میں سوتا تھا بھول گئے۔ آخر کو اُس نے بھیکو یا لیا اور گرم خواہش سے اُسے بچانیکے لئے دوڑی لیکن اب بہت دیر ہو گئی تھی اُسے شعلہ نے اندر جانے سے روکا۔ اب اسکی دیکھو کہ

دریافت کرو کہ جب اسنے پکارا مای میرا لڑکا مای میرا لڑکا۔ افسوس میں نے اپنا سب بے پایا  
 لیکن اپنے لڑکے کو کہو یا اور ایسی ہی بہترے لاچار گنہگار لڑکا حال ہوگا کہ جو ساری زندگی بہتر  
 چیز دیکھنے کے لئے غم مند رہا اور اس ایک چیز کو کہ جسکی بہت درکار تھی پہلے لگے۔ انسان کے لئے اسے کیا فائدہ  
 ہے کہ اسنے اچھی کام کیا یا اچھا پیشہ پایا لیکن اپنی جان کو کہو یا۔ میں نے اسنے جبری دولت پائی مگر اپنی جان  
 کہو یا۔ اگرچہ اسکے بہت دوست ہیں لیکن خدا اسکا دشمن ہے۔ اگرچہ وہ عشرتین را مگر رنج و  
 عذاب اب اسکا ابدی حصہ ہے۔ کیونکہ اسنے اپنے بدن کو خوش لباسی سے ملبس کیا لیکن اسکی  
 روح خداوند کے سامنے غنکی ہے۔ ہمارے خداوند نے تو کافی ۱۲ باب اور ۱۶ آیت وغیرہ میں اس  
 بیوقوفی کو کیا بکائی امیر کی تمثیل میں ظاہر کیا ہے جسکی اسیو جڑ ہے اور اپنا انبار بنانے کو تھا اور اسنے  
 عشرت اور خوشی میں زندگی بسر نہ کیا اپنے سے وعدہ کیا تھا۔ لیکن خدا نے اسے کہا ای نادان  
 رات تجھے تیری جاہلی بائگی لیس کہ تو نے بدایا کیا ہے اسکا ہوگا۔ جانا چاہیہ کہ وہ بدن کے لئے رو  
 بہول گیا تھا۔ جگر وہ آئندہ برسوں کا خواب دیکھ رہا تھا مرنے اُسوقت اسکے دروازہ پر کڑی تھی  
 اور اسنے یہ خیال نہ کیا کہ اسکے دوست اسکی ملکیت کو جلد سے یوں لے گئے اور کیڑے بد کو اور شیطان اسکی  
 رکھنے لگے۔ **فائدہ** پہلا کیا روح ایسی بیش قیمت ہے اور اگر ہم سب کا یقین کرتے ہیں  
 کہ کیا ہمارے اعمال نظر کرتے ہیں کہ ہمارے اسکا یقین ہے کہ وہ دیباہی ہے میں نے کیا جاری خاص  
 کوشش اور خواہش کیا ہے کہ میں نے کیا کی ہے یہ سچ ہے کہ ہمارے روزگار اور بدکی پرورش ہو رہی  
 ہے کہ اگر بہت چاہتے ہیں لیکن خدا نے آدمی کو ایسی حالتیں نہیں کہا ہے کہ اسے روکی ممانعت  
 نے فرست دی کیونکہ خدا کے حکم سے سات و تین سے ایک سال دن روکی ممانعت اور اسکی بندگی  
 کے مقدور کیا گیا ہے اگرچہ ایک شخص کو سب کام میں مشغول ہو کر رہا ہے اور تمام ارباب حیات  
 کے نیکی کے کچھ ہزست پاتا ہے اور اگر وہ خدا اور آسمان کی طرف نگاہ کر جیسا کہ چاہیے ہو نا تو روحانی

کاموں کے لئے بغیر مزاحمت امورات دنیوی کے بہت وقت پاسکتا ہے سچے دین کا واجب خیال اور وہ برکت جو دعا کے وسیلہ سے پائی ہے وہ جسمانی کاموں کو بہت آسان اور بہت کامیاب کر دیتا ہے اور اگر ایسا ہو تو متن کو یاد کرو کہ آدمی اپنی جان بے کیا دیکھا کیا تم خیال کرتے ہو کہ دنیا جس سے کہ وہ عمدہ چیز یعنی غیر فانی روح تمہارے خیال اور فکر اور کوشش میں کوئی حصہ نیا دے کیا انسان کا جسم اسکی ساری محبت کے پاؤں اگر پاؤں تو اسکا انجام قاتل ہو گا کیونکہ لکھا ہے کہ جسمانی طور پر گندلان کرو گے تو مرد گے پر اگر تم روح کی مدد سے جسمانی کاموں پر غلبہ کرو تو زندگی دوڑا کر کیا روح کے تباہ ہو نیک خاطر ہے تو ہوشیار ہو اور حفاظت کرو اور جانتے رہو اور عالم انگوتا نہ ہو ورنہ کہ تم اپنی روح کو تباہ کرو۔ یاد کرو کہ گناہ اور نادانی اور کلامی اور بے ایمانی تحقیق روح کو کرنگی اگر جسم ان چیزوں کا عذر لاوے اور جہان کے بہت لوگ تمہاری طرف ہوں لیکن شہر بھی جانو کہ خدا نے کہا ہے کہ ان چیزوں کا انجام موت ہے کیونکہ تم اپنی جان کو تباہ کرو کیا ایک بڑا نجات دینے والا نہیں ہے وہ اسلئے آسمان کے نیچے آیا کہ گمراہوں کو بچا دے کیا تم بوجھتے ہو کہ میں نجات لئے کیا کروں تو ہم پوچھیں کہ ساتھ ہو کے جواب تھے ہیں۔ کہ خداوند عسیٰ میرے ایمان لاکہ تو بچ گیا کیونکہ ایسا کوئی نام نہیں کہ اوپر نہیں دیا گیا ہے کہ جس سے ہم بچیں سو اسے مسیح کے کیونکہ فقط وہی غضب بندہ سے ربائی دینے والا ہے خبردار ہو کہ کسی دوسرے پر بھروسہ نہ کرو اور اپنے اعمالوں کو جھین تم اچھا کہتے ہو انھیں اپنی امید نہ بناؤ۔ اگرچہ نیکی اور اخلاق عمدہ چیزیں مجلس سلامتی اور بہتری کے لائق ہیں لیکن نجات دینے والے نہیں ہیں اور وہ جو ان پر بھروسہ رکھتا ہے ٹوٹے سر کرکڑے پر کھجیہ کرتا ہے اور دھکنے والے بالوں پر تعمیر کرتا ہے۔ اور آخر کو نہایت ناامید ہو گا فقط فضل سے ایمان وسیلہ بن سکتا ہے اور ایمان خدائی بخشش ہے بہتر ہے ایسے میں جھین کچھ لاشہ روح کا تو ہے مگر بغیر مسیح کے ہلاک ہوتے ہیں بے اپنے تین ذی خلق اور ناری جانتے ہیں اسلئے انکو

یقین ہے کہ خدا انکو قبول کرے گا۔ لیکن یہ غلطی تباہ کرنے والی ہے ایسے ہی فی اخلاق لوگ  
 خطرہ میں ہیں جیسے کہ بیدین بہن پر قابض تھہرنا روٹن کا ٹھوکرا کھانا والا ہے لیکن یہ جانو کہ  
 مسیح ہماری جان کو بچا سکتا ہے اگر چہ چاہتے ہو کہ وہ تمہاری دانش اور تمہاری راستہ بازی  
 تمہاری پاکیزگی اور ربانی لینے وہ تمہارا سب کچھ ہو تو بغیر دیر کہنے ہوئے اسکے پاس بھاگو اگر تم  
 نہیں چاہتے ہو کہ تمہاری روح تباہ ہو تو اسے بچانے کے لیے بھاؤ کیونکہ یہی اسکا عہدہ ہے کہ بچاؤ  
 اور یہی اسکی فرضی ہے اور وہ ہر ربانی کرنے کے لیے انتظار میں ہے وہ ہاتھ بچائے ہوئے کا پیٹنے  
 والے گنہگاروں کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے اسے امید وار قید یو تم اپنے مکمل قلعہ کی طرف بھڑو اور  
 یقین کرو کہ تم محفوظ ہوئے تب تم مقدس پولوس کے ساتھ کہو کہ میں جانتا ہوں کہ کس پر ایمان لایا  
 ہوں اور مجھے یقین ہے کہ جو سینے اسے سونپا ہے لینے اپنی غیر فانی روح اور اسکے تمام ابدی ملکہ  
 اس کے لیے لینے آخری انصاف کے دن کے لیے وہ اسے محفوظ رکھو گا خلاصہ کلام یہ کہ تمام جہان  
 تباہ ہوئی روح کی اصلاح نہیں کر سکتا ہے جہاں کو ایسا سمجھو جیسا کہ اسے اپنی موت کے چھوٹے چھوٹے  
 مرثاؤ می اپنی جان کے لیے سارا جہان بچا جانا چاہیے کہ جب یہ تندرستی کی حالت میں تھا اتنا بھی نہیں  
 کرتا تھا کہ اسے اپنے خیال میں لاؤ اور آئندہ کو جبکہ کسی چیز کے کرنے کی قدرت اسے نہ ہوگی تب وہ مجھے  
 کہنا چاہیگا جانتا چاہیے کہ یہ کیسا فریب ہے کہ اتنے قاتل نمونوں کے بعد کیا انسان  
 اس سے کبھی نہ چھوٹے گا۔ جہاں کی پیروی کرنے میں معتدل ہو لیکن روح میں  
 سرگرم ہونے کے لیے ہوشیار رہو۔ وقت کوتاہ ہے اور ابد بڑا ہے تو انکو  
 اہل کے لیے زندگی بسر کرنا افضل کے سبب سیلون میں چالاک اور سرگرم ہونے سے  
 ناچ کر کہو کہ تم اپنی روح کا خیال ہے کہ اگر تم اپنی روح کو غنیمت جانتے ہو تو تم سیرت ادب نیل اور  
 نصیحتوں کو اور دعاؤ کو اور سچے دوستوں کو عزیز جانو گے اور روح کی بہتری کے



یہ فرصت حاصل کرو گے اور جبکہ کہلایا جاتا ہے آج کا دن تو خدا کی آواز سنو کیونکہ  
یہ مقبولیت کا وقت ہے اور یہ نجات کا دن ہے۔ اپنی نجات کے کام ڈرتے  
اور کانپتے ہوئے کرو کیونکہ خدا اپنی مہربانی سے تمہیں اس کی خواہش اور کرنیکی اجازت  
دیتا ہے اگر دین دردناک اور بخیدہ ہوتا تو تیر ہی وہ تمہاری ابدی خوشی کے  
لیئے ضرور ہے تو دیندار ہونے میں تمہاری دانشمندی ہے دیندار ہونے میں حال کے  
اور آئندہ کی خوشی ہے اور اس کے برعکس شریر آدمی اب بھی عذاب میں ہیں اور  
ہمیشہ کے لیئے عذاب میں ہونگے پس وہ اختیار جو ہر ایک آدمی کے لئے تھا ایسا ہے  
سو یہ ہے کہ کیا تم آگے سے بہشت کا مزہ چکھنا چاہتے ہو اور اسکے بعد آسمین۔۔  
ہمیشہ کے لیئے یا دوزخ بشر سے چکھنا چاہتے ہو اور بعد اسکے دوزخ میں ہمیشہ کے  
لیئے تو کیا تم دو دوزخ یا دو بہشت لینا چاہتے ہو فقط

✱ آمین ✱

# ستائیسویں نصیحت

## گناہ کی قائلیت

پہلا کرنتیو نکاح ۱ باب ۲۴ و ۲۵ آیت اگر سب وعظ کریں اور کوئی بے ایمان یا حامی اذراوے تو سبہرے اپنے تئیں طہم اور گناہگار ٹھہرا لیں اور اپنے دکھ راز سب ظاہر ہونے سے وہ منہ پر کر کے خدا کو سجدہ کر لیں اور کہیں گا کہ خدا بیشک تمہارے بیچ میں ہے +

جانتا چاہیے کہ ان باتوں سے منادی کی قدرت کا ایک حال جو حواریوں کے وقت میں تھا پاتے ہیں اس مقام سے ہم دیکھتے ہیں کہ اندونین خدا کے کلام کی کیا تاثیر تھی یہی غرض تھی کہ وہی ہوا ضرور ہے کہ اسی وضع سے انجیل جاری دنیائیں بھی مبارک ہو ویسے ان اگلے دنونین معجزہ کی بخشش کلیسیا میں تھی مثلاً جیسا بولنا ایک زبان کا جسے انہوں نے کبھی نہ سیکھا تھا اسی سبب سے منادی کرنیوالوں کو غیر قوموں کے لوگوں سے بولنے کی طاقت تھی۔ اگر اس وقت بہت زبانوں کی بخشش پانے سے وہ بہت عزت و ارشاد رکھتے جاتے تھے اور بعضوں نے اسکا بہت لالچ کیا۔ اس نصیحت کی آیت میں مقدس پولوس ظاہر کرتا ہے کہ وعظ یا منادی کرنا بہت پسندیدہ ہے۔ اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ محبت کی پیروی کرو۔ اور روحانی بخشش کی آرزو مند ہو لیکن سب سے زیادہ یہ کہ تم وعظ کر سکو۔ کیونکہ وہ جو وعظ یا منادی کرتا ہے تعلیم اور نصیحت اور تسلی کے لئے لوگوں سے کہتا ہے۔ جانتا چاہیے کہ ہمارے من میں وہ اس منادی کی مبارک اثر کا ذکر کرتا ہے جو لوگوں کو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور وہ اس ایک حالت کا خیال کرتا ہے جو بیشک اکثر وقوع میں آتا ہے یعنی ایک غیر قوم یا کسی نادان شخص کا راز جوئی کے ارادہ سے عیسائیوں کے

مجلسِ جبرسی گہرا کہیلیان میں ہوا اور اسمین اسکا اتفاق آنیکا ہوا ہے اور اس نئے  
 دین کی کوئی چیز سستہ یا دیکھنے کی خواہش کر کے وعظ کر نیوالے کی باتوں کا خیال کرتا ہے  
 اور اسکی آنکھوں کو لینے دلی آنکھوں کو خدا کی رُوح کہولتی ہے یعنی اُسپر اثر کرتی ہے  
 تب اسے ثابت ہوتا ہے کہ وہ گنہگار ہے اور اپنے تین ملزم معلوم کرتا ہے۔ اور اُسکو  
 متعجب ہوتا ہے کہ وہ اب اپنے دیکے پوشیدہ رازوں کو کھلا ہوا پاتا ہے۔ اور جب خدا کی  
 شوکت کے خوف کا اُسکو ایسا صدمہ پہنچتا ہے کہ وہ خدا کی رحمت کا یقین کرتا ہے اور  
 سرگرمی سے التماس کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ خدا اپنے دو گونکے ساتھ خاص طور سے  
 حاضر ہے۔ سچا دین ہمیشہ ایسا ہے۔ انجیل ہمیشہ خدا کی قدرت ہے۔ جبکہ منادی اور اسکی  
 درس پر خدا راضی ہوتا ہے تو برکت دیتا ہے تب ویسے ہی مبارک تاثیر پیدا ہوگی یعنی لوگ  
 گناہ سے کامل تو بہ کر کے خدا کی طرف متوجہ ہونگے۔ ای خداوند عطا کر اور دیا ہی انجیل کے  
 کلام کا اثر ہمارے درمیان اس جگہ میں بھی ہووے پھل حاصل حصہ ہم خیال کریں کہ انجیل  
 کی منادی کرنا خدا کا حکم اور ہمیشہ سے قدیم کا یہ ایمان اسکا استعمال تھا۔ یعنی جاؤ اور  
 تمام قوموں کو سکھلاؤ یعنی تمام جہانین جاؤ اور ہر ایک مخلوق کو انجیل کی منادی کرو۔  
 کیونکہ اسنے ہر بانی سے وعدہ کیا ہے کہ وہ وعظ کر نیوالوںکے ساتھ جہانکے انتہا تک رسکا  
 اور اُسپر یہ ایک اور سنجیدہ حکم زیادہ کیا ہے یعنی وہ جو ایمان لاتا اور اصل طبائع پاتا ہے  
 نجات پاویگا۔ لیکن وہ جو ایمان نہ لادیگا ہلاک ہوویگا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نجات کے  
 لیے مسیحا پر ایمان لانا ضرور ہے۔ اور اگر انجیل کی منادی ایمان لانیکے لیے ضرور ہے تو۔  
 کیونکہ اُس سے دُعا مانگین جسپر ویسے ایمان نہیں لائے اور جب کا فکر انہوں نے  
 نہیں سنا اُسپر کیونکہ ایمان لاوین۔ اور ویسے بغیر وعظ کر نیوالے کی کیونکر سننے جاتا تھا

کہ جیسے پہلے انجیل کی منادی لوگوں کے سامنے حقیر تھی ویسے ہی اب بھی بہتر ہے اسے حقیر کرنے  
ہیں۔ خدا کی یہ مرضی ہوئی کہ وہ خط کی ناکامی سے ایمان لائیں اور لوگوں کو بچاویے مرسا کا سولہواں  
باب اور ۱۶- آیت اور رمیون کا دسواں باب ۱۳- آیت پہلے کہ بتیون کے پہلا باب ۲۱-  
آیت) جو لوگ کہ کیسوت یا کسی جگہ مقدس کتاب کے پڑھنے یا اسکی شرح سننے کے لیے  
اپنے یا اپنے پڑوسیوں کی تعلیم کے ارادہ سے جمع ہوتے ہیں تو ویسے اسکی برکت کے حصہ دار  
ہونیکے امید رکھتے ہیں۔ خدا کرے کہ کیسوت ہم بھی اسکے حصہ دار ہوں +  
دوسرا حصہ راز جوئی لوگوں کو اکثر عیسائی جماعت میں لے جاتی ہے۔ کیونکہ مسیح  
کے دین نے جہان میں بڑی ہل چل ڈالی ہے۔ جانتا چاہیے کہ خدا کی سچی دانش سب کے  
درمیان سے ایسی کہوئی گئی تھی کہ جہاں کہیں انجیل کی منادی پہلے کی گئی وہاں لوگوں کے  
خیال کو اسکی طرف بہت متوجہ کیا۔ اور یہ نیا دین معلوم ہوا اور لوگوں کے کان میں یہ بات  
اجنبی سنائی دی۔ اور اگرچہ بہتر ہے اسکے مقابلہ میں بہت بدگمان تھے۔ اور بہت  
جھوٹی اور شک والے اسکی بات پہلی اور جبکہ وہ شہر میں آئے مصلحوں نے کہا  
- کہ وہ لوگ جنہوں نے جہان کو الٹ دیا ہے یہاں پہنچ آئے ہیں۔ جانتا چاہیے  
جو لوگ گناہ کو پیار کرتے تھے اور گناہ میں رہتے تھے ویسے انجیل کی روشنی کو ناپسند کرتے  
ہے۔ کیونکہ وہ انکے بُرے کاموں کو ظاہر کرتے تھے اور جو لوگ کہ بہت دھنسے جھوٹے دین  
اور غلطی اور شیطان کی پرستش میں تھے اپنے پرانے دین میں جسا انہوں نے پرانا دین  
نام رکھا تھا اسکے چھوڑنے میں ناراض تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ انکی آنکھوں کے سامنے  
معجزہ کئے جاتے ہیں اور بہت بار لوگ ایک بات یا چھوٹے سے چنگے ہوتے ہیں۔  
اور جبکہ انہوں نے دیکھا کہ حبشیوں نے بتناؤں کو ترک کیا ہے اور اپنے چال و چلن

میں صحبت اور اخلاقی ہوئے۔ بت انگوان با تو نہر جبراً غور کرنا پڑا کہ یہ چیزیں  
 کیونکر ہوئیں تپہ ہی بعضے انہیں سے آتے اور اپنی تسلی کے لئے سنتے۔ جانا چاہیے  
 کہ ہمارے متن سے یہ بات سمجھی جاتی ہے۔ کہ اگر دمان ایک عامی یا جاہل یا بی ایمان  
 یا بی دین یا ایک نادان شخص جو مسیح اور نجات سے غیور واقف ہے راز جوئی کہیے  
 آجائے تو اس طرح کی راز جوئی پر اکثر خدا انکی بہتر کیے لئے غالب آیا۔ کیونکہ جبکہ مسیح اری  
 ہوئے گذرنا تھا تو کی دولت مند با جگر نے اُسکو دیکھنا چاہا مینے وہ فقط اپنی راز جوئی  
 کی تسلی کے لئے ایسے شخص کو جسکی بڑی شہرت تھی دیکھنا چاہتا تھا۔ لیکن مسیح نے اپنی  
 رحمت سے اُسے بلایا اور اُسے تبدیل کیا۔ کیونکہ مسیح کے نزدیک رہا بہتر ہے وہ اکثر  
 انہیں جو راہ گیر ہیں ملتا ہے۔ اسی سبب وہ لوگ اُسے پاتے ہیں جو اسکی تلاش میں  
 نہ تھے۔ اور بہت لوگوں کے واسطے یہ اچھا ہوا کہ انہوں نے اپنی بدگمانی کو اجازت نہ دی  
 اور لوگوں کے دُور سے اپنی خاطر جمعی کے لئے سنتے اور دریافت کر نیکو اچھے لوگوں کے درمیان  
 جانے سے نہ روکے۔ **تھیسیس**۔ اور سوائے اسکے ہم دریافت کرتے ہیں کہ  
 قدیم منادی میں یہ مطلب تھا کہ لوگوں کو یقین کرائے کہ وہ گناہ گار ہو کے قصور وار  
 اور خطرہ کی حالت میں ہیں اگلے نبیوں کا یہ ایک خاص کام تھا کہ شور سے پکار میں اور  
 لوگوں کے گناہوں پر گراہی دین جانا چاہیے کہ یوحنا اصطباغی نے توبہ کی منادی کی۔ اور وہی  
 ہی منادی ہمارا خداوند نے خود کی۔ اور اُس نے فرمایا کہ توبہ اور گناہوں کی مغفرت کی منادی اسکے  
 نام سے سب تو مرنے درمیان کیجائیے اب معافی کے لئے توبہ چاہیے کیونکہ سب طبیب کے محتاج  
 نہیں فقط وہی جو بیمار ہیں۔ لیکن پہلے بیمار کا معلوم ہونا چاہیے بعد اسکے دوا کی فکر  
 ہو سکتی ہے۔ ایسے ہی سب لوگوں کو چاہیے کہ اپنی روحوں کی بیماری اور خطرناک حالت کو

جانین اور بچوں کے اپنی روحنی نجات کے لئے مسیح پر ایمان لاسکتے ہیں اور ایسے ہی مقدس لپرس کو عید نجات کے دن اور سلیم کے لوگوں پر آنکے گناہوں کے لئے الزام دینا پاتے ہیں۔ اور اسکا یہ اثر ہوا کہ انکے دل چھو گئے اور لپرس اور باقی رسولوں سے کہا کہ ایسے بہائیوں کو کیا کریں۔ اور اب ہی ہمارے متن میں ہے کہ ایک بے ایمان مجلس میں انکے سبہوں سے یعنی سب وعظ کرنا والوں سے قایل کیا جاتا ہے۔ جسکے کسی نے انجیل کی تعلیم کے مطابق وعظ کی اُس میں یہہ طلب تھا کہ گنہگار کو قایل کرے۔ یہہ فقط باتوں کے زور سے نہ ہوا لیکن رُوح پاک کی قدرت سے جو اسکے ہمراہ جاتی تھی۔ کیونکہ روح کا بڑا کام یہہ ہے کہ قایل کرے۔ جیسا کہ ہمارے نجات دہندہ نے یوحنا کے ۱۶ باب اور ۸۔ آیت میں وعدہ کیا ہے کہ جب وہ آوے تو دنیا کو گناہ سے اذنیکی سے اور سزا سے معلوم کروائے گی یہہ ویسی ہی بات ہے جیسے کہ متن میں ہے یعنی اسکے معین یہہ ہے کہ بحث کی رو سے قایل کرنا اور گنہگار شخص کا منہ بند کرنا۔ اور اسکے دل سے اسکو قایل کروانے کے لئے عذر کرنا۔ پرستیہ نہ یہیکہ خدا کا کلام کو گنہگار کو گناہ کی طرف سے قایل کرنے کے لئے ایک خاص وسیلہ ہے۔ لیکن فقط عقل و لگو قایل کرنے کے لئے بس نہیں ہے یہہ سچ ہے کہ جنہوں نے کبھی نبوی شریعت یا عیسیٰ نہیں پائی ہے۔ وے شریعت نہ پالنے سے آپ اپنی شریعت میں۔ وے شریعت کے اثر اپنے دل میں نہیں لکھا ہوا دکھلاتے ہیں کہ انکا دل گواہی دیتا ہے اور انکے اذیتے آپس میں انہیں گنہگار یا بیگناہ ٹھہراتے ہیں لیکن یہہ سب بہت کمزور اور نام طر سے کئے جاتے ہیں کیونکہ سرشت کی روشنی بعض گناہ کو ظاہر کرتی ہے لیکن سب کو نہیں۔ وہ فقط شکل سے ایک گناہ کو چھپا کر جس سے ہمارے ہمایوں کا نقصان ہو ظاہر کرتی ہے۔ وہ فقط یہہ دکھلاتی ہے کہ ایک خدا ہے اور اسکی پرستش چاہیے

مگر وہ یہ نہیں بتلاتی ہے کہ کیونکر کرنا چاہیے۔ وہ ہمارے خدا کی آوی خود متوجہ ہو  
 ہم پر فرض ہیں نہیں بتلاتی ہے اور نہ آد اگناہ جو ہم سے ہوتا ہے و نسے کہنے کے لئے جاتی ہے  
 جاتا چاہیکہ شت کی روشنی گناہ کی جڑ کو جو ہمارے گناہگار کی حالت میں ہے ہکو نہیں دکھاتا  
 ہے اور نہ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ ہم کیسا دل رکھتے ہیں۔ کیونکہ دل سب چیزوں سے فریبی اور فاسد  
 اور حقیقت میں وہ ایسا ہی ہے اور نہ وہ بتا سکتی ہے کہ بد نظر اور غصہ اور بد خیال یا لالچ  
 خواہش گناہ ہے۔ جیسا کہ ہمارا خداوند ان سب کو جیسے کہ ویسے میں اپنے پہاڑی نصیحت  
 میں بیان کرتا ہے۔ سوائے اسکے جسمانی دل اکثر احمق اور بے دماغ ہے۔ جبکہ لوگ بہت سے  
 گناہ میں رہتے ہیں تو انکا دل ایسا سخت اور بدیر ہو جاتا ہے جیسا کہ آگ سے داغ گیا  
 ہے۔ وہ بد ہے جیسا کہ ہمارے جسم اور سب طاقتیں ہیں۔ اور شت کی روشنی ہماری  
 گناہگاری اور خطرناک حالت کو درست وضع سے ہم پر تاب کر نیکی کے بغیر برتر ہو کے بہت  
 ضعیف اور کمزور ہے۔ خدا کی شریعت جو دس حکم میں شامل ہے وہ ایک ہزار و اسی ہزار  
 روح پاک کے ہاتھ میں لوگوں کو گناہ سے قایل کر نیکی کے لئے ہے۔ شریعت کی باتیں کتاب میں چھپا  
 ہوئی یا حفظ کی ہوئی یا عبادت خانہ میں لٹکی ہوئی اس کام کے لئے کافی نہیں ہیں۔ لیکن انکو  
 روحوں کے سمجھنا اور پر نقش کرنا چاہیے مقدس پورس آپ اسکا ایک مشہور نمونہ  
 ہے۔ یعنی وہ کہتا ہے۔ میں آگے بغیر شریعت کے زندہ تھا پر جب حکم آیا گناہ جی اٹھا اور  
 میں مر گیا۔ وہ کہتی شریعت کی باتوں کے بغیر نہ تھا وہ انکو لڑکپن سے جانتا تھا۔ لیکن تب بھی  
 شریعت کی حقیقی سمجھ بیکہ بغیر نہ تھا۔ کیونکہ روحانی شریعت ولی سچائی چاہتی ہے۔ اور گناہگار کے  
 خیال کو الزام دیتے ہے۔ دسواں حکم تھا جس نے اسکی آنکھوں کو کھولا۔ اُس نے کہا میں گناہ کو نہ جانتا  
 اگر شریعت نہ کہتی کہ تو لالچ کر۔ اس سے اُس نے دریافت کیا کہ خیال سے ہی گناہ ہو سکتا ہے۔ پس

اس دریافت سے وہ گناہ کا قائل ہوا۔ جب جگہ جسمانی دل ایک گناہ دیکھتا ہے۔ وہ ان شریعت ایک ہزار دیکھتی ہے۔ جسے جسمانی دل ایک ٹیلہ خیال کرتا ہے اُسے شریعت ایک ہزار پہاڑ کی مانند دیکھتی ہے۔ جسے جسمانی دل خوب درست سمجھتا ہے۔ شریعت اُسے ایک دلیر بناوت کا کام خدا کے برخلاف اور لائق ابدی موت کے دیکھلاتی ہے۔

واضح ہو کہ سب سے قائل ہر نیکی سوائے ہمارا متن اُسپر اور زیادہ کر کے کہتا ہے کہ وہ سب گنہگار ٹھہرایا گیا۔ اُسکا استعان ہوا اور وہ آزاد یا گیا اور قائل کیا گیا۔ اُسکے گناہوں کا سُوج اُسکے دل پر نقش ہو گیا۔ اور وہ اب اُس سے رانی نہیں پاسکتا ہے ایسا ہی داؤد نے کہا کہ میرے گناہ ہمیشہ میرے روبرو ہیں۔ ناتھن بنی نے داؤد کو کہا کہ وہ آدمی تو ہی ہے یہ قائلیت اُسکے دل کے اندر داخل ہوئی۔ سچا نائب گنہگار اپنے میں موت کا فتویٰ دیکھتا ہے۔ کیونکہ شریعت کہتی ہے جو جان گناہ کرے مرگی۔ اور دل کہتا ہے کہ میں گناہ کیا ہے اسلئے میں مرونگا۔ شریعت کہتی ہے کہ ہر ایک شخص جو ان سب باتوں پر جو شریعت میں لکھی ہیں عمل کرنے میں پایا رہنمیں رہتا ملعون ہے۔ اور دل کہتا ہے کہ میں سب باتوں میں پایا رہنمیں رہا اسلئے میں ملعون ہوں۔ روشن ہوئے دل کا یہ کام ہے کہ اُس عظیم و بڑے انصاف کا خیال کرے۔ اور اب ہم اُن کتابوں کو خیال کریں جو تب کہول جاوے گی یعنی ہم اب اپنے تین الزام دین تانہ ہوئے کہ تب ہم ملزم ہووین۔ بہت لوگ خدا کی رحمت کا ایسا خیال رکھتے ہیں کہ خدا کے عدل اور پاکیزگی کو بہول جاتے ہیں۔ اور اُسکی رحمت کو ایک قلعہ اپنی پناہ کے لئے اُسکے انصاف کے برخلاف بتاتے ہیں۔ لیکن جب کوئی شخص گناہ سے قائل ہوتا ہے تب وہ دیکھتا ہے کہ خدا پاک اور عادل ہے۔ اور جب تک کہ وہ انجیل سے نہیں سیکھتا کہ خدا کیونکر عادل خدا اور سپانیرالا ہو سکتا ہے تب تک وہ ان دہشت ناک صفتوں سے خوف کھاتا



رہتا ہے۔ اگرچہ وہ عادل ہے لیکن تپہ زہی وہ گنہگار و نیکو جو سچ پر ایمان لاتے ہیں نیک  
 نہیں آتا ہے۔ چوتھا۔ ہم تن سے اور ایک دوسرا نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ کلام کی منادیکہ  
 مطلب یہ ہے کہ دیکھ پوشیدہ کاموں کو ظاہر کرے جو بیشتر پوشیدہ تھے اور یوں اُسکے  
 دیکھ پوشیدہ ارادے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ بہتر ہے لوگ جسمانی معاملوں اور جسمانی خوشی  
 میں ایسے مشغول اور بے ہوش ہو رہے ہیں کہ اپنے سے بہت بیگانے ہیں۔ دے نیکی اور  
 اخلاق اور سچی فرمانبرداری کی نعم منادی سے ایسے سلاطے لگے ہیں کہ دے اپنی بڑائی  
 کرتے ہیں کہ یہ نیکیوں ہم میں ہیں اس لئے دیندار کی بابت کچھ محنت نہیں کرتے ہیں۔  
 خدا کے کلام کی دیانت داری کی منادیکہ مطلب ہے کہ لوگوں کو انکی بیہ ہوشی سے جگا دے  
 خدا کا کلام آئینہ ہے جو چاہو سہی نہیں کرتا ہے۔ بلکہ لوگوں کو دیکھاتا ہے۔ یعنی وہ فقط  
 لوگوں کو یہ نہیں کہتا ہے کہ انکو کیا ہونا چاہیے۔ لیکن انہیں دکھاتا ہے کہ ویسے کیا ہیں  
 اور وہ انکے برا اعمال کو دیکھ کر رونا و نکو دکھا کے انہیں اُسکے سونے کا پتہ لگا دیتا ہے یعنی انکی  
 مستحقی تباہی کے چشمہ کو دکھاتا ہے۔ اس طرح اکیاؤں زبور میں جب داؤد اپنی  
 حرام کاری کے گناہ کا اقرار کرتا ہے تب اُس میت ناک بدی کے چشمہ کا یہی اقرار  
 کرتا ہے۔ دیکھہ مینے بُرائی میں صورت پکڑی اور گناہ کے ساتھ میری مانے مجھے پٹ  
 میں لیا۔ ایسے ہی جب ہمارے خداوند نے نیکو و نیکس کو یقین کرایا کہ اُسکو یہ سیدھا پڑنا  
 چاہیے تو اُسے دکھایا کہ جو جسم سے پیدا ہوا ہے سو جسم ہے اور اوس سے نہ کچھ زیادہ نہ بہتر  
 ہے۔ یعنی سوائے بدی اور ناپاکی کے وہ اور کچھ نہیں ہے جیسا کہ پروردگار اقرار کرتا ہے  
 کہ میرے جسم میں کچھ نیکی نہیں بستی ہے اور دوسرے جگہ میں کہتا ہے کہ جسمانی دل خدا  
 شریعت کے تابع ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ ایسے ہی خدا نے پورا نے جہان کی بابت کہا تھا

کہ ان کے دیکھنے اور خیال روز بروز صرف بد ہی ہوتے ہیں۔ جانتا چاہیکہ اب غم گنہگار ہو  
 جانتا اور معلوم کرتا ہے۔ اور یوں اُس کے دل کا بیدار کیا جاتا ہے۔ یعنی خداوند تعالیٰ کی جڑ کو کہل  
 دیتا ہے اور ہم سب کو گناہ کی بدبو سونگھاتا ہے اور اُس گہور کو جہان سے یہ چھوٹے چھوٹے سانپ  
 پیدا ہوتے ہیں آشکارا کرتا ہے۔ اور وہ سترے ہوئے گناہ اور کثیرہ کہائے ہوئے چترہ کو  
 دکھاتا ہے۔ اب جانتا چاہیکہ ان فیشت بدیعین رہتی ہے جس کے چہرہ ندرین میں یا بھیجے  
 کہ لاش عفرت میں (پہلے پوچھا کا۔ باب اور ۱۹۔ آیت) میں دیکھو کہ سب گناہ کے نیچے ہیں  
 جانتا چاہیکہ اُن میں کوئی اچھا چشمہ نہیں ہے بلکہ دیکھو کہ اللہ عز و جل جو ہر ایک ماہ کے کام کو اور  
 خیال کو اور عجز کو اور پسند کو اور مرضی کی حرکت کو ناپاک کرتا ہے۔ وہ ان کو ظاہر ہی گناہ  
 کو ظہری سے دیکھو کہ ان کے گہر میں لاش ہے اور وہ اُسے کہتا ہے کہ دیکھو اگر اپنے دل میں ایک گناہ  
 ہی صاف پاسکتا ہے۔ اور اسی صورت سے آدم کے پہلے گناہ کی طرف اُسے یہ جاتا ہے۔ یعنی اگر  
 پہلے سوئے کہ جہان سے یہ سب جاری ہوئے دکھاتا ہے۔ اور یہ سب سرور و کو خدا کے ساتھ  
 پست کر کے لے کافی نہیں ہیں۔ مگر یہ فقط اُس کو اُسکی اپنے انگوٹھ میں حقیقہ کرتا ہے ایسا  
 کہ وہ اپنے تین بغیر پریشانی اور عام شہرہ منگی کے دیکھ نہیں سکتا ہے۔ ایسے ہی ایک فاضل  
 کہتا ہے جن کو کمال انجیل کے سننے کی عادت نہیں ہے جبکہ ویسے زور آور صنادی کریں والے کے غلط  
 کے نیچے بیٹھے ہیں اور اکثر ٹھیک اپنے چال و چلن کا بیان سنتے ہیں تو تعجب کرتے ہیں اس لیے  
 انہوں نے اکثر اپنے دوستوں پر دعویٰ کیا ہے کہ تم نے پاؤں کے پاس پیشتر سے جا کر میرے حال کو  
 جان لیا ہے۔ لیکن جانتا چاہیکہ یہ نئی چیز نہیں ہے۔ کیونکہ ایک گناہ کی یادداشت دوسرے  
 گناہ کو یاد دلاتی ہے یعنی وہ گناہ جو بہت برسوں سے فراموش ہو گئے ہیں وہیں بھی  
 یاد آتے ہیں۔ اور ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ ویسے اُس گنہگار کی رو کو جو جاگا ہے گہری

ہوئی دُراتے ہیں۔ جس سامری عورت کو ہمارے خداوند نے کنوے پر اسکی بدکاری کو  
 جسمین وہ رہتی تھی دریافت کر کے معقد کیا تھا اُسکا ایسا ہی حال ہوا تھا اور اس بات  
 کہ وہ نبی ہے قائل ہو کے اپنے پڑوسیوں کے بلائیکے لئے دُڑیے اور کہاؤ اور دیکھو ایک شخص  
 کو جسے ساری چیزیں تباہ ہو گئیں تھیں کیا یہ سچ نہیں ہے۔ جانا چاہیے کہ یہ اس  
 خدا کے کلام کا اثر ہے جو بنی آدم کے دلوں اور گردن کو جانچتا ہے اسلئے وہ ایک مضبوط اور  
 قائل کرنیوالی دلیل اپنے من کہتا ہے۔ جو شخص کہ سامری عورت کی مانند غرضمند ہو کہ کلام  
 کو سمجھتا ہے وہ اپنے دلی بُرائی سے واقف ہوتا ہے اب وہ آگے کو اپنے دل کا فخر نہیں کرتا ہے  
 اور دیکھتا ہے کہ وہ گناہ سے معمور ہے۔ جس سے اب وہ آگے کو خوش نہیں ہے اور نہ  
 اُسکے لئے عذر لاتا ہے اور وہ اُس دہشت ناک بد کو یعنی جو گوبر۔ یا۔ ناسور اور شرمے  
 ہوئے گداؤ کے مانند مجسٹان کیا گیا ہے دیکھتا ہے وہ اپنے ولیمین اُن چیزوں کو دیکھ کے  
 اپنے سے نفرت کرتا ہے۔ اور ایوب کی مانند پکارتا ہے۔ خداوند میں ناچیز ہوں میں اپنے  
 تین نفرت کرنا ہوں اور خاک اور راکھ پر گر کے بیٹھا ہوں۔ اور یہہ اور ایک دوسرے  
 بات کے غور کر کے طرف ہدایت کرتا ہے۔ پانچواں حصہ۔ جبکہ انسان خدا  
 کی طرف پرتا ہے تو وہ ہمیشہ دعا مانگتا ہے۔ جانا چاہیے کہ ہمارے من میں وہ شخص فوراً  
 اپنے گناہوں سے توبہ کر چکا۔ اور منہ کے بل کر کے خدا کی پرستش کرتا ہے۔ اس سے بیشتر  
 یا تو وہ ایک انداز غیر قورم تھا اور اگر پرستش ہی کرتا تھا تو شاید اپنے دیہی و دیہاتی کرتا تھا  
 یا وہ نام کا عیسائی تھا جو کبھی دعا نہیں مانگتا تھا۔ کیونکہ ایسے لوگ بغیر خدا کے  
 رہتے ہیں اور کبھی دعا نہیں مانگتے ہیں۔ لیکن خدا کے کلام کی تاثیر دیکھو جبکہ وہ ولیمین  
 داخل ہوتی ہے۔ تب وہ شخص انسان کے دیکھنے کی پروا نہ کر کے اپنے آزرہ کئے ہوئے خالق

اور حاکم کے روبرو اپنے تین زمین پر دولت کی خاکدین لڑا رہے اور پلوں کے توبر کرنے کی یہی علامت تھی۔ کیونکہ اسکی بابت مسیح نے کہا کہ دیکھو وہ دُعا مانگتا ہے۔ اور یہ دُعا سچا ایک دلیل کم تھی کہ وہ ایک دوسرا آدمی یا نیا انسان ہو گیا۔

یہاں فسوس سچ کہ بہتر ہے لوگ دُعا نہیں مانگتے۔ بعض لوگ ایک جہوٹی بے تاثیر بنائی ہوئی باتوں کو اپنے بستر پر یا قریب نیک کے ہمیشہ مکاری سے استعمال میں لاتے ہیں۔ اور بہتر ہے اس بے اصل دستور سے بھی غافل ہیں۔ اور بعض دُعا مانگنے سے شرمندہ ہیں تاکہ انکی ہنسی نہ کھجائیے۔ اور بعض ڈرتے ہیں تاکہ انہیں شیطان نہ بہکا دے۔ اور بعض بہانہ کرتے ہیں کہ دُعا مانگنے کے لئے اوکو پریشیدہ جگہ نہیں ملتی ہے۔ میں ایسے لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ تم کو گناہ کرنے کیلئے تو پریشیدہ جگہ ملتی ہے اور دُعا مانگنے کے لئے نہیں ملتی ہے۔ جانتا جاگم اگر ویسے دُعا کو عزیز رکھتے جیسے کہ گناہ کو تو ویسے یہ بہانہ نکرتے۔ دیکھو بیان ایک شخص خدا کی شوکت اور عدل کی واقفیت سے مغلوب ہوا ہے اور جیسا کہ نہایت اپنے گناہ کے خطرہ سے ڈرا ہے ویسا ہی نہایت سرگرمی سے رحمت کی مغفرت کی خواہش رکھتا ہے اور جیسے خیال کرے کہ وہ غامی لوگوں سے گہرا ہوا ہے۔ باجگیر کی دُعا کے ساتھ خدا کے سامنے گر پڑتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ ایسے خدا مجھے گنہگار پر رحم کر۔ اور اس طرح عزم گنہگار کی بددلت کے روبرو جبکہ دشت ناک فتویٰ موت کا اُسپر جاری ہوتا ہے۔ تب وہ جماعت کی نظر وں سے بے پروا ہو کر اپنے گنہگاروں کے مہربانی کے لئے حاکم کی منت کرتا ہے۔ اور ایسا ہی مرنیوالا شخص جسے اُمید ہے کہ اب خدا کے سامنے جلد حاضر ہوگا بغیر خیال کے کہ کوئی اس کے بستر کو گہیرے ہوئے میں رحمت کے لئے زور سے چلاتا ہے۔ دُعا مانگنے کے لئے وضع اور جگہ موقوف نہیں ہے اگر ایک شخص کا جماعت میں سے کر کے زور سے دُعا مانگیں شام

جماعت کی زندگی میں حرکت ڈالے گا۔ لیکن جس شخص کے دل پر خدا کے کلام نے بہت تاثیر کی اسکو اپنے دل کا جوش چھپانے کے لیے مشکل ہوگی۔ اور وہ اپنے دل یا آواز کو خدا کی طرف بند کرے گا اور جبکہ وہ اپنے گہر جا بیٹھا تو وہ اپنی معمولی ظاہر واری کے موافق نہ کہیں گا کہ میں ایک اچھی نصیحت یا دلچسپ بات ایک پادری کی سن رہا ہوں۔ بلکہ وہ کسی پوشیدہ جگہ میں جا بیٹھا۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار اور غم کرے گا اور اُسے مغفرت پانا مسیح کے لہو کے وسیلہ سے تلاش کرے گا۔ اور گناہوں کی نفرت ناپاکی کو جانکی روح پاک کے پاک کرنے والے فضل کے سہ گرمی سے سنت لے گا۔

اب ایک اور بات پر غور کرنا باقی رہا ہے۔ چھتواں حصہ اب تا اب انسان اپنی سب بدگمانیوں کو جو خدا کے لوگوں کی طرف سے ہیں دور کرتا ہے اور اب انکی بابت تعظیم کو کرتا ہے اور یہ کہیں گا کہ تحقیقی خدا تمہارے پیچ میں ہے۔ اور یہ عجیب بین کہ اُسے بیشتر کہتا ہو کہ شیطان تمہارے پیچ میں ہے۔ بدین لوگ دینار و نکو برا کہے خوش ہوتے ہیں۔ اور وہ اسکا ایک حقارت نام رکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ ویسے انکی عزت اور حقارت کرتے ہیں اور بعض وقت اوپر ظلم کرتے اور اسکا اسباب نقصان کرتے اور انکی آبرو بگاڑتے ہیں یا انکے روزگار کے مانع ہوتے ہیں۔ اگرچہ ملک کی شریعت کے وسیلہ سے دین کی محافظت کیجاتی ہے تیز ہی نہ ہاں زمین میں جسے نیک لوگوں پر ظلم کیا جاتا ہے اور خاص کر دوسرے جہان۔ بالفضل انجیل کا رواج ہوا ہے خصوصاً غریب لوگ اکثر اپنے سرداروں سے ڈرائے جاتے ہیں کہ اگرچہ ویسے اپنی تجویز میں ولیر ہوں اور خدا کی زندگی میں کہ جہان ویسے جانتے ہیں کہ اسکا فائدہ ہوگا حاضر ہو دین قرآنکے محلہ کے غایہ اور دوسری مدد بھی اونسے چین لینا بیگی۔ لیکن ان لوگوں کو نہ یاد کرنا چاہیے کہ خداوند اپنے لاکھ لاکھ مقدسوں کے ساتھ اسکیا کہ سب پر ظلم کرے اور ان سب کو مہمات میں سے بدکار بنائے گا۔ سارے بدکار

پر جہانوں نے کئے ہیں اور ساری سچی باتوں پر جو بدکار گنہگاروں نے اُسکے حق میں  
 کہے ہیں سزا دیگا۔ یہود ا کہ ۱۰۔ آیت جانتا چاہی کہ خداوند یہ خیال کرتا ہے کہ جو کچھ  
 اُسکے دُشمنوں کو ہوا وہ اُسپر ہوا اور وہ کہتا ہے کہ جو کوئی اُن چوتھو میں سے جو مجھ پر ایمان  
 لاتے ہیں ایک کو شہر کرکھلا دیے اُسکے لیے یہ بہتر تھا کہ چلی کا پاٹ اُسکے گلے میں باندھا  
 جاوے اور دریا میں ڈوبا جاوے مرنے کا زمانہ باب اور ۲۲۔ آیت لیکن جب  
 انسان اپنے ہوش میں آتا ہے تو اُن چیزوں کو جیسے کہ وہ بے حقیقت میں ہیں وہ بھاری  
 اور نہیں دیکھتا ہے۔ تب وہ ایک دوسرا خیال بہت بازوئے حق میں کرتا ہے۔ اب اُنکے کو  
 ویسے دنیا دار لوگ بہت بازوئی قدرت اور تہی کا سبب نہیں جوتے ہیں۔ بلکہ وہ  
 دیکھتے ہیں کہ ویسے بہت بازو لوگ زمین کے تحفہ اور خدا کے لڑکے اور ابدی جلال کے وارث  
 ہیں۔ اور ویسے اب کہتے ہیں کہ تحقیقی خدا تمہارے درمیان ہے یہ کیا مبارک بات ہے  
 کہ مسیح عارفِ ربیعے خدا ہمارے ساتھ ہے۔ وہ حقیقت میں یقیناً اپنے لوگوں کے  
 ساتھ ہے کیونکہ جب وہ دُعا مانگتے ہیں اور ستائش کرتے اور اُسکے کلام کے سننے کے  
 لیے جمع ہوتے ہیں۔ تو وہ اُنکے درمیان ہے کیونکہ وہ ممتی کے ۱۱ باب اور ۲۰ آیت میں  
 آپ کہنا ہے کہ جس جگہ دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہیں میں اُنکے درمیان ہوں مبارک  
 ہو عیسے کا نام اس بیش قیمت وعدہ کے لیے۔ اور مبارک ہو اُسکا نام اُسکے پورا کر نیکی  
 لیے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ ہماری نگہبانی اور ہدایت اور مدد اور تقویت کرنے اور چالاک  
 کرنے اور ہمیں پسندیدہ بنانے اور ہمیں کامیاب کرنے کے لیے ہمارے ساتھ ہے۔  
 مان وہ ہماری دعوت کر نیکی کے لیے پہلے آیا +۔ واضح ہو کہ ہر ایک تو یہ کیا ہوا انسان اُسکو  
 جانتا اور معلوم کرتا ہے۔ اور وہ یعقوب کی مانند کہتا ہے۔ کہ کیسی ہشت لاکھ میری جگہ ہے

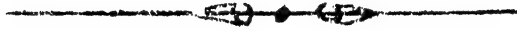
اور یہ خدا کا گھراؤ سمجھنا اور وارنہ ہے اور وہ کہیں گا کہ غور کرو کہ یہ کہا گیا ہے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ وہ اس بات کو جہان کے سامنے کہنے سے شرمندہ نہوگا۔ بلکہ وہ دوسروں کو کہیں گا کہ حسین ویسے لوگ ہی آدین۔ اُسکے مطابق جیسے ہمارے خداوند کے پہلے گروہن نے کہا تھا۔ یعنی جب اندریاس کو مسیح نے بلایا وہ جا کے اپنے بھائی پترس کو بلایا اور جب قلب بلایا گیا اوسنے منتھانیل کو بلایا اور جب تھانیل نے کچھ شک کیا اور کہہ کر کوئی اچھی چیز مارے سے نکل سکتی ہے۔ قلب نے کہا کہ آ اور دیکھو۔ اسے یہ دیکھو کہ سب جہنم کو خدا کی قدرت کلام کے وسیلے سے معلوم ہوئی ہے اپنے دوست اور چروٹیوں کے سامنے کے لئے دعوت کریں اور اپنے لئے آپ تجویز کریں +

**فائدہ** ایسے میرے دوستو اب ہم نے قدیم دین کی تصویر دیکھی یعنی جیسا کہ پہلے دنوین بہتر صیائو نکار واج تھا۔ اور اب او در یافت کریں کہ ہمارا دین کیا اسطرح کا ہے۔ کیا ہماری جماعتوین ایسے ہی لوگ ہیں کہ نہیں مان سب تو نہیں ہیں۔ کیونکہ بعض جگہ دیکھو کہ کسی بے ادبی ہے۔ اور ہنسی اور سونا ہے۔ اور شاید غلط کرینو لا آپ قصور دار ہے۔ شاید وہ انجیل کی منادی نہیں کرتا ہے۔ یا اُسکا اثر اُس میں نہیں ہوا ہے۔ وہ اپنی نوکری ایسی کرتا ہے جیسے طفل مکتب اپنا سبق پڑھتا ہے۔ لوگ کسی چیز کی امید رکھ کر نہیں آتے اس لئے کچھ حاصل کر کے چلے جاتے ہیں۔ اور اب غور کرنے سے دیندار کو متن کے برخلاف جبراً کہنا پڑتا ہے کہ حقیقت میں خدا یہاں نہیں ہے۔ لیکن جہاں مسیح کی انجیل دیانت دار سے دغط کیجاتی ہے وہاں قدرت رکھنے والی تاثیر جسکاتن میں ذکر ہوا ہے خدا کی ہر بانی سے زیادہ یا کم ہوگی۔ اگر تعلیم کا یہ ارادہ ہے کہ گنہگاروں کو فروتن اور محبت دہندہ کو بلند اور پاکیزگی کی ترقی کرے۔ تو یوں جیسے اپنی

روح سے دمان ہے اور آسمانی باتو نہ اپنی مہر کر گیا۔ اگر شریعت اور انجیل دونوں درستی سے بیان کی جائیں تو ویسے تو کو کو انکی تباہی اور خرابی کیمالات سے قائل کرینگے۔ اور دیکھے بہید کو کہولین گے اور جبکہ یہہ کر چکے تو گنہگاروں کو عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے سرگرم دُعا سے نجات کی تلاش کر نیکو ہدایت کرینگے۔ کیا خدا کے کلام نے یہہ تاثیر سارے اوپر کی ہے کیونکہ اپنے تئیں پریشان گنہگار جانتا اور معلوم کرنا دین میں یہہ پہلی بات ہے اور اسکے بغیر ہم ہر ایک اور چیز کی طرف سے جو مقدس کتاب میں مین اند ہے ہین۔ اور نہ اسکے بغیر ہم سچائی سے دُعا مانگ سکتے ہین یا اور کوئی چیز جو دین میں ہے اسکو درستی سے کر سکتے ہین۔ واضح ہو کہ گناہ دفع نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ وہ ظاہر نہ ہو۔ اور جب تک کہ ہم بخانین کہ ہم کیا ہین بت تک ہم دل بہنیں ہو سکتے ہین۔ جیسا کہ ہمیں ہونا لازم ہے۔ اور جب یہہ درستی سے جانا جائیگا تب تم دیکھو گے کہ اسکے بعد کیا ہوگا۔ یعنی تم یہہ دیکھو گے کہ قائل گنہگار زمین پر چمکتا ہے۔ کیونکہ گناہ کی سمجھ اور اسکے خطرہ کا ڈر اور اسکے بدی کی نفرت اسکو اسکے گنہگار نہ ہو جھکا تی ہے۔ اگر ایسا ہو تو اسکے لیے خدا کا شکر کرو۔ یہہ اچھی ابتدا ہے۔ اور یہہ خدا کی انکلی ہے۔ خدا پر بہرہ و سار کہو کیونکہ جس نے یہہ اچھا کام شروع کیا ہے وہ اسے تمام کر گیا۔ یہہ مطلب کسی گواہی مسیحی دین کی اصلیت اور سچائی پر ہم سبہ ہو کو دیتا ہے۔ کیا کوئی قدرت سوائے اسکے جو ربانی ہے دل اور اندیشہ کو روشن اور دھکو ڈرا سکتی ہے اور دلی پوشیدگی کو کہول سکتی ہے۔ اور مغرور باغی کو فروتن کر سکتی ہے اور ایک بارگی اسکی محبت کو دوسری راہ پر پہیر سکتی ہے ہرگز نہ ہین یہہ خدا کا کام ہے اور وہ مقدس کتاب کہ جس کا یہہ اثر ہے وہ خدا کا



کلام ہے۔ اور وہ جو ایمان لاتا ہے اپنے دلمین گواہی رکھتا ہے کہ وہ  
ایسا ہی ہے۔ کاشکے یہ مبارک باتیں جو توبہ اور روح کی نجات کے  
لیئے ہے ایسی غایہ مند اور ضرور ہین میان پر اسکا بیان اور ہر ایک  
جگہ پر اسکا اشتہار کیا جائے اور یہ اسکا مبارک اثر ہر کہین پیدا ہو  
کہ جماعت کی جماعت نجات پادین اور عبال اور بزرگی اور بڑائی۔  
خدا باب اور بیٹے اور یہ جہاک کہ تا اب ہو +  
+ آمین +



خدا کا برہ ایسا ہے دیکھا جاتا ہے

## اٹھائیسویں نصیحت

یوحنا کا پہلا باب اوتیسویں آیت

دیکھو یہ خدا کا برہ جو دنیا کا گناہ لیجاتا ہے

جانتا چاہیے کہ ان کے بلین بہت سی راز جوئی ہیں اور ان چیزوں سے جہان بہرا ہے جو ان کے دلی راز جوئی کی خاطر جمعی کر سکتے ہیں یعنی آسمان اور زمین اور سمندر عجائبات سے معمور ہیں اور جو ان گناہ نکر تا تو وہ ہمیشہ شست کی کتاب کو نئی خوشی کے ساتھ پڑتا اور خدا کے جلال کو اس کی ہر سطر میں دیکھتا لیکن کم بخت اور تباہ انسان نے خدا کی طرف اپنی پیٹھ پھیرنے یعنی جبکہ وہ اس کی صنعت کو دیکھتا ہے تو وہ اس کی ادنا چیز کو اپنے خیال کے لاین اپنے خالق سے بہتر جانتا ہے کیونکہ لڑکپن اور جوانی اور ادیش پرن اور بڑاپے میں ہی اس کا خیال خالی چیز و تکلیف راعب ہے اور مسیح کے دیکھنے کا کہی خیال نہیں کرتا جب تک کہ وہ مر جائے اور اس کی عدالت کے روبرو حاضر نہ ہو +

یہی اصطلاح کی مانند جسکی باتیں نصیحت کی آیتوں میں ہیں ہم ہی اپنے لوگوں سے روز سے پکاریں کہ دیکھو خدا کے برہ کو اور اپنی آنکھوں کو بطلان کی چیزوں کے دیکھنے سے بہرہ وادار دوسرے پر جو نہایت تعجبی اور نہایت خوشنما اور نہایت فائدہ مند ہے کہ جسے لوگوں کی آنکھوں اور فرشتوں کی آنکھوں نے کبھی نہ دیکھا ہے اپنے خیال کو لگاؤ +

واضح ہو کہ یوحنا مسیح کا پیشرو تھا جسکی بابت یہ لکھا ہے کہ بیا بائین ایک پکارنیوالے  
 کی آواز ہے کہ تم خدا کے راستہ کو بناؤ اور وہ سخت ریاضت اور صفائی کلام سے توبہ کی  
 منادی کرتا تھا یعنی وہ یہ کہتا تھا کہ تم توبہ کرو کیونکہ آسمانی بادشاہت نزدیک ہے۔  
 جانتا چاہیے کہ اسکی دیانت داری اور محنت بڑی کامیابی کے ساتھ پوری ہوئی کیونکہ  
 ہزاروں سب قسم کے لوگ یہود کے شہروں اور قصبہ سے اُسکے پاس بیابان میں جمع ہوئے  
 اور اپنے گناہوں کی ندامت سے قایل ہوئے اُس سے عرض کیا کہ ہم کیا کرین گانگے ہم اب ہی  
 بیدار ہونا ان دنوں میں یہی دیکھیں اور پوشیدہ نہ رہے کہ وہ یون ہی وعظ کرتا تھا جب تک  
 کہ مسیح اپنے کام کے مقام پر جنگل سے جہان اوسنے بہت قسم کے امتحان کئے تھے  
 باہر نکل کر داخل نہ ہوا۔ اور اُسے مسیحا کا دعویٰ کر کے اپنے شاگردوں کو مسیح کے پاس جانیکا  
 حکم دیا مرن کی باتوں میں کہہ کہ دیکھو خدا کے ترہ کو۔ اب آؤ ہم سب ان باتوں میں غور کریں  
 پچھلا حصہ ترہ جو ہماری نظر کے روبرو رکھا گیا ہے کہ دیکھو خدا ترہ کو پچھلا  
 وہ منشی جو ہمارے سامنے رکھی گئی ہے عیسیٰ مسیح ہے اور وہ یہاں پر خدا کا ترہ کہا گیا ہے  
 بیشک یہ کلام یہودیوں کی قربانیز کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جو انکی عبادت کا ایک حصہ تھا  
 جسے خدا نے آپ مقرر کیا تھا واضح ہو کہ جہان کی شروع سے اسی راہ سے خدا کی زندگی  
 ہوتی آئی ہے کیونکہ ہم معلوم کرتے ہیں کہ آدم کا بیٹا میل اپنی بہتر بکریوں میں سے پہلو منتخب  
 اور موٹی بھیر کے بچے قربان کرتا تھا یہ قربانی خدا کو بہت پسند تھی کیونکہ یہ ایمان سے  
 گزارا جاتا تھا یعنی اوسنے نجات دہندہ کا وعدہ جو کہ خدا نے اُسکے باپ سے کیا تھا یقین  
 کیا۔ اور اُسنے اُس پر بھروسہ رکھا اور نیک گیا گیا۔ میل کے بہتر بکرے کے چرواہا ہونیکا پچھلا  
 سبب یہ ہے تھا اور نہ شغل یا فائدہ کے لئے اور شاید ویسے بہتر کے بچے جو آدم اور ادا کی

جو رُوح سے قربانی کے لئے مارے جاتے تھے خدا نے انکے چہرہ سے انہیں طبع کیا اُس  
پوشاک کی عیوض جو انہوں نے انجیر کے پتوں سے اپنے لئے بنائی تھی۔ جانتا چاہیے کہ وہ  
سب جو کہ مسیح پر ایمان لائے ہیں اُسکی رہنمائی سے یوں طبع ہوئے ہیں مگر فریسی  
اپنی رُوح کی برہنگی اپنے ناپاک چیزوں سے ڈانکنے کے لئے کوشش کرتے ہیں لیکن خدا کی پرستش  
چار ہزار برس سے اُنہما کے لوگوں سے اوسط حصے چلی آئی ہے ہر جب وقت پورا ہوا تو خدا  
نے اپنے بیٹے کو بھیجا۔ اور یہ وہی شخص ہے جسے یوحنا یہاں پر خدا کا ترہ کہتا ہے۔ اور  
یہ مشہور بات ہے کہ قریب سب قوم کے اپنے درمیان قربانی کا دستور رکھتے ہیں۔  
اگرچہ دین اور مصلوبوں میں ایک دوسرے کیسی ہی جدائی رکھتے ہوں۔ جانتا چاہیے  
کہ نوح کے بیٹے جہان جہان پر آگندہ ہوئے اِس سچے مطلب کو اپنے ساتھ لے گئے یعنی  
بغیر خون بہائے مغفرت نہیں ہے۔ اور انہیں سے بہترین نے خدا کی بیٹے کی بڑی قربانی کو جبکہ  
وعدے قدیم سے کئے گئے تھے بہر کرا اپنی جانوں کے کفارہ کے لئے آدمی کی قربانی خیرائی  
اُسکا استعمال انگشت تا نین پیشتر اوس سے تھا کہ رومیوں نے اُسے فتح کیا۔ اور اُس کے  
سمندر کے نئے پائے ہوئے جزیرہ میں اب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ خدا جلد وہ وقت لادے  
کہ جب اُسکی جلال والی انجیل کی منادی سارے جہان میں کی جاوے اور ہر ایک غیر قوم  
گنہگار خدا کے ترہ کے پاس جانیے لئے تربیت کئے جائیں جس کا ہوساریے گناہوں سے  
پاک کرتا ہے جانا چاہیے کہ موسیٰ کی شریعت میں طرح طرح کے جانور قربانی کے لئے کام میں  
لائے جاتے تھے۔ لیکن ترہ خاص ہر روز کی قربانی تھی۔ اور ہیکل میں ہر صبح ایک اور  
ہر شام کو ایک ترہ چڑھایا جاتا تھا اور سب کے روز دو فجر کو اور ایک ترہ شام کو چڑھایا  
جاتا تھا۔ اور ہر برس میں ایک بڑا مشہور دستور ہوتا تھا یعنی فیج اُسکے مقرر ہوئی تھی

یون ہے کہ جب بنی اسرائیل ملک مصر سے اُس دہشت ناک رات میں نکلے کہ حسین خدائے  
 و با بھیج کے مصر یون کے پہلو ہونکو مارا۔ اُس نے اُس بلا کے آنے سے پشتر اپنے  
 لوگوں کو حکم کیا کہ ایک بڑہ مارین اور اسکے لہو کا اپنے دروازہ کے اوپر کی چوٹ  
 پر چھاپا مارین۔ اور جس کے ہلاک کر فیوالا فرشتہ رات کو مصر یون کو ہلاک کرنے  
 کے لیے گذر گیا تو وہ اُس گھر کو چھوڑ دیا جس پر پھانسی ہو گا اُنہیں ہلاک نہ کرے گا  
 اسکے بت سے ایک بار برس میں ویسے اسی دستور کو مانتے تھے اور کچھ تھوڑا اسکی آمد  
 اب تک مانتے ہیں۔ اب ہمیں نئے عہد نامہ کی کتاب سے یقین ہے کہ یہ سب دستور  
 مسیح کو اپنے ظاہر کرنے کے لیے کیے جاتے تھے اور خاص کر ہمارے لیے۔ مقدس یوہانس  
 پہلے کرنتیوں کے ۵ باب اور ۷ آیت میں لکھتا ہے کہ ہماری عید نجات کی قربانی سے  
 عید مسیح ہمارے لیے فوج کیا گیا واضح ہو کہ قربانی کا بڑہ بے عیب ہوتا تھا  
 اور مسیح بھی شستی اور عملی گناہوں سے مبرا تھا بڑہ ایک سال ہونا چاہئے۔ سو  
 مسیح نے ہی آغاز جوانی میں اپنی جان دی اور بڑہ اس صورت سے مارا جاتا تھا  
 کہ اسکا لہو زیادتی سے ہی۔ اسطرح نجات دہندہ نے اپنی جان کندی سے اور  
 کائناتوں سے اور کوڑیوں اور کیلونیوں سے اپنا بہت لہو بہایا۔ اور  
 بت بھی موافق نشانی کے یعنی پیشین گوئی کے اسکی ایک بڑی ہی توڑی نکلی۔  
 جانا چاہیے کہ ہیکل کی خدمت میں ساری جماعت کے روبرو بڑہ مارا جاتا تھا  
 اس صورت سے ہمارے نجات دہندہ نے اُس بڑے عید میں ساری قوموں کے  
 جماعت کی نظر میں دکھائی شہا۔ بڑہ کا لہو دروازہ کے بازو چھڑکا جاتا تھا  
 اسطرح مسیح کا لہو دلبر لگانا چاہیے اور اسلئے وہ چھڑکنے کا لہو بہلایا گیا ہے کہ اس

ہوئے ہر ایک گھرانے کی محافظت کی تھی اور جہاں جہاں کہ وہ چہرہ کا گیا ہلاک کر نیا والا  
فرشتہ آنکھ نقصان کرنے سے منع کیا گیا۔ اور ایسے ہی مسیح کی لیاقت ہر ایک ایمانداروں  
کو آرزو کئے ہوئے عدل کی چہرے سے اور ابدی موت کی تمنی سے بچاتی ہے۔  
اس مقام پر ویدار پرویساج کہتا ہے کہ اسرائیلیوں کا کیا حال ہوتا اگر وہ اپنی  
عقل پر بھروسہ رکھتے اس مفری رانی مدد کو عمل میں لانے سے غفلت کرتے۔ تو ویسے  
ضرور اپنے پہلو ٹھونکی موت کے ساتھ ہلاک ہوتے اور تحقیق اسی کے موافق بلکہ اُس سے  
نہایت زیادہ دہشت ناک حال اونکا ہو گا جو حاضر ناظر حاکم کے روبرو گستاخی سے اپنی  
راستبازی کا دعو کرینگے اور اپنے قوبر پر ہر دسار کہینگے اور مسیح کی موت کے کفارہ کو روکنگے  
جانتا چاہیے کہ پیرائے عہد کے کلیسیا میں قربانی چڑھانا دین کا ایک خاص کام تھا۔  
جیسا ایمانداروں کے لئے قربانی اس وقت میں تھی ویسا ہی عشا یہ رانی وغیرہ ایمانداروں  
کے لئے اب میں۔

واضح ہو کہ مسیح پاک کر نیا والا اور صلح کر نیا والا ان سب قربانیوں کا خلاصہ تھا  
چاہیے کہ گذرانیکا جانور پاک بیدار اور بے عیب ہو کہ حسین مسیح کی کامل پاکیزگی۔  
بے عیب اور بیدار بڑے کی مانند ظاہر ہو۔

جانتا چاہیے کہ جو جانور قربان کیا جاتا تھا کاہن اُس پر اپنا ہاتھ رکھتا تھا  
اور گنہگار اس قربان کے سر پر کھڑا ہو کے اپنی بدیکا اقرار کرتا تھا۔ اور  
یون گناہ تمثیلًا اس قربان کو سپرد کیا گیا اس لئے وہ گناہ یا خطا کہلا یا گیا۔  
اسی طرح خدا نے اپنے بیٹے پر ہماری بدیوں کو لاد لیا۔ اور وہ ہمارے  
لئے گناہ بنا حسین ہم اوس کے وسیلہ سے راستباز بنے۔ فریح کیا ہوا قربانی کا تھا

قربان گاہ پر جلا یا جاتا تھا ایسے ہی مسیح اپنی محبت کے شعلہ سے اپنے باپ اور اپنے لوگوں کے لئے جلا اور اسی وقت خدا کے غضب کے شعلے جو گناہ کے برعکس میں اُسنے اپنے اوپر ہے۔

لو ان کی خوشبو جو شعلہ اور دھوین سے اڑھتے تھے یہ ظاہر کرتے تھے کہ خدا کو اپنے بیٹے کی موت کیسی پسند ہے اور جیسا کہ مسیح نے یمن پاریا کیا ویسا خوشبو کے لئے ہمارے واسطے اپنے تین خدا کے آگے نذر اور قربان کیا ہے افسیو نگاہ۔ باب اور ۲۔ آیت

صلح کی قربانی بالکل جلائی نہیں جاتی تھی لیکن ویسے جو انہیں گذرانٹے تھے انہیں کہا سکتے اور کہاتے تھے اکثر اونسے ایک ضیافت کیجاتی تھی اور وہ ایک قسم کا پاک دستور تھا اور یہ نشانی عشاء قربانی کی تھی کہ جس سے دینی مجلس میں اب ایماندار مسیح اور ایک روس کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ لیکن ہمارے من میں۔ عیسے مسیح خدا کا برہنہ کیا گیا ہے یہ نام بزرگی کی راہ سے دیا گیا ہے۔ تاکہ اسکی بڑائی ہر ایک دوسری قربانیوں سے زیادہ ظاہر ہو۔ وہ خدا کا برہنہ ہے۔ کیونکہ وہ شروع سے خدا باپ سے پسند کیا گیا اور مقرر کیا گیا اور طیار کیا گیا ہے اور جانا چاہیے کہ عام قربانیوں میں ہر ایک شخص اپنے لئے ایک برہنہ پسند کرتا تھا۔ یہاں صرف خدا پسند اور مقرر کرتا ہے۔ خدا نے دنیا پر ایسی مہر کی کہ اُسنے اپنے اکلوتے بیٹے کو بخشا تاکہ وہ قربانی عظیم ہو اور جانا چاہیے کہ اسکی نہایت بزرگی اس میں ظاہر ہوتی ہے کہ وہ ایک بار قربان ہوا۔ اور دوسری قربانیان برس برس اور مہینے مہینے بلکہ ہر روز کیجاتی تھیں یہ اپنی اپنی ظاہر کرتی تھیں کہ ویسے

اپنی کسی نیکی سے گناہ دفع نہیں کر سکتے ہیں۔  
 لیکن یہ شخص ایک ہے قربانی گناہوں کے واسطے گذران کر  
 خدا کے دہنے پر مشتبہ رہا۔ کیونکہ ایک قربانی کے وسیلہ سے ہمیشہ  
 کے لئے اٹھین کامل کیا۔ یعنی جو کہ پاک ہوئے ہیں +  
 اور اوسنے اپنے ایمانداروں کی مغفرت اور خدا کے پاس کامل پسند  
 ہونے کے لئے سب کچھ جو درکار تھا کیا۔

### عبرانیوں کا دشمنان باب

یہ وہ خاص خوبی خدا کے برہمن ہے جس باعث ہم اُسپر نظر کرنے  
 کے لئے دعوت کے گئے ہیں۔ ایسے گنہگار اوسپر نظر کر کیونکہ وہ گناہ  
 لے جاتا ہے۔ لفظ لے جانے کے معنی اٹھانا ہے یعنی یہ بتاتا ہے  
 کہ گناہ کیا بھاری بوجھ ہے۔ اور خدا کرے کہ یہ بات سنجیدگی سے  
 خیال کیجائیے +

جاننا چاہیئے کہ جاہل لوگ گناہ سے ہنستے ہیں دیے اُسکو ہلکا جانتے  
 ہیں دیے اُسکو ٹھہٹھا سمجھتے ہیں۔ لیکن دیے اس سے فقط اپنی نادانی  
 ظاہر کرتے ہیں اگر یہ سب بدل خیال کر سکے تو یہ خیال کرے۔ کہ وہ کیا چیز  
 ہے جس نے جہان کو غم اور نزاری اور افسوس سے معمور کیا اور کہنے ان سب  
 غم اور دکھ کو جو ہم معلوم کرتے اور دیکھتے اور جس سے ڈرتے ہیں  
 کیا وہ ملعون گناہ نہ تھا جس نے ان سب کو پیدا کیا اور اسکے نتیجہ کا خوف  
 ہوا تو یہ کیا بھاری بوجھ گنہگاروں کے لئے ہے اگرچہ یہ ہو سکتا ہے کہ



انسان کی جان اس کے ناتوانی کا تحمل کرے پر دے شکستگی کون اور عطا  
سکتا ہے۔

داؤد جو گناہ اٹھائیوائے برہ کا نشان ہے شور سے پکارتا ہے  
تیرے عصبہ کے آگے میرے جسم کو صحت نہیں اور میرے گناہوں  
کے سبب میری ہڈیوں کو آرام نہیں کہ میرے گناہ میرے سر سے گزر  
گئے اور پہاری بوئہ کے مانند مجھ پر بہاری ہو گئے زبور ۱۱۸ تیس  
تیسری اور چوتھی آیت۔

۱۔ انج ہو کہ زندگی اس دے یے ایک بوجھ ہے جو ایک خاص  
گناہ یا عام گناہ کے سبب عاجز ہے۔ اسی سبب سے یہود والے اور ہم  
دوسروں نے اپنی جان کو ہلاک کیا۔ لیکن جانتا چاہیے کہ یہ بوجھ کو ہٹا کر  
کرنیکے اور نہ ہٹا کر نیکے یے ہے۔ کیونکہ ہلاک ہوئی روحیں ہمیشہ دوزخ  
میں اس غیر برشت بوئہ کے نیچے پڑے رہینگے جہانکا کڑا نہیں مڑا ہے  
یعنی وہ کڑا جو دھکا کھانے والا ہے ہیشہ رنج کا ڈنک مارے گا۔ کیونکہ  
خدا کے عصبہ کی غضبناک آگ کبھی نہیں بجھتی ہے۔ لیکن خدا کے عزیز برہ کو  
ہمیشہ کے یے شکر ہو کہ اس نے ہمارے گناہ اٹھائے یعنی اٹھا لیگیا۔ یسعیا  
بنی کے ترمینون باب ۶۔ آیت میں دیکھو کہ جہان مسیح کا رنج قہجے سے بیان  
کیا گیا ہے۔ کہ خدا نے ہم سبھوں کی بدکاری اُسپر لادی اور مقدس پطرس اپنے پہلے  
مکتوب کے دوسرے باب اور چوبیس آیت میں لکھتا ہے کہ اس نے صلیب پر  
گناہ اپنے بن پر اٹھایا اور ضامن کے مطابق اس نے ہمارے گناہوں کی جوابدہی کی ایسا کہ

وے گناہ اسکی طرف منسوب ہوئے اور اُس نے وہ سزا اٹھائی جو ہمارا حق تھا  
 یعنی خدا کا غضب اور لعنت جسے اگر وہ نہ اٹھاتا تو ضرور ہم میں سے ہر ایک دوزخ کے  
 غار میں ڈوبتے اور جہنم چاہیے کہ جب یہ ہماری بوجہ مسیح پر دہرا گیا تھا تو اُس نے  
 اسکی کیسی برداشت کی یعنی اسکا باغ کے درمیان کراہنا سنو۔ کہ میرا دل مرتے  
 تک بہت تلگین ہے ایسے میرے باپ اگر ممکن ہو تو اوس پالہ کو مجھ سے گزرنے دے  
 یعنی میرے رنج اٹھانیکا وقت کوتاہ ہو۔ دیکھو اُس خونی پسینے کو جو اوس  
 سے جاکند فی من ٹپکا۔ یہ ہمارے گناہ کا اثر تھا جو اسوقت اُس پر جمع کیا گیا تھا  
 ۔ اسکا ایک خوب مشہور نشان موسیٰ کی مشرعت میں تھا۔ اُسکو احبار کے ۱۶ باب  
 میں دیکھو۔ کفارہ کے بڑے دین دو بکران مہیا کی جاتی تھیں۔ ایک انہیں سے  
 گناہ کی قربانی کے لئے مارے جاتے تھے۔ اور دوسری بکری پر بارون اپنے دونوں  
 ہاتھ رکھے اور بنی اسرائیل کی ساری بدکاریوں اور انکے سارے گناہوں اور خطاؤں  
 کا اقرار کر کے انکو اوس بزرگالہ کے سر پر دھرے اور اوسے کسی شخص کے ہاتھ جو اسے  
 لئے معین ہو بیان کو پہنچا دے کہ وہ بزرگالہ انکی ساری بدکاری کو اپنے اوپر اٹھا کے  
 ویرانہ میں لیجائے اور وہ اوس بزرگالہ کو بیان میں چھوڑ دیے۔ اور یہ بکران  
 مسیح کی طرف ولالت کرتی ہیں۔ یعنی ایک سے مراد ہے مسیح کا مرنا اور دوسرے  
 مراد ہے مسیح کا جینا۔ مرنیوالا مسیح ہمارے گناہوں کا کفارہ ہوا لیکن زندہ مسیح  
 ہم سبکو اُٹھنے بگینا کرتا ہے وہ ہماری تعمیر دیکھنے سب سے پکڑا گیا اور ہمارے نیک  
 ہونیکے واسطے پھر زندہ کیا گیا۔ جیسا کہ زندہ بکری پر لوگوں نے گناہ لادے جاتے تھے اور  
 وہ اپنے ساتھ بیان میں انہیں اُٹھایے جاتی تھے۔ ایسے ہی ہماری بدکاریوں کو مسیح پر

رکھا۔ اور جیسا کہ وہ انہیں ایک دیرانہ میں لیجاتا ہے جہاں سے پہرہ کی خبر سننے میں نہ آئیگی  
 اور ہمارا من اور خدا کے دوسرے وعدے جو اور مقاموں میں کیے گئے ہیں تھیک ایسا ہی  
 بیان کرتا ہے کہ میں تمہارے گناہوں اور تمہاری ناراستیوں کو کبھی یاد نہ کروں گا اگر تم انکی  
 تلاش کرو گے تو انکو نہ پاؤ گے مشرق اور مغرب کی مسافت کی مانند۔ ہماری خطاؤں کو  
 ہم سے دور کیا یعنی سچے ایماندار کے گناہ ہمیشہ کے لیے اون سے یوں دور کئے گئے اور  
 جبکہ ویسے بیگناہ ٹھہرائے گئے تب نہ فقط گناہ بلکہ اسکا زور بھی کمزوری کے وسیلہ  
 ان سے دور کیا گیا۔ جانا جائیے کہ جیسے اپنے عزیز بیٹے کو بہن دیا وہ اپنی روح بھی بھلو  
 دیگا۔ وہ گناہ کو پرسلطنت کرنیکی اجازت نہ دیگا۔ اور ویسے ایمان کے وسیلہ سے  
 مسیح میں وصل ہوئے ہیں۔ اور ایمان جو انہیں ہے اسکے وسیلہ سے پاک ہوئے ہیں۔  
 ان آخر کو وہ بالکل گناہ اور اس کے وجود اور اس کے اثر کو دور کر گیا یعنی گناہ اور موت  
 کا بدن قبر میں پاک کیا جا گیا تب جسم اور روح ہمیشہ پاک اور خوش ہوئے گئے  
 مسیح کے ساتھ رہنے کے بارے میں نے اسلئے اسکے جلال والے کاموں کی وسعت  
 اور راز کیوں ذکر کیا ہے کہ جسمیں ہم خدا کے برہ پر زیادہ غور کریں۔ وہ جہاں کے  
 گناہ اٹھایا جاتا ہے۔ اس بیان سے ہم یہ سمجھیں کہ وہ خطا اور گناہ کی قدرت کو  
 جہان میں ہر ایک آدمی پر سے اٹھایا جاتا ہے۔ اگر ایسا ہی حقیقت میں ہے تو کوئی  
 ہلاک نہ ہو گا لیکن یہ یہ کیا افسوس کی بات ہے کہ ہم یہ صاف دیکھتے ہیں کہ ہمارے  
 سے نہ اس کے خطا اور نہ اس کا زور اٹھایا گیا ہے۔ اور ہم ہزاروں کو دیکھتے ہیں کہ  
 ویسے اپنے گناہ کے دفعہ کرنیکی طرف سے بیفکر ہیں۔ اور ہم ہزاروں کو دیکھتے  
 ہیں کہ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ ویسے اپنے گناہ کو آپ دفع کر سکتے ہیں اور یہ ہزاروں کو

دیکھتے ہیں کہ جو مسیح کے لہو کو حقیر اور اپنے بیدین پاؤں کے نیچے پا مال کرتے ہیں اب جب تک  
کہا گیا کہ وہ سارے جہان کے گناہ اوٹھا لیتا ہے تو جہان اور سارے جہان سے  
ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ سارے جہان کے ایماندار یعنی تمام فرقے اور زبان اور ملک کے  
نجات پائے ہوئے لوگ۔ یعنی سب جو ہر ایک جگہ میں مسیح پر ایمان لاتے ہیں بغیر  
استیاز کے اس کے برگزیدہ ہیں اور یہ ہے گناہ اوٹھا لیتا ہے اور یہ قول اکثر جاتے  
خداوند اور اس کے شاگردوں سے عمل میں لایا جاتا تھا۔ کیونکہ یہودیوں کا یہ کامل  
خیال تھا کہ مسیح فقط اونہیں کے لئے آویگا۔ اور ایماندار یہودی رنجیدہ ہوئے جبکہ  
انجیل کی منادی اول غیر تو مژوک کی گئی۔ اور یہ عام مضمون جو کام میں لایا گیا ہے  
کہ وہ سارے جہان کا گناہ اوٹھا لیتا ہے تو یہ سب قسم کے گنہگاروں اور بڑے  
گنہگاروں کی تسلی کے لئے ہے جسے جو جانتے اور معلوم کرتے ہیں کہ ایک جہان بہر کی  
خطا اور گناہ کے درمیان پڑے ہیں۔ ان بیشک مسیح کا لہو سارے جہان کا  
گناہ اوٹھا لیتا ہے کے لئے کافی تھا۔ اگر ایسا مقرر ہوا ہوتا تو تمام جہان حقیقت  
میں بچا یا جاتا۔ تو یہی کوئی دوسرا کفارہ اور کوئی بڑا کفارہ اور نہ کوئی وکھ  
اُس سے زیادہ ہوتا جو کہ مسیح نے سہا۔ لیکن مسیح کی نگاہ میں یہ تھا کہ اسکا  
کلیسا اور اس کے لوگ اور اس کے پیروں اور ائمین سے سب جو انکی آواز سنیں اور  
ایمان لادیں نجات پادین پوشیدہ نہ رہے کہ تو یہی عام طور کا ظلم گنہگاروں کے لئے  
جو نجات کے متقاضی ہیں تسلی کا باعث ہے۔ کیونکہ کوئی گنہگار سارے جہان میں جاتا  
وہ کوئی ہو یا کسی طرح کا ہو مسیح کی موت سے فائدہ پانیکے لئے جو اسکے پاس ایمان  
سے آوے نکال نہیں دیا جائیگا۔ کیونکہ اس نے کہا ہے کہ جو کوئی میرے پاس آویگا میں

او سے ہرگز خیال نہ دنگا + دو گنا حصہ اب ہم سب کو خیال کرنا چاہیے  
 کہ وہ بے باتین غور کر چکے ہیں جو ہمیں مسیح پر نگاہ کرنے کے لیے کہی گئیں ہیں۔ یعنی  
 دیکھو خدا کے ترہ کو۔ یوحنا نے یہ باتین او سو قہ کہیں کہ جب اوس نے مسیح کو  
 دیکھا کہ وہ اوس کے پاس آتا ہے۔ یوحنا نے اپنی انگلی سے دکھایا لیکن اسکا مقصد  
 نہ تھا کہ اسکے ساتھ صرف اپنی جسمانی آنکھوں سے اُسے دیکھیں مگر یہ کہ وہ اور اس  
 شان اگر اوس کے پیرو ہوں۔ یعنی وہ ایمان سے وعدہ کئے ہوئے مسیح کو  
 دیکھیں اور اُسے رعیت کریں اور اوسے قبول کریں اور جہان کے نجات دینے والے  
 کی مانند اسکی قدر کریں سو وہی اونہوں نے کیا اگرچہ اب ہم مسیح کو جسمانی آنکھوں سے  
 نہیں دیکھ سکتے ہیں لیکن اب ہم ربانی فضل سے اُس پر نظر کریں اور نجات پائیں +  
 جبکہ انجیل یہ چاہتی ہے کہ ہم مسیح پر غور کریں۔ تو اؤ ہم جہانکی بیہودگی دیکھنے سے  
 اپنی آنکھوں کو پرہیز کریں۔ کیونکہ آنکھوں کو آنکے دیکھنے سے کبھی تسلی نہیں ہوتی ہے ویسے  
 کچھ نئی چیز ہمیشہ دیکھنے چاہتے ہیں۔ لیکن یہاں پر ایک نہایت بڑی شے ہے جو آنکھوں  
 نے کبھی نہ دیکھی ہے کیا لوگوں کی بڑی خواہش ہے کہ ایک نامی شخص کو دیکھیں۔ یہاں  
 یہاں ہے ایک نہایت جلال والا شخص جو کبھی دیکھنے میں نہ آیا۔ جانا چاہیے کہ  
 سیاح کی حکمت بڑی دور سے سلیمان کو دیکھنے کو آئی تھی۔ لیکن یہاں ایک شخص  
 سلیمان سے بہت بڑا ہے۔ واضح ہو کہ جبکہ بادشاہ اور شہنشاہ باہر نکلتے ہیں تب  
 گردہ کے گردہ اسکے دیکھنے کے لیے آرزو مند ہوتے ہیں۔ اب یہاں بھی ایک  
 بادشاہ ہو گا بادشاہ اور ساری جہانکا بادشاہ ہے اور ظاہر ہے کہ عدالت میں  
 بھی ہر ایک شخص حاکم کے دیکھنے کے لیے خواہش مند ہوتا ہے۔ یہاں ایک بڑا حاکم مرد

اور زندہ نہ رہا ہے کہ جبکہ پاک لہو سے ہر ایک ہم میں سے اپنا فتویٰ پاویگا۔ جانا چاہیے کہ جرنیل اور جہازی جرنیل جوڑائی میں بڑے کامیاب ہوتے ہیں اکثر خاص خیال کر سکی شے ہوتے ہیں۔ یہاں ہی ایک شخص ہے جہاں اور گناہ اور دوزخ کا فتح کر سوا جس نے قید کو کو قید کیا اور جاری رائی کو اپنے لہو سے مٹ لیا یہاں ہی ایک نصیح کہ جس کا کلام نہ فقط زندہ کو حرکت دیتا ہے بلکہ مرد و نکو ہی اٹھاتا ہے۔ یہاں ہے ایک طبیب کہ جس نے لاکھوں مرغیوں کی روح کو اچھا کیا اور کسو حالت میں کہی ہوگا۔ خلا کلام یہ کہ اپنے نجات دہندہ پر نگاہ کرو۔ یہاں پر خاص مطلب ایمان کے نگاہ سے ہے مسیح کے انواع ناموں کے مطابق مسیحی ایمان ہی انواع ناموں سے بیان کیا گیا ہے۔ جبکہ مسیح بنیائے تشبیہ دیا جاتا ہے تب ایمان اسپر تجھ کر تا ہے اور جبکہ وہ کہانے سے تشبیہ دیا جاتا ہے تو ایمان اُسے کہتا ہے۔ اور چتا ہے۔ اور جبکہ وہ بخشش کھایا جاتا ہے تو ایمان اُسے قبول کرتا ہے۔ اور جبکہ وہ پناہ سے نسبت دیا جاتا ہے تو ایمان اُسے پاس آتا ہے اور جبکہ حلال والی شے سے نسبت دیا جاتا ہے تو ایمان اسپر نظر کرتا ہے۔

اور اسپر ہمارے خداوند نے اپنی دلیل اپ پوچھ کے تیسرے باب اور جو ہوں آیت میں دی ہے کہ جس طرح موسیٰ نے سائب کو یابان میں بندھ کر اٹھایا اسپر ہمارے خداوند نے اپنے گناہوں کو یابان میں بندھ کر اٹھایا۔ جبکہ بنی اسرائیل سائب کے کاٹنے سے مرے جاتے تھے فقط پتیل کے سائب پر نظر کرنے سے چنگے ہوتے تھے اب ہی جو کوئی اپنے گناہوں میں ہلاک ہو رہا ہے اُسے چاہیے مسیح پر نظر کرنا اور وہ بچ جائیگا۔ جانا چاہئے کہ دیکھنا دیکھا کام ہے اس دیکھنے میں کسی قدر مسیح کی پہچان سمجھ جاتی ہے اور دوسری جگہ پر کہا گیا ہے کہ بیٹے پر نظر کرو۔ اس

نکاح کرنے میں مسیح پر ایمان لانا ہی شامل ہے اور اس نظر کرنے میں مسیح کی احتیاج کی۔  
 خواہش یہی سمجھی جاتی ہے۔ کیونکہ مسیح پر نکاح کرنا اوس شخص کا کام ہے جبکہ نجات  
 کی خواہش رکھتا ہے۔ اور ایمین یہہ یہی سمجھا جاتا ہے کہ رُوح اور کسٹریضے مدد پا  
 کی امید نہ کہہ کے اُسی پر نظر کرتی ہے تاکہ اس پر ایمان لاوے۔ اور سوائے اسکے اس  
 نظر کرنے میں یہہ یہی سمجھا جاتا ہے کہ دیکھنے والا یقین رکھتا ہے کہ مسیح میں آخر تک  
 بچانے کی قدرت ہے۔ اور ایمین یہہ عاجز امید یہی شامل ہے کہ مسیح پر نکاح کرنا بچاؤ  
 نہ ہوگا۔ دے جو یون مسیح پر ایمان سے نظر کرینگے تو اُس کو محبت سے بھی دیکھینگے۔ تم  
 خیال کرتے ہو کہ کن انگھون سے انہوں نے مسیح پر نظر کی ہتی جو کہ چنگ ہوئے تھے اور اُسے  
 مدد پائی ہتی۔ یعنی جبار اور اند ہے اور لنگڑیے اور مردے جنہوں نے اسکے معجز کی  
 قدرت اپنی صحت میں معلوم کی ہتی۔ ان انگھون سے احسان مذیک آئسو بہاتے ہوئے  
 اپنے مہربان احسان کرنیوالے اور بڑے خلاصی دینیوالے پر نظر کرتے ہوئے۔ ان  
 کس خوشی اور محبت سے نجات پائی ہوئے گنہگاروں کو اُس عزیز خلاصی دینیوالے پر نظر کرنا چاہیے  
 ان ویسے اُسے یون دیکھینگے کہ وہ اُنکے لیے ہمیشہ آسمانوں کا آسمان ہے۔  
**فائدہ** اب ہم غور کر چکے ہیں کہ عیسیٰ مسیح کیسے جلال والی شے ہے۔ تو اُس ہم سب  
 اپنے سے سوال کریں کہ ہمیں اُسے کیسا ماننا چاہیے۔ کیا ہم اُس خوشنما اور آسان اور آج  
 حکم سے جو کہ متن میں ہے راضی ہوئے ہیں۔ کیا ہم نے ایمان اور محبت سے خدا کے اس عزیز تر  
 پر نظر کیا ہے۔ کیا ہم میں سے بعضو نکاح متفرق شیون سے یعنی ہمارے جسمانی فائدہ اور  
 جہان کی خوش طبعی اور جسم کی نکھی خواہش پر نہیں لگا ہے۔ کیا یہہ تمہاری دلچسپ چیزیں ہیں  
 ہیں۔ ان تم جو خدا کو بہولے ہو اس بات پر غور کرو۔ کہ تمہارے لیے یہہ جسمانی چیزیں کیا

کر سکتی ہیں یعنی اب بھی ویسے اسودہ نہیں کر سکتے ہیں تو پھر مرتے وقت وہ تہا ریے  
 یے کیا کریں گے۔ ان مسیح پر نظر کرنے کے لیے صلاح یہ ہو۔ تم موت پر سطح نظر کرو گے  
 اور تم ویسی سطح نجات و بندہ کے چہرہ پر نظر کرو گے جبکہ تم عدالت کے تحت پراسے دیکھو  
 گے جتنے تھے غفلت کی ہے۔ سارا جہان اس وقت تلوکیا سمجھ گیا جبکہ تم انکے روبرو انگشت  
 نما ہو گے اور یہ شہتا کیا جائیگا۔ کہ یہ ہے وہ شخص جس نے مسیح کو اپنے دیکھنے کے لائق کہی  
 نہ خیال کیا۔ اور کیا سارا انسان لمبیکا کہ اسے ہلاک ہونے دو کہ مسیح انکی ایک نظر کے بھی لائق  
 نہ تھا تو اسکو اب اُس سے ہمیشہ کے لیے دور ہونے دو ان ایسے گنہگار و اگر تم چاہتے ہو کہ  
 مسیح تم پر اسوقت نظر کرے تو تم اُس پر اب نظر کرو۔ اگر تم نہیں جانتے ہو کہ کیونکر اُس پر نظر کرو  
 تو تعلیم کے لیے اُس سے دعا مانگو اور اس سے سہمہ مانگو تاکہ تم بنیا ہو۔ کیا کوئی یہاں ہے  
 جو جانتا ہے کہ اسکے گناہ دور کئے جا دیں۔ اسلئے کہ انکے گناہ بہت ہیں اور انکا بوجھ انکے  
 دل و نیز آپ ہے کہ ویسے آرام نہیں پاسکتے ہیں۔ تو دیکھو خدا کے ترہ کو کہ فقط وہی گناہ کو  
 دفع کر سکتا ہے۔ شاید تم اور کیسٹرف و دیکھتے ہو گے یعنی اپنے پر اور اپنی نیکی پر اور اپنی امانت  
 اور اپنی جماعت کی غاڑ پر اور اپنی دعا و نیز اور پاک دستور و نیز نظر کرتے ہو گے۔ کیا یہ نجات  
 و بندہ ہیں۔ کیا یہ خدا سے گناہ دفع کر نیکی لے مقرر کئے گئے ہیں۔ اگرچہ یہ اپنے مقوم پر  
 اچھی چیزیں ہیں لیکن دسے حقیقتیں مسیح کے عوض کہنے کے لیے بہت بُری چیزیں ہیں۔ واضح ہو  
 کہ امید رکھنے اور پسندیدہ ہونے کے مقدمہ میں ان سبکو دور کرو۔ مقدس پولوس کی مانند تم  
 انکو نقصان اور خبیس سمجھو تاکہ مسیح کو حاصل کرو اور اس میں موجود ہو۔ اور کسی چیز پر نظر نہ کرو  
 مسیح پر کیونکہ وہی فقط سارے جہان کا نجات دہن ہے۔ اور تم ایماندار و کمین ہو کہ تم  
 ہوں۔ کہ دیکھو خدا کے ترہ کو۔ اور تلوکیا کام ہر روز زندگی بہر کر نا چاہیے۔ اور اسے اور کوئی



چیز ناپیدہ منہ نہیں ہو سکتی ہے۔ جانا چاہیے کہ تمہارے پاس سخت دل ہے اسلئے اسپر نظر کر دو کہ وہ بھل جالیکا لیکن ویسے جنہوں نے اُسے چھیدا ہے اوپر نظر کر کے اپنی چھاتی چٹینگے۔ کیا تم غم اور ہشت سے معمور ہو۔ دیکھو کہ جنہوں نے اسپر نظر کی روشنی ہو گئے ادا انکے منہ رسوا نہویئے واضح ہو کہ چھپائی کے پیٹ میں سے یونس کی مانند کہو کہ میں اوپر چھ نظر کر دوں گا کیا تم خالص فروتنی حاصل کیا چاہتے ہو تو مسیح پر ایک نظر کرنا اسکا اثر پیدا کر گی ایوب اور شیعیہ نے مسیح کے جلال پر نظر کرنے سے اُسے حاصل کیا کیا تم گناہ سے ہمیشہ نفرت کرنا چاہتے ہو تو تم خدا کے برہ کو صلیب پر لہو لوان دیکھو۔ کیا تم حقیقت میں پاک ہونا چاہتے ہو تو مسیح کے چہرہ پر خدا کے جلال کو دیکھو تو تم جلال میں اسکی شکل کے مانند تبدیل کئے جاؤ کیا تم خدا کے آگے ہمیشہ کے لئے دلیر ہونا چاہتے ہو۔ تو خدا کے صابر برہ پر نظر کر دو جو ہر لمحہ لئے ایک نمونہ چہرہ لگایا ہے کہ جسکے نقش قدم پر چلیں۔ یوں عیسائی مصلوب علی سے ہر روز دیکھنا منہ اوپر نظر کرتے ہیں۔ جب تک کہ موت پر وہ لسنر کاوے اور لایا نہ ہو دیکھنے سے تبدیل کرے تب جیسا کہ وہ ہے تم اُسے دیکھو گے۔ اب آگے کو ابرق سے نہیں بلکہ دوبرو دیکھو گے اور پھر تمکو اُس نصیحت کی جو تم میں ہے کبھی احتیاج نہ ہو گی یعنی دیکھو خدا کے برہ کو فقط

+ آمین +

پولوس حواری کی توبہ

## انتیسویں نصیحت

### اعمال کا نوان باب گیارہویں آیت

دیکھ وہ دُعا مانگتا ہے

خدا کا فضل کہہ ہی آپ زیادہ جلال سے نہیں ظاہر ہوا جب کہ پولوس کی توبہ میں۔ کہ وہ آپ اسکی بابت کہتا ہے کہ خدا کا فضل نہایت زیادہ تھا کہ مجھ پر یسوع مسیح نے اپنی بے نہایت جبر کو ظاہر کیا تاکہ میں اُنکے واسطے جو اوپر ہمیشگی زندگی کے لئے ایمان لاؤں گے نمونہ بنوں۔ وہ تبدیلی جو اس میں ہوئی ایسی کیا کہ ایک اور عجیب ہی کہ مسیح کے شاگردوں کو جو دمشق میں تھے انہیں اُسکا یقین کرنے میں شک ہوا۔ اُنکے شبہ و شک کے لئے ہمارے خداوند نے خانیائوں کو جو اسکا خادم تھا کہا کہ وہ تبدیل کیا ہوا شخص ہے کیونکہ دیکھ وہ دُعا مانگتا ہے۔ گویا کہ اُس نے یہ کہہ کر اُنکو اس سے ڈرنے کی احتیاج نہیں ہے اگرچہ وہ خراب شخص تھا لیکن اب وہ نیا انسان ہے اگرچہ وہ دہکی اور قتل کی سانس لیتا تھا لیکن اب وہ دُعا اور التماس کا دم بھرتا ہے یعنی دُعا مانگتا ہے + خداوند یسوع مسیح نے پولوس کا دُعا مانگنا اس کے تبدیلی کی دلیل ٹھہرائی۔ آؤ ہم سب ان باتوں سے ثابت کریں گے کہ دُعا مانگنے والا شخص مبارک ہے۔ جانا چاہیے کہ اس بڑی سچائی کی مضبوط گواہی پولوس کا حال خیال کرنے سے جیسا کہ اسباب میں لکھا ہے ظاہر ہوگی +

پولوس کے والدین یہودی تھے۔ لیکن تارساتا شہر میں پیدا ہوئے کہ ان کا یہودی کا  
 مستحق ہوا جو کہ رومیوں کا حق تھا۔ اور اس کو حنفیہ بنانیکا پیشہ سکھایا گیا تھا اور  
 یہود دستور یہودیوں کا تعریف کے لائق تھا اگرچہ ویسے کیسی ہی مالدار یہودین مگر اپنے  
 لڑکوں کو ہمیشہ سکھاتے ہیں۔ اور واضح ہو کہ اس نے علم کی بڑی تحصیل کی تھی کیونکہ  
 وہ اورشلیم میں بھیجا گیا تھا جہاں اس نے یہودیوں کے دین میں گناہوں سے جو کہ علم شرع  
 میں بڑا فاضل تھا تعلیم پائی۔ اور وہ فریسیوں کے فرقہ میں جنکی اسوقت ظاہری دینداری  
 اور سرگرمی کی بڑی عزت تھی شریک ہوا۔ اُس نے اپنی کجمنی سے اپنے خود راہ باز کیے  
 خیالوں اور بدگمانیوں کو اور اپنے تلخ لغزت کو جو وہ عیسیٰ مسیح اور اسکے شاگردوں  
 سے کہتے تھے قبول کیا۔ شاید پولوس نے مسیح کی نصیحت سنی اور اسکے معجزات دیکھے تھے  
 لیکن انہوں نے اسکے دل پر نہایت کے لیے کچھ اثر نہ کیا۔ پر اسکے برخلاف وہ اسکے پیروں کا  
 بیرحم دشمن ہوا اور باوجود اپنی ساری دینداری کی وہ نہایت کی طرف سے ایک مغرور آدمی تھا  
 اور اپنی نیکیوں پر بھروسہ کرتا تھا اور اسی سبب سے وہ فروتنی اور مسیح کے نفس کشی کے دن  
 کی طرف بالکل متوجہ نہ تھا اور نہ حیرت کے ہوئے نامریوں کے درمیان آپ شریک ہونا چاہتا  
 تھا۔ اور ان اس کی بدگمانیاں ایسی تھیں کہ وہ کفر کہنے والا اور ظالم اور نقصان پہنچانے  
 والا ہوا۔

پہلے ہم اس کی بابت اعمال کی کتاب میں پڑھتے ہیں کہ اُس نے ہستیافت کے بیرحم مار کیا ہے  
 جو کہ جیسا یوحنا میں پہلا شہید ہوا وہ کی بھی۔ کیونکہ جو اسے سنگسار کرتے تھے وہ ان لوگوں  
 کے کپڑوں کی خبر داری کرتا تھا اس سے اس نے اپنے تین ظاہر کیا کہ وہ اس خون کے کام سے  
 راضی ہے۔ اور وہ گھر گھر کے کلیسیا کو برا بھلا کہتا تھا اور مرد اور عورتوں کو پکڑ کے قید میں

ڈالتا تھا تاکہ دے مارے جاوے اور وہ سب ایماندار کو گنہگار سمجھ میں پاتا تھا  
 انہیں قید میں ڈالتا اور مارتا اور سزا دیتا تھا۔ اور عیسائیوں کی خرابی کی طرف ایسا ویلانا  
 تھا کہ بہتیروں نے اس کے غصہ سے لاپرواہی کے دور بہانے کے پناہ لے لیے تھے اور جبکہ اسکو  
 اس سے بھی تسلی نہ ہوئی تو اس نے اپنی حکومت کے لئے سردار کاہن سے عرض کی کہ: "مشرق کے  
 شہر تک جو کہ ایک سو اسی ہزار میل کا فاصلہ تھا اپنے ظلم کو پہلا دے اس ارادہ سے  
 خداوند کے شاگردوں پر دھکی اور قتل کی بات سے گرجتا ہوا روانہ ہوا۔ جانا چاہیے  
 کہ کون ایسا خیال کرتا تھا کہ یہ آدمی عیسائی یا وعظ کر گیا اور یسوعری یا شہید ہو گیا  
 کیا آسمین کوئی ایسی چیز تھی جو کہ خدا کی مہربانی کا مستحق کر سکتی۔ خدا کا فضل لوگوں  
 کے تو بہ میں کم کرنے کے لئے بعضوں نے یہ خیال کیا کہ وہ اپنی چال میں سچا تھا اور اسکی  
 عادت نیک تھی اسلئے بیشتر سے اسکا مزاج انجیل کے قبول کرنے کے لائق تھا۔ جانا چاہیے  
 کہ اس سے اور کوئی زیادہ جھوٹا نہیں ہے کہ وہ آپ کہتا ہے کہ میں بڑا گناہگار ہوں  
 کیونکہ جب وہ جسمانی تھا وہ خدا کے نیکی نہ جانے اپنی نیکی ثابت کرنے کے ارادہ سے خدا کی  
 نیکی کا تابع وار نہ تھا۔ تحقیق اسکے اعمال انہیں ایسی کوئی چیز نہ تھی کہ جو اسکے لئے رحمت پانے  
 کی سفارش کرے۔ لیکن ہر ایک چیز اسکے اعمال انہیں ایسی تھی جو خدا کو خدا کر کے اسکو  
 ہمیشہ کے لئے تباہ کر سکے۔ لیکن خدا کی راہ میں آدمی کی راہوں کے مانند نہیں ہیں اور نہ آپ  
 خیال آدمیوں کے مانند ہیں۔ پورس ایک رحمت کا برتن تھا جو کہ خدا کی مشیت سے اپنی پاک  
 بیٹ سے الگ کیا گیا لیکن اسوقت تک جبکہ خدا کی سخاوت اور قدرت اور اسکے افضل  
 کی دولت بڑی روشنی کے ساتھ ظاہر نہ ہوا اسکا بلا نام موقوف رکھا گیا +  
 پورس اب و مشق کے نزدیک اپنی کامیابی کی امید داری کے خیال میں خوش ہو کر

پہونچا۔ اور جبکہ یکا یک ایک لمحے میں ایک روشنی جس سے چکا چوند لگتی تھی اور سورج کی  
 روشنی سے جو دو پہر میں اس وقت چمکتی تھی زیادہ تھی آسمان پر ظاہر ہوئی وہ سجلی کے  
 شعکہ کے موافق نہ ہوئی بلکہ ٹہرا ہوا جلال نور سے بہرا ہوا ہمارے نجات دہندہ کے بدن سے  
 نکلتا تھا کہ جو اپنے جسم میں مہربانی سے اُس بڑے گنہگار کے بلا نیکنو ظاہر ہوا۔ اُس بڑی  
 روشنی کو پولوس اور اسکے سب ہمراہی دیکھ کر زمین پر گر پڑے اور چکا چوند لگی اور حیران  
 ہوئے۔ جبکہ ویسے زمین پر پڑے ہوئے تھے تب ایک دہشت ناک آواز بہر  
 جلال نے یہ باتیں کہیں کہ ساؤل ساؤل تو کیوں مجھے ستاتا ہے۔ یہ مسیح تھا جس نے  
 کہا لیکن پولوس نے اسے نہ مانا۔ اور یہ عزت کیا کہ وہ کوئی ربانی شخص ہے اُس نے جرات  
 کر کے کہا کہ ای خداوند تو کون ہے۔ اور اُس نے اُس خاص خمیگی اور محبت سے جواب  
 ہنسی فوراً جواب دیا کہ میں عیسیٰ نامری ہوں جسے تو ستاتا ہے تیرے لئے یہ مشکل ہے  
 کہ تو کا مٹون پر لات مارے اس بات سے باغی کا دل چد گیا۔ اس مقام سے یہ خیال  
 کر کہ جبکہ اسکے غریب لوگ ستائے جاتے ہیں تو عیسے مسیح اپنے تئیں ستائے  
 جانیو الوہین شمار کرتا ہے۔ پولوس نے یہ خیال کیا تھا کہ فقط ذلیل اور بیوقوف  
 اور ناحق پرست لوگوں کو سزا دیتا ہے کہ جنہوں نے کایسیا کو چھوڑا ہے اور مصلوب  
 ہوئے عیسے کے کام کی مدد کرتے ہیں۔ لیکن مسیح اس مقدمہ کو آپ اپنے اوپر لیتا اور  
 اسے بتاتا ہے کہ جو کچھ نقصان اسکے پیروں کو پہونچا سو وہ نقصان اس کو پہونچا یہ ہتھیار  
 کے لئے ایک روک ٹوکنا چاہیے جو کہ دنیا رذیل کی عبادت میں خلل ڈالتے اور مزامت کرتے  
 ہیں۔ شاید تم اسی غلطی میں ہو کہ جسمیں پولوس تھا۔ کیونکہ تم اُن لوگوں کو کیا جاؤ کہ جنکی  
 تم حقارت کرتے ہو شاید ویسے خدا کے عزیز ہو دین۔ اگر ان کا دین نادرست ہے تو ان کے

یہ سنو دنیا تمہارا کام نہیں ہے اسکو خدا پر چھوڑ دو۔ تم انکے حاکم نہیں ہو۔ اگر تم انکا  
 دین درست ہے تو تم کیا کر رہے ہو تم خدا سے لڑ رہے ہو۔ اور ایسا کر نہیں تم اپنا نقصان  
 کر رہے ہو کیونکہ ہمارا خداوند پوروس کے باب میں کہتا ہے کہ کانٹوں اور اینٹوں پر لات  
 مارنی تیرے لیے مشکل ہے۔ یہ اشارہ بیلوں کی طرف ہے جنکو اینٹوں اور کانٹوں سے  
 چھید کر محنت کراتے ہیں۔ اگر جلد قدم کی عیون میں دسے اس ہتیار پر جتنے انہیں زخم دیا جاتا  
 ہے لات مارین تو وہ اپنے تئیں اور زیادہ چوٹ پہنچا دینگے۔ ٹھیک ایسے ہی شریر ستا  
 والوں کے حال میں انکا غصہ جیسا کہ کمزور ہے ویسا ہی نا اچھے کا ہے دسے خدا کے ارادیکو  
 روک نہیں سکتے فقط ویسے اپنی روجھنکو آپ نقصان پہنچا سکتے ہیں +

نجات دہندہ اس سے پوچھتا ہے کیوں اور کسے تو مجھے ستاتا ہے۔ کیا اس سوال کا ساوا  
 کچھ اچھا جواب دے سکا ہوگا۔ جانا چاہیئے کیا کوئی ستانے والا اسکا اچھا جواب  
 دے سکتا ہے جو وقت کہ عاقبت کے روز جلال والا مسیح تجھے یہ سوال کرے گا کہ ایسے گنہگار آدمی  
 میرے سچے پیرو کو جو زمین پر تھے تو نے کیوں ستایا۔ اور بدنام کیا اور فسوس تجھ پر  
 کجخت آدمی اور فسوس کہ تیری زبان اسوقت بند ہو جاوے گی۔ پس یہ سوال تو اچھے سے اب  
 کرتے تو آگے کر انہیں نہ ستائیگا۔ ساواؤ کہ کیسا تعجب ہوا ہوگا کہ جب اُسنے جانا ہوگا  
 کہ یہ سچ ہے کہ جو آسمانی جلال سے آئے ہوں رہا ہے۔ کہ میں عیسے ناصر ہوں یعنی  
 وہ جسے لوگوں نے حقیر اور دیکھا اور وہ جو دنیا باز اور کمینے کی مانند سلوک کیا گیا اور بے رحمی  
 اور شرمندگی سے مارا گیا۔ تب اسکو کیسی حیرت ہوئی ہوگی جب جانا ہوگا کہ عیسے ابھی تک  
 جیتا ہے اور اسکے جی اوٹھنے کی خبر تحقیق تھی اس باعث سے وہ درحقیقت سچا یہودوں کا بادشاہ  
 اور جہانکا نجات دینے والا تھا۔ اور یہ خیال کرو کہ وہ عیسے کہ جو ناصر کچا نام سے مشہور کیا

گیا تھا جو کہ حقارت کا نام تھا اب وہ آئے قبول کرتا ہے یہ ایک حقارت  
اور بدنامی کا نام تھا +

اور اسی سبب سے یہ نام اسکے صلیب پر لٹکایا گیا تھا + لیکن جیسے اپنے  
ساریے آسمانی جلالین بھی رکھو اس نام کو قبول کرتا ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں  
صلیبتے امری ہوں۔

ہم اس سے صلیب اٹھانا اور خوشی سے بدنامی اسکے نام کے لئے سہنا  
سکیں گے۔ آؤ ہم سب خوش اور شاد ہوں کہ ہم اس لائق ہوئے کہ اسکے نام کے  
پینے سے بیعت ہوں۔ اب ساؤل اپنے گناہ سے قایل ہو کے یکا یک  
خداوند کے چہرہ سے اوراد کے جلالی قدرت سے ہمیشہ کی ہلاکت میں  
سزا پانے کے سوا اور کس بات کی امید رکھے +

لیکن اسکی طرف خدا کا مطلب رحم کر نیکا تھا اور اسکے وسیلہ  
سے ہزاروں کی طرف۔ خدا کی قدرت اُس وحی اور اُن باتوں کے ساتھ تھی  
نہیں تو وہ فقط ڈر جاتا اور توبہ نہ کرتا +

کیونکہ ہم یہ نہیں پاتے ہیں کہ ویسے سپاہی جو اسکے ساتھ تھے  
مبدل ہوئے۔ اگرچہ بیشک ویسے ہی ڈر گئے تھے +

واضح ہو کہ باد لکے کرٹک اور بجلی کی چمک اور زمین کے  
زلزلہ سے یا آسمانی آوازوں میں یا ایک وہی صورت سے کہ جو  
مردوں میں سے اٹھا ہو لوگوں سے بویے تو یہ سب ان کے  
دلوں میں بدل سکتے ہیں ان ہرگز نہیں فقط یہ فضل سے ہو سکتا ہے

جاتا چاہیے کہ پورٹس کا دل اب مغلوب ہوا اور اسکو وہ  
ظاہر کرتا ہے اپنی ادس پہلی بات سے جو اسنے نرزان اور حیران  
ہو کے بولا تھا۔ کہ ایسے خداوند تو کیا چاہتا ہے کہ میں کروں یوں  
اپنے تین مسیح کو سوپ کے اُسنے معرفت حاصل کی اور تب اسکو  
دمشق میں جانے کا حکم ہوا کہ جہان وہ اور زیادہ تعلیم پاویسے  
سو وہ زمین سے اٹھٹا اور ماہہ کپڑ کے اُسی شہر میں لے گئے  
کیونکہ وہ انداز ہو گیا بہت اور جہان میں تین روز بے بصارت  
رہا اور نہ کہا یا اور نہ پیا شاید سارا وقت بڑے سوچ اور سرگرمی  
کی دُعا میں بسر کرتا تھا +

اور تین دن کے بعد خداوند نے اُس غمزہ آدمی پر  
حکم کہا کہ شہر میں ایک شاگرد خانی نامی پر ظاہر ہوا اور اتنے کہا  
کہ تو اس گلی میں جہاں نام سید ہی ہے جاتا رہا شہر کا رہنے والا ساؤل  
نام ایک شخص یہود کے گھر میں ہے اُسے ڈھونڈ اور دیکھ کہ وہ دُعا  
مانگتا ہے تسپر خانی جانی کو ڈرا اور اس سے کہا کہ ایسے خداوند میں  
بہت یوں سے اس شخص کے حق میں سنا ہے کہ اُسنے اور شلیم میں تیرے  
پاک لوگوں کے ساتھ بہت بد بیان کی ہیں اور یہاں سردار امانوں  
کی طرف سے مختار ہو کے آیا ہے کہ سبہونکو جو تیرے نام سے  
دُعا مانگتے ہیں باند ہے +

لیکن اُسکا عذر مغلوب کیا گیا اور خانی گیا۔ اور پورٹس نے



اوسکے وسیلہ سے فوراً اپنی ناجبائی سے رٹائی پائی اور روح القدس سے بہر گیا۔ اور اصطبلانچ پایا اور کھانا کھا کے زور پایا۔ اور بعد اسکے ہم جانتے کہ اسنے اس ایمانکی منادی کی کہ جسے وہ تباہ کرتا تھا۔ اور بہت برسوں تک انجیل کی دانش بہت قوموں کے درمیان پہلانیکیے یے وہ مسیح کا ایک فائدہ مند شاگرد مشہور بنا رہا۔

سائول کی توبہ کے بعد اوسکا نام پولوس رکھا گیا اسکا ایمان لانا درست سی سے خیال کیا گیا ہے کہ وہ انجیل کی ثابت کرنیکے یے ایک مضبوط دلیل ہے۔ اور اس بات کو اسطرح یسین غور کرنا لازم ہے اور جو کچھ کہ پولوس اپنے توبہ کی بات کہتا ہے اگر ہم اُسے یقین کریں تو البتہ جو کچھ کہ میلین لکھا ہے اسکو بھی یسین یقین کرنا پڑیگا۔ کیونکہ پولوس کی تعلیم میل کے ہر ایک صحیفہ سے موافقت رکھتی ہے اور بیان کرتا ہے کہ اسنے اپنی تعلیم نہ لوگوں سے بلکہ خدا سے پائی اور بیشک حکو یہ یقین کرنا چاہیے کہ جو کچھ کہ پولوس اپنی توبہ کی بات کہتا ہے جب تک یہ بات ثابت نہ ہو کہ وہ دغا باز تھا اور اور مذکور فریب دینا چاہتا تھا۔ یا وہ ایک کمزور شخص تھا جسنے آپ دھوکا کھایا تھا۔

بت تک ایسا خیال کرنیکے یے کوئی سبب نہیں ہے کہ پولوس دغا باز تھا اور اسکا ارادہ لوگوں کو فریب دینے کا تھا۔ جانا چاہیے کہ دغا باز ہمیشہ اپنا فائدہ تلاش کرتے ہیں ویسے روپیہ یا قدرت یا نیکیا می یا عشرت یا نیکیے یے فریب دیتے ہیں۔ لیکن پولوس نے ان چیزوں میں سے ایک کی بھی تلاش نہ کی کیونکہ اوسنے یہودیوں کے مالدار گروہ کو ترک کیا اور غریب گروہ عیسائیوں میں شریک ہوا۔ کیونکہ قدیم عیسائی اکثر ایسے غریب تھے کہ جو تھوڑے لوگ انکے درمیان مالدار تھے وہ اپنی مدد سے انکی پرورش

کرتے تھے۔ جانا چاہیے کہ اکثر پولوس اپنے ہاتھوں سے کام کرتا تھا اور کسی نے  
 کبھی یہ شبہ نہ کیا کہ پولوس مالدار تھا واضح ہو کہ اس نے قدرت کی تلاش کی اور آج  
 یہ کون دیے سکتا تھا کیونکہ زمین پر سب قدریں یعنی یہودیوں کی اور غیر قوموں کے  
 عیسائیوں کے برخلاف تھیں اور وہ اس وقت انہیں دبانیکو مستعد تھے۔ اور بہتری  
 انہیں سے ستائے اور ماریے گئے اور آخر کو پولوس بھی مارا گیا۔ اور نہ اس نے نیکوئی  
 کی تلاش کی۔ بلکہ وہ جہان کے لوگوں کی نظر میں رسوا ہوا اور وہ کہتا ہے کہ ہم بد بات  
 سن سکے منت کرتے ہیں اور دنیا میں کوڑیے اور سب چیزوں کے میل کی مانند آج ہم گمراہ  
 ہیں۔ اور جانا چاہیے کہ پہلے نامری کا نام اور اس کے بعد عیسائیوں کا نام نہایت حقیر  
 اور مکروہ تھا۔ اور نہ وہ جسمانی خوشی کی تلاش کرتا تھا۔ مان اُس نے جب عیسائی مذہب  
 اختیار کیا تب اُس نے صلیب یعنی وہ کہہ اٹھایا۔ اُس نے جسمانی آرام اور خوشی کو نہ جانا  
 اُسکی ساری زندگی جالاک اور محنت کی تھی اُس نے پتھر و کی مار کھائی اور چٹوئی کی مار کھائی  
 اور دو مرتبہ اسکی کشتی توڑی گئی اور وہ سفر میں بہت اور ندیوں کے خطر و عین  
 اور چوروں کے خطر و عین اور شہر کے خطر و عین اور بیابان کے خطر و عین اور محنت  
 اور رنج میں اور اکثر بار بار دیون اور بھوکہ اور پیاس میں اور سردی اور ٹھکانائی  
 میں بھی رہا۔ یہ ساری چیزیں ثابت کرتی ہیں کہ پولوس دغا باز نہ تھا جو تعلیم کو  
 دیتا تھا اس پر وہ آپ بھی ایمان رکھتا تھا +

اور حبات پر اسکا یقین تھا اسکو بدارا وہ سے نہ سکھاتا تھا

اسکے مطابق یہ بھی تحقیق ہے کہ پولوس نے دوسروں سے فریب نہ کہا یا تھا۔  
 اسے کون فریب دے سکتا تھا۔ نہ اسکے قدیم ساتھی کیونکہ وہ اسکو اس تعبیر

کے لئے مار ڈالتے۔ اور نہ غریب پرست ہمت عیسائی کیونکہ جب اس نے توبہ کی تھی  
دیے اسے قبول کرنے سے ڈرتے تھے +

واضح ہو کہ کون ایسی روشنی آسمان پر بنا سکتا۔ کون ایسی آواز ہوا میں  
بلند کر سکتا۔ کون اُسے اور اسکے کثیر ساتھیوں کو زمین پر گر سکتا کون پورے کویت میں  
لٹک اندھا کر سکتا اور جب وہ اندھا تھا کون اُسے بصارت دے سکتا تھا۔ تحقیق کوئی  
ایسی چیز پولس کی خصلت میں نہ تھی جو ہمیں شبہ کی جگہ دیتی ہے کہ وہ بہکا یا گیا تھا اور نہ  
وہ کمزور انسان اور ناحق پرست تھا اور اس کا سارا طریقہ اسکے توبہ کے بعد مسیح پر  
لٹک جو کہ اُس نے اپنے مزاج اور اپنی تعلیم سے ظاہر کیا اور جو کچھ کہ عیسائی دین کے  
ثبوت میں لکھا اور مکتوب جو اُس نے لکھے یہ سب بالکل ثابت کرتے ہیں کہ وہ ایک کمزور  
اور ناحق پرست نہ تھا کہ جسے اور دن نے وغا دی تھی اور نہ وہ خود غریب دینے والا  
تھا۔ پس پولس نے فریب لکھا یا اُن باتوں سے جذبہ کہ وہ اعتقاد رکھتا تھا اور نہ خود  
غریب دینے والا تھا اُن باتوں سے جس کا کہ وہ اقرار کرتا تھا تو اس سے جانا چاہیے کہ  
مسیحی دین میں فریب نہیں ہے بلکہ وہ خدا کی صداقت اور خدا کی دانش اور خدا کی  
قدرت نجات کے لئے ہے +

اور یہ اُن لوگوں کے لئے بھی ایک جواب ہے جو کہ تمہارے ایمان اور نجات میں  
غریب دینے کے لئے کوشش کرتے ہیں یعنی مقدس کتاب میں بھول اور اختلاف کا  
دعویٰ کر کے دے تھے کہتے ہیں کہ یہ یادہ کتاب اُس مصنف کی جس سے دیے  
نامزد ہیں نہیں ہے کیونکہ ان میں ایسی ایسی غلطی نام اور تاریخ میں ہے۔ انکا تہو  
جیلہ اور تختہ چینی کے خیال کر نیکی عیوض النہ پولس کی توبہ کر نیکیا سب سے بڑا چہو کہ

مسیائی دین کی صداقت کے سوا کوئی اور بنیاد ہی کہ جس سے اٹھنے تو بہ کی توجہ  
پیشمان ہو جائینگے +

لیکن اب ہم اس مقصد کی طرف متوجہ ہوں کہ پہلے جو پیش کیا گیا ہے بے جوہر ہے  
بتلا نیکیا ارادہ کیا تھا کہ دعا مانگنے والا شخص مبارک ہے۔ کیونکہ میں نے مسیح نے ساؤل  
کی توبہ کو ثابت کر نیکیا کے لئے کہا تھا کہ دیکھ وہ دعا مانگتا ہے +  
جو باتیں کہ اس کی بات غور کیا نیکیا بہت نادار معلوم ہو گئی جبکہ تم یہ خیال کر دو گے  
کہ وہ فریبی تھا۔

پوشیدہ نرہیکہ اس لئے فریبی کہلائے جاتے تھے کہ انہوں نے اپنے تئیں  
دوسرے سے جدا کیا تھا اور سب دین کی خدمتوں اور ستور دینین اپنے چر و سیر سے  
زیادہ چالاک ہو نیکیا اقرار کرتے تھے +

وہ بے ہفتہ میں دو بار روزہ رکھتے اور دعا کو دراز کرتے اور مجمع میں  
کھڑے ہو کر دعا مانگتے اور گلیوں کی گوشوین بھی اسی دعا کو دوہراتے تھراتے  
تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ لوگ ان کی زیادہ گوئی سنیں۔ تو کیا یہ بڑے  
عجب کی بات ہے کہ ہمارا خدا دند یہ کہے کہ پوٹوس دعا مانگتا ہے تو کیا فریب کی بولے  
دعا مانگنا نئی چیز تھی +

تو اب اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی دعا میں کوئی بڑا فرق اس دعا  
تھا کہ جسے وہ ہمیشہ علمین لایا کرتا تھا جانا چاہیے کہ یہاں پر اس کی سب اگلی دعائیں کہیں  
حساب میں نہیں لی جاتی ہیں۔ اس نے کہا گیا ہے کہ وہ اب دعا مانگتا ہے یعنی اٹھنے  
اب دعا مانگنا شروع کیا ہے۔ یہ خیال کرنا چاہیے کہ فرسیو ذکر اپنے تئیں دعا میں

ظاہر کرنا پسند تھا۔

جاننا چاہیے کہ ہم انکی تنہائی کے دعا کی بابت کسی مقام میں نہیں پڑتے ہیں اور  
اغلب ہے کہ کبھی کبھی انہوں نے کیا بھی ہو۔ لیکن ہمارا خداوند اپنے شاگردوں کو  
حکم دیتا ہے کہ گلیوٹین و عائد مانگین بلکہ اپنے خلوت خانوں میں جا کر دعا مانگین  
شاید اسکی زندگی میں یہ پہلا مرتبہ تھا کہ اسنے پوشیدہ دعا مانگی تھی۔ اور اب  
بہتر ہے ایسے لوگ ہیں کہ جسکا گھر میں دعا مانگنے کو دل نہیں جاتا مگر جماعت کی دعا  
سے غفلت نہیں کرتے۔ لیکن یہ ہم خیال نہیں کر سکتے ہیں کہ جو سچا عیسائی ہے پوشیدہ  
دعا مانگتا ہو۔

وہ دعا جو پولوس نے اب گذرانی سچی تھی۔ اسنے اکثر اسی پہلی دعا اپنے  
ہوٹو سے مانگی تھی۔ لیکن اب اسکا دل مانگتا ہے۔ بعضے اپنی دعا میں بہت گناہ  
کرتے ہیں۔ کیونکہ قدیم مکاروں کی مانند یہ لوگ اپنی زبان سے اسکی تعریف اور شکر  
سے اسکی تعظیم کرتے ہیں لیکن انکے دل اُس سے دور ہیں متی کا ۱۱ باب ۷ اور  
آیت پولوس اپنی توبہ سے پیشتر اسی وضع کا تھا۔ لیکن وہ اب خدا کے  
نزدیک اپنے دل سے آیا ہے۔ جاننا چاہیے کہ کوئی چیز دعا کے نام کے لائق نہیں  
ہے جب تک کہ وہ دل سے نہ ہو۔ خالی باتیں دعا نہیں کہلاتی ہیں۔ بلکہ دعا خواہر  
دہی ہے یعنی وہ خواہشیں جو زمین پیدا ہوتی ہیں جسوقت کہ وہ اپنی حالت اور  
اپنی احتیاج سے واقف ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ بازار یونسے زیادہ ہاری جماعتوں اور دینی مجلسوں میں جہوش  
بولا جاتا ہے۔ کیا افسوس کی مکاری یہ ہے کہ ایک رنگیلہ اور مغرور عیاش لوگوں نے

گروہ کا جبکہ اذکونہ رحمت کی اور نہ خدا کی مرضی جاننے کی خواہش ہے پکارنا کہ اے خداوند مجھ پر رحم کر۔ اسی سچ مجھ پر رحم کر۔ اور ان حکموں کے ماننے کے لئے ہمارے دونوں متوجہ کرو وغیرہ +

پولوس نے اب دوسری طرح دعا مانگنا شروع کیا۔ اسنے فروتن گنہگار کی مانند دعا مانگی اور نہ مغرور فریسی کی مانند۔ جب ہمارے خداوند نے مغرور فریسیوں کے خود راستہ باز کاٹنا شروع کیا تو وہ کیا بت اسنے ان دو قسم کے لوگوں کا جو میسکل میں دعا مانگنے کے لئے گئے تھے ایک مثل میں بیان کیا اب غور کرنا چاہیے کہ انہیں کیا فرق تھا۔ یعنی ایک نے اپنی نیکیوں کی شیخی کے اور دوسرا اپنے گناہ سے واقف ہو کر فروتن اور نہایت شکستہ دل ہو کر پکارتا ہے کہ اے خداوند مجھ گنہگار پر رحم کر خدا کے پاس کوئی آدمی دعا نہیں مانگتا ہے جب تک کہ وہ گنہگار کی مانند رحمت کی مغفرت کے لئے دعا نہ مانگی۔ اُس تین ذکی جسمانی نامینائی کے عرصہ میں پولوس کی دانش کی آنکھیں کھل گئیں اسی وقت سے اسنے جانتا شروع کیا کہ شریعت روحانی ہے۔ وہ پہلے بغیر شریعت کے زندہ تھا پر جبکہ حکم آیا گناہ جی اٹھتا اور وہ مر گیا اُسے غمزدہ حالت میں مسیح نے اسکو دیکھا اور اسکی مدد کو پہنچا اور حنا نیا کو کہا کہ اسکے پاس جا اور اُس شکستہ دل گنہگار کو چمکا کر کہو کہ وہ اب اپنے گناہوں سے واقف ہوا ہے اور دیکھ کہ وہ دعا مانگتا ہے + ہم خیال کرتے ہیں کہ پولوس انجیل کی دانش سے اب واقف ہوا ہے۔ اور شاید اُن تین دن کے عرصہ میں اس پر یہ دانش ظاہر ہوئی۔ اور اب وہ فقط مسیح کو سچے سچا مال مانند قبول کرتا ہے بلکہ اُس رحمت کے کام کو جانتا ہے کہ جسکے لئے وہ آیا تھا۔ یہ بات سچ ہے اور ہر طرح پسند کے لائق ہے کہ

مسیح یسوع گنہگاروں کے پچانیکو دنیا میں آیا اور یہی بات ہے کہ جسے پولوس نے  
 سچائی سے قبول کیا۔ قربانی کی بابت شریعت سے خوب واقف ہو کے اس نے دیکھا  
 کہ وہ سب عیسے مسیح کی لاش ہی ہے جو کہ خدا کا سچا ترہ ہے اور جہان کا گناہ اودھنا  
 لیتا ہے۔ اور اس نے مسیح کی فروتنی اور اس کی صلیبی موت کا سبب دیکھا جو کہ اس کے  
 لئے بیشتر ایک شہر کرکھلائی والی چٹان تھی اور اب وہ ارادہ کرتا ہے کہ عیسے مسیح کے اور  
 اس کے مصلوب ہونیکے سوا اور کوئی بات نہ بنائے۔ اس کے بیشتر اس کا بہرہ و سایہ پروردگار  
 کے حقوق پر تھا یعنی اپنی پیدائش اور اپنے خشنہ اور اپنی سرگرمی اور اپنے اخلاق  
 پر بہرہ و سار کرتا تھا لیکن اب یہ ساری چیزیں جو اس کے لئے نفع تھیں اب وہ انکو اپنا  
 نقصان سمجھتا ہے۔ اور اب مسیح کی بزرگی کو اچھی طرح سے جانتا ہے۔ اور اسے نفع میں  
 پانے کے لئے ان سبکو فضلوں اور میل سمجھتا ہے اب غور کرنا چاہیے کہ ایسے آدمی کی دعا  
 مانگنے میں پہلے سے اب کیسے فرق ہو گا یعنی وہ اب ہمیشہ کی زندگی کے لئے مسیح کے  
 وسیلہ سے باپ کے پاس آتا ہے + **فایل** اب بنے پولوس توبہ نریوالی  
 میں فضل کا نمونہ دیکھا۔ اور اب یہ خیال کرنا چاہیے کہ سب لوگوں اور سب زبانوں  
 میں توبہ ایک ہی قسم کی چیز ہے اگرچہ کیفیتوں میں فرق پڑے لیکن کام ایک سا ہے  
 وہ سب حالتوں میں خدا کا تعجبی کام ہے۔ اور ہمیشہ غیر مستحی ہے اور ہمیشہ کیساں  
 تاثیر پیدا کرتا ہے۔ ہلوگوں کو وحی یا آسمانی آواز کے جو کہ پولوس نے پائی تھی اسید  
 نہ رکھنا چاہیے لیکن توبہ اکثر مسیح کے کلام کے وسیلہ سے پیدا ہوتی ہے اور وہ  
 اعز روح قدس کی قدرت سے داخل ہوتی ہے یہاں خدا کا زور اور اثر ہم  
 کی خداوند کے لئے کوئی چیز مشکل ہے۔ تحقیق توبہ بفضل سے ہے۔ اور رحمت کا

فضل ہے۔ اور بڑا فضل ہے۔ اور یہ عمدہ فضل ہے۔ اور یہ نہایت فضل ہے۔  
 اور یہ سب انکے لئے کہ جو آئندہ ایمان لائینگے غور ہے۔ اب کوئی نا امید نہ ہو جبکہ  
 سداً ساتھ ہمارا رہا گیا۔ جس فضل نے اسکا گناہ معاف کیا وہی تیرا بھی کر سکتا ہے۔  
 اور کرے گا۔ اگر اوسکی مانند تیرا مغرور دل نہیں چاہتا اور تجھ کو ملاقات کہنے کی جگہ کوئی  
 تو کیا چاہتا ہے کہ میں کروں۔ یہ اسکی پہلی درخواست تھی کیونکہ اوسکی رُوح میں  
 اب ابدی دُکے پو پہنچی تھی کاشکے ہر ایک ہم میں سے میرے ساتھ یہ کہہ سکتا  
 کہ ای خداوند میں اپنے تئیں تجھ سے سوتا ہوں۔ سینے بدی کی ہے۔ لیکن وہ اب  
 نکل رہا تھا۔ اور اب تو کیا چاہتا ہے کہ میں کروں۔ درست راہ میں چلنے کے بغیر  
 مرضی جاننے اور بجا لائیکو میری ہدایت کہ کہ میں اپنی قرب کو ثابت کروں اور تیرے نام  
 کو عزت دوں اور اپنے گناہوں کی مغفرت کو حاصل کروں۔ جب پورس نے یون دُعا مانگا  
 تب رحیم نجات دہندہ نے اُسے شہر میں جانی کے لئے حکم دیا۔ اور اوسکے بعد اپنے  
 بندہ کو اوسکی تعلیم اور تسلی کے لئے بھیجا اور تجھے بھی وہ ایسا ہی کہیگا۔ اوشہ  
 اور خدا کے پاس حاضر ہو لینے اوسکے کلام کو چڑھ ادا سن۔ تب اُسی قدرت اور  
 اپنی بڑی نجات کی تسلی سے تیری رُوح کی ملاقات کرے گا۔ جیسا کہ بعد میں دُعا مانگنے  
 والی رُوح کی خاطر جمع کرتا ہے اور ایک خوشنما اور صاف گراہی انکی توبہ کی دیتا ہے۔  
 وہی ہی جو دُعا نہیں مانگتے ہیں اونکی دہشت ناک حال کو صفائی سے دکھاتا ہے +  
 ایسے مرد ای عورت ایسے لڑکے اگر تو بغیر دُعا کے ہے تو تو عیسائی نہیں۔ تو دُعا مانگا  
 بلکہ دُعا مانگا ہے ہی بدتر ہے۔ کہ وہ خدا کا انکار کرنا اور اُس سے اسلئے دُعا نہیں مانگتا  
 ہے۔ تم کہتے ہو کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں لیکن کسی اسکی تلاش نہیں کرتے۔ اگر تم بغیر دُعا



زندگی بسر کرتے ہو تو یہ تمہارے دلی نامینائی اور سخت دلی کی دلیل ہے یہ خدا سے  
 نمک حرامی اور تمہارے احتیاج کی بخبری ظاہر کرتی ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ تو  
 ایمان اور توبہ اور امید اور محبت سے اور ہر ایک دوسرے فضل سے واقف نہیں  
 ہے کیونکہ یہ سب چیزیں سچی دعائیں استعمال کی جاتی ہیں اس لئے ثابت ہوا کہ بغیر  
 دعا کا انسان اُن سب چیزوں کا محتاج ہے۔ وہ کیا ہے فقط خدا کا دشمن اور  
 اپنے رُوح کا تباہ کر نیوالا ہے جیسا کہ خدا زندہ ہے ویسا ہی تیرے اور موت کے  
 درمیان ایک قدم کا فرق ہے۔ ایسے سو نیوالے بیدار ہو اور اپنے خدا کو پکار  
 توبہ کر یا دوزخ میں جا۔ دعا مانگ یا ہلاک ہو۔ خدا نے یعقوب کی نسل کو کبھی  
 نہیں کہا کہ تم بے فائدہ میری تلاش کرو۔

جس نے کہا کہ دیکھ وہ دعا مانگتا ہے اس نے اسکی پہلی سانس پر جو رحمت کے  
 خزانے تھے نظر کیا۔ اور اسکی سنی گئی۔ اور وہ معاف کیا گیا۔ اور بچایا گیا  
 ۔ اور وہ اب شکر گزار کرتا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ دیکھ وہ دعا مانگتا ہے  
 اور اب وہ اٹھارہ سو برس سے مسیح کی ستائش کرتا ہے اور ایسے ہی وہ اب  
 تک کرتا رہے گا۔ پس اب کون دعا مانگیگا جبکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دعا ستائش  
 سے بدل ہوگی اور ہمیشہ کے خوشی کے گیت اور شادی کا باعث ہوئی۔

✱ آمین ✱

خدا کی محبت

## تیسویں نصیحت

یوحنا کا تیسرا باب اور سولہویں آیت

کہ خدا نے دنیا پر ایسی مھر کی

کہ اسنے اپنے اکلوتے بیٹے کو

بخشا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے

ہلاک نہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے

ان باتو میں ہم انجیل کا سارا خلاصہ یعنی خوش خبری گنہگاروں کے

لئے۔ اور بڑی خوشی کا اردو جو کہ سارے لوگوں کے لئے ہے پاتے ہیں۔ یہ عیسیٰ

مسیح کی باتیں اس عجیب گفتگو میں تھیں جو نیکو ڈیمس کے ساتھ کی تھیں اور وہ -

یہودی نہیں ایک اوستا اور سردار تھا۔ اس شخص نے مسیح کے معجزے کا یقین کر کے

کہ وہ خدا کی طرف سے ایک تعلیم دینے والا آیا ہے چاہا کہ اسکے ساتھ کچھ گفتگو کرے

لیکن قابو نہ پایا کہ اسکا اشکارا اقرار کرے اسلئے چپکے سے رات کو اسکے پاس آیا۔

اور فوراً ہمارے خداوند نے نئی پیدائش کے مقدمہ میں اس سے کہنا شروع کیا

یعنی اسنے نیکو ڈیمس سے کہا کہ اگر بچہ کوئی پیدا نہ ہو تو وہ خدا کی باو شاہت کو

نہیں دیکھ سکتا ہے۔ اب اس بات پر غور کرو یعنی اپنی شہادت کی بدی اور اندرونی

تبدیلی کی ضرورت پر جو کہ فضل سے ہوتی ہے اور اس سے واقف ہونا دین میں

پہلی چیز ہے جسے ہمیں سیکھنا چاہیئے۔ جانا چاہیئے کہ نیکو ڈیمس باوجود ساریے

علم کے ابھی تک اس سے واقف نہ تھا۔ اور ایسے ہی ہم میں سے بہترے ہیں۔ اسی لئے مسیح نے اس بات کی تاکید کی کہ آدمیکو سر نو پیدا ہونا ضرور ہے اور اس تعلیم کے بعد مسیحی ایمان کی اور اُس نجات کی جو کہ ایمان سے ملتی ہے تعلیم دیتا ہے یعنی ایک شہر نشانی اور علامت سے کہ جس سے یہودی خوب واقف تھے اور وہ اسکا بیان یوں کرتا ہے کہ مسطح مری نے نے سانپ کو بلا باطن میں بلند کیا پر اٹھایا اُسی طرح سے ضرور ہے کہ ابن آدم بھی اٹھایا جائے تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو ویسے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ ان باتوں سے مسیح اپنی صلیب پر مارے جانیکے اور جو ایماندار اس سے فائدہ حاصل کریں گے پیشین گوئی کرتا ہے۔ یعنی جیسا کہ زخمی یہودی تیل کے سانپ کو دیکھ کر اچھے ہوئے تھے ایسے ہی ہلاک ہو نیوالے گنہگار مسیح کو جو صلیب دیا گیا تھا دیکھ کر بچتے ہیں۔ اس لئے مرنے میں خدا کا ارادہ جو گنہگاروں کے نجات کے لئے تھا بیان کیا گیا ہے تاکہ گنہگار دھونے سے نہ ڈریں۔ کیونکہ خدا نے دنیا پر ایسی مہر کی کہ اُس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو بخشا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ خدا کی ایسی صفت ابدی محبت میں ہماری نجات کی ابتدا ہوتی ہے خدا کی پہلی بخشش محبت ہے اور اس کی محبت کے پہلی بخشش اسکا بیٹا ہے اور اس کے بیٹے کے پہلی بخشش ایمان ہے اور ایمان سب فضلوں کی جڑ ہے اور نئی زندگی کی بنیاد ہے اور یہی کبھی ہے جو دوزخ کو بند اور بہشت کے دروازے کو کھولتی ہے ۴۔

اب ہمیں خدائی محبت پر غور کرنا چاہیے۔ لیکن ایمان کون اس مقصد کو سمجھ سکتا ہے کیا ہم تلاش کرنے سے خدا کو یا اس کی محبت کو جو خود محبت ہے بخوبی دریا

کر سکتے ہیں۔ یہ نہیں۔ کیونکہ وہ آسمان سے بند ہے ہم اسے کیونکر دریافت کر سکیں اور وہ روزِ خسے گہرا ہے اور اسکا اندازہ زمین سے طویل ہے اور سمندر سے چوڑا ہے۔ ہم اسے کیونکر پہچان سکیں کیونکہ مکہا ہے کہ خدا کی محبت روحِ قدس کے وسیلہ سے جو ہمیں بخشی گئی ہے ہمارے دل کو بہرِ دوستی ہے تاکہ سارے پاک لوگوں کے ساتھ مسیح کی وہ محبت جو دریافت سے باہر ہے دریافت کر سکیں اور اسکی چوڑائی کعبائی گہرائی اونچائی کتنی ہے اسے سمجھیں اور خدا کی ساری معمورِ مینے بہرِ جاوین۔ اسکے لئے ہم نوئل کی باتوں پر غور کریں +

**پھلا** خدا کی محبت۔ کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا۔

**دوسرا**۔ اوس پیار کی شادی یہ ہے کہ اوسنے اپنے بیٹے کو دیا +

**تیسرا** اس مطلب اور ارادہ سے دیا کہ جو کوئی اس پر ایمان لائے نجات پاوے

**پھلے** اؤ ہم سب خدا کی محبت پر غور کریں۔ غور کرو کہ وہ کون ہے جو پیار کرتا ہے اور وہ کون شخص ہیں جو پیار کئے جاتے ہیں۔ جتنا چاہیے کہ وہ جو پیار کرتا ہے بڑا خدا ہے کہ جو ہمیشہ سے ہے اور اپنے میں نہایت خوش ہے اور جو کہ مخلوق کی مدد کا محتاج نہیں ہے۔ اُسنے سب چیزوں کو غیبتی سے اپنی قدرت سے موجود کیا دیکھ جکے سامنے تو میں ڈول کی ایک بوند کی مانند ہیں اور ترانوں کی دھول کی مانند گئے جاتے ہیں دیکھ وہ سب چیزوں کو ایک نور کی مانند اٹھاتا ہے۔ ویسے اسکے روبرو کچھ نہیں بلکہ کچھ سے بھی کم اور کمتر ہیں۔ ایسے خداوند آدمی کیا ہے جو تو اسکو یاد کرے۔ لیکن سب سے زیادہ یہ تعجب کی بات ہے کہ وہ خدا جو نہایت پاک ہے اور اسکی پاک آنکھ جو جہی کو

نہیں دیکھ سکتی ہے کیا اوسے لازم ہے کہ ہم ایسے مخلوق کو جو گناہ سے آلودہ  
 ہیں پار کرے۔ جانتا چاہیئے کہ اسنے جہان کو پار کیا یعنی اس جہان کو  
 نہ فرشتوں کو۔ بلکہ آدمیوں کو۔ اور سب زبانوں اور سب ملکوں کے آدمیوں کو  
 نہ فقط گنہگار یہودیوں کو پار کیا جب کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ اوجنا  
 حواری کہتا ہے کہ مسیح ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے اور فقط ہمارے گناہوں کا  
 نہیں جو یہود کا ہیں بلکہ سارے جہان کے لئے۔ اور ان سب کے لئے جو آئندہ کو اپنا  
 ایمان لا دینگے خواہ ویسے یہودی ہوں یا غیر قوم یعنی ویسے سب جو کہ تمام جہان  
 میں جہان کہیں پر آگندہ ہوں مسیح ان سب کا کفارہ ہے +  
 کیونکہ ایسی کوئی دوسری تعجب کی بات نہیں ہے جیسے خدا کی محبت گنہگار آدمی  
 کی طرف ہے واضح ہو کہ جبکہ آدمی بنا یا گیا تھا وہ فرشتوں کے درجہ سے تھوڑا  
 کم تھا۔ تو اب گنہگار آدمی پہلے آدمی سے کتنا زیادہ کم ہے بعضے سبب سے  
 ان جانور سے ہی کم تر ہے۔ کیونکہ وہ بدتر خواص حیوانوں کی تو رکھتا ہے لیکن  
 ان کی بہتر خواص نہیں رکھتا ہے۔ تسبیح ہی ہماری بہت حالتیں خدا نے ہمیں  
 یاد کیا کیونکہ اسکی رحمت ابدی ہے جانتا چاہیئے کہ مخلوق کی محبت ایک دوسرے  
 کے ساتھ اکثر کسی تحقیق یا خیالی نیکی اور خوبیوں پر بنیاد کی گئی ہے لیکن انسان خدا  
 کی محبت کو ترغیب دینے کے لئے بالکل اپنے من کچھ نہیں رکھتا ہے مگر اس کے برخلاف  
 خدا کے غضب بھڑکانے اور نفرت کرنے کے لئے اپنے من سب کچھ رکھتا ہے۔ سارا  
 جہان بدیکہ درمیان پڑا ہے۔ یعنی وہ خبیث جو شیطان ہے اسکی صفات  
 اور قدرت کے نیچے ہے۔ اور خدا کے مقابل دشمن اور اوسے بالکل بغاوت

کی حالت میں ہے۔ لیکن تپس بھی ایسے آسمانوں سنو اور ایسے زمین حیرت کر کہ  
خدا نے اس گنہگار جہان کو پیار کیا مگر کتنا زیادہ کہ جسکا بیان کوئی زبان <sup>نہیں</sup> کہو  
سکتی اور نہ کوئی دل خیال کر سکتا ہے +

غور کرنا چاہیے یہ پیارا بیباک خدا ہے۔ کہ ان کی معاملات میں ایسی کوئی  
چیز نہیں ہے کہ اس کے بیان کر نیکیے یے ہمارا متن تشبیہ دے سکتا ہے۔ جبکہ ان کے  
درمیان ایسی کوئی چیز نہیں کہ جسے اس کی تشبیہ دے جائے اسلئے صرف اتنا  
کہا گیا ہے کہ خدا نے جہان کو اپنا پیار کیا کہ اسے اپنا اکلوتا بیٹا دیا۔ غور کرو  
کہ بہت حالتوں میں ان کی محبت ان کے اعمال سے زیادہ بیان کی گئی ہے۔ لیکن  
خدا کی محبت ایسی ہے کہ اسکا بیان زبان سے بالکل نہیں ہو سکتا ہے۔  
کیونکہ زبان قاصر ہے۔ اسلئے خدا اپنی محبت اپنے کاموں سے اور سب سے زیادہ  
اُس ایک کام سے یعنی اپنے بیٹے کے بخشنے میں ہم نظر فرماتا ہے۔ اور دوسری چیز یہ  
غور کر نیکیے لے جو مقرر کی گئی ہے سو یہ ہے یعنی جو کہ دوسرے حصہ میں ہے +

**دوسرا حصہ۔** خدا کی محبت کی گواہی +

کہ اُس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دیا یعنی اس گنہگار جہان پر خدا کی نہایت رحمتوں کی  
بخشش ہوئی اور ہمارے دل اور بدن کی طاقت اور خوراک جو ہم کھاتے ہیں۔  
اور پوشاک جو ہم پہنتے ہیں۔ اور صحت جو ہم پاتے ہیں اور دس ہزار ہزار بیش  
قیمت بخشش یہ سب اسکی ہر روز کی ستائش کے یے ہمیں نرو سے پکارتے ہیں  
۔ اگرچہ یہ سب کیسے ہی بڑے ہیں۔ لیکن یہ سب اُس ایک محبت میں ایک پوند پانی  
کی مانند سمندر میں کہو جاتا ہے اور مقدس یوحنا اس محبت کی بابت یوں کہتا ہے +

کہ کیا یہ محبت اس لئے ہے کہ ہم نے خدا کو پار کیا الیا نہیں بلکہ اس نے ہمیں پار کیا اور اپنے بیٹے کو بھیجا۔ جیسا کہ اس نے یہ کہہ کر تحقیق یہی محبت ہے اور اگر اوس محبت کے ساتھ کسو دوسری چیز کا مقابلہ کیا جائے تو وہ اوس نام کے لائق نہیں نکلتی ہے اور اسکے بغیر اور دوسری بخشش سے کیا فائدہ مل سکتا ہے۔ یہ خدا کی بخشش ہے جو ہمارے پہلے والدین سے باغ عدن میں دیا گیا تھا اور جبکہ ابراہیم اور داؤد اور یسعیاہ اور سب بزرگ اور سب نبی مقدر اور خواہش مند تھے۔ یہی رحمت ہے جو باپ وادوں سے وعدہ کی گئی تھی۔ لوقا کا باب ۱۲ اور ۱۷ آیت یہ وہ رحمت ہے کہ جبکہ ہم امیدوار اور خواہش مند نہیں ہو سکتے تھے۔ اور نہ فرشتوں کے دلیین الیا چیز کا خیال کرنا کہی دخل پھیل سکتا تھا کہ خدا اپنا بیٹا دے۔ اور حقیقت میں ان اسکے مستحق کہی نہ ہو سکتے تھے۔ ان سوائے دوزخ کے کسی چیز کا مستحق نہیں ہے۔ کیونکہ گناہ کے سبب سے ہم نے اپنے زندگی کے عام برکتوں کو کھو دیا ہے۔ اس لئے ہم درستی سے کہہ سکتے ہیں کہ ہماری خوراک اور پوشاک اور زندگی سب خدا کی بخشش ہیں اور یہ حقیقت میں اوس بخشش کے سامنے ستاروں کی مانند جبکہ سورج نکلتا ہے غایب ہو جاتے ہیں۔ اور یہ مقصد ابد تک حیرت افراںیگا کہ خدا نے جہان کو الیا پار کیا کہ اس نے ہمارا بیٹا دیا۔

اس محبت کی بخشش کی بزرگی خداوند عیسیٰ مسیح کہ جو بزرگ اور جلال والا ہے اور اسکا اکھوتا بیٹا کہلا یا گیا ہے اسکے دینے سے ظاہر ہوتی ہے خلقت سے فرشتے خدا کے بیٹے ہیں۔ اور ایماندار لے پاکی سے خدا کے بیٹے ہیں۔ لیکن عیسیٰ مسیح خدا کا اکھوتا بیٹا ہے۔ یہ نام ایسا ہے کہ جہاں تک ملایا نہیں کر سکتے ہیں۔

لیکن حقیقت میں یہ نام ظاہر کرتا ہے کہ عیسیٰ ربانی ذات کا اپنے باپ کے ساتھ حصہ دار ہے۔ یعنی جو کنواری سے پاک شہی پیدا ہوئی وہ خدا کا بیٹا کہلایا۔ اور وہ ہم سب کو بچانیکو آیا اور جیسے کہ لڑکے گوشت اور خون میں مشرب ہیں اسنے بھی انکے ساتھ برابر حصہ لیا۔ وہ حقیقت میں آدمی تھا۔ یعنی ہمارے گوشت میں کا گوشت اور ہمارے پیر میں کی پڑی لیکن وہ حقیقت میں خدایا تھا یعنی خدا اور آدمی ایک شخص میں شامل کیونکہ خدائی کا سارا کمال اسی میں مجسم ہو رہا ہی وہ اسکے جلال کی روشنی اور کلمہ کا نقش ہے۔ اور وہ کلمہ مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا۔ وہ خدا کے ساتھ تھا اور خدا تھا تحقیق یہ دیندار بیکار بڑا بہید ہے کہ خدا جسم میں ظاہر ہوا ہے۔ عمارتوں میں خدایا ہمارے ساتھ ہے اور خداوند ہمارے راستبازی ہے۔ اگرچہ خدا کے بیٹے نے جبکہ وہ زمین پر تھا اپنے جلال پر پردہ ڈالا تھا یعنی بندہ کی صورت پکڑ کے اور آدمی کی مانند ہو کے آپ کو حقیق کیا لیکن تیر ہی اسکی سچی بیرونی اسکی حشمت کو جیسے باپ کے اکھوتی کی حشمت چاہیے فضل اور سچائی سے معمور دیکھی اسکی پیدائش اگرچہ حقیر تھی تیر ہی آسمانی لشکر سے اسکی توصیف کی گئی اسکے رہنے کی جگہ اگرچہ خراب تھی لیکن ایک ستارہ کے وسیلہ سے اسکی خدمت کرنے والے دور ملک سے اسکی حضوری میں آئے۔ اور وہ بہت خدمت کرینوالے نر کہتا تھا۔ جیسے کہ اوراد شاہ کہتے ہیں



لیکن تب بھی ویسے جو اسکی پاس حاضر ہوئے تھے ویسے بادشاہوں کے جماعت سے بہتر تھے یعنی بیماروں کی جماعت جو کہ رُوح اور بدن کی صحت پانسیکو حاضر ہوتے تھے۔ اوسنے لڑگوں سے اپنی ستائش کروائی اور لنگڑے خوشی سے کودیے اور بہروں نے اسکی عجایب پوچھیں اور اندھوں نے اسکے جلال کو دیکھا۔ اگرچہ اسنے صلیب کی شرمندگی کو اختیار کیا اور اس ماجرہ سے آسمان اور زمین غم کرسوئے ہوئے اور سونچ سیاہ پوش ہوا مگر ان کا دل بے حرکت رہا۔ لیکن زمین کا بھی اگرچہ دمان پر اپنے جامہ چاک کرنیکے لئے تھوڑے لوگ تھے۔ لیکن بہار ایسے میجر نہ تھے ویسے پہٹ گئے۔ اور اوسکا قدوت والا حکم موت اور قبر نے پایا۔ یعنی شہنشاہ ناک بادشاہ نے اپنا نمیش کہہ یا اور زندگی کا شاہزادہ فتح یاب ہوا۔ اور تحقیق یہ جلال والا شخص اسکی محبت کی ثبری دلیل ہے یعنی اوسنے اپنا جلال والا بیٹا اور پیارا بیٹا اور اکلوتا بیٹا اور عزیز بیٹا اپنی گود سے مفت دیا جانا۔ چاہیے کہ جب خدا نے ابراہیم کا امتحان کیا تو اسے کہا کہ تیرا اپنے ایک بیٹے اسحاق کو جسے تو پیار کرتا ہے لے اور اسے چڑا دے گئے چڑا کیا کہی یہ مشکل اور آزمائش کا حکم ہوا کہ ہر ایک بات جسکی پیش تعین کی مانند باپ کے ولیمین لگی لیکن وہ اوسے بجالایا اور اپنے جسم اور غصے مشورت لگی وہ اپنے بیٹے کو چڑا دے گیا اور ایک قریب نگاہ بنائی اور کلڑیان ترکیب سے اوسپر کہیں اور جہان باز کیا اور چہری اٹھائی گئی اور بس خدایا کا ارادہ پورا ہوا اور ابراہیم کا ایمان ثابت ہوا یعنی وہ ایمان جو محبت کے ساتھ کار گر ہے اب خداوند نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تو مجھ سے ڈرتا ہے کیونکہ میں نے دیکھا کہ تو نے اپنے بیٹے یعنی اکلوتے بیٹے کو مجھ سے دریغ نہ کیا اور اب ہم کیا نہ کہیں کہ اب ہم جانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں ماورنہ اب ہم آسمین شہ

کر سکتے ہیں کہ خدا گنہگار کو کو نکو پیار کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اسنے اپنے اکلوتے بیٹے کو جسے دینغ نہ کیا اپنے اسنے اپنے بیٹے کو نہ چھوڑا بلکہ ہم سبکے بدلے اسے دیا تحقیق خدا محبت پر ہے + ابراہیم کا ماجرا ایک ناور تھا جو کچھ اس نے کیا وہ خدا کا حکم تھا اور اس بات پر ایمان رکھنے بجایا کہ خدا پھر اسے مرد و عین سے جلا دے گا تاکہ اس کا وعدہ پورا ہو دیے + لیکن پیارے مان باپ کو اپنے دوست کی خاطر بھی لڑکے کو جدا کر نیکی لے کون سی چیز تر عیب دی گی تو دشمن کے لئے اور کتنی کم تر عیب دی گی تو ایخ سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی ملک میں ایک غریب گھرانے میں ایک مرد اور ایک عورت اور چار لڑکے تھے وے قحط سالی کے ایام میں نہایت کشکال ہو گئے تھے اور خاقہ کشی سے نہایت موت کے نزدیک تھے۔ اور کوئی دوسرا طور مدد کا نہ جان کے خاوند نے کہا کہ ایک لڑکا بیچا جائیے کہ اس طرح وے اپنے اور دوسروں کے لئے روٹی مہیا کرے آخرش در و ناک قول پر اسکی عورت ناخوش ہو کر راضی ہوئی۔ اور اب یہہ خیال کرنا ضرور ہوا کہ ان چاروں میں سے کونسا بیچا جائے پہلے پہلو بیٹے کا ذکر ہوا۔ لیکن اس بات پر مان باپ و دونین سے ایک ہی راضی نہ ہوئے۔ کیونکہ وہ عزیز لڑکا اسکا پہلو تھا ممکن نہیں کہ وے اسکو جدا کرین بت دوسرا لڑکا لایا گیا لیکن غریب مان نے عذر کیا کہ یہہ اچھا لڑکا اپنے باپ کی صورت ہے وہ اسکو جدا نہیں کر سکتی ہے۔ اسکے بعد تیسری ایک دلغریب لڑکی لائی گئی۔ لیکن باپ نے وی ہی عذریہ کہ وہ عزیز لڑکی اپنی مانکی ہو بہ ہوشیارت رکھتی ہے اسکا جانا نہ چاہیے۔ اب نقطہ ایک راجسب سے چھوٹا تھا۔ لیکن بیان و دونوں نے شامل ہو کر کہا کہ اسکو جدا نہیں کر سکتے یہہ چار بیٹھیں ہے اور ہادیے بڑا پے کا پیارا لڑکا ہے ہم سب کو ہلاک نہ کرنا

اس سے بہتر ہے کہ پیارے لڑکھن سے ایک کو بی جدا کرین۔ اس چھوٹے  
 قصہ سے خدا کی تعجبی محبت میں سے ایک اور درجہ محبت کا دریافت کرو۔ کیونکہ خدا  
 جہاں کو ایسا پار کیا کہ اسنے اپنا اکڑنا بیٹا بخشا یعنی اپنے پیارے بیٹے کو ہماری بنات  
 دہندہ ہونیکے لئے دیا۔ اس بخشش کی زیادہ بزرگی آگے کو ظاہر ہوگا جبکہ ہم غور  
 کریں گے کہ کسکو اور کس کام کے لئے وہ دیا گیا اگر وہ ہماری انسانیت کو اسکے بلند اور  
 بہتر صورت میں لیتا۔ یعنی اگر وہ شہزادہ یا شہنشاہ ہوتا تو یہ بھی اسکے لئے بی غرتی  
 ہوتی لیکن اس جہان میں سب سے نیچی حالت میں آنا اسکے لئے کتنی اور زیادہ بے حسرتی تھی  
 یعنی اصطبل میں پیدا ہونا اور چرنی میں رکھا جانا اور پیدا ہونے کے مستایا جانا اور ایک  
 مفلس آدمی ہونا اور ایسا مفلس کس اسکے سر رکھنے کے لئے جگہ نہ ہوتی۔ اور ایک حقیر آدمی  
 ہونیکو بلکہ ایک کڑا اور انسان آدمیوں کا تنگ اور قوموں کی عار اور غرورہ انسان  
 ہونیکو اور خاص کر گنہگاروں کی مخالفت کی برداشت کرنیکو اس جہان میں آیا۔  
 اچھے آدمیوں کے لئے جبراً دو ایک گہنٹے بد آدمیوں کی صحبت میں رہنا بڑی مشکل کی بات  
 ہے۔ غور کرنا چاہئے کہ ایک آدمی جو خدا سے ڈرتا ہے اُسکا بیدین اور شرابی  
 لوگوں کے ساتھ سفر کرنا اور دو ایک گہنٹے انکے ساتھ رہنا مشکل سے برداشت  
 کر سکیگا۔ لیکن اس برے جہان میں تیس برس سے زیادہ مسیح نے زندگی بسر کی  
 جانا چاہئے کہ اچھے لوگ اُس خرابی کے لئے جو دیے اس جہان میں دیکھتے ہیں افسوس  
 اور زار تھا کرتے ہیں۔ اور پانسیک نہیں انکی آنکھوں سے بہتی ہیں اور جبکہ انسان  
 نے خدا کی شریعت کی محافظت کی تب آدمیوں کے برے اعمال اور باتوں سے اور  
 انکے بد خیالوں سے مسیح کا پاک دل کیسا غمزہ ہوا ہوگا اور یہ سب ہمیشہ اسکے دل کے

روبرو حاضر تھے + خدا کے اپنے بیٹے کے دینے میں اور کچھ زیادہ بات شامل  
 ہے۔ یعنی اس کو خدا نے اپنے عدل کے ماتہ میں اور برے لوگوں کے قابو میں سوچا  
 تاکہ وہ اس کا انجام دینیوالے ہوں جیسے کہ لکھا ہے کہ اٹھنے اپنے اکلوتے  
 بیٹے کو دریغ نکلیا اور ہمارے لئے اسے دیا والا۔ اور ایسے ہی مقدس پترس  
 نے اس مقدمہ میں کہا ہے کہ وہ خدا کی قصائے مہر اور علم قدیم سے حوالہ کیا گیا  
 یعنی تھے اسے پکڑا اور برے ماتہ میں سے صلیب پر کینچ کے قتل کیا۔ اور میں ہی  
 ظاہر کرتا ہے کہ کس مطلب کے لئے وہ دیا گیا یعنی اس لئے دیا گیا کہ ایماندار ہلاک  
 نہ ہوں۔ اگرچہ وہ ہلاک ہونیکے لائق تھے۔ کیونکہ انہوں نے خدا کی شریعت  
 توڑی تھی اور انہوں نے لعنت کو اٹھایا تھا اور وہ ضرور ہلاک ہوتے اگر  
 خدا کی عدل کے لئے کوئی تسلی نہ ہرائی جاتی۔ لیکن دیکھو خدا کے برہ کو جو خدا سے  
 سقر کیا گیا ہے۔ اور مہیا کیا گیا ہے۔ اور دیا گیا ہے۔ خدا نے اپنے بیٹے کو  
 گنہگاروں کے صورت میں یعنی گناہ کے جسم میں بھیج کر گناہ کی سزا دی۔ یعنی اسے  
 اس کو جو گناہ سے علاقہ نہیں رکھتا تھا چارے لئے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اسکے سب سے  
 خدا کی نیکی نبین۔ ایسے عیسائیوں خدا کے بیٹے کو اس کی جائگہ دینی میں باج کے دیر  
 دیکھو جبکہ اپنا لہو کی بڑی بوند کی مانند چلتا ہے۔ اور اسے پیر دیکھو کہ پلاٹ کے  
 دربار میں گنہگار کی مانند کھڑا ہے اور چھوٹی ہمتیں اس پر لگائی جاتی ہیں۔ اور  
 اُس سے بدسلوکی کی جاتی ہے۔ اور ملعون ہو کے پٹر پر اس سے لٹکا ہوا دیکھو۔ اور  
 صلیب پر اس کے ماتہ اور پائوں کو کیلوں سے شہسکا ہوا دیکھو۔ اور ظالم کی جماعت  
 کی ہنسی اور ملامت کرنا دیکھو اور اپنے آسمانی باپ سے چھوڑا گیا اور اب کہو کہ خدا

اس جہان کو یکساں پار کیا لیکن کتنا زیادہ کہ تم اُسے بتا نہیں سکتے ہو۔ فقط مسیح کے دکھ کی گہرائی اور اُس جلال کی بلندی کہ جس پر مسیح کے دکھ نے تجھے پہنچایا ہے اُس محبت کا بیان اوس وسعت کے ساتھ کہ جسے مطابق انسان کی زبان میں طاقت بیان کرنی نہیں ہے بیان کرتی ہے یہ ایک دوسری راہ ہے کہ جس سے خدا اپنے بیٹے کو دیتا ہے وہ یہ ہے کہ انجیل کی منادوی سے مسیح کا دلپاش ہونا جیسا کہ بنی اسرائیل کے لشکر میں ایک پتیل کا سانپ نظر کے سامنے رکھا گیا تھا ویسا ہی ہلاک ہوئیو اے گنہگاروں کے سامنے مسیح انجیل میں رکھا گیا ہے۔ اور یوں خدا اپنے بیٹے کو ظاہر کرتا ہے اور اوسکی نیکی کو بیان کرتا ہے۔ یعنی اوسکی راستبازی کو جاریے نزدیک لاتا اور ظاہر کرتا ہے تاکہ وہ ایمان سے قبول کیا جاوے اور ایمان کے وسیلہ سے اس کی نیکی جاری ہو جاوے مسیح نے کہا کہ میرا باپ تمہیں سچی آسمانی روٹی دیتا ہے خدا کی روٹی وہ ہے جو آسمان سے اترتی اور دنیا کو زندگی بخشتی ہے۔ یوحنا کا ۶ باب ۳۴ آیت۔ یہ ان لوگوں کے روبرو جو کہ انجیل سنتے ہیں رکھی گئی ہے لیکن فقط یہ ان لوگوں کی خوراک ہے جو اسے ایمان سے قبول کرتے ہیں۔ یہ ہر حکو پہلی بات کی طرف جو مقرر کی گئی ہے متوجہ کرتی ہے سو وہ یہ ہے ۔

میسس اس محبت کی بخشش کا انجام اور مقصد یہ ہے یعنی جو کوئی اس پر ایمان لاتا ہے ہلاک نہوگا بلکہ ہمیشہ کی زندگی حاصل کریگا۔ خدا کا مقصد اپنے بیٹے کے دینے میں سچے ایماندار گنہگاروں کے نجات کے لئے تھا۔ یہ قیاس کرنا چاہیے کہ اگر خدا اپنے بیٹے کو دنیا میں بھیجے تو گنہگاروں کو کس چیز کی امید ہوگی کیا وہ نہ ڈریں گے کہ شاید اگر انہیں ان کے گناہوں کی سزا دیگا۔ لیکن اُسکی خبر دوسری آیت میں معلوم ہوتی ہے ۔

کہ خدا نے اپنے بیٹے کو دنیا پر سزا کے حکم دینے کو دنیا میں نہیں بھیجا بلکہ اس لئے کہ دنیا اوس سے نجات پاوے۔ جانا چاہیے کہ زمین پر ہمارے نجات و نبرد کا سارا سلوک خدا کے مہربان ارادہ کے ساتھ متفق ہوا۔ کیونکہ وہ لوگوں کی جان ہلاک کر نیکی کو نہیں بلکہ بچا نیکیو آیا۔ یعنی وہ کہوئے ہو و کو کو ڈبو ٹوڑنے اور بچا نیکیو آیا۔ ہر ایک کام جو اوس نے کیا اور ہر ایک بات جو اوس نے کہی اوس میں یہی مطلب تھا جانا چاہیے کہ یہ مہربان ارادہ دو طرح سے بیان کیا گیا ہے +

یعنی پہلا یہ ہے کہ وہ ہلاک ہونے آدھی کے لئے ہلاک ہونا یہ ہے کہ وہ اپنے گناہ میں مرے۔ یعنی شریعت کی لعنت اور خدا کے غضب کے نیچے دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ تک رہے۔ یہی گناہ کی واجب مزدوری ہے اور یہی اصل حق ہر ایک گنہگار کا ہے۔ اور اب ہمیں یہ جانا چاہیے کہ پیشتر اس سے کہ ہم نجات کے لئے مسیح پر نظر کریں ہمارا ہی حق ہے۔ اب ہمارا خداوند اس فقرہ میں اس پتیل کے ساتھ کیٹف جو بیا بن میں لٹکایا گیا تھا اشارہ کرتے ہیں اب وہ سانپ کے لئے نیزہ پر لٹکایا گیا تھا۔ کیا وہ ایک انوکھی شبیہ تھی کہ جب ایک بیٹہ وہ جماعت نظر کرے۔ نہیں۔ یہ زخمی یہودیوں کے اچھا کرنے کے لئے تھا جو کہ سانپ سے کاٹے گئے تھے۔ اور جب کاٹے ہوئے ہر سے زہر دار ہو گیا تھا اور اس دیکھ سے قریب موت کے تھے۔ ضرور ان لوگوں نے موت کے قریب ہو کے خوشی سے حکم ربانی کو قبول کرنا پسند کیا ہوگا۔ جانا چاہیے کہ یہ کیسی آسان اور کیسی ارزان اور کیسی خوشنما تدبیر ربانی کی ہے کہ دیکھ اور جی۔ یہ فرمان آسمانی تھا۔ مسیح کی اجمیل میں شہید ایسا ہے۔ کیونکہ مسیح کہتا ہے کہ تم مجھے نظر کرو اور تم جیو گے اگر خدا کی گواہی کے مطابق

ہم انجیل کو قبول کریں تو سوائے اسکے کسی دوسری راہ کی تدبیر کی طرف اپنی  
 انگلیوں کو نہ پھیرینگے۔ یعنی ہم سب لیاقت اور کاموں کے خیال کا انکار کرینگے اور  
 مسیح کو قبول کرینگے اور فقط اسپر نجات کے لئے بہرہ و سار کھینگے۔  
 لیکن اتنا ہی نہیں بلکہ ہمیشہ کی زندگی کا پانا اور دیا ہی موت سے راہی پانا اس  
 نجات میں شامل ہے۔ مسیح کہتا ہے کہ میں آیا ہوں تاکہ وہ زندگی پادین۔  
 کیونکہ مسیح نے کہا کہ فضل کی اور جلال کی زندگی اس میں شامل ہے۔ ایماندار اب بھی  
 جیتے ہیں یعنی روحانی طور سے جیتے ہیں۔ اگرچہ توبہ سے پیشتر وہ جیتے تھے لیکن  
 مردے تھے۔ اب وہ حقیقت میں جیتے ہیں اور مسیح اپنی روح سے انہیں  
 رہاتا ہے۔ اور ویسے اس میں رہتے ہیں۔ اب ان کی زندگی مسیح ہے کیونکہ جب  
 وہ دوسری بار ظاہر ہوگا ویسے ہی اسکے ساتھ جلال میں ظاہر ہونگے فضل  
 جلال کا غنچہ ہے اور جو ایمان لاتا ہے اس کی ہمیشہ کی زندگی ہے ۲۶ آیت وہ  
 اس کا مستحق نہیں ہے بلکہ اس زندگی کے شروع ہونیکا ضمانت اور وعدہ  
 اور بیعانہ کا آگے سے مرا چکھ رہا ہے جو کہ تحقیقی بہشت کی ابدی عشرتیں پور  
 کمالیت کے ساتھ جاری ہوگی۔ لیکن ہمارے متن میں ایک اور بات تسلی  
 کی ہے کہ جسے ہمیں ہرگز بھولنا نہ چاہیے کہ خدا نے اپنا بیٹا دیا کہ جو کوئی اسپر ایمان  
 لاوے ہلاک نہ ہو وغیرہ۔ یعنی ہر ایک درجہ کے لوگ۔ بلند اور پست و  
 اور غریب۔ جوان اور بوڑھے۔ بڑے سے بڑے درجہ کے گنہگار بقدر  
 نہایت مکروہ۔ نہ کہ فقط اشرف گنہگار مسیح پر نظر کریں اور یمن لیکن  
 کمینت مرد یا عورت کہ جس نے بہت گناہ کیا اور خیال کرتا ہے کہ اب دوسرا گنہگار جہاں

میں میرے برابر نہیں ہے اور حیرت گھٹا ہے یہی ۱۱ میں اور کسی خاص اور خفیہ  
 گناہ کے سبب تمہانیں چرکے اپنے تئیں ہلاک کرنے پر تیار ہو کر نظر کر کے بچ سکتا ہے پھر کرو  
 نغذہ جو کوئی پر لینے جو کوئی کرایا لاتا ہے اب یہاں میں پر چربی سے بڑی گنہگار کے لئے مسیح کو  
 نظر کرنے کے لئے اور اسے پاس آنیکے لئے میں مسیح پر ایمان لانیکے لئے یہ ایک بڑی سندی ہے وہ  
 یہ نیک نیا جائیگا اور میں نہ پر خدا کی بات خاص ہے کیونکہ مکہا ہی کہ جو کوئی میری پاس آتا  
 میں اسے ہرگز نکال نہ دوں گا اور خدا کا ۶ باب اور ۳ آیت **فایدہ** آج مجھے بڑی باتیں  
 اور ان باتوں کی سننے کی فرصت ہے خواہش کرتے ہیں لاکھوں نجات پائی ہوئی لوگ بھی جو جلالین  
 میں ان باتوں پر نظر کر رہی ہیں اگر ہم آسمان کو جائیں تو خدا کی محبت اور اس کی محبت کی بخشش اور اس کی  
 بخشش کی تاثیر ہماری خوشوقت روح کو تاد ابد اس کی شکر گزار ہیں مشغول کر لگی لیکن میرے دوستو کہو  
 کہ وہی باتیں تم کیسے اشر کرتی ہیں یا تم پر اسکا بالکل اثر نہیں ہوا ہی تو کیا اس بد جہان فی تکوین  
 نہیں لیا اور کیا خدا کی محبت اور مسیح کی بخشش کو بالکل بھولی نہیں گئے ہو + لیکن ایک لحاظ ہو  
 اور غور کرو کہ تم کیا کر رہی ہو جانو کہ تم بڑے بڑے گناہ اس جہان میں کر رہی ہو کیونکہ بی ایمانی  
 ملزم کر نبیوالی ہے اسلئے کہ جو ایمان نہیں لاتا اس پر لا حکم ہی کہ وہ خدا کی اکلوتی بیٹے پر ایمان نہیں  
 لایا اور نہ ادنیٰ حکم کا سبب یہی ہے کہ نوردنیا میں آیا اور لگ تار کی کو نور سے زیادہ دوست رکھتے ہیں  
 کیونکہ اگلے کلام برسی میں اور اس کلام کو ہمارے خداوند نے اسباب میں ایسا ہی بیان کیا ہی واضح ہے کہ جیسا  
 کہ مسیح کا ہمیں بخشنا خدا کی محبت کی سبب مجری دلیل ہے سولہ تین جانو کہ وہی مسیح جو کوئی اس کی بخشش کو  
 خفیہ کر گیا ہے بڑی گناہ کر نبیوالی کی مانند خدا کو پر غصہ ہو گا یہاں سے بڑا گناہ ہے کہ جو شیطان  
 کہی ہو گیا کہ اس کے پاس نجات دہندہ نہ تھا کہ جسکو وہ حقیر اور دکر تان ان قاتل انجیل سے خبر دے گا  
 دیکھو موت چلی آتی ہی اور تم مسیح کے سامنے خود حاضر ہو گے لیکن تم کس طرح اس کے روبرو جاؤ گے جبکہ تم جاننے



کہتے اپنی زندگی بہار سے کیسے غفلت کی ہی مان مسیح اس بڑی روز میں علاقہ رکھنے کے لیے گنہگار  
 کیا کچھ دنیا علی پائیگی اور جو کڑوڑوں جہان دیکھ مسیح علاقہ مولے سکین تو یہی انہیں بہت  
 معلوم ہوگا پس گنہگار وہی امید ہے اگر تم بہت در غفلت کی ہی تپ رہی ابی بہت دیر میں  
 ہوئی ہے اپنی آنکھوں کو اب پہر دینے اس وقت مسیح صلیب طرف اور گنہگاروں کی نجات دینے والی خدا  
 عزیز بیٹے کو دیکھو کہ وہ تمہیں چاتی سے لگانے کے لیے اتہ پکڑا ہوئی ہے اور اسکا پکارنا سنو کہ اسی  
 محنتی اور زیر بار لے کر سیر پاس آؤ میں تمہیں آرام دے گا پھر تیار اول جواب دو دیکھ کہ میں تیری  
 پاس آتا ہوں کیونکہ تم میرا خداوند خدا ہی۔ مان تم فروتن یا انداز مسیح میں ہوتے مسیح کو کیا خیال  
 کرتے ہو کیا وہ تمہاری بے بیش قیمت موت کی مانند قیمتی اور لاکھوں نین نوز پیکر نہیں ہے باپ کے  
 لیے جس نے اپنے بیٹے کو دیا اور بیٹے کو جس نے اپنے تین دیا اور مسیح قدس کہ جس نے اس پر ایمان  
 لائے لائے تمہاری ہدایت کی کیسی شکر گزاری اور اس محبت کے قرضدار ہوا ہاں دل کہوں کہ  
 پولوس مانند کہہ سکتے ہو کہ اس لیے بیان حجت کے لیے خدا کا شکر ہو۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ گنہگار کی  
 روح بغیر ایسے بڑی خرچ کی خلاص نہیں ہو سکتی ہے تو خدا کی تعجبی محبت اپنے بیٹے کے دینے میں نہیں اپنی  
 روح کی قربت اور کھنکھالی بڑی خرابی دیکھائی دیتی ہے اب جو دیکھتا ہے کہ اسکا گناہ بی نہایت ہی تو  
 اسکے لیے اس بات کی سی ہے کہ مسیح کا لہو نہایت قیمتی اور قدرت رکھنے والا ہے۔ اور پہر یہاں نہیں  
 ایمانداروں کے لیے کیسے ہے کہ جنہوں نے اس برتر بخشش کو پایا ہے تو کیا خدا ان سے چھوٹی بخشش باز  
 رکھیکا کیونکہ جس نے اپنے بیٹے کو نہ رکھا کہ ہم سبہنگ بدلے آئے دیا تو وہ اسکا ساتھ سب چیزیں کیونکر نہیں  
 دیکھا مان سب کچھ ہمارا ہے اگر مسیح ہمارا ہے وہ فضل اور جلال دیکھا اور کوئی اچھی چیز اس سے  
 جو کہ راستی پر چلتے ہیں باز نہ رکھیکا۔ اب ہمیں عیسے مسیح کو بخشنے کے لیے خدا کا نام مبارک

سبت یا خداوند کے دہلی بابت

## اکتیسویں نصیحت

### خروج کا بیسواں باب اور اٹھارویں آیت

روز سبت کو مقدس جاننے یا درک کرو

واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے یعنی یہ ایک اُن دس باتوں میں سے ہے جنہیں خدا تعالیٰ نے کرہ سینا پر کہا اور وہ اس کی انگلیوں جیسے پتھر کی تختیوں پر لکھی گئیں تھیں جتنا چاہیے جس حکم میں سے اس حکم کا زیادہ رتبہ ہے لیکن تیسرے ہی اون میں سے ایک کوئی حکم نہیں ہے جس سے اتنی زیادہ غفلت کی جاتی ہے۔ اس لئے شروع کرنا اس بات سے بہتر ہے کہ یاد رکھو۔

کیونکہ دیکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل اور غفلت کی طرف مایل ہیں۔ اور یہیں کی طور سے یہ خیال کرنا چاہیے کہ یہ شریعت فقط یہودیوں کو دی گئی تھی۔ کیونکہ یہ یہودیوں کا حکم نہیں ہے بلکہ اخلاقی ہے۔ جیسے کہ اور باقی نو میں۔ جب موسیٰ کو شریعت دی گئی تھی تبھی سے سبت کی ابتدا نہیں ہوئی وہ نقطہ اس وقت پہنچا جو جاری کی گئی تھی۔ ہم سبت کی بابت یہ یارہ کے دوسرے بائبل پر پڑتے ہیں اور اس کی ابتداء جہاں کے شروع سے ہوئی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کام کو جو وہ کرتا تھا پورا کر کے ساتویں دن آرام کیا اور خدا نے ساتویں دن کو مبارک کیا اور اس سے مقدس ٹھہرایا اس میں کچھ شبہ نہیں ہے کہ آدم اور بائبل اور جنو اور نوح اور ابراہیم اور سب اچھے قدیم لوگ سبت کو مانتے تھے۔ اور جبکہ ابراہیم کی اولاد میں غلام ہوئے شاید اس وقت جیسا کہ انہیں چاہیے تھا اسے ماننے کے۔ لیکن اب غلامی سے آزاد ہونے کے دوبارہ شریعت کو زندہ کیا یعنی ان کو حکم ہوا کہ روز سبت کو مقدس

جانکے یاد رکھیں۔ تو جتنا چاہیے کہ یہ شریعت دایمی فرض ہے خدا نے اس کے ماننے کا حکم بہشت میں آدم کو دیا اور سے پہلے کہ اس نے گناہ کیا تھا۔ تو بہتر کہنا زیادہ ہیں اس کا ماننا ضرور ہے اس کے پاس کوئی سخت کام نہ تھا کہ جس سے اس کو آرام چاہیے تھا اس کا دل خدا کی محبت سے جھرا ہوا تھا۔ اور ہر روز اس کے لئے سبت تھا۔ لیکن ہم لوگوں کے بذکی محنت اور دلی فکر ایسی ہیں کہ ہفتہ کا آرام البتہ ہمارے لئے ضرور ہے۔ اور سولہ اسکے ہم ایسے گناہ سے بہرے ہیں۔ اور ایسے امتیازوں سے گھرے ہیں۔ اور ایسے خدا کو۔ اور اپنی روح کو بوجھنے کے لئے طیار ہیں۔ کہ اپنی محبت کو جہاں سے پہنچنے کے لئے اور انہیں آسمانی خیر و نیک طرف لگانے کے لئے ہمیں ہفتہ کے سبت کی بڑی احتیاج ہے +

یہ سچ ہے کہ ہم اس دن کو جسے یہودی مانتے تھے نہیں مانتے۔ ویسے ہفتہ کے ساتویں دن کو مانتے تھے اور ہم ہفتہ کے پہلے دن کو مانتے ہیں لیکن سبت کی مراد ہفتہ کی ساتویں دن سے نہیں ہے بلکہ ہمارے وقت کے ساتویں حصے سے علاقہ رکھتی ہے۔ سوائے اسکے کہ پہلے دن کے ماننے کا اختیار ملا ہے۔ جیسا کہ ان کو ساتویں دن کے ماننے کا تھا۔ کیونکہ عیسے مسیح سبت ہی خداوند ہے۔ اور اسکے شاگرد اسکے حکم اور اس کی روح کی تاثیر سے ہمیشہ خداوند کی بندگی کے لئے ہفتہ کے پہلے دن کو جمع ہوتے تھے جو کہ خداوند کا دن کہلایا جاتا ہے جیسا کہ اعمال کے باب اور آیت میں مذکور ہے +

یہ اسکے ہی اٹھنے کا دن تھا اس لئے مانا جاتا ہے۔ اور سبت پہلے اس واسطے مانا گیا تھا کہ پیدائش کا کام اوس روز تمام ہوا تھا۔ اور جبکہ خداوند نے اپنے لوگوں کو ان کے بڑی غلامی سے رائی دینے کا کام تمام کیا تب یہ سبت بدلا آیا تو ایسے ہی عیسایہ کا سبت اس روز جبکہ خداوندائس بڑی کام کو تمام کر کے اپنے روح کو گناہوں سے اور موت

اور دوزخ سے ٹائی دیکے موت سے جی اٹھانا جاتا ہے جتنا چاہیے کہ پیدائش کے سبب کیسوں میں یہودیوں کا سبب مقرر ہوا کیونکہ جب یہودی مصر سے نکلے تھے تو انہوں نے اپنے مصر کی ٹائی سے ساتھ دن کن کے ہفتہ کے چھٹوین ذکر ہو گیا میں اپنا پہلا سبب مانا تھا۔ اور یہی یہودیوں کا سبب مقرر ہوا لیکن ان کے سبب موت علامتی تھیں اور مسیح کے جی اٹھنے پر سبب اپنے قدیم ساتوین روز پر مہر قائم کیا گیا اور ایسا ہی بہت عالم لوگ سمجھتے ہیں اگرچہ انہوں نے خوب ثابت نہیں کیا ہے لیکن اسے قریب الفہم کر دیا ہے۔ اور جو کہ مقدس پولوس نے اپنے خط میں عبرانیوں کو لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بھی یہی رائے تھی جیسا کہ عبرانیوں کے ہم بائبل جہاں پولوس یہودیوں سے گفتگو کر کے کہتا ہے کہ وہ اپنی بی ایمانی کے سبب سے اس معبودہ آرام میں داخل نہ ہو سکے۔ اور داؤد بھی بہت مدت کے بعد دوسرے آرام کا اور ایک دوسرے دن کا موسم کا ذکر کرتا ہے کہ جسمیں اس کی تلاش کیجائیے اور وہ معلوم کرتا ہے کہ خدا کے لوگوں کے لئے ایک آرام یا سبب باقی ہے یعنی نئے عہد نامہ کا سبب یعنی عیسائیوں کا سبب کہ جسمیں ایماندار مسیح کے تمام کئے ہوئے کام میں آرام کرتے ہیں اور آگے سے وہ آسمانی آرام کا فرا پاتے ہیں + لفظ یاد رکھ لیتے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آگاہ کرتا ہے کہ اس کے طیار کی ضرورت ہے۔ تو ہم لوگوں کو سنیچر کے دن یہ یاد کرنا چاہیے کہ خداوند تعالیٰ کا دن نزدیک ہے اور جبکہ پیشہ والے لوگ بازار کے دنگی طیار کی کرتے ہیں تو عیسائی کیوں نہ تیار ہوں سبب کے لئے جو کہ ان کے روحوں کے بازار کا دن ہے۔ یہ بڑا گناہ ہے کہ انوار کے صبح کو تنخواہ دیجائے اور سودا خریدا جائے اور گھر آراستہ کیا جائے اور

شاید کپڑے دھوئے جائیں۔ ان چیزوں اور دوسرے جسمانی کاموں سے۔  
 اُس دن کا بہتر حصہ برباد کیا جاتا ہے۔ اور شاید انہیں سے اگر کوئی پچھلا گنہگار  
 باقی بچے تو وہ خدا کے کام میں لگایا جاتا ہے لیکن ہکوسبت کے دن کو یاد کرنا  
 اور اسکے لئے طیارے کرنا چاہیئے کہ جسے خدا کی فزکری کیواسطے طیارہوں اور  
 اوسکی خدمت کے لئے اس تمام دن کو خرچ کریں +

اور متن پر زیادہ غور کرنے سے یہ باتیں نکلتی ہیں کہ جسکا اب میں بیان  
 کرتا ہوں +

پچھلا سبت کو کیونکر پاک رکھنا چاہیئے و سوام تباہین کہ کس دلیل سے اسے پاک  
 رکھنا چاہیئے پچھلا پوشیدہ نہ رہے کہ سبت کے پاک رکھنے میں ہمیں یہ خیال کرنا  
 چاہیئے کہ ہمیں اوس روز کیا کرنا چاہیئے اور کیا نکرنا چاہیئے +

جو کرنا نہیں چاہیئے سوان باتو نہیں بیان کیا گیا ہے +

یعنی۔ اُس میں کوئی کچھ کام نہ کرے نہ تو اور نہ تیرا بیٹا اور نہ تیرے بیٹے اور  
 نہ تیرا خدمت کرنیوالا اور نہ تیرے خدمت کرنے والے اور نہ تیرے مویشی اور نہ تیرا  
 مسافر جو تیرے دروازے کے اندر ہے۔ چہرہ دن محنت کے لئے دیئے گئے ہیں۔ اور  
 ساقوان دن آرام کا ہے۔ ہمارے جسمانی کام جو کچھ کہو یہ ہوں اوس روز  
 الگ رکھے جائیں۔ یعنی تمام گھرانہ اور ویسا ہی صاحب خانہ دنیوی کاموں سے  
 بازرہیں اور یہ حکم خاص کر کے گھرانے کے مالک کو دیا گیا ہے کہ ہوشیاری کریں  
 کہ جو لوگ اسکے گھر میں ہیں سبت کو مانیں۔ اور ہکو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ فقط کام  
 یا بدن کی محنت یا پیشہ اسمیں منع ہے۔ بلکہ اُس دن کو مقرر ہوئیے مراد یہ ہے کہ ہم اسمیں

خدا کے بندگی کریں اور اپنے روح کو تعلیم دیں اور جو کہ اسکے برخلاف ہے اوس میں منع ہے۔ یعنی اس دن مسافرت کرنا اور سیر کرنا یا سواری کرنا فقط خوشی کے لیے اور بیفایدہ کی ملاقاتیں کرنا یا تنخواہ دینا یا تنخواہ لینا یا عام گھر و زمین جانا یا خط و کتابت لکھنا یا حساب کا درست کرنا اور راجح مطلبوں کی کتابتیں پڑھنا اور دنیوی گفتگو بھی منع ہے۔ بہتر ہے کہ جو خداوند کے دین میں اگرچہ کام نہیں کرتے ہیں لیکن کہلے اور عیش کرتے ہیں۔ لیکن یہ محنت سے زیادہ خراب ہے۔ مقدس اسٹین نے بہت دن گزرے کہ یہ خیال کیا تھا کہ سبت کے روز پانچ ۲ سے پہل چلانا بہتر ہے ۴

سبت کا روز جتنا کاموشے اتنا ہی کاہلی سے ناپاک کیا جاتا ہے فقط بدن کو آرام دینا جانوروں کا سبت ہے نہ کہ آدمیوں کا۔ ہمارے پاس غیر فانی روح ہے اور یہ دن ہے جس میں اسکی بہتری ڈھونڈنا چاہیے اس دعوے کے ثابت کرنے کے لیے ہمارے پاس خدا کا قول ہے۔ جیسا کہ اشعیا نبی کے وہ باب اور ۱۳- آیت میں۔

لکھا ہے کہ اگر تو سبت سے اپنا پانون باز رکھے اسکو پال کرنے سے یا مسافرت کرنے سے یا باد ہوائی پہرنے سے اور اپنے خوشی کے کام میرے پاک دین میں کرنے سے یعنی جسمانی خوشی سے اور اپنے بد ارادہ کے مطابق کرنے سے اور سبت کو نفیس اور خداوند کا مقدس اور عزت والا کہیگا اور اوسکی بزرگی مانگیگا کہ اپنے کار باز کرے اور اپنی خوشی کے کام موقوف رکھے اور اپنی دنیا داری کی باتیں نہ کہے اور نہ آرام دے جسم کو اور نہ بیے فائدہ اور نہ بیے ہودہ باتیں کرے تب خداوند کہتا ہے۔ کہ تو خدا میں مسرور ہوگا وغیرہ۔ تب تو پادیکہ عزت اور خوشی اور اوس روز کا فائدہ کیونکہ خداوند نے ایسے روز کو برکت دی ہے۔ لیکن بعض کہتے ہیں کہ کیا سبت کے

سفر کچھ کرنا نہ چاہیے میں اسکا جواب دیتا ہوں کہ ضرورت اور رحم کے کام کی اجازت ہے یہودیوں کے شریعت میں ایسا ہی تھا۔ اور ہمارا خداوند بھی اوس روز بیمار و کمزور تھا۔ اور یہودیوں کو انکی سختی اور بیرحمی پر سزائیں کرنا تھا اور اس دشنام دینا تھا یا کہ اگر جانوروں کو کہلانا اور پلانا واجب ہے تو تحقیق اوس روز ان انکی بہتری کرنا بھی مناسب ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ سبت آدمی کے واسطے نہ کہ آدمی سبت کی واسطے بنایا گیا تھا۔ سبت آدمی کے جسم اور روح دونوں کی بہتری کے لئے بنایا گیا تھا۔ یعنی اسلئے کہ جو اسکے آرام اور مدد کے لئے اوس ضرورت ہے اُسے منع نہ کیا جائے۔ یعنی بے شک اوس میں کہانا کھانا اور اپنے تئیں شایستگی سے ملبوس کرنا اور بیمار و کمزور دیکھنا اور غیرات دینے اور لڑکوں کی خبر لینے اور ایسی بہتری اور دوسری چیزیں سبت کے روز ردائیں۔ مگر ہوشیاری کرنا چاہیے کہ اس اجازت کو بہت دور نہ لیجائیں یعنی حد سے بگزرے۔ وہ کام ضرورت اور رحمت کا گناہ نہیں جاسکتا ہے کہ جو سینچر ہو سکتے ہیں یا پیر کے دن تک ملتوی رہ سکتے ہیں بہترے لوگ اپنے رشتہ داروں کے اور دوستوں کے دیکھنے کے لئے سفر کر کے سبت کو بدستمال کرتے ہیں کہ جو دوسرے روز ہو سکتے ہیں۔ اور بہترے لوگ اسی دن اسلئے سفر کو شروع یا تمام کرتے ہیں کہ انہیں باقی دوسرے دن میں فرصت ملے اکثر خداوند کے دشمنین شادی کرتے اور مردیکو اٹھاتے ہیں۔ کہ جو دوسرے روز بھی بخوبی ہو سکتا ہے۔ اور اس سبب سے بہترے لوگ سبت کی واجب خدمت سے روکے جاتے ہیں اور اکثر اس روز ملاقاتیں ناروا ہیں۔ کیونکہ جو وقت جماعت یا تنہائی کی بندگی میں صرف کرنا چاہیے وہ اُس میں خرچ

ہوتا ہے۔ اور انکے دلوں کو دینداری کے خیال سے باز رکھتا ہے۔ اور بہتر سے لوگ اپنے سفر اور ملاقات کو بے عیب ٹھہرائیں گے اور زندگی کی جگہ جانیکے لئے بے قایدہ قصد کرتے ہیں۔ اور اس روز کو سارے دن کے سفر کرنے اور کہانے پینے اور پیہننے گفتگو میں صرف کرتے ہیں لیکن یہ بہتری حالتوں میں فقط ایک بار یک مسکارتی ہے۔ اگر جو لوگ انجیل کے مطابق نصیحت اپنی رہنے کی جگہ میں سن سکتے ہیں تو انہیں طرح طرح کے واعظوں کے سامنے کے لئے کوسوں آوارہ پیر یا بہتر نہیں ہے۔ بلکہ بے ضرورت جانوروں کو بھی کام میں لانا نہ چاہیئے اگرچہ ویسے بیشک کام میں لائیے جاسکتے ہیں اگر ایمان سے خدا کی زندگی کے لئے ویسے ہماری مدد کے لئے کام میں لائے جائیں تو بہتر ہے اور خداوند کے دن دوستوں کی ضیافت کرنی سخت گناہ ہے کیونکہ اُس میں وقت بے فائدہ صرف ہوتا ہے اور اس انکو زندگی کی طرف کم مایل کرتی ہے۔ اور کپڑے پہنے میں بہت قوت خرچ کرنا یہ بھی قابل الزام کے ہے۔ اور اس کام میں دوسروں کو مشغول کرنا اُس سے زیادہ ہے۔ کیا افسوس کا خیال یہ ہے کہ شاید اتوار کو دس ہزار بال بنانے والے کام میں لگائے جاتے ہیں اور ان بے شمار کو چارون اور گاڑی بائون اور ساربانوں اور محسول لینے والوں اور بہتریے وضع کے نوکروں کا کہ جو کام میں لگائے جاتے ہیں اور ان کا کہان تک ذکر کریں کہ ایسے ہزاروں ہمیشہ خدا کی بات سننے سے اوس روز باز رہ جاتے ہیں اور بیدین کی مانند جیتے اور مرتے ہیں +

اور ایسے بہتر سے لوگ ہیں جو مبارک خدا کے ساتھ صلح کرنیکی تقدیر میں اپنے تئیں غریب دیتے ہیں کیونکہ فقط رسم کے موافق اس دنیا ایک یاد و گنہشہ خدا کو دیکھ اور باقی سب کا تمام دن جسمانی طور پر خرچ کرتے ہیں۔ ہم کتاب مقدس میں کہان۔



مقرر می گھڑ کیو پاتے ہیں یعنی بندگی کی وقت اور دوسرے وقتوں میں کہاں فرق پاتے ہیں۔ کیا تم کہتا ہے کہ سبت کا دن دوسرے دنوں سے چھوٹا ہے۔ کیا دوسرے دنوں میں بارہ چوبیس گنٹھے ہیں اور اسمین دو یا تین یا چار ہیں۔ کہ اگر تم مصلحتی کو کام میں لگاؤ اور دن بہر کی مزدوری اُسے دو۔ اور جو وہ گیارہ بجے دن کو کام پر آوے اور ایک بجے موقوف کر دے اور پھر دن بہر کچھ نہ کرے تو کیا تم اُس سے راضی ہو گے جبکہ آدمی خدا کی نذری کو توڑی ویر کر کے اپنی تسلی کر لیتا ہے تو کیا یہ درست سبب نہیں ہے کہ وہ خدا کی نذری کو ناپسند کرتا ہے کیا یہ اوس کے جسمانی حالتیں جو نہ کی اور خدا کے غضب کے پیچھے رہنے کی گواہی نہیں ہے چاہیے کہ اوسکا ایمان جواب دے کہ ان یہ ایسا ہی ہے +

تو جانا چاہیے کہ یہ حکم سبت کے روز فقط جسمانی کاموں کو منع نہیں کرتا ہے بلکہ چاہتا ہے کہ تمام دن دنیاری کی راہ میں خاص کر جماعت یا مصلحتی میں خدا کی بندگی کی ریاضت میں صرف ہو +

ہمیں اُس دن کو مصلحتی کی نماز سے شروع کرنا چاہیے کیونکہ یہ جماعت کی بندگی کرنیکے لئے ہمارے دلوں پر کرنیکے لئے ضرور ہے۔ اور ہمیں اوس دن سویرے اٹھنا چاہیے کہ جسمیں ہم اور ہمارے گھر انیکے لوگ وقت پر خدا کے گھر میں پہنچیں۔ کیونکہ داؤد کہتا ہے کہ سویرے تیری تلاش کروں گا۔ واضح ہو جو کہ خدا کے لئے زندہ ہیں وی اتوار کے دن دوسرے دنوں سے دیر میں اٹھنے سے شرمندہ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے بدن کے معاملہ میں فی الفور حفاظت و رکاب ہے ویسا ہی ہماری روح کی بھی حفاظت چاہیے۔ اگر ہو سکے تو سالگہرانہ فجر کی نماز میں حاضر ہو کہ شاید بعض حالتوں میں ایسا نہیں ہو سکتا

لیکن گرم کہا نا طیار کر نیکے لئے ایک نوکر کو بھی گھر میں رکھنا یہ ایک ادنا بہانہ ہے۔ لیکن جو خدا سے ڈرتے ہیں اور اسے ایسی بات کہنے کی احتیاج نہیں ہے کہ تم اپنے گھر انہ کو جماعت کی نماز میں لیجاؤ اور جماعت کی نماز میں جانے سے پیشتر تنہا کی نماز کرو +

واضح ہو کہ جماعت کی نماز خدا کا نہایت بڑا اور اسکا فی اور ضرورت کا حکم ہے اور جہان کے شروع سے سچے خدا کی عبادت کرنیوالے اسکے دن بیٹے سبت کے دن میں ستائش اور تعلیم کے لئے ایک شایستہ جماعت کے ساتھ جمع ہوتے تھے۔ اور جبکہ خداوند کے گھر میں جانے کے لئے انکی دعوت کیجاتی تھی تب وہ خوش ہوتے تھے اور دیے ایکذکو جو اسکے حضور میں کٹا ایک ہزار سے بہتر شمار کرتے تھے۔ اور ہمارا نجات دہندہ بھی جماعت کی نماز کی قدر دانی اپنے حاضر ہونیکے نمونہ سے کرتا تھا کیونکہ یہ لکھا ہے کہ اسکے باپ کے گھر کی غیرت نے اسے کہا لیا +

جلنا چاہیئے کہ اسنے حکم دیا ہے کہ اسکے انجیل کی منادی سارے جہان میں کیجئے اور وعدہ کیا ہے کہ جہان دو یا تین اسکے نام پر جمع ہوں وہ انکے ساتھ ہوگا واضح ہو کہ اپنے عیسائی بھائیوں کے ساتھ خداوند کے دین میں جمع ہونا چاہیئے۔ کیونکہ سبہٹوں کی یہ مقرر ی نوکری ہے وگرنہ تو وہ عیسائی دین کے ترک کرنیکا۔ ارادہ کریں لیکن تپہر بھی یہ خیال کرنا افسوس کی بات ہے کہ شاید عیسائی ملک کے رہنے والوں کا تیسرا حصہ لینے انگلنڈ کا بالکل خدا کے گھر کو ترک کرتا ہے اور ہم اپنے پڑوسی ملکوں کے لئے بھی نہایت غم کرتے ہیں جو کہ حان بوجہ کہ یہ دینی میں پڑے ہیں لیکن ہم انگلستان کی بابت کیا کہیں کہ جو اپنے تین عیسائی کہتے ہیں اور تپہر

یہی اپنے ایمان کے عام کاموں اور فرما برداری سے اپنے خداوند اور نجات دہندہ  
 کا اقرار نہیں کرتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ دو لٹمنڈ اور غریب کیا کیا بھانے کرتے ہیں۔  
 لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ بھانے اس بڑے حاکم کے روبرو جو کہ زندون اور مردوں  
 کا حاکم ہے پیش نہ جائیگے۔ بعضے کہتے ہیں کہ ہمیں جماعت کی نماز میں جانیکی احتیاج  
 نہیں ہے کیونکہ ہم اتنا خود ہی جانتے ہیں جتنا پادری صاحب ہمیں سکھا سکتا ہے۔  
 اگر ایسا ہی تو تم بہت دانا ہو اور وہ بہت نادان ہے۔ اور اگر تم ایسے عقلمند ہو  
 تو تم سے بہت امید ہے۔ اور جو تمہاری اعلیٰ نوکری ہے کہ جس میں ملک خدا کا جلال  
 اور اپنی روح کی بہتری اور اپنے پڑوسیوں کی بہتری تلاش کرنا چاہیے تو پھر اوس میں  
 غفلت کرنا کچھ تمہاری دانائی نہیں ہے۔ عیسیٰ مسیح نے مقرر کیا ہے کہ اُسکے خادم  
 انجیل کی منادی کریں اگر انکی نوکری منادی کی ہے تو تحقیق لوگوں کی خدمت سنانے کی  
 یہی ہے اگر تم اپنے تئیں غیر حاضر کرنا پسند کرتے ہو تو اور دوسرے کیوں نہیں اپنی  
 غیر حاضری پسند کر سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو عیسائی رسم کا کیا حال ہوگا اور تمہارا  
 صیغوں کے بادشاہ کی فرمان برداری کہاں رہی مان تم یاد کرو کہ اُس نے خادم کو  
 اس مقدمہ میں لوتاکا انجیل کے ۱۰ باب ۱۶ آیت میں کیا کہا ہے۔ یعنی جو کہ تمہاری  
 سنتا ہے میری سنتا ہے اور جو تمہیں حقیر جانتا ہے مجھے حقیر جانتا ہے مان جو لوگ  
 خدا کی عام پرستش کرنے میں غفلت کرتے ہیں ویسے جو چاہیں سو عذر کریں پر سچ کی  
 حقارت کر نیکی گنہگار شہر ایسے جائیں گے +

لیکن پوشیدہ نہ رہے کہ فقط حاضر ہونا کافی نہیں ہے۔ بلکہ ہلکے سچے دل اور حلیم کی  
 خواہش سے خدا کے سامنے اوس عزم میں جو کہ گناہوں کے اقرار کر نیکی کے کاہنہ جیسا مقرر

کی گئی ہے سرگرمی سے مغفرت اور فضل مانگیں اور غشی سے ستائش اور شکوہ گوار  
 میں جماعت کے ساتھ شامل ہووین اور خدا کی بندگی کی جگہ میں دیکھنے اور دیکھانے  
 کے لئے ہمارا حاضر ہونا نہیں چاہیئے تاکہ ہم پر دوسرے لوگ نظر کریں یا ہم ان پر نظر کریں  
 کیونکہ اکثر جب بندگی ہو چکتی ہے تو گوئی گفتگو سے ہی حال ظاہر ہوتا ہے اور جو سخت  
 چین اور پادریوں کا حاکم ہو کر یا فقط انکی تعریف یا انکو الزام دینے کے لئے بیٹھنا نہ چاہیے  
 کیونکہ یہ صاف ظاہر ہوا کہ بہترے نصیحت کو نہیں سمجھتے ہیں جیسے وہ گھر آتے ہیں تو  
 فقط اُسے اچھا یا برا کہتے ہیں۔ مسیح کی تعلیم کو اُسکے روحانی مدد اور پادری کے وسیلے سے  
 تلاش کرنا ہمارا کام ہے اور یہ کہنا چاہیئے کہ خداوند فرما کہ تیرا بندہ سنتا ہے  
 اور سب ذی روح نکاحی سخن ہونا چاہیئے +

اور بعضے لوگ کثیف لباس کے سبب جماعت کی نماز میں سنانے سے اپنے تئیں بے عذر ٹھہراتے  
 ہیں۔ اگر انسان ایسا غریب ہے کہ وہ بہتر پوشاک نہیں پاسکتا لیکن تپہ ہی اسے  
 خدا کے پاس حاضر ہونا چاہیئے کیونکہ نیکو کاری حال کی اور آئندہ کی زندگی کا وعدہ رکھتی  
 ہے اگر غریب آدمی خدا کی بندگی اچھی طرح سے کرتا تو شاید وہ ایسا غریب نہ ہوتا اور اگر  
 ایسی بات نہیں ہے تو شاید اُسکی کاہلی اور فضل خرچ اُسکے غریبی کا سبب ہوا ہے  
 لیکن شاید یہ خدا کا ماتم ہے جس نے اُسے نیچا کیا ہے پس اُسکی غریبی اسکا قصور  
 نہیں ہے بلکہ اُسکا تقدیر ہے تپہ ہی خدا کی تلاش اور بندگی کرنا اور خدا کے  
 اوپر اسے امید رکھنے چاہیئے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ کس چیز کی تپہ احتیاج ہے اور جانتا ہے  
 کہ کس صورت سے تپہ سب احتیاج کو رفع کرے۔ اور یہ غلب ہے کہ تپہ سب احتیاج  
 عبادتوں میں سے کوئی تیری حالت پر رحم کہا کرتے تھے تو کھری پا پوشاک دلا نیکی مدد کرے

مغفرت و نکی حقارت سے قسمت خدا ہے لوگ تجھ پر رحم کہا نیگے اور جو تیری حقارت کرتے ہیں تو ان کی پروا کیا کیونکہ ویسے بہت خراب ہو سکتے +

اور بعض لوگ ہیں جو جماعت کی نماز سے میہہ کھلے بہانہ کرتے ہیں کہ ہم نہیں دیکھتے ہیں کہ جو حاضر ہوتے ہیں دوسروں سے بہتر ہیں اور ہم ایسے اچھے ہیں جیسے وہ ہیں۔  
- وے اپنے کاموں سے گرتے یا ثابت رہتے ہیں بلکہ دوسرے کیسے کیا کام ہے اگر ویسے جماعت کی نماز میں حاضر نہ ہوتے تو شاید وے بدتر ہوتے اور اگر تم جماعت کی نماز میں حاضر ہوتے تو شاید تم اور بہتر ہوتے کیا اور نکاح خدا کی فضل کے وسیلہ کا تحقیر کرنا تمہارا غفلت کا عذر خواہ ہو گا تجھے اپنے سے کام ہے تو اپنے خدا کی بندگی کر +

لیکن جانا چاہیے کہ خدا کی بندگی جماعت کے ساتھ کرنا سب سے ساری خدمت نہیں ہے۔  
- بلکہ مقدس کتابوں کا گھر میں پڑھنا اور اس روز و اتنا ہی ضرور ہے۔ حقیقت میں ان کا پڑھنا تو ہر روز چاہیے لیکن اکثر نہایت لوگوں کو خداوند کے دین اور روز سے زیادہ فرصت ہے تو خاص کر اس روز کو مطالعہ کرنا چاہیے۔ یعنی خدا کی چیزوں پر محبت سے دیان لگانا اور اپنے دل اور راہوں کا امتحان کرنا یہ ایک دوسری شاخ سب سے کی تو کری کی ہے۔ اور جو کہ گھرانہ رکھتے ہیں ان کو ہوشیاری کرنا چاہیے کہ ویسے سب جماعت اور تنہائی کی نماز میں اور اس دن کو اچھی طرح بسر کریں۔ کیونکہ ان چیزوں کی غفلت سب سے بڑی گناہ کا باعث ہوتا ہے لیکن گھرانہ کے سردار اس خیال سے کانپیں کہ وے اگر اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کے لائے میں کوشش نہ کریں تو وے ان کے گناہوں کے حصہ دار ہوتے ہیں۔ مان باپ کو اپنے لڑکوں سے پوچھنا اور دریافت کرنا چاہیے کہ انہوں نے نصیحت سے جو وے سنتے ہیں کیا یاد کیا اور سمجھا ہے اور سب روز سے

زیادہ سارے گھرانیکے ساتھ نہ شام کو بلکہ سبت کے فجر کو بھی سرگرمی کی دعا  
 گزارنی جائے حقیقت میں ہفتہ کے ہر ایک دینین بھی صبح اور شام کو سرگرمی کی  
 دعا گزارنی جائے۔ دوسرا کہ سبت کو کیونکر پاک رکھنا چاہیے اسکا سبب  
 اب ہم تھوڑا سا غور کریں خدا کی سند خود آپ ہی کافی سبب ہے کیونکہ جب خدا حکم  
 کرتا ہے آدمیکو اسکا ماننا چاہیے۔ اور اگر انکار کرے تو اسکا نقصان ہے کیونکہ  
 جس نے ہم سکون بایا تحقیقی بلکہ اسکی تعظیم اری فرض ہے کہ اُسے میں ہم جیتے اور جلتے  
 اور موجود ہیں ہم ہر سانس جو لیتے ہیں اسکے لئے اس کے قرضدار ہیں اور کیا یہ  
 ہمارے واسطے بہت بڑا کام ہے کہ اسکی ساری مہربانی کی عیوض ہم ایک دن کو  
 سات دینین سے اسکی خدمت کے لئے علیحدہ کریں تاکہ اُسے جانیں اور اسے پیار کریں  
 اور اُسے راضی کریں اور اُسے جلال دین۔ تحقیقی یہ ہمارے جانی خدمت ہے  
 اور خدا کی نیکی ہمیں اسکے لئے دعوت کرتی ہے۔ اگر خدا سبت نہ مقرر کرتا تو  
 بعضے ظالم خاوند اپنے لڑکوں کو محنت سے آرام نہ دیتے۔ مان لالچی آدمی اپنے  
 تین اپنی محنتوں سے تباہ کرتے۔ لیکن خدا کی یہ مہربانی ہوئی کہ اوسنے یہہہ  
 آرام کا دن مقرر کیا ہے کہ جسمیں تھکے ہوئے محنتوں کے بدن تازہ ہوتے ہیں۔  
 اور خدا کی خوشوقت خدمت میں اسکا دل زندہ ہوتا ہے۔ اور اسکی غرضانی  
 روح خدا کے فضل سے آئندہ جہان کی خوشی کے لئے طیار ہوتی ہے۔

خدا کا نمونہ ایک اور دوسری دلیل ہے کیونکہ چہرہ دن میں خدا نے آسمان اور  
 زمین کو بنایا اور ساتویں دن آرام کیا یعنی تمام پیدائش کا کام چہرہ دینین  
 تمام ہوا اور اس کے بعد کوئی نئی چیز نہ بنی۔ تب خدا نے آرام کیا۔ یعنی ہر ایک

تھکے ہوئے لیکن جبکہ اسکے مانند جو اپنے نیکی کے مطلوبوں سے اور اپنے حلال  
کے ظاہر ہونے سے خوب خوش ہوتا ہے اور اس نے یہ اسلئے کیا تاکہ  
آدمیوں کے لئے یہ ایک نمونہ ہووے۔ جاننا چاہیئے کہ اگلے مقدس لوگ  
خدا کی پیدائش کے کاموں کے خیال کرنے میں آرام کرتے تھے +

اور یہودی اپنے مصر کی رٹائی کو یاد کر کے شکر گزار یہیں آرام کرتے تھے  
- اور عیسائی ایسا نذر مسیح کی رٹائی کی محبت کے تمام کئے ہوئے کاموں میں  
آرام کرتے ہیں +

خدا نے اُس دیکھو تبرک کیا ہے یہ ایک دوسرا سبب ہے جس سے ہمیں  
اسکو پاک رکھنا چاہیئے۔ یعنی سبت ایک مبارک دن ہے کیونکہ خدا نے  
اُسے مبارک کیا اور وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس روز اسکی شکر گزاری کریں اور ہم  
اوس روز اوس سے برکت پانے کی امید رکھیں۔ کیونکہ اوس روز وہ برکت دیتا ہے  
جہاں کے شروع سے اب تک اسکے لوگوں نے خدا کے پاس حاضر ہوئے ہیں اپنی پہلائی پائی  
ہے اسکی فکری کامل آراوگی ہے۔ اسکی راہیں خوشی سے معمور ہیں۔ یہ ہے وہ دن  
کہ جسے خدا نے اسلئے بنایا کہ ہم اُس میں خوش اور خرم ہووین +

**فائدہ** یہ کہ کسی دہشت ناک بات ہے کہ خدا کا دن ناپاک کیا جاتا ہے  
یہ بڑا گناہ ہے یہ قوم کا گناہ ہے کیونکہ انھوں نے انکی شریعت پر چاہتے ہیں کہ  
ہم سب جو کہ عیسائی ہیں خدا کی شریعت کو مانیں۔ لیکن تپہر ہی سب طرح کے لوگ  
اوسکی تحقیر کرتے ہیں اور بڑے اور دولت مند اُسکا نمونہ دکھانے میں۔ یعنی وہ  
اکثر خداوند کے دین سفر کرتے ہیں۔ اور بہتر سے ضیافت کرتے ہیں اور بعضے باجہ بانی

آثارِ شریعت کی مجلس کرتے ہیں۔ اور بعض اپنے گھوڑوں پر اور اپنی گاڑیوں پر سوار ہو کر دکھائیے واسطے بیرونِ نجات کو جاتے ہیں۔ اور پیشہ وایہ دینہاری کا سب خیال ترک کر کے اوس روزِ عشرت کی مجلس آراستہ کرتے ہیں اور جسمانی خوشی کے لیے دیہاتوں میں جاتے ہیں اور چھوٹے لوگ اسے نکو کا ہلیت اور گناہ میں خرا کرتے ہیں۔ اور یوں سب قسم کے لوگ آپس میں ملے خدا کے حکم کی حقارت کر کے اپنی روح کو ہلاک کرتے ہیں اور خدا کا غضب اپنے بد ملک پر لاتے ہیں اور اس بادشاہت کے بعض اطراف میں معلوم دیتا ہے کہ لوگ سب کو بالکل بہل گئے ہیں اگرچہ گرجے کا گھنٹہ بجتا ہے اور دوکانیں بند ہو گئی ہیں تیسرے ہی لوگ مول لیتے اور پیچتے ہیں۔ اور شراب پیتے اور قسم کھاتے ہیں۔ اور سب پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ خدا کا ڈرائی انکھون کے رو برو نہیں ہے حاکم اور گرجے کی آئین کچھ یا بالکل ان بدیوں کی خبر نہیں لیتے ہیں اور اس طرح کے دوسرے لوگوں کے گناہوں میں شریک ہوتے ہیں۔ لیکن ذرا ٹھہرا اور خیال کرو کہ ان چیزوں کا انجام کیا ہو گا کیا خدا اسکی پریش نکر گیا۔ تحقیق وہ کر گیا۔ اُن وہ اکثر سبت کے توڑنے والوں پر اس جہان میں بھی اپنا عرصہ دکھاتا ہے۔ اور سبات کا خیال کرنا دہشت ہے کہ اس روز کتنے لوگ اپنے میں عین گناہ کر چکے و تین ڈوب گئے یعنی ہلاک ہو گئے اور اس قسم کی ناگہانی دس درجہ زیادہ خداوند کے دین و دوسروں کو لے لے ہوتی ہے سبت کا توڑنا دوسرے سب بدیوں کی راہ ہے اور تھیک ہلاکت کی راہ ہے اکثر اس روز بری عادت سے عادت بد کی حاصل ہوتی ہے اور اسے اس جہان میں ہی اپنی سزا پاتے ہیں کیونکہ شرعاً اپنے گناہوں کو محتاج کرتے ہیں اور اپنے فرائض اور اپنی روح کو ہلاک کرتا ہے اور جو اپنی زندگی کے



دنوں کو اکثر پہانسی پر کاٹ ڈالتے ہیں بہتر سے گنہگاروں کی اقرار کیا کہ یہ بہت کم تو غنیمت  
 سبب ہے کہ ہمارا انجام ایسا دہشت ناک ہوا اور جو دلوں کو اس گناہ کے ترک کرنے کے لئے اکاہ کیا  
 کاٹنے اگر تم انسان کا فہم رکھتے ہو اور جو مخلوق خدا کی کچھ دہشت ہے یا اگر تمکو تمہارے گھرانے  
 اور ملک کی کچھ پروا ہے۔ اگر تمکو تمہارے بیش قیمت روح کی محبت ہے تو سب کو پاک کرنا یاد  
 رکھو۔ اور ان اس فائدہ کے لئے کہ جو تم پاتے ہو شکر گزار ہو اور خدا کا شکر ہے کہ اس ملک میں  
 میں سبست موقوف نہیں کیا گیا جیسا کہ فرانس کے ملک میں ہے خدا کو اسے کہ یہ بڑی برکت جو جیسا  
 سبب ہے ہمارے محفوظ رہے۔ اور ہم بکسوطاقت دی کہ کشتش سے اسے کام میں لا دین  
 اب یاد کرنا چاہیے کہ جسمانی خدمت سے تہوڑا فائدہ ہے۔ خدا کہتا ہے کہ اے میرے بیٹے تو اپنا  
 دل مجھ سے لے لے اسکی پرستش روح اور راستی سے کرنا چاہیے اور جب تک کہ وہ کلی تاثیر سے ہدایت  
 نہ پاوین دریافت کرنے اور معلوم کر نیکو کہ تم تباہ اور گنہگار کی حیثیت میں ہیں اور ہدایت کے لئے جاوین  
 مسیح کو پہچاننے کے لئے جیسا کہ انجیل میں ظاہر کیا گیا ہے یعنی اس پر ایمان لاوین تب تک اپنی رو  
 نہ جاننے کے وسیلے میں حاضر ہونا بیفائدہ ہے۔ پر ایمان سونے سے اور سن لینا خدا کی بات کہنے سے آتا ہے  
 اس واسطے ہم سب ہوشیار کریں کہ ہم کیسے مین۔ کیونکہ یہ بخل خدا کی صفت بخشش ہے اور نہ وہ نقطہ ایک  
 قاعدہ اخلاق کا ہے کہ جسے کہیں اکیہ دھکوا بھی تک نہیں تبدیل کیا ہے اور نہ کہیں کر سکیگا اور ہم ہوشیار  
 ہو دین کہ ہم کس طرح مسختے ہیں چاہیے کہ ہمارا سنا سنجیدگی اور خواہش سے خدا سے تعلیم پانے کے ہوا ہم  
 سب اسلام کے ساتھ یا مکتو امیز کریں جسے ہمارے دھکونا یہ ہوا اور اسکو اپنے دلوں میں رکھیں اور اپنی  
 زندگی میں اسکا عمل کریں یوں ہمارا سب ہمارے دھکونا و نش کے لئے اور محبت کے لئے سمجھا نہیں طیار کر گیا تاکہ ہم  
 آسمانی ابشارت کے ادبی خوشی میں اپنے خدا اور نجات دہندہ کو یاد دین۔ اور اس میں خدا اپنی ہی نجات  
 رحمت سے مسیح کے وسیلہ میں داخل کرے آمین + اور آمین +

نقطہ یہی بنیاد ہے

## بیسویں نصیحت

پہلا کرنتیوں کا ۳ باب ۱۱- آیت

سوائے اس بنیاد کے جو ڈالی گئی

دوسری بنیاد کوئی ڈال نہیں سکتا

وہ بنیاد جیسے مسیح ہے

واضح ہو کہ عمارت کا پہلا حصہ بنیاد ہے کہ جس پہلے ڈالی جاتی ہے اور جس پر باقی

سب قائم ہوتی ہے۔ اگر عمارت کی بنیاد بری ہے یا ٹوٹنے پر ہے تو تمام عمارت

خطرے میں ہے اس لئے بہت ضرور ہے کہ وہ مضبوط اور پائیدار ہو۔ اب

مقدس کتاب اکثر روحانی چیزوں کو جسمانی چیزوں سے تشبیہ دیتی ہے اور یہاں پر

خدا کا کلیسا گھر یا عمارت سے تشبیہ دیا گیا ہے یعنی خدا کی روحانی گھر سے

یا جیسا کہ نوین آیت میں اس کا بیان ہے کہ تم خدا کے عمارت ہو۔ اور اس عمارت کی

بنیاد جیسے مسیح ہے۔ سب زانوں اور سب جگہوں میں خدا کے سارے کلیسا

بالکل اکبر پر تکیہ کرتے ہیں اور وہ سارے سچے ایمانداروں کے لئے ایسا ہے جیسا کہ

عمارت کے لئے بنیاد ہے کیونکہ وہ اون کا سارا وجود اٹھاتی ہے +

ان باتوں کا سبب یہ تھا کہ عیسائیوں کے درمیان کرنتیس شہر میں اختلافی پڑا تھا

کیونکہ وہ منادی کرنتیوں میں سے ایک کی تعریف اور دوسری حقارت کرتے

تھے ایک فرقہ پولوس کے لئے اور دوسرا اپولوس کے لئے تھا۔ ان کے مقدس پولوس

الرام دیتا اور کہلاتا ہے کہ اڑکی تعلیم دینے والے ایک فرد کے برابر میں جو اس عمارت کے کام میں لگائے گئے ہیں واضح ہو کہ پولوس نے یہہ نیو ڈالی یعنی اوسل اوٹینہ دین کی پہلی بنیاد سکھلائی اپلوکس اور دو سکس مساوی کر غیوالون نے اوس بنیاد پر رد کر کہا۔ یعنی اڑکی تعلیم کے لئے آگے کو زیادہ محنت اوتھائی۔ لیکن بنیاد تو پڑ چکی تھی اور جو کوئی تعلیم دینے والے خدا سے تعلیم پائے بھیجے گئے ہیں وہ لوگوں کو کوئی۔ دوسری راہ نجات کی اس سے زیادہ جو مسیح ایمان کے وسیلہ سے ہی نہ بنا دینگے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ سوائے اُس بنیاد کے جو ڈالی گئی دوسری کوئی ڈال نہیں سکتا ہے اور وہ بنیاد عیسائی مسیح ہے۔ اور ان باتوں کی بڑی صداقت اکثر کتاب مقدس میں بیان کی گئی ہے۔ کیونکہ جب یہودیوں کے حاکموں نے روبرو مسیح کا بیان کر نیکی لئے مقدس پترس بلا یا گیا اُس نے دیر سے انہیں کہا کہ وہ وہی پتر ہے کہ جسے انہوں نے رد کیا اور یہہ کہا کہ اور کسی دوسرے میں سلامتی نہیں کہ آسمان کے تلے ایسا اور دوسرا نام لوگوں کو نہیں بخشا گیا۔ کہ جس سے ہم نجات پاسکیں۔ اور ایسا ہی مقدس پولوس کہتا ہے کہ ہماری نجات کے لئے فقط خدا کو جلال دینا چاہیئے اور یہہ بھی کہتا ہے کہ عیسائی مسیح ہم سے بڑے حکمت اور نیکی اور پاکیزگی اور آزادگی ہے یعنی حکمت ہماری نادان دیکھو دشمن کر نیکی لئے اور نیکی ہماری بدیو سے ہیں یہ قصور پترانیکے لئے۔ اور پاکیزگی ہماری خراب سرشت کو سدفع کر نیکی لئے۔ اور آزادگی حشر میں ہمارے بدیو کی نجات کو پورا کر نیکی لئے ہے یا جیسا کہ دوسرے جگہ میں مختصر بیان کیا گیا ہے کہ مسیح سب اور سب میں ہے۔ جانا چاہیئے کہ چار سب سے مسیح بنیاد کہلایا گیا مسیح جیلا وہ بنیاد اُس دانش کی ہے جس سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

دوسرا خدا کے نزدیک ہمارے پسندیدہ ہونیکے لئے وہ بنیاد ہے +  
 تیسرا وہ سارے پاک فرمان برداریوں کی بنیاد ہے +  
 چوتھا وہ ہماری سچی خوشی کے لئے اس جہان اور جہان آئندہ میں بنیاد ہے +  
 پچھلا مسیح بنیاد ہے اوس دانش کی جسے نجات حاصل ہوتی ہے +  
 اوس دانش سے میرا یہ مطلب ہے کہ جو نجات کے لئے درکار ہے - یعنی خدا کو باپ اور  
 مسیح کو نجات دہندہ برحق جاننا یہی ابدی زندگی ہے - جانا چاہیے کہ مسیح ہماری  
 جہالت اور ہمارے گناہوں سے ہمیں بچانیکے لئے آیا - کیونکہ سارے لوگ جو جہان  
 میں پیدا ہوئے ہیں بالکل تاریکی میں ہیں اور خدا کے چہرے کی طرح سے اندھے ہیں -  
 اگرچہ ہم شمس کی روشنی کہلاتے گئے ہیں لیکن مسیح کے پاس جانیکے لئے انسان کو ہدایت  
 نہیں کر سکتی ہے - اور دانا تر غیر تو میں اپنے خیالوں میں یہودہ ہو گئے اور اواف کی  
 ناسمجھ بول اندھیا رہے ہوئے - رد میونکا پہلا باب +

واضح ہو کہ یہ فقط غیر قوم کا حال نہیں ہے بلکہ سب بشری آدمیوں کا یہی حال ہے  
 - یعنی ہر ایک آدمی پیدائش سے خدا کی روح کی بات کو قبول نہیں کرتا کہ اس کے نزدیک  
 نادانی کی باتیں ہیں - اور وہ انکو سمجھ نہیں سکتا ہے کہ ویسے روحانی طور سے جوچہ  
 جلتے ہیں پھلا کر مٹیوں کا دوسرا باب ۱۴ آیت - اور سب سے خراب کیا ہے  
 یہ ہے کہ جسمانی آدمی نور سے دشمنی رکھتا ہے جیسا کہ چور اور زانی صبح کی مشیت  
 کہاتے ہیں ایسا ہی ہر ایک گنہگار جو تاریکی کے حاکم کے قبضہ میں ہے نور سے دشمنی  
 رکھتا ہے اور فرزند تک نہیں آتا ہے تاہم دیکھو کہ اس کے کام ظاہر یہودین یوحنا کا جواب  
 اور ۲ - آیت وہ خدا کے حکم کی روشنی سے بھاگتا ہے - تاہم دیکھو کہ وہ اپنے تئیں

دیکھو اور گناہ کے ظاہر ہونے سے دردناک تاملیت اور شرم سے سمجھو جو چاہو  
اب ایک خاص مطلب آسمان سے مسیح کے آنیکا یہہ تھا کہ جہاں کی روشنی ہوا اُسے  
اندھیز کو بینائی کی منادوی کی لینے اور سننے بعضوں کی جسمانی آنکھوں کو کہ جو اندھے  
پیدا ہوئے تھے کہلاتا تھا تاکہ دکھلاوے کہ وہ دلی آنکھ کو بھی کھول سکتا ہے اور  
انہیں اندھیری سے روشنی کی طرف بھی پہنچ سکتا ہے جانا چاہیے کہ فقط کلام اس مطلب  
کے لئے کافی نہیں جب تک خدا کی روح کی قدرت اور اس کے ساتھ نہ ہو کیونکہ جس نے حکم کیا  
کہ تاریکی سے روشنی چمکی وہی ہمارے دل کو ایسا روشن کر سکتا ہے کہ جسمیں ہلکے  
روشنی حاصل ہو۔ یہاں ہلکے ذرا تامل کر کے دریافت کرنا چاہیے کہ مذکور بات کو  
ہم کیا سمجھتے ہیں کیا ایسا ہے کہ ساری آدمی اندھے پیدا ہوتے ہیں۔ کیا اُس سے  
ہم واقف ہوئے ہیں۔ واضح ہو کہ اگر نیکوئی ایک دن اندھیر میں بیٹھنا ہو جیسا کہ  
ایک دفعہ مصری لوگ اندھیر میں بیٹھے تھے تو کیسی بڑی پریشانی معلوم ہوگی۔ لیکن  
سختی سے ہمارا حال اور اس سے کہیں بدتر ہے۔ یہہ کیا خوب ہوتا کہ اگر ہم اپنے حال سے  
واقف ہوتے کیونکہ مقدس پولوس اس باب کی ۱۱ آیت میں کہتا ہے جو کوئی تمہارے  
درمیان آپ کو اس زمانہ میں عقلمند جانے تو وہ نادان بنے تاکہ عقلمند ہوئے۔ یعنی  
اگر وہ معلوم کرے کہ اُس کے پاس جسمانی دانش کا ایک بڑا ذخیرہ ہے تو اُسے چاہیے  
کہ انجیل کا سچائی کو حاصل کرنے کے لئے اور نہ سکون ناقص جاننے ترک کرے۔ اور مسیح کو اور  
کلام اور روح سے اپنی ساری دانش کی بنیاد بنانا چاہیے اور تب جہاں سے احمق کہلایے  
جانیو مگر یہ برداشت کرے + اؤ ہم اور اس انصاف آدمی کی مانند اپنے تین خیال  
کرن کہ جیسے مسیح نے پوچھا کہ میں تیرے لئے کیا کروں تو کیا چاہتا ہے۔ اور سن رہے

اوس سے کہا۔ کہ ایسے بلال میں اپنے بیٹائی پاؤں۔ کیا خوشوقت آدمی وہ تھا کہ اوسنے  
 بیٹا دیدہ و عامانہ لائی کیونکہ فی الفور اوسکی آنکھیں کھل گئیں اور راہ میں عیسیٰ کے پیچھے  
 چلا مرتس کا ۱۰ باب اور ایسا ہی ہمارے ساتھ ہو گا۔ اگر ہم اوسکی مانند پکاریں  
 کہ عیسیٰ مجاہدیم کر۔ اوہم اوسی خواہش سے انجیل کی منادی ستے کے لئے آویں۔  
 اور جب کہی ہم اپنے بیل کو کہو لین تو ہم سب عامانگین۔ کہ خداوند میری آنکھوں کو کھول  
 تاکہ میں تیری شریعت کے عجائبات مضموں کو دیکھوں۔ اور اب ہم دوسری بات کو بیان کریں گے  
 دوسرا۔ خدا کے نزدیک ہمارے پسندیدہ ہونیکے لئے مسیح بنیاد ہے۔

جاتا چاہیے کہ سب لوگ گنہگار ہیں اور سب اس بات کا اقرار کرتے ہیں لیکن  
 جب تک مسیح گنہگار کے دل کو روشن کرے وہ گناہ کا اثر معلوم نہیں کر سکتا ہے  
 وہ گناہ کی بُرائی نہیں دیکھ سکتا ہے۔ وہ اپنے دل کی ہیبت ناک برائی کو نہیں دیکھتا  
 وہ اپنے خطرناک حالت سے نہیں ڈرتا ہے۔ وہ اس سے واقف نہیں ہوتا ہے  
 کہ پاکیزگی اور عدل اور خدا کی صداقت اسکے برخلاف ہے۔ اگر حقیقت میں اسکا حال  
 ایسا ہی ہے۔ اور خدا کی شریعت کا مل محبت اور بے جرم فرمان برداری چاہتی ہے  
 اور نہیں تو وہ گنہگار کو لعنت کے نیچے رکھتی ہے کیونکہ یہ کہتا ہے کہ وہ سب جو  
 شریعت پر عمل کر نیکیا بھر سار کہتے ہیں لعنت میں گرفتار ہیں۔ تمہیں بلاناغہ  
 سب باتوں پر عمل کرنا چاہیے نہ یہ کہ فقط نو حکموں کو ماننا اور دسویں کو نہ ماننا  
 اور نہ یہ کہ ظاہر میں ماننا اور باطن میں نہ ماننا اور نہ یہ کہ فقط اچھا ارادہ کرنا  
 بلکہ اسکا عمل میں لانا۔ اب جانتا چاہیے کہ ہم میں سے کس نے اس طرح شریعت کو مانا  
 ہے۔ یہ کون کہہ سکتا ہے کہ اوسنے خیال اور بات اور اعمال سے کبھی گناہ نہیں کیا ہے

تحقیق ہر ایک آدمی کا اسمقدس میں مہذب نہ ہونا چاہیے کیونکہ خدا کے سامنے جو  
 سب دلوں کا جاننے والا ہے تمام جہان گنہگار ٹہر گیا۔ اب اسکا انجام کیا ہوگا  
 جانا چاہیے کہ گناہ کی مزدوری موت ہے۔ کیونکہ خدا نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ  
 جو ذی روح گناہ کرتا ہے مر گیا۔ کیونکہ خدا اپنا حکم پورا کرنے کے لئے امانت دار اور  
 عادل ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فتویٰ کو جاری کر گیا تو اب کیا کرنا چاہیے کیا کوئی تدبیر  
 نہیں ہے۔ کیا گنہگار آدمی خدا کے غضب کے نیچے ہمیشہ کے لئے ڈوبے مان و چیز  
 کرنا چاہیے۔ پہلا یہ کہ گذرے ہوئے گناہوں کے لئے کامل بدلا خدا کی پاکیزگی اور  
 عدل کو دینا چاہیے اور دوسرا یہ کہ گنہگار شہادت کو سہارا کرنا اور پاک بنانا چاہیے  
 کیا آدمی اب کر سکتا ہے تو فی الواقعہ وہ ایک نیا جہان ہی بنا سکتا ہے۔ اگلے لئے  
 اب کرنا اتنا مشکل ہے جیسا ایک نئے جہان کا بنانا جانتا چاہیے کہ جسمانی آدمی  
 سزاؤں میں نجات کو پاک کرنے کے لئے نہ خواہش نہ قدرت نہ قابور کہتا ہے کون کہہ  
 سکتا ہے کہ میں نے اپنے دلوں کا کیا ہے اور میں گناہ سے پاک ہوں۔ حقیقت  
 میں کوئی آدمی سچائی سے اب نہیں کہہ سکتا ہے یہ خدا کا کام ہے اور ایسے ہی  
 داؤد نے دُعا مانگی کہ اے میرے خدا میرے اندر ایک پاک دل پیدا کر اور ایک  
 مستقیم مروج میرے باطن میں پہر ڈال۔ اور جب تک خدا ایک پاک دل پیدا نہ کرے  
 تو کیونکر اس سے کوئی پاک چیز نکل سکتی ہے کون ناپاک شہادت سے پاک کام کر سکتا  
 ہے اور کون شریعت کے نعمت کے نیچے اور الزام کے فتویٰ کے نیچے رہ کے بخشش کے  
 لایق کام کر سکتا ہے واضح ہو کہ مقدس کلام نے بیان کیا ہے کہ کوئی راست با  
 نہیں ایک ہی نہیں۔ کیونکہ کوئی آدمی شریعت پر عمل کرنے سے نیک ٹہر نہیں سکتا ہے

جوان لکے نزدیک ناممکن تھا وہ خدا کے نزدیک ممکن تھا مبارک ہو اُس کا نام  
 اُس نے اپنی بے نہایت دلفن اور محبت سے ہمارے پسندیدہ ہونیکے لئے ایک راہ -  
 ایجاد کی - یعنی وہ راہ اوسکے لئے مغز اور ہمارے لئے آسان ہو - یعنی اُس نے اپنے  
 بیٹے کو جسم کی صورتیں ہمارے چہرے میں بھیجا تاکہ ہم اوس کے سبب سے خدا کی نیکی  
 بنیں - جیسے مسیح انسان اور خدا ایک ہی وجود میں تھا - الوہیت اور انیت جو  
 اوس میں تھی اُسے جو کچھ اُس نے کیا اور سہا حقیقت میں ربانی اور یے پایاں  
 ہوئی - ہماری شہرت بالکل پیدا اور ناپاک ہوئی تھی - لیکن مسیح ایک پاک شہرت  
 میں آیا جو بالکل بے داغ تھا اُس شہرت میں اُس نے ساری شہریت کی فرمان برداری  
 ادا کی - اور وہ ساری چیزیں جو شہریت میں مکہ میں تھیں ان میں پایاں رکھا اور  
 جس غلبہ کو ہم اپنی نافرمانی کے سبب پہنچے تھے اُس نے اُس کو پہنچنے  
 کے لئے اپنے تئیں حقیر کیا +

اور اُس نے ہمیں مول لیکر شہریت کی لعنت سے چھوڑا یا کیونکہ وہ ہماری پہلے  
 ملعون ہوا - یعنی جیسا ایک کی تقصیر سے سارے آدمی سزا کے لائق ہوئے ویسا ہی  
 ایک کی نیکی کے سبب سے سارے آدمی ہمیشہ کی زندگی کے پائیکے لائق ہوئے +  
 وہ کامل ہو کے اپنے سارے فرمان برداروں کے لئے نجات ابدی کا سبب  
 ہوا - وہ اب گنہگاروں کو انتہا تک بچا سکتا ہے - وہ ان کے نافرمانی  
 کا کفارہ کے لئے اپنی فرمان برداری کے بے نہایت لیاقت کو رکھتا ہے - وہ  
 ان کو دکھ سے اُترا دے تاکہ اُس کے لئے اپنی بے نہایت دکھ کے لیاقت رکھتا ہے وہ مرا  
 تاکہ انہیں دوسری موت سے بچا دے - اور وہ پہرے اٹھاتا تاکہ میان پہرے نو



فضل کی زندگی میں اور جلالین ہمیشہ کی زندگی پانیکے لئے اونہیں۔ اور وہ  
آپ خدا اور آدمی کے درمیان سفار حق کرنے اور شفیع کی مانند کام کر نیکی  
لئے ہمیشہ تک جیتا ہے اور اپنی زندگی اور موت کی لیاقت سے ہر ایک گنہگار جو کہ  
خدا باپ کے پاس اس کے وسیلہ سے آتے ہیں پسندیدہ ہونیکے لئے دعویٰ کر نیکی  
طیار ہے۔ یوں ہمارے پسندیدہ ہونیکے لئے خدا کے پاس جیسے مسیح  
بنیاد ہے۔ افسیونکے پہلے باب اور ۶۔ آیت میں مقدس پولوس یون کہتا ہے  
کہ اپنی فضل کی بزرگی کی تعریف کے لئے ہماری تقدیر کی اور اوسى فضل سے  
اپنے محبوب میں ہکو پسند کیا۔ جانا چاہیئے کہ مسیح باپ کا پیارا ہے یعنی مسکا عزیز  
بیٹا۔ وہ اوس سے بہت راضی ہے یعنی اسکی شخصیت سے راضی ہے اور اوس کے  
کفارہ سے راضی ہے یہ قربانی خوشبو سونگھنے کی ہتی اور وہ اوسکی خاطر ہم سب  
سے بہت راضی ہے اگر ہم اس پر ایمان لا دین تو وہ اوس کے وسیلہ میں قبول کر گیا اور  
ہمیں اپنے عزیز لڑکے کی مانند پیار کر گیا۔ فضل سے بچنا یہ ہے۔ اور یہ برقرار  
رکھتا ہے خدا کی سب صفو نکو اور اوس کے صفت کے فضل کو جو تعریف اور جلال کے  
لائق ہے اور جس کے لئے انسان اور فرشتے ثنا کرتے ہیں۔ جانا چاہیئے کہ گنہگار  
نے ابتدا سے فقط اسی راہ سے نجات پائی ہے خداوند خدا نے اُن جافروغوں کے  
چمڑے سے جو قربانی کے لئے مارے گئے تھے آدم اور ہوا کو ملبس کیا اور یوں  
ایمان کے وسیلہ اوس بری قربانی کی رہت بازی سے وہ پسندیدہ ہوئے  
اور اپنی رہت بازی سے جسکا نشان انجیر کے پتے تھے کہ جسے اونہوں نے اپنے  
تین ملبس کیا تھا۔ واضح ہو کہ ایل اور اوسکی قربانی ہی خدا کے وعدہ کیے

ہوئے تیرہ پیر ایمان لانیکے سبب سے قابیل اور ادا کی قربانی سے زیادہ پسند ہوئی۔ اور یوں ابراہیم ہی نیک ٹھہرا کہ وہ خدا پر ایمان لایا اور اُسکی رستہ بازی اُسکی طرف منسوب کی گئی اس رستہ بازی کی بابت مقدس پولوس کہتا ہے کہ اُس شریعت اور نبیوں نے گواہی دی ہے خدا سے جو نیکی ہے وہ جیسے مسیح پر ایمان لانے سے ملتی ہے اور اُن سبھوں کے لئے اور اُن سبھو میں ہے جو اس پر ایمان لاتے ہیں +

اور اب اسے بہاؤ اور لوگوں کو یہ سوچنا چاہیے کہ کیا یہ ہماری بنیاد ہے۔ کیونکہ خدا کے نزدیک اپنے پسند ہونیکے لئے جس چیز پر ہم نظر کریں یا امید یا بھروسہ رکھیں وہی ہماری بنیاد ہے۔ لیکن اس بات کے جاننے سے ہماری بڑی غرض ہے کہ ہماری سچی اور مضبوط بنیاد ہے کہ ہمیں لینے جو مدت کا پہاڑ ہے یا سوائے اسکے ہماری اور کوئی دوسری بنیاد ہے جو آزمائش کے دن کافی ہوگی۔ اور جو چیز ہماری بنیاد ہو اگر وہ مسیح نہ ہو تو وہ غلط ہے کیونکہ ہمارا من کہتا ہے کہ دوسری بنیاد کوئی ڈال نہیں سکتا ہے وہ بنیاد مسیح ہے۔ اب کیا کوئی آدمی اپنی امید کو اپنے نیک کاموں پر تعمیر کر رہا ہے۔ کیا وہ کہتا ہے کہ میں ایسا بڑا گنہگار نہیں ہوں جیسے بعضے ہیں۔ کیونکہ میں کیسا نقصان نہیں کرتا ہوں۔ میں اپنے مقصد و بہر بہتر کرتا ہوں۔ اور میرا دل اچھا ہے اور میں دعا مانگتا ہوں۔ اور میں عبادت خانہ میں جاتا ہوں۔ اور میں اپنے گناہ کے لئے ننگین ہوں اور میں غریبوں کو خیرات دیتا ہوں وغیرہ۔ مجھے یہ پوچھنے کے لئے اجازت ہو کہ کیا یہ مسیح ہے ہرگز نہیں یہ سب اپنے اوپر تعمیر کر رہا ہے۔ اور یہ بالکل ہماری شہرت کی گنہگاری

حالت کی نادانی کو ظاہر کرتی ہے کہ ہم مسیح سے بالکل ناواقف ہیں۔ اور سوائے اسکے اگر ہم راستبازی کا کام آپ کر سکیں تو پھر عیسے مسیح کی کچھ احتیاج نہیں ہے اور اوس کا مرنا بے فائدہ ہوا۔ مان ہم سب ہوشیار ہوں کہ ٹھوکر نکھادین کہ جیسا کہ اوس پتھر سے یہودیوں نے ٹھوکر کھائی رومیوں کا ۹ باب ۳۲ آیت کیونکہ جو کوئی شریعت کے کاموں سے پسندیدہ ہونیکو تلاش کرتا ہے اوس پر تمیز کرنیکی عیوض اوس پتھر سے ٹھوکر کھاتا ہے اور ایسا ہی مقدس پتھر کہتا ہے تم جو اوس پر ایمان لائے ہو وہ تمہاریسے بے بیش قیمت ہے اور وہ پھر مسیح کی بابت کہتا ہے کہ وہ کلیسیا کے کوئی بیش قیمت پتھر ہے اور اس پر زیادہ کر کے کہتا ہے کہ وہ ٹھیس اور ٹھوکر پتھر سے جیسے ویسے جو کلام سے کٹری کر کے ٹھوکر کھاتے ہیں پہلے پتھر کا ۲- باب ۸- آیت اور اوس کے برخلاف سچے ایمانداروں کے حاکمو اس طرح بیان کرتا ہے کہ ویسے عیسے کے پاس آگے جو جیتا پتھر ہے اوس پر روحانی گھر بنائے جاتے ہیں اور یہ ہمیں تیسری بات پر غور کرنیکے لئے ہدایت کرتی ہے۔

**تیسرا** ساری پاک فرمانبرداری کی عیسے مسیح بنیاد ہے۔ بہت لوگ دیتے ہیں کہ ایمان کی تعلیم اچھے کام کے برخلاف ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر ہم نیک اعمالوں کے سبب بچائے نجاوین تو نیک کاموں کی کیا احتیاج ہے۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ اچھے اعمال ایمان کی سانس ہے۔ کیونکہ زندہ آدمی سانس لیتا ہے۔ اور سچا ایمان کام کرتا ہے۔ مقدس پوروس مکار اور مردہ ایمان کی بابت کہتا ہے جیسا کہ بدن بغیر روح کے مردہ ہے ویسا ہی ایمان بغیر کام کے مردہ ہے کام ایمان کا خاں مبعود اور نشان ہے اور جو ایمان ان کاموں کو پیدا نہیں کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ لیکن سچا

ایمان مسیح کو بنیاد جانکے اسکے پاس آتا ہے اور فقط اسی پر تعمیر کرتا ہے اور ہمیشہ وہ پہلے دار ہے اور یہ بات سچائی سے دُور ہے کہ ایمان اچھے کاموں کے برخلاف ہے کیونکہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کوئی اچھا کام بغیر ایمان کے نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ مقدس کتاب کہتی ہے کہ بغیر ایمان کے خدا کو راضی کرنا ناممکن ہے اور کہتی ہے کہ ایمان محبت کے ساتھ کام کرتا ہے۔ اور یہ کہتی ہے کہ ایمان دُکھ پاک کرتا ہے اور یہ یہ کہ وہ جہان پر غالب ہوتا ہے اور ایمان ہم سب کو مسیح سے وصل کر کے اور اس سے نیکی حاصل کر کے وہ یہ سب کر سکتا ہے اور نہ اپنی قدرت سے اور یوں مسیح سب پاک فرمانبرداروں کی بنیاد سے +

جاننا چاہیے کہ آدمی اپنی شرعی حالت میں رہ کے کوئی پاک کام فرمانبرداری کا نہیں کر سکتا ہے۔ جب تک کہ اس کی شخصیت عیسے مسیح کے وسیلہ سے پسندیدہ نہ ہو اور سچے اور زندہ ایمان سے اسکے ساتھ وصل نہ ہو اسکو خواہش اور قدرت اِن دونوں کی احتیاج ہے۔ کیونکہ انگلستان کے کلیسیا کی تعلیم اِسمقدمہ میں بہت صاف اور پوری ہے وہ اپنے تیر ہویں قانونین کہتی ہے کہ مسیح کے فضل اور روح الہام سے پیشتر جو کام کیا گیا ہے وہ خدا کے نزدیک پسندیدہ نہیں کیونکہ وہ سچی ایمان سے نہیں ہوا اور اسکو کرنے کے جیسے کہ خدا کی مرضی اور حکم تھا اِن وہ دیا نہیں کیا گی اسلئے ہکو شبہ ہے کہ اسمین گناہ کی شرت ہے۔ تو جاننا چاہئے کہ اب اعمال کی لیاقت کہاں گئی۔ اور یہ کہ کسی احمقی ہے جو کہ بشب برج صاحبنا سوچی کہ اچھے کاموں سے نیک ٹھہرین ہم کوئی اچھا کام نہیں کر سکتے ہیں جب تک کہ ہم بقیہ نہ ٹھہرائے جائیں کیونکہ ہماری تباہ شرت بالکل گناہگار ہے۔ ہمارے جسم میں کوئی

اچھی چیز نہیں بستی ہے اور جب تک کہ ہم مسیح میں آدین اور نئی مخلوق بنیں کوئی اچھی چیز ہم میں نہیں بس سکتی ہے وہ جو ایمان نہیں لاتا اسپرنا کا حکم ہے کیونکہ وہ بناوٹ کی حالت میں ہے اور اوپر موت کا فتویٰ دیا گیا ہے اسلئے وہ کوئی شرعی کام نہیں کر سکتا ہے جب تک اُنسپر سے الزام کا اشتہار دور نہ کیا جائے سوائے اسکے جسمانی آدمی میں گناہ یہ فراحت سلطنت کرتا ہے یعنی اسکے فانی جسم میں گناہ سلطنت کرتا ہے اور وہ اسکی خواہش کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ اور وہ رخصتا مندی سے اپنے عضو و نگوں راستی اور ناپاکی اور بدی کے ہتیار بناتا ہے۔ وہ شیطان کا غلام ہے اور اپنے مرضی سے اسکے قید میں جاتا ہے۔ شیطان کہتا ہے کہ متوالا اور عیاش اور پلے دین ہو وہ کم بخت غلام اوپر راضی ہوتا ہے اگرچہ اسکا لاچار بدن اسکے سبب سے دکھ سہتا ہے اور موت اور ہلاکت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتا ہے۔ اس مقدمہ میں کلیسیا بھی مضبوط ہے اپنے دسویں قانون میں کہتی ہے کہ ان کی حالت آدم کے گرنے کے بعد ایسی ہوئی ہے کہ وہ اپنے شرعی زور اور اچھے کاموں سے نہ توبہ اور نہ ایمان حاصل کر سکتا ہے اور نہ خدا سے دعا مانگنے کے لئے اپنے تئیں طیار کر سکتا ہے۔ اسلئے جب تک کہ خدا کا فضل مسیح کے وسیلہ سے اچھا قصد کر نیکی لئے ہماری رہنمائی نہ کرے اور جبکہ ہم اچھا قصد پاچکے اور وہ ہمارے اعمالوں کے ساتھ ہو کے کام کرے تب تک ہکوا اچھے کاموں کے جو خدا کی نظر میں خوشنا اور پسندیدہ ہیں کر نیکی طاقت نہیں ہے اور یہ کتاب مقدس کی تعلیم ہے کہ خدا اپنی مرضی کے موافق تمہیں چاہیئے کی اور کر نیکی تاثیر دیتا ہے فلپیوں کا ۲۔ باب ۱۳ آیت

جانا چاہیے کہ حقیقی اور روحانی میل اگرچہ مخفی طور سے ایمانداروں اور مسیح کے  
 درمیان ہے اور یہ میل کتاب مقدس میں انواع شکلوں سے بیان کیا گیا ہے  
 جیسا کہ مسیح بدن کا سر ہے ایمانداروں کے عضو ہیں مسیح انگور کا درخت ہے اور  
 ایمانداروں کی ڈالیاں ہیں اور ایسا ہی اوسے اپنے شاگردوں کو یوحنا کے ۱۵-  
 باب میں کہا ہے کہ میں انگور کا درخت ہوں تم شاخیں ہو جس طرح کہ شاخ انگور کے  
 درخت میں نہیں رہتی تو پہل نہیں لاسکتی اسی طرح اگر تم بھی مجھ میں نہ رہو تو پہل  
 نہیں لاسکتی ہو وہ مجھ میں رہتا ہے اور میں اوس میں وہی بہت میوہ لاتا ہے  
 اسی لئے کہ مجھ سے جدا ہو کے تم کچھ نہیں کر سکتے ہو اس لئے ظاہر ہے کہ مسیح سب پاک  
 فرمان برداری کی بنیاد ہے جانا چاہیے جو ان میں اشرف آدمی اور اچھا گزرا  
 کر نیوالا اور صاحب اخلاق کہلایا جانا کافی نہیں ہے بلکہ جو ان کے مسیح پر ایمان  
 لاکے اور اپنے گناہ اور ہلاکت سے واقف ہو کے اسکے پاس ایمان کے وسیلہ سے  
 دانش کے لئے اور راست بازی اور نور کی واسطے آیا ہے اوس سے وہ پسندیدہ  
 فرمان برداری ہو سکتی ہے ایسے آدمی کے دل میں مسیح رہتا ہے اور اُسے جو کچھ کہنا یا  
 سہنے ہے اور جو کچھ کہ کام اُسے کرنا ہے اور جس امتحان سے اوسے مقابلہ کرنا ہے  
 وہ انکے لئے مسیح کے پاس طاقت پائیکے لئے آتا ہے اور اوسکی معہور سے فضل پر  
 فضل پاتا ہے جانا چاہیے کہ ایماندار مسیح سے مطابقت رکھتا ہے یعنی اوسکے  
 مرنے اور جینے سے ایک کی تاثیر سے وہ گناہ کی طرف سے مرنے اور دوسری کی تاثیر سے  
 وہ خدا کے لئے جیتا ہے۔ ایسے ہر ایک کو کیا ایسا تمہارا حال ہے ان بہتر سے ہیں جو  
 اور اخلاق کے مددگار معلوم ہوتے ہیں اور بعضے فرسیو کی مانند اپنے عبادت کے

کام میں کثرت سے مصروف ہیں اور روئے انکی مانند پیالون اور برتنوں کو فقط باہر سے دھوتے ہیں لیکن اس بات کو بھول گئے ہیں کہ دھکا اور شخصیت کا پاک ہونا پہلے چاہیئے اُس سے پیشتر کہ کوئی کام خوشنما اور پسندیدہ خدا کے لئے کیا جاویئے اور ہکو یہ خیال کرنا نہ چاہیئے کہ ہماری اچھی خواہشیں اور خوشنما خدا سے ہماری سفارش کریں گے یعنی جبکہ ہم اپنے حقہ المقدور سب نیکیاں کر چکے ہم اوس کے رحمت کی امید وار ہیں اور اپنی کمی کے لئے مسیح پر بھروسہ رکھیں مان یہ بالکل خلاف ہے لیکن تباہ گنہگار کی مانند اپنے گناہوں کی معفرت پانے اور اپنی شخصیت مقبول ہونیکے لئے ہکو مسیح کے وسیلہ سے خدا کے پاس آنا چاہیئے۔ اور تب اپنی ذات کی پاکیزگی رُوح پاک کی قدرت سے تلاش کرنا لازم ہے۔ چوتھا پیر آخری حصہ میں ہم بیان کریں گے کہ مسیح اس جہان اور ازلے والے جہان میں سب سچی خوشی کی بنیاد ہے اگرچہ ہر ایک آدمی کو خوش ہونیکے خواہش ہیں لیکن ایسے تھوڑے ہیں اسکا یہ سبب ہے کہ لوگ مردوں میں زندہ کو تلاش کرتے ہیں عورتوں کو چاہیئے کہ جسمانی چیزیں ہیں خوشی کو نیکی قدرت نہیں ہے کیونکہ گناہ نے سارے مخلوقات پر مینستی لکھی ہے اور جہان کو غم سے بہرہ دیا ہے اسلئے کہ انسان نے خوشی کی تلاش میں خدا کی طرف جو کہ سچی خوشی کا چشمہ ہے اپنی پیٹھ پھیری ہے اسلئے وہ کبھی خوش نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ وہ خدا کی طرف نہیں پرتا ہے اور یہ فقط مسیح کے وسیلہ سے ہو سکتا ہے جتنا چاہیئے کہ خوشی کی شروع فقط خدا سے میل کرنے میں ہے ایک دفعہ ایک پادری صاحب نے اتفاقاً ایک سرامین گیا تھا کیا خوب کہا اس جگہ پر جہان کے اوسنے دیکھا کہ بعض لوگ میہودہ شوق کی خوشی سے معمور تھے اُسنے کہا کہ ایسے صاحب اگر شہادت

گناہ معاف کئے گئے ہیں تو تم اچھا کرتے ہو جو خوش ہوتے ہو لیکن وہ آدمی کس خوشی  
 کا مستحق ہے جو غضب کا فرزند ہے اور ٹوٹی شریعت کی لعنت کی نیچے ہے لیکن جب گناہ کا رونا پکے لئے مسیح  
 پاس پہنچا ہے تب وہ عسری مضبوطی کا مستحق ہے تاکہ نہ کہ جو ایمان لاتا ہے اسکی حیات ابدی ہے  
 ایمان کے وسیلے سے وہ جگناہ پر خدا سے صلہ کرتا ہے کیونکہ بعض کو مسیح نے کہا کہ خاطر جمع رہو کہ تمہارا گناہ  
 معاف کئے گئے اسکا تحقیق جانا بعض نے کئے کیا خوشوقتی کی بات کہنے جہنم میں خدائی روح جو قابل کسبوالی  
 اور حلیم کسبوالی اور ایمان دینے والا اور عار مانگنے والی یا کئی خدائی مصلحت اور گواہی اپنے میں کہتے ہیں اور یہ  
 گناہ کے زندگین داخل ہوئیں اور نہ ہونے جانا کہ خداوند مہربان اور نہ ہونے جانا کہ اسکا کلام اور ایمان  
 بیدار خوشوقتی کیونکہ ایک دن جو اسکا دکھانے میں خرچ ہوا ہزار سے بہتر اور اسکا ساتھ ایک لمحہ کی گفتگو کرنا پسند  
 کرتی ہیں اس زیادہ جو تمام بریں ہو گئے اور گناہ میں خرچ کیا۔ یہہاں کا بیانا اور انکی خوشوقتی اس میں ہے  
 کہ اب ہم انکے ساتھ اور انکی خوشی یہہاں کہ بعد اسکو وہی مسیح پر نظر کرنا اور اسکا جلال حضور پر کئے اور  
 ساتھ ہو۔ پوشیدہ نہ بیکار کئے ایک میراث کہ جہاں زوال اور مملکت اور پردہ نہیں ہوتی ہے کہی ہے۔  
 اور اس گناہ اور موت کی بد سے رائی پاک اور اس بد دنیا سے آزاد ہو کر اس فضل اور بخشش کے لئے جاہوں نے  
 یہ وقت مفت پائی حیرت زدہ ہو کر اس کے لئے اور بے توصیف اور شاد اور شکر گذار کی زمین ہمیشہ مشغول ہو جائے  
 آسمانی جلال خیال کرنا کہ کیا نہیں لیکن ہم ایک بات جانتے ہیں کہ وہ خواہ زمین یا آسمان پر جو عیسائے ہم پر ضرور  
 اس کے خلاصہ یہہاں کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ عیسائے مسیح ساری سچی دانش کے اور خدا پاس پسندیدہ ہو گئے اور ساری فرائض  
 اور ساری سچی خوشی بنیاد ہے اور کیا ہمارے لئے وہ ایسا ہے۔ تو کیا ہم اسے نجات کی لئے دشمن ہو کر ہو کر  
 ہیں کیا ہم اسے سیکھتے اور مقبول ہو کر خواہش اور امید رکھتے ہیں کیا ہم اس سے فضل اور زور حاصل  
 کرتے ہیں اور کیا وہ ہمارا خوشی کا حشر ہے۔ بہائیو یہ ضرورت کی تلاش تمہاری سنجیدہ خیال کے لائق  
 ہے ہاں جو تم روز ابد کے لئے تیار کر رہے ہو اپنی بنیاد کا امتحان کرو اگر وہ مسیح نہیں ہے تو یہ



کر لگی اور گھر گر پڑ گیا اور اسکا گناہ بڑا سہناک ہو گا + لیکن مضبوطی سے ایمان لانا  
 بین اسباق سے تسلی میں جبکہ خدا نے اُس بنیاد کی تعریف میں شیعہ نبی کی م - باب اور ۱ -  
 آیت میں کہا ہے خداوند خدایں فرماتا ہے کہ دیکھو جو نین بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھتا ہے اور ایک  
 محبوب پتھر گراں بہا کرنے کا پتھر ایک محکم بنیاد کہ جو ایمان لاتا ہے پریشان نہ ہو گا کیونکہ ہر ایک  
 اور دوسری چیز بالکل مانند کہنے والی اور ہوا کے موافق اور غیوالی اور ہلکے موافق کر دینے  
 والی ہے لیکن یہ ایک محبوب پتھر ہے لاکھوں خراب اور تباہ مخلوق سے آزا یا گیا ہے اور انہوں نے  
 اسے ہمیشہ قابل اور راضی بچانیکے لئے انتہا تک پایا ہے - یہہر کر مینکا پتھر ہے جبکہ ایسے بہا نیو  
 یہودیوں اور غیر قوموں اور سب ایمانداروں کو محبت اور موافقت کے بند میں ملاتا ہے یہہ  
 گراں بہا پتھر ہے جو کہ معلوم سے زیادہ قیمتی اور موتی سے بڑی قیمت کا ہے اور وہ سب  
 جہان کی آرزو ہے اور یہہ ایک محکم بنیاد ہے اُن فروتن اور توہر کر مینوں کے لئے جو کہ اپنا  
 بوجھ خداوند پر رکھتے ہیں وہ ایسے مضبوط ہے کہ کوئی بوجھ اسکو ہلا نہیں سکتا اور وہ  
 ایسا ہے کہ کبھی تصور نہ کر گیا ہو کوئی کہ ایمان لاتا ہے اگرچہ وہ دشمنوں سے دبا ہے یا خطر  
 گھرا ہے جلدی نہ کر گیا بلکہ اپنی روح کو صبر سے رکھ گیا - اور نہ فقط اس جہان کے خطرناک  
 زندگی کی تبدیلیوں میں بلکہ قیامت کے دن میں بھی وہ جرات سے کھڑا رہے گا اور وہ  
 نظر کر گیا اس بڑے منصف پر مان وہ نظر کر گیا اور دیکھ گیا اس کی بزرگی کو  
 جو کہ اس وقت اس کے چوگرد ظاہر ہو رہی ہے اب آگے کو وہ بے تبدیل فتویٰ اور  
 نہ پریشانی دیکھ گیا - اور نہ ہلاکت سے ڈر گیا +

+ آمین +

## ثالث کی تعلیم تیسویں نصیحت

پہلے یوحنا کا پانچواں باب ۷۔ آیت

تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں  
یعنی باپ اور کلام اور روح القدس اور  
سیرتینوں ایک ہیں +

جاننا چاہیے کہ سب مذہبوں میں خدا کی پرستش قیاس کی جاتی ہے اور اس لیے سب  
دینیوں میں پہلے جو چیز خیال کی جاتی ہے سو یہ ہے کہ خدا کون ہے یا کس صورت  
کے وجود کی پرستش کرنا چاہیے۔

غیر قوم بہت خداؤں کی پرستش کرتے ہیں یعنی اتنے کہ جتنا شمار میں نہ کر لیا گیا ہے لیکن سارے  
عیسائی فقط ایک خدا کو قبول کرتے ہیں یعنی جو خدا کہ زندہ اور سچا ہے۔ اب جو ہم خدا کے  
ساری واقفیت رکھتے ہیں وہ مقدس کتاب سے ہے اگر خدا مہربانی کرے ہم سب کو میل  
نزدیک تو آج تک ہم بتوں کی پرستش کرتے جیسا کہ ہمارے وطن کے بعض اشکات تانکے قدیم بننے  
والی کرتے تھے اور جیسا کہ لاکھوں بت پرست اب تک کرتے ہیں +

جاننا چاہیے کہ فقط ہم نے آج تک خدا کی سچی پہچان کی طرف لوگوں کو ہدایت نہیں  
کی ہے اور نہ کہی کر سکی کیونکہ یونانی فاضلین اور رومی دانائوں نے اہل مذہب کے  
وحشیوں سے کچھ زیادہ خدا کو نہیں پہچانا۔ خدا کی پہچان جو فوج اور اس کے پیچھے ہٹتے  
ہوئے وہ رفتہ رفتہ کہو گئے اور خراب ہو گئے۔ لیکن خدا نے ایک خاص طور سے اپنے کو

ابراہیم اور اوسکی اولاد پر جو کہ یہودی بن ظاہر کیا اور مسیح کے آنے تک سچے خدا کی پہچان اُنکے درمیان محفوظ رکھی گئی اور اوسکے انجیل کے وسیلہ سے ہم سکوا اور اُن لوگوں کو جو مقدس کتاب کو خدا کا کلام جان کے قبول کرتے ہیں وہ پہچان ملی +

وہ کتاب مقدس جو ہمیں ایک خدا کا یقین کراتی ہے اسکا ذکر تین ناموں سے بیان کرتی ہے یعنی باپ - اور بیٹا - اور روح قدس - اور ہمارا متن ہی صفائی سے بیان کرتا ہے کہ یہ تینوں ایک ہیں اور یہ تعلیم اکثر تثلیث کی کہلاتی ہے جسکے معنی ثلث ہیں یا تینوں ایک ہیں بہتر سے عیسائیوں نے یہ سمجھا ہے کہ یہ تعلیم خدا کے کلام میں صفائی سے ظاہر ہوئی ہے اور بعضے لوگ آگے ہی تھے ادب ابھی موجود ہیں جو اسکا اعتراض بنا انکار کرتے ہیں سووے یہ لوگ ہیں یعنی ایرین - یاسوسین - کہلائے جاتے ہیں اور بعضے اپنے تین یونیشیری انز کہتے ہیں اور یہ لوگ ہمارے اوس ایمان کو جو کہ ایک دفعہ مقدسوں کو سونا گیا تھا اور یہ متن جسکا ایک بزرگ حصہ ہے غارت کیا جاتا ہے بن سکوائسے بہت خبر داری کرنی چاہیے تم مہربانی سے خیال کرو کہ اکثر لوگ گاہ بگاہ فقط تثلیث کی تعلیم سے انکار کرتے ہیں بلکہ عیسے مسیح کے کفارہ کا بھی اور روح پاک کے کام سے جو دلپر ہوتا ہے انکار کرتے ہیں اور اسی سبب سے انجیل کا ایک ٹھوڑا سا حصہ ہمارے یقین کرنیکے لئے باقی رکھتے ہیں - اور حقیقت میں بہتر ہے ہیں جو پہلے تثلیث کا انکار کرتے ہیں تو ویسے آخر کو صاف بت پرست اور دہرائے ہو جاتے ہیں اور جسکے خدا کی درست پہچان میں سب سچی ایمان اور پاک اعمال شامل ہیں تو ہماری بڑی غرض یہ ہے کہ اُس تعلیم میں ہم خوب پایا رہوں اسلئے ہم ثابت کرینگے کہ خدا کی وحدانیت میں تین ربانی وجود ہیں اور اب اس تعلیم کی بابت یہ کہنا لازم آتا ہے کہ اسکی ضرورت نہیں

کہ ہم اسکے پورے بیان کر سکی طاقت رکھیں یعنی ان تینوں ربانی شخصوں کی ہستی  
کسطح پر ہے۔ یہہ راز یہہ اور یہہ ہمیشہ ایسا ہی رہیگا بہت سے لوگ جو اس زمانہ  
کو دانی کا زمانہ کہتے ہیں اور وہی لوگ ہیں جو ہر ایک رانگی چیز کو ناپسند اور رو  
کرتے ہیں۔ لیکن یہہ فقط انکی شیخی ہے ہم آپ اپنے لیے ایک راز ہیں یعنی ہم اپنے بڑے  
ماہیت کی بابت واقفیت کم رکھتے ہیں اور اپنی روح کی بابت اس سے بھی کم واقف  
ہیں تو یہہ کچھ تعجب کی بات نہیں ہے کہ ہم خدا کی واقفیت تھوڑی رکھیں یا روحانی  
ماہیت ہمارے لیے ایک راز ہو آؤ ہم سب شیخی سے پرہیز کریں خاص کر اپنی دلہن  
کی شیخی سے کیونکہ اس غور نے اُن فرشتہ ٹک جو کہ برگشتہ ہوئے تھے تباہ کیا اور اسی  
شیخی نے ہمارے پہلے والدین کو تباہ کیا اور اگر ہم اسے اپنے اوپر غالب ہونے دیں تو وہ  
ہم سب کو ہی ہمیشہ کے لیے تباہ کرے گی اگر ہمارے پاس میل نہ ہوتی تو ہم خدا کے بابت کچھ  
بجائے تو اب آؤ ہم جو کہ خدا کے بابت میل کہتا ہے اس پر قناعت کریں کیونکہ وہ خود  
اوسمیں اپنا حال آپ بیان کرتا ہے ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ جب نجات دہندہ نے اپنے  
شاگرد و مہین شیخی دریافت کی تو اسنے متی کے اٹھارہ باب اور تیسری آیت میں کیا  
کہا یہ کہ اُسنے ایک چھوٹے لڑکے کو بلا کر اُنکے بیچ میں بٹھا کر کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں  
کہ اگر تم نہ پھرو اور چھوٹے لڑکوں کی مانند ہو تو تم آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل  
نہو گے۔ جتنا چاہیے کہ چھوٹا لڑکا اُن چیزوں کی بابت جو اسکے بچپن کی سمجھ میں نہیں آتی  
ہے دوسری بات پر یقین کرتا ہے اور ایسا ہی عیسائی ایمان کا کام ہے کہ خدا پر یقین کریں  
اور یہہ بھی صحیح کہنا چاہیے کہ اس تعلیم کے قبول کرنے میں وہ بیان کر سکا طرح جو بعضے خاص  
خادم دین یا کلیسا یا دکنے علمین لایا گیا ہے ہم اسکے ماننے کے پابند نہیں ہیں بعضے چاہے

لوگوں نے اس ارادہ سے کہ اس اچھی تعلیم کو صفائی سے بیان کریں اُسے اور زیادہ  
 الجھاد دیا ہے اور بعض اچھے لوگوں نے کہا ہے کہ باپ الوہیت کا چشمہ ہے اور اُس نے اپنی  
 ساری ماہیت بیٹے کو دی ہے یعنی ابا سے بیٹا باپ سے پیدا ہے اور یہ کہ حقیقت میں  
 وہی خدا ہے چونکہ یہ باتیں فقط لوگوں کی اپنی شرح سے اس لئے ہمیں یہ اختیار ہے  
 کہ اگر وہ بیل کے مطابق ہیں تو ہم انہیں قبول کریں اور جو نہیں تو انہیں رد کریں  
 ہم نے جو کہا ہے کہ خدا کی وحدانیت میں تین ربانی شخص ہیں اوہم اور بائبل کی نسبت  
 فکر ہو چکا ہے اختصار سے ثبوت پہنچاؤں یعنی الوہیت سے ہمارا مقصد ربانی ماہیت  
 ہے ہم الوہیت میں وحدانیت کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ایک خدا ہے تیسری ہی ہم اتوار کرتے  
 ہیں جیسا کہ ہمارا حق کہتا ہے کہ الوہیت میں تین ہیں باپ اور بیٹا اور روح القدس  
 اور یہ تینوں ایک یعنی فقط ایک خدا ہے اور یہ ممکن نہیں ہے کہ ایک سے زیادہ ہوں  
 اور عقل سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء میں ایک سے زیادہ وجود نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ  
 ابتداء میں خدا سب وجود نکال دیا کر غیوالا ہے اور ہم یہ خیال نہیں کر سکتے ہیں کہ  
 ابتداء میں دو یا زیادہ نے خلقت کو پیدا کیا ہے تو جانا چاہیے کہ خدا آپ کافی وجود  
 وہ اکلا تھا وہ ہر ایک چیز آپ کر سکتا ہے وہ دوسرے وجود کی مدد کا محتاج  
 نہیں ہے اب اگر ایسے دو وجود ہوتے تو دیے دونوں اتنا ہی کرتے جیسا کہ ایک  
 کر سکتا اور جو وہ ایک سے زیادہ کر سکتے تو ایک آپ کافی اور سب کچھ کر غیوالا نہ ہو سکتا  
 اگر ان کو ایک دوسرے سے مدد یا نیکی احتیاج ہوتی تو ان دونوں میں سے ایک بھی خدا نہ ہو سکتا  
 اس لئے وہ خدا نہیں ہو سکتے ہیں اگر ایک سب قدرت رکھنے والا ہے تو دوسرا کیا ہونا بیفایہ  
 اور بیکار۔ مقدس کتاب کی بڑی تعلیم یہ ہے کہ خدا ایک ہے جیسا کہ لیتھیاء نبی کے

۴۵ باب اور پانچون آیت میں لکھا ہے کہ میں خداوند خدا ہوں اور میرے سوا کوئی اور خدا نہیں اور ارمیا نبی کے ۲۳ باب اور ۲- آیت میں ہے کہ خداوند کہتا ہے کیا آسمان اور زمین مجھ سے معمور نہیں ہے اور پہلے سلاطین کے ۱۱ باب اور ۲۹ آیت میں ہے تو ہی فقط سارے بنی آدم کے دلوں کا تاج ہے واضح ہو کہ یہی فقط اکیلا خدا ہے جسکی پرستش کرنا چاہیے کیونکہ لکھا ہے کہ تو اپنے خداوند خدا کی مذہبگی کر اور فقط اوسکی عبادت کر۔

جلنا چاہیے کہ اس تعلیم کے دشمن اپنے تین یونیورسٹیز کہتے ہیں جس سے اونکا یہ مطلب ہے کہ دسے ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور اس سے اونکا یہ مقصد ہے کہ جو تثلیث کو مانگتے ہیں تو ایک سے زیادہ خدا کو مانگتے ہیں لیکن اس دعویٰ کا ہم انکار کرتے ہیں ہم انہیں کی مانند ایک خدا ہونیکا مضبوطی سے دعویٰ کرتے ہیں اور ہم خیال کرتے ہیں کہ تین جبروت کا الوہیت میں اقرار کرنا شہیک اوسی ایمان کے مطابق ہے اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ مقدس کتاب میں لفظ وجود و نکا نہیں پایا گیا اور یہ لفظ شاید اس مطلب کے بیان کرنے کے لائق نہیں ہے یا یہ ہماری زبان کی کوتاہی کا قصور ہے کہ جو اس سے بہتر الفاظ نہیں کہہ سکتی ہے فقط ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ ہر ایک وجود کی خاصیت اور ہر ایک وجود کا کام ہر ایک متینور تائی شخصوں کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے۔ لیکن ہم لفظ کے لئے نہیں بلکہ چیز کے لئے حجت کرتے ہیں۔ یہہ ہمارے لئے متن کے ساتھ کہنا کافی ہے کہ تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں یعنی باپ اور کلام اور روح قدس اور یہہ تینوں ایک ہیں۔ ہمارے عہد کی کتاب سے یہہ ثابت ہے کہ الوہیت میں جمع ہے اور تم جانگتے ہو کہ ہر عہد کی کتاب عبرانی زبان میں لکھی گئی تھی اور وہ نام جو اکثر انگریزی زبان میں کاڈ ترجمہ

کیا گیا ہے یعنی خدا اور عبرانی میں الوم ہے کہ جو جمع کا صیغہ ہے جسکا ترجمہ خداؤن  
 ہوتا ہے یہ لفظ عبرانی اکثر انگریزی میں بیل میں لفظ ہوا کے ساتھ آیا ہے جسکا ترجمہ  
 خداوند ہے اور جب انگریزی میں بیل میں کہیں بڑے حرفون میں خداوند کا لفظ لکھا ہوا  
 پاؤ تو اس کے معنی ہوا سمجھو بھی نام خداوند کی ماہیت کا اشارہ کرتا ہے کہ وہ جوتہا اور جو  
 اور جو آمین والا ہے اور ایک فقرہ شعیان کی کتاب کے ۶ باب اور ۴ آیت میں ہے جہاں  
 تم یہ دونوں نام پاؤ گے جرتثیت کے تعلیم کو خوب ثابت کرتا ہے وہ یہ ہے سن لے  
 ایسے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے۔ اگر لفظ خداوند اور لفظ خدا  
 ایک ہی معنی دین تو وہ فقرہ بے معنی ہوگا۔ اور یہ کہنا لازم آویگا کہ خداوند  
 خداوند یا ایک ہے ایک۔ لیکن یہووا کے معنی یہ ہیں کہ ہمارا الوم اور ہمارا وعدہ  
 کرنیوالا خدا یعنی باپ اور بیٹا اور روح پاک ایک خدا ہے وہ ماہیت میں ایک ہیں  
 اگرچہ وجود میں تین ہیں۔ یہودی عیسے مسیح سے نفرت رکھنے کے سبب اسکا اقرار  
 کرنے سے ناراض ہیں کہ خدا کے نام کے عبرانی میں یہ معنی ہیں۔ اگر انہیں سے کوئی  
 عیسائی مذہب کی طرف پھرے جیسا کہ بعض پیرے ہیں دے فی الفور اسکا اقرار  
 کرتے ہیں۔ جیسا کہ شتر برس گزرے کہ جان زیریں نے عیسائی مذہب کو قبول کیا تھا  
 اور اپنے عیسائی ہونیکا سبب اشتہار دیکر کہا تھا کہ عیسائی۔ عیسے کے خدا ہونیکا اقرار  
 کرتے ہیں اسلئے ہم یہودی لوگ انجیل کو اس کتاب کی مانند خیال کرتے ہیں کہ جو دین کی بنیاد  
 کو جسکی سچائی اس تعلیم کو یعنی جو کہ خدا کی وحدانیت پر قائم کی گئی ہے اکہتر ڈالتے ہے  
 یہ وہ دلیل خلاصہ ہے اور سب اعتراضوں کا جو ہم عیسائی مذہب پر لاتے ہیں صاحب مذکور  
 اپنے اشتہار میں یہ ثابت کرنیکا قصد کرتا ہے کہ جیسا اُس نے وجود کے جمع ہونے کا

جمع ہونا ایک بار سمجھا تھا دلیاب وہ نہیں سمجھتا ہے لیکن اب ماہیت کے جمع ہونے میں کہ جس میں ایک سے زیادہ وجود سمجھے جاتے ہیں سمجھتا ہے اور پہلے دلیل جو وہ لاتا ہے سوالوہم کا نام ہے تو وہ کہتا ہے پھر کیوں اکثر جمع کے صیغوں سے خدا کا نام کا ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ پیدائش کے پہلے باب اور پہلی آیت میں ہے۔ جہاں کہ الوہم کے لفظ کا خدا ترجمہ کیا گیا ہے وہ جمع کا صیغہ ہے اگرچہ واحد فعل کے ساتھ ملا گیا ہے جو ثابت کرتا ہے کہ ربانی ذات اور ماہیت کے حصہ دار بہت سے وجود ہیں یہ جمع تثلیث وجود میں مقرر کی گئی ہے یعنی تین کہ جس کا نام ہمارے متن میں ہے اور یہاں تو خیال کرو کہ یہ نام کہ باپ اور کلمہ یعنی بیٹا اور روح پاک ان تینوں ربانی شخصوں کے باہم رہنے کے طور کا بیان کر نیکا ارادہ نہیں کیا گیا ہے بلکہ ان کے کام کا کہ جو دے کرتے ہیں لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا ہے کہ انکی ماہیت کیا ہے۔ بلکہ دے اپنے اپنے عہدوں کے مطابق کہ جو انہوں نے ان کی بنی بنی کے لئے مہربانی کر کے اختیار کیا ہے ظاہر کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دے ہمارے لئے کیا ہیں۔ اگرچہ ان عہدوں کے ناموں میں سے ایک نام اور دوسرے بڑا معلوم ہوتا ہے تاہم یہی دلیل نہیں ہو سکتی ہے کہ وہ وجود جو اس نام کو رکھتا ہے دوسرے سے بڑا ہے اگرچہ نام باپکا بیٹے اور روح سے بڑا معلوم ہوتا ہے اور مسیح بھی کہتا ہے کہ باپ مجھ سے بڑا ہے کیونکہ روح پاک اور بیٹا جو بھیجا گیا ہے فقط یہ عہدوں کے نام ہیں نہ ماہیت کے دے فقط ان عہدوں کی خاصیت کہ جو انہوں نے آپ اختیار کئے ہیں بیان کرتے ہیں اور یوں وہ بڑے یا چھوٹے ہو سکتے ہیں لیکن انکی ذات میں چٹائی اور برائی کی تفریق نہیں ہے۔ جیسا کہ اتھانمیس کے قانون میں بیان کیا گیا ہے کہ اس تثلیث میں پہلے یا سچے کوئی نہیں ہے اور نہ کوئی چھوٹا یا بڑا ہے



اور ہمیشہ سے یہ تینوں وجود ایک ساتھ اور ایک برابر ہیں باپ کے اور بیٹے کی اور روح پاک کی الوہیت سب ایک ہے اور ہمیشہ سے جلال اور شوکت میں سب برابر ہیں +

اب ہم آگے کو تشریح کی بابت وہ نام جو خدا کا ہر ایک ربانی وجودوں کو جہاں دیا گیا ہے آدم کی پیدائش کی تاریخ اور اصطبلخ کے قانون اور حارلونی کی برکت سے ثابت کر سکیں گے +

کیونکہ انسانی پیدائش کی تاریخ میں ہم ان باتوں کو پاتے ہیں جیسے پیدائش کی کتاب کے پہلے باب ۲۶ آیت میں خدا نے کہا کہ ہم آدم کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناؤں تحقیق یہ کلام دلالت کرتا ہے کہ صیغہ جمع کا ربانی ذات کے وجود میں سے ورنہ ایسا کیوں کہا جاتا +

بعض کہتے ہیں کہ یہ فقط تعظیم کا طور ہے جیسا کہ بادشاہوں کے بولنے کا دستور ہے کہ جو اپنے عام کاموں میں ہم لوگ یا ہم کو کہتے ہیں لیکن یہ سمجھنا یہودہ ہے کیونکہ بادشاہوں کا ہستی آدم کی پیدائش سے پیشتر نہ تھی سو ایسے اسکے بادشاہ اس محاورہ کو اس لحاظ سے لاتے ہیں کہ ظاہر کریں کہ اپنے مشیروں کے مشورے سے راضی ہیں لیکن کہنے والے ارادہ کو جانا یا کون اس کا مشیر تھا وہ میوٹکا ۱۱۔ باب ۲۴ آیت اور ایسا ہی ہم آدم کے برکتی کے بعد پاتے ہیں کہ خداوند خدا نے پیدائش کے ۳۔ باب ۲۲۔ آیت میں کہا ہے دیکھو کہ آدم نیک اور بد کے پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا اور بعض شیطان کے وعدہ کی بابت یہ خیال کرتے ہیں کہ جب اوسنے ہمارے پہلے والدین کو منع کئے ہوئے درخت سے کھانیکا امتحان کیا تب اوسنے یہ بھی طمع کے طور پر اوس سے کہا تھا کہ تم

خدا کے مانند ہو جاؤ گے وغیرہ اور بعض خیال کرتے ہیں کہ یہ اور اس عہد سے علاوہ کہتا ہے ہر ایک ربانی شخص نے ان ہنریکو اختیار کیا تھا کہ حسین لوگوں کو نجات دیے فرما کیا کہ یہ ایسا ہی ہو لیکن جانا چاہیے کہ یہ لفظ صفائی سے جمع کو ثابت کرتا ہے اور اسکا بیان زیادہ صفائی سے یوحنا کے پہلے باب اور پہلی آیت میں کیا گیا ہے کہ ابتدا میں کلمہ تھا اور وہی کلام خدا کے ساتھ تھا اور وہی کلام خدا تھا اور یہی نام مسیح کے واسطے متن میں لایا گیا ہے اور پھر دیکھو کہ انہیں سے ہر ایک ربانی شخص کو خدا کا نام صاف صاف لگایا گیا ہے +

یعنی باپ خدا کہلا یا جاتا ہے جسکے دلیل کی احتیاج نہیں ہے اور مقدس کتاب کے بہت مقاموں میں عیسے مسیح بھی خدا کہلا یا گیا ہے۔ جیسا کہ تھو مانے اُسے یوحنا کے بیسویں باب اور اٹھائیسویں آیت میں کہا۔ اے میرے خداوند۔ اے میرے خدا اور مقدس پڑوس ہیرومیون کے ۹ باب ۱۵ آیت میں کہتا ہے کہ وہی ہمیشہ سب کا خدا مبارک ہے اور مقدس یوحنا بھی پہلے یوحنا کے پانچویں باب اور ۲۔ آیت میں کہتا ہے کہ یسوع مسیح خدای برحق اور ہمیشہ کی زندگی ہے اور ۸ زبور کے ۶۵ آیت میں داؤد کہتا ہے کہ مہی اسرائیل نے بیا بائین امتحان کیا اور خدا تعالیٰ کو عصہ دلایا اور اسی بات کو مقدس پڑوس پہلے کرنتیون کے دسویں باب اور تین آیت میں یون کہتا ہے کہ انہوں نے مسیح کا امتحان کیا اس سبب وہ خدا تعالیٰ ہے اور یسعیہ نبی کو وحی ہوئی تھی جسکی بات وہ کہتا ہے کہ میری انگلیوں نے بادشاہ کو دیکھا جو شکر و ثنا خداوند ہے اور مقدس یوحنا اپنے بارہویں باب اور اہم آیت میں اُسے وحی کی بات کہتا ہے کہ یہ باتیں یسعیہ بولنا جب اور اس نے

اوسکی حشمت کو دیکھا یعنی عیسیٰ کے اور اسکے حق میں یہ بات کہی اور یسعیہ کی ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ خداوند شکرونگاہ ہے اور غور سے اس بات کو یاد کرنا چاہیئے کہ خداوند یعنی یہو اکانام جسکے معنی خدا کی ماہیت ہے کسی مخلوق کو کبھی نہیں دیا گیا لیکن تیسری یہ نام عیسو مسیح کو دیا گیا جیسا کہ متن کے اخیر میں مذکور ہوا ہے اور ایسا ہی ارمیا کے ۲۳ باب اور ۶ آیت میں ہے کہ اُسکا نام یہہ رکھا جائیگا خداوند یعنی یہو ہماری صداقت۔ اب جانا چاہیئے کہ ایمانداروں کی راستبازی کون ہے یہہ ہر ایک عیسائی جانتا ہے کہ مسیح ہمارے لئے راستبازی بنا ہے یسعیہ نبی کے صحیفہ کی ۴۴ باب اور پہلی آیت میں لکھا ہے میں ہی خداوند ہوں اور سوائے میرے کوئی نجات دہندہ نہیں ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ جہاں نجات دہنیوالا کون ہے یعنی وہ خداوند نجات دہندہ عیسیٰ مسیح ہے +

پس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر وہ خدا اور آدمی نہ ہوتا تو وہ نجات دہندہ نہ ہو سکتا کیونکہ یہہو کہتا ہے کہ میرے سوا کوئی نجات دہندہ نہیں ہے اسمعٰیلم پر کتاب مقدس کی بہتیری شاہدیاں بسبب گنجائش نہ ہو سکیں چھوڑ دیں مگر ہمارے خداوند کی الوہیت کی بابت ہم فقط ایک اور دلیل کا ذکر کریں گے ہمارے نجات دہندہ نے ہر بانی سے دامن اپنے حاضر ہونیکا وعدہ کیا ہے جہاں اوسکے سب لوگ جمع ہونگے اور اس بات کو متی کے ۱۸ باب اور ۲۰ آیت میں دیکھو کہ جس جگہ دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہوں میں انکے بیچ ہوں اب ایسے ہزاروں مقاموں پر کہ جہاں عیسائی جمع ہوتے ہیں عیسیٰ کا حاضر ہونا کیسا ناممکن ہوتا اگر وہ سچا خدا نہ ہوتا +

اور ایسے ہی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ خدا کا خاص نام مسیح پاک کو بھی دیا گیا ہے اسلئے کہ وہ بھی

ایک وجود اور ربانی وجود ہے۔ بہت سی دلیلوں میں سے یہی ایک کافی ہو سکتی ہے کہ جو کہ مقدس پترس خانیا کو اس جہو ٹہ کے لئے کہ آئنے اپنے مالکی بابت کہا تھا اسکو سزائش کرنے میں کہا ہے۔ یعنی اعمال کا پانچوان ابداور تیسری آیت میں پترس نے کہا ہے کہ ایسے خانیا روح قدس کے سامنے جہو ٹہ کہنے کو کیوں تیریے دلیمن شیطان رسا گیا اور چوتھی آیت میں یہہ کہتا ہے کہ تو آدمی کے نزدیک نہیں خدا کے نزدیک جہو ٹھا ہوا۔ یہ نہایت صاف ادبیئے اعتراض دلیل ہے کہ روح پاک خدا ہے +

عیسائی اصطلاح کا دستور تثلیث کی ایک دوسری دلیل دیتا ہے کیونکہ چارے خداوند کے اپنے اصطلاح میں ایک آواز آسمان سے آئی کہ یہ میرا عزیز پیارا بیٹا ہے۔ کہ جس سے میں راضی ہوں اور خوش ہوں۔ اور روح قدس بھی کہو ترکی مانند ظاہری میں اوتیری اور اسپر شری یہہ متی کے تیسرے باب اور ۱۱ آیت میں ہے اور یہی تثلیث ہے کیونکہ باپ گواہی دیتا ہے بیٹے پر اور اوپر روح قدس اترتی ہے اس سبب سے قدیم عیسائی ہر ایک کو جو اس تعلیم کی سچائی کا شبہ رکھتے تھے اور نہیں کہتے تھے کہ جاؤ دریائے اردن پر اور وہاں تثلیث کو دیکھو گے اور ان مقرری لفظوں سے جو کہ اصطلاح دیتے وقت استعمال کئے جاتے ہیں یہہ بات اور یہی صاف ظاہر ہوتی ہے۔ یعنی انکو باپ اور بیٹے اور روح قدس کے نام سے اصطلاح دواور یہہ ایک دستور عیسائی مذہب میں شامل ہونے کا ہے یہہ الپ ہے جیسا کہ وہ عیسائی مذہب کا

دروازہ ہے۔ یعنی عیسائی مذہب کو اپنے اوپر اختیار کر نیکاپیہ ایک مشہور نشان ہے۔ اور اس بڑے تعلیم کا ہم اقرار کرتے ہیں کیونکہ ہم ان ہر ایک ربّانی شخصہ کے نام سے اصطلاح پاتے ہیں۔ یعنی ہر ایک کے حکم سے اور عیسائی مذہب کے واحد خدا کے مطابق اور ہمیں سے ہم ہر ایک پر یکساں اور برابر ایمان لاتے ہیں اور اقرار کرتے اور اس کی بندگی کرتے ہیں اسلئے ہم تثلیث کا اقرار کرتے ہیں۔ یعنی تین وجود ہیں ایک خدا ہے جو سارے جہوٹے خداؤں اور جہوٹے مذہب کے برخلاف ہے اور اسلئے ان کی بندگی کیوں اسلئے ہر ایک کی شخصیت کے رشتے کے موافق ہم اپنے تئیں ان کو مخصوص کرتے ہیں یعنی باپ کو کہ وہ ہمارا خالق ہے اور ہم میں اور اسمین مسیح کے وسیلہ سے ملاپ ہوا ہے اور مسیح کو اسلئے کہ وہ ہمارا بچا بیوالا ہے کہ جو ہلو گناہ اور خطا سے رانی دیتا ہے +

اور روح پاک کو ہم اپنے تئیں اس لئے مخصوص کرتے ہیں کہ وہ ہمارا سکھلانے والا اور تسلی دینے والا اور پاک کرنے والا ہے۔ اس تعلیم کی دلیل ایسی ہے کہ وہ کمزور عقل کے ساتھ بھی موافقت کرتی ہے اگرچہ ہر ایک ان تین پاک شخصوں میں سے جدا جدا نام سے ذکر کیا گیا ہے جو حقیقت میں وجودوں کے امتیاز کا اشارہ کرتا ہے۔ تیسرے ہی دے سب اصطلاح کے دستور میں شامل ہیں جو ان کی بڑائی اور ان کی موافقت ظاہر کرتا ہے ایسا کہ جو سب اس پاک دستور کو

شرک کرنا چاہتے ہیں ویسے اس میں صاف اور پوری اور سکین کی دلیل تشکیل کی دیکھ  
سکین +

اور تشکیل کی دلیل اس کے مطابق حواریوں کی برکت میں بھی معلوم ہوتی ہے یعنی دو  
کرنٹیوں کے ۱۳۔ باب ۱۴۔ آیت میں پائی جاتی ہے کہ خداوند عیسے مسیح کا  
مفضل اور خدا کی محبت اور رُوحِ قدس کی مدد ہم سب کو ہونے کا ہمیشہ  
ہر دے آمین +

ان باترین مقدس پولوس نے کرنٹیوں کے لئے دعا مانگی تھی اور  
انہیں نفع مند سے سب عیسائی خادم اپنے لوگوں کے لئے اپنے ہر ایک عام  
بندگی کے اخیر میں دعا مانگتے ہیں یہہ ایک قسم کی عرض ہے جو کہ ہر ایک ربّانی  
شخص سے علحدہ علحدہ کیجاتی ہے اس خواہش سے کہ لوگ مسیح کے فضل کے  
حصہ دار ہوں جو کہ فضل سے معمور ہے اور جسکی سفارش سے ہم میں اور خدا  
میں ملاپ ہوا ہے۔ تاکہ ہم خدا کی محبت بھی پاویں یعنی خدا باپ کے جو ہمارے  
نجات کا کامل چشمہ ہے جسکی محبت اپنے بیٹے اور رُوح اور کلام کے بچنے میں  
ظاہر ہوئی ہے اور پچھلی بات یہہ کہ ویسے رُوح پاک کے حصہ دار ہوں۔  
جیسا کہ سب سچی عیسائی ہوتے ہیں جبکہ نجات کی برکتیں باپ سے نکل کر  
بیٹے کے وسیلہ سے انکی رُوح پر تاثیر کرتے ہیں اور وہ حکموں ہمیشہ  
اُس بڑی سچائی کی یاد دلاتی ہے۔

اور ہدایت بھی کئے جاتے ہیں کہ ہم اُسے عمل میں لاویں۔ یعنی اُن خاص  
برکتوں کو جو کہ ہر ایک وجود نے ہمیں دینے کا وعدہ کیا ہے اسکے پانے کی

## فایں

جو کچھ کہہ گیا ہے اگرچہ کسی ہی مختصر ہے لیکن تپ رہی  
یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ تثلیث کی تعلیم مقدس کتاب کے مطابق ہے  
اور ایسا ہی اُسے قبول کرنا ہم سب کو فرض ہے اور ہمیں تو ہم اپنے  
مبیل سے انکار کریں مجھے سچ ہے کہ وہ اعلیٰ اور راز دانی  
تعلیم ہے لیکن تپ رہی اُسین کچھ عقل کے برخلاف نہیں ہے  
بعض لوگ اُسکی بابت بڑا شور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مطلق ناممکن  
ہے کہ تین ایک ہوں اور تثلیث والے ضرور پہ پہچین کرتے ہوں گے  
کہ تین خدا ہیں اسکے جواب میں ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں کہتے ہیں  
کہ اس سبب سے کہ ویسے تین ہیں +

وہ ایک سبب سے تین ہیں اور دوسرے سبب سے ایک ہم کہتے  
ہیں کہ ویسے تین وجود ہیں لیکن ماہیت میں ایک +

ہم کہتے ہیں کہ باپ اور بیٹا اور روح پاک تین خدا نہیں ہیں بلکہ ایک  
خدا ہے۔ ہم کتاب مقدس سے بہت ثابت کر چکے ہیں کہ تین ہیں۔  
جنہیں ربانی نام دیئے گئے ہیں اور ربانی وصف منسوب کئے گئے اور  
ربانی عہد دیئے انہیں مقرر کئے گئے ہیں اور ہم اپنے من کے ساتھ  
اور مقدس کتاب کے ساریے مصنفون کے مطابق کہتے ہیں اور عقل ہی۔  
کہتی ہے کہ تین ایک میں ہیں۔ اور اس میں کون سی بات مبہودہ و خلاف عقل ہے۔

اگر ہم کہیں کہ تین ایک ہیں اس صورت میں جیسے کہ وہ تین ہیں تو یہ پیشک  
مضمون میں اختلاف ہوتا ہم نہیں کہتے کہ تین وجود ایک وجود میں یا تین خدا  
ایک خدا ہیں +

لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ تین وجود میں ایک خدا اور اب ہی ظاہر کیا گیا ہے اسلئے  
ہم اُسے یقین کرتے ہیں اگرچہ ہم اُسے بالکل نہیں سمجھ سکتے تیسرے ہی ہمیں یہ لازم ہے  
کہ ہم جو ایسے کمزور انسان ہیں غیر مخلوق ہیں اور سے حلیم سے خدا کے کلاموں کے  
مانند نہ کہ آدمی کے کلام کے مانند قبول کریں +

لیکن اس تعلیم کو قطعاً پسند کرنا کافی نہیں ہے بلکہ ہم سب کو اُسے  
عمل میں لانا چاہیئے اور نہ فقط یہ کہ وہ غور کرنے کے لائق ہے بلکہ وہ ہمارے نہایت  
پاک ایمانی ایک شاخ ہے اور ہمیں یہہ غور کرنا چاہیئے کہ اُس کو اور دوسرے  
کلاموں کو راستی میں رکھنے نہ مانیں اگرچہ کوئی تعلیم کیسی سچی یا بڑی ہے اُسے ہمارے  
لئے فائدہ نہ ہو گا جب تک کہ اس کے پاک کرنے والی قدرت کی واقف کاری ہمارے دل و زمین  
نہو اُوں ہم سب ہلاک ہوئیو اے گنہگار کی مانند ہر ایک ربانی شخصہ سے یعنی باپ  
سے گناہوں کی مغفرت کے لئے اور اس کی نہایت محبت اور صفت کی رحمت کے لئے اور بیٹے  
اس کے ہواور نیکی اور اوس کی سفارش میں حصہ دار ہونیکے لئے اور روحِ قدس سے روشنی  
اور پاکیزگی اور زندگی اور تسلی کے تاثیر پانیکے لئے عزم کرنیکی اون سے عزم کریں +

اُوں ہم سب ان عینوں ابدی وجود کے عبادت اور ستائش کریں یعنی باپ کی اس کے گزنیہ  
کرنیکی محبت کے لئے اور اوس کی اُس بے پایان محبت کی بخشش کے لئے یعنی اپنے بیٹے خداوند عیسیٰ  
مسیح کو ہمیں دینے کے لئے اُوں ہم سب اوس کی عبادت اور ستائش کریں بیٹے عزیز نجات دہنیو ایکی



اور اس کی طرف برکت اور عزت اور جلال اور ستائش منسوب کرین جس نے ہمیں پیار کیا اور ہمارے گناہوں کو اپنے لہو سے دھو ڈالا اور ہم سب رُوح پاک کی پرستش اور ستائش کرین اس کی مہربان تاثیر کے لئے جو کلام کی سچائی کے ساتھ ہے کہ جس پر ہم نے اپنے تئیں جانا اور انجیل کی قدرت اپنے نجات کے لئے معلوم کی اور یوں ہم سب مبارک فرشتوں کے ہم شکل ہو گئے جو ہمیشہ جلال والی تثلیث کی ستائش کرتے ہیں اور پاک پاک خداوند اللہ قادر مطلق جو ہوا اور ہے اور آئینہ والا ہے پکارتے ہیں۔ ہم سب اس تحفہ دعا کے ساتھ جو کہ انگلستان کے کلیسیا میں تثلیث کے اتوار کو استعمال میں لائے جاتی ہے اس نصیحت کو تمام کرین +

کہ ایسے قادر مطلق اور ہمیشہ کے خدا جس نے اپنے بند و نپہر فضل کیا کہ ہم سچے ایمان سے ازلی تثلیث کے جلال کا اقرار اور جواب دہی قدرت سے توحید کی پرستش کرتے ہیں ہم تیری منت کرتے ہیں کہ ہمیں اُسی ایمان پر قائم رکھے اور ساری مصیبتوں سے ہمیشہ ہمیں بچا کہ تو واحد خدا ابد تک جیتا اور سلطنت کرتا ہے فقط

+ آمین +

انجیل کی قدرت

## پونیشیون نصیحت

رومیو کا پھلا باب اور سولہویں آیت

مین مسیح کی انجیل کی بابت شرماتا نہیں

کہ وہ ہر ایک کو جو ایمان لاتا ہے خدا کی

نجات بخشنے والی قدرت ہے +

اگر ہم دانی سے وقتوں کے نشاں کو غور کریں تو ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ وہ کہہ  
اور تخلیق، اور تحفہ کا وہ ہے اگرچہ دانی بڑھتی اور علم و ہنر زیادہ ہوتا جاتا  
اور سوداگری پہیل تی ہے اور ہر ایک چیز قریب ترقی کے حالت میں ہے لیکن دین کی  
بابت ہم کیا کہیں۔ افسوس ہم میں سے کتنے ہیں کہ جو دیندار یکے فقط نام اور نشان  
سے راضی ہوئے ہیں لیکن اسکی قدرت کا انکار کرتے ہیں۔ اور کتنے دوسرے ان  
سے بھی زیادہ غافل ہیں کہ ظاہری دیندار جیسے ہی غفلت کو تھے ہیں اور بہتیرے  
گنہ میں ایسے دلاور ہو گئے ہیں اور انجیل سے ایسے تھک گئے ہیں کہ اسکی سیما میکا  
اعتراف کرتے ہیں اور اسکی قدرت کو برا کہتے ہیں اور حقارت کرنے اور حقارت کرینے  
والوں کی کرسی پر بیٹھے ہیں مختصر کلام یہ ہے کہ وہ انجیل سے شرماتے ہیں +  
لیکن اُس بزرگ اور اچھے آدمی کا حال ایسا نہ تھا کہ جس کا حال اب ہم نے من  
میں پڑا ہے۔ وہ انجیل کا دلاور اور کامیاب خادم تھا اسنے بہت ملکوں میں  
سنا دی کی تھی اور اگرچہ ابھی تک اسے روم میں سنا دی کر نیکی لئے فرصت نہ ملی تھی لیکن یہ

سن کے کہ وہ ان ہی عیسائی بن یہ خط انہیں پہنچتا ہے اور اوسمین انکی مدح کی بابت اپنی محبت کو اور اپنے آنیکے سرگرم خواہش کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ وہاں پر اے مسیح کی انجیل کی منادی کرے۔ جتنا چاہیے کہ روم جہانکے بڑے شہر زمین سے ایک بڑا اور آباد شہر تھا اور اُسنے خوب جانا تھا کہ اوسے وہاں پر بہت محبت و پریش ہوگی لیکن وہ تسپر ہی کہتا ہے کہ مسیح کی انجیل کی بابت میں شرما تا انہیں اور وہ اس معقول سبب کو اپنی دلاوری کے لیے پیش کرتا ہے۔ یعنی وہ کہتا ہے کہ انجیل ہر ایک ایماندار خواہ یہودی یا غیر قوم کے لئے خدا کی نجات بخشنے والی قدرت ہے اور اب وہ خدا کی برکت سے ہمارے لئے بھی ویسا ہی ہو +

**پہلا حصہ** اوہم سب انجیل کی عام خاصیت پر نظر کریں +  
**دوسرا حصہ** ہم سب اوسکی مطلب کی ضرورت اور اوسکے عمل کرنیکا خیال کریں کہ وہ خدا کی نجات بخشنے والی قدرت ہے +

**تیسرا حصہ** میں دیکھتا ہوں کہ اُس سے شرمندہ ہونیکا کوئی سبب نہیں ہے بلکہ ہمارے چاہیے کہ اُس پر زیادہ فخر کریں +

**پہلا حصہ** اوہم سب انجیل کے عام خاصیت پر نظر کریں کہ وہ کیا ہے اور اوسے ہمارا کیا مطلب ہے لیکن اس بات کی دہشت ہے کہ بہتر ہے جو اپنے تئیں عیسائی کہتے ہیں اس سوال کے جواب دینے میں قاصر ہیں۔ اب ہم انجیل میں کئی طور کا بیان پاتے ہیں۔ یعنی جستین نہایت مشہور اور ضروری حادثوں کی توارخ ہے۔ یعنی اُسمین خدا کے بیٹے کے مجسم ہونیکا اور بدیاغ زندگی بسر کینیکا اور اوسکے عجیب معجزوں کی اور اوسکی افضل نصیحتوں اور اوسکے خونریز یکارخ اور اوسکی بدیر دیکھ کر

اور اس کا قبر سے جی اٹھنا اور اس کا جلاں میں صعود کر نیک بیان ہے۔ اور  
 انجیل میں خالص اور بہتر قانون اخلاق کا یہی ہے جو جہان کو کبھی مسیح نہ ہوا تھا  
 اور خدا کریمے کو دے عمل میں لائے جا دیں اور انجیل یہہ ہی ظاہر کرتی ہے یعنی  
 خدا کی نہایت کمالت کو اور اسکے پاکیزگی اور اس کے عدل اور خاص کر کے اس کی محبت  
 کو کیوں کہ اُس نے جو کہ باب کے گرد میں تھا ہمیں بتلادیا۔ اور انجیل ہمارے غور کا  
 بھی دعویٰ کرتی ہے کیونکہ وہ آئندہ کی بات کا یعنی ہمیشہ کی بہشت اور دوزخ کی تعجبی  
 خبر دیتی ہے کہ جن دونوں میں سے ایک میں ہم میں سے ہر ایک کو ضرور ہمیشہ کے  
 لئے رہنا ہو گا اور ان سب سببوں سے انجیل ظاہر کرتی ہے کہ وہ ہم سب کو نیک سنجیدہ  
 اور صدق اعتقاد چاہتی ہے لیکن تیسری یہہ سبب انجیل کی سچی خاصیت سے  
 نہایت چھوٹے ہیں کیونکہ اصل میں لفظ انجیل اچھے خبر یا خوشخبری کے معنی دیتی ہے  
 یعنی جیسا کہ شعیانہ نبی کی کتاب کے باؤں باب اور ستر ٹہریں آیت میں لکھا ہے  
 اور مقدس پطرس اس سند کو رومیوں کے دستوں میں باب اور پندرہویں آیت میں  
 لایا ہے۔ کہ جو صلح کی انجیل کا وعظ کرتے ہیں ان کے قدم کیا مبارک ہیں کیونکہ ایسی  
 کوئی اچھی خبر ان کے مانند جو کہ انجیل سے ظاہر کی گئی ہے کہہی نہ تھی۔ اور نہ کبھی کوئی ایسی  
 خبر دوسری خوشخبری کی تھی جیسا کہ انجیل نے خبر دی ہے اس لئے ان اچھی باتوں کی خوشخبری  
 کو خیال میں رکھو کیونکہ یہہ شکیب انجیل کا بیان ہے اور ہر کو یہہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ  
 انجیل خدا کی رحمت کا پیغام ہے جو گنہگاروں کے لئے بھیجا گیا ہے اور اُس میں گنہگاروں  
 اور تباہ لوگوں کے لئے اپنی رضا مند کیا بیان کیا ہے اور اُس بیان کا خلاصہ سچ سے  
 سنو کہ وہ کہتا ہے خدا نے دنیا پر ایسی مہر کی کہ اُس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کر دیا

اسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے یا مقدس پولوس کی ایسات  
 پر نظر کرو کہ جو وہ کہتا ہے کہ یہ بات سچ ہے اور ہر طرح پسند کے لائق ہے کہ ہم  
 یسوع گنہگاروں کے بچانیکے لئے دنیا میں آیا۔ اب تم ان آیتوں سے انکی حالت پر  
 غور کرو جنکے لئے یہ خوشخبری ان بھیجی گئی تھی۔ ہاں غور کرو اس جہانکے لوگوں پر  
 جو کہ نزدیک ہلاک ہونیکے تھے اور وہ ہلاک ہوتے اگر خدا انکے بچا-یکو اپنا بیٹا بھیجا  
 پوشیدہ نہ رہے کہ جنہیں مسیح بچانے آیا وہ گنہگار ہیں ایسے میرے دوستو  
 جب تک کہ ہم اپنے تئیں گنہگار نہ بنائے اور نہ معلوم کریں تب تک ہم انجیل کی  
 ایک بات کو بھی درست ہی نہیں سمجھ سکتے ہیں۔ کیونکہ آدم میں ہم سب گنہگار  
 ہوئے اور اس سے ہم سب نے گنہگاری کی شہادت پائی ہے اسلئے ہمارے دل  
 خدا کی طرف سے اور ان چیزوں سے جو ہماری سلامتی کی ہیں بالکل تاریکی میں ہیں اور ہمارا  
 دل خدا سے ناراض ہے ہم اپنے تئیں اوس سے دور رکھتے اور بہاگتے ہیں جیسا کہ آدم نے  
 گنہگار ہو کر کیا تھا جاتا چاہیے کہ ہماری زندگی کیا ہے فقط وہ خدا کے مقابل ایک بغاوت  
 کی زندگی ہے۔ اور وہ خدا کی شریعت کے حکم میں نہیں اور نہ ہو سکتی ہے جب تک  
 کہ وہ فضل سے سرنہ کی بجائے۔ کیونکہ ہم پاک شریعت کے توڑنیوالی ہو کے اسکی  
 لعنت اور سزا اور غضب پانے کے اور ہر ایک لحظہ موت اور ہلاکت کے لائق ہیں  
 اب غور کرنا چاہیے کہ کیا ہم اس سے واقف ہیں کیا اسے ہم یقین کرتے ہیں  
 اور کیا ہم دردناک اور رنجیدہ ہیں کہ یہ ہمارا حال ہے اور کیا ہمیں سرگرمی سے  
 یہ بچانے کے لئے ہدایت نہیں کرتی ہے کہ ایسے مرد اور بیایو ہم کیا کریں تاکہ  
 نجات پاویں۔ اگر ایسا ہی ہے تو ہم انجیل کی خوشخبری کو قبول کرنے کے لئے طیار ہیں۔ خاص کر ایسے

شخصوں کے لئے اس نجات کا کلام بھیجا گیا ہے۔ اور انہیں یہ خبر دیتا ہے کہ خدا  
 اپنی نہایت مہربانی سے گنہگار آدمیوں کے لئے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھیجا کہ ہماری شرت  
 کو اختیار کرے اور اس شرت میں ہمارے ضامن کے مانند شرمیت کی فرما برداری  
 کرے کہ جسے جہنم توڑا ہے اور اپنی موت سے کفارہ یعنی گناہ کا بدلہ دے اور  
 اس طور سے ہمارے خدا سے صلح کر اوسے اور وہ اپنی روح پاک بھی اپنے لڑکوں کو  
 دے کہ جسکی تاثیر انجیل کے ساتھ ہوگی انکے دل کو سچائی سے واقف ہونیکے لئے  
 روشن کرے تاکہ وہ مسیح پر ایمان لائیں اور دینار کی طرح اپنے گناہ سے  
 توبہ کر سکیں اور نیا مخلوق ہونیکے لئے طاقت پاویں تاکہ ہم یہاں پر اوسے پیار کریں  
 اور انہیں اور آخر کو آسمان پر ہمیشہ کے لئے کامل خوشوقتی میں خوشوقت کے جاویں۔  
 کیا یہ اچھی خبر نہیں ہے۔ قدیم عیسائی تو ایسی ہی سمجھتے تھے کیونکہ جب غلیب  
 سامریہ میں گیا اور مسیح کا وعظ کیا تو لکھا ہے کہ اس شہر میں بڑی خوشی ہوئی اور  
 جبکہ گلاتیوں نے پہلی وفد انجیل کی آواز سنی تو اسے خدا کے فرشتہ کے مانند یعنی  
 یسوع مسیح کی مانند قبول کیا اور اگر یہ ممکن ہوتا تو وہ اپنی آنکھیں نکال کے اُسے  
 دیتے۔ یعنی یہ مبارکی تھی جو انہوں نے اس وقت پائی۔ اور جبکہ غیر قوم غلیب شہر  
 کے جہلمانہ کا داروغہ مسیح کی نجات دینے والی دانش سے واقف ہوا تب وہ خوشوقت  
 ہو کے اپنے گھرانے سمیت خدا پر ایمان لایا۔ اگر مسیح کی احتیاج سے ہم واقف ہو گئے  
 اور اس اچھی خبر کو ہم دوسے قبول کر سکیں تو اس قدر کہ ہم ہمارے ساتھ بھی ہوگا۔ اگر باغیوں  
 کا کوئی لشکر ڈرائی میں مغلوب ہو ویسے اور وہ اپنے غالب کے حکم سے موت کا فتویٰ  
 پاویں۔ تب کیا اس خبر سے انکے دل خوشی سے معمور نہ ہونگے کہ اوداد نے اپنے

پیشے کی خاطر ان سبھ کو معاف کیا اور بڑی مہربانی سے انہیں قبول کیا۔ اور  
 کہیں انکی تقصیر و نگوچہ یاد نہ کرے گا۔ یا اگر ایک جانت پرست قیدی کی ایسی جگہ جیسے  
 فرانس کا جیل خانہ ہے یعنی ماسٹل میں یا اسپانیا کے قید خانہ میں ہوں جنہوں  
 نے سب صورت کی دہشت ناک قید خانہ کی سختیاں بہت برسوں تک سہی ہیں۔  
 اگر وہ خلاصی اور رائی کی آواز سنیں تو کیا یہ خبر انکے جانکو نہایت خوش نہ کرے گی  
 اور ایسی ہی خوشخبری بڑے خوشی کی انجیل میں جانت پرستوں کے لیے حاضری ہے لائی  
 اگر تم اپنی رُوح کے بچانیکے لئے اُسپر یقین کرو گے تو اسکی وہی تاثیر تم پر بھی ہوگی +  
 اور بت عکویہ دریافت ہوگا کہ یہ جُدی ترکیب انکی ترکیبوں سے ہے۔ جو کہ  
 کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہوں اور اپنے مقدر بہرینگی کریں تو ہم دہشت کی احتیاج نہیں  
 ہے کیونکہ خدا رحیم ہے اور جو کہ مسیح کو اچھے آدمی کے برابر شمار کرتے اور یہ کہتے  
 ہیں کہ وہ اچھی چیز دیکھ سکھانیکے لئے آیا ہے اور ایک اچھا نمونہ دینے کے لئے آیا ہے۔  
 اور یہ یقین کرانیکے لئے کہ خدا اسکے عیوض میں جو کہ اسکی شریعت چاہتے ہے۔ ہمارے  
 توبہ اور سچی فرمانبرداری کو قبول کرے گا۔ واضح ہو کہ اخلاق کی تدبیر سے ہوشیار رہو  
 کیونکہ یہ تمہاری روح کے لئے زہر ہوگا۔ اگر پولوس فقط اخلاق سکھاتا تو اسکیو بہ  
 کہنے کی احتیاج نہ ہوتی کہ میں مسیح کی انجیل سے شرما تا نہیں ہوں اور روم کے دانائوں  
 اس سے اعتراف کرتے لیکن دیے عیسے مسیح کے کفارہ اور عیسے کی قربانی اور مسیح  
 کی راستبازی کو حقیر کرتے تھے کیونکہ صلیب یہودیوں کے ٹھوکہ کھلانیکے لئے پتھر اور  
 غیر قوموں کے لئے پیسے تھے جانا چاہیے کہ جو مسیح کو بیش قیمت اور سب کچھ نہیں  
 بناتی ہے اور ہماری نجات میں اسکو استہزا اور انتہا نہیں بناتی ہے وہ چیز انجیل کا نام

کہنے کے لائق نہیں ہے جبکہ جو تجھے تعلیم دینے والوں سے نجات کی راہ خراب ہونا شروع ہوئی اس وقت میں جو تجھے تعلیم دینے والے اور نہیں یہ کہتے تھے کہ مسیح پر ایمان لانیسکے سوا ایسے ختم کرنا اور موسیٰ کی شریعت کو ماننا ضرور ہے۔ مسیح کی رہنمائی اور آدمی کی راستہ بازی میں یہ سر و پا ملانے سے فوس نے اسکے برخلاف کہا یعنی اُس نے اُسے دوسرا انجیل کہا اور اُس نے اسی باعث سے کہا کہ اگر تم پاس اُس انجیل کے سوا جس کا وعظ ہنے کیا دوسری انجیل کا وعظ کرے وہ ملعون ہے +

**دوسرا حصہ** اب ہمارا انجیل کے بڑے مطلب اور فائدہ پر غور کرنا چاہیے کہ وہ نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے یعنی وہ زوردار و تیار ہے کہ جسے خدا کام میں لاتا ہے اور اُسے ایماندار گنہگاروں کے نجات کی واسطے فائدہ مند کرتا ہے انجیل میں جو سب سے بڑی چیز ہے اور جسے خدا نگاہ رکھتا ہے سو وہ نجات ہے نجات نقطہ ایک بڑی بات نہیں ہے بلکہ ایک برتر چیز ہے۔ کیونکہ روح جو ہمیشہ کے لئے خوشوقت یا پریشان ہو سکتا ہے اسکے لئے انجیل کی مانند کوئی چیز ایسی بڑی اور ضرورت کی نہیں ہے اور سب کا خیال کرنا افسوس ہے کہ کوئی غریب غافل ان کہی اس نجات کو ہلکا اور حقیر سمجھے۔

جاننا چاہیے کہ اس سے زیادہ اور کوئی نامی عام بات ہے کہ جو ہم اکثر لوگوں کو کہتے سنتے ہیں کہ میں نجات کی امید رکھتا ہوں۔ لیکن ایسے لوگ نجات کا کیا خیال رکھتے ہیں صرف وہ یہہ امید رکھتے ہیں کہ جب وہ سے مرینگے تو وہ دوزخ میں کہ جو ایک جگہ آگ اور اذیت کی ہے نہ جائینگے بلکہ آسمان پر جائینگے اور سچا اور چمکتی جگہ میں کہ جو ملک سے اونچی ہے اور جہان سب کو گہرا اور غم سے آزاد ہونگے لیکن تسپر بھی غریب اور نادان مخلوق گناہ سے اور اوس کے جرم سے اور اسکی قدرت سے نہ بچنے کی اور نہ اپنے دلوں کی تبدیلی کی



خواہش رکھتے ہیں اور نہ اپنے خصلت کے پاک ہونیکے لیے اور اپنے دنوں کو مسیح کی  
 محبت سے معمور کرنیکی خواہش رکھتے ہیں لیکن جو نجات انجیل میں مقرر کی گئی ہے  
 بیان سے باہر ہے یعنی وہ سب سے بڑی برکت ہے جو خدا دیکتا ہے اور آدمی پکنا  
 اور انجیل ہی کے وسیلہ سے خدا اوس برکت کو دیتا ہے اگرچہ سب زمانہ میں دانا لوگوں  
 نے اس فی خصلت کی پریشانی اور تباہ حالت کیواسطے علاج کی احتیاج دیکھی ہے اور  
 اس مقدمہ میں دانا لوگوں اور قانون ایجاد کرنیوالوں نے اپنی حکمت کے لیے ناپید  
 آزمائش کی ہے کیونکہ دینے کی حکیم ہے لیکن دوا جو روح کے چٹکا کرنے کے لیے ہے اُسے  
 فقط انجیل دیکھتی ہے اور وہی ناپیدہ مندھے اور وہ نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے  
 اور وہ روح کے : ہم میں ایک قدرت رکھنے والا وسیلہ ہے یعنی ہم سب کو گناہ کی قصور  
 سے بچانیکے لیے اور ہم سب کو بہشت کا حق دار کرنیکے لیے اور ہم سب کو گناہ کی قدرت سے  
 بچانیکے لیے اور ہم سب کو آسمان کے لائق کرنیکے لیے ایک وسیلہ ہے +

**پہلا** ہمارے گناہ کی مغفرت کے لئے اور ہماری شخصیت کو بے قصور ہونے  
 کے لئے انجیل خدا کی قدرت ہے۔ کیونکہ انجیل کے بغیر کبھی یقین نہ ہوتا کہ ایسا بڑا خدا  
 گنہگار کو معاف کریگا اور نہ ہم کبھی واقف ہوتے کہ وہ کس شرط پر مغفرت کریگا اور  
 ہم کو کبھی یہ یقین نہ ہوتا کہ فی الحقیقت ہم اسکی مہربانی کی حالت میں ہیں لیکن انجیل خود خدا  
 طرف سے پیغام ہے نہ ہمیں فقط یقین کرنیکے لیے کہ اسکی پاس مغفرت ہے بلکہ وہ ہماری  
 دعوت کرتی ہے کہ ہم اسکی مغفرت کو طلب کریں اور اوسکو پاویں اور انجیل صلح  
 کی خادم بھی ہے یعنی خدا نے لوگوں کی تقصیر و نکو حساب کر کے مسیح کے وسیلہ سے  
 دنیا کو آپ سے ملایا خدا نے اپنی شریعت اور عدل کے قائم رکھنے اور صلح کرنیکے لیے اپنے

بیٹے کی شفاعت اور قربانی کو مقرر اور قبول کیا اب کہ شریعت گناہ کا دعویٰ  
 نکرے یعنی جو ایمان لاتے ہیں یا اس کفارہ کو قبول کرتے ہیں کسی وجہ کی اذکو  
 سزا نہ دے اسی سبب سے انجیل کے خاموشی کے قاصد کی مانند گنہگاروں میں سے  
 عرض اور اتھاس کرتے ہیں کہ وہ خدا سے مل جاویں کیونکہ حقیقت میں خدا کے عدل  
 کو اسکے بیٹے کی موت سے بدلادیا گیا ہے تاکہ وہ عزت کے ساتھ گنہگاروں میں سے  
 کرے اور وہ ان مہربان تسلیم کرنے والی منت کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی نجات  
 کے ہتھیار پہنچیں اور خدا کی مرضی کے موافق اس کی رحمت کو قبول کریں اور اپنے  
 تین اُسے بے تکلف سوچ دین تاکہ وہ یہ ابدی صلح اور دوستی میں قائم کئے جائیں  
 حق کا یہی اصل مقصد ہے جو کہ دوسری آیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی خدا کی  
 نیکی جو ایمان سے ہے ایمان پیدا کر نیکی کو اس میں ظاہر ہوتی ہے یعنی مسیح کی راستبازی  
 ایمان کے وسیلہ سے ہماری ہو جاتی ہے کیونکہ وہ ایمان لانے اور بھروسہ رکھنے کے  
 لئے ظاہر کی گئی ہے۔ اب خدا اس انجیل کو نجات کے لئے اپنی قدرت بناتا ہے۔  
 یعنی اپنی روح کی قدرت سے ہماری دانش کو کہہ دیتا ہے کہ ہم اسے قبول کریں  
 اور اس پر اسے ایمان لا دیں یوں گنہگار خدا کے پاس آتا ہے اور قبول کیا جاتا ہے  
 اور نجات پاتا ہے۔

دوسرا ہماری رو کو سر نو کرنیکی لئے یہ انجیل خدا کی قدرت ہے اور خدا کی  
 مشیہ کو ہماری روح میں بہر دینے کے لئے اور ہمارے گناہوں کو مغلوب کرنے کے  
 لئے اور ہمارے اسکی پاکیزگی کے موافق بنانیکے لئے ہے کہ جس بغیر خداوند کو کوئی دیکھ نہیں  
 سکتا ہے جیسا کہ مسیح کا بڑا مقصد ہم سے بکو گناہ سے بچانیکے لئے تھا ویسا ہی ہم سے

دو زخ سے بچانیکے لیے ہے ہم سب کو شیطان کی غلامی سے اور اپنے ذاتی ظلم سے  
 چھوڑنا اسکی نجات کا ایک بیش قیمت حصہ سمجھنا چاہیے جلتا چاہیے کہ جو نجات کی  
 تعلیم ایمانکے وسیلہ سے ہے وہ پاکیزگی اور اچھے اعمالوںکے نقصان کو نیکی برخلاف  
 ہے بلکہ وہ انکو پیدا کرنے کے لیے خدا کا روبرو اور تیار ہے اور دنیا میں جو خالص  
 نصیحت ہے وہ عیسٰی مسیح کے انجیل میں ہے عیسٰی مسیح نے جو تعلیم کہ اپنے شاگرد  
 کو دی اس میں ان سب سے نہایت بہتر اور بزرگ اخلاق بھی ہیں کہ غیر قوم کے دانائے  
 جانتے تھے اور انجیل ہم سب کو اور دوسری تعلیموں سے نہایت زیادہ تابعداری بھی کہلا  
 تی ہے حقیقت میں یہاں پر گناہ کی برائی دکھائی دیتی ہے یعنی خاص کر مسیح کی جاننے  
 اور اذیت سہنے میں اور یہاں پر عزیز نجات دینے والی کی چال اور چلن میں پاکیزگی  
 آسمانی خوبصورتی کے ساتھ بھی دکھائی دیتی ہے۔ اور یہاں پر ہم مسیح کی محبت  
 سے زبردستی کہنے جاتے ہیں اور اُسے ہماری محبت رکھنے کی دلیل یہ ہے کہ ہم اس کے  
 حکم کو مانتے ہیں اور وہ اپنی سب بہترین دے لے بھی چاہتا ہے کہ وہ اس کے موافق ہو  
 اور وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ وہ اپنے اٹھارہ کرین اور ہر روز صلیب اٹھائیں اور اپنی  
 جسمانی خواہشوں کو ماریں اور گناہ سے جدا ہوں اگرچہ وہ دے دینے کا تہہ یاد دہنے  
 انکے کہ مانند عزیز ہوں اور اپنی محبت اور ہر کی چیزوں پر کہیں اور اپنے خدا کی عبادت  
 میں سرگرم ہوں اور ہر ایک اچھی بات اور کام میں ترقی کریں اور اپنے سب کاموں میں  
 دیانت دار اور عادل ہوں اور غریبوں اور محتاجوں کے لئے سخی ہوں اور بیماروں کو  
 دیکھیں اور بہو کہوں کو کہلاویں اور تنگ کو تنگ پنا دیں۔ مختصر کلام کہ وہ یہ چاہتا  
 ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو ایسا پاکیزہ کرین جیسا کہ اپنے تئیں کرتے ہیں +

انجیل نہ فقط ایسا پاک مزاج اور اعمال چاہتی ہے بلکہ ایمانداروں کو ان کے حاصل کرنیکے لیے قدرت بھی دیتی ہے اور وہی ایمان مسیح کو ہماری راست بازی بناتا ہے اور ہمارے  
 اس میں وصل کرتا ہے کیونکہ اس کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے ہیں اور اس وصل کی تاثیر  
 سے ہم سب کچھ کر سکتے ہیں جیسے کہ درخت سے ڈالی میوہ لانی کے لیے تاثیر حاصل کرتی ہے  
 ایسے ہی ایماندار مسیح کی معموری سے فضل و برکت پاتا ہے۔ ایسا کہ وہی خداوند  
 یسوع مسیح کے وسیلہ پاکیزگی اور نیکی کا پہل جو خدا باپ کے جلال کے لیے ہے لاتے ہیں +  
 قیامت انہما جواب شروع ہوئی ہے + وہ جلالین کامل ہوگی  
 جلتا چاہیے کہ فضل جلال کا غنچہ ہے کیونکہ آسمان کے وارث اس جہان میں ہی آگے سے  
 آسمان کا مزا چکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کی ردھ کو اپنے میں رکھتے ہیں جو کہ مہر اور  
 بیعت اور اس جلالین داخل ہونی کا ہے۔ مقدس یوحنا کہتا ہے کہ اس سے ہم جانتے  
 ہیں کہ ہم خدا میں اور وہ ہم میں رہتا ہے کیونکہ اس نے اپنی روح ہمیں دی ہے اور  
 یہ ہم پر ہی گواہی ہے اور یہی یقین کرنیکا بڑا سبب ہے کہ ہم نہایت کیمات میں ہیں۔  
 یعنی ہم ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہیں اور ہم بیعت پاکے پورے مال کے پانی کی امید رکھتے  
 ہیں۔ جلتا چاہیے کہ اس پریشان جہان کے مقصد یوں میں مدد کیا جاتی ہے کہ ہر شے  
 ہے۔ اور یہی فقط موت کے لئے علاج کافی ہے۔ اگر گناہ معاف کیا جائے تو موت  
 ہمارے نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے۔ گناہ کا نیش موت ہے لیکن مسیح نے ان نیش  
 کو توڑ ڈالا ہے خدا کو شکریہ کہ ہم سب کو خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے فتحمندی  
 دیتا ہے یعنی ایماندار اپنے حال کی آزمائش کے ربخون سے جلد رانی پاؤں گے۔ اور خدا کی ہوائی  
 روح مسیح کے ساتھ ہوگی اور خانی جسم جلال والا ہو کے اٹھیکا تب اپنے باپ کی بات



نادانوں اور کم زور اور کمینہ اور چھانکے حیرت خیز و کوسند کیا تاکہ زور آور اور عزت دار چھوڑ  
 کر شرمندہ کر دیے تاکہ کوئی آدمی اسکے آگے فخر نہ کرے پوشیدہ نرمیکہ مسیح خوش ہوا جبکہ غریب  
 کو انجیل کی منادی کی گئی اور شیر خوار و نہر ربانی چرین غار کی گئیں +  
 دوسرا سبب یہ ہے کہ بعض انجیل سے اسلئے شرماتے ہیں کہ سوایے کمزور اور نادان  
 لوگوں کے کوئی اسے قبول نہیں کرتا ہے۔ ایسے ہی اقتدا میں بہتر ہے یونانیوں نے جو کہ عالم  
 اور فاضل تھے انجیل کو شمار کیا تھا اور اب بھی بہتر ہے جو اپنی دانست میں دانا ہیں اور  
 ایسے ہی شمار کرتے ہیں اور ویسے دعویٰ کرتے ہیں کہ افسین ویسے راز ہیں کہ جو سمجھتے  
 نہیں آتے یعنی جیسا کہ تلمیذ اور مجسم اور کفارہ اور نمئی بدایش اور قیامت وغیرہ میں  
 اسکا ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ بہت سے راز موجودات میں بھی ہیں جسے دانا تر لوگ  
 بیان نہیں کر سکتے۔ تو یہ کہ کیا کوئی تعجب کی بات ہے کہ دین میں راز ہوں اور خاص کر  
 وہ خدا کہ جو بے بیان روح ہے ہماری سمجھ سے باہر ہو یہ سچ ہے کہ بہتری چیزیں  
 انجیل میں ہیں کہ جو ہماری عقل سے باہر ہیں لیکن ہم ہر ایک آدمی کا سامنا کر کے کہتے ہیں کہ  
 اس میں ایسی کون سی چیز ہے جو عقل کے برخلاف ہے ویسے ثابت کریں اور سوای  
 اسکے یہ خیال رکھنا چاہیے کہ انسان تباہ مخلوق ہے کیونکہ اسکے دلکا خیال ہمیشہ بڑے  
 اسلئے نفانی آدمی میں حیوان ناطق خدا کی روح کی بات کو قبول نہیں کرتا اور نہ وہ انکو  
 سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور سے سمجھ جاتے ہیں۔ اس سے ہم دریافت کرتے  
 ہیں کہ اگرچہ عقل خدا کی ایک عمدہ بخشش ہے لیکن انجیل کے مطلب کی ہدایت کرنے کے لئے کافی  
 نہیں ہے اور وہ جو بچنا چاہتا ہے اسے لازم ہے کہ لڑکے کی مانند حلیم ہو اور خدا سے  
 تعلیم پانیکے لئے دعا مانگی + تیسرا سبب یہ ہے کہ بہتر ہے انجیل سے شرمناک

انکسا سچا اور بڑا سبب یہ ہے کہ وہ اس جہان سے علیحدہ اور خودی کا انکار اور گناہ کا ہلاک کرنا نہیں چاہتے ہیں کیونکہ انجیل اور میونکو جانوروں کی مانند جسمانی خواہش میں رہ کر زندگی بسر کر نیکی اجازت نہیں دیتی ہے وہ ایمان اور توبہ اور بندگی کی زندگی بسر کرنا چاہتی ہے مختصر کلام ہر ایک دین کے اقرار کر مینوالے کو مسیح کہتا ہے کہ تو اپنا دل مجھ دے اب جب تک کہ آدمی اپنے جسمانی حالت میں رہتا ہے وہ جہانکو اور گناہکو پیار کرتا ہے اور اوسکا دل خدا کے سامنے دشمن ہے وہ اندھیر پور روشنی سے زیادہ پیار کرتا ہے کیونکہ اسکے کام برے ہیں +

جبکہ انجیل کی یہ پاک خاصیت ہے تو اسکے انکار کر نیکی عیوض میں اسکی زیادہ کرنا چاہیے۔ اور انجیل ثابت کرتی ہے کہ وہ خدا کے پاس سے آئی ہے اور اسی سبب مقدس پورس نے اس میں فخر کیا۔ یعنی اوسنے کہا کہ خدا نکرے کہ میں فخر کروں سو اُس فخر کے کہ جو اپنے خداوند عیسیٰ مسیح کی صلیب کی بابت ہے جس سے دنیا میں نزدیک اور میں دنیا کے نزدیک مصلوب ہوں +

**فائدہ** اور اب ایسے میرے بھائیو اور بھائیو اس نصیحت کی باتیں قبول کرو اگر خدا نے اپنی نہایت رحمت سے جلال والی انجیل کو ہمارے لئے بھیجا ہے۔ تو آؤ ہم سب اسکے لئے شکر گزار ہوں اور اس میں بہت غور کریں۔ اور اسکو اپنے دل کی خوشی اور اپنی زندگی بہرہ کا بنا لیا چاہیے۔ جیسا کہ یہ ہمارے بہتر خیال کے لائق ہے۔ ویسا ہی اور کئی دوسری چیزیں بہتر اور واجب خیال کے لائق نہیں ہیں۔ تباہ جہان کے لئے یہ خدا کا سب سے بہتر اور بڑا انتظام ہے۔ خاص کر خدا یہ خیال کرتا ہے کہ کس طرح سے ہم اسے قبول کرتے ہیں آؤ ہم سب ہر شے پر اس کی غفلت کریں کیونکہ ان چیزوں میں نظر کر نیکی لئے فرشتے خواہشمند ہیں۔ جبکہ ان چیزوں سے

اتنی زیادہ غرض ہے تو کیا کوشش سے اسکا شغل کرنا چاہیے کیونکہ انجیل کے مقابلہ میں اور سب کتابیں رومی کاغذ کی مانند ہیں یعنی انجیل کی خوشخبری کے مقابلہ میں اور سب خوشخبریاں ناچیز ہیں صرف یہی ہم سب کو تعلیم دے سکتی ہے کہ کس طرح ہماری مغفرت اور پاکیزگی ہووے۔ یہی صرف ہماری اسجھان اور ابد کی خوشی کو محفوظ رکھ سکتی ہے +

اب ہم یہ سن چکے ہیں کہ انجیل خدا کی قدرت ہے اور یہ وہ چیز ہے کہ جس کے وسیلہ سے خدا کام کرتا ہے اب جانا چاہیے کہ کس نے اور کس نے اس انجیل کو فائدہ مند اور زوردار بتایا رہنمائی کے لئے بنایا ہے۔ یعنی انکے لئے جو کہ اسپر ایمان لاتے ہیں۔ ایمان منکر کا نہیں کیونکہ وہ اُس میں کچھ اور بچا نہیں رکھتے ہیں۔ جانا چاہیے کہ ایمان سچی ضمانت ہے میں نے انجیل کی سچائی کو قبول کرنے میں شروع ہوتا ہے۔ اور وہ انجیل کو ربانی شہادت کی مانند قبول کرتا ہے۔ اور اسپر ایمان دار اپنی ہر کرتا ہے کہ وہ سچ ہے اور بعد اوسکے وہ مسیح پر عبور کرتا ہے۔ یعنی وہ پہلے مضبوطی سے انجیل کو قبول کرتا ہے تب وہ بدل اور جان اسکی برکتوں کو قبول کرتا ہے اور اوسکی تعلیم کو سچ جان کر یہ یقین کرتا ہے کہ جو فائدہ اُس سے حاصل ہوتا ہے وہ سب اسکا اپنا ہے۔ اور تب ایمان دار مسیح میں داخل ہوتا ہے اور ہمیشہ مسیح پر رہتا ہے۔ اور بعد اسکے خوشی سے اپنی خود کی ہر شے کو اور سب جسمانی لیاقت کے خیال کو ترک کرتا ہے۔ اور اس نیاہ کی طرف دوڑتا ہے اور وہ ان پر وہ محفوظ رہتا ہے اور وہ اُس نیاہ پر متمکز کرتا ہے اور اسکو کبھی نہیں نہوگی اور جب یہ کہ چکات ہیں اور آرام اسکے دل پر بیغہ کرتا ہے اور امید اوسکے دل کو زندہ کرتی ہے اور محبت اسکے دل کو سرگرم کرتی ہے اور سرگرمی اوسکی مدھ کو روشن کرتی ہے۔ اور تب



وہ پکارتا ہے کہ اے عزیز نجات دہندہ میں تیرا مومن آہے میں تیری پیروی کروں گا اے میں تیرے  
 پر اپنی ساری زندگی بہر تیری بندگی کروں گا اے میری پہلے آؤ ہے کہ میں ہمیشہ کے لئے تیرے  
 ساتھ آسمان پر ہوں + اُس انجیل سے جو کہ ایسے دانائی سے پھرے ہے اور ایسے پاک  
 اور ایسے معزز خدا کے سامنے اور آدمیوں کے لئے ایسی صاف اور سیدھی ہے تو کیا کوئی اس سے  
 شرمندہ ہو سکتا ہے ان دسے شرمندہ ہو دین جو کبھی اسکی خاصیت سے واقف نہیں  
 ہوئے ہیں۔ اگر وہ اسکی روح کے لئے خدا کی قدرت ہے تو کوئی آدمی اس سے شرمندہ ہو سکتا ہے  
 ہرگز نہیں بلکہ وہ جو ایمان لاتا ہے وہ شہادت اور گواہی اپنے میں رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ اس صیغہ کا  
 کہ جو اپنے میں رکھتا ہے اسکا جواب دے سکتا ہے اور سچ میں اطمینان پاکے سچے مصلو کے ایمان کا  
 اتوار کر نیکے لئے شرمندہ نہ ہوگا۔ اور اسکے چند ایک پیچھے بہادری سے گناہ اور جہان اور شیطان سے  
 لڑیکا اور مسیح کا ایمان دار سپاہی اور نوکر اپنی زندگی کے آخر تک بنا رہے گا ان خبردار ہونے ای جان  
 لوگو تاں ہوسے کہ عقل کی شیخی اور بدگوئی و نینداری ٹکوا یا نہ سے پہکا وے۔ ہمیشہ ہر شیخ  
 ہوا اور مسیح کی ان دہشت ناک باتوں کو یاد رکھو یعنی اس زمانہ کے زنا کار اور گنہگار لوگوں میں سے  
 جو کوئی مجھ سے اور میری باتوں سے شرمائے گا ان آدمی بھی جب اپنے آپ کی حشمت سے پاک فرشتوں کے  
 ساتھ آویگا اس سے شرمائے گا حاصل کلام اب ہر ایک جو عیسائی کا نام رکھتا ہے بدیہ سے بہا کے واضح  
 ہو گیا کہ ہمیں انجیل سے شرمنا نہیں چاہیئے۔ ویسا ہی اور سب باعث شرمندہ ہون بہت  
 لوگ میل کے برخلاف بہت بدگمانیاں کرتے ہیں اور اسکے پڑھنے میں بھی تعصب کرتے ہیں۔ مگر  
 کی زندگی کے احوال پڑھنے سے رغبت رکھتے ہیں۔ جاری ہر زندگی گذران میں پاک انجیل کی نقل لکھی ہوئی  
 دکھلاوین۔ اور لین ہم اسے زینت دین اور جہان سے اسکی سفارش کریں اور انہیں عیسائی  
 دین کو ربانی کہنے کے لئے بالکل محبوب کریں + آمین +

گناہ اور موت یا فضل اور زندگی

## پنسیویں نصیحت

### رومیوں کا آٹھواں باب تیرہویں آیت

اگر تم جسمانی طور پر گزاران کرو تو مرو گے پر اگر تم روح کی مدد سے جسمانی کاموں پر غلبہ کرو تو زندگی پاؤ گے + جاننا چاہیے کہ یہ باتیں موت اور زندگی کو ہمارے سامنے رکھتے ہیں۔ یعنی ابدی زندگی اور ابدی موت کو۔ پوشیدہ نہ ہو کہ یہ سب ہم پر صفائی سے ظاہر کرتے ہیں کہ گناہ میں زندگی بسر کرنا اور فضل کی حالت میں رہنا ایک ابدی انجام کیا ہوگا اسلئے اب انہیں صفائی سے سمجھنے کے لئے ہمیں جبری ضرورت ہے کہ تمام جانین کہ غارے آئندہ کا حصہ کیا ہوگا یہ ذیل کی باتیں ایک پُرانے خادم دین نے کہیں ہیں یعنی یہ کہ تمہیں اپنے تئیں سنجیدگی سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ میں بچوں کا یا مرزنگا۔ جبکہ تم بیمار یا مرنے کے قریب ہو اگر اس وقت کوئی چنگاری ایسا نکلی تم میں ہو تو تم ڈرتے اور کانپتے اپنے سے یہ سوال کرو گے کہ اسی غریب روح تو کہاں جاتی ہے۔

ایسے میرے دوستو یہ سوال اب اپنے سے کرنا بہتر ہے کہ جب تک تم کو اپنی غلطی کی اصلاح کرنیکے لئے فرصت ہے۔ شاید جو تم اب تک غلطی میں رہے ہو۔ تو اس قرن سے زیادہ جلد کوئی اسکا فیصلہ نہیں کر سکیگا۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ اگر تم جسمانی طور پر گزاران کرو تو مرو گے وغیرہ ان باتوں میں دو چیز ہیں جنکا بیان دو آسان فقرے میں کرونگا +

پہلا حصہ اگر گناہ ہم میں رہے تو ہمارا ابدی موت ہوگی +

دوسرا حصہ اگر گناہ ہم میں رہے تو ہم ابد کے لئے جینے +  
 پہلا حصہ جلتا چاہیے کہ اگر گناہ ہم میں رہے تو ہم مرینگے یعنی اگر وہ  
 ہم پر حکومت اور سلطنت کرے یعنی اگر ہم جسمانی طور پر گنہگار نہ بنیں تو ہم مرینگے +  
 جسم سے یہ سمجھنا چاہیے کہ انسانی خصلت میں تباہ حالت جو وہ اب رکھتا ہے -  
 واضح ہو کہ انسان جو خصوصیتیں جسم اور روح سے مرکب ہے لیکن اب فقط انسان  
 جسم کہلا یا جاتا ہے کیونکہ خدا کی طرف سے روح مر گئی ہے اور وہ نقطہ اجسامی اور  
 زندگی میں جیتے ہیں - کیونکہ ایسے ہی اس بدجہان کی بات طوفان سے پیشتر خدا نے پیدائش  
 کے چوتھے باب اور تیسری آیت میں کہا ہے کہ میری روح انسان میں ہمیشہ اشرار کرگئی یعنی  
 اچھے مشورت اور دیانت و آراگاہی فوج اور دوسروں کے وسیلہ سے کام کرتا ہے -  
 کیونکہ وہ جسم میں وہ نہایت بد اور لاعلاج ہے اور جسمانی اور نفسانی ہے اور گناہ اور  
 جسمانی خواہشوں کی کچھ پین ڈوبا ہے خدا کے فضل کے پانے سے پیشتر سب آدمیوں کا حال  
 ایسا ہے رہتا ہے - وے اپنا نام اُس حصہ کا رکھتے ہیں جو ان پر سلطنت کرتا ہے یعنی  
 اپنے جسم کا نہ روح کا - کیونکہ وے اُن چیزوں سے جو کہ بدن اور جسمانی عشرتوں سے  
 رکھتے ہیں انہیں بالکل مشغول ہیں اس لئے دل جسمانی کہلا یا جاتا ہے کیونکہ پانچ اور  
 چھ آیت میں لکھا ہے کہ وے جو جسمانی ہیں جسمانی چیزوں کو مانتے ہیں اور وے جو  
 روحانی ہیں روحانی چیزوں کو مانتے ہیں کیونکہ جسمانی چیزوں کا نام موت ہے اور روحانی  
 چیزوں کا نام زندگی اور آرام ہے - پوشیدہ نر میں کہ یہ دیکھی بد حرکت جسم کہلائی جاتی ہے  
 کیونکہ وہ جو اسٹون اور بدن اور عضووں کے وسیلہ سے کام کرتا ہے - کیونکہ جسمانی  
 اپنے عضو کو ناپاکی اور نارسائی کے بندے بناتے ہیں - رؤس نکلا ۷ باب اور ۱۹ آیت

جانا چاہیے کہ ناپاکی اور بدکی عادت ظالم خاوند اور اتا کی مانند ہیں کہ جو گنہگار پر سلطنت کرتے ہیں اور گنہگار نہیں کو اپنے بدن کے عضون اور دلی محبت کو سونپتا ہے۔  
اب جسم کے طور پر گنہگار ناپاکی کو زنا جاری بکشت کا ارشاد اور حکم مانتا ہے اور خدا کی مرضی کے بغیر اپنے گنہگار کی خواہش کو راضی کرنا ہے ان میں یہ صاف اسکی مرضی کے برخلاف ہے اور یہ بات جسمانی آدمی کے اعمالوں اور باتوں اور خیالوں کے غور کرنے سے اور زیادہ صاف ظاہر ہوگی۔ اب پہلے اسکے اعمال کو غور کرو۔ جیسا کہ انجیل سے کہی ایک کا گلاتیون کے باب ۱۹ آیت میں حواری ذکر کرتا ہے۔ یعنی زنا کاری اور حرام کاری ناپاکی وغیرہ یہ خرابیاں ہیں کہ جبکہ صرف اس بد جہان کے لوگ مضبوطی سے بائبل میں کیونکہ جہان ان ناپاک خواہشوں سے بہرا ہے اور خاص کر جوانی میں بھی گناہ غالب ہوتے ہیں اور ان کے پوشیدہ کاموں کا ذکر کرنا بھی شرم ہے۔ اگرچہ اکثر ناپاکی کا سبکی سے خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن مقدس کتاب ہجو یقین کراتی ہے کہ رندی باذن اور حرام کاروں کا خدا انصاف کریگا۔ اور جانا چاہیے کہ شراب خواری جسم کا کام ہے۔ اور احمق اس گناہ سے خوش ہوتے ہیں لیکن مقدس پولوس پہلے کرختیوں کے ۶ باب اور ۱۰ آیت میں بیان کرتا ہے کہ متوالے خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہونگے پوشیدہ نہ رہے کہ یہ بات بہت عام ہے کہ لوگ اس گناہ سے بیخوف ہونیکے لئے اپنے تئیں ان باتوں سے تسلی دیتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ میں جین کر دنگا اگرچہ اپنے دلی کشمیری میں جہنم کی تشنگی سے اپنا نشہ بڑاؤں لیکن اس مقدمہ میں خدا کیا کہتا ہے یعنی یہ کہ خداوند اسے سنجھوڑیگا بلکہ اس وقت اس شخص پر خداوند کی غیرت اور غضب کا دھواں اٹھیکا استغنا کا ۲۹ باب اور ۱۹ آیت۔ جانا چاہیے کہ ناپاک آدمی بھی جسم کے طور پر گنہگار ناپاکی ہے اور

اس سے اور کیا صاف دلیل ہو سکتی ہے کہ آدمی کا دل خدا کی دہشت سے خالی ہے جبکہ خدا کا سامنا کرنا فیض دہر ہے اور اس کا دہشت ناک نام بے نایدہ اور ناپاکی اور بدیہ لیتا ہے۔ اور سبت کے توڑنیوالے بھی یعنی جو شخص خدا کی قدرت کا خیال نہ کر کے اور نہ اس کی بندگی کی محبت اور نہ اپنی رو کلی پروا کر کے جسمانی کاموں اور سستی اور عسرت میں خداوند کے دلی مقدس گھر کو نیکو دلیر سے خرچ کرتا ہے تو وہ جسم کے طور پر زندگی بسر کرتا ہے اور سبت توڑنیوالے کے چال دہشت ناک طور سے ثابت کرتی ہے کہ وہ جسمانی ہے اور اپنی دلیین خدا کی راہ سے اتنا نادان و اقص ہے جتنا کہ نابود ہو مینوایے حیوان ہیں اور یہ جہلنا چاہیئے کہ کوئی بے بنیاد باتوں سے اپنے تین فریب ندیے کہ ایسی باتوں کے سبب خدا کا غضب نافرمان برادر گون پر نازل ہوتا ہے ۴

لیکن نہ فقط جسم کے طور پر زندگی بسر کرنے سے انکے عظیم بد اعمال ظاہر ہوتے ہیں بلکہ آدمی کی زبان اس کے بہید کو ظاہر کرتی ہے۔ یعنی اس کا مہذبہ جو اس کے دلیین بہر ہے اسکے دلی خبر دیتا ہے ابھی ہم ذکر کر چکے کہ لعنت اور قسم کہانی کے سبب ہمارا ملک غم کرتا ہے اور جو بد سنہ سے نکلتی ہے یعنی خرابی اور میوہ وہ کوئی اور ہوشوے جو نامناسب ہے یہ بھی ان عظیم بد اعمال کے مطابق ہیں افسوس انسان کی زبان جو اس کی بزرگی ہے جہوشہ لبنے اور بد کوئی اور تہمت اور شہوت انگیز گیت اور میجائی کی باتیں کرنے سے کیسی خراب ہو گئی ہے۔ سوزان بھی ایک آگ ہے اور بدی کی دنیا ہے اور ہمارے عضو کے بیچ میں ایسی تو ہے کہ ساری بدنکو داغ لگاتی ہے اور جہنم سے جلائی جاتی ہے یعقوب کا ۲۔ باب اور ۶۔ آیت۔ واضح ہو کہ جسمانی لوگوں کی گفتگو بالکل جسمانی ہے کیونکہ وہ جسمانی مقصد مومنین۔ گنہوں کثرت سے بول سکتے ہیں لیکن خدا کی باتوں کا جزو کر ہو تو مجلس گونگی ہو جاتی ہے اور

جسمانی آدمی کے پاس خدا سے یا ایک دوسرے سے اُس بڑے جلال والی نجات کے مقصد اور ابدی زندگی کی واسطے کہنے کے لیے کچھ بات نہیں ہے۔

اب ہم سب کو ایک بات اور غور کرنا چاہیے۔ یعنی جیسے آدمی کے دلکے اندیشہ میں وہ ویسا ہی ہے کیونکہ آدمی کو اسکے ریاچ اور پسندیدہ اور خوش منظر خیال سے دریافت کرنا چاہیے ہمارے خداوند نے کہا ہے کہ دوسرے بڑے خیالات نکلتے ہیں۔ اگرچہ نیک آدمی میسر ہوگا اور بدی اور کفر کے خیال سے نفرت رکھتا ہے لیکن بد آدمی اذکو پیا کرتا اور پلٹا اور زمین خوش رہتا ہے بد کی بابت یہ کہہ گیا ہے کہ خدا اسکے سارے خیالات میں نہیں ہے وہ فخر کو بغیر کچھ خدا کا خیال کئے ہوئے اوشہتا ہے اور اسکے بغیر خیال کئے ہوئے وہ اپنے کاروبار میں مشغول ہوتا ہے اور بغیر اوسکا خیال کئے ہوئے اپنے میز پر بیٹھتا ہے اور اوسکے بغیر خیال کئے ہوئے میز پر سے اوشہتا ہے اور جانور کی مانند آرام کر سیکو جاتا ہے اسباب کی پانچویں آیت میں یوں کہا گیا ہے جو کہ جسمانی ہیں جسمانی چیزوں کو مانتے ہیں کیونکہ ویسے جسمانی دل رکھتے ہیں۔ ویسے ہمیشہ کی عادت کے موافق فقط دنیوی اور جسمانی اور گناہ کی چیزوں سے جو کہ اُنکے جسمانی اور گناہ اور بے تبدیل خواہش کے موافق ہیں اونسے حلقہ اوشہاتے ہیں اور خدا کے روبرو اپنی درست حالت کے حقیقین کتنی غلطی کرتے ہیں اور ان باتوں سے اپنے تئیں تسلی دیتے ہیں کہ ہم بچینگے کیونکہ وے ایسے بدنہیں ہیں جیسے اور میں اوسکا سبب یہ ہے کہ انہوں نے اپنے دلکی رغبت اور رجوعات کو کبھی خیال نہیں کیا اگرچہ ویسے شرابی اور قسم کہا میسوا لے یا دروغ گو نہیں ہیں لیکن جسمانی چیزوں کو مانتے ہیں تو یہ بات اُن لوگوں کے قائل کر سیکے لیے کیسی کافی ہے جو کہ ہم سب سے مقدس ریخا کہتا ہے اگر ہم جہاں کو پیا کریں تو باپ کی محبت ہم میں نہیں ہے واضح ہو کہ ہمارے

واجب پیشوں اور دنیوی کاموں کے لئے بے شائبہ جائز اور مناسب خیال کی ضرورت ہے اور جہانکے آرام میں واجب خوشی جائز ہے لیکن بدی اس میں ہے کہ جہان کو ایسا پیار کرنا کہ اس کو اپنا حصہ اور خاص بہتری بنانا یعنی جہان کو خدا سے زیادہ پیار کرنا تو خدا کا اور اس محبت کو جس سے ہم اسے پیار کرتے ہیں سچی شمار نہیں کرتا ہے جب تک کہ وہ ہمارے سارے دل اور جان اور زور سے نہایت پیار کیا نہ جائے پرشیدہ نہ ہے کہ خدا کی محبت اور جہان کی محبت تر از نو کے دو پلڑوں کی مانند ہے جب ایک اٹھتا ہے دوسرا جھکتا ہے اور ہر ایک آدمی کو اپنے سے پر جہنا چاہیے کہ اس کا حال کیا ہے ان کیسی تہوڑی جگہ جسمانی انسان کے دلیں خدا کی اور بیش قیمت نجات و ہندہ کی اور روح پاک کے لئے اور روح کی محافظت اور دینی خدمتوں یا ابد کے اندیشوں کے لئے ہے اگرچہ ان چیزوں کا خیال کبھی کبھی دلیں آتا ہے تو یہی اس کو پسند نہیں کرتے ہیں کیونکہ ویسے چیزیں انہیں ایک ٹوٹا اور معمول کی مانند ہیں۔ اور جبکہ ان چیزوں پر غور کر نیکی کے لئے انہیں جبر کیا جاتا ہے تو وہ انہیں ناپسند کرتے ہیں اور پھر خوشی سے دنیوی اور جسمانی مقصد کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جیسے کہ پچھلی پانی میں خوش ہوتی ہے، کیونکہ وہ اس کی درست جگہ سے اب آئیں گے و ستون جو تم اپنی روح کو پیار کرتے ہو تو جسم کی وضع پر گزارا کر نیکی انجام پر غور کرو کیونکہ اگر تم جسم کی طرح زندگی بسر کرو تو تم مرد گے یہ وہ ہشت ناک بات ہے کہ تم مرد گے کیونکہ جسمانی چیزیں ناکامنا موت ہے یعنی جسم کی طرح گزارنا ان کی قسم کی موت کیونکہ جسمانی آدمی اب خدا کے لئے مردہ ہے یعنی جیتے ہی مردہ ہے یعنی خطاؤں اور گناہوں درمیان مردہ ہے۔ کیونکہ گناہ کی فردوری موت ہے۔ یہ نہ فقط جسم کی موت ہے جو روح سے علیحدگی رکھتی ہے لیکن خدا سے جو ساری خوشی کا چشمہ اسے ہمیشہ کے لئے جلا نہیں

بدن اور روح دونوں کی موت ہے۔ اور چھ دوسری موت ہے کیونکہ یہ موت بذاتی موت کے بعد آتی ہے اور یہ نہایت دہشت ناک بات ہے جو کہ بیان سے باہر ہے کہ یہ موت کہی تمام نہوگی کہ وہ ہمیشہ کے زندگی کے لئے اچھے پرستیدہ نہ ہو سکیں۔ اپنے دشمنوں کی طرف اب خدا بہت صبر کرتا ہے۔ کیونکہ اچھے اور برے لوگوں پر اسکا سورج چلتا ہے اور اسکا مہینہ سرتا ہے۔ خدا تو بکیرا سطلے انہیں وقت اور فرصت عطا کرتا ہے تاکہ وہ خدا کی رحمت اور نیکی کو دیکھ کے اسکی طرف پھریں لیکن جب یہ سب بیفایہ ٹھہرا اور انسان اپنی زندگی پر جسمانی راہ میں چلا جاتا ہے تب خدا اپنی مہربانی کو ان پر سے اٹھا لیتا ہے یعنی تحقیق اسکی رحمت ہمیشہ کے لئے اسے صاف جاتی رہیگی اور کہی آگے کہ وہ ان پر مہربانی نہ کرے گا۔ ان افسوس افسوس اس آدمی پر کہ جس سے خدا الگ ہوا اور جنہیں وہ کہیں گا کہ وہ جو مجھ سے آگے مامور ہوں۔ یہ حسب م کے طریق پر زندگی کر رہا ہے کہ نیک ٹھیک اور مناسب انجام ہے۔ سو اے اسکے اور کوئی بہتر چیز کی اسے اُمید ہے۔ واضح ہو کہ اس زندگی کے بعد آدمی کے لئے دو ابدی حالتیں ہیں۔ ان دونوں میں سے ایک کے لئے ہر ایک آدمی تیار ہوتا ہے جتنا چاہیے کہ جسمانی آدمی آسمان کے لائق نہیں ہے وہ دامن نہیں جاسکتا ہے کیونکہ دامن مبارک لوگوں کی ساری خوشی اور شغل روحانی ہے۔ یعنی دامن پر خدا میں خوش رہنا اور خدا کو سپار کرنا اور خدا کی ستائش اور شکر گزاری کرنا نجات پائے ہوئے کا پسندیدہ کام ہے۔ لیکن جسمانی آدمی یہ خوب جانتا ہے کہ اسکو ان چیزوں میں فراہم نہیں ہے اگر وہ آسمان میں داخل بھی ہو تو اس میں خوش رہ نہیں سکتا ہے تو پھر اسکا حصہ کیا ہو گا تو جتنا چاہیے کہ اسکے لئے سوائے دوزخ کے اور کوئی دوسری جگہ نہیں ہے کیونکہ اس کے لئے وہ اپنے تئیں زندگی بھر تیار کر رہا تھا یعنی وہ خدا کی غنی نعمت کے لئے تیار ہو رہا تھا۔



یعنی وہ اپنے دلوں کو سخت کرنے میں اور اسکے رحمت کو بد استعمال کر نہیں اور اوس کے  
 فضل کو حقیر کرنے میں اور نجات سے غافل رہنے میں اور اوس کی قدرت کو پامال کر نہیں  
 اور اسکے نام کا کفر کچھ میں یوں اس دہشت ناک تاریکے لئے دامن کہ جہان اپنے  
 دیکھے موافق کے لوگوں اور شیطان سے جسکا کہنا اسنے مانا ہم مجلس خیر کے لئے تیار  
 کرتا تھا پوشیدہ نہ ہے کہ ایسوں کو یہ فتویٰ دیا جائیگا۔ ایسے ملعون میرے سامنے  
 سے ہمیشہ کی آتش میں جاؤ جو شیطان اور اوس کے فرشتوں کے واسطے تیار کیا گئی ہے  
 ان ایسے دوستوں جو گناہ میں رہتے ہو اس بات کو خیال کرو اور دیکھو کیا دشمن  
 تم رکھتے ہو یعنی بد دل جو اندرونی دشمن ہے بغیر اسکے دنیا اور شیطان امتحان  
 کرنا چاہے تو بیجا یہ ہوگا جسمانی خواہشوں کو رعایت کرنے سے ہوشیار ہو اگرچہ  
 وہ تمہیں تمہارا دوست دکھائی دے لیکن وہ تمہارا بدتر دشمن ہے اور یہودہ  
 کی مانند فریب دینے کے لئے بوسہ دیتا ہے اسلئے گناہ کی خوشی اور جسمانی عشرتوں کے  
 امتحان سے بھاگو اور میں تم سے یہ التماس کرتا ہوں کہ جسمانی خواہشیں جو تمہاری روح  
 سے لڑتی ہیں تو تم بھی جہنم لڑو یہ حقیقت واجب اور ضرورت کی لڑائی ہے کہ جسکے  
 فتح کرنے سے تم کامیاب اور بزرگ ہو گے کیونکہ ہمارے متن میں یہ بات کہی گئی ہے  
 اگر تم روہلکی مدد سے جسمانی کاموں پر غلبہ کرو تو زندگی پاؤ گے۔ اور یہ دوسری چیز کہ  
 جو مقرر کی گئی اسکے بیان کر نیکی کے ہیں ہدایت کرتی ہے **دوسرا حصہ** جانا چاہئے  
 کہ اگر ہم میں گناہ مرے تو ہم ابد تک جہنم کے + اب ہم سب کو سوچنا چاہئے کہ گناہ  
 کا تباہ کرنا کیا ہے اور کس مدد سے ہم اسے تباہ کریں اور اسلئے تباہ کر نیکیا مبارک انجام  
 کیا ہوگا + گناہ کا تباہ کرنا اسکو مار ڈالنا ہے یعنی اسکو قتل کرنا ہے جیسا کہ حاکم

عدل کی راہ سے واجب القتل تقصیر دار کو قتل کرتا ہے۔ یعنی پہلے اس پر شبکیا جاتا ہے اور بعد اس کے وہ پکڑا جاتا ہے اور اس کی تجویز ہو کر مارا جاتا ہے۔ اس لئے پہلے ہم سب کو اپنے سے اور اپنے گناہوں سے واقف ہونا ہے کیونکہ دین میں جو پہلا قدم ہے وہ غور کرنا ہے پوشیدہ نہ رہے کہ جس نے ابھی تک یہہ دریافت نہیں کیا ہے تو وہ یہہ یقین کرے کہ وہ ابھی تک درست نہیں ہوا ہے کیونکہ گناہ کو بدتر دشمن کی مانند خیال کرنا چاہیے کہ وہ ظالم ہے اور ہمیں اپنا غلام کرنا اور ہماری رو ملکوتیہ کرنا چاہیے ہم دلوں کو اپنے گناہوں کا دریافت کرنا چاہیے انہیں تو وہ یقین جلاؤ کہ ہمیں دریافت کر گیا خدا کے فضل سے ہمیں انہیں تباہ کر نیکا ارادہ کرنا چاہیے ورنہ وہ ہمیں تباہ کرینگے اس مقدمہ کے مقصد کا انجام یہہ ہے کہ مارو یا چارو نہ کو چاہیے کہ گناہ کو مارو ورنہ وہ تمکو مارے گا۔

لیکن یہہ صورت سے کیا جائے یعنی بیشک گناہ صلیب پر کھینچا جائے اور اس کے مارنیکا پہلے ہو جائے جو خدا نے مقرر کیا ہے جانا چاہیے کہ وہ جو مسیح کے بن جسم کو اس کے ہوا و ہوس سمیت صلیب پر مارا ہے اور ہمارے گناہ کی ہلاکت مسیح کی صلیب موت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ کیونکہ وہ نہ فقط اس کے مانند ہے بلکہ گناہ کی ہلاکت اس سے نکلتی ہے۔ گناہ کی موت کے لئے مسیح کی موت کی ضرورت تھی کیونکہ وہ فقط اس کے موت کے وسیلہ سے مارا جاسکتا ہے اور بغیر اس کی موت سے علاقہ رکھے کوئی گناہ کو اپنے میں مار نہیں سکتا ہے۔

اجانا چاہیے کہ صلیب موت ایک دردناک اور سخت موت تھی اور ایسے ہی گناہ کی موت ہے ہمارے تین گناہ پر رعایت کرنا چاہیے کہ وہ آپ سے مر جائے بعضے لوگ یعنی خاص کر دیرینہ لوگ یہہ خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گناہ کو ترک کیا ہے لیکن حقیقت یہہ ہے کہ ان کے گناہوں نے انہیں چھوڑا یا ایک گناہ نے دوسرے گناہ کے لئے جگہ کر نیکا اسے چھوڑا ہے۔ گناہ کو پکڑنا چاہیے

اگرچہ وہ کیسا ہی سخت اور زور آور ہے۔ اسکو اس چوراہے اور غنی کی مانند جو تہہ دار  
 گھوٹن نعت میں سینہ دیتے ہیں گرفتار کرنا چاہیے شاید بذکی عادتوں کو ملزیم کے لئے  
 بڑی درد انگیزی ہو۔ اسلئے گناہ کو جیسے سچ دہنے ہاتھ کاٹنے یا دہنے آنکھ کھالنے  
 سے تشبیہ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا اس سے بہتر ہے کہ دونوں ہاتھ یا دو آنکھیں لٹک جائیں  
 میں جاسے اگرچہ پرانے گناہوں کو ترک کرنا بہت مشکل ہے لیکن آسنا ہونا ضرور ہے  
 اور خدا کے فضل سے وہ ہو سکتا ہے + جانا چاہیے کہ صلیبی موت ایک فضیلت کی موت  
 صلیبی موت سب سے بڑا اور غلام اور تقصیر وار اس طرح سے مارے جاتے تھے ایسے ہی عیسائی  
 جو روح کے وسیلہ سے بذکی عادتوں کو مارتے ہیں اور گناہ کی پرانی انسانیت کو آثار پر چھوڑتے  
 ہیں اور خداوند عیسیٰ سے سچ کو پہن لیتے ہیں ویسے ہی حقیر ہونیکے امید رکھیں جیسا کہ اوسکا  
 نجات دہندہ ہوا تھا۔ اگرچہ جہان اخلاق کو قبول کرتا ہے لیکن پاکیزگی سے وہ نفرت کرتا  
 ہے اکثر دین کا بُرا نام رکھا گیا ہے۔ متقی لوگ سابق میں ہنسی کی راہ سے پاکیزہ کہلائی  
 جاتے تھے گویا کہ جہان کی ناپاکی سے پاک ہونا ایک فضیلت کی چیز ہے۔ اور ان دوزخین  
 وے دیندار لوگوں کو قواعد پر چلنے والے کہتے ہیں گویا کہ اُس قاعدہ کی پیروی کرنا جسے  
 خدا نے مقرر کیا ہے ایک شرمندگی کی چیز ہے واضح ہو کہ وہ جو عیسے مسیح میں نیکو کاری سے  
 گزارا کیا چاہتا ہے ستایا جائیگا + پوشیدہ نہ رہے کہ صلیبی موت سے آہستہ اور  
 سسک سسک کے مرنا ہے۔ ہمارا خداوند جتنے گنہگار تک صلیب پر جیتا دے بغض لوگ  
 اتنے دن تک صلیب پر جیتے رہے ہیں۔ یعنی گناہ آہستہ آہستہ مرنے والے گناہ کے کاموں کو  
 مارنا ہمیشہ کا کام ہے اور ہمیں اس کام کو اپنی زندگی بھر کرنا چاہیئے اور بہتر سے بہتر جاننا  
 یہ کہ ہم نہیں سکتا کہ گناہ مجھ میں مگر گیا ہے بلکہ خدا کا شکر کرتا ہے کہ گناہ مرنے والے ہے یعنی وہ صلیب

پر کیلوسے ٹھہرنا گیا ہے اور اُس نے کچھ کار کا نغم پایا ہے اور وہ رفتہ رفتہ کمزور  
 ہوتا جاتا ہے اور جلد خدام کو آخری صدمہ بھیجے گا اور تب ایسا نذر فتح منڈیکا شور  
 کرے کہ یہ کہیں گے کہ شکوے خدا کا کہ جس نے ہم سب کو عیسے مسیح کے وسیلہ سے اُس گناہ کے  
 بدن اور موت سے رانی دی + لیکن اب جانا چاہیے کہ کس وسیلہ یا کس مدد سے گناہ  
 کو ہٹا کر سکین۔ ہمارا تہن کہتا ہے کہ رُوح کے وسیلہ سے یعنی رُوح پاک کی مہربان  
 مدد اور تاثیر سے ہم اُس کے ہٹا کر نیکی قدرت پاویں گے۔ کیونکہ مسیح نے کہا ہے کہ بغیر میرے  
 تم کچھ نہیں کر سکتے ہو۔ اور تجربہ سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ اگرچہ کتنے غریب  
 روحین اپنے راہ کی غلطی سے واقف ہوئے ہیں اور کبھی کبھی اپنے گناہوں کے سبب سے  
 ڈر گئے ہیں اور ان کے ترک کرنے اور نئی زندگی بسر کرنا ارادہ کیا ہے۔ لیکن اپنی کمزوری  
 اور سیم کے زور سے ناواقف ہو کر انہوں نے بار بار عقد کیا اور اُسی حالت میں مر گئے +  
 اور بہتر دن نے بہت سی بنیاد دے دے مائیں مانگی ہیں اور کتنے دن تک روزہ رکھیں  
 ہیں اور زندگی کے آرام سے انکار کیا ہے اور رومی یا دیرین کی درو انگیز سیو تو مقبول  
 کیا لیکن تب بھی گناہ کے زور کو تخفیف نہ ہوئی یعنی گناہ کی جڑ کمزور نہ ہوئی یعنی گناہ کا  
 کمزور موقوف نہ ہوا اور جبکہ گناہ کی یاد مٹ گئی اور دوزخ کی دہشت کم ہوئی ویسے  
 کتنے کی مانند اپنے فی کس طرف پھرے اور نہائے دھوئے ہوئے سوزنیکی مانند کیچڑ میں گچ +  
 جانا چاہیے کہ ایک جوان صاحب کی جسمانی خواہش نہایت سخت تھی اُس نے ایک عورت  
 کے نابوت کو بری مہیا کی اور ہر ایک صبح کو اپنے باہر جانے سے پیشتر اُس کو غریب سے دیکھنے  
 میں کی لمحہ خرچ کرتا اور یہاں امید رکھی کہ ایسے مکر وہ شے پر نظر کرنا اس کے امتحان کی قدرت  
 کے لئے جس کا معنہایت تابع تھا ایک علاج کی مانند اس پر اثر کریگی۔ لیکن افسوس کہ اس کی

بدخواہش تب بھی اسپر غالب رہے یعنی اُس نے ہمیشہ کی مانند بارگناہ کیا سوا اُس نے  
 یہہ معلوم کیا کہ اُس نے اسکے لیے کچھ فائدہ نہ کیا اُس کہو پر کو پہنچ دیا بعد اسکے خدا نے  
 مہربان ہو کر اُس کے دکو تبدیل کیا یعنی خدا کی زندگی بخش فضل نے اُس کے لئے وہ کام کیا کہ جبکہ  
 کہو پر اُس کے لئے نہ کر سکے جس روز سے کہ روح پاک نے اسکے دکو بالکل بڑھ لیا اُس روز سے  
 گناہ نے کہ جس نے اسکو آسانی سے کھیر لیا تھا اسپر سلطنت کی واضح ہو کہ روح پاک کا حاصل  
 کرنا چاہیئے تاکہ اسکے پاک کر نیوالی قدرت کی تاثیر کو معلوم کریں +

سچے عیسائی روح پاک اپنے میں رکھتے ہیں اسی سبب سے دنیا کے لوگوں میں اور زمین  
 فرق ہے۔ کیونکہ جسمین مسیح کی روح نہیں ہے وہ اسکا نہیں ہے جو جسم پیدا ہوا وہ  
 جسم کیونکہ جسم میں یا بدسرت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جو جسم کو صلیب کو  
 سکتی ہے اور نہ اُس کے بُرے اعمال کو روک سکتی ہے اب کوئی چیز اُس کے برخلاف اُس میں  
 افزود کرنا چاہیئے یعنی ایک نئی اور ربانی جڑ نئی پیدائش کے وسیلہ سے اس میں لگا لی جا  
 کیونکہ وہ جو روح سے پیدا ہے روح ہے یعنی سر نہ پیدا ہوا شخص روحانی شخص ہے جو کہ  
 اپنے بانیوالے کے موافق ایک بناد رکھتا ہے۔ اور یہہ بنیاد اپنی روحانی خصلت کے  
 مطابق روحانی خدمتوں میں کام کرتی ہے اور خاص کر کے اُن گناہ کے ہاک کر نہیں کام کرتی  
 پوشیدہ نہ ہو کہ روح ہمارے گناہ کی خرابی کو ظاہر کر کے اسکے بازیکے لئے ہماری مدد  
 کرتی ہے اور نفع دے گناہ اور کردہ بدیہت کو دکھلا کے ہم سب کو اسکے ہاک کر نیکی کے قدر بخشتی  
 ہے اور اسکے اصل کراہیت سے ہماری روح کو نفرت دلا کے اسکے ہاک کر نیکیا پاک ارادہ  
 دیتی ہے اور وہ ایک سنگین اور سیہوش دکو نکال دالتی ہے اور ہم سب کو ایک گروشتین  
 دل بشتی ہے یعنی ایک گناہ سے غلگین ہر نیکی کے اور گناہ سے مخالفت کر نیکی کے اور گناہ کے

بر خلاف خبر داری کرنیکے لئے اور اسکے طریقے پہلے ہی تیر دیکھ کر نیکے لئے قدرت بخشی  
 ہے لیکن روح پاک ہم سب کو ایمان بخجکے خاص کر گناہ کے ہلاک کرنیکے لئے ہماری مدد کرتی ہے  
 اور مغفرت اور نیکی اور زور پانیکے لئے مسیح کے پاس جانیکی ہدایت کرتی ہے اس  
 باب کی پہلی آیت میں یہ کہا گیا ہے کہ جو لوگ یسوع مسیح میں بن آئیں کوئی سزا کا  
 حکم نہیں ہے اور تب اسکے بعد یہ ہے کہ اٹھا چلن جسم کے طور پر نہیں ہے  
 بلکہ روح کے طور پر ہے بہتر یہ ہے یہودیوں نے نیکی کی پیروی کی لیکن اسکو حاصل  
 نہ کر سکے کیلئے کہ انہوں نے ایمان سے اسکی تلاش نہ کی بلکہ اسی شریعت کے اعمال  
 سے تلاش کیا۔ اسلئے انہوں نے تہو کر کہلانے والے پتھر سے تہو کر کہا  
 آؤ ہم سب ہوشیار ہوں تاکہ اسطور سے تہو کر نہ کہائیں۔ گناہ کے مارنیکے لئے  
 مسیحی ایمان ایک خاتمہ بتیاری ہے۔ دیکھو خدا کے برہ کو کہ نہ وہ فقط ہمارے  
 قصور اور گناہ اور الزام کے لئے بلکہ گناہ کی قدرت کو بھی دور کرنیکے لئے کہو کہ  
 ہوا تاکہ وہ ہم پر غالب نہ ہو سکے۔ ایسے ایمان دارو گناہ تہو کر بادشاہت کرنے نہ پاو  
 اسلئے کہ تم شریعت کے حکم میں نہیں بلکہ فضل کے حکم میں ہو۔ اپنے مصلوب  
 ہوئے خداوند کے زخمی پہلو سے لہو اور پانی بہتے ہوئے دیکھو کہ وہ لہو  
 مغفرت کے اور پانی پاک کرنیکے لئے ہے عزیز نجات دہندہ کا یہ ارادہ تھا  
 کہ شیطانکے کاموں کو ہلاک کرے تاکہ ہمیں مول لیکر ساری بد کاریوں سے  
 چھوڑا دیے اور اپنے لئے ایک خاص لوگو کو پاک کرے۔ پوشیدہ نرسیکہ  
 خداوند عیسیٰ کا اپنی موت سے یہ بھی ارادہ تھا کہ ایمان داروں میں گناہ کی موت  
 کو مارے یعنی جو کہ اس پر ایمان لاتے ہیں انہیں اسکے مارنیکے لئے قدرت دینے

کو تیار ہے۔ تو پہر مسیح کے پاس ایسا جسے آؤ اور گناہ کی قدرت کو اور  
 اس کے ہلاک کرنے کے لئے اپنی ناقوانی کو اس کے روبرو ظاہر کرو اور  
 اس کی معصوری سے جو کہ اس میں ہے اپنی مدد مانگو اور اس سے  
 منت کرو تاکہ وہ تمہاری بدیوں کو مغلوب کرے اور اس مطلب کو  
 اسکے ہاتھ میں چھوڑ دو۔ کیونکہ اس کا فضل تیرے لئے کافی ہے  
 اس کا زور تیری کمزوری میں کامل ہوگا اس کی مدد کا انتظار کر کیونکہ اس کا  
 قدرت اس کی وفاداری اس کا فضل سب تیری مدد کرنے میں  
 مشغول ہیں اور تیری درخواست اور امید بیفایہ نہ ہوگی +

جاننا چاہیئے کہ یہ وعدہ روح پاک کی مدد کا ہمارے نیک کاموں کے  
 کرنے سے ہمیں خارج نہیں کرتا ہے روح اس طرح سے ہم میں کام کرتی ہے  
 کہ گویا ہمارے وسیلہ سے کرتی ہے۔ ہماری خدمت ہے اور اس کا فضل ہے ہمارے  
 ہوشیار رہنا اور دعا مانگنا چاہیئے تاہم امتحان میں نہ پڑیں اور ہلکیاؤ کرنا چاہیئے  
 کہ ہمیشہ اس کی انگلیں ہمیں دیکھتی ہیں اور ہمارے خدمت کو یاد رکھنا چاہیئے  
 جو فرمانبرداری اور احسان مندی اور اسطبلغ اور پاک کام جو ہم پر فرض ہیں  
 یعنی ہمیں اس علاقہ کو یاد رکھنا چاہیئے جو ہم مسیح سے اور کلیسیا سے اور جہان  
 سے رکھتے ہیں واضح ہو کہ اس زندگی کے آرام کو ہمیں اعتدالی سے کام میں لانا  
 چاہیئے اور جسم کو ناز و نعمت کے پالنے کے عیو میں نیچا اور قابو میں رکھنا چاہیئے +  
 اور میں ہم زندگی حاصل کرینگے کیونکہ اس حال کے لوگوں پر کوئی الزام نہیں ہے اگرچہ  
 ویسے ہر روز ان سوس میں رہتے ہیں کیونکہ جسم رنج کے برخلاف خواہش کرتا ہے

لیکن انکو یہ خوشی کا سبب ہے کہ روح جسم کے برخلاف لڑتی ہے اور یہی گواہی ہے کہ وہ موت سے گذر کر زندگی کو پہنچے ہیں وہ تحقیق زندہ ہیں کیونکہ مسیح انہیں رہا ہے وہ کسی خاص مقصد کے لئے جیتے ہیں یعنی وہ خدا کے لئے جیتے ہیں اور انکا اسطرح رفتہ رفتہ پاکیزہ ہونا آسمان کے لائق انکو بنا رہا ہے کہ جہان گناہ دور ہو جائیگا ان ایسے عیسائیوں پر ہے جاؤ اور اپنے کام کرنے میں سست نہو یا کئی اچھی لڑائی لڑو اور ابدی زندگی کو ملے گا۔

لیکن ایسے گنہگار تیری چال کی پیروی کا انجام کیا ہوگا۔ جان کہ ان چیزوں کا انجام موت ہے اس نصیحت کے مشرعی میں جو بڑی بات تھے سنی ہے اسکو اپنے دل میں رکھو۔ یاد کرو کہ موت اور زندگی دو فرما رہے ہیں رو برو کہہ دیجئے گسٹین ہیں اگر گناہ قتل ہو تو زندگی ہے اگر گناہ غائب ہو تو موت ہے۔ اپنے دل سے یہ ضرورت کا سوال کرو۔ کیا میں جسم کی وضع پر یا روح کی وضع پر گزارا کرتا ہوں۔ اور تب تم اپنے حال اور آئندہ کے بہتر کیا فیصلہ کر سکو گے اگر تو جسم کے طور پر زندگی بسر کرتا ہے تو مر گیا یعنی تو ہلاک ہو گا کیا تو موت اور ہلاکت سے دوستی رکھتا ہے۔ کیا باری تعالیٰ کی دہشت کی آواز تیرے کانوں میں کچھ نہیں ہے۔ کیا تو گناہ کو ایسا پیار کرتا ہے کہ انکے لئے ہلاک ہو۔ ان ایسے دانشمند تہوڑے ذکی خوشی کو ابدی دکہ کے مقابل رکھو اور دیکھو کہ گناہ کی خوشی تہوڑے وقت کے لئے ہے لیکن گناہ کا دکہ ہمیشہ کے لئے ہے اور ان اپنے تئیں اس بات سے فریب نہ دے کہ تو گناہ کی خوشی سمجھا نہیں پاسکتا ہے اور آسمانی خوشی کو دوسرے جہان میں ہی پاسکیگا وہ خدا جو ہر متن میں کہتا ہے کہ اگر تم جسم



کے طور پر زندگی بسر کرو گے مگر تو وہ صداقت کا خدا ہے جو چہرہ بہ نہین کہتا  
 ہے وہ مشیر و نیر الخار سے اور آگ اور گندہک بر سادہ لگا اور بادِ سموم آنکھ  
 چاؤ کا حصہ ہو گا پس آؤ اور نادانی کو چھوڑو اور حیو اور اپنی روح کو  
 نقصان نہ پہنچاؤ اور اپنی رحمت کو ترک نہ کرو اور غیر قوی کی طرح پر چلنے کو ہٹا کر  
 عمر سے جو کچھ گزرا وہی بس ہے کہ آئین ہم بہت کہانے اور پنیے اور شہوتوں  
 میں اوقات بسر کرتے تھے تم اپنی آنکھوں کو کھولو اور اپنے خطر کیو دیکھو اور  
 آئے والے غضب سے بہاگو۔ اپنے گناہوں کا خدا کے پاس اقرار کرو اور  
 اوس سے اپنی منفرت کے لئے التماس کرو اور روح پاک پانی کے لئے دعا مانگو  
 کہ وہ تمہارے دلوں میں ایمان عطا کرے اور تمہیں قدرت بخشے کہ تم جہان  
 کاموں پر غلبہ کرو تاکہ تم حیو فقط

✱ آئین ✱

مغفرت کرینے والی رحمت

## چونتیسویں نصیحت

یشعیاہ نبی کا پھلا باب ۱۸ آیت

اب آؤ کہ ہم حجت کریں کہ خداوند کہتا ہے

اگرچہ تمہارے گناہ قریزی ہوین پر برف کی

مانند سفید جو جائین گے اور ہر چنانہ والی

ہوین پر آؤ کی طرح اُچلے ہو گئے۔

جتنا چاہیے کہ گناہ کی مغفرت دین کی زندگی کا لہو ہے اور یہ تشبیہ بہت درست

ہے اور یہی ہے جو کہ مقدس کتاب کے سب حصوئین دوڑتا ہے جیسا کہ لہو جاری

رکوعین دوڑتا ہے اور یہی بزرگ انجیل میں مقدم مطلب ہے جیسا کہ کوئی آدمی

گناہ کی مغفرت کی احتیاج نہ کیے تب تک وہ اپنے میں دین کا ایک ذرہ بھی نہیں

رکھتا ہے یعنی کوئی آدمی دین میں خوشوقت نہیں ہو سکتا ہے جیسا کہ اسکو یہ

معلوم نہ ہو کہ اسکے گناہ معاف کئے گئے ہیں واضح ہو کہ ہمارے پاک فرما برادر

کرنیکا بڑا سبب یہ ہے کہ ہم اس مغفرت کے احسان مند ہیں کہ جس مغفرت کی خوشی

کے باعث سے جلال پائے ہوئے مقدس لوگ بہشت میں خوش ہیں تو یہ یہ

مطلب کیا ہماری نہایت سنجیدہ خیال کے لائق نہیں ہے غور کرنا چاہیے کہ ہم

مغفرت کی احتیاج ہے کیونکہ ہم سب کا حصہ ضرور مغفرت یا سزا ہوگی۔

خدا کے کلام میں جو اسکے بیش قیمت وعدے ہیں انہیں سے ہمارا متن ایک خاص

وعدہ ہے اور اسکی قدر اس سبب سے اور زیادہ معلوم ہوتی ہے کیونکہ تن  
سے ابد گناہوں کی ایک بڑی نفرتی فہرست ملتی ہے کہ جس سے یہودی الزام دیئے گئے  
تھے اور یہ ہمارے تن کے تینوں حصوں پر خیال کرنے سے اور زیادہ صفائی سے  
ظاہر ہو گا ۔

پہلا حصہ یعنی الزام ۔

دوسرا حصہ یعنی دعوت ۔

تیسرا حصہ یعنی وعدہ ۔

جانتا چاہیے کہ پہلے جو چیز تن میں سمجھی جاتی ہے اور جسکا اسبابکی پہلی آیتوں  
میں بیان کیا گیا ہے سو وہ الزام ہے سمجھنا چاہیے کہ گناہ سبب الزام کا ہوتا ہے کیونکہ  
گناہ نہایت بدتر اور نہایت زہن اور نہایت سخت ہے یہاں پر گناہ قہری اور غوائی  
رنگ کہلائے جانے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بڑی خراب شے ہے کیونکہ قہری  
اور غوائی رنگ سفید سے علیحدہ ہے اور سفید معصومی اور نیکی کا نشان ہے کیونکہ  
لکھا ہے کہ مقدس لوگ جو کہ جلال میں ہیں سفید لباس پہنے ہوئے ہیں اور وہ صاف  
اور مصفا لباس پاک و گزلی نیکی سے ۔ یہاں پر گناہ کا اس لباس سے تشبیہ دیا جاتا  
ہے جب کہ وہی بن اسکا مطلب یہ ہے کہ گناہ کی شستہ خونخوار اور تباہ کرنیوالے  
ہے خیال کرنا چاہیے کہ گناہ نے لاکھوں کو مارا ہے ۔ اگر سارے مردوں کے بدن ایک جگہ  
وہیر کئے جاتے تو وہ جہان میں سب سے بڑا مہاجرین جاتا اور ہم یہ کہتے کہ گناہ نے  
ان سب کو مارا ہے کیونکہ جس طرح ایک آدمی کے سبب گناہ نے اور گناہ کے سبب موت  
نے دنیا میں دخل پایا اسی طرح موت سارے آدمیوں پر غالب ہوئی اس سبب سے

کہ سب گنہگار ہیں۔ بعض لوگ لفظ قیامت کو دوسرا رنگ سمجھتے ہیں یعنی جہان  
 تک کہ ممکن تھا وہ گناہ میں خوب گھسار لگا گیا۔ جیسا کہ کپڑا اور بار پیلے تراشیں  
 پہر سوت میں یا تھانہ زنگا جاتا ہے ایسے ہی جو گنہگار و بارہ رنگ گئے  
 ہیں پہلے اپنی شست میں کیونکہ سب لوگ گناہ میں پیدا ہوئے ہیں اور پھر اپنے  
 دیرینہ اور مضبوط عاداتی اعمال کے گناہوں میں رنگ گئے ہیں اب آؤ ہم سب کے  
 ہر ایک الزام پر غور کریں جانا چاہیے کہ گنہگار کو پہلے بیوفائی کا الزام دیا گیا ہے کیونکہ  
 اسباب کے ۲۔ آیت میں لکھا ہے کہ سفواسے اس مازن اور کان لگا اسی زمین  
 کہ خداوند بولتا ہے کہ لڑکوں کو مینے پالا دوسرا پر یہ مجھ سے پہر گئے ہیں اگر تم کسی کو  
 بے احسان کہو تو تم اس پر سب برائیاں لگا چکے لیکن لڑکوں کی بیوفائی بدتر بیوفائی ہے  
 کیونکہ لڑکے اپنی خوراک اور محافظت اور پوشاک اور تعلیم کے لئے اپنی ماں باپوں  
 کے بڑے احسانہ کی نیچے ہیں۔ اگرچہ وہ اپنی واجب فرمانبرداری اور محبت  
 کے اور حفاظت کے عوض بھیجئے یہی کے بدی کریں اور تا بعد اسکے عیوض نجات  
 اختیار کریں تو یہ ماں باپ کے دونوں چہری مارنے کے مانند ہے۔ اور ایسے ہی داکٹر  
 نے اپنے عزیز الی سکوم کی بدچال سے بچ پاتا تھا۔ اور اسی وضع سے خدا انسان  
 کے گناہ کے سبب سے بچ پاتا ہے۔ خدا نیک ہے اور خدا کی مہربانی ہم سب میں تو بہ  
 پیدا کرنے کے لئے ہے۔ لیکن جس گنہگار نے کہ تو بہ نہیں کی ہے اسکی نہایت مہربانی اور بڑا  
 اور جبر کو حقیق جاتا ہے اور خدا کے حق عدالت ظاہر ہونیکے دن کے واسطے اپنے لئے غضب  
 جمع کرتا ہے + پھر گنہگار پر مہر و شنی کا ہی الزام لگا دیا جاتا ہے کیونکہ اس کے  
 تیسرے آیت میں یہ ہے کہ بیل اپنے مالک کو ادا دے اپنے صاحب کے اصل کر جاتا ہے

مگر بنی اسرائیل نہیں جانتے میرے لوگ نہیں بوجھتے۔ حقیقت میں یہ ہنسوں  
 کی بات ہے کہ آدمی جو خدا کے غضب پر ٹانگیا گیا تھا پھر گناہ سے حیوانی مانند جو کہ  
 ہر فیوا لا ہے بن جاوے بلکہ وہ اس سے بھی بدتر ہے۔ اگرچہ گناہ ایک بد خوف  
 جانور ہے تسہر ہی اپنے مالک کو پہچانتا ہے اور اپنی گردن اس کے بوجھ کے سامنے  
 رکھتا ہے۔ اگرچہ گناہ زیادہ احمق ہے تسہر ہی وہ جانتا ہے کہ کب وہ بہتر حال میں  
 ہے اور اپنے صاحب کے اصطبل میں رہتا ہے لیکن گنہگار کچھ اس سے بھی زیادہ۔  
 تاوان اور احمق ہیں کیونکہ جانور کی بدتر خاصیت تو اپنے میں رکھتا ہے لیکن اسکی  
 بہتر خاصیت سے غیر واقف ہے ویسے خدا کو نہیں جانتے ہیں ویسے خدا کی خدمت  
 اور احسان مذکیا عز نہیں کرتے ہیں اور بنی اسرائیل ہی جنکو بہتر جانا چاہیے تھا  
 اسے نہیں جانتے واضح ہو کہ اوپر کی باتوں سے بنی اسرائیل کو خدا کے ترک کرینیکا  
 الزام لگایا جاتا ہے اور سب گنہگار ایسے ہی کرتے ہیں ویسے اپنی پیشہ او سکی طرف  
 پھرتے ہیں ویسے اپنے اعمال سے ظاہر کرتے ہیں کہ خدا تو ہم سے دور ہو کیونکہ ہم تیری  
 راہوں کا ہم نہیں چاہتے ہیں القادر کیا ہم اسکی بندگی کریں اور جو ہم اسکی ملاقات  
 کریں تو ہمیں کیا فائدہ ہوگا۔ پوشیدہ نہ یہ کہ سوائے اسکے انہوں نے دوسرے کو  
 درغلا نا یعنی انہوں نے شیطان کے ذائقہ کو فقط آپ ہی کہا کہ قناعت نہ کی بلکہ انہوں  
 نے دوسرے کو درغلا نا کہ اس سے انکے تین زہر دین اور تحقیق یہ وہ مشیت ناک بات ہے  
 کہ ہم لوگوں میں اسکا رواج بہت ہے جب جو ان لوگ ناپاکی کے گناہ میں گرتے ہیں تو وہ  
 دوسرے کو درغلا نے کے لئے کیسے چالاک ہوتے ہیں مثلاً جب کہ لوگ شراب خوری  
 کے گناہ میں پڑتے ہیں تو ویسے دوسرے کو اسی پر مین کہیں گے کہ بے کیسے مشغول ہیں۔

اور یہ گناہ عام ہے کیونکہ ہم آیت میں لکھا ہے کہ بد خوگر وہ گناہ سے لڑے ہوئے قوم یعنی سب درجے کے لوگ گنہگار ہیں سارا سر بجا رہے اور سارا دل سست ہے کیونکہ خدا جانتا ہے کہ ہمارے ملک کا یہ حال ہے۔ ہم بد لوگ ہیں اور خداوند سب سے خفا ہے سارا بیخ انسان کی زندگی کا اور ساری دہشت مرث کی جانکندگی اور سارے عذاب و دوزخیں کے ثابت کرتے ہیں کہ گناہ سے خفا ہے گناہ ایک بہاری بوجہ ہے اگرچہ اسے احمق ہلکا سمجھتے ہیں۔ اور دسے جو اسے اب ناچیز سمجھتے ہیں البتہ اسکا دہشت ناک بوجہ دوسرے جہان میں معلوم کر سیکے یعنی جلد یا کچھ عرصہ کے بعد اس بوجہ کا اظہار ناہیت بہاری معلوم دیگا خوشوقت دے ہیں کہ جواب اوسکے بوجہ کو معلوم کرتے ہیں اور سیح کی ہر بان دعوت کو قبول کرتے ہیں جیسا کہ وہ کہتا ہے کہ ایسے سب محنتی اور زیر بار لوگوں میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دوں گا۔ اسرائیل کا اور ہر ایک گنہگاروں کا حال ۷ آیت میں انسان کے ہمارے جسم سے جو بالکل غیر متحمل اور نفرتی ہے تشبیہ دیا گیا ہے یعنی قورے سے لیکے چند یا تک اس میں کہیں صحت نہیں ہے بلکہ جراثیم اور کوفت اور تازہ زخم کہ وہ نہ دبائے گئے نہ باندھے گئے نہ تیل سے نرم کئے گئے ہیں ایسے کم بخت گنہگار دیکھ یہ تیری تصویر ہے گناہ تیری روح کی بیماری ہے اور بدتر نشان یہ ہے کہ قورے سے واقف نہیں ہے ہم اُس آدمی کے حال پر رحم کہاتے ہیں جو کہ بیمار میں بک بک کرتا ہے اور اپنے تئیں تندرست خیال کرتا ہے۔ ایسا ہی خطرناک حال گنہگاروں کا ہے جو اپنے نیک و پیر شیخی کرتے ہیں یا اپنے بد لوگوں کو انسانی کہہ دیتی یا جانیکی بیوقوفی کہتے ہیں لیکن پاک خدا کی خالص نظر میں گنہگار کہیں نہیں

نفرتی اس لاش سے ہے جو کہ لہو اور زخمون اور بہتے ہوئے گہاؤں اور میلے ناموسوں سے بھری ہے + یہ نہایت ضرور ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنا اپنا حال ایسا جانیں۔ خادم دین پر یہ فرض ہے کہ اپنے لوگوں کا گناہ انہیں بیکار دین اور خدا کی طرف سے آگاہ کر دین نہیں تو اپنی روح کے خطرہ میں ہیں کیونکہ گنہگاروں کے خون کی پرستش اُن سے ہوگی لیکن گنہگار اگر امانت داری سے آگاہ کئے جاویں تو خادم دین ان کے غصے اور دہن اور اونکا خون انہیں کے سر پر لیکن افسوس یہ ہے کہ لوگ اپنی سچی حالت کو دیکھنے سے کیسے ناراض ہیں۔ کیونکہ کیسے ویسے اس روشنی کی طرف سے جو ان کے تاریکی کے کاموں کو ظاہر کر رہی ہے اپنے انگوٹھ کو بند کرتے ہیں اور ویسے اس تاریکیوں کو ان کے گناہ کو چھپاتی ہے بہت عزیز رکھتے ہیں۔ اگر انکی جاری اون سے بیان کیجائیے تو کسی ویسے خفا ہوتے ہیں اور انجیل سے کیسی نفرت کرتے ہیں جو کہ ان کے لئے دوا نظر کرتی ہے اور اُس مہربان طبیب کو جو انکو اچھا کر سکتا ہے دور کرتے ہیں اور پھر انکی برخلافی غور کر دیکھتے ہیں نہیں سنتے ہو کہ ویسے لوگوں کے سامنے اپنی طرزی کا انکار کرتے ہیں اور صبر بیکار کرتے ہیں کہ خدا ان پر رحم کرے اگر وہی مہربان نہیں ہوئے ہیں تو انکو رحمت کی کیا منتظر ہے اگر وہی مہربان ہیں تو اپنی گمراہی کی حالت کا کیوں انکار کرتے ہیں اور اُس ویسے پائانِ محبت کی کہ جس نے خداوند عیسے مسیح کے وسیلہ سے اس جہان کو نجات دی ہے ہم انکو اپنے لئے کیوں شکر گزار کرتے سنتے ہیں۔ لیکن کیسے ہی نادانی ہے کہ ویسے ایمان نہیں لائے اور اپنے گناہ کی کم بخت غلامی کو معلوم نہیں کرتے + پرشیدہ نہ رہے کہ ویسے گنہگار جو کہ بے احسان مندی اور بغاوت اور میہوشی اور ہر ایک خفا کر شیوالے گناہ سے مہربان کئے ہیں کس طرح کا فتویٰ سننے کی امید رکھ سکتے ہیں کیا ان پر لازم نہیں ہے کہ

اس فتویٰ کے سننے کی امید کہیں کہ دور ہوا یہ ملعون لیکن تب ہی خدا کی تعجبی رحمت پر غور کرو کہ وہ کہتا ہے کہ اب آؤ کہ ہم باہم بحث کریں اور دوسری چیز جو حق میں ہے یعنی دعوت ایسے خداوند کیا انسان اپنے ہم جنس سے ایسا ہی پیش آتا ہے ہرگز نہیں تحقیق خدا کا خیال ہمارے خیالوں کی مانند نہیں اور نہ اس کی راہ ہماری راہوں کی مانند ہے۔ خدا لوگ نے ایسا سلوک نہیں کرتا جیسا کہ لوگ ایک دوسرے سے کرتے ہیں۔ اگر انسان اپنے دشمن کو پاوے تو کیا وہ اُسے سلامت جانے دے گا۔ ہرگز نہیں۔ لیکن خدا کہ جس سے کوئی دشمن بہاگ نہیں سکتا ہے اور جو ہر وقت مناسب بدلائی سکتا ہے قہر سے وہ غریب گنہگاروں کی دعوت کرتا ہے کہ آؤ میرے ساتھ بحث کرو۔ خدا نے بنی اسرائیل کو انکے طرح طرح کے گناہوں کے لئے طہم کر کے اس قوم پر سزا بھیجی اور اُس نے انکی مکار عبادت قبول کرنے سے انکار کیا اور اُس نے انکو چوڑنے اور بالکل ترک کر دینے کے لئے وہ کیا تہذیب بھی اُس نے آخر کو انکو توبہ اور درست ہونیکے لئے بلایا۔ کیونکہ ۱۷۔ اور ۱۸۔ آیت میں یوں لکھا ہے کہ اپنے تین دھوؤ آپ کو پاک کرو اپنے برے کاموں کو میرے آنکھوں کے سامنے سے دور کرو۔ بد فعلی سے باز آؤ نیکو کاری سیکھو حق جو بنو نراستہ کو درست کرو میترونی فریاد رسی کرو بیوہ عورتوں کے حامی ہو اور سوائے اسکے یہ کہتا ہے کہ اب آؤ ہم باہم بحث کریں۔ خدا اپنے کاموں کی راستی دیکھنا نیکو تیار ہے۔ اب گستاخ قصور دار آدین اور اپنے مقدس گناہوں کو نہ کرین اور ظاہر کریں کہ وہ اپنے لئے کیا کہہ سکتے ہیں اگر وہ ربانی معاملوں میں قصور پر سکین تو پکڑیں۔ لیکن یہ جانے کہ اگر وہ اپنے گناہوں میں تاہم رہینگے تو انکی ہدایت واجب ہوگی۔ اگر وہ اسکا اقرار کریں اور اُسے ترک کریں تو وہ رحمت پاؤ گے اور انکے



ارغوانی گناہ اور کی مانند سفید ہونگے جانا چاہیے کہ ہم بیان اسباب کا مختصر بیان  
 کریں گے۔ کہ سچا دین اور ولی و یداری جہانین نہایت واجب چیز ہے۔ کیا اپنا  
 بچانا واجب نہیں ہے ان اپنی جان کو بچانا اس کا پہلا کام ہے اور اس آدمی  
 کو کہ جو اس سے غفلت کرتا ہے بدنام کرتے ہیں اگر گھر میں آگ لگی ہے تو رہنے  
 والے اپنی جان بچانیکے لیے بھاگیں + اگر بفضل خرچ بہوک سے مرنے پر ہے  
 تو جلد اپنے باپ کے گھر جائے۔ اگر آدمی ڈوب رہا ہے تو وہ رسی کہ جو اس کی  
 مدد کے لیے پہنچی گئی ہے پکڑے۔ اگر جہاز تباہ ہو رہا ہے تو ناخدا اپنی برہنہ  
 چیزیں دریائے سینکے سے کیونکہ جو کچھ آدمی رکھتا ہے اپنی زندگی کے لیے دیدیگا  
 لیکن کیا بسم کی زندگی سب کچھ ہے تو روح کا کیا حال ہوگا۔ کیا ہم اس زندگی  
 کو محفوظ رکھنے کے لیے جو تمام ہوجائیں گی محنت کریں اور اس روح کو جو غیر فانی ہے  
 بیٹھے جو ہمیشہ کے لیے بہشت یا دوزخ میں جئے گی اور سے بچانیکے لیے محنت نہ کریں  
 اور سنو کہ مسیح مہی کے ۱۰ باب اور ۲۸ آیت میں کیا کہتا ہے کہ اُنھے جو  
 بدھکو مارتے ہیں اور جان کو نہیں مار سکتے نہ ڈرو بلکہ اسے ڈرو جو کہ جان اور تن  
 دوزخ کو جہنم میں ڈال کے ہلاک کر سکتا ہے غور کرو کہ خدا یہ سوال کرتا ہے کہ جب  
 میں تیرا معاملہ کروں گا تو کیا ایسے روز تیرا دل قائم رہیگا اور تیرے ماتھے مضبوط  
 نہ رہیں گے + کیا آدمی کو واجب نہیں ہے کہ اپنی بہتری کرے ان جب تو  
 اپنی بہتری کر گیا تو لوگ تیری تعریف کریں گے۔ دیانت دار اور ہنرمند اور محنتی  
 پیشہ ور تو ان کی ہم تعریف کرتے ہیں۔ لیکن انہیں اس سے کہ اس جہان کے لڑکے اپنے  
 زمانہ میں روشنی کے فرزند بنے و انتر ہیں۔ یہ واجب ہے کہ انسان اپنے کاروبار

میں دل لگا دے۔ پس جانا چاہیے کہ ایک چیز کی بڑی احتیاج ہے یعنی تیری روح کا  
 خبرداری جو تیرے زندگی بھر کا کام ہے۔ کیا دنیوی کام کیوقت میں اور ماٹ  
 وغیرہ سے غایہ اٹھانیکے لئے دمان پر جانا واجب ہے۔ تو وقت کو غنیمت سمجھو  
 اور اپنی روح کی قیمتی وقتوں کو بے غایہ خرچ نہ کرو۔ کیا اچھا سودا کرنا واجب  
 ہے تو حیسائی اس جہان میں بہتر سودا کرتا ہے۔ کہ وہ دانا سودا کرے جو اچھے  
 اور بیش قیمت موتیوں کی تلاش میں ہے۔ اور آخر عیسائی مسیح کو جو دریے بہا ہے پانا،  
 اور بت وہ اپنا سب مال بیچتا ہے کہ تانا دے سے مال لیوے۔ کیا تکلیف  
 کیوقت کے لئے جمع کرنا واجب ہے۔ تو کتنا زیادہ مرنے کے دن کے لئے  
 مہیا کرنا چاہیے کہ حسین ہم اوس بڑی تبدیلی کے لئے تیار ہوں اور موت کو  
 غایہ سمجھیں۔ کیا دشمن خدا اور اچھے اور شریف لوگوں سے دوستی حاصل کرنا  
 واجب ہے تو مسیح کو اپنا دوست بنانے اور ایک رکیل آسمانین اور ایک شہادت  
 کر نیوالا باپ کے پاس رکھنے میں کیسی دانائی ہے کیونکہ ہم عیسائی مسیح سے تو کوئی  
 بہتر دوست اور نہ کوئی او سے بدتر دشمن رکھ سکتے ہیں۔

کیا صداقت کی خدا کو یقین کرنا واجب نہیں ہے کیونکہ خدا کے کلام میں جہان بند  
 کہ ہم اس کے جاننے کی خواہش کر سکیں اس میں اس کی سچائی کی دلیل ہے +  
 یعنی طرح طرح کی پیشین گوئی کے پورا ہونے سے اور لا جواب معجزوں کے دیکھ لائے  
 جانے سے اور ہر روز فضل کا تعجبی کام اسکے وسیلہ سے ہونا یہ سب واقعات  
 عقل اور تجربہ کے ساتھ موافقت کر کے اسے ثابت کرتے ہیں۔ اب جو کچھ  
 چاہیں سو بعض لوگ اسکے برخلاف دعویٰ کریں لیکن فقط وہی شخص عقل کے مطابق

کرتا ہے جو خدا کی بات کا یقین کرتا ہے۔ لیکن بعض ایسے کم عقل ہیں کہ خدا کو  
جھوٹا ٹھہراتے ہیں اور اس بڑے فریبی کو باور کرتے ہیں مختصر کلام کیا خدا  
اور آدمی سے محبت کرنا نہایت واجب نہیں ہے کہ جو ہماری ساری دنیا ہی پر  
کیا تمہارے سمجھ میں بہتر وجود کو دوسرے وجود سے زیادہ پیار کرنا واجب  
کہ نہیں اگر اس سے ہم پیار کرتے ہیں تو اس پر ایمان لانا اور اس کی فرمانبرداری  
کرنا چاہیے کیا مخلوق کو اپنے خالق سے محبت کرنا لازم نہیں ہے کیا واسطی اپنے  
رحم کر میوالے کو پیار نہ کرے۔ تو کیا یہ لازم نہیں ہے کہ رملی پایا ہوا گنہگار ہے  
اپنے نجات دہندہ کو پیار کرے اور سارا اخلاق جو انسان کے لئے ہے وہ کیا ہے  
سو وہ فقط یہ ہے کہ اپنے ہمسایہ کو اپنی مانند پیار کرے اور ایسا آدمی کہاں  
ہے کہ جو نہیں چاہتا ہے کہ دوسرے لوگ اسے یوں سلوک کریں +

لیکن ہم ایک اور زیادہ مضبوط سبب ربانی دعوت قبول کرنے اور اس کے  
ساتھ بحث کرنے کے لئے رکھتے ہیں کیونکہ اس نے نہایت مہربانی سے تم میں ایک  
وعدہ کیا ہے +

جو ہماری نصیحت کے تیسری بات کا مستحق ہے وہ مہربان وعدہ یہ ہے  
کہ اگرچہ تمہارے گناہ قرضی ہو دین پر رب کی مانند سفید ہو جائینگے اور ہر چہ  
وے اور غنائی ہو دین پر ان کی طرح اوچلے ہونگے +

گناہ کی مغفرت یعنی جس کا ذکر مجھے شروع میں کیا ہے وہ دین میں پہلی اور  
خاص چیز ہے سچ کا بڑا کام زمین پر یہ تھا کہ مغفرت کو مہیا کرے اس لئے اس نے  
حسم کھڑا کیا کہ ہمارے گناہ کو اپنے اوپر لے اور نیک ہو سکے گنہگاروں کے عیوض مرا

تاکہ وہ ہنکو خدا کے پاس پہنچا دے۔ خاص مطلب انجیل کا جسکے مناد کی جاتی ہے یہ ہے کہ ہم گناہوں کی مغفرت حاصل کریں۔ یہ پہلی برکت ہے کہ جسے سر فو پیدا ہوئی روح تلامش کرتی ہے اور اوسے کے لئے ہر ایک جو مقدس ہے تیری قبولیت کیوقت تجھ سے دعا مانگتا ہے۔ گناہ کا معاف کرنا خدا کے عہد و نین سے ایک عہدہ ہے کیونکہ کہتا ہے کہ تجھ سا کون ہے جو گناہ بخشے اور یہ اسلمانی گیت کی ایک پہلی بیت ہے کیونکہ نجات پائے ہوئے ہمیشہ رین پرستش کرتے ہیں کہ تیرا جو مارا گیا اُس نے اپنے لہو سے انکے گناہوں کو دھوا۔ انسان کی کسی نیکی سے نہیں بلکہ فقط خدا کی بری رحمت اور فضل سے گناہ کی مغفرت ہے یہ معاملہ فقط رحمت کا ہے کہ آدمی بچائے جاوین نہ کہ فرشتہ ایک کے گناہ تو معاف کئے جاوین اور دوسرے کے نہیں کیونکہ یہ بچانے والے اور نہ تلامش کر مینوالے سے ہے کیونکہ وہ موسیٰ سے کہتا ہے کہ میں جسیر جاہون رحم کر دنگا اور جسیر جاہون قہر کر دنگا۔ یہ فقط اوسکی رحمت تھی کہ نجات دینے والا مہیا کیا گیا۔ یعنی خدا نے دنیا پر ایسی مہر کی کہ اوس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہو بلکہ ہمیشہ کے زندگی پاوے۔ خدا رحم کر مین خوش ہے یہ اسکا نہایت جلال والا نام ہے کیونکہ وہ نے خواہش کی کہ اس کے جلال کو دیکھے خدا نے اپنی نیکی کو اس کے سامنے گذرانے سے اپنے نام کا اشتہار دیا جو نام یہ تھا۔ خداوند خدا رحمان اور خان ذو اللطل اور باری العفل و غا ہزار شہوتوں کے لئے فضل رکھنے والا اور گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا ہے خروج کا ۳۲ باب ۱۸ اور ۱۹ آیت اور ۳۲ باب ۱۵ اور ۱۶ آیت۔ اب ہنکو یہ خیال کرنا چاہیے کہ بغیر لوگ رحمت پاتے ہیں اسلئے کہ انہوں نے اتنا زیادہ گناہ نہیں کیا جتنا

کہ دوسروں نے کیا ہے کیونکہ جیسا کہ بڑا گناہ مغفرت کو بہنیں رکھ سکتا ویسا یہاں  
چھوٹے گناہگار کے مستحق بہنیں ہو سکتے ہیں اور یہ کو یہ خیال کرنا نہ چاہیے کہ کوئی اچھا  
چیز بے گناہگاروں میں ہے جو ان کی بدیہ عیوض ہوے اور یوں انہیں رحمت کا مستحق  
کرے۔ اور نہ یہ خیال کرنا چاہیے کہ کسی کے آنسو اور دعائیں اور آراستگی خدا کے ہاتھ  
سے اس کو رحمت کا مستحق کر سکتی ہیں یہ ناممکن ہے۔ یہ سب اور ہر ایک اور  
دوسری چیز جو حق کے مانند دکھلائی دیتی ہے انکو بالکل ترک کرنا چاہیے ہر ایک  
کا منہ بند رہے اور سارا جہان گناہ کا اقرار کرے اور سارے نجات پائے ہوئے  
اقرار کریں کہ خدا اپنے نام کی خاطر سبکی بدیہ انکو معاف کرتا ہے۔

لیکن ہم لوگوں کو فقط خدا کی رحمت پر مغفرت کی امید رکھنا نہ چاہیے  
کیونکہ گناہ کی مغفرت عدل اور رحمت دونوں کا کام ہے۔ یعنی رحمت خدا کی طرف سے  
اور عدل مسیح کی رہتبار کے سبب سے راضی ہو کر یوں دونوں ہمارے گناہوں کے منصف  
میں شامل ہیں گناہ کی مغفرت میں عدل اور رحمت دونوں کا خیال کرنا چاہیے اگر  
خدا بغیر کفارہ کے گناہ کو معاف کرتا تو اس کی عزت اور پاکیزگی اور عدل اور سچائی  
کو برقرار رکھنے کے لیے کوئی تدبیر کیجائیے۔ تو بغیر کفارہ کے یہ معلوم ہوتا کہ  
خدا جہان کے اخلاق کے بند و بست کا فکر نہیں رکھتا اور گناہ سے چشم پوشی کرتا  
ہے تو اس سے اس کی سچائی میں داغ لگتا کیونکہ اس کی فرمان کے مطابق گناہ کی سزا  
ہونی ضرور تھی لیکن عیسے مسیح کی نجات میں رحمت اور سچائی آپس میں ملی اور راست  
بازی اور صلح ایک دوسرے سے ہم کنار ہوئے مختصر کلام کہ خدا مسیح پر ایمان لائے  
کو نیک شمار کریں میں برحق ہے۔ اس مبارک راہ سے عدل ایمان داروں کا دست ہوتا ہے

کیونکہ مسیح نے قرض یعنی دین ادا کیا ہے اس لئے دوسری دفعہ ایماندار سے اسکا دعویٰ نکلیا جائیگا۔ واضح ہو کہ خدا گناہ کے معاف کرنا نہیں فقط رحیم ہنن ہے بلکہ وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے کے لئے اور ہکوساری بدکاریوں سے پاک کرنے کے لئے و نادر اور برحق ہے پہلے یوحنا کا ۱ باب ۹ آیت

اور جاننا چاہیئے کہ دوسری اصل چیز جو مغفرت کی تعلیم میں ہے سو یہ ہے کہ ہم نقطہ ایمان سے مغفرت کو عیسائی رحمت کے حصہ دار ہوتے ہیں کیونکہ عیسائی مسیح اعمال کے ۲۶-۱۸ آیت میں آپ کہتا ہے کہ اؤ گئی گناہ معاف ہوں اور وہ انکے درمیان جو مجھ پر ایمان لا کے پاک ہیں میراث پاویں اور مقدس پولوس بھی کہتا ہے کہ ہم ایمان کے وسیلہ فضل سے بچ گئے اور ایمان سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ مسیح پر ایمان لانا یعنی خاص کر خدا کی گواہی پر ایمان لانا جو اُس نے اپنے بیٹے عیسے مسیح کی بابت دی ہے اور اُس بات پر ایمان لانا کہ اُس نے ہم سب کو ابدی زندگی بخشی ہے اور یہی زندگی اؤسکے بیٹے میں ہے جس شخص نے خدا سے تعلیم پائی ہے وہ اپنے گناہ سے واقف ہوا ہے اور رحمت کا خواہشمند ہو کے انجیل کی بات سنتا ہے جو کہ عیسے مسیح کے وسیلہ سے نجات کی خوشخبری ہے کیونکہ وہ اس میں یہ سنا ہے کہ خدا کے پاس مغفرت ہے اور اُس سے ڈرا چاہیئے اور یہ کہ مسیح راضی ہے اور گناہگاروں کو بچا سکتا ہے اور یہ کہ اؤسکا لہو ہکوسارے گناہوں سے صاف کرتا ہے وہ اس بات سے راضی ہوتا ہے اور وہ اس پر بھروسہ رکھتا ہے اور اس کے مطابق کام کرتا ہے اور جبنا وہ انجیل پر یقین رکھتا ہے اور خدا کی امانت داری پر بھروسہ رکھتا ہے اتنا ہی اسکی ایمانیں خوشی اور سلامتی ہوتی ہے ۔

اب اور ایک چیز کا خیال کرنا چاہیے یعنی اس مغفرت کے کمائیت کا جو کہ قرمز کی  
برق کی مانند اور ارغوانی کو انکی مانند سفید کرنے سے تشبیہ دی گئی ہے بلکہ اس سے  
یہ سمجھنا چاہیے کہ گنہگار کو نہ اس کے گناہ کو تبدیل کر نیکی لے ہے۔ یعنی مغفرت  
بدی اور گناہ کی رشتہ کو تبدیل اور کم نہیں کرتی ہے بلکہ گنہگار کو تبدیل کرتی ہے  
اگرچہ وہ کیسا ہی گناہ میں رنگا گیا ہو لیکن ایمان لانے سے وہ اپنی گنہگاری سے۔  
بالکل خلاصی پاویگا جب کہ اس نے کہی بالکل گناہ نہ کیا تھا اور یہ باری تعالیٰ کی قدرت  
کا کام ہے اگرچہ قرمزی اور ارغوانی رنگ بدل ڈالنا انسانی ہنرمندی سے ناممکن ہے  
لیکن بدتر گنہگار کو بالکل معاف کرنا خدا کو آسان ہے اور یہی مطلب اور مقاصد میں  
یون بیان کیا گیا ہے کہ خدا ہمارے گناہوں کو اپنے پیشہ کے پیچھے پھینک دیگا اور  
انہیں سمند کی گھرائی میں ڈال دیگا اور انہیں کتاب سے مٹا دیگا اور انہیں  
فراموش کر دیگا اور انہیں ہم سے اتنی دور دفعہ کر دیگا جتنا کہ پورب پیچم سے  
دور ہے۔ یہ کامل مغفرت کو مینوالی رحمت ہے +

## فایده

ایسے یورے دوست کو کیا تم گناہ کو خیال کرتے ہو یا شاید تم اسے بھول گئے ہو لیکن۔  
او سے خدا نہیں بھولا ہے۔ اگر وہ معاف نہ کیا جاوے تو وہ عدالت کے سامنے  
لایا جاوے گا اپنے تین محفوظ نہ سمجھو کہ تم خیال کرتے ہو کہ تمہارے گناہ تہرہ  
میں اسلئے کہ وہ تمہیں پریشان نہیں کرتے ہیں اور تم جہان میں بدو مند ہو  
اس سبب سے تم رحمت کے امید رکھتے ہو گے۔ جانو کہ گناہ کی مزدوری موت  
کیونکہ شریعت تمہیں ایک تقصیر کے لئے ہے بلکہ ملعون ٹھراتی ہے اگر تمہاری رائی نہیں

ہوئی ہے تو تم ضرور ہلاک ہو گے اگر تم نے مغفرت نہیں پائی ہے تو ضرور سزا پاؤ گے  
 اگر تم مسیح پر ایمان نہیں لاتے ہو تو تم نے اجمال طرز میں ہو۔ باوجودیکہ خدا کی رحمت اور  
 مسیح کی لیاقتوں سے واقف ہو کے جو تم نادانی حسابی اور بے ایمانی کی حالت میں رہو  
 گے تو ان سب سے تمکو کچھ فائدہ نہ ہو گا خوراک اگر کھائیے نہ جاوے تو وہ تمکو  
 قوت نہیں دے سکتی ہے اور اگر دوا استعمال کی جاوے تو وہ اچھا نہیں کر سکتی ہے  
 اس طرح مسیح کے وسیلہ سے تمہاری کچھ بہتری نہو گی اگر تم اس کے پاس نہ آؤ گے  
 تو تم اور زیادہ بدتر ہو گے اور تم کیونکر بچو گے اگر تم اتنی بڑی نجات سے غفلت  
 کرو گے۔ اے انسانکے فرزند ان چیزوں کا خیال کرو پیشتر اس سے کہ بہت دیر ہو جاوے  
 جبکہ تمہارے گناہ معاف نہیں ہوئے ہیں تو تم کس صورت سے نزالہ خوشی کے  
 ساتھ کھا سکتے ہو یا اپنے پلنگ پر سو سکتے ہو ان زیادہ دیر نہ کرو۔ اور اب  
 آگے کو خلاصہ اور نیکی کو حقیر نہ کرو۔ ایسے اسیب دار قیدیوں جلد تم پناہ کی جگہ میں بہاؤ  
 کیونکہ ابھی تک دروازہ کھلا ہے اور خدا بڑے بڑے گنہگار کو جو کہ عیسے مسیح کے  
 وسیلہ سے اس کے پاس آتا ہے معاف کر لیا متن کی بالو نہیں کہو ای خداوند میں  
 تیری بلا ہٹ پر آتا ہوں میرے گناہ تحقیق قمری ہیں اپنے نام کی خاطر اس میں بڑ  
 کی مانند سعید کر اگرچہ میری خطائیں ارغوانی ہیں ان مجھے نجات دہندہ کے لہو  
 کے چشمہ میں دھو اور وے انکی مانند سعید ہو جائینگے۔

تم مبارک ہو ایسے ایماندار کیونکہ لکھا ہے کہ وہ جسکے خطائیں معاف کئے گئے  
 اور جسکے گناہ ڈالنے کے مبارک ہیں۔ مبارک ہے وہ آدمی کہ جسکی طرف خداوند  
 بدی منسوب نہیں کرتا ہے ایسے ایماندار خوشوقت ہے کہ خداوند نے یہ عنایت کی کہ



ترنے اپنے گناہوں کو معلوم کیا اور اپنے گناہوں کے لئے غمزدہ ہوا۔ خدا  
 تیری آنکھوں کو انجیل سمجھنے کے لئے کھولے اور خدا تجھے طاقت بخشے کہ تو اپنے  
 سارے گناہوں کو لیکر مسیح کے پاس آویسے اور جبکہ تو اس پر ایمان لایا تو موت  
 سے گذر کے زندگی کو پہونچا اور پھر کبھی الزام کے نیچے نہ آویگا خدا کی محبت کے  
 لئے اور مسیح کے لہو کے لئے اور روح پاک کے فضل کے لئے حیرت کر یا تم اپنی خوش  
 اطاعت سے بناؤ اب میرے پیارو۔ کہ اب احسان ہے کتنا اور کتنا پیار  
 کرتے ہو فقط

✱ آمین ✱



## سینٹیون نصیحت

روحانی انجیل کا تیسواں باب سیالیمس اور تینیا گیس آت

اُس نے عیسے سے کہا اے خداوند جب تو اپنی بادشاہت میں آئے تو مجھے یاد کیجو  
عیسے نے اس سے کہا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج تو میرے ساتھ فرودس میں ہوگا  
جانا چاہیے کہ کون ان باتوں کو پڑھ سکتا ہے یا اس میں واسطہ ہے جو کی تبدیلی اور مغفرت  
کی باتوں پر غور کر سکتا ہے بغیر فرودس کے ان باتوں کے کہی کہ جہاں گناہ بہت ہوا وہاں  
نصیل اور سے بہت زیادہ ہوا

واضح ہو کہ جو کہ حال سے دریافت ہوتا ہے کہ خدا اپنا بڑا افضل خاص گنہگاروں کو  
ہمیشہ مغفرت دینے کو تیار ہے اور یہ ہر زمانہ کے بڑے بڑے گنہگاروں کی تسلی کے لئے  
کہہ رہا ہے کہ وہ جو ہلاک ہونے پر ہیں مسیح میں پناہ لیں۔ اور جو کہ حال بہت  
کتر ہے کہ وہ انہیں کہ جو اسکے وسیلہ سے خدا کے پاس آتے ہیں آخر تک بچا سکتا ہے  
جانا چاہیے کہ ہمارا خداوند درمیان دو چیزوں کے صلیب دیا گیا تھا تاکہ یہ گناہ کی جان  
کہ وہ تینوں میں سے بدتر ہے لیکن یون کلام رابی پورا ہوا کہ وہ گنہگاروں میں سے تیسرے  
داروغین شمار کیا گیا۔ سردار کاہن اور کاتب اور حاکم اور جماعت سب اس کے تسخیر اور  
تہمت کرنے میں شامل ہوئے اور وہ ایسے ہر جم تھے کہ انہوں نے اس کے نہایت  
دکھ کے دیکھنے سے قناعت نہ کر کے اسکے دکھ پر پیچھے غرتی کو زیادہ کیا دینے کہا کہ تو  
صلیب پر سے نیچے اتر آ تو ہم تجھ پر ایمان لا دیں گے اور ان میں سے ایک چور نے کہا کہ تو نہ

دوسرے کو بچایا اب اپنے تئیں اور ہمیں بھی بچا۔ اسنے یہ بات سنجیدگی سے  
 بلکہ طعنہ کی راہ سے کہی کیونکہ یہ لکھا ہے کہ وہ چور جو اسکے ساتھ مصلوب ہوا تھا  
 اسطر جسے اسکو ملاحت کرتا تھا۔ افسوس یہ کہ یہی ہر عمل اور سنگولی کا نمونہ ہے  
 یہ کیسی دہشت ناک بات ہے کہ بد آدمی جو اپنے گناہوں میں مر رہے ہیں اپنا دکھ بھول  
 جانیکے لئے کوشش کریں تاکہ ویسے خدا کے بیٹے کی حقارت اور بدسلوکی کریمین شامل  
 ہوں اس سے اور کوئی زیادہ تباہی ادب بے حد بدی کی حالت مشکل سے نظر آتی ہے  
 لیکن خدا کے فضل کو دیکھو انہیں سے ایک آدمی جلتی لکڑی کی مانند آگ میں سے  
 نکال لیا گیا جیسا کہ فوراً ہلاکت کے ڈارہ میں سے کھینچ لیا گیا۔ یعنی اس میں ایک تمجیدی  
 تبدیلی پیدا ہوئی اور شاید یہ تبدیلی اس میں کیا ہوئی اور وہ رحمت کے لئے  
 پکارا اور اسے حاصل کیا اسنے مسیح پر نگاہ کی اور نبات پائی۔ اور وہ سخت گنہگار  
 ایک بار کی نامی راست باز ہو گیا اور یہ وعدہ پایا کہ فوراً خوشی حاصل کرے گا یعنی یہاں سے  
 گھنٹہ کے جلال میں پہنچے گا +

اب آؤ ہم سب تین کے وہ فون حصوں پر جو خود وعدہ ہو گیا ہے ان پر غور کریں  
 پہلا حصہ مرنے والے تقصیر وار کی عرض +  
 دوسرا حصہ نجات دہندہ کا مہربانی کا جواب +  
 پہلے حصہ کھیر متوجہ ہو کر تقصیر وار کی چال پر ایک لمحہ غور کرنا چاہیے اور حقیقت  
 میں یہ تقصیر وار تہا مان وہ ایک گنہگار اور راہزن تھا جو ایک چوٹوں کے نڈر گروہ میں سے  
 تھا جو اس ملک کو ایذا دیتے تھے اور اسے فتنہ انگیز رہزن تھے کہ جو روٹوں کے جوٹیکے  
 آثار پہنکنا چاہتے تھے اور ظلم اور لٹ سے زندگی بسر کرتے تھے اور یہ خلاف قیاس نہیں

ہے کہ دسے خونی بھی ہے کیونکہ ایسے لوگ جو چوری کرتے ہیں موقع پاکے خون کرنے سے  
بھی نہیں چرکتے۔ اور انہیں سے یہ آدمی خدا کی مہربانی کا ایک مسند ہوا کیونکہ اس میں  
کچھ شک نہیں کہ پیشتر اس سے اسکے پاس کوئی نیکی یا لیاقت نہ تھی جو خدا کی مہربانی  
پانیکے لئے اسکی سفارش کرے +

کیا یہ قہر کی بات نہیں ہے کہ ایسے آدمی کو ہم رحمت مانگتے سنیں لیکن ایک  
مصلحہ میں فضل کیا کچھ نہ کر سکتا ہے کیونکہ وہ جس نے کہ پیدائش کی ابتدا میں کہا کہ اوجلا  
ہو اور اوجلا ہو گیا کیونکہ روحانی روشنی کی کرن اندھیرے سے اندھیرے دلیں ایک دم میں  
پہنچ سکتی ہے ہم یہ کہہ نہیں سکتے کہ کوئی وسیلہ اس روشنی کے پہنچنے کے لئے مقرر  
کیا گیا تھا یا نہیں لیکن بعضے یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ادس عجیب اور نادر تاریکی  
کہ جو اسوقت تمام زمین پر چھا گئی تھی پہلے موثر ہوا تھا اور وہ تاریکی اس اندرون  
تاریکی کی علامت تھی جس نے جلد ہمارے عزیز نجات دہندہ کے پاس رو حکم گہر  
لایا اور وہ ایک ہر لٹاک علامت اس دہشت ناک اندھیری اعدا تاریکی کی تھی کہ جو  
یہودیوں کے ڈانپنے پر تھی اور جو انہیں اسوقت سے اب تک ڈانپنے ہوئے ہے شاید  
ہمارے خداوند کے درد انگیز دُعا نے کہ جو اسنے اپنے قاتلوں کے لئے مانگی تھی پہلے  
اسکے دلیں تاثیر کی ہوگی اور وہ دعا یہ ہے کہ ایسے باپ انہیں بخش دے کیونکہ  
وہ یہ نہیں جانتے کہ دے کیا کرتے ہیں اور اس دھامین اتنی خوبی اور اتنی نرمی اور  
رحمت تھی کہ شاید وہ رو سکے مانتہ نہیں اسکے دلوں کو کہ برف کے پہاڑ کی مانند تھا پچھلے  
کے لئے ایک وسیلہ تھا۔ یا کون کہہ سکتا ہے کہ یہ کم بخت آدمی جو کہ اب خوشوقت آدمی  
ہے اپنے تین چوروں کے گردہ میں شامل کرنے سے پیشتر شاید وہ کبھی کبھی اس جماعت میں

شامل ہوتا تھا کہ جسمین ہمارے نجات دہندہ کی نصیحت کو سننے اور اس کے عجیب-  
 معجزہ کو دیکھیں۔ اور اگرچہ اسکی بدیون نے اس کے دل کی ہر ایک اچھی حرکت کو بہت  
 ٹونسنے دیا تھا تاہم یہی وہ اب اپنی مصیبت کے وقت میں اُن عزیز کو جن سے پہلے  
 اس نے غفلت کی تھی اپنے دل میں یاد کرتا ہے کیونکہ خدا کے کلام کا ایک دانہ جو اکثر لی جرتا  
 زمین پر گرتا ہے اگرچہ بہت برسوں تک پہل نہیں لاتا لیکن وہ کہہ اور قصد بے آگاہ  
 ہے اور یہہ پادریوں اور مان باپ کے امید کے لئے ایک تسلی کی کرن ہے جو انہیں  
 دلیر کرتی ہے کہ اگرچہ ان کی تعلیم اور دعائیں بیفائدہ معلوم ہوتی ہیں لیکن تسہی  
 آخر کو انکی محنتیں خداوند میں ضایع نہوگی ✽

دیکھو وہ دعا مانگتا ہے۔ اور یہی دلیل پولوس کی تبدیلی کی بابت پیش کی گئی تھی اور  
 ایسا ہی ہم تعجب اور حیرت سے اس چور کی بابت کہہ سکتے ہیں کہ دیکھو وہ دعا مانگتا ہے  
 شاید اس نے اس سے پیشتر کبھی دعا مانگنی ہی یا بہت دن سے دعا مانگنا بھول گیا تھا  
 اگر وہ دعا مانگتا تو صلیب پر نہ آتا اور نہ چر ہوتا کیونکہ چرچ کی قوم کی تمثیل کے مانند دعا  
 مانگنا ان لوگوں کے لئے ہے۔ یگانہ کرنا آدمی کو دعا مانگنے سے باز رکھینگا  
 اور اب وہ دعا مانگتا ہے اور یہہ تعجب ہے کہ وہ اس سے دعا مانگتا ہے کہ جو صلیب  
 پر لٹکا ہے اب وہ ایک بارگی عیسائی ہو گیا کیونکہ عیسائی اسے کہتے ہیں جو کہ نیکی کے لئے  
 دوسرے ایمان لاتا ہے اور نجات کے لئے زبان سے اقرار کرتا ہے رو میو نکا ۱۰ باب اور  
 ۱۰۔ آیت ۴۔ کوئی آدمی سچائی سے جیسے کہ خداوند نہیں کہہ سکتا ہے مگر روح  
 پاک کی مدد سے اور اگرچہ وہ تمام یہودی قوم سے حقیر کیا گیا تھا جیسے باغی اور سامری  
 اور دعا باز ٹہرایا گیا تھا تاہم یہی وہ مسیح کو خداوند کا عہدہ اور درجہ دیتے ہیں لیکن وہ اسے اب

بادشاہ کے مانند بھی مانتا ہے کیونکہ وہ یہہ التماس کرتا ہے کہ مسیح او سے یاد کرے  
 جبکہ وہ اپنے بادشاہت میں داخل ہو تم جانتے ہو کہ جو کتابہ پلاٹ نے صلیب پر اس کے  
 سر پر رکھا تھا اسکا معنوں یہہ تھا کہ عیسے نامہری یہہ دیون کا بادشاہ۔ اور  
 یہہ اسکے تصور ظاہر کر نیکی لے تھا کیونکہ اسنے قیصر بادشاہ کے برخلاف بادشاہی تھے  
 کا دعویٰ کیا لیکن وہ حقیقت میں بادشاہ تھا وہ جہاں میں بادشاہوں کو ان کے ایک  
 مٹی روحانی بادشاہت کو معزز کر نیکی لے آیا تھا جو کہ قیصر کے جلا شیطانی خلاف  
 تھے اور اُسنے ولادری سے پلاٹ کے روبرو اس رقبہ کا اقرار کیا اور اب وہ تائب  
 چور اسکے اس دعویٰ کو پسند کرتا ہے اور اسکی رعیت ہونیکے لیے التماس کرتا ہے اور یہہ  
 سمجھتا ہے کہ مسیح کی بادشاہت اس جہاں کی نہیں ہے جیسا کہ یوحنا سے یہہ دیون نے  
 مسیح کی بادشاہت کا خیال کیا تھا اور یہی اونکی مہلک غلطی تھی اور اسی سبب سے انہوں نے  
 جلال کی بادشاہ کو ناپسند کیا کیونکہ انہوں نے اسکی ظاہری کمزور کو حقیر سمجھا کہ نہ تھیں  
 کچھ خوب ہے اور نہ کچھ بہا کہ ہم اس پر نگاہ کریں اور نہ خوبصورتی کہ ہم اسکے مشتاق ہوں  
 یسعیاہ کا ۳۰ باب اور ۳- آیت - لیکن چور کا ایمان او اس بادل کے پار  
 کیا کہ جو اسکے سپے درجہ کو چھپائے ہوئے تھا اور اسکے حشمت کو جیسے کہ باپ کے اکلوتے  
 کی حشمت چاہیے جو فضل اور راستی سے معمور تھی ویسے ہی اسنے او سے دیکھا +  
 جلتا چاہیے کہ اب وہ او سے واجب عزت دیتا ہے کہ آسمان اسکے اختیار میں  
 جیسا کہ خداوند نے اسکے بعد کہا تھا کہ میں زندہ ہوں جو کہ مرا تھا پر دیکھ میں ہمیشہ  
 زندہ ہوں اور میں برنخ کی کنجیاں اپنے پاس رکھتا ہوں یعنی ابرس ان دیکھے  
 جہاں کی کہ جسمیں بہشت اور دوزخ دروزن شامل میں مشاہدہ کا جلال باب اور ۱۰-

آیت + جانتا چاہیے کہ سونے والے چور نے اسبا کا یقین کیا اور اسکی دعا اسکے ایمان کی آواز تھی اور وہ اب ایک امید کی التماس مسیح کے حضور میں رکھتا ہے + اور اسکی عرض میں جو حیات تھی اسکو یہی عذر کرو۔ کہ مجھے یاد کرو اور نہ یہ کہ اپنی پادشاہت میں عزت سے مجھے سرفراز کر جیسا کہ وہ وعدہ کیا تھا اگر وہ نہ اس سے پہلے عرض کیا تھا لیکن وہ صرف یہ کہتا ہے کہ یاد کرو۔ لیکن وہ یہ نہیں کہتا ہے کہ کس طرح یا کس وضع سے مجھے یاد کرو بلکہ وہ خداوند پر سب کچھ چھوڑ دیتا ہے۔ اور جس تسلی کے ساتھ دوسرے نے اپنی موت کے انتظار میں کہا کہ میں جبرائیل لایا ہوں اسے جانتا ہوں اور یقین لاتا ہوں کہ وہ میری امانت اسدن تک محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اس میں کچھ شبہ نہیں ہے کہ وہ سب کچھ اسے تسلی کے مطابق اپنے سب معاملہ اور اپنی روح مسیح کو سونپتا ہے۔ دوسرا تھے کا ۱۔ باب ۱۲۔ آیت + جانتا چاہیے کہ یہ یوسف کی التماس کی مانند ہے کہ جو اسنے ساتی سے کی تھی پیدائش کا ۴۰ باب اور ۱۱ آیت + یعنی جب تو خوشحال ہو تو مجھے یاد کیجو لیکن سزا ساتی نے تسبیح بھی یوسف کو یاد نہ کیا بلکہ ایسے بہول گیا۔ لیکن یہ غریب چرواہا اس سے بہتر کامیاب ہوا کہ یاد کیا گیا اور سچا یا گیا کیونکہ مسیح نے کبھی کسی شخص کو نہیں کہا کہ بغاوت میری تلافی کر۔ بلکہ کہا ہر ایک جو خداوند کا نام لیکے و عا مانگے سو نجات پاویگا۔ جیسا کہ اس آدمی کا حال نامور عجیب تھا ویسا ہی اسنے اپنی سچائی کی نافرمانی اور عجیب دلیل دی جانتا چاہیے کہ دیکھ کی گھڑی اور موت کے انتظار میں پہلے مرتبہ تو یہ اور ایمان کا اقرار کرتا کفر بے شکانے اور شبہ کے لالچ ہوتا ہے پھر تیسرے

ہیں کہ جو موت کے انتظار میں سرگرم معلوم ہوتے ہیں اور عیسائی دستوں کو اپنے اصل تبدیلی کی امید دی ہے لیکن تندرستی کے بعد انہوں نے اپنے حال سے ثابت کیا کہ ویسے سچے نہ تھے۔ کیونکہ بدتر سے بدتر لوگ اپنے مزید وقت دین کو عزت دیتے ہیں۔ لیکن تائب چور کو طاقت ملی کہ اپنی سچائی کو نہایت مضبوط دلائل سے ثابت کرے اور وہ جواب جو مسیح نے دیا اسکی سچائی کو پے شبہ کرتا ہے اب اسکی سچائی کے نشانات کو خیال کرو۔

**پہلا** وہ اپنے ساتھی کو اسکے گناہ کے لئے اور خاص کر مسیح کو طاعت کرنے کے لئے سزائش کرتا ہے کہ تو بھی خدا سے نہیں ڈرتا ہے اگرچہ اس سزا میں گرفتار ہے پوشیدہ مزید مسیح کے یا اسکے لوگوں کے ستائینوالے ثابت کرتے ہیں کہ انکو خدا کا ڈر نہیں ہے کیونکہ جو تکلیف کی وقت میں بھی سخت دلی سے گناہ کی پیروی کرتے ہیں وہ سخت دلی انکے گناہ کو اور زیادہ وزنی کرتی ہے سچی توبہ انسانکو ہمیشہ گناہ سے نفرت دلاوگی سچا افضل آدمی کو دوسروں کے واسطے درد مند کرے گا کیونکہ جبین خدا کی محبت ہے اور ہمیں ہمیشہ انسانکی بھی محبت ہوگی سچا توبہ کرنا یہی والا داؤد کی مانند کہہ سکا کہ میں خطا کار و نکو تیری راہیں سکھاتا ہوں گا اور گنہگار تیری طرف رجوع کریں گے +

**دوسرا** وہ اپنے تین ملزم کرتا ہے اور خدا کے اور حاکم کے عدل کو جو کہ اُسے صلیب پر لایا قبول کرتا ہے یعنی کہتا ہے کہ ہمارا دکھ واجب ہے کیونکہ ہم اپنے اعمال کا واجب بلا پاتے ہیں۔ اگرچہ یہ موت شرمندگی اور درد انگیزہ کی ہے تو یہی ہم اوسکے لائق ہیں واضح ہو کہ مجرم کو اپنے دکھ میں گناہ سے واقف ہونا



صابر کر گیا اور وہ یون کہیگا کہ میں نے فقط تیرا گناہ کیا ہے اور تیرے ہی حضور  
عبری کی ہے تاکہ تراپنی باتوں میں صادق ٹھہرے اور جو تو حکومت کرے  
تو پاک ظاہر ہو +

تیسرا وہ مسیح کو بگینا ہوتا ہے کہ اس آدمی نے کچھ تقصیر نہیں کی ہے  
اگرچہ یہودیوں کی عدالت میں اسے ایک بدذات کی مانند موت کا فتویٰ دیا گیا  
تھا اور ساری جماعت پکار اٹھتی تھی کہ اسے صلیب دیے اسے صلیب دیے  
لیکن یہ چرچا اسے زیادہ دیانت دار تھا اور جس نے اسے بہتر تعلیم پائی تھی اسے  
تمام چال کو بگینا ہوتا ہے اور راستی سے کہتا ہے کہ اس نے کچھ تقصیر نہیں کی۔ وہ یون  
اس کے سارے بداور زور آور الزام دینے والوں کے روبرو مسیح کے بگینا ہی کو بیان کرتا ہے  
کہ جو حقیقت میں پاک اور معصوم اور مبرا اور گناہوں سے علیحدہ تھا پس اُس بُری  
اور مہربان تبدیلی کی حقیقت کہ جو اسکے دل میں پیدا ہوئی تھی صفائی سے ظاہر ہوئی  
معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی پہچان نے اسکے دل کو روشن کیا تھا کیونکہ وہ اپنے گناہ  
اور مصیبت زدہ حال کا تامل ہوا اور اسکے لئے فروتن ہوا اور اس نے اپنے  
پڑوسی کو اسکے گناہ کے لئے ڈانٹا اور اس نے مسیح کی چال کو عزت دی اور اس نے  
اسے خداوند اور بادشاہ اور بچا نیوالا کہے مانا اور اس نے اپنی رحلت کر نیوالی  
روح کو اسکے امانت دارا تہوین سونا پنا اس تہوڑی جگہ یعنی اسکے دل میں کیسے  
فضل جمع ہوا کہ جس نے ایک تہوڑے لمحہ میں مسیح کو زیادہ جلال دینے کے لئے اسے  
قدرت بخشی اُس سے زیادہ جو بہتر ہے اپنی زندگی بہر میں اسے دیتے ہیں +

چوتھا حصہ اب آؤ آگے کو ہم اُس مہربان جواب پر غور کریں جو مسیح نے اسکے لئے

وقت اوسکی درخواست پر دیا۔ کہ عیسے نے اُس سے کہا میں تجھے سچ کہتا ہوں کہ آج تو میرے ساتھ فردوس میں ہو گا ۔

ایسے میرے دوستو جبکہ ہمارے خداوند نے یہ وعدہ کیا تھا تو اوسکی اس وقت کی بدنی تکلیف کی حالت پر غور کرو۔ اپنے اوسکو صلیب کے اوپر خشکا دیکھو کہ جسے آسمانوں کو ستاروں کی پریشانی سے اور زمین کو پہلوں سے اور آدمی کو پوشاک سے آراستہ کیا اسکا سارا کپڑا لوٹا گیا اور گستاخ جماعت کے حقارت کے لئے خشکا لٹکایا گیا غور کرو کہ صلیب پر اسیے جاتے کا عذاب عظیم تھا۔ کیونکہ جبکہ وہ صلیب زمین پر رکھی تھی اونہوں نے اسپر پہلے اُسکو کہنیا اور تانات اور گناہوں اور پیروں کو نہایت عقوبت کے ساتھ کیلوں سے ٹھونکا جبکہ اوسکے ہر ایک جوڑ اور رکن دردناکی سے پہولی ہوئی تھیں اور اوسکے بدنکا سارا بوجہ اوسکے زخمی جگہوں پر اٹھا اسوقت انہوں نے سخت جھٹکے کے ساتھ صلیب کو اٹھا کر زمین پر کھڑا کیا۔ لیکن اوسکی سوج کا عذاب خاص عذاب تھا۔ یعنی اپنے باپ کے غضب کی واقفیت اور جہانکے گناہوں کا بوجہ اب اُسکی روح پر نہایت بھاری تھا۔ اوس اندہیرے نے جو نہایت تاریک تھا اوسکے پاک دلوں کو گھیر لیا اور اپنی روح کے عذاب میں وہ زور سے چلایا کہ ایسے میرے خدا تو نے مجھے کیوں ترک کیا ؟ یاد کرو کہ اس بے بیان رنج کے درمیان زندگی کے خداوند نے رحیمی سے وہ مہربانی کا وعدہ کیا کہ جسکا ذکر ہو چکا ہے۔ اگرچہ ہمارے نہایت دکھ اور رنج ہکو دوسروں کی طرف سے بھیکہ کرتے ہیں لیکن ہمارے خداوند کے رنجوں نے رحم کو اسکے لوگوں کی روح کی طرف سے کم نہ کیا۔ اور شلیم میں اسکی پھیلی ملاقات کی گھڑی

جبکہ وہ اسپر رویا اور جب تک کہ اسنے اپنی جان دی نہایت ملائم تر صحبت کے تا قفط نے گنہگار کو گونکے لئے خود بخود اسکے دل میں راہ دی دیکھو  
 اوسکی آخری نصیحت اور درو انگیز دعا کو یعنی عید کی کہانے کے بعد اسکی ہر  
 عندکہ جو اپنے خواب آلودہ شاگردوں کے لئے کیا تھا اسکو غور کرو اور اسکے  
 حکم کو جو عورتوں پر رحم کہا کر کیا تھا غور کرو۔ یعنی اُسنے اُنہیں کہا کہ میرے  
 واسطے نہیں بلکہ اپنے اور اپنے لڑکوں کے واسطے رو اور اوسکے اوس سفارش  
 پر بھی غور کرو جو کہ اوسنے اپنے قاتلوں کے لئے کی تھی۔ کہ اوسنے کہا ایسے باپ  
 تو اُنہیں بخشیدے کیونکہ وہ نہیں جانتے ہیں کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ اولاً  
 غور کرو کہ مسیح فی الغور اوس غریب اور گنہگار کی پہلی ہی درخواست کر لیتا ہے  
 یعنی جو کچھ کہ اوسنے چاہا اور خیال کیا تھا اوس سے زیادہ وہ اوسے عطا کرتا ہے  
 ۔ غور کرنا چاہیے کہ خدا گنہگاروں کے رونے پر کیا فی الغور خیال کرتا ہے یعنی اُس  
 شتابی کی مانند کہ جسنے اوس مصرف بیٹے کے بڑے باپ کے پاؤں کو دڑایا  
 کہ جسنے جو میں اپنے بہت دن کے کہوئے ہوئے اور پھر نیوالے بیٹے کو دور سے  
 دیکھا اور ہنوز وہ دور تھا کہ اوسکے باپ نے اوسے دیکھا اور رحم کہا یا اور  
 دوڑ کے اسکے گلے جا لپٹا اور اوسکے بوسے لئے جانا چاہیے کہ خدا غصہ کرنے  
 میں دیبا ہے لیکن رحم کر نہیں جلد اور معاف کر نہیں تیار ہے کیونکہ وہ روحی  
 پہلی حرکت کو جو کہ آسمانی طرف ہے دریافت کرتا ہے یعنی جبکہ گنہگار ہنوز اپنی  
 دعامین بول رہا ہے اوسکی عرض سنی جاتی اور اسکا جواب دیا جاتا ہے۔  
 اُس وعدہ کے معنی کو خیال کرو۔ یہ کہ ایک جگہ بہشت میں۔ اور یہ کہ کراچ

و ان پر مسیح کی محبت اور پیہر کہ ان سب کے اوپر پیہر سنجیدہ اقرار کہ میں تجھ سے  
سچ کہتا ہوں کہ اے ہو گا ۔

اگرچہ ایک جگہ دوزخ میں اسکا حق تھا مگر اب ایک مقام بہشت میں آویس  
وعدہ کیا گیا ہے۔ اگر ایک آدمی کہنے پیشتر اس مانتین کہ حسین وہ تھا مگر  
تو اسکا وہی حصہ ہوتا۔ یہاں بہشت فردوس کہلا یا گیا ہے باغ عدن کی  
رعایت سے جسے خداوند خدا نے آپ لگایا اور آدم کو اس میں رکھا تھا گناہ کے سبب  
سے آدم نے جلد اس باغ اور اپنے خدا کو کہو دیا۔ اسلئے اسنے آدم کو اس میں سے  
نکال دیا۔ پہلے آدم سے بہشت لکھو گئی اور دوسرا آدم سے جو خداوند آسمان سے  
ہے ایک بہشت یعنی ایک اس سے کہیں زیادہ بہتر جہان سے اسکے مبارک رہنے والا  
پھر باہر نکالے نہ جائیگے پھر ملا۔ یہاں سارن کا گلاب اور گل شہو پہاڑ کے  
درمیان اگتے ہیں۔ اور یہاں پر نامور کیا پودہ شاداب ہوتا ہے اور یہاں پر  
بے منع کیا ہوا دانش کا درخت ہے اور زندگی کا درخت بے چوکیدار کہ ہے۔ اور  
کوئی دغا باز سانپ اس خوشوقت جگہ میں ایذا اور فریب دینے کے لئے ہرگز نہوگا  
اور نہ پھر خود مختاری انسان کی اسے اس خرابی میں ڈالے گی ۔

توبہ کرنیوالے چور سے مسیح وعدہ کرتا ہے کہ تو میری صحبت میں خوش رہیگا  
یعنی آجکے روز تو میرے ساتھ بہشت میں ہو گا۔ کیونکہ مسیح اب آسمان کو جاتا  
ہے جہاں اوس چور کو بھی جانیگا یقین کرانا ہے۔ جانا چاہیے کہ مسیح کی حضوری  
ہے جو آسمان کو اب جلال والا اور خوشوقت بناتی ہے اور ایسے ہی باتو سے جسے  
کہ یہ خط کے ۱۴ باب میں لکھے ہیں اپنے غمزہ دوست کو تسلی دے کہ میں جاتا ہوں

تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں اور میں جا کے تیار کر کے پھراؤنگا اور تمہیں اپنے پاس لے دوں گا تاکہ جہان میں رہو نہ تم ہی رہو۔ عز کر دو کہ مسیح کے ساتھ رہنا ایک تعجبی مہربانی ہے اور سوائے اسکے اور کیا کہیں جانا چاہیے کہ اوس چور نے فقط یاد کرنیکی درخواست کی تھی اور نہ یہ کہ اسکے نزدیک رہے۔ لیکن مسیح آئے اپنے خاص حضور میں رہنے کا وعدہ کرتا ہے اور یہ وعدہ کیسا جلد یعنی آج ہی کے دن حاصل ہو سکتا تھا اوسنے دُعا مانگی تھی کہ ایسے خداوند تو مجھے یاد کر جب تو اپنی بات میں جاوے لیکن اوسنے یہ نہ جانا کہ وہ کب ہو گا شاید اوسنے خیال کیا تھا کہ بہت مدت میں پورا ہو گا لیکن مسیح کہتا ہے کہ آج جانا چاہیے کہ اُس آدمی کی مسرت جلال میں داخل ہونیکے لئے کیسی جلد عام ہو گئی کیونکہ فجر کو درج میں جانیکوڑا لٹکائے ہوئے تھا اور شام کو وہ مسیح کے ساتھ بہشت میں ہے اور کلام مقدس اس بات کی صداقت دیتا ہے کہ موت کے وسیلہ اس جہان سے رخصت ہونیکی بعد آسمان جلال میں داخل ہونیکے لئے کچھ نہ ہی عرصہ نہیں ہوتا ہے بعضوں نے یہ خیال کیا ہے کہ روح عاقبت تک سوتی رہتی ہے۔ لیکن مسیح چور سے وعدہ کرتا ہے اور اوس کلام سے ہم سے ہی آسمانیں فوراً داخل ہونیکے لئے وعدہ کرتا ہے کیونکہ لکھا ہے کہ بد سے غیر حاضر ہو کر ہم خداوند کے ساتھ حاضر ہونگے ان سب کا مسیح نہایت مہربانی سے دینے کا اقرار کرتا ہے اور اوس اقرار پر اپنی معمولی سیج کو افرود کرتا ہے شاید اُس نے دیکھا کہ کچھ شبہ اس گنہگار کے دل میں اٹھتا ہے اور شاید وہ اپنی خرابی اور نالائقی کو اتنا زیادہ معلوم کرتا ہے کہ جس سے اوسکو اندیشہ تھا کہ وہ اسے حاصل نہو گی لیکن اس مقدمہ کو یہ شبہ کرنیکے لئے مسیح اپنے وعدہ پر ایک وضع کی قسم یعنی

سچ کو افروز کرتا ہے کہ جسمین اُس وعدہ کا وارث ایک مضبوط تسلی پاوے اور  
 کیا کلام ربانی ایسی تسلیوں سے معمور نہیں ہے کہ جو کوئی مسیح پر ایمان لا دیکھا ملاک  
 نہ ہو گا بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاویگا ان اس سے بھی زیادہ کہ وہ جو ایمان لاتا ہے اب بھی  
 اپنے میں ہمیشہ کی زندگی رکھتا ہے اور اُس پر کوئی الزام نہ ہو گا کیونکہ وہ موت سے گذر  
 کے زندگی میں داخل ہوا ہے تو پھر ایسے کم اعتقاد شخص تو اوس پر کس سے عقدر شبہ  
 رکھتا ہے +

## فایں

اُس جلال والے صفت کے فضل کے نمونہ کو حق کرنے سے خبردار ہوا اگرچہ پہلے  
 نے اس کے بیان کرنے میں بہت ہوشیاری کی ہے کہ جسمین جو کے حاملین کچھ نیکی کی  
 خبر پاوین تا نہوے کہ اس فضل کا نمونہ جو بالکل صفت ہے اور آخری گنہگار میں  
 عطا ہوئی اس کا نتیجہ خطرناک ہو یعنی لوگوں کو ان کے توبہ کو دیر کرنے کے لئے دلا دکر ہے  
 اس گستاخ امید سے کہ چور کی مانند وے بھی پھیلے گنہگار میں نجات پانکی امید  
 رکھیں لیکن انکی محنت نے اس کے جلال کو زیادہ تاریک کر دیا ہے مگر اس مطلب میں  
 جو ہوشیاری سے غور کریں تو اس خرابی سے باز رہ سکتے ہیں اور میں چاہیے  
 کہ ہم ہوشیار رہیں تاکہ ربانی فضل کے جلال کو جو اس ماجرہ میں ظاہر کیا گیا ہے  
 کم نہ کریں یہ اکثر رسمتی سے غور کیا گیا ہے کہ ایسے مثال میل میں فقط ایک ہی حکم  
 نگاہی ہوئی پاتے ہیں کہ ایک گنہگار مرتے وقت تبدیل کیا گیا کہ جس سے ہکو بھی امید  
 ہو اور فقط یہی ایک نمونہ ہے کہ جسے ہم ڈورین اور فرین کر دے کہ ایک دفعہ ایک  
 شخص بغیر اپنی جان کہوئے بلند کناری سے کود پڑا تو کیا اور دس ہزار دوسرے لوگوں  
 کے لئے ایسے خطرہ میں جانا اور اسکے پیچھے کو دیکھ دانا مائی ہوگی موت کے بستر پر توبہ

کرنیکی امید رکھنا نہایت خطرناک ہے تو بہ خدا کی بخشش ہے اور وہ اس کے  
دینے کے لئے کسبوت کا پابند نہیں ہے تو چھ گناہ اور بناوٹ کی زندگی کی اخیر  
میں اسکی امید رکھنا کیا واجب ہے۔ خیال کرنا چاہیے کہ کتنے بغیر ایک لحظہ آگاہی کے  
یکایک سر جاتے ہیں اور کتنے اپنے بیماری اور اپنے دوستوں کے تسلی سے دھوکا کھا کے  
کہ انکو مرضی کی بالکل امید نہیں ہے اپنے بچہوں پر مر جاتے ہیں اور بعضے دوسرے چور  
کی مانند جو صلیب پر تہا سنت ولی سے مرتے ہیں کیونکہ اکثر لوگ جیسے اپنی زندگی بسر کرتے  
ہیں ویسے اونکی موت ہوتی ہے +

لیکن خدا کے فضل کو دیکھو اور تعجب کرو اسلئے کہ نجات ہمیشہ فضل سے حاصل ہوتی  
ہے اور تحقیق اس مثال میں ایسا ہی ہوا۔ جانا چاہیے کہ اگرچہ گناہ زیادہ تھا لیکن فضل  
اوس سے زیادہ ہوا اور جو کوئی نجات پاتا ہے تو ضرور اسی شرط پر نجات پاتا ہے کہ جس  
شرط پر اوس چور نے نجات پائی اور یہ اوس کے فضل کے سبب سے یعنی عیسے مسیح کے  
خدا ہونیکے وسیلہ سے صفت میں نیک گئے جاتے ہیں بغیر روپہ اور بغیر قیمت یعنی  
نہ اپنے اعمالوں سے تانہو وہ پے کے کوئی فخر کرے کیونکہ نجات میں فخر کی گنجائش کسکو  
ہمیں ہے اگرچہ وہ کیسا ہی شخص ہو اور یہ بات اس مقام میں کیسی صفائی سے  
ظاہر ہوئی ہے۔ واضح ہو کہ کہنے ایک چور کو دوسرے چور سے فرق کیا کہ نجات  
کہتا ہے کہ ایسے خداوند بغیر تیری مدد کے تجھ سے یہ بات وہ بول نہ سکتا یعنی اس  
چور کو تیری بادشاہت کا خیال کرنا بغیر تیری روئے ناممکن تھا مگر تیری مہربانی  
اوس آدمی پر چھوئی گئی اور اس کے ساتھی پر نہیں۔ اگرچہ دونوں کا پیشہ ایک سا تھا  
اور انکی حالت ایک سی تھی اور انکے گناہ ایک سے تھے اور انکا صلیب ایک سا تھا

لیکن فقط تیری رحمت امنین فرق کرتی ہے۔ ایک پکڑا گیا اور دوسرا چھوڑ دیا گیا تیری رحمت ایک کے قبول کر نہیں مبارک ہوئی۔ اور تیرا عدل دوسرے کے ترک کر نہیں مبارک ہو اگر ان اُس رحمت سے نا امید ہو سکتا ہے اور کون اُس عدل سے کاپ نہیں سکتا ہے +

ہر ایک گنہگار جو اسکو پڑتا اور سنتا ہے اسکو جانا چاہیے کہ اسے اُس رحمت کی اتنی زیادہ احتیاج ہے جتنی کہ اُس تقصیر وار کو تھی لیکن بعضے کہتے ہیں کہ ہم چور نہیں ہیں۔ شاید تمہنے آدمی کی چوری نہیں کی ہے لیکن کیا تمہنے خدا کی چوری نہیں کی ہے کیا وہ جلال کہ جو اسکے نام کو دینا واجب تھا اُس میں تمہنے دغا بازی نہیں کی ہے کیا تمہنے سب کو نہیں چورایا ہے کیونکہ وہ ہفتہ میں سے ایک دن ہے جسے وہ اپنی بندگی کے لئے دعا کرتا ہے کیا تمہنے اسکے توڑوں یعنی اسکے مال میں کہ جو تمہیں لین دین کرنیکے لئے یعنی اسکی عزت اور تمہاری نجات کے لئے دیا گیا تھا اوس میں خیانت نہیں کی ہے تو تم یہ فخر نکرو کہ تمہنے ہر ایک کا حق ادا کیا ہے جبکہ تمہنے ہزاروں باتوں میں مبارک خدا کے عقین دغا بازی کی ہے تو اب رحمت کے ضرورت کو دیکھو اور معافی سنو کہ خیال سے ڈرو یعنی ایک گناہ کے لئے اور دوسرے بڑے ایمانی کے لئے +

جاننا چاہیے کہ ان باترین خدا کی مہربانی ربانی طور سے تجھے تو بہ کبیر ف کہنچنے کے لیے ظاہر کی گئی ہے یعنی ابن آدم آیا کہ اسے جو گم ہوا ہے ڈھونڈے اور بچا دے اور یہی اسکا حال ہمیشہ رہا اور اُس نے اسکو آخر تک قائم رکھا اسکے دشمنوں نے اس کے لئے اسکی حقارت کی یعنی اونہوں نے اسے گنہگاروں کا دوست کہا اور وہ ایسا ہی تھا لیکن نہ گناہ کا دوست اسکا نام مبارک ہو وہ جیسا کہ کل تھا ویسا ہی آج ہے اور ہمیشہ



تک رہیں گا وہ کیونکہ نکال نہیں دیتا ہے جو اسکے پاس آتے ہیں۔ مان آؤ اور ادا سے  
 آزمائے دینے وہ جرتباہ ہوئے پر ہے اور جو ایک جہان بہر کا گناہ رکھتا ہے اور ایک  
 وزہ لیاقت نہیں رکھتا اسکے لئے یہاں کیا ہی بڑی تسلی ہے تم اوس مرغیوں کے چرکے  
 مانند کہو کہ خداوند مجھے یاد کر کیونکہ تو اب اپنی بادشاہت میں ہے تو وہ تمہیں۔  
 بہشت میں ایک جگہ دیگا یعنی تمہیں کو۔

واضح ہو کہ عیسائی کو اپنی زندگی بہر یہ دعا مانگنا لائق ہے کہ خداوند مجھے  
 یاد کر جب گناہ یاد ادا ہے اور جب امتحان حمد کرے اور مصیبتیں اٹھیں تب نجات  
 دہندہ پر نظر کرو کیونکہ وہ جسے تمہیں تمہاری پست حالی میں یاد کیا اب یہی تمہیں نہ بھڑکا  
 مسیح قدیم سردار کا ہونگی مانند اپنے لوگ رکھنا نام اپنی چاتی پر رکھتا ہے اور کہتا ہے  
 کہ اگر ماور مشفقہ اپنے دودہ پینے والے بچے کو بہول جائے تو بہول جائے لیکن  
 میں تجھے یاد رکھوں گا اسکے عیوض تو یہی اسکو یاد رکھ فقط

✱ آمین ✱

## جہان آئندہ کی بابت ۳۱ تیسویں نصیحت

تو کا کامیشوان باب تیسویں اور چھتیسویں آیت

وہیے جو اوس دنیا اور قیامت پانیکے لایق ہین نہ بیاہ کرتے ہین  
نہ بیاہ دیئے جاتے ہین اور وے پھر مرنہین سکتے ہین کیونکہ وہ  
فرشتوں کے برابر ہین اور قیامت کے لشکے ہو کر خدا کے فرزند ہین ۴

جاننا چاہیئے کہ ایماندار جو یہ اقرار کرتے ہین کہ ہم دوسرے جہان کے امیدوار ہین  
تو یہ بات ایک بڑی حیرت اور غم پیدا کرتی ہے جبکہ ہم دیکھتے ہین کہ وے اپنے دوستوں  
اتنا تہوار آسمانی گھر کھیر لگاتے ہین۔ واضح ہو کہ وہ جلال جفا ہر ہوگا اور  
جسکا حلیم ایماندار فروتنی سے انتظار کرتے ہین وہ ایسا نہایت بڑا ہے کہ کوئی یہ  
خیال کر گیا کہ خدا کے لشکے مشک سے سوا سوائے اور کسی چیز کا ذکر اور خیال کر نیگے  
لیکن افسوس کی بات ہے کہ یہ ایسا نہین ہے ۵

پوشیدہ فرمیکے ہماری روح خاک سے وصل ہے اور اسی سبب بہت ضرور ہے کہ ہم دعا  
مانگین کہ وہ اپنے کلام کے مطابق ہمیں زندہ کرے اور خداوند ہمیں اس مقدس کلام کے  
نقرہ پر غور کر نیکی لئے برکت دے کہ جسے عیسے مسیح نے صدوقیوں کے اعتراض  
پر جو عاقبت کی تعلیم کے برخلاف تھے جواب دیا تھا۔ غور کرنا چاہیئے کہ صدوقی لوگ  
صادق کے شاگرد تھے اور وہیے یہودیوں کے چار فرقوں میں سے ایک تھے انکی خاک  
سمجھو یہ تھی کہ عاقبت نہین ہے ۶ آیت دیے فرشتوں کی ہستی اور جاودانی

روح کا اور آئندہ حالت کا انکار کرتے تھے صدوقیوں نے عاقبت کی تعلیم کو غلط  
 ٹھہرا نیک خیال کر کے ایک عورت کا حال کہ جس نے سات دفعہ شادی کی تھی پیش کیا۔  
 اور انہوں نے کہا کہ عاقبت میں اُن ساتویں سے وہ کسی جوڑو ہوگی چارے خدا  
 نے اس ستاخی کے سوال کا لامیت سے جواب دیا اور کہا کہ جو لوگ زمین پر ہیں اور  
 خدا کے فرزند جو آسمان پر ہیں ان دونوں کی حالت کے درمیان بڑا فرق ہے۔ جانا  
 چاہیے کہ یہ سارا فقرہ تعلیم سے معمور ہے جس کے حاصل کرنے کے لئے ہم اس فقرہ  
 کو کئی طرح سے بیان کر سکتے ہیں۔ پہلے غور کرو کہ ایک دوسرا جہان ہے  
 کیونکہ ہمارا خداوند اُسکو وہ جہان کہتا ہے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس  
 جہان کے برخلاف ہے ۳۴ آیت اس جہان کے لڑکے یعنی ہم سب اُس جہان سے تھوڑا  
 واقف ہیں۔ کاشکے ہم اس سے بخوبی واقف ہوتے۔ کاشکے اُسے ہم یا ان  
 کے آئندہ سے دیکھتے تو ہم کہتے کہ یہ یہ یہ وہ جہان ہے کیونکہ سب جو اس جہان میں  
 ہیں یعنی جسمی خواہش اور چشمی خواہش اور معزز زندگی باپ سے نہیں بلکہ اس  
 جہان سے ہے لیکن کہ جس نے جہان کی قرب ازائش اس قدرت سے کی تھی کہ جو وہ  
 اور ان کی بہت زیادہ کوشش کر نیکی طاقت رکھتا تھا وہ سنجیدگی سے اقرار  
 کرتا ہے کہ وہ سب بطلان کے بطلان اور بطلان کے بطلان سب کچھ باطل ہے  
 اور وہ ان باتوں کا ایسا زور سے بیان کرتا ہے جیسا کہ اس کا دل اس خیال سے بہر  
 گیا ہے اور جیسا کہ وہ یہ خواہش کرتا ہے کہ اس کا دوسرے کے دل پر نقش کری لیکن  
 معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی لفظ نقش کرنے کے لائق نہیں پاتا ہے اور یہ یاد رکھنا  
 یہ باتیں کہیں وہ کون تھانہ وہ صحائف میں کہ جسے جہان سے کچھ غرض نہ تھی اور

کہ جو جہان میں کچھ نہ کہتا تھا اور نہ وہ فضول خرچ تھا کہ جس نے اپنا سامان جو وہ  
 اس جہان میں رکھنا تھا برباد کیا تھا لیکن وہ اور سلیم کا بادشاہ تھا جو دولت اور  
 عزت بہت رکھتا تھا اور جس نے جانے ساری عشرت کو آزمایا تھا اگر وہ اقرار کرتا ہے  
 کہ یہ سب بطلان کے بطلان ہیں تو ہمیں اب یہ احتیاج نہیں ہے کہ بے غایدہ اسکی  
 آزمائش کریں کیونکہ وہ ان کی کیا کر گیا جو کہ بادشاہ کے بعد آیا ہے۔ جانا چاہیے کہ  
 جہان جیسا بد ہے ویسا ہی بطلان ہے پولوس کہتا ہے کہ جہان بد ہے اور مقدس  
 یوحنا کہتا ہے کہ ساری دنیا اس خبیث کے قبضہ میں ہے لیکن خدا نے جب جہان کو بھٹ  
 بنایا وہ اچھا تھا۔ اور نہایت اچھا تھا لیکن گناہ نے اسے بُرا بنایا اور جالون اور  
 غمر نے اسے یہاں تک برباد کیا کہ مسیح کے رٹائی کے کامر خا ایک حصہ یہ ہوا کہ وہ اس  
 جہان کی بدی اور شیطانی ہے یعنی اس بد دنیا کے حاکم سے چھوڑا ویسے کہ جو اپنے  
 عشرت کو مچھلی کی چارہ کے مانند لوگوں کے رو حکو تباہ کر سکے لیئے ان کے رد و رکھتا ہے +  
 اور تب ہی ان کا ملایا بد ہے کہ وہ اس جہان کی بدی پر فریفتہ ہے وہ اپنی اچھی  
 چیز و نحو اس جہان میں تلاش کرتا ہے اور اس کا حصہ اس زندگی میں ہے اور وہ اس جہان کا  
 آدمی ہے جبکہ مسیح ۳۴ آیت وعیزہ میں کہتا ہے کہ اس جہان کا فرزند۔ لیکن غور  
 کرنا چاہیے کہ ایک دوسرا بھی جہان ہے اگرچہ یہ پیچیدہ و پچالی اکثر قبول کیجاتی ہے  
 لیکن لوگ اس کا تصور خیال کرتے ہیں +

ان تم جو اپنے بیش قیمت وقت کو برباد کرتے ہو تو اس کا خیال کرو کہ ایک دوسرا جہان ہے  
 اگرچہ تم اسے پہلے گئے ہو لیکن اسکی طرف ہر ایک لمحہ جلد چلے جاتے ہر مان ایک دوسرا جہان  
 ہے کہ جہاں سے عیسے چم آیا تھا اور دھان کو پر گیا ہے اور وہ ہمیں اسکا یقین کرانا ہے اور زندگی

اور بقا کو ظاہر کرتا ہے + کیونکہ اُس نے اُسی انجیل میں صاف ظاہر کیا ہے کہ جس سے ہم سب کو اسکی بلندی اور خوبی اور اسکی روحانی خاصیت وغیرہ کا لائق ہوتا ہے جیسا کہ ہمارے متن میں ہے اور اُسکے ساتھ ابدی زندگی کی راہ بھی جو فقط مسیح کے وسیلہ سے ہے حاصل کرنے کے لئے دکھلاتی ہے۔ ہمارے خداوند نے اکثر اپنے عام نصیحتوں میں دو کجیاں کی بابت ذکر کیا ہے یعنی بہشت اور دوزخ کا بہت صفائی سے اور بہت ملائمت سے اور بہت سنجیدگی سے اور اب سے بحث نکال کے اُن چیزوں کے لئے کہ جو انکی سلامتی کی تہین خیال کرنے کے لئے اپنے لئے والوں سے تقاضا کیا تھا + پوشیدہ نرملہ کہ وہ جہاں کہ جسکی بابت ہم کہتے ہیں۔ اُس میں روشنی اور پاکیزگی اور خوشی ہے اور وہاں رات نہیں ہے لیکن دوزخ ابدی تاریکی ہے اور بہشت ابدی روشنی ہے کہ جہاں کیسٹور کی ٹاوانی اور چوک اور پہول نہیں ہے لیکن خدا کے پہچان جو عیسے مسیح کے وسیلہ سے زمین پر شروع ہوئی تھی وہاں پر کامل ہوگی۔ کیونکہ وہاں ہم اُس کو ایسا جانینگے کہ جیسا کہ وہ ہمیں جانتا ہے۔ جانا چاہیے کہ بہشت جو بالکل پاک اور صاف ہے وہاں کوئی جگہ نہ کی ناپاکی رکھتے ہیں داخل نہیں پاویں گے لیکن ویسے جو صاف دل میں خدا کو دیکھینگے۔ پوشیدہ نرملہ کہ عیسے مسیح کے وسیلہ سے روحانی برکتوں کے پانے سے جو خوشی زمین پر شروع ہوئی ہے وہاں۔ کامل اور بے خلل اور ابدی ہوگی اور خدا اوکی آگاہی سے سب اُنسو پونچھیکا اور پہر وہاں موت نہوگی اور نہ غم اور نہ نالہ اور نہ کہی وہاں کے رہنے والوں کو دکھ ہوگا کیونکہ اگلی چیزیں گذر گئیں + جس جہاں کی بابت ہمارا خداوند کہتا ہے کہ وہ ایسا جہاں ہے اور اسی پر ایمان کی نگاہ ہے۔ کیونکہ سب داناؤں میں اُسی پر ایمان داروں نے

نگاہ رکھی ہے اور ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اُسی ایمان میں رہے اور مرے کیونکہ  
 اُنکو آسمانی ملک کی آرزو تھی اور اُسکے امید میں اس جہان کی طرف سے مر گئے تھے اور اپنے زمین  
 زمین پر اجنبی اور پر دوسی اقرار کیا تھا اور وہی لوگ ہی اُسے ایمان کی روح رکھ کر اُن  
 چیزوں پر کہ جو دیکھنے میں نہیں آتی ہیں نظر کرتے تھے جیسا کہ تیرا اذان سننا نہ کو غور سے  
 دیکھتے ہیں کہ حیر لگاتے ہیں ویسے اُن دیکھے چیزوں کو دیکھتے تھے اسلئے کہ انکی نگاہ  
 ظاہری اور دیکھنے کی چیزوں پر نہ تھی ویسے سنجیدگی اور خبردار سے آسمانی چیزوں پر  
 کے نشان کی مانند غور کرتے تھے اور اپنے بڑے انعام کو جبکہ واسطے عیسے مسیح کے وسیلہ  
 سے بلائے گئے تاکتے تھے +

جاننا چاہیے کہ سچے عیسائیوں کی یہی حال ہے اب ایک اور شہرہ اور اپنے سے پوچھو کہ  
 کیا یہ تہاری چال ہے اور ضروری محنتوں اور اس جہان کی واجبتہ تو عین کیا تہاری نگاہ  
 بہشت پر ہے یا اسکو تم بالکل مبہول گئے ہو کیا وہ تہارے خیال میں مشکل سے آتی ہے  
 اور کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ بغیر تلاش کے کہی اوس جہال کو پاؤ گے فریب نہ کہاؤ +  
 دوسرا حصہ خیال کرو کہ اُس جہان کا حاصل کرنا بڑی بات ہے ہمارے نجات  
 دہندہ کی باتوں پر غور کرو کہ وہ کہتا ہے کہ ویسے جو اُس جہان کے حاصل کرنے کے لائق  
 ٹھہریں گے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس جہان کا پاؤ بڑی بات ہوگی اور یہ لوگ یقین  
 بھی کرتے ہیں کہ حقیقت میں ایک ایسا جہان ہے۔ واضح ہو کہ مسیح کے دنیوی ایمان  
 سے بھی پہل حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ کون سی چیز ہے جو جہان کو حرکت دیتی ہے تاکہ  
 ویسے فجر سے رات تک مشغول رہیں کیا وہ ایمان نہیں ہے کہ جو انہیں مشغول کراتا  
 ہے اس امید سے کہ ویسے اپنی محنت کے لائق کچھ چیز حاصل کرینگے تو پھر بہشت کے حاصل

کرنیکے لیے محنت کیوں نہیں کیا جاتی کیونکہ اونکی کاہلی کے جرمین بید مینی رہتی ہے نہیں  
 تو لوگ ایسی کوشش سے آسمان کی تلاش کرتے جیسے کہ وہ اسجھا کی تلاش میں  
 رہتے ہیں مقدس پولوس کہتا ہے کہ ایسا دوڑو کہ تمہیں پاؤ۔ کیا تم نہیں جانتے  
 ہو کہ میدان میں جب دوڑتے ہیں تو سب دوڑتے ہیں پر بازی ایک ہی جیتتا ہے پس  
 تم ایسا دوڑو کہ تم ہی جیتو عیسائی کی زندگی گھوڑ دوڑ ہے اور بہشت انعام ہے  
 اور گھوڑ دوڑ میں تیز اور پیہ در پیہ کی حرکت سمجھی جاتی ہے ان آؤ ہم سب بہشت  
 کے لئے خوب کوشش کریں۔ اسکے لئے آرزوئے کاہلی اور ظاہر و نیاری کافی نہیں  
 ہے کیونکہ سچ کہتا ہے کہ اس جہان کا حاصل کرنا بڑی چیز ہے +

اور اسکا پانا فضل اور مسرتی کا کام ہے کیونکہ خدا کی بخشش ابدی زندگی ہے پوشیدہ  
 نہ ہے کہ ہر ایک جلال پائے ہوئے مقدس لوگ حیرت سے سمور ہوئے جیسے کہنے کو تیار  
 ہونگے کہ خداوند کیا وہ میں ہوں + + **قطع** + +

یہ ممکن نہیں ایسے شبہ آسمان کہ تو بخش دے باغ جنت مجھے  
 غلاموں کی شرکت کرے تخت میں کلاہ ابد سے دے زینت مجھے  
 ان یہ عزت کیا ہے نہایت خوشی کا سبب ہوگا + اب جانا چاہیے کہ اگر فرشتی  
 گنہگاروں کی توبہ سے خوش ہوتے ہیں تو اسکا یہ سبب ہے کہ وہ سے پیشتر سے اسکا  
 انجام دیکھتے ہیں یعنی اب تو نیوٹالی گئی ہے اور یہ خیال کر کے خوش ہوتے ہیں کہ تمامی  
 عمارت کی بھی دیکھینگے اور اسکے لئے فضل فضل کا شور کریں گے ان ہمارا مبارک نجات  
 دہندہ بھی آپ خوش ہوگا جب وہ اپنی جانکے درون کا حاصل دیکھیکا ایسے جب اپنے  
 ان کہوں گزرید و نکو جلال میں سلامتی سے داخل دیکھیکا تب وہ جانیگا کہ اسکے درون

اور غمخون اور دکھون نے پورا بدلایا +

پوشیدہ نر ہے کہ اس جہان میں ہمارا بچلا کام یہ ہونا چاہیے کہ اُس جہان کو حاصل کریں اور ایسے ہی مسیح فرماتا ہے کہ پہلے خدا کی بادشاہت اور اس کی نیکی کی تلاش کرو کیونکہ سب اندیشوں سے آسمان کا اندیشہ مقدم ہونا چاہیے۔ پہلے اسکو تلاش کرو یعنی اپنی زندگی میں اسکو جلد تلاش کرو اور ہر جگہ سویرے اسکی تلاش کرو اور اُسے مقدم چیز جان کر سرگرمی سے اسکے حاصل کرنے کے لیے کوشش کرو کیونکہ آدمی اگر تمام دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کو گمزاوے تو اسے کیا نایدہ جاتا چاہیکہ ہمیشہ سب کچھ ہے اور وہ سب نقصان کا عرض دیکھا فقط

تیسرا حصہ عز کرو کہ اُس جہان کے پانی کے لیے ایک لیاقت چاہیے کیونکہ کہہ رہے کہ وہ لوگ جو اُس جہان کے پانی کیلئے شمار کئے جائینگے نہ بیاہ کرتے ہیں نہ بیاہ دیتے جاتے ہیں وغیرہ اور اُس لیاقت میں خرابی اور شاید تنگی یعنی جلال کا حق اور اسکے لایق ہونا شامل ہیں اگرچہ یہ دونوں ضرور ہیں لیکن لیاقت کے لئے ہم سپر نظر کریں آدمی پر نہیں کہ آدمی گنہگار ہے اور گنہگار فقط و زنج کا مستحق ہے کیونکہ گناہ کی ضروری موت ہے کہ سبہوں نے گناہ کیا ہے اور خدا کی بزرگی ظاہر نہیں کی واضح ہو کہ اس جہان میں بہتر سے بہتر آدمی ہمیشہ کا مستحق نہیں ہو سکتا ہے اگر ہو سکے تو فخر کی جگہ ہے لیکن فخر کو خارج کر دیا ہے تاکہ اوسکے روبرو کوئی فخر نہ کرے اگر کوئی فخر کرے تو اسکو خدا کا پور فخر کرنا چاہیے اور جسکو درستی سے لیاقت کہہ سکتے ہیں وہ مسیح کی نیکی ہے جو ایسا نادر و کم آسمان کا مستحق کرتی ہے یہ اُس شادی کی لباس کی مانند ہے جو کہ تمثیل میں کہا گیا ہے اور فقط اُسی پوشاک میں گنہگار خدا کے سامنے حاضر ہو سکتا ہے یعنی تہیہ



کی شادی کی ضیافت میں پیشہ کرتا ہے +

لیکن ایک اور بھی لیاقت اور شایستگی اس جہان کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو  
اس کے موافق ضرور ہے جس کے لئے مقدس پولوس کلیسیوں کے پہلے باب اور  
۱۲ آیت میں خدا کا شکر کرتا ہے کہ اس نے ہم سب کو اس لائق کیا کہ روشنی میں  
پاک لوگوں کے ساتھ میراث کا حصہ پاویں غور کرو کہ آسمان مقدس لوگوں میں  
پاک کئے ہوئے لوگوں کے لئے ہے اور وہیے جو زمین پر پاک نہیں ہیں آسمان پر  
کبھی پاک نہ ہونگے کیونکہ وہیے جو بعد موت کے بہشت میں جائیں گے لئے مقرر کئے  
گئے ہیں وہیے اب اس جہان میں بہشت کے لئے تیار ہیں اور فقط وہیے جو پاک  
کئے گئے ہیں جلال پاویں گے اور اس بات کے سب قابل ہیں +

جاننا چاہیئے کہ ہر ایک مخلوق اپنی خاص سکونت کی جگہ رکھتا ہے کیونکہ کچھ  
ہوا میں نہیں اور کھسکتی اور نہ خشکی کی چڑیا پانی میں طیر سکتی ہے تو کچھ کھسکتی ہے  
کر سکتے ہیں کہ جو آدمی بد کو پانی کے مانند پیئے ہیں وہیے فرشتوں اور رست لوگ  
جو کامل کئے گئے ہیں ان کی مدد جو ان کے ساتھ رہنے کے لائق ہو سکتے ہیں جہاں سب  
خالص اور پاک ہیں جانا چاہیئے کہ ایک اچھا آدمی جو موت کے نزدیک تھا اور  
کہا کہ میں اپنی جگہ کو بدلون گا لیکن اپنی صحبت کو نہیں اب وہیے لوگ ان باتوں  
پر غور کریں کہ جس کے پسندیدہ ہنشین بدین اور عیاش ہیں۔ ان بہترے لوگ  
کیا ہی جہنم وہ امید آئندہ کے خوشی کی رکھتے ہیں اور مغرور فریسی جو اپنے اچھے  
دل اور اچھے کاموں پر غور کرتے ہیں نجات پائے ہوئے کے درمیان جگہ پانسی  
بیجا یہ وہ امید رکھتے ہیں کیونکہ نجات پائے ہوئے کا گیت یہ نہیں ہے کہ ہم لائق

ہیں لیکن یہ ہے کہ بڑھ اُس لائن ہے جو فوج کیا گیا جس نے ہمیں خدا کے لئے اپنے  
 لہو سے نجات دی۔ واضح ہو کہ جسمانی اور دنیوی لوگوں کی امید بیہودہ ہے  
 کیونکہ انکی اندرونی روح روحانی زندگی سے نفرت رکھتی ہے یعنی اُسکو ایک بُلو جہ  
 شمار کرتی ہے اور بغیر مسیح کے اسجہا نہیں رہتے ہیں ایسے بیہودہ آدمی جان کہ  
 تیری امید جو قونی اور گستاخی کی ہے اور تُوں کہ مسیح نے مکرر سچائی سے اسکا بیان  
 کیا ہے یعنی میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ اگر کوئی پر پیدا نہ ہو تو وہ خدا کی بات  
 کو دیکھ نہیں سکتا ہے یوحنا کا ۳ باب ۳ آیت ۱۰

لیکن وہ لوگ نہایت خوشوقت ہیں کہ جو دوسرے پیدا ہوئے ہیں اور جسکی  
 دل روحانی بنائے گئے ہیں اور جسکا دل دنیوی چیزوں سے قدرے باز رکھا گیا ہے اور  
 جو اسجہاں پر قبضہ رکھتے ہیں اب کہ وہ اس پر قبضہ نہیں رکھتے ہیں اور جو لوگ محبت  
 اور گدزو آسمانی خوشی کے لائق رکھتے ہیں ایسے لوگ آسمان کے لئے تیار کئے گئے ہیں اور  
 جس نے انکو تیار کیا ہے وہ خدا ہے۔ یہ روح کے پہلے میوے ہیں اور یہ پہلے  
 سے آسمان کا مزا چکنا ہے اور جو انکو رکھتے ہیں وہ آسمان کے پائیکے لائق  
 شمار کئے جائینگے + چوتھا حصہ مقرر کر دو کہ اس جہاں کی رشتہ داری اُس جہاں  
 میں نہ رہیگی کیونکہ ہمارا خداوند کہتا ہے کہ دیے نہ بیاہ کرتے ہیں اور نہ بیاہ دی جاتے ہیں  
 اس بیان سے اُس قسم کے وصل کو بقید رکھو جسکا ہمارا ارادہ نہیں ہے۔ کیونکہ  
 شادی خود خدا نے مقرر کی ہے جو وقت کہ ہمارے والدین اپنی اصلی پاکیزگی کی حالت  
 میں تھے۔ یہ پہلی قرابت ہے کہ جو آدمیوں کے درمیان ہوئے اور سب دوسرے  
 رشتہ نگاہ چشمہ ہے اور یہ سب رشتوں سے بڑا ہے کیونکہ اس سب سے آدمی اپنے

مان باپ کو چھوڑ گیا اور اپنے جوڑو سے ملارہنگا اور ہمارا خداوند شاد کی طرف سے  
 لوگوں کو کم بہت کرنے کے لئے اس قدر دور تھا کہ اسنے شاد کی ضیافت کو اپنے حاضر ہونے سے  
 زینت دی اور پہلا معجزہ دمان دکھلایا۔ لیکن آسمان میں یہ پرستہ داری مقوفی  
 ہو جاگئی کیونکہ حسب سب کے لئے مقرر کیا گئی ہے وہ سبب بھی نہ ہٹایا جانا چاہیے کہ آسمان  
 میں موت نہنگ اس سب سے دمان لوگ کم نہونگے جس طرح کہ موت یہاں پر جگہ خالی  
 کرتی ہے تاکہ دوسرے لوگ اونکی جگہ معمور کریں اسبھاغین ایک پشت گذرتی ہے اور  
 دوسری آتی ہے یہ جہان سر کی مانند ہے کہ جہان مسافر تھوڑا آرام پا کے چلے جاتا  
 ہیں اور تب دوسرے مسافر انکی جگہ پر آتے ہیں۔ جانا چاہیے کہ اس جگہ کے اگلے  
 رہنے والے کہاں ہیں۔ ویسے خاک میں مل گئے ہیں ویسے مقام جو انہیں جانتے  
 تھے اب انہیں نہیں جانتے ہیں اب ہم جو حاضر ہیں انکی جگہ لیتے ہیں اور تھوڑے  
 عرصہ میں ایک دوسری پشت ہمارے بعد آوے گی جو ہماری جگہ لے لی لیکن آسمان کے رہنے  
 والے ایک قایم شہر میں رہتے ہیں ایک گھر جو ہاتھوں سے نہیں بنایا گیا ہے جسکا بنانا  
 والا اور تعمیر کرنیوالا خدا ہے۔ مان ویسے دمان ہیکل بن ستون کی مانند ہیں اور  
 ہر چہ نہ جائینگے ۛ مبارک خدا نے جسکی پاک آنکھیں بدیکو نہیں دیکھ سکتے  
 ہیں مہربان ہو کے شادیکو ایک علاج زنا کاری کے برخلاف مقرر کیا تاکہ جسمانی خواہش  
 جانور کے مانند نہ ہو بلکہ تعلیم اور اختیار کے نیچے رہے افسوس اس تدبیر کے غفلت سے  
 کیسے کمزوریات اٹھتے ہیں پیٹے مرد اور عورتوں کے بغیر روکے ہوئے خواہشوں  
 سے کیسے اپاہگیاں کیسے بیہ اعتدالیاں کیسی مفلسی اور کیسی بیاریاں کیسی بدنامیاں  
 کیسی خون ریزیاں اور رنج جہانیں بڑھ گئے ہیں۔ اور مان کہتے تھوڑے اسکا خیال

کرتے ہیں کہ ان سب چیزوں کے لئے خدا انہیں عدالت میں لاویگا لیکن جو زمین پر تہوں  
 پاک کئے گئے ہیں ویسے آسمانی جہان میں بالکل خالص کئے جائیگے گناہ اور موت کا بدن  
 بھی قبر میں صاف کیا جائیگا اور نہ کوئی بے امتیاز خواہشیں اور نہ جسمانی خواہشیں  
 کہیں دمان اور کئے فراعہ ہونگے ۔ پوشیدہ نہ رہے کہ ہرگز یہ دو کو خانگی و دوستی  
 اور تہی جوشادی سے حاصل ہوتی ہے اور جو چاری جسمانی حالت کو خوب لالیت ہے وہاں  
 اور کو خانگی مدد کی احتیاج نہ ہوگی اگرچہ ہمارے خالق نے باغ عدن میں تجویز کیا تھا کہ آدمی  
 کا اکیلا رہنا خوب نہیں ہے لیکن آسمان پر خوشی کے چھوٹے چشمے کی احتیاج نہ ہوگی  
 کیونکہ ایمان دار اب چشمہ پر پہنچ گئے ہیں۔ یعنی اُس مبارک جلالین کہ جہاں خدا کا  
 خیمہ آدمیوں کے ساتھ ہے اور وہ آپ اُن کے ساتھ سکونت کریگا اور وہی  
 اسکے لوگ ہونگے اور وہ آپ اُن کا خدا ہو کے اُن کے ساتھ رہیگا مشاہدات کا باب ۱۲  
 آیت ۲۳ اور پھر ۲۴ آیت میں یہ کہہ گیا ہے کہ وہ شہر سورج اور چاند کی روشنی کا  
 محتاج نہیں ہے کیونکہ خدا کی بزرگی اور سے روشن کر رہی ہے اور تیرہ اور سکی روشنی ہے  
 کیونکہ صبح میں دانش اور خوشی کا ابدی چشمہ ہوگا ایسا کہ دمان پر مخلوق کی تسلی  
 اور مدد کی احتیاج کہیں نہ ہوگی جیسا کہ شمع کی روشنی کی دوپھر دیکھو احتیاج نہیں ہے  
 تو آدمی سب مخلوق کی تسلی سے بغیر غرض نہیں اس واسطے چاہیے کہ جو روئے  
 ایسے ہووین جیسے جو روئے نہیں اور روئے والے ایسے ہووین جیسے کہ روئے  
 نہیں اور خوشی کرنے والے ایسے ہووین جیسے کہ خوشی کر نہیں والے نہیں اور مول لینے والے  
 ایسے ہووین جیسے کہ مول لینے والے نہیں اور دنیا کے کارہا کر نہیں والے ایسے ہووین جیسے کہ دنیا کے کارہا کرنے والے  
 نہیں کیونکہ اس دنیا کا تماشا گزرتا چلا جاتا ہے پہلا کرتیو نکلا باب ۱۹ آیت

پانچواں حصہ غور کرو کہ اس جہان میں موت ہمیشہ کے لئے موقوف ہو جائیگی  
یہ جہان خالی ہے۔ گویا اب ہم لوگ لڑائی کے میدان میں ہر دشتہ دار اور ہمسایہ  
ہمارے چوگرد کر رہے ہیں ایسا کہ ہم یہ کہنے کے قریب ہیں کہ کہاں ہے وہ خاک  
کہ جہاں کبار زندہ نہ تھے موت انسان کے لئے خوفناک بادشاہ ہے۔ حقیقت میں۔  
بہت سے بے پرواہ مخلوق ہیں جو اس کے خیال کو نیکو مشکل سے اپنے تئیں مستزجہ  
کرتے ہیں۔ لیکن جب وہ نزدیک آتی ہے کسی جانکنڈی اور رنج اور خوف انکی رگوں کو  
پگھلاتے ہیں کیونکہ نہ انکا گناہ معاف کیا گیا ہے اور نہ اب تک اونہوں نے اب کے  
لئے تیاری شروع کی ہے اور بعضے پست ہمت مسیح کے گلے بھی ضعیف ایمان سے  
جلال والی انجیل کے برخلاف کہتے ہیں کہ ہم نہایت موت کے دہشت کے قید میں  
ہیں لیکن جانا چاہیے کہ مسیح نے اونکے لئے موت کو نیست کیا ہے۔

اور اسنے اسکے نیش کو توڑ ڈالا ہے اور اسکے مرث کو بدل ڈالا ہے اور لعنت  
کو برکت سے تبدیل کیا ہے لیکن دوسری موت پہلی موت سے کہیں زیادہ دہشت  
ناک ہے اور اب پہلی موت ہمیشہ کے لئے گم ہو گئی کیونکہ لکھا ہے کہ جو ایمان لانا ہے کبھی  
نہ مرے گا۔ کیا تو اسے یقین کرتا ہے جو خود اپنے ابا ب میں کہتا ہے کہ موت کو جو عرض  
ابدی زندگی ایمانداروں کا حصہ ہے اور عیسائی اب بھی اسے کہتے ہیں اور وہ عاقبت  
میں کامل ہو گئے جبکہ یہ خالی اس غیر خالی کو پہنے گا تب کہیں گے کہ ایسے موت اب تیرا۔  
نیش کہاں ہے۔ واضح ہو کہ اس سبب سے ہم موت سے راضی ہوں۔ کہ ہم نقطہ۔  
ایک بار مرینگے۔ بعضی بیماری جی کہ بعضے ملک کی چمپک کی بیماری میں یہ تسلی ہوتی ہے  
کہ جو اس میں ایک بار گرفتار ہوا پھر اس میں دوبارہ گرفتار نہ ہو گا لیکن تن میں کہیں آتے

بڑی تسلی ہے جو مسیح بہن دیتا ہے کہ وہ ہرگز نہ مرے گی خاص کر موت خود بھی انکے لئے غایہ مسند ہے کیونکہ وہ زندگی کا دروازہ ہے اور وہ ہمیں اس کے حضور ہی میں داخل کرتی ہے جہاں خوشی کی معموری اور ہمیشہ کی خوشی ہے +

**چہشتواں حصہ** اس جہان کے مبارک رہنے والے فرشتوں کی مانند ہونگے یعنی فرشتوں کے برابر +

جانتا چاہیے کہ فرشتہ روحانی وجود ہیں اور ہمارے مانند جسم نہیں رکھتے لیکن جسے ہم کی قدرت زیادہ رکھتے ہیں وہ خالص اور پاک وجود ہیں انہوں نے کبھی خدا سے بغاوت نہیں کی جیسے کہ اسکے گزشتہ بہائیوں شیاطین نے اور جیسے ہم بنی آدم نے کی ہے وہ خدا کی مرضی پر خوشی سے چلتے ہیں اور خدا کی حست کے پیغام آدمیوں کے پاس لیجاتے ہیں ویسے سب خدمت کر نیوالی روحین ہیں جو نجات کے داروں کی خدمت کے لئے بھیجے گئے ہیں +

اب ہم لوگ فرشتوں سے فقط نہ اپنی شہتی قدرت میں بلکہ خاص کر صفائی اور پاکیزگی میں کہیں کمتر ہیں کیونکہ ہم گناہ اور موت کا بدن رکھتے ہیں اور ہمارا جسم اور خون کے ساتھ وصل ہونا جاری روحانی کوشش کو بہت روکتا ہے اور بدکیطرت متوجہ کرتا ہے اور ایسا ہی آدمیوں کے ۷ باب اور ۲۲ آیت وغیرہ میں جاری کہتا ہے کہ میں اپنی نیک خواہشیں تبدیل کئے ہوئے دل سے خدا کی شریعت سے راضی ہوں پر وہ سب ایک بد خو کو اپنے عضو میں دیکھتا ہوں جو میری عقل کا نیک خواہ سے لڑائی کرتی ہے اور اس بد خو میں جو میرے عضو و عین ہے مجھے گرفتار کرتا ہے اور اس باعث وہ پکارتا ہے آہ آہ پریشان آدمی جو میں ہوں جیسے اس بدنی موت

ہے کون بچا دیکھا ساریے ایماندار ہر روز یہی فریاد کرتے ہیں کہ تو کہ جسم ہمیشہ  
روح کے برخلاف خواہش کرتا ہے ایسا کہ دے اور چیزوں کو کہ جنہیں ویسے  
چاہتے ہیں نہیں کر سکتے ہیں اسی سبب سے ہمارے مصیبت زدہ نجات دہندہ  
نے باعین اپنے سونپوالے شاگردوں کے واسطے مہربانی سے یہ عذر کیا کہ بدن -

کم زور ہے پر روح مستعد ہے +

لیکن ہمارا خداوند اپنے لوگوں سے اقرار کرتا ہے کہ دے اور جس جہان میں فرشتوں کی  
مانند ہونگے - اور دے اپنے خالی بدن کی قیامت کو گرا دیں گے اور جسم اور روح کا  
بوجھ اتار دیں گے اور ان کی کوئی جسمانی خواہش ان کی روحانی چیزوں کی طرح سے ان کی محبت  
کو پر مغر کر لگی لیکن اُسے چالاک اور روحانیت سے جیسے کہ فرشتہ اب کرتے ہیں  
ویسے ہی اپنے عزیز خداوند کے دن رات اسکے ہیکل میں فرمانبرداری کریں گے اور خدا  
اور برہ کے ساتھ نہایت بڑی خوشیکی معمور میں خوشوقت ہونگے ان آؤ فرشتوں کی  
شیشہ ہونے میں جہان شک کہ ممکن ہے کہ شمش کرین ہم سب نے دُعا مانگنے کے لئے کیتم  
پائی ہے کہ تیری مرضی زمین پر آوے جیسے کہ آسمان پر ہے جسمیں کہ ہم اسکی مرضی -  
بجائے اور ہم سب اپنی جسمانی خواہشوں سے رغبت نہ رکھیں لیکن مقدس لوگوں  
کی مانند اپنے بدن کو دباوین اور ان کو قابو میں رکھیں +

۱۔ **تو ان حصہ غور کرو کہ قیامت کے روز بد نکا زندہ ہونا خدا کے لوگوں کے**  
**خوشی کو کامل کر گیا اور ویسے قیامت کے لڑکے ہو کر خدا کے فرزند ہونگے اور وہ**  
**مرد و عین سے اُہٹ کے اُس جہان کے حاصل کرنیکے لائق شمار کئے جائیں گے +**  
**جاننا چاہیے** رتے ہی ایمانداروں کی آسمانی خوشی شروع ہوگی یعنی جنت

کہ دیے بدھ سے غیر حاضر ہوئے وہیں خدا کے پاس حاضر ہوئے۔ لیکن عاقبت کے صبح تک انکی خوشی کامل نہ ہوگی اور اس کی اُمید میں ایوب کہتا ہے کہ رزم پیشہ کے سارے دونوں جیسے قربین منتظر رہو گا جب تک کہ میری تبدیلی آوے اور وہ جلال والی تبدیلی ہوگی۔ کیونکہ اس وقت خداوند ہارے کشف بد کو تبدیل کر کے اپنے لطیف جسم مانند بناوگا۔ اور پھر یہ لکھا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ تو بلاویگا اور میں تجھے جواب دوں گا۔ کیونکہ خدا کے بیٹے کی آواز مردے سینکے اور تو اپنے ماتہ کے کام کا مشتاق ہوگا ایوب کا ۱۴ باب ۵۱ آیت ۵۰

جانتا چاہیے کہ انسان کا بدن خدا کے ماتہ کی نافرمانی ہے اور عیسے مسیح کے وسیلہ سے رائی پاکے روح کی مانند قبر کے قبضہ سے چھوٹیں گے بت مخلوق یعنی عیسائی کا جسم جودت سے بطالت کے تابع تھا موت کی غلامی سے خداوند کے فرزندوں کے بزرگ آراوگی میں داخل ہوگا یہ خدا کے بیٹوں کا ظاہر ہونا ہے یعنی اپنی اصلی انسانیت کی مانند اور اپنے جلال والے نجات و مینوالے کی مانند ظاہر ہونگے اور یہ بے پاک پن ہی کہلایا جاتا ہے۔ ایماندار اب خدا کے لے پاک بیٹے میں اور دنیا کے لوگوں سے یہ درجہ انکار کیا گیا ہے اور بعض دفعہ یہ درجہ ایمانداروں سے ہی چھپا ہے لیکن عاقبت میں خدا انکو قبول کرے گا اور تمام جہان کے روبرو انکا اشتہار کرے گا اور بت یہ مقدمہ تکرار سے باہر ہو جائیگا انکا جسم بدکاروں سے اتنا زیادہ جلال والا ہوگا جیسا کہ انکی زمین اب ان سے نیک بن جیسا کہ مسیح جی آئینہ سے خدا کا بیشا قدرت کے ساتھ مشہور کیا گیا تو ایسے ہی اسکے حلیم پیر وہی ہووینگے رو میو کا ۸۔ باب ۱۹ آیت ۱۰ اب ہم سبہوں آئندہ جہان کو دور سے غور کیا ہے جسکی بابت بہت فائدہ مہذا اشارے



متن میں ویسے گئے ہیں آؤ ہم سب ہر روز دوسرے جہان کے منتظر رہیں۔  
 آؤ ہم سب یاد کریں کہ اس جہان کا حاصل کتنا بڑی بات ہوگی آؤ ہم سب یاد کریں کہ  
 وہ لیاقت جو اسکے حاصل کرنیکے لئے درکار ہے وہ مسیح کی راست بازی اور روح  
 پاک کی پاک کرنے والی تاثیر ہے۔ آؤ ہم سب یاد کریں کہ انسانی رشتہ داری اور بستین  
 اگرچہ یہاں پر کیسی ہی غایہ مند اور تسلی پذیر ہیں لیکن وہ موت کی وقت متوقف  
 ہو جائینگے اور وہ موت خود ہی نیست ہو جائیگی آؤ ہم سب مبارک فرشتوں کی مانند  
 پاک اور خورشق اور روحانی ہونی کا خیال کر کے خوش ہوں اور اپنی خورمی اور چالا  
 فرمان بردار میں انکے ہم شکی ہونی کی کوشش کریں اور آخر کو عاقبت کے جلال میں  
 داخل ہونی کی امید وار ہوں آؤ ہم سب ثابت قدم اور پادار اور خداوند کے کام میں  
 ہمیشہ مشغول رہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ خداوند کے کام میں ہماری محنت بے فائدہ  
 نہ ہوگی ✱

✱ آمین ✱

تباہ گنہگاروں کے لئے کشتی میں پناہ ہے

## انتالیسویں نصیحت

### پیدائش کا ساتواں باب پہلی آیت

تو اپنے خاندان سمیت کشتی میں آ

جانتا چاہیے کہ بیلہ و مینوں کے جہان میں طوفان کے آنے سے پیشتر یہ خداوند کی  
مہربانی کی دعوت تھی جو خداوند نے نوح کو کی۔ اسوقت جو انکو غصے پندرہ سو برس ہو چکے تھے  
اور شمار آدمیوں کا بہت زیادہ ہو گیا تھا۔ لیکن بدی بھی بہت پھیل گئی تھی یہاں تک کہ خدا کا  
دشمن ناک غصہ بھرکا اور اُس نے گنہگاروں کی تباہی کا قصد کیا یعنی خداوند نے کہا کہ میں اس  
کہ جسے میں نے پیدا کیا مشاؤون کا کیونکہ انکے بنانے سے بچتا ہوں۔ لیکن نوح نے کہ جو عام  
خراپیکہ درمیان راست بازار و دیندار تھا خدا کی نظر میں مہربانی پائی یعنی خدا نے طوفان سے  
ایک سو اسی برس پیشتر اپنا ارادہ اویس پر لیا اور اسے ایسی ایک بڑی کشتی بنانیکے لئے حکم  
دیا کہ جس میں وہ اور اس کا گھرانہ محفوظ رہے۔ نوح نے اسے یقین کر کے خدا کے حکم کی فرمان  
برداری کی اور کشتی تیار ہوئی اور طوفان ہی نزدیک ہوا تب خداوند نے نوح سے کہا کہ تو اپنے سب  
خاندان سمیت کشتی میں جا اور نوح اور اس کے خاندان نے اس کے اندر اسے بند کیا  
اور طوفان غالب آیا اور انسان تباہ ہوئے اور نوح اور اس کا گھرانہ ایک برس تک کشتی میں  
محفوظ رہے اور اسکے بعد اپنی قید سے رائی پائی اور نئے جہان کا بانی ہوا۔

پوشیدہ نہ ہو کہ اس موثر حال سے بہت سی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں یہ زندہ نشانی اور علامت  
اس بنائے دیتی ہے کہ جو ہلاک ہوئی والے گنہگاروں کے لئے سیح میں ہے اور اب تک پاک خدا کا

یہی ارادہ ہے کہ بے دینوں کو سزا دے۔ لیکن سزا ہی وہ انہیں آگاہ کرتا ہے اور تو جب  
 لئے فرصت اور وقت دیتا ہے اور اُسے اُنکے لئے ہی ایک کشتی تیار کرتا ہے جو اپنے خطرہ  
 آگے سے دیکھتے ہیں۔ اور خدا انجیل کے وسیلہ سے اُس پناہ کی طرف اُنکی دعوت کرتا ہے  
 اور دے خوشوقت ہیں کہ جو نوح کی مانند حکم مانگتے ہیں اور فرمانبردار ہوتے ہیں اور بچ  
 جاتے ہیں۔ ترمیم دینے اور آگاہ کر نیکی کے لئے اس نصیحت کو تین حصوں میں غور کر نیکی کے لئے  
 تقسیم کریں گے + پھل حصہ غور کرو کہ گنہگاروں کے اوپر ایک غضب ناک طوفان  
 آئیوا ہے + دوسرا حصہ ایک کشتی پناہ کے لئے تیار کی گئی ہے +  
 تیسرا حصہ خدامہربانی سے گنہگاروں کو اُس میں آئی کے لئے دعوت کرتا ہے +  
 چھٹا حصہ گنہگاروں پر ایک غضب ناک طوفان آئیوا ہے +

پر شیعہ فرج ہے کہ نوح کی وقت کا طوفان فقط گناہ کے سبب سے تھا اور اب بھی  
 بغیر مغفرت پائے ہوئے ہر ایک پشیمان روح پر گناہ اُس سے اور ایک زیادہ دہشت  
 ناک سزا لاویگا غور کرنا چاہیے کہ ایک آدمی کے وسیلہ سے گناہ جہان میں آیا اور وہ  
 آدمی بہت دن جیا اور اُس نے اپنی ترقی کو دیکھا یعنی اُس نے جہان کو دیکھا اور دیکھا اور  
 بدی پہل جانے تک وہ جیتا رہا لیکن شیت کا گھرانہ جس سے ارادہ کیا گیا کہ نجات دینیوالا۔  
 اور کائنات تک خدا کا ڈر اور ہنگامی اس میں محفوظ رہی جب تک کہ یہ قابیل کے فرزندوں سے  
 اکبر ہے تب تک ایک تم خدا کی بندگی کے لئے باقی تھا۔ لیکن آخر کو یہ تفاوت بھی  
 موقوف ہو گیا کیونکہ خدا نے بیٹوں نے اپنے شیت کے لڑکوں نے آدمیوں کے  
 بیٹوں کو دیکھا یعنی قابیل کی اولاد کو کہ دے خوبصورت بہتین اور انہوں نے  
 انہیں سے جہنمیں پسند کیا اپنے لئے جو روانہ یعنی دین کے اقرار کر رہے ہوں انہوں نے غیر

دینوں کے ساتھ شادی کی اور ویسے یہ ایانکے ساتھ ایک جوئے میں جتے اب جانتا  
 چاہیے کہ اسکا کیا انجام ہوا یعنی بدی پہلے سے زیادہ پہلی کیونکہ بدی چھ کر جلد خراب کر  
 ہے اُس سے زیادہ کہ نیک بد کو درست کر سکے بدی فتیاب ہوئے اور بہتر کے گناہ  
 میں دیو قامت معلوم ہوتے تھے اور خداوند نے دیکھا کہ آدمیوں کی بدی زمین پر  
 بڑھ گئی ہے اور اُنکے دکنے تصور اور خیال روز بروز صرف بدی ہوتے جاتی ہیں اور خدا  
 سامنے زمین ہی ناپاک ہو گئی اور ظلم سے زمین بھر گئی کیونکہ سب انسانوں نے اپنی راہ کو  
 زمین پر خراب کیا اور خدا جیسے اُن سب کو دیکھا نہایت ناراض ہوا اور آدمی کے طور پر  
 بولا کہ وہ زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچھتا یا اور دگر چھوٹا - غور کرنا چاہیے کہ مبارک  
 خدا کسی کو کہ سے بے چین نہیں ہو سکتا ہے لیکن ان باتوں سے فقط اسکی نہایت ناخوش  
 گناہ اور گنہگاروں کی طرف ظاہر ہوتی ہے اور یہ باتیں ظاہر کرتے ہیں کہ گناہ اسکی پورے  
 کے سامنے نہایت مکروہ ہے اور گنہگاراؤ کے عدل کے روز و نہایت تقصیر وار ہیں  
 اسلئے وہ یوں خفا ہو کہ کہتا ہے کہ میری روح انسان کو انکی گمراہی سے سرزنش کرے گی  
 لئے ہمیشہ اُنکے ساتھ نرمی کی کیونکہ وہ بشر ہے یعنی بالکل جسمانی اور جسمانی چیزوں کا سامنے  
 بالکل نفسانیت اور جسمانی خواہشوں میں ڈوبا ہے اس لئے اُسے عام طوفان سے بچنے کیونکہ  
 نہایت تباہ کر مینا ارادہ کیا لیکن تسبیح ہی اُسے مہربان ہوئے اسکی آگاہی دی اور اُس  
 خرابی کو جسکی دیکھی تھی ایک سو بیس برس تک ملتوی رکھا اور چونکہ لوگ اُنھیں ماننے  
 میں قریب نو سو برس کے جیتے تھے یہ مہلت اُنکے لئے ایسی تھی کہ جیسے نو یا دس برس کا  
 لئے ہیں ۱۷۰۰ مرد اور بہاؤ گناہ اب بھی ویسا ہی مہلک اور بد چیز ہے جیسا کہ  
 بت تھا اور گنہگاروں سے ہمیشہ خدا کی سان غصہ ہے اگرچہ وہ اکثر اپنے غضب کو اچھا

میں اس کے اوپر نہیں لاتا ہے لیکن تسبیح بھی وہ آئینوں جہان میں لیتا اور پیر لاو گیا سو  
 کہ پاک اور نڈھال شریعت خدا کی ہر ایک تفصیل و ایک کلام کو گلا تیز کے ۲ باب اور ۱ آیت میں  
 کیا کہتی ہے۔ کہ ہر ایک شخص جو ان سب باتوں پر جو شریعت میں لکھی ہیں عمل  
 کرنے میں پایا نہیں رہتا ملعون ہے زندگی کے خطرہ شریعت سے میرے ہے کہ وہ کامل  
 تا بعداری کا کام چاہتی ہے یعنی اسکے سارے احکام کو بھالانا اور جو وہ چاہتا  
 ہے ان سب چیزوں کا کرنا اور انہیں ہمیشہ اور بغیر قصور کے عمل میں لانا میں بغیر کسی تفصیل  
 کیونکہ ایک خیالی تصویر ہی تمام زندگی کی تا بعداری کو خراب اور لعنت کا سزا داکر رہا ہے  
 اب تم کہو گے کہ ان شرطوں پر کون نجات پاسکتا ہے ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ  
 کوئی نہیں کیونکہ شریعت پر عمل کرنے سے کوئی شخص نیک ٹھہر نہیں سکتا اس لیے  
 شریعت پر زندگی کے لئے یا اپنے اپنے کاموں پر یعنی جسکو لوگ نیک کام قیاس کرتے  
 ہیں نظر کرنا بے فائدہ ہے اگر تم کہی لعنت سے بچینگے تو یہ ضرور جیسے ہم پر ایمان لائے  
 کے وسیلہ سے ہوگا جسے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھوڑا یا کیونکہ وہ ہمارے  
 بدلے ملعون ہوا خدا کی ساری کتاب گناہوں کے برخلاف دیکھو جسے معصوم اور وہ  
 کہتی ہے کہ گنہگار روز خمین ڈالیں گے اگر گنہگار باز نہ اوسے تو خدا اپنی تلواریں  
 کر گیا اسنے تو اپنی کمان پر چلا چڑایا ہے اور اسے تیار کیا ہے اور اسنے اسکے لیے  
 سونکا سارا سامان تیار کیا ہے زبور ۱ اور ۱ آیت وغیرہ۔ یہ باتیں کیا ہی دھتک  
 ہیں اور جبکہ تم ایک تفصیل وار کو جو کہ سزا پانیکو تیار ہے دیکھ کے کانٹے ہو تو دیکھو کہ  
 ابدی موت کا سامان تیار ہے اگر تم ابھی تک اپنے گناہوں میں ہو تو تمہارا حال اس گھڑی  
 جیسا ہی ہے ادم پر خدا کا غضب رہتا ہے اور جتنی دیر تم گناہ میں رہتے ہو اتنی ہی

خدا کے غضب کے رہن گئی واسطے یعنی خدا کے حق مذاک ظاہر ہو سکے وقت تک اپنے لئے غضب  
 جمع کرتے ہوئے۔ جانتا چاہیے کہ پرانی دنیا کو اکہری دینے کے لئے خدا کیسے ارحم  
 تھا کیونکہ نوح اسکا خادم و راستہ کی مانند ہی کر مینا الہا مسیح کی رفع اس میں تھی اور  
 اوس میں روح خدا اور جس نے نافرمانی و ادا اس وقت کے باقی گناہگاروں کو مینا دی کی جیسا کہ  
 مقدس تیس اپنے پہلے مکتوب کے ۲ باب ۱۹ آیت میں کہتا ہے کہ اُس روح جسے اُس نے اُن  
 مینا دی روح نکلے پاس جا کے توقف کیا دے کہ وہ مینا اس وقت نافرمانی وارتہیں جس وقت  
 خدا کا برا انتظار کرتا تھا یعنی نوح کے زمانہ میں جبکہ جہاز تیار ہوا تھا۔ نوح میں مسیح کی  
 روح مینا دی کہنے والی تھی اور نوح کے زمانہ میں جہاز کے مینا والے بدلہ گئے تھے لیکن  
 جب تیس نے یہ لکھا دے کہ وہ مینا مینا مینا روح جدا ہو کے قید میں مینا روح  
 کی قید میں تھیں ایسا کہ دے نقطہ ڈوب نہیں گئیں بلکہ ہلک ہوئیں۔ اس لئے اسکا مقصد  
 ہے یہ مینا نہیں ہے کہ جب مسیح نے انہیں مینا دی کی تھی دے قید میں تھیں جیسا کہ بت  
 پرست لوگ دعویٰ کرتے ہیں لیکن جانتا چاہیے کہ مسیح نے زمین پر اپنی روح سے  
 انہیں مینا دی کی تھی مگر افسوس ہے کہ یہی کچھ فائدہ ہوا کہ نوح جہاز میں اور وہ سب لوگ  
 جہاز میں تھے کہ جسکا ہے کہ ان جہاز میں جہاز پر تھے لایا اس لئے کہ وہ مینا مینا  
 نافرمانی وارتہ انہوں نے رحمت کی آگاہی پر خیال کیا اور اغلب ہے کہ نوح کو بہت مینا  
 ہو گا اور اسکا ایمان پر اور اسکی مینا دی پر اور اس کے جہاز میں پر مینا مینا مینا مینا  
 اسکی کشتی دیکھنے کو ہر لوگوں کے ہونگے اور چوتھے ہونگے کہ یہ کس لئے ہے اور اس  
 پر چوتھے ہونگے کہ کیا کشتی پر مال اور مینا کا تیرا ارادہ ہے یا کہاں سے آتا پانی اور کیا  
 کہ جہاز کو ڈوبو دیکھا اور وہ یہ بھی کہتے ہونگے کہ ایسی چیز باطل عقل کے برخلاف ہے

کیونکہ ایسی چیز کبھی نہ تھی اور نہ کبھی ہو سکتی ہے اور اسمین شبہ نہیں ہے کہ میرے یہ  
 بھی کہتے ہونگے کہ فرح حد سے زیادہ راست باز ہے اور اس کے مغر کو دین نے پیرا دیا ہے  
 اور اسی وضع سے خدا کی رحمت کی آگاہی کے ساتھ بھی آج تک سلوک کیا جاتا ہے  
 یعنی سچے دیندار ہی حقیر کجاتی ہے اور پاکیزگی اور درستی اور خدا کی دہشت جو ہم لوگوں کو  
 اسکے لئے ترغیب دیکتی ہے بغیر یہ شمار کجاتی ہے اور وہ ایک پیہرہ وہم بھی  
 شمار کیا جاتا ہے کہ جو فقط کفر و لوگ اور لڑکوں کے ٹورانیکے لئے ہے اور یمن بے ایمانی  
 ابدی تباہی اور ہلاکت کی طرف متوجہ کرتی ہے اور کوئی شخص غضب آئندہ سے نہ بہا لگیا  
 اگر یہ یقین نہ کرے کہ غضب آتا ہے کیونکہ وہ اس خدا پر یقین نہیں کرتا ہے کہ جہاں  
 کہ غضب آتا ہے لیکن یہی بے ایمانی کتاب مقدس کی باتوں کو پورا کرتا ہے۔ کیونکہ مقدس  
 پولس کہتا ہے کہ آخری زمانہ میں ہنسے والے آویں گے کہ جو اپنی خواہش کی پیروی کو  
 کہیں گے کہ اُسکا آئینکا وعدہ کیا ہو گیا کہ جب سے آپ دادے سو گئے سب کچھ دنیا کی  
 ابتدا سے اب تک جیسا کہ تھا ویسا ہی ہے لیکن یہ بات غلط ہے کیونکہ جہاں ایک دفعہ تباہ  
 کیا گیا تھا اور پھر آگ سے تباہ کیا جایگا۔ لیکن نہ فقط کلام مقدس بلکہ طوائف کا یقین  
 کرانا ہے بلکہ قریب سب قوم کے یہ روایت اپنے میں رکھتے ہیں اور ہم سب اسکا نشان  
 اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کیونکہ جزمین کے اندر سے درخت پائے گئے ہیں اور سپیان اور  
 چھبلی کی ہڈیاں پہاڑوں سے جو سمندر سے دور ہیں کہو دیکھنے نکالے گئے ہیں یہ آنکھ کے  
 دیکھی ہوئی دلیل اس حادثہ کو ثابت کرتے ہیں۔ لیکن گناہ لوگوں کے دل کو سخت کرتا ہے  
 اور وہ اسکا یقین نہ کریں گے جب تک کہ ان پر آفت نہ پڑے متی کا ۲ باب اور ۳  
 آیت وغیرہ میں + ہمارا نجات دہندہ کہتا ہے کہ تھیک ایسا ہی انصاف کی

دن ہو گائیں جس طرح کہ نوح کی وقت میں ہوا ابن آدم کا آنا بھی ایسا ہی ہو گا جس طرح کہ  
اون روز زمین طوفان سے پیشتر حبدن تک کہ نوح کشتی پر چڑھا کہاتے اور پیتے تھے اور  
بیاد کرتے تھے اور بیاد کر دیتے تھے اور جب تک کہ طوفان آیا اور انہیں لے لیا معلوم  
ابن آدم کا آگاہی اس طرح سے موز ہو گا اور انہوں نے اس سے معلوم کیا اور انکی اس  
بات کے کہنے پر خیال کر کے اور انہوں نے اس سے معلوم کیا اور انہوں نے کیونکر اس سے معلوم  
کیا جبکہ انہیں ناکہ نہیں برس آگے سے کہا گیا تھا اسکا یہ سبب ہے کہ انہوں نے  
اسے یقین کیا اور جھوٹی دلیلوں سے اپنے دل کو فریب دیکر یہ خیال کیا کہ وہ آفت  
ہم پر نہ آوے گی۔ اور گنہگار ٹھیک اب بھی ویسا ہی کرتے ہیں اور گناہ کو پیار کرتے ہیں اور  
یقین نہیں کرتے ہیں کہ خدا اسکی سزا دیکر اپنے دے یہ کہتے ہیں کہ خدا جہنم ہے اور  
جیسا کہ اُس نے کہا ہے ویسا کرے گا اس طرح سے ویسے ہی اپنے تین محفوظ جانتے تھے  
کیونکہ دے جسمانی تھے ویسے کہاتے اور پیتے تھے اور جو چیزیں کہ دیکھنے میں آتی ہیں  
انکو مان تے تھے اور ان دیکھی چیزوں سے غفلت کرتے تھے +

لیکن طوفان آیا اور اون سبہوں کو لے گیا اگرچہ ہم یقین نہ کریں لیکن خدا امانت  
دار ہے وہ آپ اپنا انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ آسمان اور زمین ٹل جاوے گی لیکن  
اسکی باتیں نہ ٹھیک لگی۔ اب طوفان آیا تب اور انہوں نے اسکو دیکھا جسکا اور انہوں  
نے یقین کیا تھا اب رحمت کے دن تمام ہو گئے اب انکے واسطے کوئی امید نہ کوئی واسطہ  
بچنے کا باقی رہا بلکہ خوار سے اس بڑے بانی میں تباہ ہوئے اب اوہم سب اپنی  
آنکھوں کو اس دہشت ناک حادثہ سے پہرے خدا کی رحمت پر کہ جو نوح اور اسکے گہرانہ  
کی طرف تھی غور کریں +



دوسرا حصہ یعنی اسکے پادہ کے لئے کشتی تیار کی گئی +  
 جانتا چاہیے کہ خدا نے آپ پر پہنچنے کا وسیلہ ایجاد کیا۔ اس نے اویسہ  
 بہت بڑا جہاز بنا دیا کہ حکم کیا اور اس نے اس کا سبب آپ بتایا کہ خاص شہر یا  
 اسکے گھرانہ کی واسطے بنائی جاوے۔ اور باقی دوسری کو شہرین اور مخلوق کے  
 لئے جو یوں عام خرابی سے بچائے جائیں گے ان کے لئے ہوں +  
 اور اس طرح کلیہ ایکی نجات کی تدبیر حکم عیسے مسیح کے وسیلہ سے ہے  
 خدا کی اپنی ایجاد کی ہوئی ہے یعنی وہ بالکل خدا ہے۔ کیونکہ ایسی تدبیر نے  
 ان کے ولین کہیں دخل نہ پایا نہ انسان اور نہ فرشتوں کے وجود کو بھی ایسا خیال  
 کر سکتے تھے کہ خدا جاری ذات کو اپنے مین وصل کرے یا اس تعجبی نجات کی تدبیر کا  
 جو اسکے جیسے کے ہونے کے وسیلہ سے ہے خیال کر سکتی تھی یہ تدبیر ایسا نکلی دانشمند  
 سے اتنی دور ہے کہ وہ اسے نادانی کہتا ہے لیکن وہ خدا کی دانش ہے کہ حسین  
 خدا کی بڑی دانش ظاہر کی گئی ہے اور یہ فرشتوں اور پاک لوگوں کے لئے اب تک  
 حیرت کا باعث ہو گا + جانتا چاہیے کہ برگشتہ آدمی بالکل تباہ ہے اس لئے  
 ضرور ہے کہ اس کا درست ہونا ایسے راہ سے ہو جسے کو اسکے حاصل ہو نہیں تمام  
 پہنچا فقط خدا کو ہو۔ اور حقیقت میں ایسا ہی ہے کیونکہ گنہگاروں کی رہائی میں  
 عیسے مسیح کے وسیلہ سے فضل اعلیٰ سے آخر تک سلطنت کرتا ہے۔ فضل نے ایک  
 خوشنما تدبیر ایجاد کی یعنی فضل نے مسیح کو جو کہ بڑی شہرت ہے میں بخشا ہے اور فضل  
 سے بلائے گئے ہیں اور فضل سے ہم محفوظ رکھے جاتے ہیں اور جب نجات کما لیتے کہ  
 پہنچیں گے جیلے برگزیدہ ابدی جلال میں داخل ہونگے تب فضل خصل کا شور ہو گا

یہی فضل تھا کہ جس نے مدین اور اون دونوں کے بڑے لوگوں کے درمیان سے نوح کو چنا  
 تھا پوشیدہ نہ رہے کہ اور وٹسے کچھ نوح کی خصلت بہتر نہ تھی لیکن فضل نے اس کو دوسروں  
 سے بہتر ٹھہرایا۔ پیدائش کی ۹ باب اور ۱۰ آیت میں یہ لکھا گیا ہے کہ نوح پر خدا نے  
 مہربانی سے نظر کیا اور ایسا ہی کلام میں لوط کی بابت بھی لکھا گیا ہے۔ کہ جب سدوم  
 غارت ہوا اُس نے رائی پائی کیونکہ خداوند اُس پر مہربان تھا تاکہ اچھے سے اچھے لوگوں  
 کی نجات خدا کی فضل کی طرف منسوب کی جائے نہ انکی لیاقت کی طرف پوشیدہ نہ رہے  
 کہ اُنیس فرس ایک اچھا آدمی تھا لیکن تیسرے ہی مقدس پولوس نے اس کے لئے دُعا  
 مانگی کہ وہ خداوند سے آخر روز میں رحمت پاوے اور سوت سب نجات پاوے  
 پرنظر ابرہو کا کہ یہ بچا ہونے والے سے نہ تلاش کر نیوالے سے بلکہ رحم خدا سے ہے  
 رومیونکا ۹ باب ۱۵- اور ۱۶- آیت

جاننا چاہیے کہ نوح نے انیسوالے طرفان کی آگاہی اور پورا حکم کشتی بنانیکا پائے  
 خدا پر یقین لایا اور اسکے حکم کو بجالایا اور اُسی کشتی نے اوسکی کامل محافظت کی مقدس  
 پولوس عبرانیوں کے ۱۱- باب میں ایمان کے بیان کریمین ایک مشہور ایماندار کی مانند  
 نوح کا ذکر کرتا ہے کہ اُس نے ایمان کے باعث اُن چیزوں کی کہ جو ابھی تک دکھلائی نہیں  
 خدا سے آگاہی پاکہ خوف کیا اور اپنے گھرانہ کے بچانیکے لئے کشتی تیار کی اور اُس  
 ایمان سے اُس نے جہان کو طرہ کیا اور اُس رہتا باز کیا وارث ہوا کہ جو ایمان کے وسیلہ  
 سے ملتی ہے۔ اور یہی راہ نجات کی ہے کہ جس سے خدا آگاہ کرتا ہے اور عیسائی اُس  
 آگاہی کو یقین کرتا ہے اور عذاب کی دہلی سے ڈرتا ہے۔ اور وہ تیار کے ہوئے پناہ  
 کی طرف بھاگتا ہے اور وہاں محفوظ رہتا ہے +

فرج نے یقین کیا کہ خدا نے جو کہا ہے وہ کر گیا اور اس نے کشتی بنانا شروع کیا جو بڑی محنت کا کام تھا اور بے نمونہ چیز تھی کیونکہ اس سے پہلے کوئی ایسی نہ بنی تھی نہ بڑی اور نہ اس کا بنا ناشرک نکلیا اور غور کرنا چاہیے کہ اس کام کی پیروی کئے کچھ بڑی بہت اور دلیری پناہی تھی اگرچہ عقل پس و پیش اور اعتراض کرے لیکن اُن سب لوگوں کے لئے یہیں جواب تھا کہ خدا نے فرمایا ہے اگرچہ اس کو جہان حق کرے اور اسے دھما اور عجیب احمق سمجھے کہ وہ خود ڈر گیا ہے اور دوسروں کو بے بنیاد خطر دہشے ڈراتا ہے لیکن ایمان کی قدرت نے اس کو ہر ایک مشکلات پر غالب کیا اور مقررہ وقت پر اس نے اپنے ایمان کا نتیجہ پایا یعنی اپنے گھرانہ کی نبات حاصل کی پوشیدہ نرسہ کہ اب ایک سو اسی برس تمام ہونے پر تھے اور اب وہ بڑی انتظار کا دن نزدیک پہنچا ہے جبکہ ایک ہفتہ اونکی ہلاکت کا باقی رات خدا نے ان کو ایک تازہ آگاہی دی کہ سات دن کے بعد میں زمین پر چالیس دن رات پانی برسائو لگا اور سب موجودات کو کہ جسے مینے بنایا ہے زمین سے مٹا دو لگا جبکہ وقت دور تھا ویسے اُس سے بے پرواہ تھے لیکن فقط اب ایک ہفتہ انکی توبہ کئے باقی رات اور یہ ہفتہ بھی دوسروں کی مانند گزر گیا ہم یہ نہیں سنتے ہیں کہ پچھلے ہفتہ میں بھی ایک شخص نے توبہ کی ہو اور اب پانی برسنا شروع ہوا نہ بوندوں میں بلکہ سیلاب میں اور نہ فقط ایک تھوڑی دیر کے لئے لیکن چھ ہفتہ - متواتر بغیر تاخیر کے اور نہ فقط آسمان کے دیر کچھ کھل گئے بلکہ گھرائیوں کے سوتے کھل گئے تھے و سے بڑے گھراؤ جو زمین کے نیچے تھے جسکی خدا نے اب تک حد باندھی تھی کہ وہ اس سے گزرنے سکیں اور زمین کو پھرنے چپا دین زبور ۱۰۴-۱۹ آیت لیکن اب یہہ سرحد دور کی گئی اور پانی زمین کے سطح کو ڈانکتا ہے +

شاید کتنے بیدین ہنسے والوں نے جبکہ پانی کی شدت کو بڑھتے دیکھا کہ کمر پانچمین چٹکے  
 کشتی کے پاس آئے اور گڑگڑاکے داخل ہوئی درخواست کی لیکن جب کہ پہلے خدا کو  
 انہوں نے نامنظر کیا اب وے واجبی طور سے اوس سے روکے گئے پوشیدہ نہرا  
 کہ انتقام شروع ہونے سے پیشتر قرب کا وقت ہے لیکن جبکہ فتویٰ ایک دفعہ جاری  
 ہو چکا تب روزا بیفایہ ہے جب تک کہ کشتی کا دروازہ کھلا ہے انجیل ہماری  
 دعوت کرتی ہے اگر ہم اس فضل کی وقت سے غافل ہوں تو اُن سے اسکی تلاش کرنا  
 ہمارے لئے بیفایہ ہو گا کیونکہ اس وقت خدا سرکشوں کے اوپر رحم کرنا نہیں  
 جانتا ہے اور دوسروں نے جو اُن سے زیادہ دلیر تھے اس امید سے کہ خدا کے غضب  
 پر غالب آدیں اونچے پہاڑوں پر چڑھ گئے بعض خوف کے امید سے جبکہ پانی پر نگاہ  
 کی اور جب کہ انہوں نے دیکھا کہ اُنکے پہاڑ جزیرہ ہو گئے بت ویسے بلند رختوں پر  
 چڑھ گئے اب زرد و رو اور کچھ بہوک اور کچھ ہشت سے اوہ مڑے ہوئے اور موت کو  
 ہو لے دیکھو اس سے بچنے کی کوشش کی آخر کو انکو بھی موجوں نے لے لیا اب دیکھو کہ  
 وے اور کشتی کو جو پانی پر تیرتی تھی رشک سے دیکھتے ہیں جبکہ وے پیشتر حقائق  
 سے دیکھتے تھے۔ اور اس وقت نوح حفاظت سے کشتی پر سوار تھا اب پانی سیلا جا  
 چہت کے اوپر مارا تھا۔ اور موجوں کی طغیانی کہ جو اُسے اوپر لیجاتی تھی اور مرنیوالے  
 جانور و نساؤ کا زنا۔ اور مرنیوالے گرھکا چلا ناہیدہ سب اسکو حرکت اور نہ مرنیوالے  
 تھے کیونکہ جس نے اُسے اُنکے اندر بند کیا تھا اُن سب سے بھی اسکو بچانیکا وعدہ  
 کیا تھا کیونکہ جب باہر ہول تھا اندر نپاہ اور آرام اور شکر گزار ہی تھی۔  
 جنہوں نے خداوند پر صبر کیا کہ کبھی پیمانہ نہ ہوئے دیکھو پانچ مبارک تاثیر کو کیونکہ اُن پر جبکہ

یہی مسیح میں بن گیا تھا کہ کشتی نشین پر نہ تھا ہر چند شریعت  
اپنی دہشت ناک لعنت سے گرجے۔ اور شیطان جو اپنے شکار کے چھوڑنے  
کو ناراض ہے غصہ ہو کر گرجے لیکن ایمانداروں کے ایمان سے جہان ملزم کیا جاتا ہے۔  
جیسا کہ ایک دفعہ نوح کے ایمان سے جہان ملزم کیا گیا تھا اگر جہان رنجیدہ ہو کر  
ستادے لیکن ایماندار محفوظ ہے کیونکہ یسوع مسیح نے جو زندگی بخشنے والی  
شریعت ہے اُسے انہیں موت و مینوالے گناہ کے شریعت سے الگ کر دیا  
بخشی ہے پس خداوند نیک کاروں کو امتیاز سے بچانا جانتا ہے اور ان  
ویسے جہان پر فتیاب ہوں کیونکہ مسیح نے یہہ کہا ہے کہ خاطر جمع رہو  
کہ میں نے اُسے فتح کیا ہے۔ اور جبکہ خوف ناک بادشاہ سامنے آویں گے  
ویسے اپنی زندگی مسیح میں محفوظ دیکھ کے یہہ کہتے ہیں کہ ایسے موت  
تیرا میس کھان ہے +

ان اب رنجیدہ گروہ کو نوح کی مہربانی کی حالت سے کیسا رشک ہے لیکن  
افسوس اب ان کے لئے بہت دیر ہو گئی ہے کیونکہ جہنم رکھنے والے کے ہاتھ نے  
نوح کو کشتی کے اندر بند کیا تھا اُسی نے انہیں باہر رکھا خدا کا شکر ہے کہ ہم میں سے  
کسی کے ساتھ ابھی تک ایسا سلوک نہیں ہوا ہے بلکہ کشتی کا دروازہ ابھی تک کھلا ہے  
اور انہیں کی یہہ آواز ہے کہ تو اور تیرا گھرانہ کشتی میں درآ۔ یہی بات ہے جس پر ہم آگے  
کو غور کریں گے +

تیسرا حصہ خدا مہربانی سے کشتی میں آئیے بے گنہگاروں کی دعوت کرتا ہے  
جاننا چاہیے کہ جب وہ بڑا پانی جلد بڑھتا جاتا تھا اور

جب کہ امید بچنے کی طرف سے نہیں معلوم ہوتی تھی اسوقت لوگوں کو ایسی حرکت کا سنا جیسے کہ میہ ہے کیسا خوش کرتا۔

ای ہلاک ہونے والے مرد اور عورت کشتی میں در آؤ۔ اور اپنے ساتھ چھوٹے عزیزوں کو بھی لاؤ کیونکہ یہاں کافی اور دانی جگہ ہے اور یہاں پر تم دوستانہ تواضع پاؤ گے۔

غور کرنا چاہیے کہ ان پر ایسی ہرانی نہ ہوئی لیکن اب ہم لوگ بلائے گئے ہیں کیونکہ مسیح نے کہا ہے کہ تم لوگ مارے جہانین جاؤ اور انجیل کی منادی ہر ایک مخلوق کو کرو۔

اب خیال کرنا چاہیے کہ میہ انجیل کیا ہے وہ ایک خوش خبری ہے جو ہمیں آگاہ کرتی ہے کہ آندھی اور طوفان سے بچنے کے لئے ہمارے واسطے ایک پناہ کی جگہ ہے اور مغفرت اور پناہ اور ابدی زندگی ہر ایمان دار کے لئے احسین ہے۔ خدا نے مسیح کو ہر ایک شخص کا مل نجات

کے لئے مقرر کیا جو کہ اسکی احتیاج دیکھتا اور آنے والے غضب سے بھاگنا چاہتا ہے اور اب ہی موٹے نے ساپ کو جنگل میں بلندی پر رکھا تھا تاکہ جو جلائے والے ساپ سے کاٹے گئے تھے اسے دیکھیں اور جیسٹین اور ایسے ہی مصر کے ملک میں بنی اسرائیل نے اپنے دروازوں کے اوپر لہو کا چھاپا دیا تھا کہ ہلاک کرنے والا فرشتہ جسے انکے دشمنوں کو ہلاک کیا اس سلامتی کے نشان کو دیکھنے انکی جانوں کو

محفوظ رکھے ویسا ہی اس گھڑی تک مہربان نجات دہندہ اپنے کام کے  
 وسیلہ سے زور سے پکارتا ہے کہ ایسے محنتی اور زیر بار لوگو  
 میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دے گا یعنی کشتی میں تم اور تمہارا  
 سب گھرانہ آویسے یعنی ایسے مان باپ فقط تم اکیلے مت آؤ بلکہ  
 اپنے بیٹے اور بیٹیوں سے کہو کہ ویسے ہی تمہارے ساتھ آؤ  
 کہ انکی بھی تراضع ہوگی کیونکہ مسیح کہتا ہے کہ چھوٹے لوگوں کو  
 میرے پاس آنے سے منع نہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت ایسے  
 کی ہے کاشکے خدا کریے کہ تم اور وہ کشتی میں آنے کے لئے  
 راضی ہوں +

جانتا چاہیے کہ خدا کیسا

مہربان ہے کہ اُس نے گنہگاروں کو اتنی مدت پیشتر سے انکی  
 خطرناک دہشت سے آگاہ کیا اور کشتی کے مہیا کرنے میں۔  
 کیسا مہربان اور اپنے بیٹے کو دینے میں تاکہ وہ نجات دہندہ  
 ہووے اور ہلاک ہونے والے لوگوں کی دعوت کرنے میں کیسا  
 مہربان ہے کہ وہ آؤں اور اُسکے وسیلہ سے بچیں۔  
 ان خداوند کی ستائش کریو کہ وہ اچھا ہے اور اسکی رحمت ابدی ہے +  
 لیکن غور کرنا چاہیے کہ کیا ہم خطرہ سے  
 آگاہ ہیں کیا ہم سچ یقین کرتے ہیں کہ گنہگاروں پر ایک غضب  
 کا طوفان آنے والا ہے لیکن اس مقدمہ میں بہت لوگ غلطی کرتے ہیں۔

کیونکہ گناہ ایسا خوشنما ہے کہ دے اس خیال سے ناراض ہوتے  
ہیں کہ وہ ہلاک کرنے والا ہے لیکن خیال کرنا چاہیئے کہ ہم کو یقین  
کریں صداقت کے خدا کو یا جھوٹوں کے باپ کو۔ دیکھو اُن بدناموں  
کی حالت کہ انہوں نے خدا پر یقین نہ کیا اور اپنے تئیں محفوظ سمجھا  
لیکن طوفان آیا اور سب کو لے گیا۔

لیکن نوح نے یقین کیا اور دہشت

کہائی اور کشتی بنائی اور بچ گیا تمہارے لئے اب کوئی کشتی بنانے کی  
احتیاج نہیں ہے وہ بن چکی ہے اور اب تھوڑے دن میں طوفان آویگا  
کیا دیکھ کی کوئی بڑی بوند ابھی نہیں گری ہے کہ ہلکو عزرت کی اکا ہی  
دے۔ اب ٹھکرو لازم ہے کہ وقت کو ذرا بھی برباد نہ کرو۔ جانور  
بھی اپنے رہنے کی جگہ کو ہانکتے ہیں جبکہ طوفان نزدیک ہوتا ہے۔  
ان مسیح میں پناہ ڈھونڈو اور نہ کسی دوسری جگہ میں۔

پرسیدہ نہ رہے کہ قدیم بلایاؤں

کو نہ پہاڑوں اور نہ درختوں نے بچایا۔ اور نہ کوئی بچانے والا

نام آسمان اور زمین پر ہے سوائے مسیح کے تو تم کشتی میں آؤ۔

اور اب باقی تمہارا گھرانہ کیا کہتا ہے کیا خداوند آوے اور

جور و باہر رہے یا جو رو آویسے اور شوہر باہر رہے یا تم چھوٹے عزیز

تمہارے باپ مان کشتی میں بچیں اور تم اُنکے لڑکے پانی میں تباہ ہو

خدا ایسا نکریے ان تم سارا گھرانہ بچنے کے لئے اندیشہ مند ہو ان تو اور تیرا



اللہ انہ اور تیرا تو کرو عیزہ کشتی میں آ۔ اگر ایک ہی پیچھے رہا تو اب کے لئے ہلاک ہوا اب خدا تمہیں پہنچنے کے لئے ہدایت کرے +

اور ایسے تم ایماندار و مسیح میں ہو کے جو کشتی میں محفوظ ہو اپنی حفاظت پر خوشی کرو۔ کون یہ خیال کر سکتا ہے کہ نوح اپنے دل میں خدا کا کیسا احسان مند ہوا ہو گا جب کہ اس نے اسی کشتی میں بند کیا ہو گا اور خاص کر اس وقت کہ جب سب تمام ہو چکے اور وہ سلامت کشتی سے باہر آیا اور ایسا ہی احسانمندی سب ایماندار معلوم کرتے ہیں جو کہ مسیح ہو کے جلال میں محفوظ ہیں اب خدا کا شکر ہو عیسے مسیح کو عین بخشنے کے لئے ۔

۔ آمین ۔



مسح کی دالش کی خوبی

## چالیسویں نصیحت

### فلیسوف کا تیسرا باب ۸ آیت

خداوند عیسیٰ مسیح کو اچھی طرح پہچاننے کے لیے

جاننا چاہیے کہ زندگی چھوٹی ہے یہ نہایت سنجیدہ سوچ کی بات ہے کہ زندگی چھوٹی ہے لڑکپن کی کمزوری اور نادانی اور جوانی کی کمزوری اور شہادت اور عمر رسیدگی کی دھڑ دھوپ اور اندیشہ اور کمزوری بڑاپے کی اگر کم بڑاپے تک پہنچیں تو جوانی و شک و خال ڈالو تو حقیقت میں ہماری زندگی میں سے تھوڑا سا وقت باقی رہتا ہے + اگرچہ انسانی روح میں بڑی خواہشیں ہیں اور وہ بہت کچھ کر سکتا ہے اور اوس سے بھی زیادہ کرنیکا قصد کرتا ہے لیکن وہ بہتری چیزیں حاصل نہیں کر سکتا ہے - اور بہتری چیزیں ہیں جو اسکی محنت کے لائق نہیں ہیں اور ان سوس ہے کہ انسان اچھا پسند کرنا اور برکھو انکار کرنا نہیں جانتا ہے اور نہ یہ جانتا ہے کہ کس صورت سے ایسی چھوٹی زندگی کو بہتر وضع سے خرچ کرے +

غور کرنا چاہیے کہ اب ایک سچا آدمی ہے - کاشکے آدمی اسکا اعتقاد کری ایک بار خدا نے فرمایا مان مینے دوبار سے سنا کہ خاص انجام اور پہلا کام اور سچا نایہ آدمی کا کیا ہے + اگرچہ ایوب ایک سچا دانشمند اور ایک بہت اچھا آدمی تھا اور سننے دانش کی خات اور میت کو بہت غور کیا تھا لیکن تسبیح وہ پوچھتا ہے کہ وہ کہاں ملیگی - اگر لوگ یہ جانتے ہو کہ سونا اور چاندی کہاں ملیگی

اور اس کے حاصل کرنا نہیں اگرچہ جائز تھا یہی خطرہ ہوتا ہے یہی دے ضرور اس کے  
 لینے کو تیار ہونگے لیکن دانش کہاں ملیگی اور فہم کا مقام کہاں ہے +  
 غالی مخلوق اس کے جواب دینے میں قاصر ہیں لیکن خدا مہربانی سے اس کا جواب  
 دیتا ہے یعنی اُس نے انسان سے کہا شاید پہلا آدمی لینے آدم سے کہا مگر وہ اب ہم میں  
 سے ہر ایک آدمیکو کہتا ہے دیکھ کہ خداوند کا ذکر دانش ہے اور بدیہ سے بہانہ فہم ہے  
 سچی دینداری سچی دانش ہے۔ سلیمان جو دانا تر آدمی کہلاتا ہے یہی بات  
 کہتا ہے۔ اور وہ اپنی جھنگ مولی دانش کی کتاب کو یوں تمام کرتا ہے۔  
 کہ اب آؤ ہم کلام کا تمام اور کل سنیں کو نسا کلام یعنی وہ کلام کہ جو اُس نے اپنی  
 کتاب کے آغاز میں درپیش کیا ہے کہ اصل نیکی کیا ہے یعنی بنی آدم کا خیر مطلق  
 کیا ہے جسے ویسے آسمان کے نیچے اپنی زندگی کے فوٹکے شمار میں کیا کریں۔  
 راعنک کا دوسرا باب اور تیسری آیت۔ اب ہمیں دریافت ہوا کہ خدا سے  
 ڈرا اور اس کے حکموں کو مان کہ یہ انسان کا کل ہے۔ یعنی یہ آدمی کا سارا کام ہے  
 کیونکہ اوسمیں اس کی بہتر دانش اور درست خدمت اور اس کی خوبی اور اس کا  
 بہتر فائدہ ہے + لیکن بیان سلیمان سے ایک جزا شخص ہے۔ یعنی مسیح  
 خدا کی دانش یعنی وہ دانش کہ جو مجسم ہوئی وہ لیا کہتا ہے کہ ہمیشہ کی زندگی  
 یہ ہے کہ وہ تجھ کو ایک خدا برحق اور عیسے مسیح کو کہ جسے تو نے بہیا ہے جانے پرنا  
 کا ترہوان باب تیسری آیت جیسا کہ اُس نے یہ کہہا کہ تم اور سمعو و فلو کو باطل  
 جان کر خدا کو برحق جانتا اور دوسرے شفاعت کرنیوالو کو اور دوسری راہوں کو  
 جو خدا کے پاس مقبول کر دانیسا دعویٰ رکھتے ہیں باطل جان کر فقط اس کے جیسے مسیح

شائع اور بچا نیوالا جانتا اُسی میں ابدی زندگی کی راہ اور اسکا بیعانہ اور ادسکے  
حق اور درجہ کی درست شہادت اور ادسکی خوشی کا انجام شامل ہیں اور ادسکی  
علاقہ رکھتے ہیں + ہمارے متن میں مقدس پولوس اپنی گواہی یعنی اپنے  
تجربہ کی گواہی کو تسلیم کی مذکور گواہی پر افزود کرتا ہے کہ میں ایک مشہور شخص اور  
یسو دین کی شریعت کا غیرت مند تھا اور مسیح کی شریعت سے نفرت کر نیوالا اور  
ایک اسکی کلیسیا کا غیر نیرستے والا تھا۔ لیکن فضل نے اسکی خواہش کو ناپاک  
اور ادسکے دل کو بدل ڈالا اب وہ آگے کو اپنے کاموں کا غیر نہیں کرتا ہے اور نہ اپنی  
راستبازی قائم کر سکے لیے ادھر اور دھر بھرتا ہے۔ لیکن شریعت اسکا استاد ہو کر  
اسکو مسیح کے پاس لایا تو گویا وہ شریعت کی طرف سے مر گیا۔ اب وہ مسیح میں  
اپنے تین پائے جانیکی خواہش کرتا ہے اور صرف اُسی کی راستبازی پر بھروسہ  
رکھتا ہے + جو چیزیں کہ پہلے اسکے فائدہ کی تھیں انہیں وہ مسیح کے لیے  
اب نقصان سمجھتا ہے اور نہ یہہ دل فقط اپنی توبہ کر نیکی شروع میں رکھتا تھا  
بلکہ بہت برسوں کے بعد جبکہ اُسنے اُس مکتوب کو لکھا اُسکے پاس وہی حل تھا یعنی وہ  
کہتا ہے کہ بیشک میں اپنے خداوند عیسے مسیح کو اچھی طرح پہچاننے کے لیے سب کچھ  
کو نقصان سمجھتا ہوں اُسنے خوشی سے اپنی ساری جسمانی بہرہ دے اور اپنی  
انگلی ناموری اور اپنی جسمانی عشرت کو اُس خوب دانش کے لیے الگ کیا اور یہ خیال  
کیا کہ اُس تبدیلی سے اُسکو بڑا فائدہ حاصل ہوگا۔ خیال کرنا چاہیے کہ مسیح کی سچی  
پہچان سب سے خوب ہے بلکہ اسکی قدر کرنا اتنا زیادہ چاہیے جتنا کہ پولوس نے  
کی تھی۔ اور جس میں کہ ہم ایسا کر سکیں اگر ہم سب ذیل کی باتوں پر غور کریں +

پہلا حصہ یہ دانش کیا ہے دوسرا حصہ اوراد کی خوبی کیا ہے  
 پہلا حصہ آؤ ہم سب دیکھیں کہ یہ دانش کیا ہے جانتا چاہیے کہ مسیح کا  
 پہچانا ان باتوں کے برخلاف ہے یعنی بت پرستی اور یہودی مذہب اور ظاہری  
 دینداری کے جبکہ عیسائی ملک میں یلج ہے اور مسیح کے پہچان غیر تو مومن کی آؤ  
 کے ہی برخلاف ہے کیونکہ جہان نے اپنی دانش سے خدا کو سمجھنا پہلے کر مٹیوں کا  
 ۱۔ باب ۲۱ آیت ۔ جانتا چاہیے کہ دانا تربت پرستوں نے اپنی ذاتی روشنی  
 اور اپنی فیلسوفی کے فخر سے خدا کی پہچان نہ حاصل کی اور نجات کی راہ نہ پائی ویسے  
 اپنے خیالوں میں مبہودہ ہو گئے اور انکے بے سمجھ دل اندر سے ہو گئے کیونکہ قربان  
 کا ہون پر جو انہوں نے انجان خدا کے لئے بنائے ہیں نظر کرو اور نہ صرف انہیں  
 بلکہ انکے بہت سے بونہر جنکی ویسے پرستش کرتے ہیں اور انکے مبہودہ خیالوں پر جو  
 اپنے خداؤں کا کہتے ہیں اور انکی پرستش کے مولانا کو غور فرمائی اور انکے فاش تر ہون  
 پر بھی نظر کرو اب مسیح کی پہچان میں اور موسیٰ کی شریعت کی پہچان میں امتیاز کرنا  
 چاہیے شریعتِ موسیٰ سے اور فضل اور راستی عیسے مسیح کے وسیلہ سے پہونچی  
 یہودیوں کے دین میں بہت رسم اور دستور شامل ہے جو نسبت مسیح کے دین کے تارکیت ہے  
 ویسے آئینوالے اچھی چیزوں کی پرچہائیں رکھتے تھے اور ہم اصل چیز رکھتے ہیں  
 یہہ دانش نام کے عیسائیوں کے ناپاک اور وہی خیالوں سے کہیں بڑی ہے۔ یعنی  
 نام کے عیسائی جو خدا کا اقرار کرتے ہیں لیکن اپنے کاموں سے اسکا انکار کرتے ہیں اور  
 دینداری کی شکل رکھتے ہیں لیکن اسکی قدر کا انکار کرتے ہیں اور عیسائی کا نام  
 رکھتے ہیں مگر دے نہیں بہا گتے ہیں اور جنہیں مسیح کہہ گا کہ میرے پاس سے دور ہو میں

متہین کہیں نہیں جاتا انکے ناپاک خیال اور قصور سے یہ دانش کہیں بہتر ہے  
یعنی وہ دانش جیسے پولوس نے ایسا عزیز جانا تحقیق بیش قیمت اور غایہ منہدی  
اور فی الحقیقت وہ سب سچ اور ولی و نیدار یکو شامل کرتی ہے اور اسکی تعریف ہم یوں  
کرتے ہیں کہ سچی دانش یہ ہے کہ وہ روحانی اور غیر شہمتی اور تجربہ کی ہے اور عملی  
وضع سے مسیح کی ذات کو اور جیل کو اور وسیلے کا منگو پہنچاتا ہے جیسا کہ انجیل میں  
ظاہر کیا گیا ہے۔ اب آؤ ہم اس دانش کے حصوں کو جدا جدا بیان کریں گے۔  
پہلا حصہ یہ کہ وہ روحانی ہے یعنی فقط خدا کی روح اسے بین دلیکتی ہے کیونکہ  
لکھا ہے کہ خدا نے ہمارے دل کو روشن کیا۔ ایماندار دانش کی روح اور الہام سچ  
لی ایمان میں پاتا ہے۔ افسوس نکا پہلا باب اور دو کلام جو وہ ہمارے دل سے  
کرتا ہے روح اور زندگی ہے کیونکہ روح ہے جو زندہ ہے اور جسم کچھ کام کا نہیں ہے  
یوحنا کا ۶ باب ۳۶ آیت ۴ و ۵ کہ یہ کہ وہ غیر شہمتی ہے یعنی ہماری ذات  
سے باہر ہے کوئی آدمی اسے دے نہیں سکتا اور نہ اسے کوئی جسمانی آدمی قبول  
کر سکتا ہے اور ہمیں پہلے کر غیور کا ۱۲ باب ۱۴ آیت میں یوں لکھا ہے کہ  
نفسانی آدمی یعنی انسان ناطق جو فقط عقل کی بنیاد پر کام کرتا ہے خدا کی روشنی  
بات کو قبول نہیں کرتا یعنی وہ انہیں اس لئے قبول اور پسند نہیں کرتا کہ وہ اسکی  
نزدیک نادانی کی باتیں ہیں کیونکہ وہ تاریکی اور مغروری اور اپنے دلی جسمانی خیالات  
اپنی غلط فہمی کی چیزوں کے سبب سے اسے موافقت نہیں کر سکتا ہے اس لئے وہ انہیں  
ضعیف اور بے عقلی اور ناحق پرستی کی باتیں سمجھ کے رو کرتا ہے۔ اور حواری سات پر  
بھی کہتا ہے کہ وہ انکو نہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور سے بوجہ جاتے ہیں

کیونکہ وہ روحانی باتوں کو بغیر سرفطاعت کے قبول نہیں کر سکتا ہے کیونکہ وہ  
 اپنی ربانی سچائی اور خوبصورتی اور جلال میں فقط اُس دانش سے دیکھ پائی  
 دیتے ہیں جو خدا کے روح سے روشن اور درست کی گئی ہے پولوس خود اسکی  
 ایک بڑی دلیل تھا کیونکہ توبہ کرنے سے پہلے کوئی شخص پولوس سے زیادہ انجیل سے نفرت  
 نہ کرتا تھا اور توبہ کے بعد کسی آدمی نے انجیل کو اس سے بہتر تیار نہیں کیا اور آج  
 وہ تبدیلی کہ جو انجیل کے وسیلہ سے انسان کے دل میں جگہ بکھرتی ہے اسکی سچائی  
 کو ثابت کرتی ہے اور وہ غور کرنے کے لیے کچھ کم نہیں ہے۔

تیسرا اہم کردہ دانش تجربہ کی ہے کہ جو کلام حق کو محبت سے قبول کرتی ہے اور  
 اسی سے معلوم کرتی ہے کہ خداوند مہربان ہے اور نوپیدا بچے کی مانند خاص کلام کے  
 دودھ کے مشتاق ہوتی ہے اور ایمان کلام کے ساتھ شامل ہونے کے ہستی اور حقیقت  
 اُس سچائی کی ثابت کرتا ہے اور اس باعث جسمانی سمجھ میں اور اس میں بڑا فرق  
 ہے اُنکے درمیان سچائی ہے اور وہی سچائی انہیں آزاد کرتی ہے۔

چوتھا وہ دانش عملی ہے مقدس کلام میں بعضے وقت دانش ساری دینداری  
 کی جگہ پر رکھی جاتی ہے اور یہی ہے جو کہ کلیسا اور جہان کے درمیان بڑا تفاوت  
 پیدا کرتی ہے اس لیے اکثر لوگوں کے حقیقین کہا گیا ہے کہ دے خداوند کو نہیں جانتے  
 مثلاً ایسے کے بیٹے اگرچہ ویسے تحقیق شریعت کے تمام خیالی دانش رکھتے ہیں مگر  
 دانش میں اکثر ویسے سب چیزیں جو دانش سے حاصل ہوتی ہیں اس میں شامل ہیں مثلاً  
 جانے ہوئے سچائی کا قبول کرنا مثلاً جانے ہوئے شخص پر اعتماد کرنا اور اس کے لیے  
 وہ محبت چاہیے کہ جو فرمان بردار کیونکر برقرار رکھے مقدس لوہا پہلے رُخسہ کے دوسرے باب

۳۴ آیت میں یوں کہتا ہے کہ وہ جو کہتا ہے کہ میں اسے جانتا ہوں اور اس کے حکم کو پر عمل نہیں کرتا سو جہنم ہے اور سچائی اس میں نہیں پر وہ جو اس کی بات پر عمل کرتا ہے اسے جانتے ہیں کہ ہم ان میں ہیں اور وہ ہم میں ہے جس دانش کا ہم ذکر کرتے ہیں اور جس کے مقدس پورس اتنی تعریف کرتا ہے وہ مسیح کی دانش ہے اس دانش کا مطلب مسیح ہے یعنی میرا خداوند جسے مسیح ہے۔ اس دانش سے خاص یہ مراد ہے کہ ہم اس کو درستی سے جانیں۔ اور اس کے مطابق ہم کتاب مقدس میں پاتے ہیں کیونکہ ہمارا خداوند اپنے شاگردوں سے اس مقدس سوال اور جواب میں کہ ۱۶ باب میں کرتا ہے کہ لوگ کیا کہتے ہیں کہ میں جو ابن آدم ہوں کون ہوں اور پھر پوچھتا ہے کہ میں کون ہوں تم کیا کہتے ہو۔ اور پھر اس سے دوسرے سے پوچھتا ہے مسیح کو کیا سمجھتے ہو وہ کس کا بیٹا ہے۔ پھر اس نے جواب دیا کہ تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے یہاں جواب تھا اور اس سے اس کی بڑی تعریف کی اور یہ کہا ایسے شمعون یوسف کے بیٹے تو مبارک ہے کہ کسی آدمی نے نہیں مگر میرے باپ نے کہ جو آسمان پر ہے تجھ پر یہ ظاہر کیا ہے کیونکہ اس کی وہ دانش جو کہ مسیح کے ربوبی کی بابت تھی سب سے باہر تھی اور ہمارا خداوند اس کی ضرورت اور زیادہ دیکھ لیا کہ اس پر یہ بات ایسا دیکھتا ہے کہ تو پھر اسے جس کے لئے یہاں ہے اور اس کے نام کا ذکر کر کے اسے ایسا کہ جس کا اس نے اقرار کیا اس کو یہاں اور بنیاد ڈھرایا کہ جیسے نئی انجیل کا سارا کلیسا بنایا جائیگا یہ تحقیق اور بے شبہ ستون اور سچائی کی بنیاد ہے اور دینار کا بڑا ہیرو یہ ہے کہ جیسے مسیح خدا ہے کہ جو جسم میں ظاہر ہوا۔ یعنی کلام نے مجسم ہو کر ہمارے مسیح بن



سکونت کی ۔ جانتا چاہیے کہ مسیح کا رتبہ اور عہدہ یکا م دونوں کے بڑی ضرورت ہے۔ مقدس پولوس کا یہی قصد تھا کہ عیسائی مسیح کے اور اسکے مصلوب ہونیکے سوائے اور کسی بات کو نہ جانے اسکا دلخواہ مطلب مسیح کا مصلوب ہونا اور اسکی قربانی اور کفارہ تھا کہ اگرچہ وہ یہودیوں کے حق میں ٹھوکر کا پتھر اور یونانیوں کے حق میں نادانی ہے لیکن اُنہیں اُسکو خدا کی قدرت نجات کے لئے جانی اور تحقیق وہ نام جسکا وہ حق میں ذکر کرتا ہے اسکے مطابق ہے یعنی میرا خداوند عیسائی مسیح۔ جانتا چاہیے کہ مسیح کے لفظ کے معنی یہ ہے یعنی مٹا ہوا کیونکہ کاہن اور دوسرے لوگ تیل سے طے جاتے تھے کہ جس شخص کا ہوتا تھا کہ وہ اس عہد کے نایق تھے اور اس کے لئے مقرر کئے گئے تھے اب ہی مسیح روح پاک سے معمور ہو کے باپ سے نکلتا تھا اور ربانی قدرت سے بنی اور کاہن اور کلیسیا کا بادشاہ ہونیکے لئے علیحدہ کیا گیا پوشیدہ نر ہے کہ عیسائی کے نام کے معنی نجات دینے والا ہے یہ نام اُسے اس لئے دیا گیا تھا کہ وہ اپنے لوگوں کو اپنے گناہوں سے نجات دیکھا اور سوائے اسکے عاری کہتا ہے کہ میرا خداوند یعنی وہ اُسے اپنے لوگوں کا اور سب چیزوں کا بڑا حاکم اور سردار ہونیکا اقرار کرتا ہے بلکہ اسے اپنا حاکم کہتا ہے کیونکہ وہ اُسکا عہد کیا ہوا نوکر تھا جانتا چاہیے کہ مسیح کی پہچان میں اس کے سارے رتبہ سے واقف ہونا شامل ہے جیسا کہ جدید انجیل میں لکھا ہے کیونکہ انجیل میں ہم اسکی معصومی اور اسکی ہرمانی اور اسکی سرگرمی اور خاص کر غریب گنہگاروں کا خیال کرنا دیکھتے ہیں۔ ان وہ کیسے فوراً اُنکا پکارنا سنتا تھا جو کہ

رنجیدہ تھے۔ اور کیسی مہربانی سے بایر و نکو اور لاچار و نکو اور تقصیر وار و نکو کو جب  
 انہوں نے اُسے عرض کی اور نہیں رہائی دی۔ خلاصہ کلام ہم اُسکا جلال دیکھتے ہیں  
 - یعنی اسکی حشمت کو جیسے کہ باپ کے اکوڑے کی حشمت چاہی ویسی دیکھتے ہیں  
 لیکن جانتا چاہیئے کہ مسیح کی پہچان میں اُسپر ایمان لانا بھی شامل ہے اور اس  
 مقدس کلام کے مطابق جو شیعیانہی کے ۳۰ باب ۱۱ - آیت میں لکھا ہے کہ  
 اپنی معرفت سے میرا بندہ صادق بہتوں کی تصدیق کر لگا اس مقام پر اُس دانش  
 سے مطلب نہیں ہے جو کہ مسیح میں ہے بلکہ مسیح کی دانش جو اسکے لوگوں میں  
 ہے سمجھنا چاہیئے یعنی یہاں دانش کے معنی ایمان ہے جو گنہگار کو خدا کی نظر میں  
 بے قصہ کرتا ہے۔ جانتا چاہیئے کہ مسیح کے سچی پیچانکے ساتھ اُسپر ایمان لانا  
 بھی شامل ہے کیونکہ دیے جو اُسکا نام جانتے ہیں اُسپر پھر سو رکھتے ہیں +  
 یعنی وہ دانش ہے کہ جو مقدس لوگوں نے حاصل کی اور جسکی اُسنے بڑی قدر  
 کی تھی کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں سب چیزوں کا اسکے لئے نقصان سمجھتا ہوں تحقیق  
 وہ دانش اپنی ذات اور تاثیر میں خوب ہوگی اسلئے سب چیزوں سے زیادہ پسند  
 کرنے کے لائق ہوئی۔ اگر ہم ایک آدمی کو دیکھیں کہ وہ اپنی رضا مندی سے اپنے  
 مال کو الگ کرتا ہے یعنی اپنے گھر کا اسباب اور اپنا گھر اور اپنی زمین ایک چیز  
 کے مول لینے کی واسطے بیچ رہا ہے۔ اگر ہم اُسکو اچھا اور خوشیار آدمی جانیں تو کہیں گے  
 کہ وہ بڑی قسمت کا اسباب ہوگا اور یہ اُس سے زیادہ نہیں ہے جو کہ عیسائی باریک  
 خداوند کی تمثیل کے مطابق کرتا ہے یعنی جیسا کہ متی کے ۱۳ باب ۴۰ - آیت میں لکھا ہے  
 کہ آسمانی بادشاہت اوس سے والگ کرمانند ہے جو اچھے مونیوں کی تلاش میں ہے جب وہ

ایک بیش قیمت موتی پاتا تو جا کے جو کچھ کہہ سکا ہے سب مسیح و والدہ اور اسے  
 معلوم لیتا ہے۔ ہمارا حواری ایسا ہی سوداگر تھا خدا فضل کرے کہ ہم سب بھی  
 ایسے ہی ہوں تاکہ ہم اسکی دانش کے جالکو ویکھیں اب آؤ ہم سب کچھ اور غور  
 کرنے کے لئے تھوڑا آگے بڑھیں۔ **دوسرا حصہ مسیح کے دانش کی غوبی۔**  
**پہلا** جانتا چاہیے کہ یہ ایک نہایت ضرورت کے قسم کی دانش ہے ہم بہت  
 سی چیزوں کی طرف سے ناواقف ہیں اسلئے ہم انکی دانش کو حاصل نہیں کر سکتے ہیں  
 اگرچہ ہم بہت سی چیزوں کی طرف سے ناواقف رہیں تو افسوس ہمارا کچھ نقصان نہیں ہے  
 لیکن مسیح کی دانش نجات کے لئے ضرور ہے وہ نفس جو کہ بے دانش ہے اچھا  
 نہیں امثال کا ۱۹ باب ۲ آیت کیونکہ کوئی اسکے بغیر مسیح پر ایمان نہیں لاسکتا ہے  
 اور نہ بغیر ایمان کے نجات ہے کیونکہ اسکے بغیر مسیح سے محبت نہیں ہو سکتی ہے  
 اگر محبت نہیں تو نجات نہیں ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ شیطان لوگوں کو دانش سے  
 روکنے کے لئے ایسی بڑی محنت لے رہا ہے تاکہ کوئی اسے حاصل نہ کر سکے تو یہ <sup>حقیقت</sup>  
 میں اوس دانش کی کیسی بڑی ضرورت ہے اور خداوند ہمارا نجات دہندہ جانتا ہے کہ  
 سب لوگ یعنی سب قسم کے لوگ نجات پا دیں اور کلام حق کی پہچان تک پہنچیں پہلا نجات  
 کا ۲۔ باب ۴ آیت غور کرو کہ لوگوں کو سمجھائی کی دانش چاہیے کہ جہنم و بے نجات  
 پا دیں۔ **دوسرا** جانتا چاہیے کہ یہ بالکل آسمان قسم کی دانش ہے ہر ایک  
 اچھا انعام خدا کے پاس سے آتا ہے لیکن یہ خاص کر کے۔ واضح ہو کہ جس نے پہلی رخ  
 نہ پائی نہ ایمان ہی آدمی کے دل میں پھلتا ہے یعنی وہ کج پاک ہے کہ جو مسیح کی خبر نہ  
 لے کر مرنے دیکھتا ہے اور اب ہی نبی کی کہ بونہیں لکھا ہے اور ہر روز ہمارا کلیسیا

میں پیدا داکیا جاتا ہے یعنی ترے سب رشکے خدا سے تعلیم پاویں گے اگرچہ خدا  
 کی روح بڑی تعلیم دینے والی ہے لیکن وہ کلام کے وسیلہ سے تعلیم دیتی ہے یہ  
 امید رکھنا کہ روح بغیر کلام کے تعلیم کر لگی یہ خیال صاف باطل ہے یہ ایسی بڑی  
 نادانی ہے جیسے بغیر انگہ کے دیکھنے کی امید رکھنا اور یہ امید رکھنا کہ کلام بغیر  
 روح تھیں تعلیم دیکھا آہی ایسی بڑی پوقونی ہے جب یکہ بغیر روشنی کے دیکھنے کا  
 دعویٰ کرنا کیونکہ خدا نے روح اور کلام دونوں کو ہم وصل کیا ہے اور کوئی آدمی  
 انہیں جدا کرے اور ہم انہیں کے پہلے باب آشہار ہون آیت میں پڑھتے ہیں  
 کہ ہمارے عقل کی آنکھ روشن کی گئی ہے اور ہم یہ بھی پڑھتے ہیں کہ مسیح نے  
 اپنے شاگردوں کی عقل کو کھولا تاکہ وہ اسے کتا بنو کو سمجھیں اس لئے ہر ایک کو سنا  
 ہے کہ جو آسمانی دانش کی خواہش رکھتا ہے داؤد کی مانند دعا مانگے کہ اے  
 خداوند میری آنکھیں کھول تاکہ میں تیری شریعت کی عجایب مضموں کو دیکھوں  
 تیسرا یہ نہایت فائدہ مند قسم کی دانش ہے اگرچہ ہر ایک قسم کی دانش  
 اپنے مقام پر فائدہ مند ہے لیکن یہ دیکھ لے ایسی ہے جیسے کہ روشنی آنکھ  
 کے لئے مگر یہ دانش اپنی مبارک تاثیر میں اور دوسرے سے زیادہ ہے جاننا  
 چاہیے کہ وہ کونسی چیز ہے کہ جس نے اس بت پرست جہان میں ایسی بڑی تبدیلی کی  
 یعنی ایسا کہ وہ جانوروں اور شیاطین سے پاک لوگ اور ولی اور خدا کے  
 فرزند ہوئے وہ اچھل ہی پتی کہ جس نے انکی آنکھوں کو کھولا اور انکو اندھیرے  
 روشنی کی طرف اور شیطان کی قدرت سے خدا کی طرف پھیرا اور اسے اس تبدیلی سے  
 دنیا کے ہزار نا پاکی سے بچے اور اسی اچھل سے ہماری نئی پیدائش میں بہت علامت

کہہتی ہے کیونکہ سرِ نر او مئی مئی ہو کو جو دانائی میں اوسکی پیدا کر غیوالے کی صورت  
 پر مئی مئی ہے پہنے کلیہ یونکا ۲۔ اب ۱۰۔ آیت اور یہ تبدیلی کا کام اُسکے  
 وسیلہ سے ہوتا ہے اب ہم خداوند کے جلال کو آئینہ میں دیکھتے ہیں اور اسکی  
 صورت کی مانند بننے جاتے ہیں جلال سے جلال میں جبکہ موسیٰ کا چہرہ خدا سے  
 گفتگو کرنے میں نورانی ہو گیا تھا ایسا ہی مسیح کے جلال کو انجیل کے آئینہ میں دیکھنا  
 دیکھنے سے کچھ ہم بھی اُسکی شائستگی اور پاکیزگی کی شبیہ حاصل کرتے ہیں مان مسیح  
 کی دانشین کیا ہی خوبی ہے جو ہمیں مسیح کی مانند بناتی ہے اور بات یہ یقین رکھو  
 کہ جتنا زیادہ اس پر یقین کرو گے اتنا زیادہ تم اس کے مانند ہو گے +  
 غور کرنا چاہیے کہ یہ دانش روح کو حکیم کرے گی اور دوسری دانش پہلانی ہے  
 کیونکہ سورج کی کرن جو کہ اپنے جلال کو ظاہر کرتی ہے اس گہر کی ناپاکی کو چھپا دیتی ہے  
 وہ چمکتی ہے ظاہر کرتی ہے ایسے ہی یہہ تحفہ دانش مسیح کی جلال اور گنہگار کی  
 بد صورتی کو ایک بار گئی ظاہر کرتی ہے یسعیہ نے مسیح کو یعنی لشکر و نیک خداوند کو  
 دیکھ کر پکارا افسوس مجھ پر کہ میں ناپاک ہوں ایوب نے بھی پکارا دیکھ میں نہیں  
 ہوں اور یوحنا بھی اپنے جلال والے نجات دہندہ کے پاؤں پر مروہ سا گر پڑا +  
 اتنے پہلے ہم یہ خیال کر چکے ہیں کہ یہہ دانش ایمان سے علاوہ کہہتی ہے کیونکہ وہ  
 جو تیرا نام جانتے ہیں تیرا بھروسہ رکھیں گے یہہ بدتر بیوقوفی ہوگی کہ اگر ہم سب اجنبی  
 شخص پر اپنے سارے مال کا بھروسہ رکھیں چونکہ ہم مسیح کو پہچانتے ہیں اسلئے وہ  
 پہچان اس پر بھروسہ رکھنے کے لئے ہماری روح کو دلاور کرتی ہے مقدس لوگوں میں سے  
 کہتا ہے کہ کلام حق سننے کے بعد تم نے کس پر بھروسہ رکھا جانتا چاہیے کہ کوئی اس پر بھروسہ

نہیں کہہ سکتا جب تک کہ وہ اسے بخائے اور جو کوئی اسے درست ہی جانتا ہے  
 وہی اس پر بہرہ رکھ گیا اچھا اگر ہم اسکی سب قدر تین اور اسکی نہایت محبت  
 اور اسکی ربانی راست بازی اور اسکی کامل و خاداری کو غور کریں تو اس پر بہرہ  
 رکھ سکتے ہیں اس نظر سے پورے مرنے کی وقت یہ کہہ سکتا کہ میں حیران مان لایا ہوں  
 اسے جانتا ہوں اور یقین لاتا ہوں کہ وہ میری امانت کو اس دن تک محفوظ  
 رکھ سکتا ہے اگر چاہیے پاس ایک ہزار روح ہوتی تو ہم بھی خطر آن سبکو مسیح کو سونپ  
 سکتے + چوتھا یہہ دانش اور سب دانشوں سے نہایت خوشنما ہے اگرچہ  
 دانش عام دکنو مرغوب ہے لیکن تیسرہ ہی بعض قسم کی دانش دردناک ہے سلیمان  
 کہتا ہے کہ حکمت میں بہت وقت ہے اور جو دانش بڑا ہوتا ہے وہ دکھ بڑا ہوتا ہے  
 وعظ کا پہلا باب ۱۸ آیت واضح ہو کہ اسیکے حاصل کرنے کے لئے بہت کوشش چاہیے  
 اور اسے رکھنے کے لئے بڑی محافظت چاہیے جتنا زیادہ ہم اسے جانیں ہم دیکھتے ہیں  
 کہ آسانی زیادہ ہمیں اسے دریافت کرنے کے لئے باقی ہے اور جتنا زیادہ ہم آدمیوں کی ہمت  
 اور دیوانگی اور رنج دیکھتے ہیں آسانی زیادہ ہمیں اونہیں جاننے کے لئے باقی ہیں  
 لیکن ایسی کوئی تکلیف اس دانش کے ساتھ نہیں ہے وہ بہت آسانی سے حاصل ہوتی  
 ہے اور وہ جو اسکو بڑا ہوتا ہے فوراً اپنی خوشی کو اسکے ساتھ بڑا ہوتا ہے اور دیکھتا ہے  
 کہ میں کلام سے اسکے اندر خوش ہوں کہ جسے بڑی ٹوٹ پائی تیرے منہ کی شریعت  
 میرے لئے ہزاروں روپے اور اسے فیوض بہتر ہے۔ تیری باتیں پائی گئیں اور  
 میں نے اونہیں کہا یا اور تیری باتیں میرے دل کی خوشی اور خورمی ہوئیں جانتا چاہیے  
 کہ رنجیدہ عیسائی مسیح کی انجیل سے کیا ہی مدد پاتا ہے کیونکہ لکھا ہے کہ میرے مسافر

میں تیرے احکام میرا فہم ہے غور کرو کہ غیبی کے جہل خانہ میں آؤ ہی رات کو پورے  
 اور سیلاس زور سے گاتے تھے وہ مسیح کی دانش تھی کہ جہاد نہیں گراتے تھے اور  
 ہزاروں ایماندار مرتے وقت دکھوں اور گھٹنے والے جسم اور شہادت کے شعلوں  
 میں بھی مسیح میں خوشی کرتے تھے تو غور کرو کہ مسیح کی دانش کیسی خوب ہے +  
**نایدہ** اگر مسیح کی دانش خوب ہے تو کیا تم اسے اپنے میں رکھتے ہو کیونکہ  
 مقدس پولس نے کرنتیوں سے کہا کہ کتنے تم میں سے خدا کو نہیں پہچانتے یہہ  
 جو میں کہتا ہوں سو تمہاری شرم کی بات ہے اور حقیقت یہہ شرم کی بات ہے کہ  
 ویسے جتنے پاس دانش پانے کا وسیلہ ہے اسکے محتاج رہیں اور یہہ بات شرم  
 بھی زیادہ ہے پیغمبر گناہ ہے اور یہہ گناہ ایک مہلک قسم کا ہے کیونکہ وہ ہم  
 سب کو توبہ اور ایمان اور محبت اور فرمانبرداری سے باز رکھتا ہے۔ مان ہارا۔  
 خدا ونا سکوا آخری خرابی کا ایک جزا سبب بھڑاتا ہے اور سزا دینے کے حکم کا سبب  
 یہی ہے کہ نوردنیا میں آیا اور بگ تاریکی کو نور سے زیادہ دوست رکھتے ہیں کیونکہ  
 انکے کام بد ہیں + مان اس بات پر غور کرو کہ جب تک مسیح کی دانش حال  
 کر نیکی فرصت باقی ہے اسکے مقررے وسیلوں سے اسکو تلاش کرو اگر تم میں سے  
 کوئی کم عقل ہے تو وہ خدا سے مانگ لے اور ربانی حکموں کے مطابق سرگرمی سے اسکی  
 کوشش کرے کیونکہ امثال کے دوسرے باب ۲ و ۳ آیت میں یون لکھا ہے اگر تو نور  
 کے لئے پکاریگا اور چلا کے حکمت کا طالب ہوگا اور اگر تو اسکو یون ڈھونڈیگا جس طرح  
 روپے کو ڈھونڈتے ہیں اور یون اسکی تلاش کریگا جس طرح گنچ نہانکی تلاش کرتے  
 ہیں تب تو خدا ترسی کو سمجھے گا اور خدا شناسی کو پاویگا۔ کیونکہ خدا عقل بخش ہے

اور وہ راستکار و نیکو یے درست حکمت پس انداز کرتا ہے۔ اور جنہوں نے اس درست دانش یعنی مسیح کی اس نہایت تحفہ دانش کو حاصل کیا ہے ان کے لئے کیسے شکر گزار کا سبب ہے کیونکہ مسیح آپ اسکی خوشخبری دیتا ہے مبارک ہیں تمہاری آنکھیں کیونکہ ویسے دیکھتی ہیں اور اسی بات پر مسیح نے خوش ہو کر یہ کہہ کر ایسے باپ آسمان اور زمین کے مالک میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے ان چیزوں کو عیون اور غفلت سے چھپایا اور ان کو نہیر کھولا جانے کہ تم اگر سب ان کا علم نہراور حکمت پاتے تو شاید ان کو یہ سب لوگوں کے درمیان مشہور کرتے لیکن ان کا فائدہ قبر میں جلد تمام ہو جائیگا ایک دفعہ ایک بڑے فاضل نے اپنی موت کے بچھونے پر کہا کہ میں نے اپنی زندگی کو ادنیٰ چیز کے لئے سخت محنت میں صرف کیا ہے لیکن حقیقت میں فقط وہ دانش ہے جو نجات کے لئے دانشمند کرتی ہے اور اس تحفہ دانش میں ان کو فخر کی اجازت ہے کیونکہ خداوندیوں کہتا ہے کہ اما اپنی دانشمند میں فخر کرے نہ قدرت رکھنے والا اپنی قدر میں فخر کرے نہ دولت مند اپنی دولتیں فخر کرے لیکن اس میں فخر کری کہ وہ مجھے جانتا اور پہچانتا ہے تو ان اسکے شکر گزار ہو کہ جو تمہیں تاریکی سے نکال کر اپنی عجیب روشنی میں لایا۔ جبکہ تم اسکے شکر گزار ہو تو اسکی شیخی نہ کرو کیونکہ جتنی باتوں کا سمجھنا چاہیے عقلمند انہیں سے قدرے بہتر جانتے ہیں خدا کے پہچاننے کی پیروی کرو۔ مسیح کی پہچان اور فضل میں ترقی کرو کلام کو پڑھا اور رات دن اس میں غور کرو اور دعا مانگو کہ روح سب چائی میں تمہاری ہدایت کرے اور جبکہ اسکی شکر گزاری اپنی زبان سے کرتے ہو تو اپنے چلن سے بھی اسکا شکر ظاہر کرو ایسا کہ کوئی کہے کہ تم وہ شخص کیا یا کرتے ہو لیکن اپنی دانش کی بڑی خوبیاں اپنے بہترین چلن کی خوبی سے ثابت کرو کیونکہ تم پہچاننا نہیں جانتے



لیکن اب خداوند میں جو روشنی ہو روشنی کے لڑکوں کے مانند چلکر ثابت کرو کہ خداوند کو کیا پسند ہے ایا خداوند گجہا نہیں روشنی دینے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اور انکی بہت خدمت اس ایک باتیں سمجھی جاتی ہے یعنی چمک کیونکہ نجات دہندہ کہتا ہے کہ تمہاری روشنی چمکی اور آدمیوں کے سامنے بھی چمکی اسکی عظمت نہیں ہے بلکہ اسکا حکم ہے لیکن اسکا حکم اسطر سے کیا گیا ہے کہ تمہاری روشنی لڑکوں کے سامنے ایسی چمکی کہ وہ یہ تمہارے اچھے کاموں کو دیکھ کر خدا کو حلال پہونچا دیں کیا تمکو یہ نہیں بلکہ تمہارے باپ کو جو آسمان پر ہے جیسے کہ سورج روشنی بختا ہے لیکن اسکو مشکل سے دیکھ سکتے ہیں تمہاری روشنی بھی ایسی ہی چمکی کہ لوگ تمہارا اعمال کو دیکھیں چاہیئے کہ تمہاری بزرگی انہیں دیکھیں یا نہ دیکھیں لیکن تمہاری روشنی چمکی کیونکہ اسی کام کے لئے وہ تمہیں دی گئی ہے لیکن روشنی کے باپ کے لئے ہمیشہ چمکی اور یوں تم اسکی مرضی کی دانش سے معمور ہو سب دانش میں اور روحانی دانش میں اور ہر ایک نیک کام میں برومند ہو کہ خدا کی دانش میں ترقی کرتے رہو جب تک کہ تم اسے نہ شیشہ کی آڑ سے بلکہ اسے رو برد دیکھو یعنی تم اسے اب جانو جیسا کہ وہ تمہیں جانتا ہے اب خدا کو جو کہ روشنی کا باپ ہے اور عیسے مسیح کو کہ جو عیسی کا سورج ہے اور روح پاک کی سچائی کو ساری بزرگی ہر ایک روشن دل سے جو آسمان اور زمین پر ہیں ہمیشہ اور ہمیشہ کے لئے ہوا کر رہے فقط

+ آمین +



